علامہ عبدالعزیز میمنؒ

سوانح اور علمی خدمات

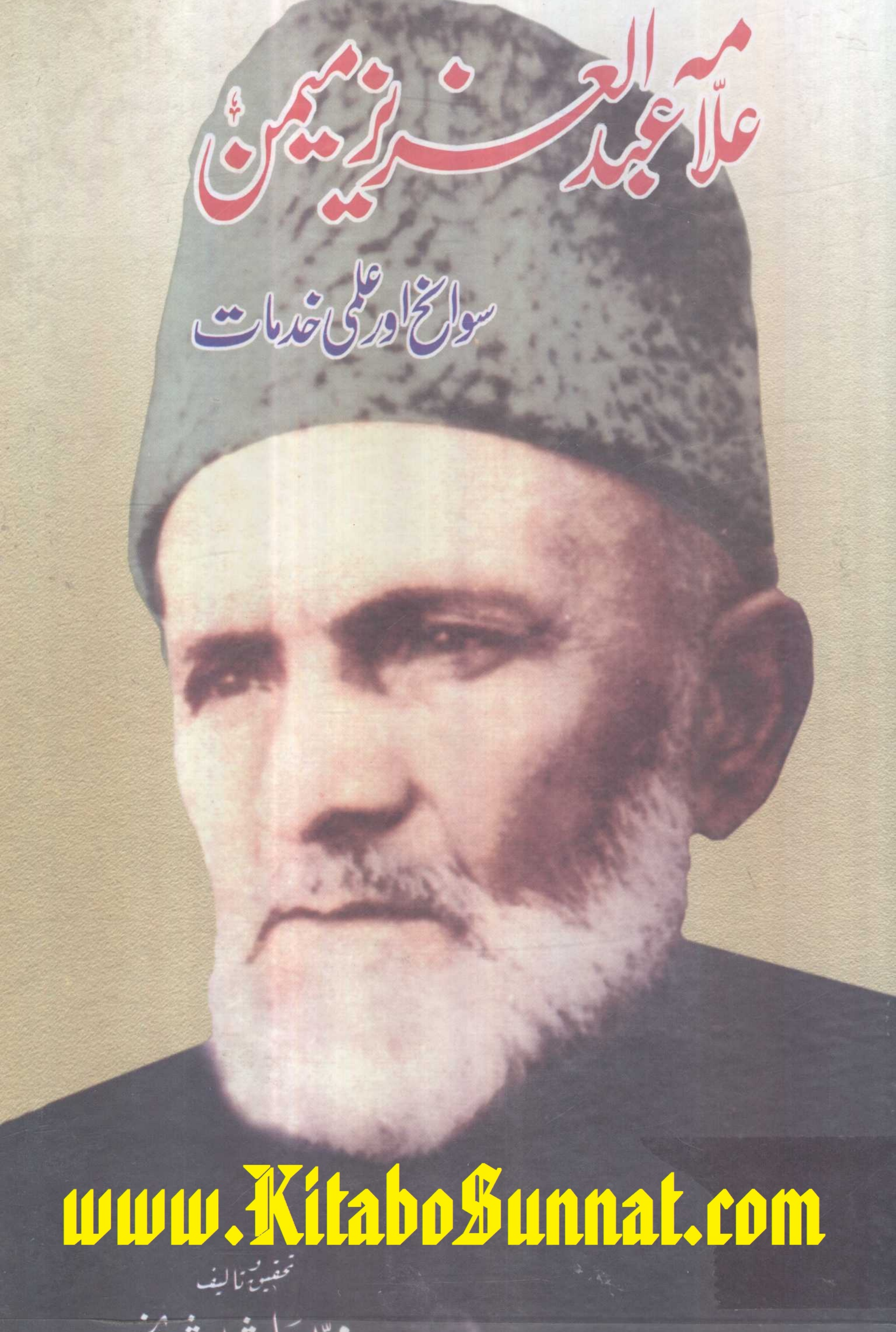

www.KitaboSunnat.com

تحقیق و تالیف
محمد راشد شیخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَلُوحُ الخطُّ فى القِرطاس دهراً
وكاتبه رَميم فى الترابِ

(تحریر کاغذ (قرطاس) میں عرصہ تک چمکتی رہتی ہے
جب کہ اسے لکھنے والا مر کر مٹی میں بوسیدہ ہو جاتا ہے)

LIBRARY
Jamia
Islamia
University
Book No.
1351
Gulshan Block, Garden Town, Lahore

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ عبدالعزیز میمن، سوانح اور علمی خدمات

مرتبہ

محمد راشد شیخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ

قرطاس

سلسلۂ مطبوعات ۔ ۸۶

اکتوبر : ۲۰۱۱ء

قیمت:

ISBN : 978-969-8448-

قرطاس

پرنٹرز، پبلشرز اینڈ بک سیلرز

فلیٹ نمبر ۲، پہلی منزل، عثمان پلازا، بلاک ۱۳۔ بی، گلشنِ اقبال، کراچی۔ ۷۵۳۰۰

فون: 34822480 (021) موبائل: 0321-3899909

ای میل: saudzaheer@gmail.com

ویب سائٹ: www.qirtas.co.nr

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

والد مرحوم (متوفی: ۵ر جنوری ۱۹۸۴ء)

اور

والدۂ مرحومہ (متوفی: ۲۱ر نومبر ۲۰۱۰ء)

کے نام

اس قرآنی دعا کے ساتھ

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيرًا

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

عاجز

محمد راشد شیخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرستِ مشمولات

پیش لفظ از فیصل احمد بھٹکلی ندوی

مقدمہ از محمد راشد شیخ

باب نمبر ا : خاندان، ولادت، ابتدائی حالات

میمن قوم 33

میمنوں کا قبول اسلام 33

آباو اجداد 34

علامہ میمن کے والد محترم 35

اہل کاٹھیاواڑ کا دینی جذبہ 37

مولانا عبدالخالق اور ان کی صحبت کا اثر 38

ولادت اور جائے ولادت 39

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابتدائی تعلیم 39
راجکوٹ اور جوناگڑھ کے دوست احباب 41
سفرِ دہلی برائے حصول تعلیم 42
حواشی باب نمبر ا 43

باب نمبر ۲ : قیامِ دہلی بحیثیتِ طالبِ علم (۱۹۰۱ء تا ۱۹۰۹ء)

دہلی آمد 45
قیامِ دہلی کی بعض تفصیلات 47
ایامِ طالب علمی کا یادگار واقعہ 48
اس دور کے اساتذۂ کرام 51
میاں نذیر حسین صاحب محدث 51
ڈپٹی نذیر احمد سے تلمذ 52
ڈپٹی نذیر احمد کی عربی زبان میں مہارت 55
ڈپٹی نذیر احمد سے مفارقت 57
مولوی محمد اسحاق رامپوری 58
حصولِ علم کی خاطر جدوجہد 58
سندِ حدیث از شیخ حسین بن محسن انصاری 59
پہلی شادی اور علیحدگی 60
حواشی باب نمبر ۲ 62

باب نمبر ۳ : قیامِ امروہہ ورامپور بحیثیت طالب علم (۱۹۰۹ء تا ۱۹۱۳ء)

دہلی سے امروہہ روانگی اور قیام 67

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امروہہ سے رامپور اور قیامِ رامپور 69
منشی فاضل اور مولوی فاضل کے امتحانات میں نمایاں کامیابی 70
مدرسہء عالیہ رامپور کے اساتذہ 73
رامپور سے لاہور 74
حواشی باب نمبر۳ 76

باب نمبر۴ : قیامِ پشاور (۱۹۱۳ء تا ۱۹۲۰ء)

پشاور آمد کی وجہ 79
قیامِ پشاور کی بعض تفصیلات 81
دوسری شادی 82
پشاور میں علمی مشاغل 83
قیام پشاور کے دور کی ایک اہم علمی خدمت 84
حواشی باب نمبر۴ 92

باب نمبر۵ : پہلا قیامِ لاہور (۱۹۲۰ء تا ۱۹۲۵ء)

اورینٹل کالج میں ملازمت 93
قیام لاہور کی بعض تفصیلات 95
مولانا سیّد طلحہ صاحب سے مصاحبت 96
نُزھَۃُ الخَواطِر میں عدم شمولیت کی وجہ 98
ندوۃ العلماء لکھنو میں خطبات 99
اورینٹل کالج کے رفقاء 101
اورینٹل کالج میں اختلافات 101
حواشی باب نمبر۵ 107

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نمبر ۶ : قیامِ علی گڑھ (۱۹۲۵ء تا ۱۹۵۴ء)

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں تقرر کی پہلی کوشش	109
تقرر کے لیے دوسری کوشش	109
مولانا شروانی کا نصیحت آمیز خط	113
مولانا سیّد سلیمان ندویؒ کی تحسین	114
مسلم یونیورسٹی جوبلی تقریبات میں شرکت	115
بوقتِ تقرری شعبہ عربی کی صورتِ حال	115
نصاب میں مفید اصلاحات	116
علی گڑھ میں علامہ میمن کی رہائش گاہ	116
قیامِ علی گڑھ کی اہمیت	117
علی گڑھ میں روزمرّہ کے معمولات	119
مجلس مصنّفین کے اجلاس میں شرکت	122
المجمع العلمی العربی کی رکنیت	124
مستشرقین ہند کی کانفرنس (لاہور) میں شرکت	126
عالمِ اسلام کا طویل علمی سفر	126
ادارۂ معارفِ اسلامیہ لاہور کے اجلاس میں شرکت	129
مولانا سورتی کے الزامات اور علامہ میمن کا جواب	129
علی گڑھ کے دورِ آخر میں بعض تلخ حالات	139
حواشی باب نمبر ۶	140

باب نمبر ۷ : قیامِ کراچی (۱۹۵۴ء تا ۱۹۶۴ء)

قیامِ کراچی کی وجوہات	147
شعبہ عربی جامعہ کراچی کی صدارت	149

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرکزی ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کے لیے حصولِ کتب 150

ادائگی فریضہء حج 151

حصول کتب کے لیے مزید کوششیں ۔ 153

عالمی مذاکرۂ اسلامی زیرِاہتمام پنجاب یونیورسٹی میں شرکت 157

مرکزی ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی میں علمی منصوبوں کی نگرانی 159

شعبہء عربی جامعہ کراچی اور مرکزی ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی سے سبکدوشی 160

مرکزی ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی ۔ علامہ میمن کے بعد 161

سفرِ بہاولپور 161

حواشی باب نمبر ۷ 164

باب نمبر ۸ : دوسرا قیامِ لاہور (۱۹۶۴ء تا ۱۹۶۶ء)

عالمی عربی کانفرنس میں شرکت 167

قیامِ لاہور کے معمولات 170

علمی فیض رسانی کا ایک واقعہ 172

پرائڈ آف پرفارمنس منجانب حکومتِ پاکستان 173

مولوی شمس الدین سے تعلق اور ان کی دکان پر علمی گفتگو 173

حواشی باب نمبر ۸ 177

باب نمبر ۹: قیامِ کراچی وحیدرآباد (۱۹۶۶ء تا ۱۹۷۸ء)

لاہور سے کراچی واپسی اور قیام کراچی وحیدرآباد 179

عربی لغت نگاری پر خطبات 179

نزولِ قرآن کی کانفرنس میں شرکت 180

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قومی عجائب گھر کی حصول مخطوطات کمیٹی کے لیے خدمات 182
دورِ آخر کی تفصیلات 182
اہلیہ کی وفات 183
حیاتِ مستعار کا آخری دن 185
عربی زبان کی خدمت کے ثمرات 186
علامہ میمن کے انتقال کے بعد ان کی یاد میں مطبوعات 187
اولاد 190
حواشی باب نمبر ۹ 192

باب نمبر ۱۰ : عربی زبان اور علامہ میمن

عربی زبان سے تعلق کا آغاز اور درجہء کمال تک ترقی 193
علامہ میمن کا عربی اسلوبِ تحریر 196
عربی مخطوطات کے بارے میں وسیع معلومات 199
ایک نادر مخطوطہ اور علامہ میمن کی علمی خدمت 202
تحقیق نصوص کا فن اور علامہ میمن 202
مفرداتِ قرآنی کی معلومات 203
عربی تلفظ پر خاص توجہ 204
حواشی باب نمبر ۱۰ 207

باب نمبر ۱۱ : علامہ میمن کی علمی و تحقیقی خدمات

علامہ میمن کی تصنیفات و تالیفات 209
علامہ میمن کی غیر مطبوعہ کتب 220

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ میمن کا ذخیرۂ کتب 221

۔کتب خانہ جامعہ سندھ جام شورو 221

۔فہرستِ مخطوطات (در کتب خانہ جامعہ سندھ) 228

۔کتب خانہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ، بنوری ٹاؤن، کراچی 230

۔کتب خانہ بیت الحکمت (ہمدرد لائبریری)، کراچی 231

۔کتب خانہ ڈاکٹر محمد عمر میمن (امریکہ) 231

عربی مقالات و دیگر تحریریں 232

علامہ میمن کے اردو مقالات 236

حواشی باب نمبر ۱۱ 238

باب نمبر ۱۲ : عادات و خصائل

شکل و شمائل، لباس 239

خوراک 240

سادگی و سخت کوشی 241

حقہ نوشی 243

سحر خیزی اور پیدل چلنے کی عادت 244

قوی حافظہ 245

استغنا و خودداری 250

اندازِ تدریس 252

مسلک اور عقیدہ 258

حق گوئی 258

تلامذہ پر شفقت 259

کتابوں سے محبت 272

خوش مزاجی اور زندہ دلی 274

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ میمن کے پسندیدہ اہلِ قلم 281
۔ابوالعلاء المعرّی 282
۔امام صاغانی 282
۔مرزا غالب 283
۔ابنِ درّاج القسطلی 283
کفایت شعاری 283
مالی اور علمی امداد کی نادر مثال 286
حواشی باب نمبر ۱۲ 288

باب نمبر ۱۳ : تلامذہ

بحیثیت منفرد استاد 293
ڈاکٹر سیّد محمد یوسف 295
ڈاکٹر خورشید احمد فارق 297
ڈاکٹر مختار الدین احمد 299
ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ 303
شبیر احمد خان غوری 306
محمد نظیر الاسلام کاشمیری 306
مزمّل حسین 307
عبدالرحمٰن آخوندکار 307
ڈاکٹر ریاض الرحمٰن خان شروانی 307
مولانا امتیاز علی خان عرشی 308
ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی 310
ڈاکٹر سیّد عبداللہ 310
ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ 312

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر 313
ڈاکٹر احمد خان 313
پروفیسر سیّد محمد سلیم 315
ڈاکٹر سید رفیع الدین 316
ڈاکٹر سیّد اختر امام 317
پروفیسر حبیب اللہ غضنفر 318
ڈاکٹر سیّد احمد 318
ڈاکٹر صدر الدین فضا شمسی 319
محمد شمس الہدیٰ 319
عبدالخالق 319
عبدالباسط 319
سیّد محمد عثمان 320
مفتی محمد ادریس 320
حواشی باب نمبر ۱۳ 321

باب نمبر ۱۴ : اعترافِ عظمت اور خراجِ عقیدت

مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ 323
ڈاکٹر شاکر الفحام (شام) 323
ڈاکٹر ناصر الدین الاسد (اردن) 324
ڈاکٹر احمد امین (مصر) 324
علامہ سعید الافغانی (مصر) 326
شیخ حمد الجاسر (سعودی عرب) 326
ڈاکٹر عدنان الخطیب (شام) 326
محمد محمود شاکر (مصر) 326

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر عبدالوہاب عزّام (مصر)	326
حکومتِ شام کی جانب سے اعزاز	326
سعودی عرب اور مصر میں علامہ میمن کی مقبولیت	327
عراق میں علامہ میمن کی مقبولیت	329
شیخ الازہر کا علامہ میمن کے لیے احترام	332
اعتراف منجانب شاہ فیصل فاؤنڈیشن (ریاض، سعودی عرب)	333
شیخ عزّ الدین تنوخی کے علامہ میمن کی مدح میں اشعار	334
ڈاکٹر زکی المحاسنی کے علامہ میمن کی مدح میں اشعار	336
نامور مستشرقین جنھوں نے علامہ میمن سے علمی استفادہ کیا	337
علامہ عبدالعزیز میمن (نظم) از عبدالعزیز خالد	339
قطعہء تاریخ (فارسی) از رئیس امروہوی	341
قطعہء تاریخ (اردو) از راغب مرادآبادی	342
قطعہء تاریخ (اردو) از شمیم صبائی متھراوی	342
حواشی باب نمبر ۱۴	343

باب نمبر ۱۵ : علامہ میمن کی نادر تحریریں

آداب العربیہ	345
مسلم یونیورسٹی جوبلی تقریبات کے لیے قصیدہ بزبانِ عربی	368
پیغام برائے ہفت روزہ ''جمہور'' علی گڑھ شروانی نمبر	372
مسدس برائے کاٹھیاواڑ مسلم ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ ۱۹۱۷ء	374
فارسی زبان میں منظوم تقریظ برائے کتاب ''کشف المعظلات''	377
سند برائے ڈاکٹر مختارالدین احمد آرزو	378
پیغام برائے ماہنامہ سیارہ لاہور 'عبدالعزیز خالد نمبر'	379
سند برائے مولانا عبدالحلیم چشتی	381

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درخواست بنام رجسٹرار مسلم یونیورسٹی علی گڑھ 384
Qualifications ۔ تعلیمی و علمی کوائف 389
درخواست بنام ڈاکٹر ضیاء الدین احمد 391
درخواست بنام وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ 396
مکتوب بنام ڈاکٹر ضیاء الدین احمد از قاہرہ 397

باب نمبر ۱۶: اردو مکاتیب علامہ عبدالعزیز میمن

بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد (۲۸ خطوط) 400
بنام ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ (۲۷ خطوط) 439
بنام ڈاکٹر زاہد علی (حیدرآباد دکن) (ایک خط) 471
بنام ڈاکٹر عبدالواحد ہالیپوتہ (ایک خط) 472
بنام پیر الٰہی بخش (ایک خط) 475
بنام شاداں بلگرامی (ایک خط) 476
بنام خوشتر منگروری (۵ خطوط) 477
بنام مولانا ظفر الدین قادری (ایک خط) 480
بنام ڈاکٹر ذاکر حسین خان (ایک خط) 481
بنام پروفیسر مسعود حسن (۳ خطوط) 482
بنام ریاض الرحمٰن خان شروانی (۳ خطوط) 484
بنام راز یزدانی (ایک خط) 487
بنام مولوی سلیمان اشرف (۶ خطوط) 488
بنام عبدالعزیز خالد (ایک خط) 494
بنام رجسٹرار سندھ یونیورسٹی (ایک خط) 495
بنام ڈاکٹر غلام جیلانی برق (ایک خط) 497
بنام مولانا عبدالحلیم چشتی (ایک خط) 498
بنام حکیم نیر واسطی (ایک خط) 499

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نمبر ۱۷ : مکاتیب مشاہیر بنام علامہ میمن 501

مکتوب نگار: احمد محمد شاکر، احمد الاسکندری، احمد ابراہیم، ڈاکٹر محمد کرد علی، ڈاکٹر یوسف العش، ڈاکٹر احمد امین، ڈاکٹر زکی المحاسنی، ڈاکٹر محمد اسعد طلس، عزّ الدین التنوخی، محمد بن احمد بن عمر العلوی، فواد سیّد، ڈاکٹر فواد سیزکین، عدنان الخطیب، ڈاکٹر حسین علی محفوظ، ڈاکٹر سالم محمد کرینکو، فان آرندونک، جوزف فیوک، ہیلمٹ رٹر، روڈولف گائر، البرٹ ڈیٹریش، شیخ خلیل بن محمد الیمانی، مولانا محمود حسن ٹونکی، مولانا عبدالرحمٰن کاشغری، ڈاکٹر عمر بن محمد داؤد پوتہ، علامہ سیّد سلیمان ندوی، ڈاکٹر کمال الدین احمد، ڈاکٹر زبید احمد، ڈاکٹر عبدالمعید خان

اشاریہ 586

مآخذ و مصادر 627

عکس ہائے اسناد، خطوط وغیرہ

☆......شجرہ علامہ عبدالعزیز میمن 36

☆......مہابت مدرسہ جونا گڑھ 40

☆......جامع مسجد دہلی اور ملحقہ مکانات کی ایک قدیم تصویر
اسی زمانے میں علامہ میمن حصول علم کی خاطر دہلی پہنچے تھے 46

☆......مولوی فاضل کی سند کا عکس۔اس امتحان میں علامہ میمن نے
تمام طلبہ میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کیے اور یہ ریکارڈ چالیس سال تک کوئی نہ توڑ سکا 72

☆......ایڈورڈز کالج پشاور جہاں علامہ میمن نے ۱۹۱۳ء تا ۱۹۲۰ء عربی و فارسی کی تعلیم دی 80

☆......فہرست مخطوطات اسلامیہ کالج پشاور میں علامہ میمن کے قلم سے حواشی 85

☆......اورینٹل کالج لاہور 94

☆......اقلید الخزانہ مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی ۱۹۲۷ء کا سرورق 103

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆..... مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کا اسٹریچی ہال 118

☆..... المجمع العلمی العربی دمشق کے بانی علامہ ڈاکٹر کرد علی کا
خط بنام علامہ میمن جس میں انھیں اس ادارے کی اعزازی رکنیت عطا کرنے کا ذکر موجود ہے 125

☆..... کتاب وصایا اساطین الدّین والادب والسیاسۃ للشّبان میں مندرج پیغام 152

☆..... قومی عجائب گھر کراچی میں محفوظ ایک مخطوطے پر علامہ میمن کی قلمی تحریر 181

☆..... مجلۃ المجمع العلمی الهندی کے میمن نمبر کا سرورق 188

☆..... علامہ میمن کی یاد میں ہونے والے سیمینار میں پڑھے گئے مقالات کا مجموعہ 189

☆..... علامہ میمن کے قلم سے ایک مخطوطے کی نقل 200

☆..... الزّهر الجنی من ریاض المیمنی مطبوعہ ۱۹۲۶ء کے سرورق کا عکس 210

☆..... علامہ میمن کی معروف کتاب ابو العلاء وما الیہ کے پہلے ایڈیشن کا سرورق 212

☆..... الطرائف الادبیۃ کا سرورق 214

☆..... علامہ میمن کی علمی زندگی کا سب سے بڑا شاہکار سمط اللآلی کے پہلے ایڈیشن کا سرورق 217

☆..... صحابی رسول اللہ ﷺ حضرت حمید بن ثور الہلالی کے دیوان کا سرورق جسے
علامہ میمن نے مرتب فرمایا 219

☆..... نسب قریش و اخبارها پر علامہ میمن کے قلم سے یادداشتیں 223

☆..... علامہ میمن کے عربی مقالات اور مختصر کتب کا مجموعہ بحوث و تحقیقات مرتبہ محمد عزیر شمس 233

☆..... علامہ میمن کے قلم سے ڈاکٹر مختار الدین احمد کے لیے سند 301

☆..... علامہ میمن کے قلم سے ڈاکٹر نبی بخش بلوچ کے لیے سند 305

☆..... علامہ میمن کے قلم سے ڈاکٹر احمد خان کے لیے سند 314

☆..... شام کا اعلیٰ ترین ایوارڈ وسام الشّوری اور شام کی اعزازی شہریت جو
علامہ میمن کی طویل عربی خدمات کے صلے میں حکومت شام کی جانب سے پیش کی گئی 325

☆..... ترکی زبان کے عظیم الشان اسلامی انسائیکلوپیڈیا
Turk Islam Encyclopedesi کی پہلی جلد میں علامہ میمن پر مفصل مقالہ 330

☆..... عربی زبان کے مشہور شخصیاتی انسائیکلوپیڈیا الاعلام میں علامہ میمن پر مضمون 335

☆..... ماہنامہ سیارہ لاہور کے عبدالعزیز خالد نمبر کے لیے علامہ میمن کا پیغام 380

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆......علامہ میمن کے قلم سے مولانا عبدالحلیم چشتی کے لیے سند 382

☆......علامہ اقبال کا تاریخی خط بنام رجسٹرار مسلم یونیورسٹی علی گڑھ جس میں علامہ میمن کی عربی دانی کی بلند الفاظ میں تعریف کی گئی اور ان کے مسلم یونیورسٹی میں تقرر کی سفارش کی گئی 386

☆......علامہ میمن کا مکتوب بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۴ء 410

☆......علامہ میمن کا مکتوب بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد جس میں خلیل الرحمن اعظمی کا ذکر موجود ہے 415

☆......علامہ میمن کا مکتوب بنام ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۴۶ء 448

☆......علامہ میمن کا مکتوب بنام ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۵۴ء 460

☆......علامہ میمن کا مکتوب بنام ڈاکٹر عبدالواحد ہالیپوتہ 473

☆......علامہ میمن کا مکتوب بنام حکیم نیر واسطی 500

☆......مصر کے نامور محقق و مصنف ڈاکٹر احمد امین کا خط بنام علامہ میمن 520

☆......ترکی کے عالمی شہرت یافتہ محقق ڈاکٹر فواد سیزگین کا خط بنام علامہ میمن 539

☆......ڈاکٹر محمد سالم کرینکو کا خط بنام علامہ میمن 543

☆......مولانا محمود حسن ٹونکی کا خط بنام علامہ میمن 571

☆......شمس العلماء عمر بن محمد داؤد پوتہ کا خط بنام علامہ میمن 575

☆......علامہ سید سلیمان ندویؒ کا خط بنام علامہ میمن 577

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

برصغیر پاک وہند کی تاریخ کے مختلف ادوار میں عربی زبان کے کچھ ایسے ماہرین پیدا ہوئے ہیں جن پر ہند بجا طور پر فخر کا حق رکھتا ہے، ابتدائی دور میں علامہ صغانی (رضی الدین حسن بن محمد الصغانی، متوفی ۶۵۰ھ) نے عربی زبان میں وہ کمال بہم پہنچایا کہ دنیا نے ان کا لوہا مان لیا، یہاں تک کہ تاریخ اسلام کے سب سے بڑے واقف کار اور تذکرہ نگار امام ذہبی (شمس الدین محمد بن احمد الذہبی المتوفی ۷۴۸ھ) کو لکھنا پڑا: **وكان إليه المنتهى في معرفة اللسان العربي** (سیر أعلام النبلاء ۲۸۳/۲۳) یعنی عربی زبان کی معرفت ان پر ختم تھی۔

پھر بارھویں صدی کے اواخر میں عربی زبان سے واقفیت میں ایک عظیم ہندوستانی شخصیت سامنے آئی جن کا نام نامی علامہ سید مرتضی بلگرامی زبیدی (م ۱۲۰۵ھ) ہے، جن کی کتاب تاج العروس فی شرح القاموس عربی لغت کی سب سے بڑی کتاب ہے۔ اور یہ عربی لغت کی ایسی ممتاز کتاب ہے کہ غریب الفاظ پر مشتمل حدیثوں کی تخریج میں بھی یہ کتاب بہت کام آتی ہے، یہاں تک کہ اہل علم نے ایسی حدیثوں کی تخریج کے لیے خاص طور پر اس کتاب سے مراجعت کا مشورہ دیا ہے (دیکھیے التأصیل للشیخ بکر بن عبداللہ أبوزید، ج ۱، ص: ۱۴۹)۔

مگر حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں عبقری شخصیتوں کے زندگی کے اکثر ایام عرب ملکوں میں گزرے، وہیں انھوں نے علمی ترقی کی اور وہیں ان کے جوہر کھلے۔ لیکن ہمارے یہاں کی ایک تیسری شخصیت جو عربی لغت کی باریکیوں سے واقفیت میں دنیا پر چھا گئی اور جن کی عربی دانی کا پوری دنیا میں ڈنکا پیٹا اور عربوں نے کھل کر نہ صرف یہ کہ ان کا اعتراف کیا بلکہ اس میں ان کی استاذیت تسلیم کی، جو برسر عام عرب ادیبوں کو ان کی لسانی غلطیوں پر ٹوکنے کی جرأت رکھتے تھے، اور عرب ان کو شکریے کے ساتھ قبول کرتے تھے، وہ ہمارے ممدوح علامہ عبدالعزیز میمن (۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء) ہیں۔ پیشرو دونوں شخصیات سے ان کا امتیاز یہ ہے کہ وہ خالص اول سے اخیر تک اسی سرزمین سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلق رکھتے ہیں، اسی سرزمین سے اٹھے، یہیں پلے بڑھے، یہیں علمی ترقی کی، اور اس میں کمال بہم پہنچایا، اور یہیں سے دنیا کو سیراب کیا اور یہیں پیوند خاک ہوئے۔

اس سے قطعِ نظر دارالعلوم ندوۃ العلماء نے جو صحیح عربی سے شغف پیدا کیا، عربی کا جو ستھرا ذوق دیا، فصیح و بلیغ، شستہ و رواں عربی لکھنے والے جو ماہرین پیدا کیے، وہ اسی کا حصہ ہے، جس نے مولانا مسعود عالم ندوی اور حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی جیسے عربی زبان کے نکتہ شناس اور ادیب پیدا کیے کہ عرب بھی جن کی تحریریں پڑھ کر عش عش کرتے اور سر دھنتے ہوں، خود علامہ میمن بھی مولانا علی میاں کی عربی تحریر کے بڑے مداح تھے۔

لیکن علامہ میمن کا اصل میدان ادب کی وہ صنف ہے جس کو ادبی تحقیق وتنقید کہتے ہیں، اس میں وہ فردِ فرید اور بے نظیر تھے، ان کی ادبی عظمت کا دراصل یہی راز ہے، مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ اور بھی خصوصیات کے حامل تھے، جن میں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ عربی کے جتنے اشعار ان کو یاد تھے، مشکل سے اس وقت دنیا میں اس کی مثال ملے گی، بقولِ خود ان کے: ان کی تعداد پون لاکھ سے ایک لاکھ تھی۔ (پرانے چراغ، ج ۲، ص ۲۴۴)۔

قدیم عربی مخطوطات سے واقفیت میں بھی کوئی ان کا مدِّ مقابل نہیں تھا، عربوں نے اس صنف میں بھی ان کو استاد تسلیم کیا۔ ایک واقعے سے ان کی مخطوطات سے واقفیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں "تحفة المجد الصريح في شرح كتاب الفصيح" عربی لغت کی ایک بہت اہم کتاب ہے، شہاب الدین ابوجعفر احمد بن یوسف الفہری اللبلی النحوی (م ۶۹۱ھ) کی یہ تالیف ہے، علامہ میمن کو اس کے ایک مخطوطے کا پتا لگا جس کا انھوں نے اپنے ایک تحقیقی مضمون میں تذکرہ کیا اور لکھا کہ وہ اس مخطوطے کا پتا اس محقق کو بتائیں گے جو اس کا حق ادا کرے گا۔ یہ مخطوطہ علامہ میمن ۱۹۳۵ء میں دیکھ چکے تھے۔ عالم عرب کے نامور محققین آج تک اس کی تلاش میں ہیں لیکن اب تک انھیں اس کا سراغ نہ مل سکا۔

عربی زبان وادب کے وسیع وعمیق مطالعے اور طویل تجربے کی وجہ سے عربی زبان و ادب کی تعلیم سے متعلق مولانا اپنے خاص نظریات رکھتے تھے، وہ نحو کی مشہور درسی کتاب کافیہ کے قائل نہیں تھے، بلکہ اس کو نقصان دہ سمجھتے تھے۔ (دیکھیے: مشاہیر اہل علم کی محسن کتابیں، جدید محقق ایڈیشن، ص: ۱۳۳، نیز دیکھیے زیر نظر کتاب، ص:)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن خلدون نے چار کتابوں کو اصولِ فن ادب قرار دیا ہے: ادب الکاتب لابن قتیبہ ، الکامل للمبرد، البیان و التبیین للجاحظ اور النوادر (الأمالي) لأبي علی القالي (دیکھیے مقدمہ ابن خلدون ۳/ ۲۷۷) ان کتابوں کے متعلق مولانا میمن کی یہ رائے تھی کہ کامل للمبرد ایک مبتدی کے لیے زیادہ مفید ہے، ادب الکاتب کو اقتضاب (ادب الکاتب کی شرح) کے ساتھ پڑھا جائے تو انسان کو ایک محقق لغوی بنا سکتی ہے، کتاب البیان والتبیین میں فصیح نظم ونثر کے نمونے ان چاروں سے زیادہ ہیں اور نوادر لغت وشعر امالی لأبي علی القالي میں سب سے زیادہ ہیں۔ (مشاہیر اہل علم کی محسن کتابیں، ص: ۱۳۷)

علامہ میمن ادبی کمال کے ساتھ بہت سی انسانی خصوصیات کے بھی حامل تھے، وہ اگرچہ کفایت شعار مشہور تھے، لیکن گہرائی میں اترنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کفایت شعاری صرف ذاتی معاملات میں تھی، ورنہ ملّی معاملات میں تو وہ نہایت فیاض بلکہ شاہ خرچ تھے۔ انھوں نے ندوۃ العلماء کے کتب خانے کو خطیر رقم دی، المجمع العلمی دمشق کے لیے بھی گراں قدر عطیے دیے، حتی کہ مخطوطات جو وہ بہت خرچ کرکے اور بڑی محنت سے حاصل کرتے تھے اور جو ان کو جان سے زیادہ عزیز تھے وہ ضرورت پر ان کی بھی سخاوت کرتے تھے۔اسی طرح وہ قوم وملت کے مال کو خرچ کرنے میں بڑے محتاط تھے، ادارۂ تحقیقات اسلامی کراچی کے ڈائرکٹر کی حیثیت سے انھوں نے بلا مشاہرہ خدمت انجام دی اور ادارہ کی لیے حصولِ کتب کی خاطر انھوں نے بڑھاپے میں بیرون ملک کے کئی سفر کیے اور اپنے اثر ورسوخ اور واقفیت کی بنا پر کئی نادر کتب ادارے کے لیے جمع کیں، اور یہ بات یاد رکھنے کی بلکہ قابلِ تقلید ہے کہ ان دوروں میں اگرچہ تمام اخراجات حکومتِ پاکستان برداشت کررہی تھی، مگر علامہ ان سفروں میں پوری احتیاط سے خرچ کرتے تھے، نہایت ہی سادگی سے گزر بسر کرتے تھے۔اسی سلسلے میں ترکی کے سفر سے واپسی کے بعد خاصی رقم یہ کہتے ہوئے واپس کی کہ یہ ملک اور قوم کی امانت ہے (دیکھیے زیرِ نظر کتاب، ص:)

ایسے فضائل وکمالات کی جامع شخصیت علامہ عبدالعزیز میمن کے انتقال کو اب تیس سال ہو چکے ہیں، اس عرصے میں علامہ پر اردو عربی میں مضامین تو بہت لکھے گئے، جرائد ورسائل کے مخصوص نمبرات بھی نکلے، مگر اب تک ان کی حیات اور علمی خدمات پر کوئی مرتب اور مستند کتاب نہیں لکھی گئی۔ یہ برصغیر کی ملتِ اسلامیہ کے ذمے قرض تھا جو اگرچہ بہت تاخیر سے ادا ہوا، لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس ''حسن ادا'' کے ساتھ اس کی ادائیگی ہوئی ہے اس کو دیکھتے ہوئے یہ تاخیر قابل معافی ہے۔ محترم جناب محمد راشد شیخ صاحب نے جس عزم وحوصلے سے یہ بڑا اہم بار اٹھایا اور پھر [illegible] کے ساتھ منجدھار میں رہے اور جس خوش اسلوبی سے اس کو پار لگایا، وہ انھی جیسے جواں مردوں کا حصہ ہے۔ فہرست مضامین، کتاب کی جامعیت کا اندازہ لگانے کے لیے کافی ہے، اور فہرست مراجع ومصادر ان کی محنت کو پکار پکار کر کہہ رہی ہے، پھر جس حسن ترتیب اور تصنیفی سلیقے سے انھوں نے یہ کام انجام دیا ہے اس سے خیال ہوتا ہے کہ یہ علم کے لیے فارغ اور تصنیف وتحقیق کے لیے یکسو ہیں، لیکن یہ سن کر حیرت ہوگی کہ وہ پیشے کے لحاظ سے ایک سول انجینیر ہیں اور اپنے پیشے سے برابر جڑے ہوئے ہیں، اس کے ساتھ علم ومطالعے سے گہری وابستگی رکھنا اور تصنیفی وتحقیقی ذوق رکھنا جمع اضداد سے کم نہیں۔ ہم اس کو ان کے ساتھ اللہ کا خاص فضل سمجھتے ہیں۔

درحقیقت یہ کام ادب عربی کے باذوق اور باصلاحیت طالب علم یا استاد کے کرنے کا تھا، لیکن ان کو اب جناب محمد راشد شیخ صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ انھوں نے یہ فرض کفایہ ان کی طرف سے ادا کر دیا ہے۔ حق یہ ہے کہ انھوں نے ان کے سوانح کا حق ادا کر دیا ہے۔ اللہ اسے نافع بنائے۔

فیصل احمد ندوی بھٹکلی

خادم تدریس دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

۱۴۳۰/۴/۵ھ، مطابق ۲۰۰۹/۴/۱۲ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

حکیم الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اپنے وصیت نامے میں تحریر فرماتے ہیں:

''ہم میں خوش نصیب وہ ہے جسے عربی زبان، اس کے صرف ونحو اور کتب ادب سے حصہ ملا ہو اور اس کو حدیث وقرآن سے واقفیت ہو۔ ہمارے لیے حرمین شریفین کی حاضری اور ان کے ساتھ تعلق خاطر بھی ضروری ہے۔ یہی ہماری سعادت کا راز ہے اور وہ کم نصیب اور محروم ہے جو ان سے روگردانی کرتا ہے''۔

برصغیر پاک وہند کے باشندوں سے عربوں کا رابطہ وتعلق بعثت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل سے ثابت ہے۔ سب سے پہلے صحابہ کرامؓ کے مبارک قدم ۱۵ ھ میں بھروچ (گجرات) میں آئے۔ یہ حضرت عمر فاروقؓ کی خلافت کا زمانہ تھا۔ اس سمندری مہم میں جو جو صحابہ کرامؓ گجرات تشریف لائے ان کے اسمائے گرامی مستند تاریخی کتب میں محفوظ ہیں۔

۹۳ ھ میں محمد بن قاسم کی سربراہی میں سندھ فتح ہوا اور برصغیر میں مسلمانوں کی پہلی حکومت قائم ہوئی۔ سندھ پر عربوں کی حکمرانی کچھ اوپر ڈھائی سو سال رہی۔ اس کے بعد سے عرب علماء اور ہند وسندھ کے باشندوں کا تعلق قوی سے قوی تر ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ عہد بنوعباس میں عراق و شام کی علمی دنیا میں سندھیوں نے تعداد اور مرتبہ ہر دو لحاظ سے بڑا نام پیدا کیا۔ ان میں وہ علماء اور عربی دان بھی تھے جو پیدا تو سندھ میں ہوئے مگر انھوں نے طلب علم کی خاطر گھربار چھوڑا اور عالم عرب میں رہ کر عربی زبان میں کمال حاصل کیا۔ ایسے بزرگوں میں بلند پایہ شاعر ابوعطاء سندھی، ابوالصلع سندھی اور جلیل القدر راوی اور محدث ابوجعفر الدیبلی کے نام لیے جاسکتے ہیں۔ سندھ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی زبان کو اس حد تک فروغ حاصل ہوا کہ چوتھی صدی ہجری میں منصورہ، ملتان اور دیبل کے بازاروں میں عربی اور سندھی دونوں زبانیں بولی جاتی تھیں۔

سندھ کی طرح گجرات کا بھی عربوں سے نہایت قریبی تعلق رہا۔مظفر شاہی سلطنت کے دور میں اور اس کے بعد دو صدیوں تک گجرات عرب علماء کی آمد کا مرکز رہا۔گجرات اور عرب کے درمیان صرف بحیرۂ عرب حائل ہے اس لیے پورے ہندوستان کے حجاج گجرات ہی کے ذریعے حج کو جاتے تھے۔حجاج کی آمدورفت ایک زمانے میں اس قدر بڑھی کہ گجرات ''بابِ مکہ'' کہلانے لگا۔طویل عرصے تک اہل گجرات نے قرآن وحدیث اور عربی زبان وادب کی جو خدمت کی ہے وہ تاریخ کا حصہ ہے اور مستند کتابوں میں محفوظ ہے۔

اسلام اور عربی زبان کا رشتہ ابدی اور لازوال ہے۔ برصغیر پاک و ہند سے تعلق رکھنے والے اساطین زبان عربی میں علامہ سیّد مرتضیٰ بلگرامی زبیدی صاحبِ تاج العروس ،امام صغانی لاہوری صاحب العباب الزاخر و اللباب الفاخر ،قاضی محمد اعلیٰ تھانوی صاحبِ کشاف اصطلاحات الفنون ،میر غلام علی آزاد بلگرامی ،نواب صدیق حسن خان قنوجی ،حکیم سیّد عبدالحیٔ، مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی اور علامہ عبدالعزیز میمن۔

اگر برصغیر پاک و ہند کے انگریزی زبان کے ماہرین اور انشاپردازوں کے حالات کا مطالعہ کیا جائے تو ہمیں پتہ چلے گا کہ انگریزی ادب اور انگریزی انشاپردازی کے کئی ماہر گزرے ہیں مثلاً مولانا محمد علی جوہر،عبداللہ یوسف علی، جسٹس امیر علی، پطرس بخاری، علامہ اقبال وغیرہ لیکن عربی زبان کے ایسے ماہرین جنھوں نے اس زبان میں کمال حاصل کیا ہو اور اہل زبان بھی جن کی مہارتِ زبان کا اعتراف کرتے ہوں اتنے بھی نہیں کہ انھیں ہاتھ کی انگلیوں پر گنا جاسکے۔صاحبانِ کمال کی زندگیوں پر اگر غور کیا جائے ان کے صاحبِ کمال ہونے کی مختلف وجوہات میں سے علمی خاندان، علمی ماحول یا بڑے تعلیمی اداروں میں تعلیم وغیرہ نظر آتی ہیں۔یہ بات حیرت انگیز ہے کہ علامہ میمن کا معاملہ بالکل جدا تھا۔ان کے خاندان میں دور دور تک کسی کا علم وتحقیق سے کوئی تعلق نہ تھا، ان کا آبائی تعلق علمی لحاظ سے پس ماندہ علاقے سے تھا، انھیں عربی زبان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تعلیم کے لیے خالص عربی ماحول نہیں ملا بلکہ جو کچھ سیکھا یہیں رہ کر سیکھا لیکن اس سب کے باوجود جب ہم ان کے عربی زبان پر عبور اور علمی خدمات پر غور کرتے ہیں تو شدید حیرت ہوتی ہے کہ ایک ایسا شخص جس نے ایک دن بھی کسی کالج یا یونیورسٹی میں تعلیم حاصل نہ کی ہو اور جس کو عربی تعلیم حاصل کرنے کے لیے ایک دن بھی کسی عرب ملک میں رہنے کا موقع نہ ملا ہو محض اپنی محنت سے وہ بلند مقام حاصل کر لیتا ہے کہ اہل زبان اسے اپنا استاد بلکہ امام اللغة العربية تسلیم کرتے ہیں۔ عالم عرب میں اور علمی دنیا میں اتنا بلند مقام حاصل کرنے کے باوجود یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ علامہ میمن کی علمی خدمات کا اعتراف عالمی سطح پر اور خصوصاً عالم عرب کی سطح پر بارہا کیا گیا لیکن ہمارے ہاں عوام تو کیا خواص تک میں ان کی شخصیت غیر معروف رہی اور ہے۔ اس کی اصل وجہ ہمارے ہاں صحیح عربی ذوق کی کمی، نیز غیر علمی اور غیر تحقیقی ماحول ہے۔ اس کی ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ علامہ میمن کا سارا علمی کام خالص تحقیقی نوعیت کا ہے۔ ادب عربی کی تعلیم و تحقیق کا جو معیار ہمارے ہاں تھا اور ہے اس کی بنا پر علامہ میمن کی علمی و تحقیقی خدمات پر خاطر خواہ توجہ نہ دی جا سکی اور یوں ان کی عبقری شخصیت نگاہوں سے اوجھل رہی جبکہ دوسری طرف صورت حال یہ رہی کہ تحقیق کے میدان میں نہ صرف عالم عرب کے علماء و فضلاء نے بلکہ یورپی مستشرقین تک نے ان کی فضیلت اور برتری کا بارہا اعتراف کیا۔ علامہ میمن کی شہرت و ناموری نہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ان کا تمام عمر شہرت و ناموری سے دور رہ کر صرف اور صرف علم و تحقیق ہی سے تعلق رہا۔ وہ جن جن اداروں سے وابستہ رہے وہاں سیاست بازی اور جوڑ توڑ سے دور رہ کر صرف اور صرف علم و تحقیق سے تعلق رکھا۔ علمی گہرائی، علمی تحقیق، تصنیف و تالیف کا ذوق صرف اور صرف خواص کا حصہ ہے اور ہمارے عام لوگوں کے لیے یہ تمام مشاغل بے کار ہیں۔ علامہ میمن تمام عمر ستائش کی تمنا اور صلے کی پروا کیے بغیر عربی زبان و ادب کی خدمت میں مشغول رہے اور شاگردوں کی ایک ایسی جماعت تیار کر گئے جنھوں نے علم و تحقیق کے میدان میں کارہائے نمایاں انجام دیے۔

یہ آج سے تقریباً سترہ برس قبل کا واقعہ ہے کہ راقم نے کراچی کی ایک علمی مجلس میں علامہ میمن کا نام سنا۔ راقم الحروف علامہ میمن کا نام سنتے ہی شدید حیرت سے دوچار ہوا اس لیے کہ اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک جن جن میمن حضرات سے تعارف ہوا یا سابقہ پڑا، ان میں بڑے بڑے تاجر، صنعتکار، سیٹھ اور کاروباری حضرات تھے لیکن اب تک کوئی میمن ایسا نہ دیکھا نہ سنا اور نہ اس کے بارے میں پڑھا جس کا علم سے اس حد تک تعلق ہو کہ وہ ''علامہ'' کے درجے تک پہنچا ہو۔ اگلے ہی روز راقم جامعہ کراچی شعبۂ عربی پہنچا۔ یہاں ایک محترم استاد نے مطلع فرمایا کہ علامہ میمن عربی زبان وادب کے بین الاقوامی شہرت یافتہ عالم تھے اور اس شعبے (شعبۂ عربی جامعہ کراچی) کے بھی وہی بانی تھے نیز ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کے بھی وہی بانی تھے۔ یہ بھی فرمایا کہ ان کے شاگرد ڈاکٹر مختارالدین آرزو صاحب نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ عربی سے ان پر دو ضخیم مجلّے شائع کیے ہیں جو وہ یہاں (شعبۂ عربی) کے کتب خانے کو ہدیہ کر گئے تھے لیکن کوئی صاحب لے گئے اور واپس لائبریری میں جمع کرانے کی زحمت برداشت نہیں کی۔ اس کے بعد راقم جامعہ کراچی کی مرکزی لائبریری پہنچا لیکن وہاں بھی یہ مجلّے موجود نہیں تھے۔ ناچار راقم نے ڈاکٹر مختارالدین صاحب کو خط لکھا کہ مجلة المجمع العلمی الهندی کے ضخیم میمن نمبر کے دونوں حصے کس طرح حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ خوش قسمتی سے کچھ ہی عرصے بعد ۱۹۹۲ء میں ڈاکٹر صاحب علی گڑھ سے کراچی تشریف لائے اور راقم کی ان سے مفصل ملاقاتیں ہوئیں۔ ان ملاقاتوں میں دیگر موضوعات کے علاوہ علامہ میمن کے حالات، خدمات اور ان پر اردو میں مطبوعہ مواد کا بھی ذکر ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے حسب وعدہ علی گڑھ واپس پہنچ کر دونوں مجلّے روانہ فرمائے جن کے مطالعہ کے بعد راقم نے فیصلہ کیا کہ علامہ میمن کے حالات اور علمی خدمات پر ایک کتاب تحریر کرے گا چنانچہ پیش نظر کتاب کا آغاز کیا گیا۔ اس دوران جیسے جیسے تحقیق وتلاش کا سلسلہ آگے بڑھتا رہا ویسے ویسے علامہ کی عبقری شخصیت کے نئے نئے گوشے سامنے آتے گئے۔ اس دوران راقم نے ہر اس شخص سے رابطے کی کوشش کی جس کا کبھی علامہ سے تعلق رہا ہو، ہر ایسی کتاب ورسالے کو حاصل کیا جس میں کسی حوالے سے علامہ کا ذکر آیا ہو، علامہ کے بڑے صاحب زادے پروفیسر محمد محمود میمن مرحوم اور ان کے پوتے جاوید سعید میمن اور بھانجے عبدالرزاق معرفانی مرحوم سے ملاقاتیں ہوئیں۔ محمد محمود میمن صاحب سے ملاقات سے قبل ایک سوال اکثر ذہن میں آتا تھا کہ انھوں نے علامہ میمن کے انتقال کے بعد جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلومات افزا مضامین لکھے اور جن میں علامہ کی زندگی کے اہم واقعات بیان کیے، کیا وہ محض یادداشت کی بنا پر لکھے گئے یا ان کا کوئی اور بھی مآخذ ہے۔ دوران ملاقات یہ خوشگوار انکشاف ہوا کہ علامہ میمن اپنی زندگی ہی میں اپنی یادداشتیں تین کیسٹوں کی شکل میں ریکارڈ کرا گئے تھے جن کی مدد سے یہ مضامین لکھے گئے۔ جب راقم نے محمود صاحب سے ان کیسٹوں کی نقل کی گزارش کی تو انھوں نے یہ کہہ کر معذرت کر دی کہ ان میں کچھ خانگی باتیں ہیں جن کی وجہ سے وہ کیسٹوں کی نقل فراہم نہیں کر سکتے۔ البتہ انھوں نے علامہ میمن کے انتقال کے بعد پاکستان ٹیلی وژن کراچی مرکز سے نشر کردہ علامہ میمن کی یاد میں پروگرام کی آڈیو کیسٹ عنایت کی۔ اس کے بعد تلاش وجستجو کا یہ سفر جاری رہا اور الحمد للہ علامہ کے بھانجے عبدالرزاق معرفانی مرحوم سے ان تین میں سے ایک کیسٹ کی نقل مل گئی اور اس وجہ کا بھی علم ہوا جس کے سبب محمود صاحب نے کیسٹوں کی نقل دینے سے معذوری ظاہر کی تھی۔ مذکورہ بالا کیسٹ سننے کے بعد ایک اور انکشاف ہوا کہ علامہ میمن کے مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں تقرر کی خاطر علامہ اقبال نے بھی ایک خط رجسٹرار یونیورسٹی کو لکھا تھا جس میں علامہ کی عربی زبان میں مہارت کا بلند الفاظ میں ذکر کیا تھا۔ راقم نے اس خط کی نقل کی خاطر علامہ کے نامور شاگرد ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب سے گزارش کی۔ ڈاکٹر صاحب نے تحریر فرمایا کہ ایسا کوئی خط یونیورسٹی میں محفوظ نہیں۔ راقم کے اصرار پر ڈاکٹر صاحب نے یونیورسٹی ریکارڈ سے علامہ میمن کی ذاتی فائل نکلوائی اور اس کے مطالعے سے یہ انکشاف ہوا کہ علامہ اقبال کا مذکورہ بالا خط آج تک علامہ میمن کی فائل میں محفوظ ہے۔ اس خط پر ۱۹ر ستمبر ۱۹۲۴ء کی تاریخ درج ہے اور یہ تاریخی خط سب سے پہلے پیش نظر کتاب ہی میں شایع ہوا۔

اس دوران راقم الحروف نے نہ صرف علامہ میمن کے تلامذہ سے برابر رابطہ رکھا بلکہ ان کے اہل خانہ اور اہل تعلق سے بھی۔ بعض ایسے اہل علم سے رابطہ بھی ہوا جنھوں نے علامہ کی شخصیت کے محض ایک پہلو یعنی اخراجات میں احتیاط کا ذکر کیا جبکہ ان کی علمی خدمات خصوصاً ان کی کتابوں کے ناموں سے بھی یہ حضرات ناواقف پائے گئے۔ یہ بات کسی حد تک درست ہے کہ علامہ میمن کفایت شعار تھے لیکن پیش نظر کتاب کے مطالعے کے بعد قارئین کو اندازہ ہوگا کہ ان کی کفایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعاری اپنی ذات تک محدود تھی، وہ ملک اور قوم اور خصوصاً مسلمانوں کے معاملات میں فراخ دل ہی نہیں فراخ دست بھی تھے۔ اس کے علاوہ ملک اور قوم کی رقوم خرچ کرنے میں جس احتیاط اور امانت داری کا مظاہرہ علامہ میمن نے متعدد موقع پر کیا، آج کے ماحول میں یہ باتیں خواب و خیال ہی محسوس ہوتی ہیں۔

علامہ میمن کی علمی اور تحقیقی خدمات اتنی زیادہ ہیں کہ اگر صحیح طریقے سے ان پر تحقیق کی جائے تو ایک نہیں کئی مجلدات تیار ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا علامہ میمن نے تمام عمر اعلیٰ معیار کا تحقیقی کام کیا اور ہمارے ہاں عربی تعلیم و تحقیق کا جو معیار ہے، اس کی بنا پر یہ ناممکن ہے کہ ان کی مکمل خدمات کا جائزہ لیا جا سکے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی زندگی میں بھی اور وفات کے بعد بھی اپنوں میں اجنبی رہے جبکہ عالم عرب میں انھیں امام اللغة العربية کا درجہ دیا گیا بلکہ اب بھی وہاں کے علمی حلقوں میں علامہ کا نام سند کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ایک غلط فہمی کی تصحیح بھی کر دی جائے۔ علامہ میمن کو عموماً استاذ میمنی، علامہ میمنی اور استاذ المیمنی بھی لکھا جاتا ہے بلکہ عالم عرب میں تو وہ استاذ المیمنی کے نام ہی سے معروف ہیں۔ دراصل میمنی یا المیمنی کوئی علیحدہ نام یا لقب نہیں بلکہ لفظ 'میمن' کی تعریب ہے۔ علامہ میمن خود اپنے اردو خطوط میں اور دیگر تحریروں میں بھی لفظ 'میمن' اپنے نام کے ساتھ لکھتے تھے جیسا کہ قارئین پیش نظر کتاب میں بھی مطالعہ فرمائیں گے۔

علامہ میمن کے انتقال کی خبر پڑھنے کے بعد اپنے مضمون میں مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی نے بالکل درست لکھا تھا کہ ہزاروں پڑھنے والوں میں سے چند ہی کو اس کا اندازہ ہوا ہوگا کہ یہ برصغیر ہی نہیں، یہ عہد اور عالمِ عرب کیسے عظیم المرتبت ادیب اور عربی زبان کے مصدر محقق سے محروم ہو گیا۔ زمانہ کے حالات، تعلیمی نظام اور قدیم و جدید مدارس کی جو کیفیت اس وقت دیکھنے میں آ رہی ہے، اس سے کیا امید کی جا سکتی ہے کہ ان جیسا متبحر، مستند اور صاحبِ نظر عربی زبان و ادب کا عالم پیدا ہوگا۔

پیش نظر کتاب کا اولین ایڈیشن ادارۂ احیائے علم و دعوت لکھنؤ کے ناظم جناب فیصل احمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ندوی صاحب کی عنایت سے مئی ۲۰۰۹ء میں شایع ہوا تھا۔ اس کے بعد کوشش کی گئی کہ جلد از جلد اس کا نظر ثانی و اضافہ شدہ ایڈیشن پاکستان سے بھی شایع ہو مگر تاخیر پہ تاخیر ہوتی گئی لیکن

ہوئی تاخیر تو کچھ باعثِ تاخیر بھی تھا

اور تاخیر کا اصل باعث جس سے اہل علم و تحقیق بخوبی واقف ہیں، ہمارے ہاں علمی و تحقیقی کتب کی اشاعت کی راہ میں رکاوٹیں بلکہ بڑے بڑے پہاڑ ہیں۔ بہر حال راقم نے اپنا کام جاری رکھا اور نہ صرف کتاب پر مکمل نظر ثانی کی ،مفید اضافات کیے بلکہ اس کی اشاعت کے لیے بھی کوشاں رہا۔ چنانچہ پیش نظر ایڈیشن میں ڈاکٹر مختار الدین احمد، ڈاکٹر احمد خان اور ڈاکٹر خورشید رضوی صاحب و دیگر بزرگوں اور اہل علم کے مشوروں سے فائدہ اٹھایا گیا ہے۔

آج مجھے بے اختیار ہمارے ملک کے بین الاقوامی شہرت یافتہ دانشور، محقق، عالم ہفت زبان اور علامہ میمن کے نامور شاگرد ڈاکٹر نبی بخش بلوچ مرحوم کی یاد آرہی ہے جو مورخہ ۶؍اپریل ۲۰۱۱ کو وفات پا گئے۔ جب اس کتاب کا آغاز کیا گیا تو ڈاکٹر صاحب مرحوم نے اپنے عظیم استاد کی اس سوانح کی اشاعت کے لیے ہر ہر مرحلے پر راقم کی حوصلہ افزائی کی۔ انھوں نے نہ صرف اس کی اشاعت میں مفید مشورے دیے بلکہ ضروری مواد بھی فراہم کیا۔ ساتھ ہی کام کی رفتار بھی معلوم کرتے اور اس راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کی خاطر رہنمائی فرماتے۔ ڈاکٹر صاحب سے مشورہ کر کے ہی راقم نے اس کتاب کی اشاعت کی اجازت ادارۂ علم و دعوت لکھنو کو دی تھی۔ جب اس کے پہلے ایڈیشن کا چند نسخے پہنچے تو راقم نے اولین نسخہ ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں روانہ کیا جسے وصول کر کے انھوں نے بے حد خوشی کا اظہار فرمایا اور خط کے ذریعے بھی حوصلہ افزائی فرمائی تھی ۔مقدر کی بات ہے کہ اس پاکستانی ایڈیشن کی اشاعت کے وقت ڈاکٹر صاحب ہمارے درمیان موجود نہیں لیکن ان کی یاد اور ان کی شفیقانہ رہنمائی ہمارے لیے ہمیشہ مشعل راہ کا کام دیتی رہے گی۔

www.KitaboSunnat.com

پیش نظر کتاب علامہ میمن کے حالات اور علمی خدمات پر اردو زبان میں اولین کتاب ہے۔ یہ کتاب کسی یونیورسٹی سے ڈگری کے حصول کی خاطر نہیں لکھی گئی بلکہ اس کا مقصد عربی زبان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے محبت اور عربی زبان وادب کی ایک عبقری شخصیت سے اردو داں قارئین کو آگاہ کرنا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے قرآن کی زبان کی اس عاجزانہ خدمت کو قبول فرمائے اور عربی زبان سے بحیثیت ایک زندہ زبان ہمارا رشتہ مضبوط سے مضبوط تر ہو۔

آخر میں راقم الحروف ان تمام بزرگوں اور احباب کا بہ صمیم قلب شکریہ ادا کرتا ہے جنھوں نے اس کتاب کے لیے ضروری معلومات فراہم کیں خصوصاً محمد عالم مختار حق صاحب، محمد یسین شاد صاحب، حافظ محمد سجاد صاحب، فیصل احمد بھٹکلی ندوی صاحب، عقیل عباس جعفری صاحب و دیگر حضرات۔ اس کے ساتھ ہی راقم ادارۂ قرطاس کے منتظمین کا بھی دلی شکریہ ادا کرتا ہے جنھوں نے مناسب شرائط پر اس کتاب کی اشاعت پر آمادگی ظاہر فرمائی۔

اگر حالات سازگار رہے تو ان شاء اللہ پیش اس کتاب کے بعد علامہ میمن کے اردو مقالات کا مجموعہ مناسب تدوین و تحشیہ کے بعد شائع کیا جائے گا۔

وما توفيقي الّا باللّه العلي العظيم

محمد راشد شیخ

الفلاح، ملیر ہالٹ کراچی

مورخہ: ۱۳؍ رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ مطابق: ۱۴؍ اگست ۲۰۱۱ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ میمن زندگی کے مختلف ادوار میں

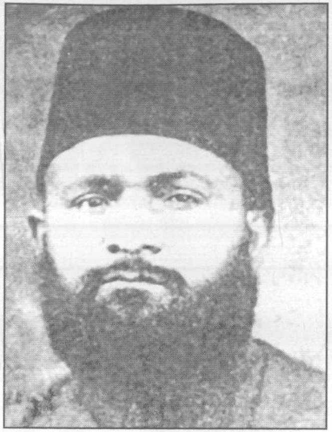

۱۹۲۸ء کی تاریخی تصویر جب علامہ میمن کو شام کی مشہور علمی اکیڈمی المجمع العلمی العربی دمشق کی رکنیت کا اعزاز عطا کیا گیا

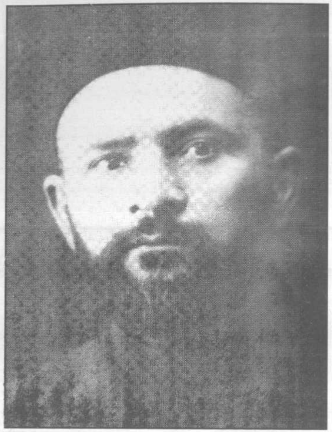

۱۹۳۶ء میں قیامِ قاہرہ کے دوران علامہ میمن کی ایک یادگار تصویر

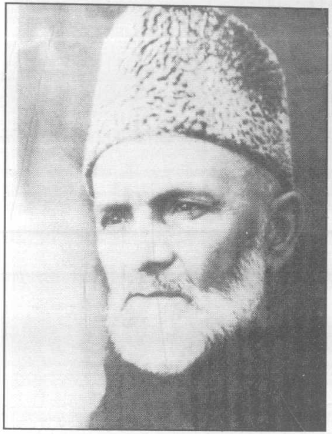

۱۹۶۵ء کی علامہ میمن کی ایک یادگار تصویر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۳۶ء میں قیام قاہرہ کی یادگار تصویر: نامعلوم، علامہ میمن اور بدرالدین چینی مولف ''چین وعرب کے تعلقات''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

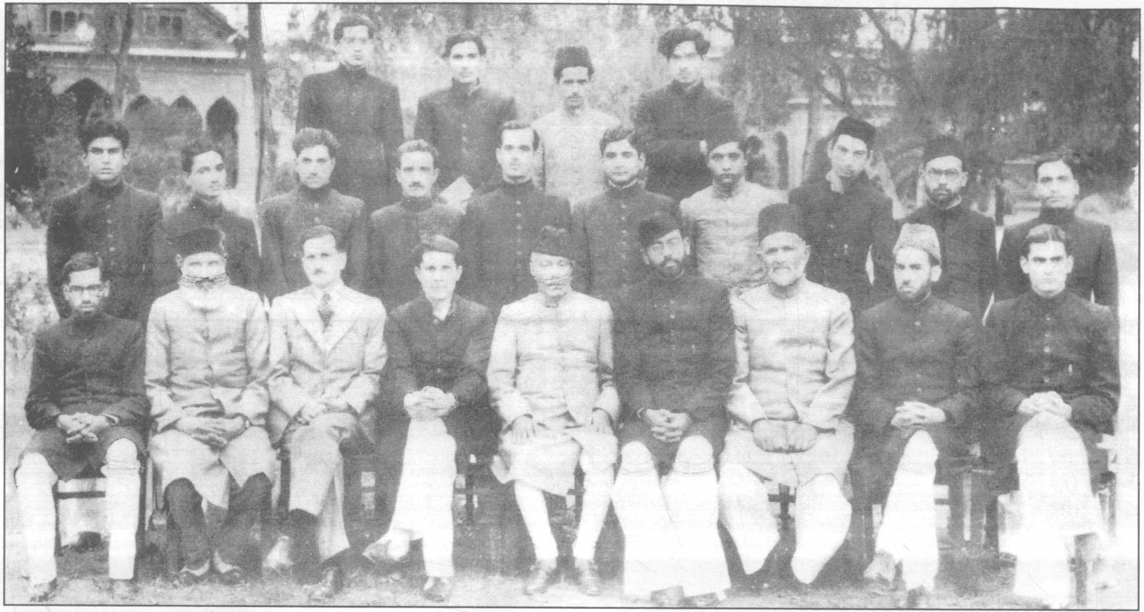

شعبۂ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی عربی سوسائٹی کے اراکین: دائیں سے مجتبیٰ حسن، ڈاکٹر خورشید احمد فارق، علامہ میمن، ڈاکٹر مختار الدین احمد، نواب محمد اسماعیل خان (چانسلر) محمد مسعود صدیقی، ڈاکٹر عابد احمد علی
بدرالدین علوی، خورشید حسن۔ ایستادہ، شعبۂ عربی کے طلباء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

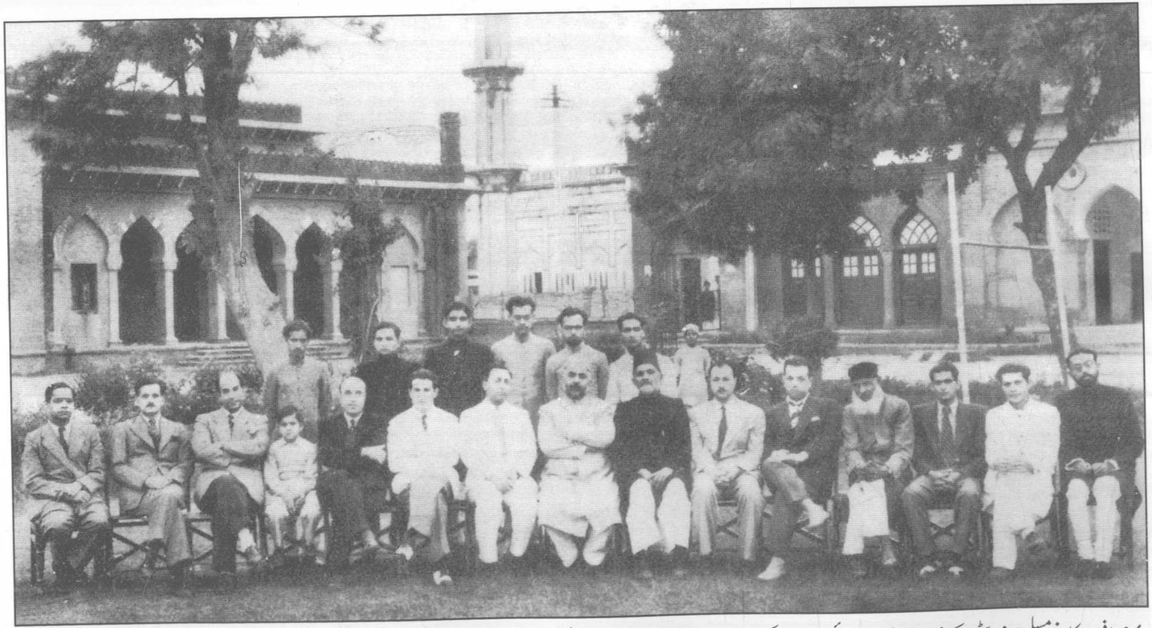

مصری صحافیوں کا وفد مسلم یونیورسٹی کے شعبہء عربی میں: دائیں سے ڈاکٹر مختار الدین احمد، محمد مسعود صدیقی، مجتبیٰ حسن، بدر الدین علوی، صلاح عبد المجید، ابو الفتح، علامہ میمن، ڈاکٹر ذاکر حسین خان (وائس چانسلر)
احمد قاسم جودہ، احسان عبد القدوس، زکریا شربینی، طارق عابد احمد علی، عبد الحمید الحریری، ڈاکٹر عابد احمد علی، سی ایل بھردواج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

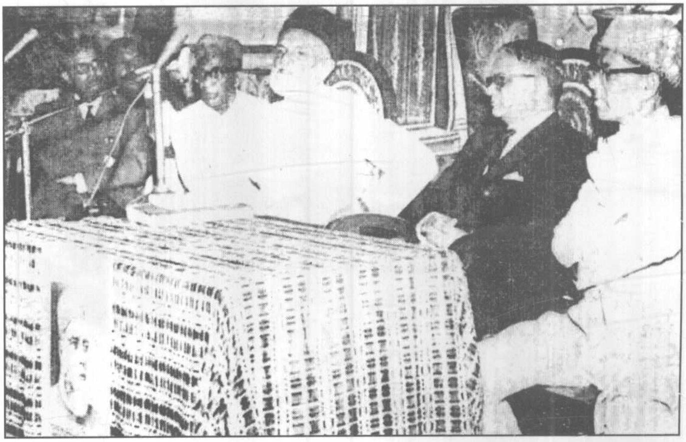

۱۹۶۳ء میں کراچی میں منعقدہ یوم نذیر احمد کے موقع پر علامہ میمن کا صدارتی خطاب۔
ان کے دائیں طرف حفیظ جالندھری جبکہ بائیں طرف ممتاز حسن اور شاہد احمد دہلوی تشریف فرما ہیں

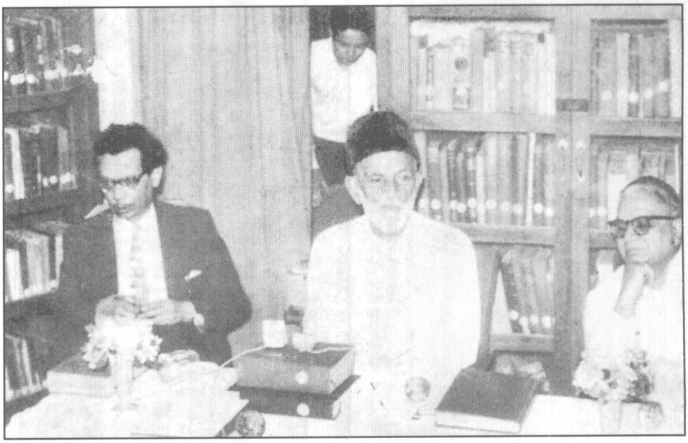

علامہ میمن ۱۹۶۸ء میں عربی لغت نگاری کے موضوع پر خطاب فرما رہے ہیں۔
انکے دائیں جانب شان الحق حقی اور بائیں جانب ممتاز حسن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

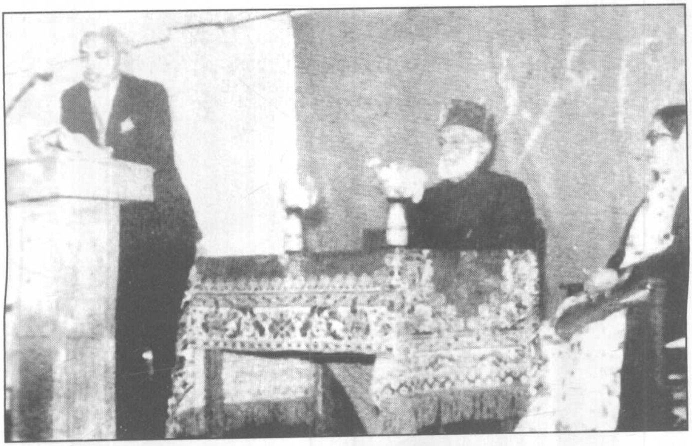

علامہ میمن بزمِ عربی سرسید کالج کراچی کے اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔
ڈاکٹر سید محمد یوسف سامعین سے مخاطب ہیں، علامہ کے ساتھ کالج کی پرنسپل محترمہ آمنہ کمال تشریف فرما ہیں۔

کراچی کی ایک تقریب میں علامہ میمن، ایڈیٹر رسالہ ''میمن عالم''، عمر عبدالرحمٰن سے مخاطب ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

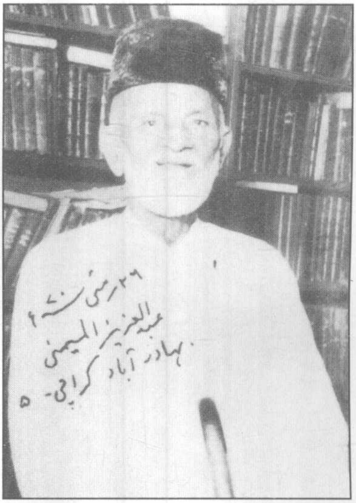

علامہ میمن ۱۹۷۰ء میں ۔ تصویر پر تحریر انھی کے قلم سے ہے

کراچی یونیورسٹی کے شعبۂ عربی میں علامہ میمن خطاب فرما رہے ہیں ۔
دائیں جانب علامہ کے شاگرد ڈاکٹر سیّد محمد یوسف اور درمیان میں ڈاکٹر یوسف کے شاگرد محمد بن خلیل عرب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹٦٦ء کی یادگار تصویر: علامہ میمن اورینٹل کالج لاہور کے اساتذہ وطلبہ کے ساتھ۔ دائیں سے چوتھے ڈاکٹر ظہور احمد اظہر اور علامہ کے دائیں جانب ڈاکٹر محمد باقر پرنسپل اورینٹل کالج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورینٹل کالج لاہور کے اساتذہ اور طلبہ کے ساتھ علامہ میمن کی ایک اور تصویر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

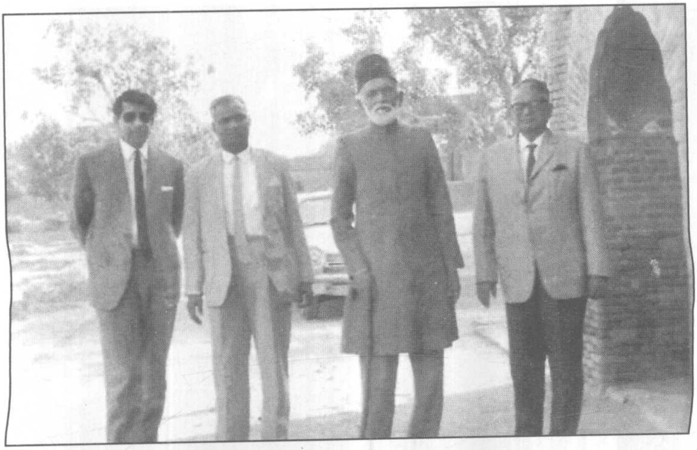

۱۹۶۶ء میں لاہور میں قیام کے دوران دائیں طرف سے ممتاز حسن، علامہ میمن، خلیل الرحمٰن داؤدی اور نامعلوم

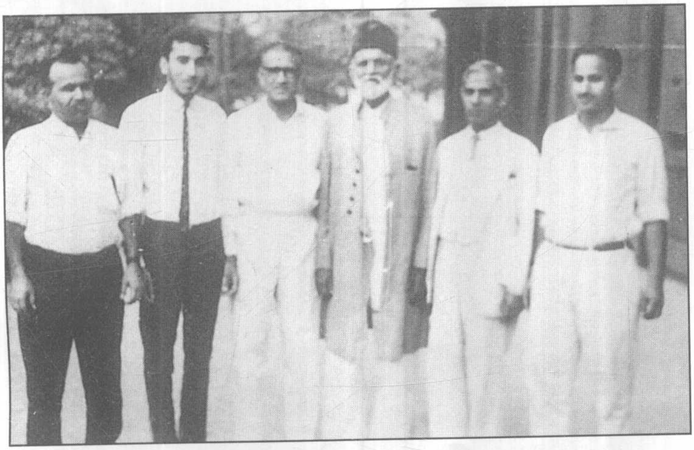

علامہ میمن اورینٹل کالج لاہور کے اساتذہ کے ہمراہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۶۸ء میں عربی لغت نگاری کے موضوع پر علامہ میمن کے خطبے کے موقع کی یادگار تصویر: دائیں سے نسیم امروہوی، ممتاز حسن، علامہ میمن، مولانا منتخب الحق قادری، ڈاکٹر شوکت سبزواری، بشیر احمد ڈار۔
ایستادہ: شان الحق حقی، جمیل الدین عالی، اعجاز الحق قدوسی و دیگر حضرات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

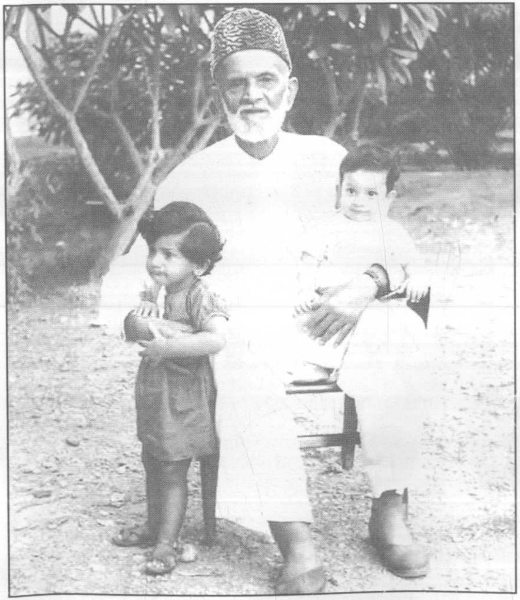

علامہ میمن کی گود میں ان کے نواسے احمد فراز اور ساتھ ان کی نواسی

علامہ میمن اور ڈاکٹر وقار احمد رضوی (کراچی ۱۹۷۴ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامعہ کراچی میں علامہ میمن، ڈاکٹر سیّد محمد یوسف، ایک سعودی مہمان بمع اساتذہ وطلبہ شعبہ عربی

جامعہ کراچی میں علامہ میمن، ڈاکٹر سیّد محمد یوسف، اساتذہ وطلبہ شعبہ عربی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ میمن کو تمام عمر عربی زبان وادب کی خدمت کے صلے میں سابق صدر ایوب خان
پرئڈ آف پرفارمینس (تمغہ حسن کارکردگی) عطا کر رہے ہیں

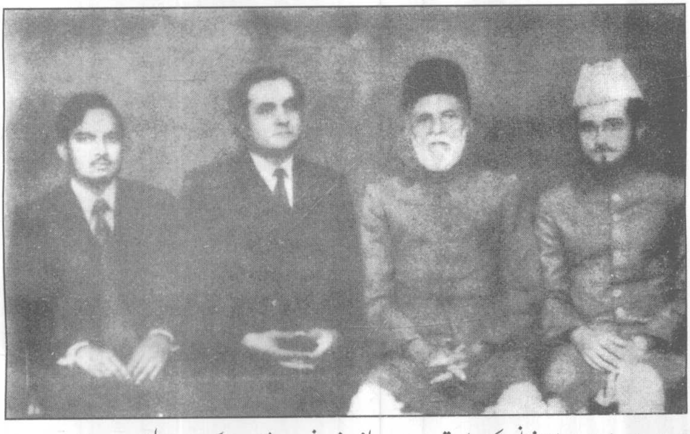

۱۹۷۵ء میں منعقدہ عربی کانفرنس کی یادگار تصویر: محمد عبدالشہید نعمانی، علامہ میمن، ڈاکٹر حبیب الحق ندوی اور محمد پاشا ندوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ میمن کے چند نامور تلامذہ

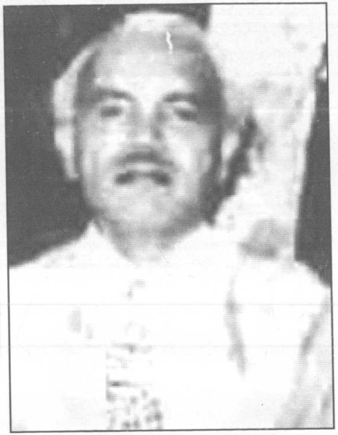

ڈاکٹر سیّد محمد یوسف سابق صدر شعبہ عربی کراچی یونیورسٹی

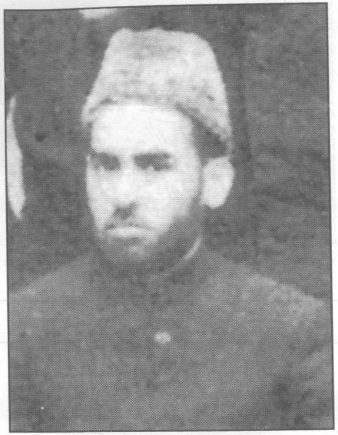

ڈاکٹر خورشید احمد فارق، سابق صدر شعبہ عربی دہلی یونیورسٹی

ڈاکٹر مختار الدین احمد، سابق صدر شعبہ عربی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ میمن کے چند نامور تلامذہ

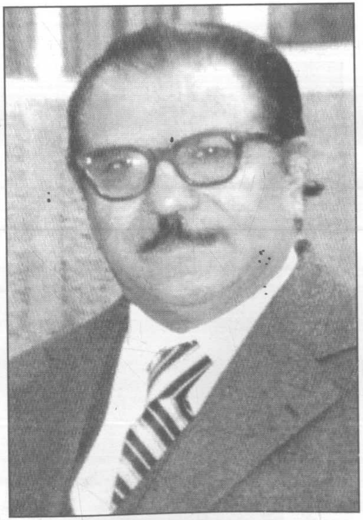

ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ سابق وائس چانسلر
سندھ یونیورسٹی وبین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

ڈاکٹر سید عبداللہ سابق پرنسپل یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور
ومدیر اردو دائرۂ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور

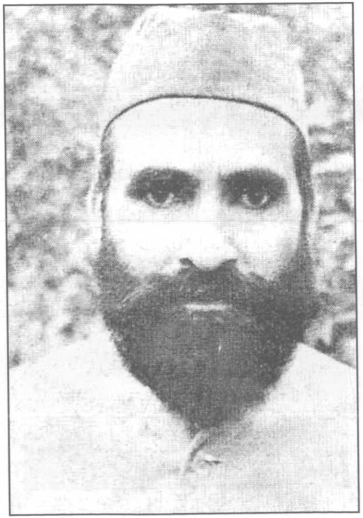

مولانا امتیاز علی خان عرشی، سابق ناظم رامپور رضا لائبریری رامپور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نمبرا

خاندان، ولادت، ابتدائی حالات

میمن قوم

میمن قوم کے بارے میں علامہ عبدالعزیز میمن اپنے سوانحی مضمون العاجز عبدالعزیز المیمنی میں تحریر فرماتے ہیں:

"میمن قوم کا تعلق سندھ سے بتایا جاتا ہے۔ اس قوم نے دین اسلام جیلانی (قادری) طریقت کے کسی بزرگ کے ہاتھوں قبول کیا۔ یہ واقعہ نویں صدی ہجری کا ہے۔ مغل شہنشاہ اکبر (جس نے گجرات فتح کیا) سے قبل احمد آباد کے مظفر شاہی دور میں[1] میمن، سندھ سے کاٹھیاواڑ منتقل ہوئے[2]۔"

میمنوں کا قبولِ اسلام

میمنوں کے قبولِ اسلام سے متعلق مختلف واقعات بیان کیے جاتے ہیں لیکن سب سے زیادہ مستند واقعہ یہی ہے جس کا اشارہ علامہ میمن نے اپنے مضمون میں کیا ہے۔ جن بزرگ کے ہاتھوں میمن قوم مشرف بہ اسلام ہوئی ان کا نام سیّد یوسف الدین تھا۔ ان کے بارے میں ٹی ڈبلیو آرنلڈ اپنی مشہور کتاب The Preaching of Islam میں لکھا:

"اس عہد کے مبلغین میں سب سے زیادہ مشہور سیّد یوسف الدین تھے جو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی اولاد سے تھے۔ ان کو خواب میں حکم ہوا کہ بغداد چھوڑ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان جائیں اور وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں۔ چنانچہ وہ ۱۴۲۲ء میں سندھ آئے اور دس برس تک تبلیغ کرتے رہے حتیٰ کہ لوہانہ قوم کے سات سو خاندانوں کو مسلمان کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اول اس قوم کے دو آدمی سندر جی اور ہنسراج سید صاحب کی کرامات دیکھ کر مسلمان ہوئے تھے۔ قبول اسلام کے بعد ان کا نام آدم جی اور تاج محمد رکھا گیا۔ آدم جی کا پوتا قوم لوہانہ کا سردار تھا۔ اس کی سرکردگی میں یہ لوگ سندھ سے اٹھ کر کچھ میں آباد ہو گئے اور کچھ کے لوہانوں کے اسلام لانے سے بھی ان کی تعداد میں اضافہ ہوا۔"[1]

درج بالا بیان سے پتا چلتا ہے کہ لوہانہ میمن ایک ہندو قوم تھی۔ اس کی مزید تصدیق ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کے [illegible] بیان سے ہوتی ہے:

"سید یوسف الدین نے سندھ میں [illegible] لوہانہ [illegible] اسلام کیا تھا [illegible] میں۔ [illegible] وہ ہجرت کر کے کچھ چلا گیا تھا جہاں اس نے اپنے دوسرے لوہانہ بھائیوں کو حلقہ بگوش اسلام بنایا تھا۔ یہی وہ مرکز تھا جس کے پھیلنے اور بڑھنے سے مسلمانوں [illegible] کی [illegible] برادری پیدا ہوئی جسے میمن کہا جاتا ہے۔"[2]

آباواجداد

علامہ میمن کے آباؤ اجداد کا [illegible] (کاٹھیاواڑ) سے تھا۔ وہ یہاں سے پہلے باردولی ضلع گجرات میں رہائش پذیر تھے۔ [illegible] راجکوٹ سے بذریعہ ریل جام نگر جاتے ہوئے دوسرا اسٹیشن ہے۔ علامہ میمن کے پردادا کا نام شیخ عبداللہ باردولی تھا جو ۱۷۶۵ء میں پیدا ہوئے اور ۱۸۳۵ء میں وفات پائی۔ شیخ عبداللہ کے بیٹے یعقوب (ولادت ۱۸۱۵ء۔ وفات ۱۹۰۰ء) جوانی میں جام نگر سے منتقل ہو کر راجکوٹ آ بسے تھے۔ اس انتقال مکانی کی وجہ علامہ میمن کے صاحبزادے پروفیسر محمود میمن یہ بیان کرتے ہیں:

"جب یہ علاقہ (راجکوٹ) انگریزوں کے قبضے میں [illegible] تو اپنا قصد ارقام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھنے کے لیے راجکوٹ (جو ایک مرکزی مقام ہے) میں اپنی چھاؤنی قائم کی۔ اس زمانے میں میرے پردادا حضور (شیخ یعقوب ابانی) پڑدھری چھوڑ کر راجکوٹ، صدر بازار میں آ بسے۔ حکومت وقت نے انھیں رہائش کے لیے زمین فراہم کی جہاں انھوں نے اپنے اور اپنی اولاد کے لیے چھوٹے موٹے مکانات تعمیر کرائے۔ میرے پردادا حضور فوج اور شہریوں کو غلہ فراہم کرتے تھے''۔[۵]

علامہ میمن کے والدِ محترم

یعقوب ابانی کے بیٹے عبدالکریم ابانی تھے جو ۱۸۶۵ء میں راجکوٹ میں پیدا ہوئے اور وہیں ۱۹۵۹ء میں وفات پائی۔ عبدالکریم ابانی علامہ عبدالعزیز میمن کے والد محترم تھے۔ ایک موقع پر علامہ میمن نے ٹی وی انٹرویو میں اپنے خاندان اور والد مکرم کے بارے میں فرمایا:

''میرے خاندان میں اکثر آدمی اچھی خاصی صحت کے تھے خصوصاً میرے والد غیر معمولی صحت کے آدمی تھے۔ اگر ان کا ایک ایکسیڈنٹ نہ ہو گیا ہوتا جس کی وجہ سے ان کی جان پر بن گئی تو وہ بہت زیادہ دور چلے جاتے (لمبی عمر پاتے)۔ بہرحال ۹۳ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔ سب آدمیوں کا اس پر اتفاق تھا کہ (عمدہ صحت کی وجہ سے) وہ سوا سو برس تک چلے جائیں تو کوئی بڑی بات نہیں۔ آپ کو سن کر تعجب ہوگا کہ وہ ۹۰ برس کی عمر تک بائیکل چلاتے تھے''۔[۶]

شیخ عبدالکریم کے بارے میں کچھ معلومات ہمیں پروفیسر محمد محمود میمن کے مذکورہ بالا مضمون میں بھی ملتی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

''دادا حضور کا پیشہ چھوٹی موٹی زمینداری تھا۔ وہ بہت جفاکش، خدا پرست اور بااصول انسان تھے۔ بقول ابا حضور دینی تعلیم نے ان کے ساتھ اکسیر کا کام کیا تھا۔ وہ اپنی عمر سے کہیں زیادہ تندرست معلوم ہوتے تھے۔ نماز ہمیشہ باجماعت پڑھتے تھے اور تہجد گزار تھے۔ مرنے سے پچیس سال قبل کے عرصے میں کبھی بھی ان کی تہجد کی نماز قضا نہیں ہوئی۔ جون ۱۹۵۹ء میں ۹۳ سال کی عمر پا کر راجکوٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شجرہ علامہ عبدالعزیز میمن

عبداللہ ابانی
(۱۷۶۵ء—۱۸۴۵ء)

↓

یعقوب
(۱۸۱۵ء—۱۹۰۰ء)

- عیسیٰ
- سلیمان
- عمر
- ہاشم
- یوسف
- حاجی عبدالکریم ۱۸۶۵ء-۱۹۵۹ء
  - علامہ عبدالعزیز میمن
    - محمد محمود میمن
      - ڈاکٹر طارق میمن
    - محمد سعید میمن
      - سلمہ میمن
      - احمد سعید
        - کنول ناز
        - عائشہ احمد
        - ثاقب علی
      - ثریا
      - جاوید سعید
        - قرۃ العین
        - شاہ وزیر
    - محمد عمر میمن
      - محمد عاصم
      - انیس الرحمٰن
    - زبیدہ خاتون
      - ڈاکٹر نسرین
      - ڈاکٹر محمد عارف
    - سکینہ بانو
      - عبدالرشید
    - صفیہ میمن
      - احمد فراز
      - صائمہ
  - عبدالرحمٰن
  - احمد
  - عبداللہ
  - عبدالرحیم
  - زینب
- عثمان
- ابوبکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں انھوں نے وفات پائی''۔[7]

علامہ میمن نے اپنی ریکارڈ شدہ یادداشتوں میں اپنے والد شیخ عبدالکریم کی دینداری اور پابندیٔ نماز کے بارے میں فرمایا:

''میرے والد بے انتہا متدین، خدا پرست اور بااصول انسان تھے۔ جب ۱۹۳۵۔۳۶ء میں مَیں اسلامی ممالک کی سیاحت پر گیا تو کئی طویل العمر بزرگوں سے ملا لیکن ۸۶ سال کی عمر میں جتنی عمدہ صحت میرے والد کی تھی، میں نے کسی میں نہ دیکھی۔ مذہبی تعلیم نے ان کے ساتھ اکسیر کا کام کیا۔ میں نے انھیں کبھی نماز جماعت قضا کرتے ہوئے نہ دیکھا۔ نماز کی پابندی کا یہ عالم تھا کہ جب وہ اپنے کھیت پر جاتے تو وہاں بھی اذان دے کر کسی کو ساتھ کر لیتے اور باجماعت نماز پڑھتے۔ اگر کوئی آدمی نہ ملتا تو سائیکل پر ولی محمد سیٹھ کی مسجد تک آتے اور باجماعت نماز ادا کرتے۔ میں نے کبھی ان کی تہجد قضا ہوتے نہ دیکھی۔ روزانہ رات دو اڑھائی بجے اٹھ کر قرآن اور صحیح بخاری پڑھتے۔ وہ فجر کی اذان مسجد میں جا کر خود دیتے۔ ان کی آواز بہت خوبصورت تھی۔ جب میں علی گڑھ میں تھا اور وہاں میرے ہمسائے نابینا اسکول کے ہیڈ ماسٹر[8] نے میرے والد صاحب کی آواز سنی تو مجھ سے کہا کہ آپ سے زیادہ جاندار آواز آپ کے والد کی ہے۔ ۹۳ سال کی عمر میں ان کا انتقال راجکوٹ میں ہوا، ۱۹۵۹ء میں ہوا''۔[9]

اہلِ کاٹھیاواڑ کا دینی جذبہ

علامہ میمن کے بچپن میں اہلِ کاٹھیاواڑ میں دینی جذبہ اور مہمان نوازی بہت زیادہ تھی۔ اس بارے میں وہ بیان کرتے ہیں:

''میرے بچپن میں کاٹھیاواڑ میں ہندوستان کے مختلف علاقوں سے علماء، صوفی، غریب وغیرہ کثرت سے آتے رہتے تھے خصوصاً رمضان میں۔ ان کے لیے ہر مسجد کے ساتھ مسافر خانہ بنایا جاتا جہاں ان کے کھانے کا انتظام ہوتا تھا۔ ہر مسافر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کم از کم تین دن کے لیے جبراً کھانا حاصل کرتا تھا‘‘۔[10]

مولانا عبدالخالق اور ان کی صحبت کا اثر

۱۸۸۴ء میں جب الحاج عبدالکریم کی عمر تقریباً انیس برس تھی ایک کشمیری النسل عالم مولوی عبدالخالق سے ان کا تعلق قائم ہوا۔ مولوی عبدالخالق مولوی سلیمان جونا گڑھی (تلمیذ میاں نذیر حسین صاحب محدث دہلوی)[11] کے شاگرد تھے۔ مولوی عبدالخالق کے دروس میں عبدالکریم مسلسل بیٹھنے لگے۔ ان کی صحبت کا یہ نتیجہ نکلا کہ عبدالکریم جماعت اہل حدیث میں شامل ہو گئے اور مولوی عبدالخالق سے یہ عہد کیا کہ شادی کے بعد جو پہلی نرینہ اولاد ہو گی اسے وہ دینی تعلیم اور عربی زبان کے لیے وقف کر دیں گے۔ کسے خبر تھی کہ ایک چھوٹے سے شہر کی چھوٹی سی مسجد میں کیا گیا یہ عہد آگے جا کر کتنے اہم نتائج کا حامل ہو گا۔

مولانا عبدالخالق اصلاً کشمیری تھے لیکن لکھنؤ میں رہے اور مولانا عبدالحئی فرنگی محلی لکھنوی (وفات ۲۴ صفر ۱۲۸۷ھ) کا زمانہ انھوں نے دیکھا تھا۔ وہ ایام طالب علمی میں بڑودہ (گجرات) آئے جہاں ایک جلیل القدر محدث رہتے تھے۔ ان کے انتقال کے بعد میاں سید نذیر حسین صاحب کے شاگرد مولانا سلیمان جونا گڑھی کے پاس پہنچے اور ان سے تحصیل علم کیا۔ مولانا سلیمان جونا گڑھی کے انتقال کے بعد وہ جونا گڑھ سے راجکوٹ منتقل ہو گئے۔ یہاں انھوں نے ایک سادہ سا مکان بنا لیا تھا۔

علامہ میمن نے اپنی ریکارڈ شدہ یادداشتوں میں مولوی عبدالخالق کی اصول پرستی اور صحبت کے اثرات کے بارے میں بیان کیا:

> ’’مولوی عبدالخالق بڑے پکے موحد تھے۔ وہ کسی کا صدقہ خیرات یا کسی گھر کا کھانا کبھی نہیں لیتے تھے۔ وہ بڑے غیور اور خوددار آدمی تھے۔ ان میں بعض خوبیاں ایسی تھیں جن کی بنا پر لوگ ان کی مجلس میں بیٹھتے اور ان کے دلدادہ بن جاتے تھے۔ ان کی مجلس میں کئی معروف آدمی بیٹھنے لگے ان ہی لوگوں میں میرے والد بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے جو ۱۹ برس کی عمر میں ان کے ہاں پہنچے تھے میرے والد اور مولوی عبدالخالق کے درمیان گہرا اتفاق قائم ہو گیا۔ اس واقعے کے بمشکل تین سال بعد میرے والد کی شادی میری والدہ مریم بائی سے ہوگئی۔ میرے والد نے مولوی عبدالخالق کی مجلس میں دعا کی تھی کہ شادی کے بعد پہلی نرینہ اولاد کو میں دین کی تعلیم کے لیے وقف کروں گا۔ انھوں نے مولوی صاحب سے بھی کہا تھا کہ آپ بھی دعا کریں''۔

ولادت اور جائے ولادت

شیخ عبدالکریم کی شادی گونڈل کے ایک شریف خاندان میں ہوئی تھی۔ ان کی اہلیہ کا نام مریم بائی تھا جو بقول علامہ میمن نہایت مسکین طبیعت، نیک دل اور دین دار خاتون تھیں[12]۔ عموماً پہلی ولادت لڑکی کے والدین کے ہاں ہوتی ہے۔ مریم بائی کے والدین گونڈل میں مقیم تھے چنانچہ یہیں ۱۸۸۸ء کے اواخر میں علامہ عبدالعزیز میمن کی ولادت ہوئی[13]۔

ابتدائی تعلیم

علامہ میمن نے بھی اس دور کے عام مسلمان بچوں کی طرح ابتدائی تعلیم گھر ہی پر حاصل کی۔ ابتدا میں آپ نے قرآن کریم ناظرہ، انجمن حمایت اسلام لاہور کی اردو ریڈریں اور گجراتی زبان کی ابتدائی کتب پڑھیں۔ سات سال کی عمر میں آپ کے والد نے مزید تعلیم کے لیے مہابت مدرسہ[14] جونا گڑھ بھیج دیا۔ یہاں آپ نے تین سال تک دینی تعلیم حاصل کی۔ یہاں آپ نے دیگر مروجہ دینی کتب کے علاوہ ''آمد نامہ'' بھی پڑھی اور خط نستعلیق کی تعلیم بھی حاصل کی۔ اس دور میں جونا گڑھ میں آپ کے چچا محمد یوسف مقیم تھے چنانچہ یہ سہ سالہ قیام انھی کے گھر رہا۔

جب علامہ میمن کی عمر تقریباً دس برس ہوگئی تو آپ کے والد محترم نے جونا گڑھ سے راجکوٹ بلوا لیا جہاں آپ نے مزید تین برس تک اردو و فارسی کی مروجہ دینی کتب کی تعلیم بڑی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

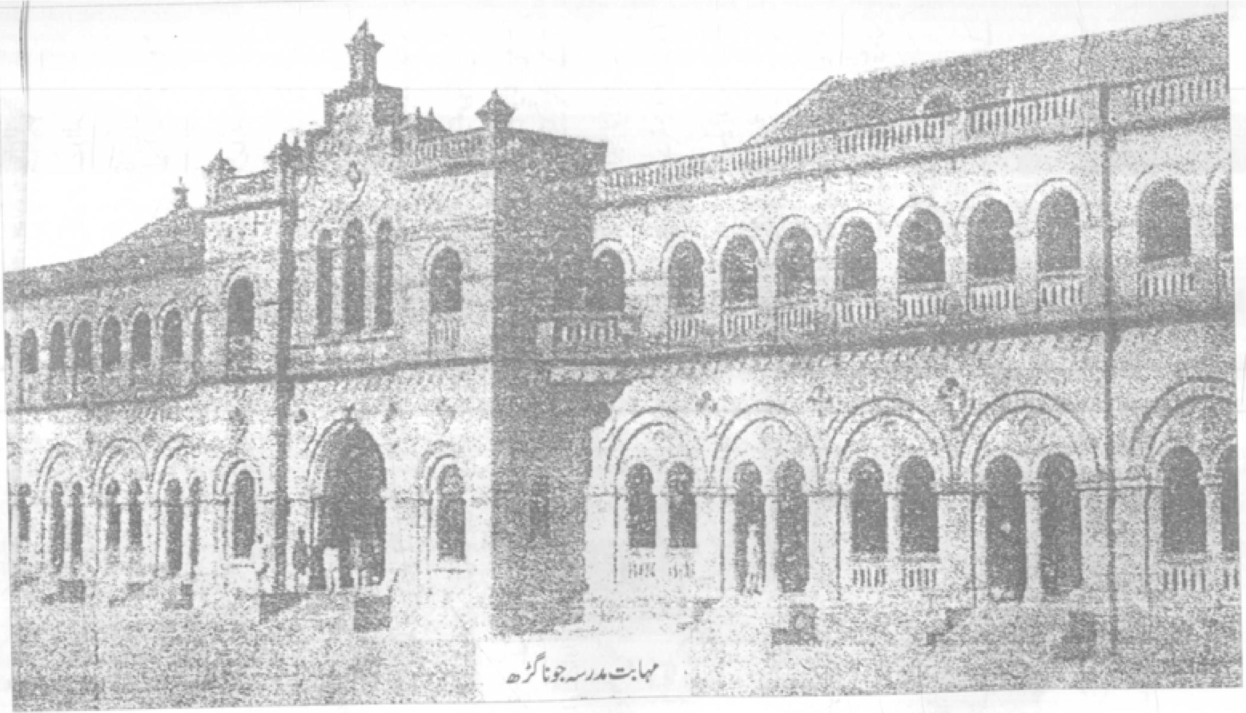

مہابت مدرسہ جوناگڑھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محنت سے حاصل کی۔

راجکوٹ اور جونا گڑھ کے دوست احباب

راجکوٹ اور جونا گڑھ میں علامہ میمن کا بچپن گزرا۔ یہاں کے دوست احباب کے حوالے سے پروفیسر محمد محمود میمن لکھتے ہیں:

''راجکوٹ میں ان کے بچپن کے ساتھی اور مخلص دوست عبدالرحیم معرفانی مرحوم تھے جو بقول والد صاحب بڑے اچھے مقرر تھے۔ برصغیر کی تقسیم کے وقت معرفانی صاحب راجکوٹ مسلم لیگ کے اہم کارکن تھے اور اگر مجھے غلط یاد نہیں تو وہ راجکوٹ مسلم لیگ کے پریذیڈنٹ بھی تھے۔ دوسرے عمر ولی سیٹھ جیوا بھائی مرحوم تھے۔ ان سے بھی والد صاحب (علامہ میمن) کو بہت لگاؤ تھا۔ دوسرے عزیز دوستوں میں جونا گڑھ کے قاضی احمد میاں اختر مرحوم[15] تھے۔ یہ وہاں کے جاگیرداروں میں شامل تھے اور بہت پڑھے لکھے آدمی تھے۔ شہر کے عمائدین میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ تقسیم ہند کے بعد کراچی میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ انجمن ترقی اردو سے بھی وابستہ رہے تھے اور وفات کے وقت سندھ یونیورسٹی حیدرآباد میں شعبۂ مسلم ہسٹری کے صدر تھے۔ وہ چند کتابوں کے مصنف بھی تھے۔ چھٹیوں میں جب کبھی والد صاحب جونا گڑھ جاتے تو قاضی احمد میاں اختر کے گھر پر ہی ان کا قیام ہوتا تھا۔ ان کی قیام گاہ پر اکثر پڑھے لکھے حضرات کی نشست ہوتی تھی جس میں مختلف موضوعات پر علمی گفتگو ہوتی تھی۔ جو لوگ وہاں جمع ہوتے تھے ان میں پرنسپل ظہور الدین، سیّد محمد علی ترمذی اور اسماعیل ابراہنی کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں''۔[16]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفرِ دہلی برائے حصول تعلیم

علامہ میمن کی عمر جب تیرہ برس کی تھی تو ان کے والد نے ایک نو مسلم طہٰ عبدالخالق کے ہمراہ انھیں دہلی بھیج دیا تاکہ دینی تعلیم حاصل کریں۔ یہ واقعہ دسمبر ۱۹۰۱ء کا ہے۔ طہٰ عبدالخالق کو علامہ میمن کے والد محترم نے یہ بھی ہدایت کی تھی کہ ان کے بیٹے کو سبزی منڈی دہلی میں مقیم حافظ عبدالرزاق کے سپرد کر دیں جو ان کی مزید تعلیم کا انتظام کریں گے۔ علامہ میمن نے اپنی ریکارڈ شدہ یادداشتوں میں بیان کیا کہ اس کم عمری میں ان کے والد نے بغیر کسی مناسب انتظام کے توکلاً علی اللہ انھیں دہلی بھیجا تھا۔ طہٰ عبدالخالق انھیں راجکوٹ سے براہ راست دہلی نہیں لے گئے بلکہ کئی شہروں سے گھومتے گھماتے دہلی پہنچے تھے چنانچہ اس سفر میں خاصا وقت صرف ہوا تھا[1]۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواشی

۱۔ عہد مغلیہ سے قبل گجرات میں مظفر شاہ نامی دو بادشاہ گزرے ہیں۔ مظفر شاہ اول نے ۱۴۰۷ء تا ۱۴۱۰ء حکمرانی کی جبکہ مظفر شاہ دوم نے ۱۵۱۱ء تا ۱۵۲۶ء۔ مظفر شاہ دوم مظفر حلیم کے لقب سے تاریخ میں زیادہ مشہور ہے۔ اس کا عہد گجرات کا عہد زریں تھا۔ گجرات میں سلطنت مغلیہ کی حکمرانی کا آغاز ۱۵۷۳ء سے ہوا (بحوالہ مرأت محمدی از شیخ غلام احمد)

۲۔ دیکھیے ''العاجز عبدالعزیز المیمنی'' در کتاب بحوث و تحقیقات، مرتبہ محمد عزیر شمس، ج ۱ص ۱۷۔

۳۔ دیکھیے The Preaching of Islam کا ترجمہ ''دعوت اسلام'' از ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ، محکمہ اوقاف حکومت پنجاب لاہور ۱۹۷۲ء، ص ۲۷۲

۴۔ دیکھیے ''برعظیم پاک و ہند کی ملت اسلامیہ'' از ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی، شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ کراچی یونیورسٹی، اشاعت چہارم ۱۹۹۹ء، ص ۷۵۔

۵۔ ''والد محترم علامہ پروفیسر عبدالعزیز میمن مرحوم و مغفور۔ ایک عالم اور ایک انسان'' از پروفیسر محمد محمود میمن، سہ ماہی فکر و نظر اسلام آباد، جون ۱۹۷۹ء، ص ۵۱۔

۶۔ علامہ میمن کے بارے میں یہ ٹی وی پروگرام مورخہ ۲۹/ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو پاکستان ٹیلی ویژن کراچی مرکز سے نشر کیا گیا۔ راقم الحروف کے پاس اس پروگرام کی آڈیو کیسٹ محفوظ ہے۔

۷۔ دیکھیے ''والد محترم علامہ پروفیسر عبدالعزیز میمن مرحوم و مغفور۔ ایک عالم اور ایک انسان'' از پروفیسر محمد محمود میمن، سہ ماہی فکر و نظر اسلام آباد، جون ۱۹۷۹ء، ص ۵۱۔

۸۔ نابینا اسکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کا نام محمد سعید تھا۔ علی گڑھ میں قیام کے دوران علامہ میمن تقریباً روزانہ شام ان کے ساتھ بیٹھتے اور گفتگو کا سلسلہ جاری رہتا۔ بقول ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب محمد سعید صاحب کا انتقال ۱۹۶۸ء کے کچھ ہی بعد ہوا۔

۹۔ یہ معلومات علامہ میمن کی ریکارڈ شدہ یادداشتوں سے ماخوذ ہیں۔ یہ یادداشتیں انھوں نے اندازاً ۱۹۷۰ء میں ریکارڈ کرائیں۔

۱۰۔ ایضاً

۱۱۔ مولانا میاں نذیر حسین محدث ۱۸۰۵ء میں سورج گڑھ (بہار) میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۲۱ء میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صادق پور پہنچے، ۱۸۲۸ء میں دہلی پہنچے اور حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی سے تلمذ اختیار کیا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے دوران ایک انگریز خاتون کی جان بچائی۔ انگریزوں کی طرف سے ۲۲ر جون ۱۸۹۷ء کو شمس العلماء کا خطاب ملا۔ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۰۲ء کو دہلی میں انتقال ہوا۔ آپ نے تقریباً ساٹھ برس تک دہلی میں درسِ حدیث دیا۔ (بحوالہ ''تذکرہ علمائے ہند از رحمان علی ترجمہ ڈاکٹر محمد ایوب قادری)

۱۲۔ علامہ میمن نے اپنی یادداشتوں میں یہ بھی بیان کیا کہ ان کے والد عبدالکریم ابانی خاصے سخت مزاج (اکھڑ مزاج) انسان تھے جبکہ ان کی والدہ بہت حلیم اور مسکین طبیعت خاتون تھیں۔

۱۳۔ علامہ میمن کی درست تاریخ پیدائش کا کسی مستند ذریعے سے علم نہ ہو سکا۔ انھوں نے اپنے مختصر سوانحی مضمون میں ذکر کیا ہے کہ وہ اواخر ۱۸۸۸ء میں پیدا ہوئے۔ علامہ میمن کی لوح مزار پر ان کی تاریخ پیدائش ۲۳ر اکتوبر ۱۸۸۸ء کندہ ہے (بحوالہ ''خفتگانِ کراچی'' از پروفیسر محمد اسلم)

۱۴۔ جوناگڑھ کے مسلمانوں کی علمی پستی دور کرنے کی غرض سے نواب سر مہابت خان کے نام پر ''مہابت مدرسہ'' کا آغاز اگست ۱۸۸۵ء میں کیا گیا۔ اس مدرسے میں غریب طلبہ کو تعلیم نہ صرف مفت دی جاتی بلکہ قابل طلبہ کو وظائف بھی دیے جاتے تھے (بحوالہ تاریخ مرأت مصطفیٰ آباد از شیخ غلام محمد ابن عابد میاں صاحب مرحوم)

۱۵۔ قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی اردو اور فارسی کے نامور محقق اور کئی کتب کے مصنف تھے۔ آپ ۱۸۹۷ء میں جوناگڑھ میں پیدا ہوئے۔ تقسیم کے بعد پہلے انجمن ترقی اردو کراچی میں اور اس کے بعد حیدرآباد سندھ میں بطور صدر شعبہ تاریخ اسلامی سندھ یونیورسٹی کام کیا۔ آپ کا انتقال مورخہ ۶ر اگست ۱۹۵۵ء کو حیدرآباد میں ہوا اور تدفین کراچی میں ہوئی۔

۱۶۔ ''والد محترم علامہ عبدالعزیز میمن مرحوم، چند یادیں چند باتیں'' از محمد محمود میمن، ماہنامہ فکر و نظر اسلام آباد، دسمبر ۱۹۷۸ء، ص ۴۷۔

۱۷۔ علامہ میمن کی ریکارڈ شدہ یادداشتیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نمبر۲

قیامِ دہلی بحیثیت طالبِ علم

(۱۹۰۱ء تا ۱۹۰۹ء)

دہلی آمد:

پچھلے باب میں ذکر کیا گیا کہ علامہ عبدالعزیز میمن کے والدمحترم الحاج عبدالکریم مسلکاً اہل حدیث ہو گئے تھے۔ جب ان کی عمر ۱۹ برس کی تھی تو اس زمانے میں مولوی عبدالخالق نامی ایک عالم لکھنؤ سے آئے، وہ اصلاً کشمیری تھے، عبدالکریم ان کے خطاب اور دروسِ قرآن سے اس قدر متاثر ہوئے کہ مسلکِ اہل حدیث اختیار کر لیا اور ان سے یہ عہد بھی کیا کہ شادی کے بعد پہلی نرینہ اولاد کو عربی زبان و دینی تعلیم کے لیے وقف کر دیں گے۔ مولوی عبدالخالق مولوی سلیمان جونا گڑھی (تلمیذ میاں نذیر حسین محدث دہلوی) کے شاگرد تھے[1]۔ الحاج عبدالکریم کی پہلی اولاد علامہ عبدالعزیز میمن تھے۔ جب آپ ۱۳ برس کے ہوئے تو ان کے والد نے انہیں ایک نومسلم طہٰ عبدالخالق (مولوی عبدالخالق کشمیری کے ہم نام) کے ہمراہ دینی تعلیم کے حصول کی خاطر بھیج دیا اور یہ ہدایت بھی کی کہ انھیں (علامہ میمن کو) سبزی منڈی، دہلی میں مقیم حافظ عبدالرزاق کے سپرد کر دیں۔ حافظ عبدالرزاق دہلی سے راجکوٹ اکثر آتے جاتے تھے اور ان کے الحاج عبدالکریم سے قریبی تعلقات تھے[2]۔ یہ واقعہ تقریباً دسمبر ۱۹۰۱ء کا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

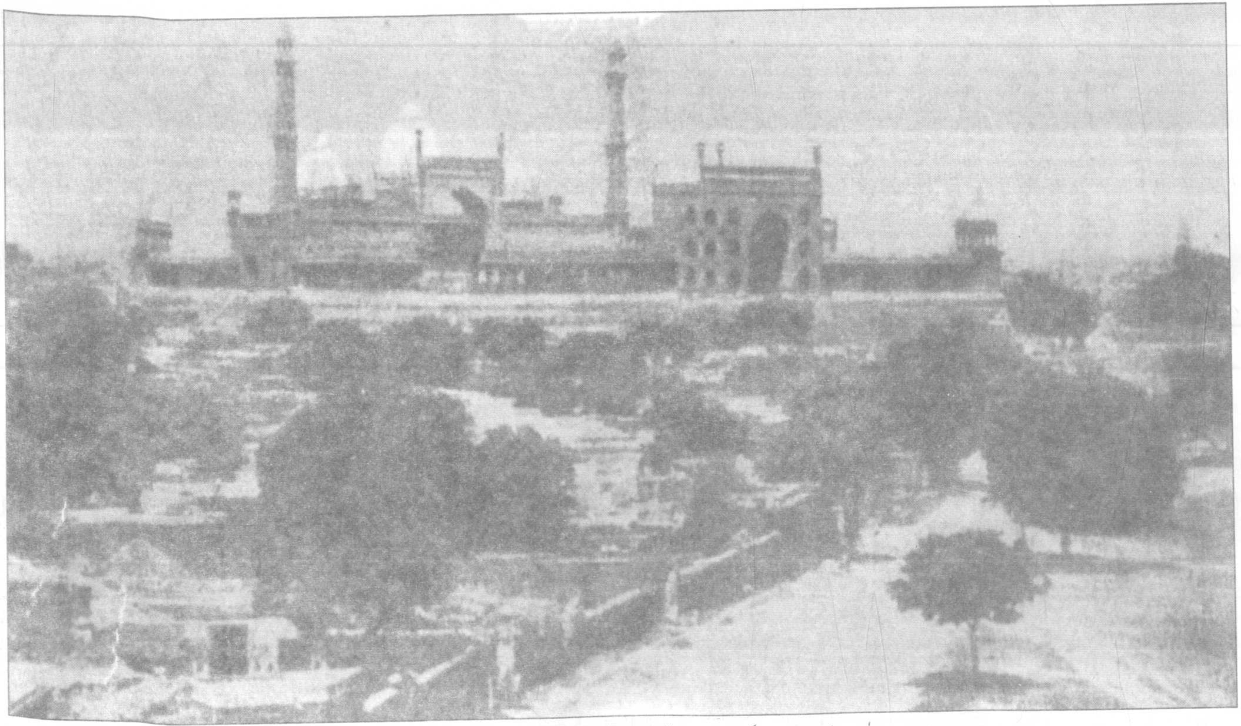

جامع مسجد دہلی اور ملحقہ مکانات کی ایک قدیم تصویر۔ اسی زمانے میں علامہ میمن حصولِ علم کی خاطر دہلی پہنچے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامِ دہلی کی بعض تفصیلات

طٰہٰ عبدالخالق کے ہمراہ علامہ میمن تقریباً ۱۳ برس کی عمر میں حصولِ علم کی خاطر دہلی پہنچے۔ اس عہد کا دہلی حقیقتہً شہرِ علم و حکمت تھا۔ دور دور سے تشنگانِ علم دہلی آتے اور اپنی علمی پیاس بجھاتے۔ اس عہد کے دہلی اور اس کے علمی ماحول کے بارے میں ایک مرتبہ علامہ میمن نے فرمایا:

''میں نے دہلی میں ۱۹۰۱ء کے آخر میں جو رنگ دیکھا اس کا اب کہیں نام و نشان بھی نہیں ملتا۔ ان دنوں دہلی کے ہر مطبع پر لکھا ہوتا ''مطبع بدر العلوم دہلی'' مگر آج کون دہلی کو اسلامی علوم کا گڑھ یا گھر کہہ سکتا ہے؟ اس زمانے میں ہر دس بیس قدم پر ایک نہ ایک عربی مدرسہ ہوتا تھا اور ان مدارس میں بنگال، پنجاب، افغانستان، لداخ، عرب اور کاشغر تک کے طلبہ آتے تھے۔ دہلی کے نیک دل باشندے ان مدارس کی ہر طرح سے امداد کرتے۔ دہلی والے ان طلبہ کو ہر موسم کے لحاظ سے ضروری کپڑے مہیا کرتے۔ بعض غریب بیبیاں بھی طلبہ کے کپڑے بلا معاوضہ سی دینا بڑی سعادت سمجھتی تھیں۔ فتح پوری سے گھنٹہ گھر تک، صدر سے قرول باغ تک، فراش خانے سے چاوڑی بازار کی طرف تک ہر دس پندرہ قدم پر کوئی نہ کوئی طالب علم آتا جاتا ضرور دکھائی دیتا تھا جس کے ہاتھ میں مشکوٰۃ شریف، ابو داؤد اور صحیح بخاری کی چوڑی چکلی جلدیں ہوتی تھیں یا کبھی کبھی ان طلبہ کے پاس لمبی تقطیع کی صحیح مسلم شریف ہوتی۔ دہلی کے صاحبِ ثروت باشندے طلبہ کو دعوتیں دینا فخر کی بات سمجھتے تھے۔ کھانے کی ان پر تکلف دعوتوں کو بنگالی طلبہ ''جاگیر'' کہتے تھے''۔[۳]

اس زمانے میں صدر بازار، دہلی میں اہلِ حدیث کے بعض مدارس تھے۔ ابتدا میں علامہ میمن نے صدر بازار میں واقع مولوی عبدالوہاب[۴] کے مدرسے میں تین سال تک ابتدائی فارسی اور صرف و نحو کی کتب، روایتی طریقے سے پڑھیں لیکن وہاں کے طریقۂ تعلیم سے عدم اطمینان کی وجہ سے خود ہی محنت کی اور ذاتی کوشش اور مسلسل محنت سے صرف و نحو پر عبور حاصل کیا جس کی تفصیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگے آئے گی۔ [5]

ایّامِ طالب علمی کا ایک یادگار واقعہ

مولوی عبدالوہاب کے مدرسے میں قیام کے دوران ایک واقعے کے نتیجے میں علامہ میمن کی زندگی کا رخ تبدیل ہوگیا اور انھوں نے اساتذہ پر تکیہ کرنے کے بجائے اپنی محنت اور خود اعتمادی کی مدد سے حصولِ علم کا فیصلہ کیا اور مسلسل آگے بڑھتے رہے۔اس تاریخی واقعے کو علامہ میمن نے اپنے ٹی وی انٹرویو میں ان الفاظ میں بیان کیا:

''میں جب شروع شروع میں عربی کی طالب علمی کے لیے دہلی آیا تھا تو میرے اساتذہ نے کبھی مجھ سے نہ پوچھا کہ تو جو کچھ پڑھ رہا ہے اس میں سے تجھے کیا آتا ہے؟ اور فلاں چیز یاد ہوئی اور کیا نہیں ہوئی۔اتفاقیہ ہمارے مدرسے میں ایک طالب علم آیا جس کا نام اللہ رحمت اللہ تھا، اور جو کبھی راجکوٹ آیا تھا اور اس نے مثنوی مولانا روم ہماری مسجد میں پڑھ کر سنائی تھی، میں نے اس کو پہچان لیا اور اس سے پوچھا کہ تم راجکوٹ آئے تھے؟ اس نے کہا ہاں۔میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ میں یہاں طالب علمی کروں گا۔میں نے کہا تم اب طالب علمی کروگے؟ اتنی عمر گزارنے کے بعد اور اتنا کچھ پڑھنے پڑھانے کے بعد؟ مجھ سے کہنے لگا تم کیا کر رہے ہو؟ میں نے کہا کہ میں نے تو عربی شروع کی ہے اور ابھی میں نحو میر، صرف میر تک پہنچا ہوں۔اس نے مجھ سے صرف ونحو کے معمولی سوالات کیے۔میں سب میں NIL تھا، کوئی جواب اس کو صحیح نہیں دے سکا۔اس پر وہ مجھ سے کہنے لگا کہ ارے یار! تم تو اتنا آگے نکل گئے ہو۔میں نے اس سے کہا تم کیا پڑھو گے؟ اس نے کہا کہ میں تو پنج گنج پڑھوں گا۔میں نے کہا تم اب پنج گنج پڑھو گے جبکہ ہم تو کہاں کہاں پہنچ گئے، ہم تو شرح جامی بھی پڑھتے ہیں۔اس نے کہا تم تو بہت دور نکل گئے ہو (اعلیٰ درجے کی کتابیں پڑھتے ہو) مگر آتا کچھ نہیں ہے۔پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے مجھ سے سوال کیا کہ تم نے میزان منشعب تو پڑھی ہوگی؟ میں نے کہا، ہاں۔ کہنے لگے "میزان کیا صیغہ ہے اور منشعب کیا صیغہ ہے؟" میں نے کچھ دیر سوچا اور کوئی جواب نہ دے سکا۔ اس نے کہا کہ تم اتنے آگے چلے گئے ہو اور معمولی معمولی باتیں تک معلوم نہیں ہیں، یہ تو کچھ نہ ہوا۔ اس کے اس فقرے سے میرے اوپر ایسی ضرب شدید لگی کہ اس دن سے میں نے یہ خیال کیا کہ میرے اساتذہ اپنا پورا فرض ادا نہیں کر رہے اور مجھ سے یہ پوچھتے نہیں کہ مجھے کچھ آتا بھی ہے یا یونہی خالی بیٹھ جاتا ہوں۔ اس لیے مجھے استادوں سے کوئی امید نہیں رکھنی چاہیے اور اپنے طور پر خود ہی سرماری کرنی چاہیے (حصول علم کی جدوجہد کرنی چاہیے) یہ پہلا دن تھا کہ جس دن میری آنکھیں کھلیں اور ہوش ٹھکانے پر آئے۔ اس کے بعد میں نے یہ فیصلہ کیا کہ **فصولِ اکبری**، شافیہ اور نحو کی کچھ اور کتب اپنے طور پر بغیر کسی استاد کے خود ہی پڑھنے لگا۔ فصولِ اکبری کا تو مجھے یاد ہے کہ **نوادر الوصول** جو مفتی سعد اللہ رامپوری کی تھی، اس کے ذریعے اور شروح کی مدد سے پڑھی۔ اگر کوئی چیز سمجھ میں نہ آتی تو شافیہ سے رجوع کرتا تھا کیونکہ **فصول اکبری**، **شافیہ** ہی سے لی گئی ہے۔ الغرض دماغ کچھ چلنے لگا اور ان چیزوں (کتب) کو کچھ سمجھنے لگا۔ ایک مضمون کو میں تین تین چار چار کتابوں میں دیکھتا تھا پھر سمجھتا تھا۔ اس طریقے سے دہلی میں صرف ونحو میں میری حالت بہت ممتاز ہو گئی۔ مجھے کہنا تو نہیں چاہیے لیکن میرا خیال ہے کہ اس کے بعد صرف ونحو میں دہلی میں کوئی طالب علم بلکہ بعض اساتذہ بھی میرے درجے تک نہیں پہنچے تھے"۔[5]

ایک موقع پر علامہ میمن نے قیامِ دہلی کے دوران ذاتی محنت سے پڑھی گئی کتب کی تفصیل مولانا سید ابوالحسن علی ندوی سے یوں بیان کی:

"پہلے پہل جب میں کاٹھیاواڑ سے دہلی آیا تو چونکہ اردو اور فارسی دونوں سے نابلد تھا اس لیے تین سال صرف ونحو کی ابتدائی تعلیم میں ضائع ہوئے اور شرح جامی تک پہنچا۔ یکا یک توفیقِ الٰہی نے رہنمائی کی اور معلوم ہوا کہ میں غلط راستے پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جا رہا ہوں، چنانچہ یہ سب میں نے چھوڑ دیا، اساتذہ کو بہت کم تکلیف دی اور زیادہ تر اپنی کاوش پر اعتماد کیا اور حسب ذیل کتابوں کو مع شروح کے بہت غائر نظر سے مطالعہ کیا: صرف میں شروح شافیہ، نحو میں شروح الفیہ اور مفصل الاشباہ والنظائر اور اسفرائنی کالب الالباب اور تسہیل الفوائد وغیرہ۔ الغرض فقہاء ومنطقیین کی نحو سے نجات ملی، کافیہ کے بعض غلط سلط مسائل نے ہم کو نحو سے بیزار کیا"۔[8]

عربی ادب سے اپنے تعلق کے آغاز کے بارے میں اسی موقع پر مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی سے فرمایا:

"پھر مفصل اور سیبویہ کے مطالعے نے ادب کی طرف متوجہ کیا۔ شواھد نحویہ کی تلاش نے ان دیوانوں اور ان کی شروح کی طرف پہنچایا۔ ادب کے سلسلے میں یہ معلوم ہوا کہ ہم غلط راستے کی طرف جا رہے ہیں ہم کو مفردات یاد کرنے چاہئیں اور مفردات سے بھی پہلے ضرورت ہے کہ ثلاثی مجرّد کے ابواب یاد کیے جائیں، یہ سب سے مشکل کام ہے اس لیے کہ اس میں قیاس کوئی مدد نہیں کرتا۔ اس کے بعد پھر مفرداتِ لغویہ کو یاد کرنے کے لیے ان کتابوں پر نظر رہی اور یاد کیں: کفایۃ المتحفظ، فقہ اللغۃ ثعالبی، الالفاظ الکتابیہ (ہمدانی) نظام الغریب وغیرہ، اور اس سے آگے بڑھ کر اصلاح المنطق اور تہذیب الالفاظ وغیرہ۔

کسی زمانے میں معلّقات السبعہ اور پانچ سات اور قصیدے جن کو عربی میں بہترین کہا جاتا ہے اور معلّقات کے درجے کے سمجھے جاتے ہیں، ان کو یاد کیا۔

بنابریں مجامیع الادبیہ اور دواوینِ شعریہ جن کا بیشتر حصہ یاد کیا وہ یہ ہیں: دیوان متنبّی اور حماسہ (تقریباً مکمل حفظ) جمہرۃ اشعار العرب، مفضلّیات، نوادر ابی زید، کامل مبرد، کتاب البیان و التبیین، ادب الکاتب مع اقتضاب۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس دور کے اساتذۂ کرام

قیامِ دہلی کے دوران علامہ میمن نے اس عہد کے نامور اساتذہ سے فیض اٹھایا۔ جیسا کہ اوپر ذکر آیا، جب انھوں نے اپنے مدرسے کی ناگفتہ بہ صورتِ حال دیکھی تو انہوں نے اپنی محنت سے خود ہی کتابیں پڑھنا اور نامور اساتذہ سے استفادہ شروع کیا۔ اس کے نتیجے میں اس دور کے ماہر اساتذہ میں سے جن جن سے فیض اٹھایا اس کی کچھ تفصیل اپنے ٹی وی انٹرویو میں یوں بیان کی:

> ''مشکوٰۃ شریف میں نے مولوی عبدالوہاب کے درس میں بیٹھ کر سنی۔ ترمذی شریف میں نے مولوی عبدالجبار عمر پوری[9] سے پڑھی۔ وہ ادیب تھے اور بہت اچھے ادیب تھے اور یہ بڑی غنیمت بات ہے۔ دہلی میں میرے زمانے میں ڈپٹی نذیر احمد کے بعد جو ادیب آپ کو ملیں گے ان میں یہ بہت ممتاز تھے۔ وہ فن قرأت میں بھی بہت اچھے تھے۔ بہت نیک آدمی تھے مگر آنکھوں سے معذور ہو چکے تھے۔ ان سے میں نے غالباً عربی کی ایک آدھ کتاب پڑھی جو یاد نہیں۔ مولانا محمد بشیر سہسوانی[10] بڑے اونچے درجے کے محدث اور فلسفی تھے ان سے حدیث و تفسیر کی تعلیم حاصل کی۔

اس دور کے ان اساتذہ کے علاوہ علامہ میمن جن اساتذہ کا ذکر اپنی نجی محافل میں بار بار کرتے ان میں مولوی عبدالرحمٰن پنجابی ملتانی[11] اور اردو کے نامور ادیب ڈپٹی نذیر احمد شامل ہیں۔ مولوی عبدالرحمٰن حاجی علی جان کی مسجد، نزد گھنٹہ گھر میں درس دیا کرتے تھے۔ علامہ میمن اکثر فرماتے کہ جس محبت اور شفقت سے مولوی عبدالرحمٰن نے انھیں تعلیم دی اس کا احسان وہ زندگی بھر نہ بھولیں گے۔ مولوی عبدالرحمٰن سے انھوں نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم شریف پڑھیں[12]۔

میاں نذیر حسین صاحب محدث

اس عہد میں میاں نذیر حسین محدث کے درسِ حدیث کی شہرت دور دور تک پھیل چکی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ میمن بھی خواہشمند تھے کہ ان سے شرف تلمذ حاصل کریں لیکن انھیں دہلی آئے ایک سال ہی گزرا تھا کہ میاں صاحب کا انتقال ہو گیا۔ علامہ میمن ان کے جنازے میں شریک ہوئے۔ میاں نذیر حسین صاحب کے بارے میں انھوں نے ایک مرتبہ فرمایا:

''مجھے دہلی آئے بمشکل ایک سال گزرا ہوگا کہ حضرت سیّد نذیر حسین محدث (جو دہلی کے تاج تھے اور جن کے تیرہ ہزار شاگرد تھے، بخارا، تاشقند، خیوہ، سمرقند اور جانے کہاں کہاں سے طالب حدیث پڑھنے ان کے پاس آتے تھے) کا تقریباً سو برس کی عمر میں انتقال ہوا۔ غالباً اکتوبر ۱۹۰۲ء میں۔ ان کے جنازے میں میں بھی شریک تھا۔ ان کے انتقال کے دن کھاری باؤلی اور صدر وغیرہ میں کسی ہندو نے بھی اپنی دکان نہیں کھولی تھی۔ وہ بھی یہی کہتے تھے کہ سیّد نذیر حسین ہمارے شہر کے بزرگ اور ہمارے شہر کی عزّت تھے۔ غدر کے زمانے میں انھوں نے ایک انگریز عورت کی جان بچائی تھی۔ اس کے صلے میں انگریزوں نے انھیں شمس العلماء کا خطاب دیا لیکن انھوں نے قبول نہ کیا۔ غدر کے بعد سیّد صاحب نے جب انگریزوں کو اس عورت کی اطلاع دی تو اس نے وہاں جا کر سیّد صاحب کے بارے میں بیان دیا کہ یہ شخص اس زمانے کا عیسیٰ مسیح ہے، رات بھر عبادت کرتا ہے اور دن بھر حدیث پڑھاتا ہے، گھر بھی فقیرانہ ہے، ساری زندگی کوئی مکان نہیں بنایا۔ سیّد صاحب، شاہ محمد اسحاقؒ کے شاگرد تھے۔ غدر سے پہلے سیّد صاحب شاہی کتب خانے کی کتب لا کر طالبعلموں کو پڑھاتے تھے۔ ان کے شاگردوں میں بہت بڑے بڑے عالم ہوئے''۔[13]

میاں نذیر حسین محدث نے جس انگریز عورت کی جان بچائی تھی اس کا نام مسز لیسن تھا

ڈپٹی نذیر احمد سے تلمذ

ڈپٹی نذیر احمد[14] اردو کے نامور ادیب، انشا پرداز اور ناول نگار تھے۔ اردو ادب کے حوالے سے ڈپٹی نذیر احمد کی خدمات اس قدر زیادہ ہیں کہ ان کی عربی دانی اور عربی ادب و شاعری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مہارت سے بہت کم لوگ واقف ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ عربی زبان و ادب کے اس عہد میں چند ہی ماہر ہوں گے جو ڈپٹی صاحب کے ہم پلہ ہوں۔ درسِ نظامی کی مروجہ کتب کی تکمیل کے بعد ۱۹۰۳ء یا ۱۹۰۴ء میں علامہ میمن عربی ادب کی تعلیم کی خاطر ڈپٹی نذیر احمد کے پاس پہنچے۔ ڈپٹی نذیر احمد نہایت بذلہ سنج اور زندہ دل بزرگ تھے۔ علامہ میمن نے ڈپٹی نذیر احمد سے دیوان حماسۃ، دیوانِ متنبی، مقاماتِ حریری اور سقط الزند پڑھیں۔ یہ تمام عربی ادب کی اونچے درجے کی کتب ہیں۔

ڈپٹی نذیر احمد اور علامہ میمن میں بہت سی عادات مشترک تھیں۔ ڈپٹی صاحب نے بھی ابتدائی عرصہ نہایت عسرت اور تنگدستی میں گزارا اور علامہ میمن نے بھی۔ ڈپٹی صاحب نے بھی مسجد میں رہ کر اور محنت مشقت کر کے علم حاصل کیا اور علامہ میمن نے بھی، ڈپٹی صاحب بھی اخراجات کے معاملے میں نہایت محتاط تھے یہی حال ان کے شاگرد کا تھا۔ علامہ میمن اپنی مجالس میں ڈپٹی نذیر احمد کا اکثر ذکر کرتے اور ان کے چند واقعات کا کئی بار ذکر کیا۔ ڈپٹی نذیر احمد کی عادات، محنتی طالب علموں سے شفیقانہ برتاؤ اور رہائش کے بارے میں علامہ میمن نے ایک مرتبہ اپنے عزیز شاگرد ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب سے فرمایا:

> ''وہ شکل کے سرخ و سفید تھے، مزاج میں تیزی زیادہ تھی، اگر غصے میں ہوتے تو شیر ژیاں کی مثل گرجتے تھے لیکن ساتھ ساتھ اگر کسی کے ساتھ ان کی محبت ہو جاتی تو اس کے ساتھ نہایت اچھا برتاؤ کرتے تھے۔ استاد صاحب (علامہ میمن) نے فرمایا کہ میرے ساتھ وہ خاص شفقت کیا کرتے تھے۔ انھوں نے مجھے چند کتابیں بھی دی تھیں جن میں سے ایک ''حماسہ'' ہے جو ابھی تک میرے پاس موجود ہے (بمبئی کا ایڈیشن جو اب سندھ یونیورسٹی میں آ گیا ہے)۔ ایک مرتبہ کہا کہ ''شرح حماسہ تبریزی'' لے جاؤ لیکن میں نے قبول نہ کیا اور عرض کیا کہ یہ آپ خود پڑھاتے ہیں اس وجہ سے آپ کے یہاں رہے تو بہتر ہے۔ پھر فرمایا کہ میرے کتب خانے میں سے جو کتاب تم چاہو، لے جاؤ۔ استاد صاحب نے فرمایا کہ ان کی کتابوں کی دو الماریاں تھیں اور جو چاہتا تھا وہاں سے کتاب اٹھا کر لے جاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔تبریزی کے ذیل میں صراحت کی کہ کتب خانہ قونیہ میں "مفضلیات" کی شرح تبریزی کا نسخہ خود تبریزی کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا موجود ہے۔

فرمایا کہ ان (ڈپٹی نذیر احمد) کے مکان کے دو حصے تھے۔زیریں منزل میں تو ادھر ادھر کتابوں کے ڈھیر پڑے رہتے تھے جو وہ خود چھپواتے رہتے تھے اور بالا خانے میں وہ گاؤ تکیہ لگائے لیٹے رہتے تھے اور حقہ سامنے رہتا تھا اور وہاں جو طالب علم پہنچتے تھے،ان کو بھی پڑھا دیتے تھے۔

فرمایا کہ ڈپٹی صاحب نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ان کے ماہانہ کھانے پر کوئی پندرہ روپیہ لگتے تھے اور پانچ سات روپیہ حقہ بھرنے والے نوکر کو دے دیا کرتے تھے۔ویسے زندگی میں پیسہ بہت کمایا تھا۔فرمایا کہ مجھے ڈپٹی صاحب نے بتایا کہ میری تنخواہ ایک وقت اٹھارہ سو روپیہ تک پہنچ چکی تھی اور فرمایا کہ پہلے میں گورکھپور "محکمہ بندوبست" میں کام کیا کرتا تھا،جب لارڈ کرزن آیا تو میں نے اس کی تعریف میں ایک چھوٹا قصیدہ لکھا جس کی وجہ سے فوراً میری تنخواہ تین سو سے چھ سو روپے کردی گئی۔استاد صاحب نے فرمایا کہ اس قصیدے کے چند شعر ڈپٹی صاحب نے ہمیں اس وقت سنائے تھے جبکہ ہم متنبّی پڑھ رہے تھے اور "وامتقعت تلونا" کے الفاظ آئے تو اس وقت کہا کہ میں نے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں اور یہ شعر پڑھے جو اس قصیدے میں سے تھے:

ولی عمل بالبند وبست و محنة   اکابدها بالصبر منذ شان

فهذا بلائی وامتقعت تلونا   وهذا مشیبی ثبت قبل اوان [15]

ایک اور موقع پر علامہ میمن نے ڈپٹی صاحب کے حوالے سے اپنے شاگرد پروفیسر سید محمد سلیم مرحوم سے فرمایا:

"میں نے دہلی میں ڈپٹی نذیر احمد سے عربی کی تحصیل کی ہے۔میں مسجد کے حجرہ میں رہتا تھا اور مسجد کی روٹی کھاتا تھا۔صبح ڈپٹی صاحب کے مکان پر پہنچ جاتا تھا۔پہلے ان کا حقہ بھر کر سامنے رکھتا،تب درس شروع ہوتا تھا (واضح رہے کہ میمن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب خود بھی حقہ نوشی کے بڑے شوقین تھے)۔میں ان کے گھر میں کام کرتا تھا، گھر کا مصالحہ پیتا تھا (واضح رہے کہ ڈپٹی نذیر احمد صاحب نے بھی اپنے استاد کے گھر میں مصالحہ پیسا تھا اور اس لڑکی سے مار کھائی تھی جو بعد میں ان کی بیوی بنی)۔ڈپٹی صاحب کی عربی دانی بہت بلند تھی۔ان کو عربی کے بہت سے اشعار یاد تھے[16]۔

ڈپٹی نذیر احمد کی عربی زبان میں مہارت

اسی طرح ڈپٹی نذیر احمد کی عربی شاعری اور عربی سے اردو ترجمے میں مہارت نیز ان کی بود و باش کے بارے میں علامہ میمن نے اپنے ٹی وی انٹرویو میں فرمایا:

''ڈپٹی صاحب کی ایک بڑی خوبی یہ تھی کہ عربی سے ترجمہ نہایت اعلیٰ کرتے تھے، تعریف سے بالاتر۔دوسری خوبی یہ کہ ڈپٹی صاحب عربی میں شعر اتنے اعلیٰ درجے کے کہتے تھے کہ تعریف نہیں کی جا سکتی۔میں جانتا ہوں اتنے اچھے مذاق کا کوئی آدمی ہندوستان میں میں نے تو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ غلام علی آزاد بلگرامی جن کی عربی شاعری کا بڑا شور ہے، ان کا کلام بھی میں نے دیکھا مگر مجھے ڈپٹی صاحب کا زیادہ پسند آیا۔ڈپٹی صاحب گلی بتاشوں والی جو پھاٹک حبش خاں کے بالمقابل تھی، اس میں ایک گلی میں رہتے تھے، بالا خانے کے اوپر اور نیچے ان کی مطبوعات کا ڈھیر لگا ہوتا تھا۔ایک ملازم تھا جو ان کے لیے ہمیشہ حقہ تیار کرتا تھا۔وہ اوپلے کا حقہ پیا کرتے تھے۔دن بھر ان کا حقہ چلتا رہتا تھا۔ایک چلم ختم ہونے سے پہلے دوسری چلم تیار ہو جاتی تھی۔اس (ملازم) کی ڈیوٹی ہی یہی تھی۔ان کا یہ معمول تھا کہ اگر کوئی آدمی آیا ہو جو حقے سے دلچسپی رکھتا ہو اور وہ ان کے حقے کی طرف ہاتھ بڑھاتا تو وہ حقے کی بجائے سگار کا ڈبہ اس کے آگے کر دیتے تھے کہ لیجیے یہ آپ کے لیے ہے۔وہ کسی کو حقہ نہیں پینے دیتے تھے[17]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے جوان کی بڑی مہربانی اور عنایت تھی۔ میں کوئی اور آدمی اس دور کا دہلی میں نہیں جانتا جس میں اتنی زیادہ عربی زبان میں مہارت ہو''۔

اسی طرح ڈپٹی نذیر احمد کی عربی نظم پر قدرت کا یہ واقعہ انھوں نے متعدد مرتبہ بیان کیا:

''ڈپٹی نذیر احمد مرحوم کو عربی نظم پر جو قدرت حاصل تھی اس کا اندازہ اس واقعے سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک مرتبہ سینٹ اسٹیفنز کالج دہلی میں امیر حبیب اللہ خاں تشریف لانے والے تھے ڈپٹی نذیر احمد صاحب کے ایک صاحبزادے ایف۔ اے میں پڑھتے تھے۔ اس وقت منتخب دیوان ابی العتاھیہ نصاب میں داخل تھا جس میں سے وہ قصیدہ امیر صاحب کے سامنے پڑھنے کے لیے انتخاب کیا گیا جس کا مطلع ہے:

لا یذھبن بك الامل　　　حتیٰ تقصّر فی الاجل

طالب علم نے کہا میں یہ ابیات تین منٹ میں ختم کرلوں گا، آپ کچھ اشعار کا اضافہ فرما دیجیے چنانچہ ڈپٹی صاحب نے یہ گرہ لگائی اور حق یہ ہے کہ خوب لگائی:

اللّٰہ قدّر فی الازل　　　الّا نجاۃ بلا عمل

النصح لیس بنافع　　　والسیف قد سبق العزل

والمرءُ لیس بخالدٍ　　　والعیش امر محتمل

کن حیث شئت من السھول وفی البروج وفی القلل

یدرکك موت فی الزمان ولا یزیدك فی الأجل

لذّات دنیا کلّھا　　　سمٌّ مشوبٌ بالعسل

العمر فان فالنجا　　　والموت آتٍ فالعجل

حتی م تقلید الھویٰ　　　والی م تجدید الحیل

المبتلی بعلائق الد　　　نیا حمارٌ فی الوحل [1]

اسی موقع پر علامہ میمن نے ڈپٹی نذیر احمد کی حاضر دماغی کا یہ دلچسپ واقعہ سنایا:

''ڈپٹی نذیر احمد کی حاضر دماغی اور ادبیت کا اندازہ اس لطیفے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوسکتا ہے کہ وہ امیر حبیب اللہ خاں سے ملے، اتفاق سے عید کا دن تھا، ڈپٹی صاحب نے متنبّی کا عید اور وجہ حبیب والا شعر پڑھا۔ عید کا دن اور امیر صاحب کے نام کی مناسبت سے اس شعر میں خاصا نکتہ پیدا کر دیا اور امیر صاحب بہت محظوظ ہوئے''۔ [۱۸]

ایک مرتبہ سردی کے موسم میں ڈپٹی صاحب نے علامہ میمن کو یہ دلچسپ شعر سنایا جس کا پہلا مصرع اردو اور دوسرا عربی زبان میں ہے:

گھٹ گیا دن اور بڑھ گئی رات جاء البردُ مع الجُبّات

یعنی سردی جبّے لے کر آئی

ڈپٹی نذیر احمد سے مفارقت

۱۹۰۶ء یا ۱۹۰۷ء میں علامہ میمن کی ڈپٹی نذیر احمد سے ایک افسوسناک واقعے کے بعد مفارقت ہوگئی۔ ہوا یوں کہ وہ ڈپٹی صاحب سے ابوالعلاء معرّی (وفات ۱۰۵۷ھ) کا دیوان ''سقط الزند'' پڑھ رہے تھے کہ ایک شعر پر شاگرد اور استاد کے درمیان نحوی وعروضی اختلاف پیدا ہوا۔ پھر وہ ڈپٹی صاحب کے پاس نہ گئے۔ اس واقعے کو علامہ میمن نے یوں بیان کیا:

''افسوس ہے کہ سقط الزند کے ایک شعر پر میری ان کی مفارقت ہوگئی۔

سقط الزند میں تین شعر ہیں:

وعلى الدهر من دماء الشهيديـ ـن: علـيٍّ ونـجـلـه شـاهـدان

فهـمـا فـي أواخـر الـلـيـل فـجـرا ن وفـي أولـيـاتـه شـفـقـان

ثبتا في قـمـيـصـه ليجيء الحشـ ـر مستعدياً إلى الرحمن

ثبتا (تثنیہ مذکر غائب) کو ڈپٹی صاحب نے ثبتاً (مصدر) پڑھا۔ میں نے کہا کہ یہ شعر نثر ہوگیا ہے۔ پھر میں نے تقطیع کر کے بتایا، ڈپٹی صاحب نے فرمایا:

شعری گویم بہ از آبِ حیات می ندانم فاعلاتن فاعلات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے کہا "لیکن می دانم فاعلاتن فاعلات چہ کنم"۔[19]

مندرجہ بالا واقعے سے پتا چلتا ہے کہ ایک شعر کے نحوی مسئلے پر علامہ میمن کی ڈپٹی صاحب سے مفارقت ہوگئی۔ ڈپٹی صاحب اپنے موقف پر جمے رہے اور علامہ میمن اپنے، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اس علمی اختلاف کے باوجود شاگرد کے دل میں استاد کا احترام اور اعترافِ عظمت ہمیشہ رہا۔ علامہ میمن ڈپٹی صاحب کے علم و فضل اور اخلاق کے عمر بھر مداح رہے۔

مولوی محمد اسحاق رامپوری

قیامِ دہلی کے اسی زمانے میں علامہ میمن نے مولوی محمد اسحاق رامپوری سے بھی تلمذ اختیار کیا۔ اس بارے میں ضیاء الدین برنی اپنی کتاب 'عظمتِ رفتہ' میں لکھتے ہیں:

"علامہ عبدالعزیز میمن نے بھی بچپن میں ان (مولوی محمد اسحاق رامپوری) سے ریاضی پڑھی تھی۔ یہ اس زمانے کا قصہ ہے جبکہ وہ عربی پڑھنے کے لیے مولوی نذیر احمد صاحب کی خدمت میں دہلی پہنچے تھے" (بحوالہ "عظمتِ رفتہ" از ضیاء الدین احمد برنی نظر ثانی شدہ قلمی نسخہ)۔

حصولِ علم کی خاطر جدوجہد

یہ ذکر ہو چکا کہ قیام دہلی کے دوران علامہ میمن کا قیام مسجد میں رہتا تھا اور یہ دن انتہائی عسرت کے تھے۔ یہی وہ دور تھا کہ ایک عرصہ انھوں نے محض کھجور کی چٹائی پر سو کر گزارا۔ کاپی خریدنے کے لیے پیسے نہ ہوتے تو سڑک کے کنارے یا دفاتر کے باہر پڑے ہوئے ردی کاغذات کو جمع کر کے ان پر درسیات لکھ لیا کرتے تھے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ان مشکلات سے وہ مردانہ وار نبرد آزما رہے اور حصولِ علم کی سچی لگن کے ساتھ آگے بڑھتے رہے۔ تہی دستی کا یہ عالم تھا کہ بہت سی کتب خریدنے کی بھی استطاعت نہ تھی چنانچہ اس کا حل انھوں نے یہ نکالا کہ ضروری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتب گھنٹوں محنت کر کے اپنے ہاتھ سے نقل کرتے۔اسی زمانے کا ایک واقعہ جس سے ان کے علمی ذوق وشوق اور عربی ادب میں حصولِ کمال کے لیے محنت کا اندازہ ہوتا ہے، اسے علامہ میمن کے شاگرد، پروفیسر سیّد محمد سلیم نے یوں بیان کیا:

''فرمایا درسی کتابیں میں خرید نہیں سکتا تھا، اس لیے ان کو نقل کرتا تھا، رات میں نقل کرتا تھا اور دن میں پڑھتا تھا۔اس زمانے میں حکیم نور الدین بھیروی خلیفہ قادیان دہلی آئے۔ میں نے سن رکھا تھا کہ عربی نحو کا ایک نایاب رسالہ ان کے پاس ہے۔میں ان کی خدمت میں پہنچا وہاں ایک مجمع لگا ہوا تھا۔دینی بحث مباحثہ کا سلسلہ چل رہا تھا۔میں ایک گوشے میں خاموش بیٹھا رہا۔جب سب لوگ چلے گئے تو حکیم صاحب میری جانب متوجہ ہوئے: ''کہو صاحبزادے تمھیں کیا اشکال ہے؟'' میں نے عرض کیا ''مجھے کوئی اشکال نہیں ہے۔میں نے سنا ہے کہ آپ کے پاس عربی نحو کا فلاں رسالہ موجود ہے، میں اس کا مطالعہ کرنا چاہتا ہوں''۔انھوں نے پہلے میری شکل دیکھی اور کہا ''ہاں، وہ رسالہ موجود ہے اور یہاں بھی کتابوں کے صندوق میں موجود ہے مگر میں آپ کو نہیں دے سکتا''۔میں نے عرض کیا ''میں آپ کے سامنے اس کو پڑھوں گا اور نقل کروں گا''۔حکیم صاحب اس کے لیے راضی ہو گئے۔دوسرے روز میں علی الصباح وہاں پہنچا، سارا دن لگا رہا اور شام تک میں نے اس کو نقل کر لیا''۔[۲۰]

علامہ میمن نحو کا جو رسالہ نقل کیا اس کا نام **لب الالباب فی علم الاعراب** ہے اور اس کا مصنف اسفرائنی ہے۔

سندِ حدیث از شیخ حسین بن محسن انصاری

دہلی میں قیام کے دوران جب علامہ میمن کی عمر تقریباً ۱۸ برس تھی، انھوں نے شیخ حسین بن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محسن الانصاری [21] سے سند حدیث حاصل کی جو شیخ نے اپنے قلم سے تحریر کر کے مورخہ ۲۰ رصفر ۱۳۲۶ھ کو عطا کی۔ اس طرح علامہ میمن نے حدیث کے ایک عظیم امام محمد بن علی شوکانی (صاحب نیل الاوطار) کے ساتھ اپنا سلسلہ قائم کیا۔ یہ سند علمائے حدیث کی نظر میں بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اس وقت شیخ حسین بہت ضعیف ہو چکے تھے اور بینائی بھی بہت کم ہو چکی تھی لیکن میمن صاحب کی صلاحیت کو دیکھتے ہوئے سند حدیث عطا فرمائی۔ بقول ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی صاحب میمن صاحب اپنی محافل میں سند حدیث دینے کا واقعہ بیان فرماتے اور یہ بھی کہ شیخ حسین عرب کی بینائی اس قدر کمزور ہو چکی تھی کہ سند لکھتے وقت سطر پر سطر چڑھ گئی تھی [22]۔ بقول ڈاکٹر احمد خان صاحب، علامہ میمن نے انھیں ایک موقع پر اس واقعے کے بارے میں تفصیل سے بتایا کہ جب شیخ حسین لفظ پر لفظ لکھ رہے تھے تو علامہ میمن نے ان کا ہاتھ اٹھا کر تھوڑا آگے سرکایا تو شیخ برہم ہو گئے اور کہا: دعنی اُکتب یعنی مجھے لکھنے دو۔ شیخ حسین کی یہ سند حدیث علامہ میمن کی نظر میں بڑی بڑی ڈگریوں سے زیادہ اہم تھی۔

پہلی شادی اور علیحدگی

قیام دہلی کے دوران علامہ میمن شب و روز تحصیل علم میں مصروف تھے۔ وہ اس وقت شادی کرنا نہیں چاہتے تھے لیکن والد صاحب کے بے حد اصرار پر انھیں شادی کرنا پڑی جس کا جلد ہی خاتمہ ہو گیا۔ اس بارے میں انھوں نے ۲۴ رفروری ۱۹۴۶ء کو اپنے عزیز شاگرد ڈاکٹر نبی بخش بلوچ سے فرمایا:

> "۱۸-۱۹ برس کی عمر میں والد صاحب نے اصرار کر کے میری شادی کرائی۔ میرے انکار در انکار کا ان پر کچھ اثر نہ ہوا۔ شادی میرے تایا جان کے گھر سے ہوئی۔ بعد میں والد کی تایا جان سے لڑائی ہو گئی تو مجھے کہا کہ آپ طلاق دے دو۔ میں نے پھر سمجھایا کہ پہلے تو آپ نے میری مرضی کے خلاف شادی کرائی، اب اس فعل (طلاق) کو میں بہتر نہیں سمجھتا۔ اس کہنے پر بہت بگڑ گئے اس حد تک کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے طلاق ہی دینی پڑی اور ساتھ یہ عہد کیا کہ آئندہ میں کبھی شادی نہیں کروں گا۔
اس کے بعد پھر والد نے اس سلسلے میں میری جان چھوڑ دی'' [۲۳]۔

اس واقعے کے بارے میں علامہ میمن نے اپنی ریکارڈ شدہ یادداشتوں میں بیان کیا کہ ان کی پہلی شادی ۱۸ برس کی عمر میں ان کے حقیقی چچا ہاشم کی بیٹی سے ہوئی۔ اس زمانے میں ان کے والد اور چچا مل کر کاروبار کرتے تھے۔ بعد میں بعض اختلافات کی وجہ سے کاروبار میں علیحدگی ہوگئی اور والد کا اصرار بڑھتا رہا چنانچہ پہلی اہلیہ سے علیحدگی ہوگئی۔ اس اہلیہ سے ان کا ایک بیٹا بھی پیدا ہوا تھا جس کا نام انھوں نے حسن مثنیٰ رکھا تھا۔ کچھ ہی عرصے بعد اس بچے اور اس کی والدہ کا بھی انتقال ہوگیا'' [۲۴]۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواشی

۱۔ ''والدمحترم علامہ پروفیسر عبدالعزیز میمن مرحوم ومغفور،ایک عالم اور ایک انسان''از پروفیسر محمد محمود میمن، سہ ماہی فکرونظر اسلام آباد جون ۱۹۷۹ء،ص ۵۳۔

۲۔ ایضاً

۳۔ دیکھیے ''اسلاف کی آخری صدا بے آواز ہوگئی''از فرید احمد، ماہنامہ سب رس کراچی، یادِرفتگاں نمبر ۲، اپریل ۱۹۸۲ء،ص ۱۴۱۔

۴۔ مولانا عبدالوہاب ۱۲۸۰ھ یا ۱۲۸۱ھ میں قصبہ واسوآستانہ (ضلع جھنگ) میں پیدا ہوئے۔مولانا عبداللہ غزنوی صاحب سے صرف ونحو اور حدیث کی ابتدائی کتب امرتسر میں پڑھیں۔اس کے بعد آپ دہلی پہنچے اور مولانا میاں نذیر حسین محدث سے تحصیل حدیث کی۔۱۳۰۰ھ میں دہلی میں مدرسہ دارالکتاب والسنۃ قائم کیا اور یہیں سے ماہنامہ ''صحیفہ اہل حدیث'' جاری کیا۔آپ کا انتقال ۸رجب ۱۳۵۰ھ مطابق جولائی ۱۹۳۲ء کو دہلی میں ہوا۔تدفین میاں نذیر حسین محدث کی قبر کے مشرقی جانب شیدی پورہ قبرستان دہلی میں ہوئی۔(بحوالہ ''نماز بامعنی''از مولانا عبدالوہاب صاحب،مکتبہ اشاعت الکتاب والسنہ،کراچی)

۵۔ دیکھیے ''مشاہر اہل علم کی محسن کتابیں'' مرتبہ مولانا محمد عمران خان ندوی،مجلس نشریاتِ اسلام کراچی، ۱۹۷۹ء،ص ۱۰۹۔

۶۔ اس موقع پر ''ضربِ شدید'' کا لفظ علامہ نے بہت زور اور قوت سے ادا کیا۔

۷۔ یہ انٹرویو پاکستان ٹیلی ویژن سے مورخہ ۲۹راکتوبر ۱۹۷۸ء کونشر کیا گیا۔راقم الحروف کے پاس اس انٹرویو کا آڈیو کیسٹ محفوظ ہے۔

۸۔ دیکھیے ''مشاہر اہلِ علم کی محسن کتابیں'' مرتبہ مولانا محمد عمران ندوی، ترتیب جدید وحواشی فیصل احمد بھٹکلی ندوی،ص ۱۳۱۔

۹۔ مولوی عبدالجبار عمر پوری،عمر پور ضلع مظفر نگر میں پیدا ہوئے۔ان کے اساتذہ میں مولانا فیض الحسن سہارنپوری اور میاں نذیر حسین محدث شامل تھے۔اواخر عمر میں بصارت جاتی رہی اس کے باوجود درسیات نہایت عمدگی سے پڑھاتے،وعظ عالمانہ اور موثر ہوتا،کئی کتابوں کے مصنف تھے،انتقال ۲۴رفروری ۱۹۱۷ء بعمر ۵۷ برس ہوا (بحوالہ تراجم علمائے حدیث ہند از ابو یحییٰ امام خان نوشہروی،ص ۱۶۵،اشاعت کراچی، س ن)

۱۰۔ مولانا محمد بشیر سہسوانی تقریباً ۱۲۵۰ھ میں سہسوان میں پیدا ہوئے۔۱۰ برس کی عمر میں نعمت پدری سے محرومی کے بعد لکھنؤ پہنچے اور علمائے فرنگی محل و دیگر علماء سے نصابی کتب پڑھیں۔پھر دہلی پہنچے اور میاں نذیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسین محدث سے فقہ و حدیث کی تکمیل کی ۔ یہیں علامہ شیخ حسین عرب یمنی سے سند حدیث حاصل کی ۔ ایک مدت تک سینٹ جانز کالج آگرہ میں مدرس عربی و فارسی رہے ۔ اس کے بعد بھوپال پہنچے اور حدیث و تفسیر کا درس جاری رکھا ۔ مرزا غلام احمد قادیانی سے کامیاب مناظرہ بھی کیا ۔ بعد میں دہلی تشریف لے آئے اور وہیں ۲۹ ر جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ کو وفات پائی (بحوالہ سابق ص ۲۴۹) ۔ مولانا کی یاد میں علامہ میمن کا عربی قصیدہ مجلة المجمع العلمي الهندي میمن نمبر ۲، ص ۴۲۶ میں شائع ہوا ۔

۱۱ مولوی عبدالرحمٰن کے آباواجداد کا تعلق کٹھہ مصرال تحصیل خوشاب (پنجاب) سے تھا ۔ انھوں نے ابتداءً اپنے برادر بزرگ مولوی محمد سے پڑھا، پھر مولانا ظفر اللہ، مولوی عبداللہ چکڑالوی وغیرہ سے تعلیم حاصل کی ۔ آپ نے ادب کی تعلیم ڈپٹی نذیر احمد سے حاصل کی ۔ آپ نے اکتساب علم بھی دہلی سے کیا اور افادۂ علم کے لیے بھی دہلی کو منتخب کیا ۔ تقریباً چالیس برس تک مدرسۂ علی جان، گھنٹہ گھر دہلی میں پڑھاتے رہے ۔ اس کے بعد مدرسۂ صدر بازار میں استاد مقرر ہوئے ۔ (بحوالہ سابق ص ۱۸۵)

مولوی عبدالرحمٰن کی صحیح تاریخ وفات معلوم نہ ہو سکی لیکن ان کا انتقال ۳۰ ر اگست ۱۹۴۵ء سے کچھ ہی قبل ہوا ۔ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ نے علی گڑھ میں قیام کے دورن علامہ میمن کے اقوال اور ان کے بیان کردہ علمی نکات قلمبند کیے تھے ۔ مذکورہ بالا تاریخ کی ڈائری میں وہ مولوی عبدالرحمٰن کے بارے میں علامہ میمن کے حوالے سے لکھتے ہیں: ''فرمایا کہ ہمارے استاد مولوی عبدالرحمٰن صاحب شاہ پوری کا انتقال ہو گیا ۔ فرمایا کہ حدیث پر ان کی بڑی زبردست نظر تھی ۔ علم سکھانے کا اتنا شوق تھا کہ ایک مرتبہ مجھے بخار ہو گیا تو تقریباً ایک میل خود چل کر آئے اور تقریباً ۱۴ صفحے صحیح بخاری کے خود پڑھا کر گئے ۔ فرمایا کہ ہمیشہ ایک یا ڈیڑھ چپاتی کھانے پر کھایا کرتے تھے، اس سے زیادہ کبھی نہیں کھایا اور انھوں نے ۹۷ برس کی عمر پائی اور ابھی فوت ہوئے''۔ (بحوالہ ''محاضراتِ میمن'' از ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ، مجلّہ تحقیق، جامعہ سندھ شمارہ نمبر ۱۰-۱۱، ص ۱۲۹)

۱۲ دیکھیے حوالہ سابق از پروفیسر محمد محمود میمن، ص ۵۴ ۔

۱۳ علامہ میمن کی ریکارڈ شدہ یادداشتیں ۔ میاں نذیر حسین محدث کے مفصل حالات، خدمات اور ان کے اعلیٰ اخلاق کے مختلف واقعات کے لیے ملاحظہ فرمایئے ''شمس العلماء'' از محمد حنیف شاہد، مغربی پاکستان اردو اکیڈمی لاہور، ۲۰۰۶ء، ص ۳۲۷

۱۴ ڈپٹی نذیر احمد اردو کے اولین ناول نگار اور بے مثل انشا پرداز تھے ۔ آپ ۶ ر دسمبر ۱۸۳۶ء کو بجنور میں پیدا ہوئے ۔ ابتدائی تعلیم بجنور میں حاصل کی ۔ اس کے بعد آپ دہلی آ گئے اور پنجابی کٹرے کی ایک مسجد میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہتے ہوئے بڑی محنت سے تعلیم حاصل کی۔ پھر آپ دلی کالج میں داخل ہوئے جہاں مولانا مملوک علی نانوتویؒ کے شاگرد خاص ہوئے۔ رسمی تعلیم سے فراغت کے بعد اپنی محنت اور لیاقت سے اعلیٰ مناصب پر فائز ہوئے۔ آپ کی معروف کتب میں توبۃ النصوح، فسانۂ مبتلا، بنات النعش وغیرہ شامل ہیں۔ آپ نے دلی کی محاوراتی زبان میں قرآن کا ترجمہ بھی کیا۔ آپ کا انتقال ۳ مئی ۱۹۱۲ء کو دہلی میں ہوا۔ تدفین درگاہ حضرت خواجہ باقی باللہؒ میں ہوئی۔ (بحوالہ ''دلی میں دفن خزانے'')

۱۵؎ محاضراتِ میمن از ڈاکٹر نبی بخش بلوچ، ص ۱۱۷۔

۱۶؎ دیکھیے ''افاداتِ مولانا عبدالعزیز میمن'' از پروفیسر محمد سلیم، فکر و نظر اسلام آباد، مئی ۱۹۸۰ء، ص ۲۱۔

۱۷؎ ٹی وی انٹرویو بحوالہ سابق۔

۱۸؎ ''مشاہیر اہل علم کی محسن کتابیں، ص ۱۱۱۔

امیر حبیب اللہ خاں کے سامنے ڈپٹی نذیر احمد کی ذہانت اور شعر گوئی کے جس دلچسپ واقعے کا ذکر علامہ میمن نے کیا، اسے مرزا فرحت اللہ بیگ نے اپنی معروف کتاب ''نذیر احمد کی کہانی کچھ ان کی کچھ اپنی زبانی'' میں یوں بیان کیا ہے:

> ''امیر حبیب اللہ خان بقرعید کے دن دہلی میں تھے، اس روز جمعہ تھا، صبح کو بقرعید کی نماز عیدگاہ میں پڑھی اور جمعہ کی نماز جامع مسجد میں۔ شام کو سرکٹ ہاؤس میں دربار کیا۔ اسی دربار میں آٹھ یا نو دہلی کے ہندو امیر اور اسی قدر مسلمان مشاہیر بلائے گئے، ان میں ایک مولوی صاحب (ڈپٹی نذیر احمد) تھے۔ سرہنری میک موہن نے ان لوگوں کا تعارف امیر صاحب سے کرایا۔ جب مولوی صاحب کی باری آئی اور ان کی تعریف سرہنری نے کی تو امیر صاحب نے کہا ''آپ کو ان کی تعریف کرنے کی ضرورت نہیں، میں خود ان کی تصانیف بڑے شوق سے پڑھتا ہوں اور تقریباً سب کا ترجمہ بھی کرا چکا ہوں، دیکھنے کا اشتیاق تھا وہ آج پورا ہو گیا''۔ اس کے بعد باتوں ہی باتوں میں پوچھا ''آپ شعر بھی کہتے ہیں؟'' مولوی صاحب نے کہا، جی ہاں کہتا ہوں، مگر آج آپ کی تعریف میں اپنا نہیں دوسروں کا شعر سناؤں گا'' یہ کہہ کر متنبی کا یہ شعر پڑھا:
>
> عیدٌ و عیدٌ و عیدٌ صِرنَ مجتمعا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجـــہُ الـــحبـــیـــب و یـــوم الـــعـیـــد و الـــجـــمـــعـــا

موقع کے لحاظ سے یہ شعر اتنا برمحل ہو گیا کہ متنبی کو نصیب بھی نہ ہوا ہوگا۔ اور خاص کر حبیب کے لفظ نے شعر میں جان ڈال دی۔ دربار چمک اٹھا۔ امیر حبیب اللہ خاں نے اٹھ کر مولوی صاحب کو گلے سے لگا لیا اور اتنے بوسے دیے کہ مولوی صاحب گھبرا گئے۔ دوسرے روز جو انھوں نے اس واقعے کا ذکر ہم سے کیا، اس کو انھی کے الفاظ میں دہرانا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ کہنے لگے ''بھئی میں تو شعر پڑھ کر مصیبت میں پھنس گیا۔ شعر پڑھنا تھا کہ یہ معلوم ہوا کہ کسی شیر نے آکر مجھے دبوچ لیا۔ اس میرے شیر کا سوا گز چوڑا سینہ، میں ٹھہرا چھوٹے قد کا آدمی، اس نے جو پکڑ کر بھینچا تو ادھر تو ہڈیاں پلپلی ہوگئیں، ادھر دم گھٹنے لگا۔ اس کی گرفت سے نکلنے کی ہزار کوشش کرتا ہوں، جنبش تک نہیں ہوتی۔ قسم خدا کی اس وقت تک ہڈیوں میں درد ہو رہا ہے۔ بارے خدا خدا کر کے گرفت ڈھیلی ہوئی تو میں ذرا علیحدہ ہوا۔ ابھی پوری طرح سانس بھی نہ لے پایا تھا کہ اس نے میرے گلے میں باہیں ڈال کر بوسے پر بوسہ لینا شروع کیا۔ بھلا مجھ بڈھے کو دیکھو اور امیر صاحب کی اس حرکت کو دیکھو۔ کچھ تعریف کا یہ طریقہ افغانستان ہی میں اچھا معلوم ہوتا ہوگا، مجھے تو مارے شرم کے پسینے چھوٹ گئے۔ وہ اللہ کا بندہ ذرا دم لیتا اور سبحان اللہ کہہ کر پھر لپٹ جاتا۔ لپٹتا اور لپٹتے ہی بوسے پر بوسہ لینا شروع کرتا۔ بیچارے دوسرے بھلے آدمی بیٹھے ہوئے کیا کہتے ہوں گے۔ جب میں نے اس مصیبت سے رہائی پائی تو میری ناک سے پسینہ اس طرح بہہ رہا تھا جس طرح کسی ٹوٹی صراحی میں سے پانی رستا ہے۔ نا بھائی نا، ایسے درباروں کو میرا دور ہی سے سلام ہے، کون شعر پڑھ کر اپنی ہڈیاں تڑوائے''۔ مولوی صاحب اپنی ہڈیاں سہلاتے جاتے اور یہ قصہ بیان کرتے جاتے تھے مگر ان کے چہرے سے معلوم ہوتا تھا کہ خوشی کے مارے دل کھلا جا رہا ہے اور سمجھ رہے ہیں کہ شعر کی داد اس طرح اور اس رنگ میں آج تک نہ کسی شاعر کو ملی ہے اور نہ ملے گی''۔ (دیکھیں 'نذیر احمد کی کہانی کچھ ان کی کچھ اپنی زبانی'، ص ۱۰۳)

۱۹ ''مشاہیر اہل علم کی محسن کتابیں'' ص ۱۱۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰؎ ''افاداتِ مولانا عبدالعزیز میمن'' از پروفیسر سید محمد سلیم، ص ۲۲۔

۲۱؎ شیخ حسین بن محسن انصاری ۱۴/ جمادی الاولیٰ ۱۲۴۵ھ کو حدیدہ یمن میں پیدا ہوئے۔ صرف ۱۳ برس کی عمر میں قرآن حفظ کیا۔ حدیث کی تعلیم امام شوکانی کے صاحب زادے امام صفی الدین سے حاصل کی اور سند حاصل کی۔ ۱۸۷۹ء میں بھوپال تشریف لائے اور وہیں تقریباً ۲۰ برس تک موتی مسجد میں حدیث کی تعلیم دی۔ آپ کے تلامذہ میں نواب محمد صدیق حسن خاں، مولانا وحید الزماں حیدرآبادی، مولانا حیدر حسن خاں ٹونکی، مولانا حکیم سید عبدالحی، مولانا حبیب الرحمٰن شروانی جیسے مشاہیر وقت شامل تھے۔ حافظے کا یہ عالم کہ فتح الباری (شرح صحیح بخاری) کی تیرہ ضخیم جلدیں آپ کو حفظ تھیں۔ آپ کی سند حدیث نہایت اعلیٰ اور علمائے حدیث کے لیے وجہ افتخار سمجھی جاتی ہے۔ آپ کا انتقال ۱۱/ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۷ھ کو بھوپال میں ہوا (بحوالہ ''گلزارِ یمن'' از یحییٰ خلیل عرب انصاری)۔

۲۲؎ اس سند کے مکمل متن کے لیے ملاحظہ فرمائیں مجلہ المجمع العلمی الھندی (میمن نمبر) ج ۱، ص ۳۰۔

۲۳؎ دیکھیے ''محاضرات میمن'' از ڈاکٹر نبی بخش خاں بلوچ، ص ۱۳۔

۲۴؎ علامہ میمن کی ریکارڈ شدہ یادداشتیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نمبر ۳

قیامِ امروہہ و رامپور بحیثیت طالب علم

(۱۹۰۹ء تا ۱۹۱۳ء)

دہلی سے امروہہ روانگی اور قیام

علامہ میمن دور طالب علمی میں بھی خوب سے خوب تر کی تلاش میں کوشاں رہے۔ دہلی میں مروجہ کتب درسِ نظامی نیز ڈپٹی نذیر احمد سے عربی ادب کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اواخر ۱۹۰۸ء میں وہ امروہہ تشریف لے گئے تاکہ وہاں رہ کر اپنی علمی تشنگی دور کریں۔ اس بارے میں پروفیسر محمود میمن صاحب لکھتے ہیں:

> ''۱۹۰۸ء کے اواخر میں انھوں (علامہ میمن) نے دہلی کو خیر باد کہا اور امروہہ تشریف لے گئے اور وہاں تقریباً ایک سال قیام کیا اور فقہ کی خصوصی تعلیم حاصل کی''۔[1]

اوپر لکھا گیا کہ امروہہ میں علامہ میمن نے تقریباً ایک سال قیام کیا۔ حقیقتاً یہ قیام ایک سال سے کم تھا۔ وہ ۱۹۰۹ء میں امروہہ پہنچے اور ۱۹۱۰ء کے اوائل میں وہاں سے رامپور تشریف لے گئے۔ علامہ میمن کے قیام امروہہ کی تفصیل بہت کم دستیاب ہیں۔ وہاں انھوں نے کن کن اساتذہ سے کون کون سی کتب پڑھیں اس کی تفصیل اب تک کہیں نہیں ملی۔ البتہ مولانا احمد حسن محدث امروہوی سے ان کے تلمذ کا ذکر مولانا کے پوتے ڈاکٹر وقار احمد رضوی صاحب نے یوں کیا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مولانا عبدالعزیز میمن سے میرا ایک تعلق یہ بھی ہے کہ وہ میرے دادا مولانا احمد حسن محدث امروہی[2] کے شاگرد تھے اور انھوں نے میرے دادا کے قائم کردہ مدرسۂ عربیہ جامع مسجد امروہہ میں تعلیم حاصل کی تھی۔ دورانِ حصولِ تعلیم وہ مدرسۂ مذکورہ کے ہوسٹل میں رہتے تھے۔ مجھے یہ بات خود بھی نہیں معلوم تھی، یہ بات مجھے مولانا محمود احمد عباسی نے بتائی تھی اور انھوں نے ہی میرا تعارف ۱۹۷۳ء میں علامہ موصوف سے کرایا تھا''[3]۔

اسی طرح علامہ میمن کے قیام امروہہ سے متعلق نصراللہ خاں لکھتے ہیں:

''۱۹۰۸ء میں امروہہ آئے۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی کے شاگردِ رشید، احمد حسن مرحوم سے استفادہ کیا''[4]۔

ہماری تحقیق کے مطابق مولانا احمد حسن سے علامہ میمن کا تلمذ ثابت نہیں۔ اس کی چند وجوہات درج ذیل ہیں:

۱۔ نہ تو علامہ میمن نے کبھی ذکر کیا، نہ ان کے صاحبزادے یا ان کے کسی شاگرد نے ان کی روایت سے یہ بات لکھی کہ وہ مولانا احمد حسن کے شاگرد رہے۔

۲۔ ڈاکٹر وقار احمد رضوی نے یہ بات محمود احمد عباسی صاحب سے سنی تھی لیکن عباسی صاحب کے ذریعے علامہ میمن سے تعارف کے باوجود کبھی میمن صاحب نے ان کے جدامجد سے تلمذ کا ذکر نہ کیا حالانکہ رضوی صاحب سے اولین تعارف کے بعد علامہ میمن پانچ برس اور جیے اور اس دوران رضوی صاحب کی ان سے مسلسل ملاقاتیں ہوتی رہیں جیسا کہ اس مضمون میں رضوی صاحب آگے لکھتے ہیں:

''اس کے بعد میں اکثر ان کی خدمت میں بہادر آباد والی قیام گاہ پر حاضر ہوتا تھا۔ وہ مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوتے تھے اور مجھے ان کی شفقت سے دلی طمانیت ہوتی تھی۔ میں اکثر اپنی علمی تشنگی کو بجھانے ان کے پاس جاتا تھا اور اس بحرِ زخار سے مستفید ہوتا تھا''[5]۔

۳۔ اس بارے میں سب سے اہم اور فیصلہ کن بات ڈاکٹر خورشید رضوی صاحب نے لکھی ہے جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پتا چلتا ہے کہ قیام امروہہ کے دوران علامہ میمن کی مولانا احمد حسن صاحب سے ملاقات ضرور ہوئی لیکن وہ ان کے شاگرد نہیں تھے۔ ڈاکٹر خورشید رضوی اس بارے میں لکھتے ہیں:

''صارم صاحب[6] مجھے ان (علامہ میمن) کے کمرے میں لے گئے اور میرے ننھیالی جد مولانا احمد حسن محدث امروہوی کے حوالے سے میرا تعارف کرایا۔ میمن صاحب نے مصافحہ فرمایا اور بتایا کہ وہ ایک زمانے میں امروہہ گئے تھے اور مولانا امروہوی سے ملے تھے''[7]۔

ڈاکٹر خورشید رضوی، مولانا احمد حسن محدث امروہوی کے پڑنواسے ہیں۔ راقم کی لاہور میں ڈاکٹر صاحب سے اس بارے میں گفتگو ہوئی تو انھوں نے یہی فرمایا کہ علامہ میمن نے مولانا احمد حسن امروہوی سے تلمذ کا کبھی ذکر نہیں کیا۔

مورخہ ۳ راکتوبر ۲۰۰۵ء کو راقم الحروف نے ڈاکٹر وقار احمد رضوی صاحب سے اس بارے میں گفتگو کی تو انھوں نے فرمایا کہ علامہ میمن نے ڈاکٹر عطیہ خلیل عرب کے گھر انھیں انٹرویو ریکارڈ کرایا تھا جس میں بیان کیا تھا کہ انھوں نے مولانا احمد حسن سے استفادہ کیا ہے۔ ڈاکٹر رضوی صاحب کے بقول انٹرویو کی کیسٹ اور مسودہ ڈاکٹر عطیہ خلیل صاحبہ کے پاس محفوظ ہے۔ راقم الحروف کی ڈاکٹر عطیہ خلیل عرب صاحبہ سے متعدد ملاقاتیں ہوئیں جن میں تقریباً ہر ملاقات میں علامہ میمن یا علامہ خلیل عرب کا ذکرِ خیر ضرور ہوا اور انھوں نے بعض نادر چیزیں بھی پیشِ نظر کتاب کے لیے دیں لیکن کسی ملاقات میں مذکورہ کیسٹ یا انٹرویو کا ذکر انھوں نے نہیں کیا۔ ایک سے زائد مرتبہ معلوم کرنے پر بھی انھوں نے یہی فرمایا کہ ایسا کوئی کیسٹ ان کے پاس نہ تھا اور نہ اب ہے۔ ڈاکٹر وقار احمد رضوی صاحب نے اپنے مضمون میں اس انٹرویو یا کیسٹ کا کہیں ذکر نہیں کیا ہے۔

امروہہ سے رامپور اور قیام رامپور

علامہ میمن کی پوری زندگی اس حقیقت کو ظاہر کرتی ہے کہ انھوں نے ہمیشہ علم کو برائے علم حاصل کیا نہ کہ اسناد کے حصول کی خاطر۔ ایامِ طالب علمی میں انھوں نے ایک پسماندہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاقے سے علمی سفر کا آغاز کیا اور اس عہد کے معروف علمی مراکز تک پہنچے اور کاملین سے فیض یاب ہوئے۔ اس عہد میں رامپور برصغیر پاک و ہند کا بہت بڑا علمی مرکز تھا۔ یہاں مدرسہ عالیہ جیسا ملک گیر شہرت کا تعلیمی ادارہ تھا جس کے صدر مدرس علامہ طیب عرب مکی[۸] تھے۔ جیسا کہ گزشتہ باب میں ذکر ہوا، قیامِ دہلی کے دوران ہی علامہ میمن کا رجحان عربی ادب کی جانب ہو چکا تھا۔ امروہہ سے رامپور روانگی کی اصل وجہ یہی تھی کہ امروہہ ان کے عزم و حوصلے کے لیے مناسب مقام نہیں تھا، وہ حصول علم کی خاطر کسی کامل کے متلاشی تھے اور یہ شخصیت رامپور میں علامہ طیب عرب مکی کی تھی جن سے وہ عربی ادب کی تعلیم حاصل کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ اوائل ۱۹۱۰ء میں علامہ میمن امروہہ سے رامپور پہنچے اور مدرسہ عالیہ رامپور میں داخلہ لیا۔ ان کے سفر رامپور اور قیام رامپور کی وجوہات پر شیخ نذیر حسین یوں روشنی ڈالتے ہیں:

> ''اس زمانے میں معقولات کا بڑا شہرہ تھا۔ قدیم فلسفہ اور منطق کی کتابیں پڑھے بغیر کوئی شخص صحیح معنوں میں عالم کہلانے کا مستحق نہیں سمجھا جاتا تھا۔ ان علوم کا سب سے بڑا مرکز مدرسہ عالیہ رام پور تھا۔ علامہ محمد طیب مکی صدر مدرس تھے جو بلند پایہ ادیب تھے۔ ان کی علمی شہرت کی وجہ سے نہ صرف ہندوستان بلکہ افغانستان اور ترکستان تک کے طلبہ رام پور کھنچے چلے آتے تھے۔ میمن صاحب نے رام پور جا کر علامہ طیب صاحب سے استفادہ کیا''[۹]۔

منشی فاضل اور مولوی فاضل کے امتحانات میں نمایاں کامیابی

قیامِ رامپور کے دوران ہی علامہ میمن نے ۱۹۱۱ء میں پنجاب یونیورسٹی سے منشی فاضل اور اس کے دو برس بعد ۱۹۱۳ء میں اسی یونیورسٹی سے مولوی فاضل کے امتحانات دیے اور دونوں میں تمام طلبہ میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کیے۔ اس کے علاوہ فلسفہ اور انگریزی زبان کی تعلیم بھی اسی زمانے میں حاصل کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ میمن نے اپنی ریکارڈ شدہ یادداشتوں میں سفر لاہور برائے شرکت امتحان مولوی فاضل، اس سے قبل امرتسر میں دو ماہ کا قیام اور مولوی فاضل کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے حوالے سے فرمایا:

''۱۹۱۳ء کے جون میں لاہور آ کر مولوی فاضل کا امتحان دیا جس میں پوری یونیورسٹی میں فرسٹ کلاس فرسٹ آیا۔ مجھے یاد ہے میرا ریکارڈ چالیس برس تک رہا اور میرے جتنے نمبر اس عرصے میں کسی کو نہ ملے۔ مولانا اصغر علی روحی کے صاحبزادے ڈاکٹر صوفی ضیاء الحق کو اس کے چالیس برس بعد مجھ سے زیادہ نمبر ملے لیکن اتنے نمبر ملنے کی ایک وجہ یہ تھی کہ بعد میں بڑی رواداری کے ساتھ نمبر دیے جاتے تھے، ہمارے زمانے میں نمبر بڑی سختی سے دیے جاتے تھے۔ تقریباً دو ماہ تک میں نے امرتسر میں قیام کیا اور وکیل اخبار کے پرچے 'تہذیب الاخلاق' میں مضمون نگاری کی۔ یہیں مجھے ایک دوست نے اطلاع دی کہ مولوی فاضل میں دو عبدالعزیز بیٹھے تھے ان ہی میں سے ایک فرسٹ کلاس فرسٹ آیا ہے۔ یہ دوسرے عبدالعزیز خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ تھے۔ میرے ان سے ۱۴ نمبر زائد تھے''۔

اس زمانے میں حصول علم اور پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات میں شاندار کارکردگی کے حوالے سے پروفیسر محمد محمود میمن لکھتے ہیں:

''۱۹۰۸ء کے اواخر میں انھوں نے دہلی کو خیر باد کہا اور امروہہ تشریف لے گئے اور وہاں تقریباً ایک سال قیام کیا اور فقہ کے لیے خصوصی تعلیم حاصل کی پھر سوچا کہ امروہہ ان کے عزم اور حوصلے کے لیے نامناسب ہے اس لیے ۱۹۱۰ء میں رامپور چلے گئے اور رامپور ہی کے قیام کے دوران ۱۹۱۱ء میں پنجاب یونیورسٹی سے منشی فاضل کا امتحان پاس کیا اور پوری یونیورسٹی میں اوّل آئے۔ ۱۹۱۲ء میں فلسفہ اور کچھ انگریزی پڑھنی شروع کی اور ۱۹۱۳ء کے جون کے مہینے میں لاہور آ کر مولوی فاضل کا امتحان دیا اور پوری یونیورسٹی میں اوّل آئے اور ریکارڈ رکھا جو بقول ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

The University of the Panj

ORIENTAL FACULTY.

SESSION 1913.

This is to certify that Abdul Aziz (Asif)
Reg. No. K. X. 89 son of Abdul Karim and
a private student of the Delhi District to pursue the
Maulvi Fazil (Honours in Arabic Language, Literature and Law)
Examination of the Panjab University in First Division.
He stood First in order of merit.

Senate Hall.
Lahore:
The 11th July, 1913.

REGISTRAR,
Panjab University.

مولوی فاضل کی سند کا عکس۔ اس امتحان میں علامہ میمن نے تمام طلبہ میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کیے اور یہ ریکارڈ چالیس سال تک کوئی نہ توڑ سکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریباً چالیس سال تک قائم رہا اور یہاں سے پھر رامپور لوٹ گئے''۔[10]

درج بالا بیان سے پتا چلتا ہے کہ منشی فاضل کا امتحان علامہ میمن نے رامپور ہی میں ۱۹۱۱ء میں دیا اور ۱۹۱۳ء کے ماہ جون میں لاہور آکر مولوی فاضل کا امتحان دیا اور اپنی قابلیت کی وجہ سے دونوں امتحانوں میں اوّل بدرجہ اوّل (First Class First) آئے[11]۔

اس زمانے میں علامہ میمن شاعری سے بھی شغف رکھتے تھے۔اس دور کے عربی اور فارسی کلام کے نمونے ہم نے پیش نظر کتاب میں شامل کیے ہیں۔شاعری میں علامہ میمن ''اسیف'' تخلص کرتے تھے جیسا کہ مولوی فاضل کی سند میں نام کے آگے قوسین میں asif لکھا ہوا ہے۔

مدرسۂ عالیہ رامپور کے اساتذہ

علامہ میمن نے دورانِ قیام رامپور جن جن اساتذہ سے استفادہ کیا ان میں درج ذیل کا ذکر ان کے حالات میں ملتا ہے:

۱۔علامہ فضل حق رامپوری [12]

۲۔شیخ محمد طیب عرب مکی۔

۳۔شاداں بلگرامی۔[13]

۴۔مولوی عبدالعزیز۔

علامہ فضل حق رامپوری اور شیخ محمد طیب عرب مکی سے آپ نے عربی ادب میں استفادہ کیا جبکہ شاداں بلگرامی سے ادبِ فارسی کی تکمیل کی۔

اس زمانے میں علامہ میمن عربی کے علاوہ فارسی زبان میں بھی شاعری کرتے تھے اور ''اسیف'' تخلص رکھتے تھے۔اس دور کی فارسی شاعری کا نمونہ ہمیں شاداں بلگرامی کی کتاب ''کشف المعظلات'' میں ملتا ہے جس میں انھوں نے شاداں مرحوم کو اپنا استاد لکھا ہے۔مکمل نظم باب نمبر ۱۵ میں ملاحظہ فرمائیں۔اس کے علاوہ علامہ میمن کا اہم خط بنام شاداں بلگرامی باب نمبر ۱۶ مطالعہ میں فرمائیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رامپور سے لاہور

علامہ میمن جون ۱۹۱۳ء میں رامپور سے لاہور پہنچے۔ جیسا کہ اوپر ذکر آیا، لاہور آمد کی اصل غرض یہ تھی کہ پنجاب یونیورسٹی کے تحت مولوی فاضل کے امتحان میں شرکت کریں۔ اس دور میں علامہ شدید مشکل حالات سے گزر رہے تھے لیکن ہمت اور حوصلہ اس قدر تھا کہ اپنی منزل کی راہ میں کبھی ان حالات سے ہار نہ مانی۔ اس صورت حال کی وجہ سے آپ نے امرتسر کے معروف اخبار ''وکیل'' کے دفتر میں ملازمت حاصل کی۔ اسی اخبار کے دفتر سے ''تہذیب الاخلاق'' نامی رسالہ بھی نکلتا تھا۔ اس رسالے کے لیے آپ نے تقریباً ۲۰ یا ۲۲ روز تک کام کیا لیکن جلد ہی حالات نے ایسی کروٹ لی کہ ان کو مولوی فاضل کے امتحان میں نمایاں کامیابی کی اطلاع امرتسر میں ملی جس کے بعد وہ امرتسر سے لاہور پہنچے۔ اس کے بعد کی تفصیلات علامہ میمن نے اپنے ٹی وی انٹرویو میں یوں بیان فرمائیں:

> ''وکیل اخبار کے دفتر سے ''تہذیب الاخلاق'' جو سعید احمد خاں (علی گڑھ والے) نکالتے تھے، وہاں میں نے غالباً ۲۲ دن کے لگ بھگ کام کیا ہوگا اتنے میں مجھے اطلاع ملی کہ میں نے پنجاب یونیورسٹی سے جو مولوی فاضل کا امتحان دیا تھا، اس میں دو عبدالعزیز فرسٹ کلاس میں آئے ہیں۔ دونوں میں فرسٹ کون ہے یہ نہیں معلوم تھا۔ بعد کو مجھے لاہور سے یہ اطلاع آئی کہ تم ہی فرسٹ کلاس بھی ہو اور فرسٹ بھی ہو اور وہ دوسرے عبدالعزیز، اگرچہ بہت قابل آدمی ہیں لیکن شاید دس بارہ نمبر مجھ سے کم ہیں۔ پھر پنجاب یونیورسٹی نے مجھے بلایا اور کہا کہ تمہیں اسکالر شپ دیں گے، تم آئندہ اپنی تعلیم جاری رکھنا مگر اس زمانے میں موسمی بخار کا دور تھا اور میں بہ مشکل بیس بائیس دن لاہور میں رہا۔ اس عرصے میں ایڈورڈز کالج پشاور[14] میں ایک مولوی صاحب استاد تھے جن کی پرنسپل سے کوئی کھٹ پٹ (اختلاف) ہوگئی اور پرنسپل صاحب نے ہمارے پرنسپل (وولنر[15]) کو تار دیا کہ مجھے عربی فارسی کا ایک پروفیسر چاہیے۔ الغرض وہ مجھ تک نوبت آئی اور میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلے میں تار کے ذریعے ان سے بات کی اور مجھے وہاں بلا لیا گیا اور میری تنخواہ وہاں ستر روپے مقرر کی گئی"۔

درج بالا بیان سے پتا چلتا ہے کہ اورینٹل کالج کے پرنسپل پروفیسر وولنر علامہ میمن کی قابلیت اور صلاحیت سے واقف تھے۔ فرسٹ کلاس فرسٹ آنے کی وجہ سے ہی انھیں تعلیمی وظیفے کی پیشکش بھی کی۔ علامہ میمن نے بیان کیا کہ موذی بخار کی وجہ سے انھوں نے وظیفہ کی پیشکش نامنظور کی لیکن ایک اور وجہ اور اہم تر وجہ پیشکش کے عدم قبولیت کی، ان کی کمزور معاشی صورتِ حال تھی۔ یہی وجہ ہے کہ جیسے ہی وولنر کی طرف سے انھیں ایڈورڈز کالج پشاور میں لیکچرر شپ کی پیشکش ہوئی، انھوں نے اسے قبول کر لیا۔ انھیں توقع تھی کہ ان کی تنخواہ ۱۵۰ روپے ہو گی جبکہ اس دور میں لیکچرر کی تنخواہ ۷۵ روپے تھی جس کی تفصیل آگے بیان کی جائے گی۔ ایڈورڈز مشن کالج کی پیشکش کے بارے میں پروفیسر محمود میمن لکھتے ہیں:

"ایڈورڈز کالج پشاور میں اس وقت عربی اور فارسی کے لیکچرار کی جگہ خالی تھی۔ مسٹر وولنر نے ابا حضور کے متعلق ایڈورڈز کالج پشاور کے پرنسپل کو تار کے ذریعے آگاہ کیا اور ابا حضور کو ہدایت کی کہ جلد پشاور پہنچ جائیں چنانچہ ۱۹۱۳ء کے آخر سے پشاور میں ملازمت کا آغاز کیا اور ۱۹۲۰ء تک وہیں ملازمت کی"[16]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواشی

۱۔ ''والد محترم علامہ پروفیسر عبدالعزیز میمن مرحوم و مغفور: ایک عالم اور ایک انسان'' از پروفیسر محمد محمود میمن،

۲۔ مولانا سیّد احمد حسن محدث امروہوی برصغیر پاک و ہند کے نامور محدث تھے۔ آپ نے سند حدیث حضرت شاہ عبدالغنی محدث دہلوی سے حاصل کی تھی۔ آپ ۱۸۵۰ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے دینی تعلیم دارالعلوم دیوبند سے حاصل کی اور حضرت مولانا امداداللہ مہاجر مکیؒ سے بیعت ہوئے۔ جامع مسجد امروہہ میں آپ نے مدرسہ کی بنیاد رکھی وہیں تاعمر درس دیتے رہے۔ آپ کا انتقال ۱۹۱۲ء میں ہوا۔ تدفین جامع مسجد امروہہ میں ہوئی۔ (بحوالہ ''تذکرہ علمائے ہند'' ترجمہ محمد ایوب قادری)

۳۔ ''آفتاب علوم و معارف'' از وقار احمد رضوی، ماہنامہ سب رس کراچی، یادِ رفتگاں نمبر حصہ دوم، اپریل ۱۹۸۲ء، ص ۱۵۱۔

۴۔ ''کیا قافلہ جاتا ہے'' از نصر اللہ خاں، مکتبہ تہذیب و فن کراچی ۱۹۸۴ء، ص ۱۱۔

۵۔ آفتاب علوم و معارف از وقار احمد رضوی

۶۔ مولانا عبدالصمد صارم الازہری عربی زبان و ادب کے عالم، مصنف اور مترجم ہونے کے علاوہ ایک ماہر طبیب بھی تھے۔ آپ نے اورینٹل کالج لاہور میں طویل عرصے تک بطور استاد عربی خدمات انجام دیں۔ پیدائش: ۱۹ر دسمبر ۱۹۱۸ء بمقام سیوہارہ (بجنور)، وفات: ۲۹ر دسمبر ۲۰۰۳ء لاہور۔

۷۔ علامہ عبدالعزیز میمن از ڈاکٹر خورشید رضوی در کتاب ''تالیف'' ص ۵۴۔

۸۔ علامہ شیخ طیب عرب مکی کے بارے میں سیّد ابوالخیر مودودی لکھتے ہیں:

''عرب محمد طیب نوادر عالم سے ایک نادرہ تھے۔ علوم کا بہتا دریا، وطن مکہ تھا، نہ جانے ہندوستان کس طرح آنکلے۔ مولوی فضل حق خیر آبادی (متوفی ۱۸۶۱ء) سے معقولات میں کمال حاصل کیا۔ نقلی علوم میں صاحب دستگاہ تھے۔ کتاب سے بے نیاز، ان کا علم ان کے سینے میں تھا۔ ادب میں اپنا جواب نہیں رکھتے تھے۔ کلام جاہلیت پر اس قدر عبور تھا کہ گھنٹوں قصیدے پر قصیدے مسلسل سنے جایئے۔ پڑھنے کے انداز سے شعری تصویر کی عکاسی کر دیتے اور لہجے سے شعر کی بوئیں نمایاں کر دیتے۔ نکاتِ سخن بیان کرتے اور دادِ سخن دیتے۔ مماثل یا متماثل شعر سنانے کی لہر آجائے تو گھنٹوں ہم رنگ و ہم معنی شعر سنے جایئے۔ جس محفل میں بیٹھ جاتے کسی کا چراغ نہ جلنے دیتے'' (نقوش ''ادبِ عالیہ نمبر'' ص ۴۳۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۔ مولانا عبدالعزیز میمن چند یادیں از شیخ نذیر حسین ، ماہنامہ معارف اعظم گڑھ ،جنوری ۱۹۷۹ء۔

۱۰۔ والد محترم علامہ عبدالعزیز میمن مرحوم ومغفور: ایک عالم اور ایک انسان از پروفیسر محمد محمود میمن۔

۱۱۔ مولوی فاضل میں نمایاں کامیابی پر پنجاب یونیورسٹی کی سند کا عکس ص 72 پر ملاحظہ فرمائیے۔

۱۲۔ علامہ فضل حق رامپوری ۱۸۷۸ء میں رامپور میں پیدا ہوئے۔ حفظ قرآن اور ابتدائی کتب رامپور ہی میں پڑھیں۔ حکیم عبدالکریم خان رامپوری اور مولانا لطف اللہ علی گڑھی سے کتب معقول ومنقول اور حدیث وتفسیر کی تعلیم حاصل کی۔ بھوپال میں شیخ حسین عرب سے سند حدیث حاصل کی۔ اس کے بعد رامپور آ گئے اور مولانا عبدالحق خیر آبادی سے کتب معقولات پڑھیں۔ ۱۹۰۹ء یا ۱۹۱۰ء میں مدرسۂ عالیہ رامپور میں تقرری ہوئی۔ بعد ازاں مدرسے کے پرنسپل بنائے گئے۔ انتقال ۱۹۴۰ء میں ہوا۔ (تذکرہ کاملانِ رامپور)

۱۳۔ سید اولاد حسین شاداں بلگرامی ۱۸۶۹ء میں آرہ میں پیدا ہوئے۔ تین برس کی عمر میں خاندان کے ہمراہ بلگرام آ گئے۔ دادا سے فارسی کی تکمیل کے بعد ۱۸۸۲ء میں لکھنؤ آ گئے اور مزید تعلیم حاصل کی۔ ۱۸۹۰ء میں انگریزی مڈل کا امتحان پاس کیا۔ ۱۸۹۳ء سے مدرسی کا آغاز کیا۔ ۱۸۹۷ء میں پنجاب یونیورسٹی سے منشی عالم اور ۱۸۹۸ء میں اسی یونیورسٹی سے منشی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۰۱ء میں مدرسۂ عالیہ رامپور میں استاد فارسی مقرر ہوئے۔ ستمبر ۱۹۲۳ء تا ستمبر ۱۹۳۸ء اورینٹل کالج لاہور میں فارسی کے استاد رہے۔ اس کے بعد آپ رام پور چلے گئے جہاں ۱۷ جنوری ۱۹۴۸ء کو انتقال ہوا۔

آپ کی تصنیفات وتالیفات میں شرح نادرہ مع تصحیح، شرح مرد خسیس مع ترجمہ ومقدمہ وفرہنگ، فرہنگ حاجی بابا مع سوانح، روح المطالب فی شرح دیوانِ غالب، حواشی دفتر ابوالفضل، حواشی سیاحت نامہ ابراہیم بیگ وغیرہ شامل ہیں۔

۱۴۔ ایڈورڈز کالج پشاور صوبہ سرحد کا پہلا کالج ہے۔ اس کی ابتدا چرچ مشنری اسکول کی حیثیت سے ہوئی جو ۱۸۵۵ء میں کوہاٹی گیٹ اندرون پشاور شہر میں قائم کیا گیا تھا۔ یکم مئی ۱۹۰۰ء کو یہاں کالج کی کلاسوں کا آغاز کیا گیا۔ اسی موقع پر اسے سر ہربرٹ ایڈورڈز کے نام سے موسوم کیا گیا جو ۱۸۵۳ء تا ۱۸۵۸ء پشاور کے کمشنر رہے۔ ۷؍جنوری ۱۹۱۰ء کو کالج کی نئی اور خوبصورت عمارت کا افتتاح ہوا۔ یہ عمارت تاریخی اہمیت کے حامل علی مردان خان باغ کا حصہ تھا اور کالج کے قیام سے قبل اس مقام پر علی مردان خان کی شہزادی کی رہائش گاہ تھی۔ یہ تاریخی کالج اپنے قیام کی صد سالہ تقریبات ۱۴؍اپریل تا ۳۰؍اپریل ۲۰۰۰ء منا چکا ہے۔ بقول ڈاکٹر احمد خان صاحب ،اس تاریخی کالج کا نام ۱۹۵۲ء تک 'ایڈورڈز مشن کالج' تھا، بعد ازاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشن کا لفظ نام سے خارج کردیا گیا۔

۱۵؎ ڈاکٹر اے سی وولنر ۱۳ مئی ۱۸۷۸ء کو سٹوفرڈ شائر (انگلستان) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ بارہ برس کی عمر میں کوئین الزبتھ گرامر اسکول میں داخل ہوئے۔ ۱۸۹۷ء میں ٹرنٹی کالج آکسفورڈ میں داخل ہوئے جہاں یونانی و لاطینی کے علاوہ عربی اور سنسکرت کی تعلیم بھی حاصل کی۔ ۱۹ اپریل ۱۹۰۳ء میں انھیں اورینٹل کالج لاہور کا پرنسپل اور پنجاب یونیورسٹی کا رجسٹرار مقرر کیا گیا۔ اس دن سے اپنی وفات (۷ رجنوری ۱۹۳۶ء) تک مسلسل یہ فرائض انجام دیتے رہے۔ ڈاکٹر وولنر نے اورینٹل کالج اور پنجاب یونیورسٹی کی تنظیم وترقی کے سلسلے میں جو خدمات انجام دیں وہ برطانوی تعلیم کی تاریخ میں یادگار ہیں۔ ۱۹۲۸ء میں حکومت ہند نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی اصلاحات وتنظیم کے لیے آپ کی خدمات حاصل کیں (بحوالہ تاریخ یونیورسٹی اورینٹل کالج، مرتبہ غلام حسین ذوالفقار)۔

آج تک پنجاب یونیورسٹی (اولڈ کیمپس) کے سامنے اے سی وولنر کا مجسمہ محفوظ حالت میں موجود ہے۔

۱۶؎ ''والد محترم پروفیسر عبدالعزیز میمن مرحوم ومغفور۔ ایک عالم اور ایک انسان'' از محمد محمود میمن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نمبر۴

قیامِ پشاور

(۱۹۱۳ء تا ۱۹۲۰ء)

پشاور آمد کی وجہ

علامہ میمن کے پشاور پہنچنے کی کچھ تفصیلات آپ پڑھ چکے۔اس بارے میں مزید معلومات پروفیسر سید محمد سلیم کے مضمون سے ملتی ہیں، وہ علامہ میمن کا بیان یوں لکھتے ہیں:

''۱۹۱۳ء میں ایڈورڈز مشن کالج پشاور میں قائم ہوا۔وہاں کے پرنسپل مسٹر مارٹن کو عربی زبان کے استاد کی ضرورت تھی۔انھوں نے استاد کے لیے پروفیسر ڈاکٹر محمد شفیع[1] پرنسپل اورینٹل کالج لاہور کو لکھا۔ میں (علامہ میمن) نے اسی سال مولوی فاضل کے امتحان میں اوّل پوزیشن حاصل کی تھی۔مولوی محمد شفیع مرحوم نے میرا نام اور پتا ان کو بھیج دیا اور مجھے لکھا کہ پشاور چلے جائیں۔میں وہاں پہنچا۔مارٹن نے میرا انٹرویو لیا۔اس نے پوچھا ''کتنی تنخواہ لو گے؟'' میں نے کہا ''پندرہ روپیہ''۔میرے ذہن میں اس وقت یہ بڑی رقم تھی۔مارٹن نے کہا ''نہیں ہم آپ کو ۷۵ روپے دیں گے''۔اس وقت لیکچرار کی تنخواہ ۷۵ روپے تھی''[2]۔

درج بالا مضمون پروفیسر سید محمد سلیم مرحوم نے علامہ میمن کے انتقال (۲۷/اکتوبر ۱۹۷۸ء) کے بعد لکھا تھا اور ان سے یہ واقعات قیام علی گڑھ کے دوران (۱۹۴۴ء) سنے تھے۔اس اقتباس میں بعض واقعاتی اغلاط موجود ہیں جن کی تصحیح ضروری ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

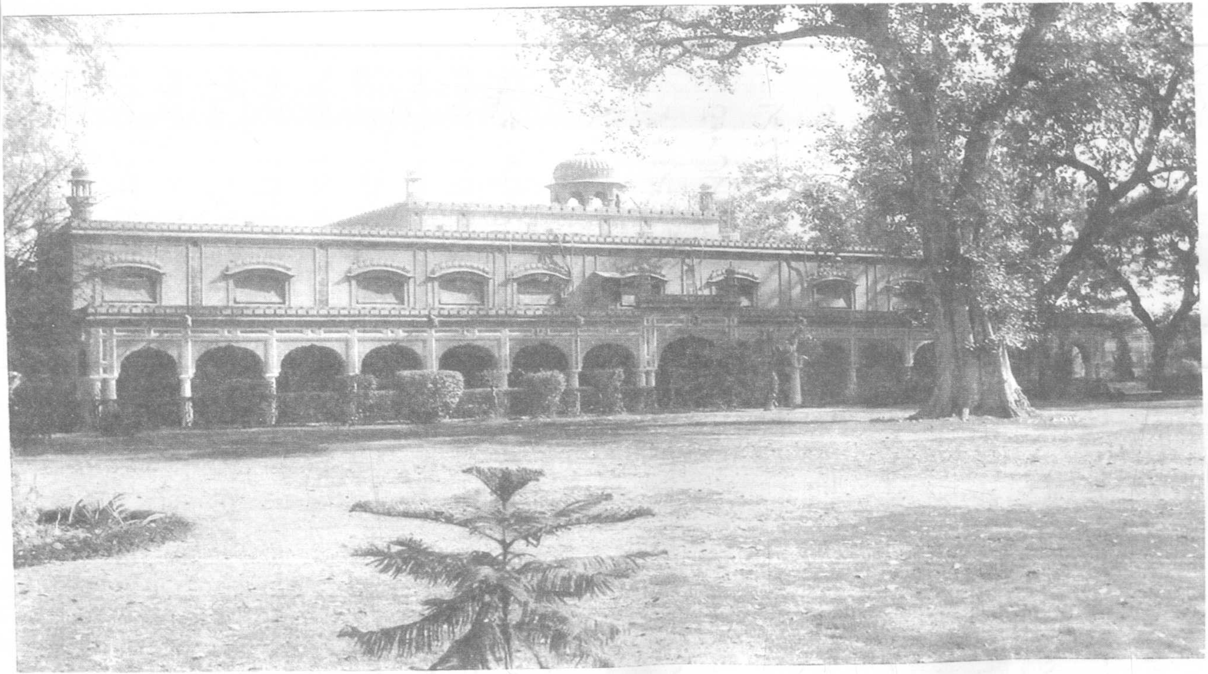

ایڈورڈز کالج پشاور جہاں علامہ میمن نے ۱۹۱۳ء تا ۱۹۲۰ء عربی وفارسی کی تعلیم دی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ ایڈورڈز مشن کالج کے پرنسپل مسٹر مارٹن نے لیکچرار کے لیے مولوی محمد شفیع کو نہیں بلکہ مسٹر وولنر کو لکھا تھا۔

۲۔۱۹۱۳ء میں اورینٹل کالج کے پرنسپل پروفیسر مولوی محمد شفیع نہیں مسٹر وولنر تھے۔اس وقت مولوی محمد شفیع صاحب کالج کے طالب علم تھے۔

درج بالا بیان سے ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ علامہ میمن گو کہ علمی طور پر بہت آگے جا چکے تھے لیکن سادگی اور معصومیت کا یہ عالم تھا کہ لیکچرار کی اسامی کے لیے صرف ۱۵ روپے بطور تنخواہ طلب کیے اور انھیں یہ بھی علم نہ تھا کہ لیکچرار کی تنخواہ ۷۵ روپے ہے۔

قیامِ پشاور کی بعض تفصیلات

راقم پیش نظر کتاب کی خاطر قیام پشاور کی تفصیلات معلوم کرنے کی غرض سے دو مرتبہ پشاور گیا۔ یہاں تک کہ مورخہ ۶ را کتوبر ۱۹۹۸ء کو ایڈورڈز کالج کے وائس پرنسپل، لائبریرین و دیگر عملے سے بھی ملاقات کی لیکن افسوس، نہ تو وہاں کوئی علامہ میمن کے نام سے واقف تھا اور نہ ہی ایسا ریکارڈ موجود تھا جس میں علامہ میمن اور ان کے قیام کا ذکر ہوتا۔اس کے بعد ایڈورڈز کالج کے پرنسپل سے مختصر خط و کتابت ہوئی اور صدر شعبہ عربی پشاور یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر شیخ فتح الرحمٰن کی معیت میں اسلامیہ کالج پشاور کے کتب خانے بھی گیا لیکن افسوس ہے وہاں بھی سات سالہ قیام پشاور کی کوئی تفصیلات نہ ملیں۔ البتہ راقم نے ذاتی کوشش سے قیامِ پشاور کی درج ذیل تفصیلات حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کی:

۱۔ ایڈورڈز کالج میں علامہ میمن سے جن معروف شخصیات نے شرف تلمذ حاصل کیا ان میں تحریک پاکستان کے رہنما سردار عبدالرب نشتر کے علاوہ ارباب محمد عباس، مہر چند کھنہ اور خان عبدالغفار خان کے بھتیجے محمد یونس خان شامل ہیں۔

۲۔ بقول محمد عمر میمن صاحب علامہ میمن کو عربی کے ساتھ ساتھ اردو کے بھی ہزارہا اشعار یاد تھے خصوصاً غالب، اقبال، اکبر وغیرہ کے تقریباً پورے دواوین ان کے حافظے میں محفوظ تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ کبھی انھیں اردو شاعری کی کتب پڑھتے نہیں دیکھا گیا۔ جب ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ پشاور میں قیام کے دوران گرمی بہت محسوس ہوتی تھی چنانچہ وہ روزانہ دوپہر بستر پر پانی چھڑک کر معروف شعراء کی کلیات پڑھتے ۔ ان کا حافظہ اس قدر قوی تھا کہ جب ایک مرتبہ اشعار پڑھ لیتے تو وہ ذہن میں محفوظ ہو جاتے ۔

۳۔ پروفیسر قدرت اللہ فاطمی مرحوم (وفات ۹ نومبر ۲۰۰۳ء)، علامہ میمن کے علی گڑھ میں شاگرد رہے ۔ انھوں نے علامہ میمن کے دورانِ قیام علی گڑھ، ان سے عربی پڑھی تھی ۔ راقم الحروف کی چند برس قبل ان سے ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی اسلام آباد میں ملاقات ہوئی ۔ وہاں انھوں نے علامہ میمن کے قیام پشاور کا یہ واقعہ سنایا۔

”علی گڑھ میں ایک مرتبہ دورانِ ملاقات میں نے انگریزوں کی تعریف کر دی۔ علامہ میمن نے فرمایا کہ تم تحریکِ مجاہدین کے رہنما مولانا عنایت علی عظیم آبادی کے نواسے ہو اور انگریزوں کی تعریف کرتے ہو؟ پھر علامہ میمن نے فرمایا کہ میں اپنے قیامِ پشاور کے دوران انگریزوں کے ظلم کا چشم دید واقعہ بیان کرتا ہوں ۔ اس زمانے میں تحریک مجاہدین سے تعلق رکھنے والے دو آدمیوں کو پکڑا گیا پھر ایک گڑھا کھودا، اس میں چونا بھرا گیا، پھر پانی اور اس کھولتے ہوئے چونے میں سرِ عام انگریزوں نے ان مجاہدین کو ڈال دیا۔ یہ ان کا چشم دید واقعہ تھا۔“

دوسری شادی

قیامِ پشاور کا ایک اہم واقعہ علامہ میمن کی دوسری شادی ہے جو ۱۹۱۵ء میں ہوئی۔ اس بارے میں پروفیسر محمود میمن لکھتے ہیں:

”والد صاحب جس وقت ایڈورڈز کالج پشاور میں ملازم تھے اس وقت ان کی شادی ۱۹۱۵ء میں اپنی پھوپھی کی لڑکی زینب بائی سے ہوئی“۔[۳]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پشاور میں علمی مشاغل

قیام پشاور کے دوران علامہ میمن درس وتدریس کے علاوہ بقیہ وقت علمی مشاغل میں صرف کرتے تھے۔ان مشاغل میں عربی ادب کی کتب اور شاعری کا مطالعہ اور نادر قلمی نسخوں کی نقل حاصل کرنا شامل تھا۔اس بارے میں ۱۹۶۸ء میں عربی لُغت نگاری پر علمی خطبہ دیتے ہوئے اس دور میں نقل کی گئی ایک کتاب کا ذکر اس طرح کیا:

> ''اصمعی کی ایک کتاب ''کتاب الوحوش '' ہے جو ویانا میں چھپی تھی۔قدیم زمانے میں وحشی جانوروں کی بابت اور یہ میں نے اپنے ہاتھ سے پشاور کے قیام کے زمانے میں نقل کی تھی اور یہ دقیانوسی نسخہ میرے ہاتھ کا لکھا ہوا آج سے پچاس برس پہلے کا میرے پاس موجود ہے''[۴]۔

اس کے علاوہ علامہ میمن نے اسی عرصے میں ایک اہم علمی خدمت یہ انجام دی کہ مولوی عبدالرحیم کی تیار کردہ اسلامیہ کالج کے مخطوطات کی فہرست کا اشاعت سے قبل مطالعہ کیا اور اس پر اپنی وسیع معلومات کی روشنی میں تصحیحات اور اضافات کیے۔علامہ میمن کے قلم سے لکھے یہ قیمتی نوٹس فہرست مخطوطات کے آخر میں شایع کیے گئے۔یہ فہرست ۱۹۱۸ء میں آگرہ سے طبع کرائی گئی تھی۔

یہی وہ زمانہ تھا جب علامہ میمن کی تحریری اور تصنیفی سرگرمیوں کا آغاز ہوا۔یہیں انھوں نے جدید مغربی طریقہء تعلیم کا بغور مطالعہ کیا۔عربی، فارسی ادب کے مطالعے میں اضافہ کیا،مصر کے رسالے الزھراء کے لیے عربی مضامین لکھے جو اس رسالے میں شائع ہوئے۔اس کے علاوہ لاہور سے شائع ہونے والے معروف علمی وادبی رسالے ''مخزن'' کے لیے نہایت مفید سلسلہ مضامین ''آداب العربیہ'' بھی لکھا (یہ مکمل مضمون ملاحظہ فرمایئے باب نمبر ۱۵ میں)۔''آداب العربیہ'' ہماری معلومات کی حد تک علامہ میمن کا پہلا اردو مضمون ہے جو کسی معروف رسالے میں شائع ہوا۔نوے سال سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود آج بھی اس مضمون کی تازگی قائم ہے اور عربی زبان وادب کی تعلیم سے متعلق ان کے مشوروں سے آج بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔اس عہد میں ''مخزن'' کے ایڈیٹر علامہ تاجور نجیب آبادی[۵] تھے جنھوں نے اس مضمون سے قبل اپنا نوٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہ ایں الفاظ لکھا:

''ذیل کا گرامی قدر مضمون جناب مولانا عبدالعزیز صاحب میمن پروفیسر مشن کالج پشاور کے رشحاتِ ادب سے ہے۔ مولانا موصوف عربی ادب سے بہت شغف رکھتے ہیں اور ان چند افراد میں سے ہیں جن پر دنیائے ادب فخر کرسکتی ہے۔ یہ مضمون پڑھ کر اہل علم فاضل ادیب کی وسعت معلومات، تبحر علمی اور مزاولتِ فنی کا اندازہ کرسکیں گے''۔[٦]

قیام پشاور کا دوسرا اہم کام پنجاب یونیورسٹی کے بی اے عربی نصاب کی شرح الزهر الجنى من رياض الميمنى کا آغاز ہے۔ اس کا آغاز آپ نے ۱۹۱۷ء میں کیا تھا جیسا کہ آپ کے خط مورخہ ۱۳؍ مارچ ۱۹۱۷ء بنام شاداں بلگرامی میں ذکر ہے۔ علامہ میمن کا یہ خط ملاحظہ فرمایئے باب نمبر ۱۶ میں اور اس کتاب کے مختصر تعارف کے لیے ملاحظہ فرمایئے باب نمبر ۱۱۔

قیام پشاور کے دور کی ایک اہم علمی خدمت

علامہ میمن کے قلم سے قیام پشاور کے زمانے کی ایک اہم علمی خدمت کتب خانہء اسلامیہ کالج میں محفوظ مخطوطات کی فہرست کی تصحیح اور اس میں اضافات ہیں۔ یہ فہرست مولوی عبدالرحیم لائبریرین اسلامیہ کالج پشاور نے بڑی محنت سے تیار کی تھی۔ اس میں دو ہزار سے زائد مخطوطات اور چھ سو اٹھاسی مصنفین کے حالات بڑی محنت سے لکھے۔ انھوں نے اشاعت سے قبل مسودہ علامہ میمن کو بغرض تصحیح و اضافات دکھایا۔ علامہ میمن نے ایک ایک اندراج کا بغور مطالعہ کیا اور اپنی وسیع معلومات کی بنا پر نہ صرف بعض اغلاط کی تصحیح کی بلکہ ضروری اضافات بھی کیے۔ یہ فہرست ۱۹۱۸ء میں آگرہ سے طبع کرا کے لباب المعارف العلمیّة کے نام سے شایع کی گئی۔ اس کے صفحات نمبر ۴۲۵ تا ۴۳۲ پر علامہ میمن کے اضافات و تصحیحات شایع کیے گئے جن کا عکس آئندہ صفحات میں پیش ہے۔ یہاں یہ نکتہ بڑا اہم ہے کہ اضافات و تصحیحات کرتے وقت علامہ میمن کی عمر تیس برس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بھی کم تھی لیکن تبحر علمی، اور وسیع معلومات ان صفحات کے حرف حرف سے ظاہر ہے۔

دارالعلوم اسلامیہ پشاور صوبہ سرحد ۔ ۴۲۵

ضمیمہ چہارم ۔ اس ضمیمہ میں وہ باتیں لکھی گئی ہیں جو مولوی عبدالعزیز صاحب راجکوٹی پروفیسر عربی ایڈورڈ مشن کالج پشاور نے مسودہ کیٹلاگ پر نظر ثانی کر کے اُن کا اضافہ کرنا مناسب خیال کیا۔

حوالہ عدد مسلسل	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز	حوالہ عدد مسلسل	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز
ب) ۸۸	عبدالملک بن جمال الدین بن عصام الدین الاسفرائنی۔ آپ بڑے پایہ کے مصنف تھے قریباً ۸ کتابیں آپ کی یادگار ہیں من جملہ ان کے حاشیہ شرح الجامی آطول وغیرہ ہیں۔ ۹۴۵ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔	۱۱۶۹	از شیخ جمال الدین عبدالرحیم بن الحسن الاسنوی جس کا ۷۷۲ھ ہجری میں انتقال ہوا
۳۸۱	فیروزآبادی کی لڑکی سے والی یمن نے شادی کی نہ کہ برعکس۔	۱۱۷۴	یہ کتاب دیوان ابی نواس نہیں بلکہ "اخبار ابی نواس" ہے اور محمد بن المکرم مصنف لسان العرب المعروف ابن المنظور الافریقی الکاتب کی تصنیف ہے۔ اس میں ابونواس کی مجالس و اخبار و اشعار کا تذکرہ ہے چوں کہ صاحب اغانی نے حالات ابونواس میں لکھا ہے کہ "میں یہاں صرف ابونواس اور اس کی محبوبہ جنان کی خبریں لکھتا ہوں کیوں کہ اس کے عام حالات پہلے لکھ آیا ہوں" حالانکہ اغانی میں اور کہیں اس کے حالات مذکور نہیں۔ اس لئے ابن منظور کو اس کے حالات جمع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ آغانی کے مطبوعہ نسخہ میں ایک مقام پر لکھا ہے کہ "ابونواس کے حالات جمع کئے گئے ہیں" اس کا یہ مطلب ہے کہ اور لوگوں نے اس کے حالات جمع کئے ہیں من جملہ
۳۸۴ و ۳۸۵	الدین الخالص علامہ ابن القیم کی تصنیف نہیں بلکہ نواب صدیق حسن خان کے اشارہ سے کسی ہندی عالم نے یہ مجموعہ مرتب کیا ہے۔		
۱۱۶۵	شارح کا نام وزیر ابوبکر بن عاصم بن ایوب البطلیوسی الاندلسی ہے۔ ان کی شرح دیوان نابغہ ہی چھپی ہے جس پر لکھا ہے کہ ان کی وفات [illegible] میں ہوئی لیکن یہ سراسر غلط ہے کیوں کہ اس کی شرح میں ابوعلی فارسی وغیرہ کے اقوال کا حوالہ آتا ہے۔		

فہرست مخطوطات اسلامیہ کالج پشاور میں علامہ میمن کے قلم سے حواشی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوالہ عدد مسلسل	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز
	اُن کے ایک الوہفان ہے جس کی کتاب امریکہ میں چھپی ہے۔
۱۱۸۶	در حاشیہ زہر الآداب وثمر الالباب از ابو اسحٰق ابراہیم بن علی الحصری القیروانی الشاعر۔ بڑے پایہ کے ادیب اور شاعر نکتہ سنج تھے۔ یاقوت حموی اس کے کلام کو ابو تمام کے کلام کے برابر سمجھتا ہے۔ الجواہر فی الملح والنوادر۔ یہ کتاب المصون وغیرہ اس کی تصنیف ہے۔ شہر منصورہ (تونس) میں ۴۱۳ھ یا ۴۵۳ھ میں علی اختلاف القولین وفات پائی۔
۱۱۸۷	مصنف اخوان الصفا ایک زمانہ تک راز سربستہ رہا۔ بقول بعض یہ کسی امام علوی کی اور بقول بعض کسی معتزلی متکلم کی تصنیف ہے۔ وزیر قفطی فرماتے ہیں کہ مجھے ایک عرصہ کے تجسس کے بعد اس خط سے جو امام ابوحیان توحیدی نے وزیر صمصام الدولہ کے خط کے جواب میں قریباً ۳۷۳ ہجری میں لکھا تھا معلوم ہوا کہ یہ اسی عہد کے کئی علماء کی

حوالہ عدد مسلسل	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز
	تصنیف ہے جس میں سے ابو سلیمان محمد بن معشر البیستی یا مقدسی، ابو الحسن علی بن ہارون الزنجانی، ابو احمد مہرجانی، اور عوفی وغیرہ بھی ہیں۔ ان فلاسفہ نے اس خیال سے کہ شریعت کے حقائق عوام کے ہاتھوں بالکل مسخ ہو گئے اور اب اُن کی تطہیر فلسفہ کی عام فہم کہانیوں کے ذریعہ ہی کی جا سکتی ہے یہ رسائل لکھے۔ اور ان کی بہت سی کاپیاں کتب فروشوں میں تقسیم کر دیں اور اپنا نام ظاہر نہ کیا ابوحیان کہتے ہیں میں نے اپنے استاذ ابو سلیمان منطقی سجستانی کو کچھ رسائل دکھائے تو فرمانے لگے کہ یہ کوئی نئی کوشش نہیں۔ اس سے پیشتر بھی شریعت اور علوم فلسفہ کو ملا دینے کی متعدد کوششیں کی گئیں جو ناکام و غیر مشکور رہیں۔ پھر آگے چل کر اُن مسائل سے تفصیلی بحث کی ہے۔
۱۱۸۹	شریشی۔ ان کی وفات اپنے وطن شریش (اندلس) ۶۱۹ ہجری میں ہوئی۔ ابن الابار کہتے ہیں کہ بلنسیہ میں ۶۱۶ ہجری میں میں ان سے ملا اور شرح مقامات کی سماعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوالہ عدد	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز	حوالہ عدد	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز
    ۱۲۳۰ ۱۲۳۱	کی۔ مختصر نوادر القالی۔ شرح الایضاح شرح الجمل وغیرہ ان کی تصنیف ہیں۔ مفضل بن محمد بن یعلی الضبی از قبیلہ بکر بن سعد بن ضبۃ الکوفی۔ مشہور ادیب اخباری اور لغوی ہے۔ منصور کے حکم سے مہدی کے لئے مفضلیات لکھی۔ فراء اور ابن الاعرابی ان کے تلامذہ ہیں۔ ایک روز ہارون الرشید نے کہا کہ اگر بھیڑیے کے متعلق کوئی اچھا سے اچھا شعر سناؤ تو یہ سولہ سو دینار کی انگوٹھی تمہاری۔ اس نے یہ شعر سنایا ؎ ینام باحدی مقلتیہ ویتقی باخری المنایا فھو یقظان نائم ہارون نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ پھر ہارون رشید کی ماں نے اسی قیمت پر اس سے انگوٹھی خرید لی۔ پھر انگوٹھی بھی دے دی اور دام بھی واپس نہ لئے۔ ایضاح۔ ابو طالب مفضل بن سلمۃ الکوفی ان کے علاوہ ایک اور ادیب ہیں۔	۱۲۳۲	محمود بن التلامید الترکزی الشنقیطی (افریقہ) تیرہویں صدی کے آخر میں امام اللغۃ والانساب اور خاتمۃ الادباء والمحدثین تھے۔ اسکار دوم شاہ سویڈن کے طلب کرنے پر سلطان عبدالحمید خان نے ان کو سٹاکھولم کی اورینٹل کانفرنس میں بھیجا۔ اس رحلت میں بہت کچھ اسی کی روئداد ہے۔ وہاں ایک قصیدہ میں اپنی علمی تحقیقات کا ذکر کیا جس میں سے ایک عمر کا منصرف پڑھنا ہے۔ وہ مدعی تھا کہ اس دعوے پر اس کے پاس ایک سو سے زائد شاہد ہیں مگر کبھی ان تمام کو یکجا میں پیش نہ کیا۔ مخصص ابن سیدہ اور قاموس کی اسی نے تصحیح کی ہے اور اپنی وسعت معلومات کی بنا پر ایک نہایت مہتم بالشان کام کو باحسن وجوہ انجام دیا ہے۔ سلطان عبدالحمید خان نے اس کو ریال کے کتب خانہ کی نادر کتابوں کی تفتیش کیلئے اپنے خاص جہاز میں بھیجا تھا اور اسطرح یہ آخری شخص ہے جس کو اس مرحوم قوم کے آثار سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ	اضافہ از طرف مولوی عبد العزیز
	مستفید ہونے کا موقع ملا۔ اس کا پورا کتب خانہ بعد از وفات کتبخانہ خدیویہ میں منتقل کر دیا گیا
۱۲۴۲	تصحیح مطبوعہ مصر پہلے یہ کتاب ل یورپ نے مصنف کے اپنے نسخے سے تیار کی پھر مصر کو اوائل قرن رابع کا ایک نسخہ مل گیا اس کو مقابلہ کر کے چھاپا گیا ہے۔
۱۲۴۱	مؤلف نے اس کتاب میں تمام عربوں کو اپنے زعم کے مطابق عیسائی بنا لیا ہے خود ایک عیسائی (جیزوئیٹ فادر) کو اس بات کا اعتراف ہے۔ پھر طرفہ یہ کہ عرب کا یہ نام بالکل غلط دیا ہے
۱۲۴۳	ابوالفتح محمود بن حسین الرملی کا لقب کشاجم ہے جس کا سنہ ہجری میں انتقال ہوا ابن خلکان المعری اور ... سے کسی نے ... لکھتے ہیں ... کشاجم ... کرنے کو ... تھا ... ادب و ... آخر ... یونس ... مع ... الشوا و الجمہ ... رسائل الصالی و شعر کشاجم۔

سلسلہ	اضافہ از طرف مولوی عبد العزیز
۱۲۴۴	لیس فی کلام العرب " پہلے یورپ میں چھپی تھی۔ از حسین بن احمد بن خالویہ جو ابوبکر ابن الانباری کے ارشد تلامذہ میں سیف الدولہ کی مجلس میں ان کی بہت قدر تھی۔ بتغیر سے ہمیشہ ان کی چھیڑ چھاڑ رہتی تھی شرح المقصورۃ الدریدیہ امالی وغیرہ ان کی تصانیف ہیں۔ حلب میں سنہ ہجری میں وفات پائی۔ شماخ بن ضرار الخطفانی مشہور صحابی ہیں اور سلامہ بن جندل ایک جاہلی شاعر کا نام ہے۔
۱۲۴۵	بلاغات النساء مطبوعہ مصر۔ از ابوالفضل احمد بن ابی طاہر الطیفور الکاتب جو ایک خطیب بلیغ تھے سنہ ہجری بغداد میں پیدا ہوئے کتاب بغداد جس کا چھٹا حصہ (احوال المامون) یورپ میں چھپ گیا ہے اور کتاب المنثور و المنظوم جس کا گیارہواں اور بارہواں حصہ لندن کے کتب خانہ میں ہے ان کی تصانیف ہیں کتاب المعمرین۔ امام ابوحاتم سہل بن محمد سجستانی کی تصنیف ہے مبرد اور ابن درید جیسے نے علم اندکیا۔ ابو زید اصمعی ابوعبیدہ جیسے جبال العلم ان کے زمرۂ تلامذہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر مسلسل	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز
	منسلک ہیں۔ بڑے ادیب لغوی اور اخباری تھے ۲۸۶ھ ہجری یا ۲۸۵ھ ہجری بصرہ میں علے اختلاف القولین وفات پائی۔ یہ کتاب مصر میں چھپی ہے۔ اس سے پہلے یورپ میں چھپی تھی۔ مکتبہ ہذا میں یورپ کا مطبوعہ نسخہ بھی موجود ہے۔
۱۲۵۳	شُمُنّی۔ علامہ جلال الدین سیوطی کے استاد تھے۔ علامہ شمنی نے اس حاشیہ میں کوشش کی ہے کہ علامہ ابن الدمینی کے فاضلانہ اعتراضات کا جواب دیا جائے اور اپنے زعم میں ابن ہشام کے سر پر احسان کیا ہے لیکن حقیقت میں ان کے تمام اجوبہ نسیج العنکبوت سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے۔ رمضان المبارک ۸۰۱ھ ہجری میں بمقام اسکندریہ ان کی ولادت ہوئی
۱۳۳۲	بلاشبہ صاحب مغرب کی تصنیف ہے۔
۱۳۳۹	از مولانا سعد الدین تفتازانی۔
۱۳۴۰	یہ نسخہ جو مکتبہ ہذا میں موجود ہے کسی عرب کے ہاتھ کا ہے۔ ہندوستان میں اس سے بہتر نسخہ نہیں مل سکتا۔ اس کا مصنف ابوسعید نشوان

نمبر مسلسل	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز
	بن سعید بن نشوان الیمنی الحمیری المعتزلی الفقیہ اللغوی الادیب الشاعر ہے۔ ان کے صاحبزادہ نے اس کو ایک جلد میں مختصر بھی کیا ہے جس کا نام ضیاء العلوم ہے۔ یاقوت حموی کہتے ہیں کہ انہوں نے یمن کے کئی مستحکم قلعے مسخر کرلیے تھے اور کوہ صبر کے باشندوں نے ان کو اپنا بادشاہ بنالیا تھا۔ بروز جمعہ ۱۴ ذی الحجہ ۵۷۳ھ ہجری میں وفات پائی۔ مقام لیدن میں ان کا القصیدۃ الحمیریہ (تعداد صفحات ۷۰ مع ترجمہ انگریزی وحواشی ۲۵ کی تعداد میں ۱۸۷۹ء میں چھپا تھا۔
۱۳۴۶	ملا عبدالحکیم نے سیالکوٹ ہی میں ملا کمال الدین کشمیری سے تعلیم حاصل کی جہانگیر کے عہد میں اپنے وطن ہی میں قوت لایموت پر گذرہ کرتے رہے مگر عہد شاہجہانی میں بزم آرائے مجالس شاہی ہوئے اور دو مرتبہ ان کو سونے میں تولا گیا اور وہ سونا انہی کو بخشدیا گیا۔ کئی گاؤں بطور جاگیر حاصل کئے اور اپنے وطن مالوف میں ہی جگہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوالہ عدد	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز
	فارغ البالی کے ساتھ تصنیف تالیف میں مشغول ہوگئے۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۲۷۰ھ ہجری میں بمقام سیالکوٹ اس کا انتقال ہوا۔
۱۳۵۲	تصحیح۔ مولوی ذوالفقار حسن صاحب بھوپالی مصنف المتکر فی المؤنث والمذکر کی تصنیف ہے جو نواب صدیق حسن صاحب کے عہد کے مولوی ہیں۔ ابو یوسف یعقوب بن اسحٰق المعروف بابن السکیت مشہور لغوی نحوی مفسر اور اخباری تھے۔ فراء، ابو عمرو الشیبانی ابن الاعرابی وغیرہ سے تعلیم حاصل کی۔ ابن الاعرابی کے بعد کوئی ان کے درجہ کا نہ تھا۔ متوکل خلیفہ کا ندیم تھا۔ ایک روز جبکہ معتز و مؤید فرزندان متوکل سامنے سے گزر رہے تھے متوکل نے پوچھا کہ تجھے یہ زیادہ پیارے ہیں یا حسن و حسین؟ اس نے کہا کہ "حسنین علیہما التحیۃ والثنا کا تو ذکر ہی جانے دیجئے قنبر جو حضرت علی کرم اللہ
	وجہہ کا ایک غلام تھا وہ بھی ان سے کہیں بہتر ہے" متوکل سخت طیش میں آیا اور ترکوں کو حکم دیا کہ اس کا پیٹ کچل ڈالیں اس صدمہ سے وہ جانبر نہ ہو سکے اور پیر کے دن پنجم ماہ رجب ۲۴۴ھ ہجری ان کا انتقال ہوا۔ ان کی کتاب اصلاح مع تہذیب التبریزی مصر میں چھپی ہے۔ ابوزکریا یحییٰ بن علی بن الخطیب التبریزی نحو، لغت، اور ادب وغیرہ فنون عربیت کے امام مانے گئے ہیں مشہور ابی العلاء المعری کے شاگرد ہیں۔ اور عبدالقاہر الجرجانی ان کا تلمیذ ہے۔ بغداد کے مشہور عالم "نظامیہ کالج" میں مدرس ادبیات تھے۔ ان کی شرح القصائد العشر انطوال کلکتہ میں، (باہتمام ایشیاٹک سوسائٹی) شرح الحماسہ مصر و یورپ میں، اور تہذیب اصلاح منطق مصر میں چھپی ہے ۵۰۲ھ ہجری میں وفات پائی۔
۱۴۳۵	ابو محمد عبدالملک بن ہشام بن ایوب الحمیری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دارالعلوم اسلامیہ پشاور صوبہ سرحد

[illegible]	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز
	المعافری البصری النحوتزیل مصر۔ تیرۃ کے علاوہ شرح مادق فی السیر من العرب انساب حمیر وملوکہا وغیرہ کتابیں ان کی تصنیف ہیں۔ امام شافعی کا قول ہے کہ ھو حجۃ فی اللغۃ۔ سنہ ۲۱۳ ہجری یا سنہ ۲۱۸ ہجری میں علے اختلاف القولین ان کا انتقال ہوا۔ ایڈورڈ فانڈیک امریکہ کا باشندہ ہے۔ اس کا باپ علم ریاضی میں مشہور تھا اور محیط الدائرہ (علم عروض) جس کو پنجاب یونیورسٹی کے ارباب حل وعقد نے امتحان مولوی فاضل کے لئے جزو نصاب مقرر کیا ہے اسی کی (فانڈیک کے باپ کی) تصنیف ہے۔
۱۵۳۳	ابوعلی احمد بن محمد بن الحسن المرزوقی الاصفہانی بڑا زبردست لکھنے والا ہے اور اس کی تصانیف سے بڑھ کر لکھنا محال ہے گو خود عربیت کے استاذ تھے لیکن مزید طلب علم کے خیال سے ابوعلی فارسی کی شاگردی کی۔ ان کی شرح الحماسہ تبریزی کی شرح حماسہ کا ماخذ ہے۔ اصبہان
	کوئی ایسی غلط بات منہ سے نہیں نکلی جس کو دینے کی اس کو ضرورت محسوس ہوئی ہو۔) شاہجہاں بادشاہ کو رصد خانہ بنانے کی انہوں نے ترغیب دی تھی شاہ شجاع بن شاہجہاں ان کے شاگرد تھے سنہ ۱۰۶۲ ہجری میں اس کا انتقال ہوا۔ ہمدرد استاذ کو

[illegible]	اضافہ از طرف مولوی عبدالعزیز
	میں خاندان بویہ کے معلم رہے۔ ذی الحجہ سنہ ۴۲۱ ہجری میں اس کا انتقال ہوا۔ صاحب ابن عباد کا قول ہے کہ اصفہان سے تین آدمی ہونہار نکلے جولاہا۔ دھنیا اور موچی۔ جولاہا مرزوقی، دھنیا ابومنصور بن ماشدہ، اور موچی ابوعبداللہ الخطیب الاسکافی۔
۱۵۵۵	المعجم فی آثار ملوک العجم فضل اللہ بن عبداللہ کی تصنیف ہے جس نے اسے اتابک نصرۃ الدین احمد بن یوسف شاہ حاکم طبرستان کے لیے سنہ ۷۵۰ ہجری میں لکھا۔ ایک فاضل کا قول ہے کہ یہ مشہور مؤرخ وصاف کے باپ تھے اور اس نے سنہ ۶۹۰ ہجری میں وفات پائی۔ واللہ اعلم بالصواب۔
۱۷۱۶	ملا محمود جونپوری فاروقی شیخ محمد افضل جونپوری سے تعلیم حاصل کی اور ۱۷ سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگی میں کبھی کسی قول سے رجوع نہیں کیا (بالفاظ دیگر کبھی
	ایسے فاضل شاگرد کے مرنے کا سخت رنج ہوا جس کے صدمہ سے چار دن بعد اس کا بھی انتقال ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کسی نے ان کے انتقال پر یہ تاریخی مصرعہ موزوں کیا ہے۔ مصرعہ ز محمود و افضل بگو آہ آہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواشی

۱۔ ڈاکٹر مولوی محمد شفیع ۶ راگست ۱۸۸۳ء کو قصور میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۰۰ء میں قصور سے انٹرنس اور ۱۹۰۴ء میں پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کا امتحان درجہ اوّل میں پاس کیا اور عربی و فارسی میں یونیورسٹی میں اوّل آئے۔ ۱۹۰۵ء میں انگریزی میں ایم اے کیا اور ۱۹۰۶ء میں محکمہ تعلیم میں ملازمت حاصل کی۔ ۱۹۱۳ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے عربی کیا اور پوری یونیورسٹی میں اوّل آئے۔ ۱۹۱۵ء میں اسکالرشپ پر کیمبرج یونیورسٹی پہنچے اور وہاں عربی کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۱۹ء میں آپ واپس آئے اور پنجاب یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ آپ نے ۱۹۲۱ء تا ۱۹۳۶ء اورینٹل کالج میں وائس پرنسپل اور ۱۹۳۶ء تا ۱۹۴۲ء پرنسپل و پروفیسر عربی خدمات انجام دیں۔ اس کے بعد آپ کالج سے سبکدوش ہوگئے لیکن علمی و تحقیقی خدمات کا سلسلہ جاری رکھا۔ ۱۹۵۰ء میں پنجاب یونیورسٹی نے آپ کی خدمات بطور مدیر اعلیٰ اردو دائرۂ معارف اسلامیہ حاصل کیں۔ اس وقت سے لے کر انتقال تک آپ اس عظیم علمی منصوبے کی تکمیل کے لیے تن دہی سے مصروفِ عمل رہے۔ آپ کی کتابوں میں فهارس العقد الفريد، ميخانهٔ عبدالنبی فخر الزمانی قزوینی، تتمه صوان الحكمة، مطلع سعدين، مکاتباتِ رشیدی، وامق و عذرا شامل ہیں۔ ڈاکٹر مولوی محمد شفیع کا انتقال ۱۴ مارچ ۱۹۶۳ء کو لاہور میں ہوا۔

۲۔ افاداتِ مولانا عبدالعزیز میمن از پروفیسر سید محمد سلیم۔ سہ ماہی فکر ونظر اسلام آباد، مئی ۱۹۸۰ء، ص ۲۳۔

۳۔ والد محترم علامہ عبدالعزیز میمن مرحوم۔ چند یادیں چند باتیں از محمد محمود میمن، ماہنامہ فکر ونظر، دسمبر ۱۹۷۸ء۔

۴۔ افاداتِ میمن (قسط سوم) از علامہ عبدالعزیز میمن، ماہنامہ اردو نامہ کراچی۔ شمارہ نمبر ۳۳۔ ص ۱۱۔

۵۔ شمس العلماء علامہ احسان اللہ خان درانی المتخلص بہ تاجور نجیب آبادی نامور ادیب، شاعر اور اردو زبان کے مخلص کارکن تھے۔ آپ ۲ مئی ۱۸۹۳ء کو نینی تال میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کے بعد دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور وہاں سے فضیلت کے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔ آپ نے قیام لاہور کے دوران معروف ادبی رسائل مخزن، ہمایوں، ادبی دنیا اور شاہکار میں کام کیا۔ آپ کے تلامذہ میں ہری چند اختر، اختر شیرانی اور احسان دانش جیسے نامور شعراء شامل تھے۔ آپ کا انتقال ۳۰ جنوری ۱۹۵۱ء کو لاہور میں ہوا اور تدفین قبرستان میانی صاحب لاہور میں ہوئی۔

۶۔ ملاحظہ فرمایئے ماہنامہ مخزن لاہور، جون ۱۹۲۰ء۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نمبر ۵

پہلا قیامِ لاہور

(۱۹۲۰ء تا ۱۹۲۵ء)

علامہ میمن کی پوری زندگی حصولِ علم اور حصولِ کمال کی خاطر محنت و مشقت اور ذوق وشوق کی عجب داستان ہے۔ وہ تمام عمر خوب سے خوب تر کی تلاش میں رہے اور کسبِ کمال کر کے عزیزِ جہاں بن گئے۔ ایڈورڈز مشن کالج پشاور میں علامہ میمن نے سات سال تک بحیثیت مدرس عربی و فارسی خدمات انجام دیں۔ اس کے بعد انھیں اپنے بلند مقاصد کے حصول کے لیے وسیع تر میدان کی تلاش ہوئی۔ لاہور میں اس دور کے اہل علم وفضل سے ان کے تعلقات قائم ہو چکے تھے۔ لاہور اس عہد میں حقیقۃً شہرِ علم وحکمت تھا۔ ہر شعبے کے اصحابِ علم وفضل یہاں موجود تھے جن میں عربی زبان کے فضلاء میں مولانا اصغر علی روحی، مولوی محمد شفیع، مولانا سیّد طلحہ حسنی[1] وغیرہ شامل تھے۔

اورینٹل کالج میں ملازمت

علامہ میمن کو قیام پشاور کے دوران اطلاع ملی کہ اورینٹل کالج لاہور میں استادِ عربی کی اسامی خالی ہوئی ہے چنانچہ انھوں نے اس اسامی کے لیے درخواست دی۔ اس اسامی پر ان کا تقرر یکم اپریل ۱۹۲۰ء کو ہوا۔ اس بارے میں ''تاریخ یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور'' کے مرتب لکھتے ہیں:

> ''ادبیاتِ عربی کے نامور فاضل مولانا عبدالعزیز میمن راجکوٹ (کاٹھیاواڑ) میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے باقاعدہ کسی درس گاہ میں تعلیم حاصل نہیں کی۔ مختلف علماء کی خدمت میں رہ کر عربی کی تحصیل کی اور اپنی ذہانت اور محنت سے استعداد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورینٹل کالج لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اضافہ کیا۔ ڈاکٹر مولوی نذیر احمد کے بھی شاگرد رہے۔ اپریل ۱۹۲۱ء میں اورینٹل کالج لاہور میں ایک سو روپے ماہوار پر ایڈیشنل مولوی کی حیثیت سے ملازم ہوئے۔ چار برس تک تدریسی و تحقیقی خدمات سرانجام دینے کے بعد مولانا عبدالعزیز میمن ۱۹۲۵ء کے اواخر میں اورینٹل کالج سے چلے گئے اور علی گڑھ یونیورسٹی کے شعبہ عربی میں استاد مقرر ہوئے''۔[۲]

علامہ میمن کے قیام لاہور کے بارے میں پروفیسر محمد محمود میمن صاحب لکھتے ہیں:

''یکم اپریل ۱۹۲۰ء کو ان کا یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور میں بطور عربی لیکچرار تقرر ہوا اور ۱۳ر نومبر ۱۹۲۵ء تک لاہور میں قیام رہا''۔[۳]

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اورینٹل کالج میں تقرر کی تاریخ محمد محمود میمن صاحب نے یکم اپریل ۱۹۲۰ء اور غلام حسین ذوالفقار صاحب نے اپریل ۱۹۲۱ء لکھی یہ ایک سال کا فرق کیسے ہوگیا؟ اس بارے میں عرض یہ ہے کہ محمود میمن صاحب نے یہ مضمون علامہ میمن کی ریکارڈ شدہ یادداشتوں کی مدد سے لکھا تھا۔ یہ یادداشتیں ۱۹۷۰ء میں تین کیسٹوں کی شکل میں ریکارڈ کروائی گئیں۔ اس وقت علامہ میمن کا حافظہ بہت قوی تھا اور انھیں واقعات، سنین، تاریخیں بخوبی یاد تھیں۔ اس کے برعکس ''تاریخ یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور'' کے مرتب غلام حسین ذوالفقار صاحب اور ڈاکٹر سیّد عبداللہ صاحب نے اسی کتاب میں اعتراف کیا ہے کہ یہ تاریخ نہایت عجلت میں تیار کی گئی[۴]۔ غلام حسین ذوالفقار صاحب نے مکمل تاریخیں بھی نہیں لکھیں محض ماہ اور سال کا ذکر کیا ہے۔ کہیں بھی بیان نہیں کیا کہ اس تاریخ کے لیے معاون مواد کہاں سے حاصل کیا گیا اور وہ کس حد تک مستند ہے؟ اس صورت میں ہماری نظر میں علامہ میمن کے تقرر کی درست تاریخ یکم اپریل ۱۹۲۰ء ہی بنتی ہے۔

قیام لاہور کی بعض تفصیلات

قیامِ لاہور کے ابتدائی زمانے سے متعلق پروفیسر محمد محمود میمن لکھتے ہیں:

''ابھی میں بچہ ہی تھا اور میری عمر تقریباً سات سال کی تھی، شاید ۱۹۲۳ء کا سال تھا کہ والد صاحب مجھے اپنے ہمراہ لاہور لے گئے۔ اس زمانے میں وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورینٹل کالج لاہور میں عربی کے لیکچرار تھے۔ والدہ محترمہ نے بہت مخالفت کی کہ بچہ ابھی بہت چھوٹا ہے اور اسے اپنی ماں سے جدا نہ کریں مگر والد صاحب کا فیصلہ اٹل تھا اور انھوں نے کسی کی بات نہ مانی۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ میں ان کی نظروں سے دور راجکوٹ کی گلیوں میں عام لڑکوں کے ساتھ کھیل کود میں وقت ضائع کروں۔ انھیں مجھے بہتر سے بہتر طریقہ پر تعلیم دلانے کا شوق تھا اور یہ صرف اسی صورت میں ممکن تھا کہ میں ان کی نظروں کے سامنے رہوں۔ لاہور میں ہمارا قیام حضوری باغ میں تھا جو شاہی قلعہ اور شاہی مسجد کے درمیان واقع ہے۔ وہاں اس وقت لڑکوں کی رہائش کے لیے ایک اقامت گاہ تھی اور اسی میں ہم رہا کرتے تھے۔ والد صاحب نے بذاتِ خود مجھے ابتدائی تعلیم دی۔ جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے ان سے اردو لکھنا پڑھنا سیکھا اور انھوں نے مجھے اسماعیل میرٹھی، الطاف حسین حالی اور علامہ اقبال کی کچھ نظمیں پڑھائیں۔ ایک سال بعد والد صاحب والدہ محترمہ کو بھی لاہور لے آئے اور ہم سب یعنی دو بھائی اور دو بہنیں ان کے ساتھ پرانی انارکلی لاہور میں رہا کرتے تھے۔ مجھے اس وقت کا لاہور اب تک بخوبی یاد ہے۔ ۱۳ر نومبر ۱۹۲۵ء کو ہم لوگوں نے لاہور چھوڑا''۔ [۵]

www.KitaboSunnat.com

مولانا سیّد طلحہ صاحب سے مصاحبت

علامہ میمن کے قیام لاہور کی بعض اہم تفصیلات ہمیں علامہ میمن کے شاگرد اور نامور مصنف وتاریخ داں ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی کے مضمون میں ملتی ہیں۔ وہ تحریر فرماتے ہیں:

''یہ ۱۹۲۱ء کی بات ہے جب آپ (علامہ میمن) اورینٹل کالج لاہور کے ہوسٹل واقع حضوری باغ نزد بادشاہی مسجد میں مقیم تھے اور مولوی سیّد طلحہ پروفیسر اورینٹل کالج کے اسی ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔ مولانا میمن قبل ازیں پشاور مشن کالج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے وابستہ تھے اور کچھ عرصہ قبل ان کا تقرر اورینٹل کالج میں بطور معلّم ہوا تھا چنانچہ وہ عارضی طور پر بطور مہمان متذکرہ ہوسٹل میں مقیم تھے۔ میں اپنے دورِ طالب علمی کے ساتھیوں فقیر اللہ اور ضیاء اللہ کے ہمراہ مولوی طلحہ کی سفارش پر آپ سے مقاماتِ حریری پڑھتا تھا۔ مولانا میمن صاحب کو حقہ نوشی کی عادت تھی اور ہم فخر سے ان کی چلم بھرا کرتے تھے۔ ہمیں معلوم ہوا کہ اپنے زمانۂ طالب علمی میں وہ مولوی فاضل کے امتحان میں اوّل رہے تھے۔ دہلی میں حاجی سید محمد نذیر حسین دہلوی سے بھی آپ نے پڑھا تھا[1]۔ مولانا میمن ہماری خواہش پر ہمیں کتاب مقاماتِ حریری پڑھاتے تھے جبکہ اپنی خواہش پر وہ ابن حجر عسقلانی کی نخبة الفكر في مصطلح اهل الاثر پڑھاتے تھے۔ اتفاق سے ہر دو حضرات مولانا میمن اور سیّد طلحہ غیر مقلّد تھے اور ہم نہایت شوق اور ذوق سے ان سے پڑھتے تھے۔ دورانِ تشریح وہ نہایت نازک اور اہم نکات بیان کر جاتے۔ اسی طرح تشریح کے دوران بیسیوں عربی اشعار پڑھ جاتے تھے۔

رمضان میں مولوی سیّد طلحہ بھاٹی دروازہ کی ایک مسجد میں قرآن سنایا کرتے تھے۔ مجھے فخر ہے کہ میں متواتر پانچ سال آپ کے ہمراہ نمازِ تراویح میں شامل ہوا۔ کبھی کبھی مولانا میمن بھی ساتھ دیتے۔ مولانا میمن اور سیّد طلحہ کی علمی نوک جھونک بھی ہوتی جس سے ہمیں بہت کچھ حاصل ہوتا۔ یہ انھی دنوں کی بات ہے، میں ایک روز مدرسۂ نعمانیہ پہنچا۔ وہاں مجھے کندی گراں گلی لاہور کے رہنے والے مولوی غلام محمد اور مولوی گل محمد مل گئے۔ انھوں نے بتایا کہ ان کے پاس چند نایاب کتابیں ہیں جنھیں فروخت کرنا چاہتے ہیں چنانچہ میں نے بارہ روپے میں ''تفسیر کشّاف'' مصنفہ علامہ زمخشری خرید لی اور مولوی طلحہ کو پیش کر دی۔ مولوی صاحب بہت خوش ہوئے۔ مولانا میمن صاحب نے اسی کے اندر خالی صفحے پر عربی زبان میں لکھ دیا کہ یہ کتاب ''ابوعبداللہ'' کے توسط سے خریدی گئی ہے۔ مولانا میمن مجھے ہمیشہ ''ابوعبداللہ'' کہہ کر مخاطب کرتے تھے''۔[2]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیام لاہور کے دوران علامہ میمن اپنا زیادہ وقت پنجاب یونیورسٹی کے وسیع اور عظیم الشان کتب خانے میں صرف کرتے تھے۔ اس دور میں یہ نادر کتب خانہ اولڈ کیمپس میں واقع تھا جو اورینٹل کالج سے محض چند قدم کے فاصلے پر ہے۔ اسی زمانے میں علامہ میمن نے اپنے مطالعے کو وسیع سے وسیع تر کیا اور تحریری اور تصنیفی کاموں کو بھی آگے بڑھایا۔ اس دوران ان کے عربی مقالات 'الزہراء' اور اردو مقالات 'اورینٹل کالج میگزین' اور 'معارف' جیسے وقیع رسائل میں شائع ہوئے۔ اس زمانے کی علمی خدمات میں فهارس اقليد الخزانه، الزهر الجنى من رياض الميمنى ، ابو العلاء وما اليه شامل ہیں جن کی تفصیلات باب نمبر ۱۱ میں ملاحظہ فرمائیے۔

نُزْهَةُ الْخَواطِر میں عدم شمولیت کی وجہ

ذکر آ چکا کہ اس دور میں اورینٹل کالج میں مولانا سیّد طلحہ صاحب (مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے پھوپھا) بھی بحیثیت استاد عربی خدمات انجام دے رہے تھے۔ اسی زمانے میں حکیم سیّد عبدالحیٰ صاحب[۸] (والد گرامی مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی) لکھنؤ میں اپنی عظیم الشان کتاب نـزهة الـخـواطـر کی ترتیب وتسوید میں مصروف تھے۔ اس کتاب کی آخری جلد (آٹھویں) چودھویں صدی کے مشاہیر کے حالاتِ زندگی اور خدمات پر مشتمل ہے۔ اس جلد میں ہمیں مولانا سیّد محمد طلحہ صاحب کے حالات تو ملتے ہیں لیکن علامہ میمن جیسے بین الاقوامی شہرت یافتہ عالم کے نہیں۔ مزید حیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ سیّد طلحہ صاحب کا کوئی کام کتابی شکل میں منظر عام پر بھی نہیں آیا۔ اس کی اصل وجہ ہمیں مولانا ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی صاحب کے ایک غیر مطبوعہ مضمون میں بہ ایں الفاظ ملتی ہے:

> ''مولانا سیّد عبدالحیٰ صاحب اس زمانے میں نـزهة الـخـواطـر کی آخری جلد لکھ رہے تھے۔ مولانا سیّد طلحہ صاحب فرماتے تھے، انھوں (مولانا حکیم سیّد عبدالحیٰ) نے مجھ سے کئی بار کہا کہ مولانا عبدالعزیز میمن سے کہو اپنے حالاتِ زندگی قلمبند کر کے ہمیں بھیجیں، ہم وہ نزهة الخواطر کی زینت بنائیں۔ یہ غالباً ۲۵-۱۹۲۴ء کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات ہے۔ مولانا (سیّد طلحہ صاحب) فرماتے تھے میں مولانا میمن سے کہتا لیکن یہ وہ درخور اعتنا نہیں سمجھتے تھے۔ آخر میں نے ان سے کہنا چھوڑ دیا اور ہندو پاک کی ایک بین الاقوامی شہرت کی مالک شخصیت کا تذکرہ نزھۃ الخواطر جیسی عالمی شہرت کی کتاب کی زینت نہ بن سکا"۔ [9]

اورینٹل کالج میں زمانۂ تدریس کے دوران جن معروف حضرات نے علامہ میمن سے تلمذ کا اعزاز حاصل کیا، ان میں ڈاکٹر سیّد عبداللہ، مولانا امتیاز علی عرشی، ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ، ڈاکٹر عبداللہ چغتائی اور زیڈ اے بخاری شامل ہیں۔

علامہ میمن کے ان نامور تلامذہ کے حالات اور ڈاکٹر سیّد عبداللہ کے قلم سے اس دور کے بعض اہم واقعات کے لیے ملاحظہ فرمایئے باب نمبر ۱۳۔

ندوۃ العلماء لکھنؤ میں خطبات

اس زمانے میں علامہ میمن کی عربی دانی اور مہارتِ زبان و ادب کی پورے برّ صغیر میں شہرت ہو چکی تھی۔ مولانا سیّد سلیمان ندوی کی دعوت پر علامہ میمن نے ۱۸ اور ۱۹ جون ۱۹۲۵ء کو ندوۃ العلماء میں طویل علمی خطبات ارشاد فرمائے۔ مطبوعہ خطبات کے تعارف میں مولانا سیّد سلیمان ندوی لکھتے ہیں:

"ہمارے ہاں قدماء کے درس کا عام طریقہ یہ تھا کہ مدرس خود مسئلہ پر زبانی تقریر کرتا تھا، طلبہ سنتے تھے اور یادداشت لکھتے جاتے تھے۔ اس طریقۂ درس کا نام املا تھا۔ آج کل یورپ کا طرز بھی یہی ہے اور عموماً ہندوستانی کالجوں میں بھی اسی کی تقلید ہوتی ہے۔ اس طریقے کا فائدہ یہ ہے کہ کم سے کم وقت میں الفاظ اور کسی خاص کتاب کی پابندی کے بغیر نفسِ مسئلہ حاضرین کے سامنے آجاتا ہے۔ طلبہ کا ذہن، عبارت، الفاظ اور ضمیروں کی الجھن میں نہیں پڑتا۔

ہم نے چاہا کہ دارالعلوم ندوہ کے جدید نصاب میں اس طریقۂ درس کو دوبارہ زندہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں۔ ہم نے اپنے چند لائق دوستوں کو اس سلسلہ کے آغاز کے لیے خطوط لکھے تو سب سے پہلے ہمارے فاضل دوست مولانا میمن عبدالعزیز صاحب راجکوٹی ادیب اورینٹل کالج لاہور نے اس کے لیے سب سے پہلے آمادگی ظاہر کی اور ۱۸ر جون ۱۹۲۵ء کو لکھنؤ آ کر انھوں نے ہمارے عزیز طلبہ کے سامنے دو دن، دو دو گھنٹے عنوانِ بالا پر املا کیا۔ اثنائے سخن اور آغازِ کلام میں انھوں نے طلبہ کو یورپ کی اس علمی جدوجہد سے مطلع کیا جو وہ ہمارے علوم وفنون کی حفاظت اور اشاعت میں کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ عربی خواں طلبہ کو غیرت دلائی کہ وہ بلند ہمتی کے ساتھ ان خدمات کو ادا کرنے کے لیے کیوں اپنے کو آمادہ نہیں کرتے۔

خطیب ممدوح عربی ادب و تاریخ میں ید طولیٰ رکھتے ہیں اور اسی کے ساتھ قلمی کتابوں، یورپین مطبوعات اور علمائے یورپ کی کوششوں سے پوری طرح آگاہ ہیں اس لیے اس مضمون میں وہ پوری کامیابی حاصل کر سکے ہیں''۔[۱۰]

یاد رہے علامہ میمن کی علمی فضیلت کا یہ اعتراف مولانا سیّد سلیمان ندوی نے ۱۹۲۵ء میں کیا جب علامہ کی عمر تقریباً ۳۷ برس تھی۔

علامہ میمن نے ان خطبات میں مشہور مستشرق مارگولیوتھ اور نکلسن کی ابوالعلاء معرّی سے متعلق تحریروں میں اغلاط کی نشان دہی کی اور اپنی رائے پیش کی۔ اس بارے میں فرماتے ہیں:

''میں یہاں خصوصیت کے ساتھ مارگولیوتھ اور نکلسن صاحبان کے مشترک اور مخصوص اغلاط ہی سے بحث کروں گا اور ناظرین اپنے طور پر یقین کرلیں کہ پورا یورپ کم وبیش انھیں اغلاط میں مبتلا ہے۔ مارگولیوتھ نے ''رسائلِ معرّی مطبوعہ آکسفورڈ ۱۸۹۸ء کے شروع میں ایک زبردست پرمغز اور پرمواد مقدمہ نہایت متین لہجے میں لکھا ہے جس کی صدائے بازگشت نکلسن کی ہسٹری آف عربک لٹریچر، آرٹیکل سائیکلوپیڈیا آف اسلام، اور اسٹڈیز ان اسلامک پوئٹری میں ہے''۔[۱۱]

اس کے بعد علامہ میمن نے ان دونوں معروف مستشرقین کی اغلاط کی تفصیلات بیان کی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوراس سلسلے میں جوسرخیاں قائم کیں وہ یہ ہیں: مارگولیوتھ کے اغلاط۔علمی کم مائیگی،تصحیفاتِ شنیعہ،بے دلیل دعوے،ناکافی تامّل اور سہل انگاری کے نتائج۔نکلسن کے اغلاط،مارگولیوتھ اور نکلسن کے مشترکہ اغلاط۔

اس مفید اور معلومات افزا مضمون کا عربی ترجمہ جناب محمد عزیر شمس نے کیا جو مجلة المجمع العلمی الھندی کے میمن نمبر میں شایع ہو چکا ہے۔

اورینٹل کالج کے رفقاء

اورینٹل کالج میں اس زمانے میں ہر شعبے کے ماہرین علم وفضل موجود تھے۔ان حضرات کی صحبت نے علامہ میمن کے علمی اور تحقیقی ذوق کے لیے مہمیز کا کام کیا۔ان حضرات میں مولانا سیّد محمد طلحہ عربی میں،سیّد اولاد حسین شاداں بلگرامی اور ڈاکٹر شیخ محمد اقبال شعبہ فارسی میں استاد تھے۔ان سب سے سوا مولوی محمد شفیع صاحب جیسے فاضل کالج کے وائس پرنسپل تھے۔مولوی محمد شفیع صاحب ہی کے مشورے پر علامہ میمن نے عبدالقادر بغدادی کی کتاب خزانة الادب کا انڈکس اقلید الخزانہ کے عنوان سے تیار کیا جسے پنجاب یونیورسٹی نے ۱۹۲۷ء میں شائع کیا۔

اورینٹل کالج میں اختلافات

اورینٹل کالج کے قیام کا آخری زمانہ علامہ میمن کے لیے خوشگوار نہیں تھا۔ان کے اختلافات کی زیادہ تفصیلات تو دستیاب نہیں لیکن ان کے عربی مضمون المکارة التی حفّ بھا اقلید الخزانہ میں کچھ تفصیل ملتی ہے۔اس عربی مضمون میں علامہ میمن لکھتے ہیں:

"اسمع حدیثی فانه عجیب یضحك من شرحه وینتحب

ترجمہ: میری انوکھی داستان سنو جو ہنسائے بھی اور رلائے بھی۔

میرے لاہور پہنچنے کے تھوڑے عرصہ بعد ہی پنجاب یونیورسٹی کے شعبۂ عربی کے پروفیسر مسٹر محمد شفیع نے گزارش کی کہ میں عبدالقادر بغدادی کی تالیف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خزانۃ الادب میں مذکور کتابوں کا اشاریہ (Index) ترتیب دوں اور یہ بھی کہا کہ مشہور متعصب مستشرق گولڈز یہر اس قسم کی کاوش کو کافی سراہا کرتا تھا چنانچہ میں نے خاصے تردد کے بعد یہ ذمہ داری قبول کی اور ۱۳۴۰ھ میں اس کو انجام مکمل کیا۔ اس کے بعد کچھ ایسے معاملات وقوع پذیر ہوئے جن کی بنا پر عموماً مولفین کا جذبۂ خدمتِ علمی ماند پڑ جاتا ہے اور وہ بددل ہو کر ہمت ہار بیٹھتے ہیں۔ بس اللہ ہی داد رسی فرمائے۔ ان باتوں کا ذکر کر کے میں قارئین کرام کا قیمتی وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔

میں نے اقلید الخزانہ کا مقدمہ بھی لکھا تھا مگر موصوف نے پخ ڈالی کہ اس میں کانٹ چھانٹ کی جائے چنانچہ دفع شر کی غرض سے میں نے چند ایسی باتوں کو حذف کر دیا جن کو حذف کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں تھا۔ میں نے اپنی اس کاوش کو اقلید الخزانہ کا نام دیا لیکن موصوف اس کا مفہوم نہ سمجھ سکے چنانچہ اس کا نام بدل کر فهرست الخزانه رکھنے کے درپے ہو گئے تاہم جب ان کا اعصابی و ذہنی تناؤ سکون پذیر ہوا تو انھوں نے ہتھیار ڈال دیے۔

اس کے بعد اللہ کا کرنا یہ ہوا کہ میں نے لاہور سے کوچ کیا اور سات ماہ بعد (مارچ ۱۹۲۶ء میں) واپسی پر جب میں نے کتاب کی پروف ریڈنگ کر لی تو وہ ایک عرب نژاد فاضل دوست (ک۔م۔میترا) کے مطبع سے شائع ہوئی۔ انھوں نے مجھے رقعہ لکھا کہ مسٹر شفیع آپ کا تحریر کردہ مقدمہ ہرگز شائع نہ ہونے دیں گے بلکہ وہ اسے خاصا اصرار کر کے مجھ سے چھین کر لے گئے ہیں۔ میں نے اس بارے میں شفیع صاحب کو خط لکھا مگر ان کی جانب سے کوئی جواب نہ آیا۔ اس کے بعد میں نے اورینٹل کالج کے پرنسپل مسٹر وولنر سے مراسلت کی لیکن شفیع صاحب کے بہکائے میں آ کر انھوں نے بھی چپ سادھ لی۔ غالباً ایسا بعض سیاسی غلط فہمیوں کے سبب ہوا یا ان کے خیال میں میں نے مقدمہ میں اپنی ذاتیات کو شامل کر لیا تھا (یہاں آپ مقدمہ اصل شکل میں ملاحظہ فرما رہے ہیں) پھر میں نے مسٹر وولنر کو یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

PUNJAB UNIVERSITY ORIENTAL PUBLICATIONS.

'IQLĪD AL-KHIZĀNA

OR

INDEX OF TITLES OF WORKS REFERRED TO
OR
QUOTED BY 'ABD-AL-QADIR AL-BAGHDÁDÍ
IN HIS KHIZÁNAT AL-ADAB.

PREPARED BY
M. 'ABD-AL-'AZÍZ MAÏMAN,
FORMERLY ADDITIONAL MAULAVI
IN THE ORIENTAL COLLEGE, LAHORE.

1927.

PUBLISHED BY
THE UNIVERSITY OF THE PANJAB,
LAHORE.

اقليد الخزانه مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی ۱۹۲۷ء کا سرورق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک لکھا کہ یا تو وہ میرا تحریر کردہ مقدمہ شائع کریں یا یونیورسٹی کتاب کی اشاعت سے دستبردار ہو جائے اور میں کتاب کی طباعت کے اخراجات اپنی جیب سے برداشت کروں گا مگر انھوں نے اس کا بھی کوئی جواب نہ دیا۔ صاحبِ مطبع نے مجھے مطلع کیا کہ مسٹر شفیع آپ کی راہ میں روڑے اٹکا رہے ہیں اور لگتا یہ ہے کہ انھوں نے ہی مسٹر وولنر کو بہکایا ہے۔ میرے ایک دوسرے دوست نے صاحب مطبع کی زبانی بتایا کہ مسٹر شفیع کی نیت خراب ہوگئی ہے اور محسوس یہ ہوتا ہے کہ وہ فی الحال کتاب کو دبا کر بیٹھ جائیں گے حتیٰ کہ لوگ اسے بھول جائیں اور پھر کچھ عرصے بعد اسے اپنے نام سے شائع کریں۔ اب میرے پاس اس کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہ رہا کہ میں محترمی ڈاکٹر ضیاء الدین احمد (وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) کو مسٹر وولنر سے باقاعدہ مذاکرات کا مکلّف کروں۔ چنانچہ دونوں کے درمیان اس معاملے پر دو مرتبہ خط وکتابت ہوئی اور اس تمام کوشش کا حاصل یہ رہا کہ مسٹر شفیع، مسٹر وولنر کو جادۂ راہ سے گمراہ کرنے میں کامیاب رہے لیکن میں یہ سرکاری تحریر حاصل کرنے میں کامیاب رہا جس میں واضح طور پر یہ اعتراف موجود ہے کہ یہ کتاب میری ہی تالیف ہے اور یوں مجھے خاصا اطمینان ہوا'۔[12]

اس کے بعد علامہ میمن تحریر کرتے ہیں کہ کتاب (فروری ۱۹۲۸ء میں) مقدمہ کے بغیر شائع ہوئی اور شفیع صاحب نے کتاب میں واردمولفین کی فہرست انگریزی میں بقلم اقبال صاحب شائع کی جو اغلاط سے پُر تھی۔ اس پر طرہ یہ کہ مسٹر شفیع نے کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے بارہا یہ اعتراض کیا کہ کتبِ شرح کو میں نے حرف ہجاء کے مطابق ترتیب نہیں دیا۔ اس کے بعد علامہ میمن نے اعتراضات کا علمی جواب دیا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ علامہ میمن نے یہ بھی ذکر کیا کہ مسٹر شفیع نے محض ۱۷ صفحات میں ۷۵ فاش غلطیاں کی ہیں جن کی فہرست اسی مضمون میں مع رد لکھی ہے''۔ ان اغلاط کا رد لکھتے وقت علامہ میمن نے دو کالموں میں ایک طرف الغلط (غلط) اور دوسری طرف الصواب (اصل یا صواب) لکھ کر غلط وصحیح کو جدا جدا کر دیا ہے۔ اغلاط کی دُرستی کے بعد عبدالقادر بغدادی کے حالاتِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی بڑی محنت سے لکھے ہیں جو کتاب کے آٹھ صفحات پر مشتمل ہیں۔

اقلید الخزانۃ کی اشاعت اور اختلافات کے اسی واقعے کی مزید تفصیلات پروفیسر غلام نبی عارف صاحب نے اپنے معلومات افزا مضمون ''استاذِ عرب وعجم: عبدالعزیز میمن'' میں تحریر فرمائی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

''علامہ میمن نے اپنی کتاب 'اقلید الخزانہ'' لاہور میں شوال ۱۳۴۰ھ میں مکمل کی۔ اس کی طباعت اور اشاعت میں بہت سے تاخیری حربے کام میں لائے گئے تاکہ یہ عظیم تخلیق جلد منظر عام پر نہ آسکے۔ اس سے علامہ کو ان لوگوں سے بدظنی پیدا ہوئی جن کے ذمے یہ کام سپرد کیا گیا تھا۔ طویل عرصے کے بعد یہ کتاب طبع ہو کر بازار میں آئی۔ مولوی محمد شفیع اور مسٹر وولنر پر وہ سخت خفا تھے۔ ان کی وجہ سے جن پریشانیوں کا ان کو سامنا کرنا پڑا، اس کا اظہار وہ اپنے مکاتیب میں کرتے رہتے تھے جو اپنے ساتھیوں اور دوستوں کو لکھتے تھے۔

علامہ نے اپنے اس مقالے میں جو انھوں نے مجلۃ المجمع العلمی العربی دمشق میں اقلید الخزانہ کی مشکلات کے عنوان سے شائع کیا تھا، ان تمام لوگوں کا ذکر کیا ہے جن سے ان کو ذہنی اذیت پہنچی۔ انھوں نے اپنے ایک دوست استاد محمد کرد علی کے نام ۱۲/ مارچ ۱۹۲۸ء کو ایک خط لکھا۔ اس میں وہ اپنے دلی الم کا ذکر کرتے ہیں جو اقلید الخزانہ کے سلسلے میں انھیں بعض لوگوں کے ہاتھوں پہنچا۔ اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ میں دو نسخے اکیڈمی کی لائبریری کو بطور تحفہ پیش کرتا ہوں۔ بعض ناشروں نے اس کتاب کو دوبارہ شائع کرنے کا مجھ سے وعدہ کیا ہے جس میں میرا تحریر کردہ مقدمہ بھی شاملِ اشاعت ہوگا اور یہ امر باعثِ مسرت ہوگا، اگر وہ اسے صحت اور عمدگی سے شائع کریں۔ میں اس کے عوض ناشر سے صرف پچاس نسخے لینا چاہوں گا۔ اے اللہ! زمانہ بڑا ستم ظریف ہے۔ میں یہ مقالہ اور مقدمہ مجلۃ المجمع العلمی العربی دمشق اور مجلۃ الزہراء قاہرہ میں شائع کرانا چاہتا ہوں تاکہ پہلے کی طرح دوبارہ ذہنی اذیت میں مبتلا نہ ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاؤں اور فائدے کی بجائے نقصان اٹھاؤں۔ کتاب کا ایک نسخہ اپنے مہربان دوست محب الدین الخطیب کے لیے بھیج رہا ہوں لیکن اپنے اس مہربان دوست سے امید کرتا ہوں کہ وہ اس کی اشاعت کا کسی اور مجلّے میں انتظام کر دیں گے۔ خدا جانتا ہے کہ میں نے اس کتاب کی تیاری اور اشاعت کے سلسلے میں کبھی چین نہیں لیا"۔ [۱۴]

علامہ میمن ۱۹۲۵ء میں لاہور سے علی گڑھ منتقل ہو چکے تھے۔ ان کے بیان سے پتہ چلتا ہے کہ مارچ ۱۹۲۷ء میں وہ اقلید الخزانة کی پروف ریڈنگ کی غرض سے لاہور آئے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواشی

۱۔ مولانا سیّد طلحہ حسنی ۱۸۹۰ء میں ٹونک (راجستھان) میں پیدا ہوئے۔آپ کا نسبی تعلق خانوادۂ حضرت سید احمد شہید سے تھا۔ ابتدائی تعلیم ٹونک ہی میں حاصل کی۔ ۱۹۰۰ء میں لکھنؤ آئے اور کئی برس تک دارالعلوم ندوۃ العلماء میں تعلیم حاصل کی پھر ٹونک جا کر مدرسہ ناصریہ میں تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۱۶ء میں اورینٹل کالج لاہور میں استادِ عربی مقرر ہوئے اور ۱۹۴۲ء میں سبکدوشی حاصل کی۔ ۱۹۴۸ء میں پاکستان ہجرت کی اور کراچی میں اقامت گزین ہوئے۔ دورانِ قیامِ کراچی آپ کا تعلق ادارۂ دارالتصنیف، حب ریور روڈ سے رہا۔ آپ نے برس ہا برس کی محنت کے بعد عہدِ صحابہؓ کے تمدن اور معاشرت پر کتاب الحیاۃ فی القرن الاوّل لکھی جو افسوس ہے نامکمل و نامطبوع رہی۔آپ کا انتقال ۲۵ ستمبر ۱۹۷۰ء کو کراچی میں ہوا۔ تدفین دارالتصنیف کے احاطے میں ہوئی۔

۲۔ تاریخ یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور از ڈاکٹر غلام حسین: والفقار، ص ۱۶۴۔

۳۔ ''والدِ محترم علامہ پروفیسر عبدالعزیز میمن مرحوم و مغفور: ایک عالم اور ایک انسان'' از پروفیسر محمد محمود میمن، ماہنامہ فکر و نظر، اسلام آباد، جون ۱۹۷۹ء، ص ۵۴۔

۴۔ اس کتاب کے بارے میں نامور محقق ڈاکٹر مظہر محمود شیرانی صاحب نے راقم کے نام اپنے مکتوب مورخہ ۲۳ جنوری ۲۰۰۵ء میں تحریر فرمایا:

> ''تاریخ یونیورسٹی اورینٹل کالج کے بارے میں آپ کے خدشات صحیح ہیں۔ اس میں غلطیاں ہیں لیکن اس موضوع پر کوئی اور کتاب نہ ہونے کے سبب اسی کو غنیمت خیال کیا جاتا ہے۔ علامہ میمن کی طرح پروفیسر سیّد طلحہ کی ملازمت کی تاریخوں میں بھی غلطی ہے۔ حال ہی میں ڈاکٹر زاہد منیر عامر صاحب نے جامعہ پنجاب کی تاریخ دوبارہ لکھی ہے۔ امید ہے وہ بہتر ہوگی، ابھی شائع نہیں ہوئی ہے''۔

۵۔ ''والدِ محترم علامہ عبدالعزیز میمن مرحوم۔ چند یادیں چند باتیں'' از محمد محمود میمن، ماہنامہ فکر و نظر، اسلام آباد، دسمبر ۱۹۷۸ء، ص ۴۴۔

۶۔ یہ بات درست نہیں۔ علامہ میمن نے میاں نذیر حسین محدث سے پڑھا نہیں تھا بلکہ ان کے جنازے میں شرکت کی تھی جیسا کہ ہم باب نمبر ۲ میں بیان کر چکے ہیں۔

۷۔ ''مولانا عبدالعزیز میمن مرحوم۔ چند یادیں چند باتیں'' ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی، روزنامہ نوائے وقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہور، ۶ نومبر ۱۹۷۸ء

۸۔ مولانا حکیم سیّد عبدالحیٔ ۲۲ دسمبر ۱۸۶۹ء کو رائے بریلی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی عربی و فارسی تعلیم رائے بریلی میں حاصل کی۔ اس کے بعد دو سال تک الہ آباد میں تعلیم حاصل کی پھر آپ بھوپال تشریف لے گئے۔ دو سال بعد آپ لکھنؤ تشریف لائے اور بڑی محنت سے مولانا امیر علی ملیح آبادی (صاحبِ تفسیر مواہب الرحمٰن) و دیگر بزرگوں سے کتب درسیہ پڑھیں۔ لکھنؤ سے فراغت کے بعد آپ دوبارہ بھوپال تشریف لے گئے اور شیخ محمد عرب سے ادب، شیخ حسین بن محسن یمانی سے حدیث و دیگر اساتذہ سے تحصیل علم کیا۔ ۱۸۹۴ء میں آپ نے ہندوستان کے معروف دینی و علمی مراکز کا دورہ کیا اور اس کا سفر نامہ ''ارمغانِ احباب'' (دہلی اور اس کے اطراف) لکھا۔ ۱۹۰۵ء تک آپ نے ندوۃ العلماء لکھنؤ میں مددگار ناظم اور ۱۳ اپریل ۱۹۱۵ء سے انتقال تک بطور ناظم خدمات انجام دیں۔ آپ کا سب سے بڑا علمی کارنامہ نزھۃ الخواطر (آٹھ جلدیں) ہے۔ اس کے علاوہ الھند فی العھد الاسلامی، العلوم والفنون فی الھند، گلِ رعنا و دیگر کتب و رسائل لکھے۔ آپ کا انتقال ۲ فروری ۱۹۲۳ء کو لکھنؤ میں ہوا۔ تدفین رائے بریلی میں ہوئی۔ عالم اسلام کی جید دینی و علمی شخصیت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی آپ کے فرزند تھے۔

۹۔ ''علامہ محمد عبدالعزیز میمن'' از ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی (غیر مطبوعہ مضمون۔ لفظ محمد جزو اسم نہیں)

۱۰۔ ماہنامہ معارف اعظم گڑھ، ستمبر ۱۹۲۵ء

۱۱۔ ایضاً

۱۲۔ مکمل مضمون کے لیے ملاحظہ فرمائیے بحوث و تحقیقات مرتبہ: محمد عزیر شمس، ج ۱، ص ۴۴۔

۱۳۔ ''استادِ عرب و عجم: عبدالعزیز میمنی'' از پروفیسر غلام نبی عارف مجلّہ المعارف، لاہور، خصوصی شمارہ نمبر ۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۶

قیامِ علی گڑھ

(۱۹۲۵ء تا ۱۹۵۴ء)

علامہ میمن کی طویل علمی، تحقیقی اور تدریسی زندگی کا اہم ترین دوران کا تیس سالہ قیامِ علی گڑھ ہے۔ اس باب میں ہم اس دور کی تفصیلات پیش کریں گے۔

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں تقرر کے لیے پہلی کوشش

علامہ میمن نے علی گڑھ یونیورسٹی میں تقرر کے لیے پہلی کوشش ۱۹۲۳ء میں کی تھی۔ یہ وہ موقع تھا جب مولوی خلیل احمد اسرائیلی کی وفات کے سبب شعبۂ عربی میں لیکچرر کی جگہ خالی ہوئی تھی۔ علامہ میمن نے نہ صرف تقرر کے لیے درخواست دی بلکہ لاہور سے علی گڑھ تک سفر بھی کیا لیکن نامعلوم وجوہات کی وجہ سے تقرر نہ ہو سکا۔[1]

تقرر کے لیے دوسری کوشش

جب مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں شیخ عبدالحق حقی بغدادی کی وفات (۱۹۲۴ء) کے بعد ان کی جگہ خالی ہوئی تو اس کی اطلاع علامہ میمن کو بھی ملی۔ اورینٹل کالج میں وہ پہلے ہی ناخوشگوار حالات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مقابلہ کررہے تھے چنانچہ انھوں نے علی گڑھ یونیورسٹی میں تقرر کے لیے کوشش کی۔ اس تقرری کے لیے انھوں نے نواب عمادالملک سیّد حسین بلگرامی (وفات ۳رجون ۱۹۲۶ء) اور مولانا حبیب الرحمٰن شروانی (وفات ۱۱راگست ۱۹۵۰ء) سے حیدرآباد (دکن) میں ملاقات بھی کی[2]۔ مولانا شروانی خود بھی عربی زبان وادب کا اعلیٰ ذوق رکھتے تھے چنانچہ انھی کی خواہش پر علامہ میمن کا تقرر شعبۂ عربی میں ہوا۔ علامہ میمن شعبۂ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے پہلے ہندوستانی صدر تھے۔ ان سے پہلے اس عہدے پر انگریز، جرمن مقرر ہوئے یا عرب۔

علی گڑھ میں تقرری کے حوالے سے جسٹس شیخ عبدالقادر (وفات ۹رفروری ۱۹۵۰ء) نے علامہ میمن کو شملہ سے ۱۸رستمبر ۱۹۲۵ء کو لکھا:

مکرمی مولانا عبدالعزیز صاحب سلامت باشد۔ السلام علیکم

یہاں جناب صاحب زادہ صاحب[3] سے ملاقات ہوئی اور آپ کے متعلق گفتگو رہی۔ ان شاءاللہ امید پڑتی ہے کہ عنقریب اس اسامی پر کسی کا تقرر ہوگا جس کے لیے آپ نے کوشش کی تھی اور اغلب ہے کہ آپ کے نام ہی قرعۂ فال نکلے۔ آپ کو اگر یہ خط مل جائے تو براہِ مہربانی بواپسی مطلع فرمائیں کہ آپ کا تقرر ہو جائے تو آپ کب تک چارج لے سکیں گے۔

میرا خیال ہے کہ ان دنوں آپ وطن گئے ہوں گے۔ مگر اب کالجوں کے کھلنے کا وقت قریب ہے۔ خدا کرے کہ آپ آگئے ہوں یا جلد آنے والے ہوں اور میرا خط آپ کو لاہور میں مل جائے۔ زیادہ خیریت۔

شملہ، ۱۸رستمبر ۲۵ء   راقم عبدالقادر[4]

ایک موقع پر شعبہ عربی میں تقرر کے حوالے سے علامہ میمن نے اپنے شاگرد پروفیسر سیّد محمد سلیم سے فرمایا:

''۱۹۲۵ء میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں عربی کے لیے صدرِ شعبہ کی جگہ کے لیے درخواستیں طلب کی گئیں۔ آسامی کے لیے دو امیدوار تھے، میں اور پروفیسر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عابد احمد علی۔ وہ آکسفورڈ یونیورسٹی سے عربی میں ڈی فل تھے۔ ابن سکیت کی کتاب اصلاح المنطق کو انھوں نے ایڈٹ کیا تھا۔ سر سیّد احمد خاں سے بھی ان کی قرابت داری تھی۔ میرے پاس مولوی فاضل کے علاوہ کوئی ڈگری نہیں تھی۔ تقرری کمیٹی میں تین افراد تھے: ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد وائس چانسلر، ایک مستشرق پروفیسر کالے، صدر شعبۂ عربی ڈھاکہ یونیورسٹی اور مولانا سیّد سلیمان ندوی۔ دونوں خارجی ممبروں نے میری تائید کی۔ پروفیسر کالے نے کہا ''میمن کے مقابلے میں ڈاکٹر عابد احمد علی کی کوئی حیثیت نہیں''۔ اس جگہ پر میرا تقرر ہو گیا۔ مولانا سیّد سلیمان ندوی نے ''معارف'' اعظم گڑھ میں لکھا'' آج پہلا موقعہ ہے کہ علی گڑھ یونیورسٹی میں شعبۂ عربی کو ایک اہل اور مستحق آدمی کے سپرد کیا گیا ہے''۔ [5]

گزشتہ صفحات میں ہم ذکر کر چکے ہیں کہ علامہ میمن کے شعبۂ عربی مسلم یونیورسٹی میں تقرر کے جو مشاہیر خواہش مند تھے ان میں علامہ اقبال، مولانا حبیب الرحمٰن شروانی، علامہ سیّد سلیمان ندوی اور جسٹس سر شیخ عبدالقادر شامل تھے۔ ان تمام حضرات میں علامہ میمن کی نظر میں سب سے زیادہ مولانا حبیب الرحمٰن شروانی کی کوششوں کا دخل تھا۔ مولانا شروانی عربی و فارسی کا نہایت ستھرا ذوق رکھتے تھے اور حبیب گنج میں ان کا کتب خانہ ملک گیر شہرت رکھتا تھا۔ ۱۱راگست ۱۹۵۰ء کو مولانا نے انتقال فرمایا۔ ان کی یاد میں اخبار ''جمہور'' علی گڑھ کا صدر یار جنگ نمبر شائع ہوا۔ اس نمبر کے لیے علامہ میمن نے مختصر پیغام بھیجا اور اس پیغام میں اپنے تقرر کا ذکر بھی کیا، لکھتے ہیں:

''هيهات لا يأتي الزّمان بمثله

ان الزّمان بمثله لبخيل

مرحوم کی علم دوستی کے افسانے ۱۹۱۰ء ہی سے سن رہا تھا مگر ۲۵ء میں حبیب گنج جا کر آپ کا کتب خانہ دیکھا۔ فلمّا التقينا صغّر الْخَبَرَ الْخُبْرُ۔ آپ نے میرے مضامین معارف (ابن رشیق وابو العلاء) دیکھ لیے تھے، اس لیے انتہائی اخلاق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ملے، اپنا کتب خانہ دکھایا اور اس کے عربی نوادر کے متعلق میرے تاثرات معلوم کیے جس کے بعد میں نے ''زیادات شعر المتنبی'' اور الاختیار شائع کیے۔ میرا علی گڑھ کا ۲۵ سالہ قیام و تعلق آپ ہی کی نظرِ انتخاب کا رہین ہے۔ ہر ملاقات میں آپ انتہائی خلوص کا اظہار فرمایا کرتے''۔[۶]

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں علامہ میمن کے تقرر اور مولانا شروانی کے اس سلسلے میں حتمی فیصلے کے بارے میں ہمیں ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی صاحب کے مضمون ''مولانا عبدالعزیز میمن اور علی گڑھ'' میں مفید تفصیلات ملتی ہیں، لکھتے ہیں:

''جولائی ۱۹۲۴ء میں مسلم یونیورسٹی میں شعبۂ عربی کے استاد مولانا عبدالحق حقی بغدادی کے انتقال پر ان کی جگہ تقرری کے لیے اشتہار شائع ہوا۔ مولانا (علامہ میمن) نے ۱۹ ستمبر ۱۹۲۴ء کو یونیورسٹی رجسٹرار (جناب عظمت الٰہی زبیری صاحب) کے نام درخواست بھیجی جو تعلیمی لیاقت، تدریسی تجربات، مطبوعات و دیگر علمی کاموں کی تفصیلات کے ساتھ سات صفحات پر مشتمل تھی۔ ۱۴ نومبر ۱۹۲۵ء سے شعبۂ عربی میں بحیثیت استاد مشارک (Reader/ Associate Professor) ان کی تقرری عمل میں آئی اور ۱۹ نومبر کے زمیندار اخبار (لاہور) میں اس کی خبر بھی شائع ہوئی۔ اس ضمن میں یہ ذکر اہمیت سے خالی نہ ہوگا کہ مذکورہ پوسٹ کے لیے اشتہار کی اشاعت کے بعد بہت سے امیدواروں نے درخواستیں بھیجیں۔ اس وقت کے وائس چانسلر صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب (۱۸۶۷-۱۹۳۰ء) نے تمام امیدواروں کی درخواستیں، ان کے تعلیمی ریکارڈ، تدریسی تجربات و علمی کاموں کی تفصیلات کے ساتھ حیدر آباد نواب حبیب الرحمٰن خاں شروانی صاحب کے پاس ان کے تاثرات کے لیے ارسال کیں۔ انھوں نے اپنی تفصیلی رپورٹ کے آخر میں لکھا کہ تمام امیدواروں میں سب سے بہتر و افضل مولانا عبدالعزیز میمن ہیں۔ اگر مولانا عبدالحق حقی بغدادی کے مقام پر ان کی تقرری عمل میں آئی تو وہ ان کے بہترین خلف ثابت ہوں گے''۔[۷]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا شروانی کا نصیحت آمیز خط

۱۴/نومبر ۱۹۲۵ء سے علامہ میمن کا تقرر بحیثیت ریڈر ہوا۔ مورخہ ۱۵/نومبر ۱۹۲۵ء کو مولانا شروانی نے حیدر آباد دکن (جہاں وہ صدر الصدور اور ناظم امور دینیہ تھے) سے علامہ میمن کو خط لکھا جس میں ایک شفیق بزرگ کی حیثیت سے نہایت قیمتی مشورے تحریر فرمائے۔ وہ لکھتے ہیں:

"مکرمی ذوالفضائل۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۷/نومبر کا مورخہ سامی نامہ پہنچا، ممنون یاد فرمائی ہوں، اس سے مسرت ہوئی کہ آپ کا تقرر مسلم یونیورسٹی میں ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ توفیق سعی بخشے اور سعی مشکور فرمائے۔

(۱) کوشش کیجیے کہ آپ کے طلبا میں ذوقِ اسلامی و علمی پیدا ہو۔ اس کی وہاں بہت کمی ہے بلکہ فقدان ہے۔

(۲) مولانا سید سلیمان اشرف سے اکثر نیازمندانہ ملیے۔

(۳) وہاں کی تلوین سے خود ملون نہ ہو جائیے اور دل کو علمی رنگ کا شائق بنائیے۔

ان شاء اللہ دسمبر کے اواخر میں ملاقات ہو گی۔ زوائد الدیوان آ گئے، پیشِ نظر ہیں۔ ان شاء اللہ اجازت طبع عنقریب بھیجتا ہوں، امتحان کے بقیہ کل اجزا آ چکے، ان شاء اللہ ساتھ لا کر آپ کے حوالے کیے جائیں گے۔ اجرت کتابت ادا ہو گی۔ مولانا کھٹکھٹے کو پھر کھٹکھٹائیے گا۔ کتاب اچھی ہے نقل ہو جاتی، ہو جائے تو خوب ہو۔

(۴) پارٹی فیلنگ سے بہت سخت اہتمام کے ساتھ محترز رہیں۔ اسی طرح مذہبی مناقشہ سے۔

امید ہے آپ مع الخیر علی گڑھ پہنچ چکے، اسی لیے وہاں کے پتے سے خط بھیجتا ہوں۔

حیدر آباد۔ ۱۵/نومبر ۱۹۲۵ء نیاز مند

حبیب الرحمٰن[9]

علامہ میمن کی پوری زندگی اس بات کی گواہ ہے کہ انھوں نے ہمیشہ ان قیمتی مشوروں پر عمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا۔ انھوں نے اپنی تمام صلاحیتیں علمی اشغال میں صرف کیں اور جامعات کی اندرونی سیاست سے ہمیشہ محترز رہے۔

مولانا سیّد سلیمان ندویؒ کی تحسین

علامہ میمن کے مسلم یونیورسٹی میں تقرری کے حوالے سے مولانا سیّد سلیمان ندوی نے ماہنامہ معارف اعظم گڑھ کے شذرات میں بہ ایں الفاظ اپنی مسرت کا اظہار فرمایا:

''مسلم یونیورسٹی میں مولوی عبدالحق صاحب مرحوم حقی کی وفات سے ایک عربی استاد کی جگہ خالی ہوئی تھی۔ اس کے لیے ان کے قائم مقام کی تلاش تھی۔ ہم کو خوشی و مسرت ہے کہ مسلم یونیورسٹی کے ارکان نے اس کے لیے ہمارے دوست مولانا عبدالعزیز میمن صاحب راجکوٹی کا انتخاب کیا ہے۔ یونیورسٹی کی یہ خوش قسمتی ہے کہ ایسا باکمال فرد اب اس کے احاطے میں ہے۔ ارکان نے اس موقع پر بے حد دانش مندی کو راہ دی کہ انگریزی یونیورسٹی کی سندوں یا صاحبِ زبانِ عرب کے نمائشی نام پر اہلیت، قابلیت اور فضل و کمال کو ترجیح دی''۔[10]

اسی طرح علی گڑھ میگزین کے ایڈیٹر بشیر الدین احمد صدیقی نے علی گڑھ میگزین ''جوبلی نمبر'' (۱۹۲۵ء) میں علامہ میمن کے تقرر پر ان الفاظ میں اپنی مسرت کا اظہار فرمایا:

''مولانا عبدالحق صاحب حقی بغدادی مرحوم کے بجائے عربی ڈپارٹمنٹ میں ایک نہایت قابل قدر اضافہ ہوا ہے۔ مولانا عبدالعزیز میمن صاحب ہمارے تعارف اور تحسین سے مستغنی ہیں۔ ان کا علمی ذوق اور ادبِ عربی میں ان کی عالمانہ تحقیق ان کو ان بلندیوں پر پہنچا چکی ہے جہاں لوگ بمشکل پہنچتے ہیں۔ مولانا کی مختلف اور متعدد عربی تصانیف مصر اور لاہور میں شائع ہو چکی ہیں اور باکمالانِ ادب سے خراجِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ ہم کو امید ہے ہماری یونیورسٹی مولانا کے تجرِ علمی سے مستفید ہو گی اور علی گڑھ کی فضا مولانا کے مزید اکتساباتِ علمی کی محرک ہو گی''۔[11]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم یونیورسٹی جوبلی تقریبات میں شرکت

علامہ میمن کے علی گڑھ پہنچنے کے کچھ ہی عرصے بعد دسمبر ۱۹۲۵ء میں مسلم یونیورسٹی کی جوبلی تقریبات منائی گئیں۔ جوبلی تقریبات کا اصل مقصد یہ تھا کہ ایم اے او کالج کے قیام کے پچاس سال مکمل ہو جانے پر اس ادارے کی کارکردگی اور اس مدت میں مسلم قوم کی ترقی کے سلسلے میں اس نے جو خدمات انجام دی ہیں، ان کے نتائج کو قوم کے سامنے اس طرح پیش کیا جائے کہ لوگ اس کے نمائندے خود علی گڑھ آکر ان کی عملی شکل اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔!!

جوبلی کی تقریبات میں علامہ میمن نے جو حصہ لیا، انھوں نے مسلم یونیورسٹی اور اس کی خدمات کے بارے میں عربی میں ایک قصیدہ لکھا اور خود ہی اس کو پڑھ کر سنایا۔ یہ تاریخی قصیدہ 'علی گڑھ میگزین' کے جوبلی نمبر میں شائع ہوا۔ مکمل قصیدہ اور اس کا اردو ترجمہ باب نمبر ۱۵ میں ملاحظہ فرمائیے۔

بوقتِ تقرری شعبۂ عربی کی صورتِ حال

گزشتہ صفحات میں ہم علامہ میمن کی تقرری کے سلسلے میں لکھا ہوا مولانا شروانی کا نصیحت آمیز خط پیش کر چکے ہیں۔ اس خط سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ شعبۂ عربی مسلم یونیورسٹی کی صورتِ حال سے مولانا شروانی غیر مطمئن تھے۔ علامہ میمن نے تقرری کے بعد اس صورتِ حال کا مطالعہ کیا اور اس کی تبدیلی کے لیے اور معیارِ تعلیم میں بلندی کے لیے کئی اصلاحات کیں۔ اس بارے میں شیخ نذیر حسین لکھتے ہیں:

> ''معیارِ تعلیم کی پستی کا یہ عالم تھا کہ ایم اے (عربی) کے کورس میں بائیبل کا عربی ترجمہ شامل تھا، میمن صاحب نے نصابِ تعلیم کی اصلاح کی، عربی ادب کی امہات کتب مثلاً الکامل (للمبرد) اور کتاب العمدہ (ابن رشیق) نصاب میں داخل کیں۔ شعبۂ عربی کا وقار ہندوستان اور بیرون ہندوستان میں قائم کیا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلبہ میں صحیح علمی ذوق اور ملکۂ تحقیق پیدا کیا۔ ان کے درس و تدریس سے بہت سے مستعد طلبہ نے فائدہ اٹھایا"۔[13]

نصاب میں مفید اصلاحات

علامہ میمن نے علی گڑھ پہنچنے کے بعد عربی زبان کی تعلیم و تدریس کے معیار کو بلند کرنے کے لیے کوششیں کیں اس بارے میں ۱۹۶۸ء میں عربی لغت نگاری پر خطبات کے دوران نصاب میں داخل کی گئی مفید کتب کے حوالے سے بیان کیا:

> "نظام الغریب" ایک مختصری کتاب ہے جو یمن میں لکھی گئی تھی۔ میں نے یہ چاہا کہ عربی لغت کی کوئی شے تو ہونی چاہیے۔ اس کے بغیر عربی زبان آئے گی کیسے، تو میں نے کورس میں داخل کی۔ میں نے دیکھا کہ کسی طالب علم نے دلچسپی نہیں لی حالانکہ کورس میں داخل تھی۔ جب ہار گیا تو "ادب الکاتب" کا مختصر کیا تھا شیخ طاہر جزائری نے چھوٹا سا بالکل، میں نے اس کو داخل کیا، اس میں بھی دلچسپی نہیں لی۔ دیکھیے ہم ایسے زمانے میں آ گئے ہیں اور بایں ہمہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں عربی زبان آ جائے، کہاں سے آئے گی بھئی! جو راستہ ہے عربی سیکھنے کا اس راستے سے تو آپ ہزاروں میل دور بھاگتے پھرتے ہیں"۔[14]

علی گڑھ میں علامہ میمن کی رہائش گاہ

علی گڑھ پہنچنے پر ابتدا میں یونیورسٹی کی حدود میں مکان نہ ملنے کی وجہ سے علامہ میمن نے "حکیم کی سرائے" میں کرائے پر مکان حاصل کیا اور اس میں رہائش اختیار کی۔ کچھ ہی عرصے بعد یونیورسٹی میں مکان مل گیا اور علامہ میمن وہاں منتقل ہو گئے۔[15]

۱۹۳۱ء میں علامہ میمن نے نابینا مدرسہ اور بنگالی کوٹھی سے کچھ ہی فاصلے پر بریلی لائن کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریب اپنی ذاتی کوٹھی تعمیر کرائی جس کا نام ''میمن منزل'' رکھا۔ یہ کوٹھی پروفیسر مجیدالدین (معاشیات)، پروفیسر محمد حبیب (تاریخ) اور پروفیسر محمد شریف (فلسفہ) کی ذاتی کوٹھیوں کے قریب محلّہ بدر باغ میں واقع ہے۔ علامہ میمن کی یہ تاریخی رہائش گاہ آج بھی اپنی اصلی حالت میں علی گڑھ میں موجود ہے اور اس پر سنہ تعمیر ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء کا کتبہ موجود ہے۔[16]

قیامِ علی گڑھ کی اہمیت

علامہ میمن کا تقرر ۱۴؍ نومبر ۱۹۲۵ء کو شعبۂ عربی میں بحیثیت ریڈر ہوا۔ وہ دسمبر ۱۹۴۳ء میں پروفیسر مقرر ہوئے۔ پروفیسر مقرر ہونے سے قبل اوٹو اشپیز کے چلے جانے کے بعد شعبۂ عربی کی صدارت پر سرفراز ہو چکے تھے۔ وہ پہلے ہندوستانی تھے جنھیں شعبۂ عربی کی صدارت کا اعزاز حاصل ہوا ورنہ ان سے قبل اس منصب پر انگریز یا جرمن اساتذہ (جوزف ہارویز، ایس ٹریٹن، اوٹو اشپیز) ہی فائز ہوتے تھے۔

۳۱؍ مارچ ۱۹۴۹ء کو علامہ میمن بحیثیت صدر شعبۂ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے ریٹائر ہوئے۔ اس زمانے میں یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ذاکر حسین خان تھے جنھوں نے علامہ میمن کی خدمات کے پیش نظر ایک سال کی توسیع دی جو ۳۱؍ مارچ ۱۹۵۰ء کو ختم ہو گئی۔ اس کے بعد علامہ میمن تقریباً چار سال تک علی گڑھ میں رہے اور اپریل ۱۹۵۵ء میں ہندوستانی شہریت ترک کی اور کراچی منتقل ہو گئے۔

علامہ میمن کی زندگی کا یہ دوران کی علمی زندگی کا زرخیز ترین دور تھا۔ اسی دور میں انھوں نے عربی و اردو میں بہت سے تحقیقی و تنقیدی مضامین لکھے جو مجلّہ مجمع اللغة العربية بدمشق (سابقہ مجلّہ المجمع العلمي العربي)، معارف (اعظم گڑھ)، برہان (دہلی) میں شائع ہوئے۔ اسی دور میں ان کا تحقیقی شاہ کار ابو العلاء وما اليه اور سمط اللآلي و دیگر کتب شائع ہوئیں جن کی وجہ سے ان کی شہرت ہندوستان گیر سے بڑھ کر عالم گیر سطح تک پھیل گئی۔

علامہ میمن کے قیام علی گڑھ کی تفصیلات اور اس دور میں ان کے علمی کاموں کی اس قدر اہمیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

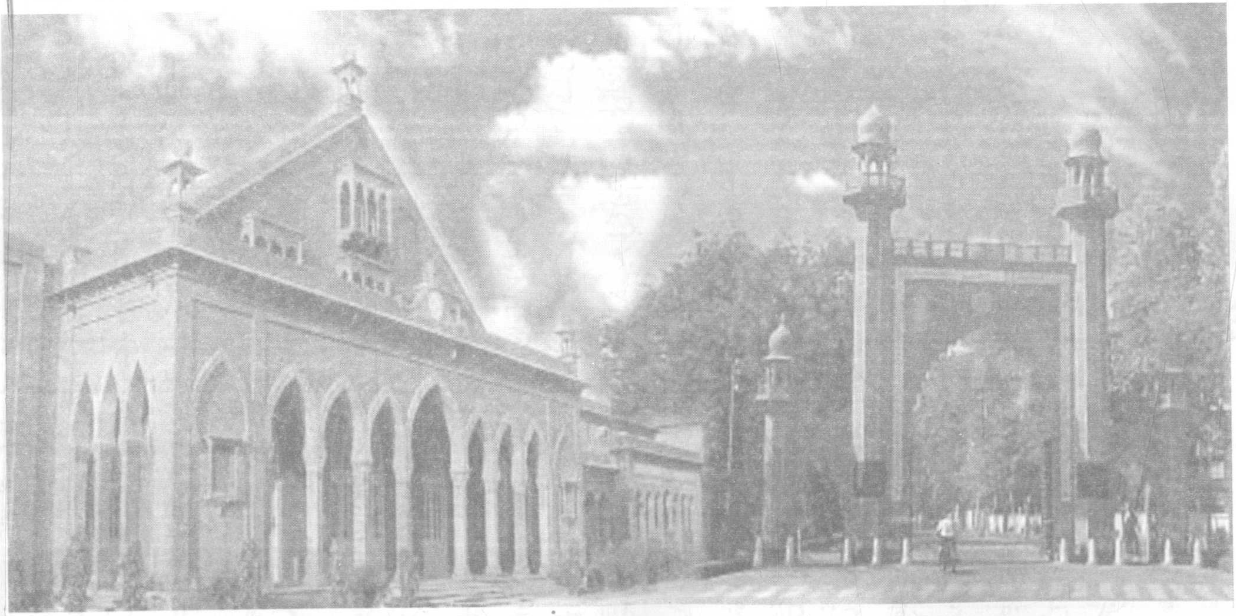

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کا اسٹریچی ہال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ صرف اسی دور پر ایک ضخیم کتاب لکھی جاسکتی ہے۔ہم یہاں ان کے معمولات، مشاغل، طلباء کو رہنمائی اور دیگر مصروفیات کی بعض اہم تفصیلات پیش کرتے ہیں۔

علی گڑھ میں روزمرّہ کے معمولات

قیامِ علی گڑھ کے دوران علامہ میمن کے روزمرہ کے معمولات کے بارے میں پروفیسر محمد محمود میمن صاحب اپنے مضمون "علی گڑھ میں علامہ میمن کے روز وشب" میں تحریر فرماتے ہیں:

"ان دنوں بھی والد صاحب اپنے روزمرہ کے معمولات پر سختی سے کاربند رہتے تھے اور انھیں کسی مجبوری کے تحت بھی اپنے معمولات میں کسی قسم کی تبدیلی بہت شاق گزرتی تھی۔ زندگی ایک مشینی انداز میں رواں دواں تھی۔ صبح سویرے اٹھتے، ضروریات سے فارغ ہو کر وضو کرتے اور نمازِ فجر ادا کرتے۔اس کے بعد تقریباً دو تین میل کی سیر کرتے۔ واپس آ کر فوراً ناشتا کرتے۔ناشتے کے بعد حقہ پیتے اور کتب بینی یا تصنیف و تالیف میں لگ جاتے۔اس وقت وہ اپنے کام میں اتنے زیادہ محو ہوتے کہ دنیا و مافیھا کی انھیں کچھ خبر نہ ہوتی۔ یونیورسٹی جانے کا وقت ہوتا تو والدۂ محترمہ انھیں ہوشیار کرتیں اور وہ اپنے مقررہ وقت پر یونیورسٹی پہنچ جاتے۔ دوپہر کے وقت بارہ بجے کے فوراً بعد ان کی واپسی ہوتی۔کھانا کھاتے، کچھ دیر بعد ظہر کی نماز ادا کرتے، پلنگ پر لیٹے لیٹے حقے سے شوق فرماتے اور اخبار پڑھتے تا آنکہ نیند آجاتی اور سو جاتے۔ دوپہر میں قیلولہ کی عادت تھی۔ تین اور چار بجے کے درمیان اٹھ بیٹھتے اور پھر تحقیقی کام میں مصروف ہو جاتے۔نمازِ عصر ادا کرتے اور شام کی سیر کو نکل جاتے۔ سیر کے وقت عام طور پر کوئی نہ کوئی شخص (عموماً تلامذہ) ان کے ہمراہ ضرور ہوتا جسے وہ اس دوران اپنے علم سے فیضیاب کرتے۔ مغرب تک ان کی واپسی ہوتی۔نماز ادا کرتے اور کچھ دیر بعد رات کا کھانا کھاتے، حقہ پیتے، افرادِ خانہ سے کچھ دیر باتیں کرتے، ریڈیو پر خبریں سنتے اور اس کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معمولی چہل قدمی کرتے۔ عشاء کی نماز ادا کرتے اور اس کے فوراً بعد بتیاں گل کر دیتے۔ رات کے وقت ہمیں پڑھنے لکھنے کی اجازت نہ تھی اور تاکید کی جاتی کہ سو جائیں''۔[17]

''میمن منزل'' علی گڑھ میں علامہ میمن کے کتب خانے، نیز طریقہ مطالعہ و تحقیق کے متعلق محمد محمود میمن اسی مضمون میں لکھتے ہیں:

''میمن منزل میں والد صاحب کا ایک مخصوص کمرا تھا جسے گھر کے افراد ''کتابوں والا کمرا'' کہتے تھے۔ اس میں کمرے ہی کے ناپ کا مشرقِ وسطیٰ سے لایا ہوا ایک عمدہ قالین بچھا رہتا تھا اور ایک جانب زمین پر بیٹھ کر لکھنے کی پرانی وضع کی ڈھلوان میز رکھی رہتی تھی۔ کمرے کے چاروں طرف بغیر دروازوں کی کتابوں کی الماریاں تھیں۔ میرے اندازے کے مطابق کتابوں، قلمی نسخوں اور مسودات کی کل تعداد تین سے چار ہزار تک ہوگی۔ ان میں تقریباً تمام کتابیں عربی کی تھیں، چند ہی فارسی اور اردو کی تھیں اور وہ بھی بہت اہم اور نایاب قسم کی۔ اس کمرے میں بیٹھ کر والد صاحب مطالعہ اور تصنیف و تالیف کا کام کرتے تھے۔ ان کا مطالعہ بڑا تنقیدی ہوتا تھا۔ وہ ساتھ ساتھ حاشیے بھی ثبت کرتے جاتے تھے۔ کتب خانے کی ساری کتابیں ان کی پڑھی ہوئی تھیں اور ان پر حواشی تحریر تھے[18]۔ ان کے نزدیک مطالعہ برائے مطالعہ ایک بے معنی اور فضول کام تھا اور اسے وہ تضییع اوقات سمجھتے تھے۔ وہ فرماتے تھے کہ سرسری مطالعے سے انسان حقیقی علمی کام کے قابل نہیں رہتا[19]۔

اسی دور میں عالم عرب کے علماء و فضلاء بھی اکثر علی گڑھ تشریف لاتے، ان کی ترجمانی کے فرائض علامہ میمن ہی انجام دیتے۔ اس بارے میں محمود میمن صاحب لکھتے ہیں:

''مشرقِ وسطیٰ کے اکثر سربرآوردہ حضرات اس درسگاہ کو دیکھنے اور اہلِ علم سے ملنے یونیورسٹی تشریف لاتے تھے، رامپور حامد ہال میں انھیں سپاسنامے پیش کیے جاتے تھے۔ یہ حضرات عربی میں خطاب کرتے تو ترجمانی کی ذمہ داری والد صاحب کو سونپی جاتی تھی اور وہ اس حسن و خوبی سے ان کی تقاریر کا ترجمہ پیش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے کہ ترجمہ اصل پر سبقت لے جاتا تھا اور لوگ سن کر عش عش کر اٹھتے۔ جو اُن سے ناآشنا ہوتے وہ بھی ان کو پہچاننے لگتے اور انھیں یہ علم ہو جاتا تھا کہ یہاں عربی کا ایک اتنا ممتاز عالم موجود ہے۔[20]

قیام علی گڑھ کے روزمرہ معمولات کے حوالے سے علامہ میمن کے نامور شاگرد ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب اپنے مضمون 'ایامِ علی گڑھ' میں تحریر فرماتے ہیں:

''استاذ ہمیشہ اپنے گھر کی ضروریات خود ہی بازار جا کر پوری کر لیتے ہیں اور سبزی گوشت وغیرہ خود ہی خرید کر کے لاتے ہیں۔ بندہ بھی کئی مرتبہ ان کے ہمراہ شہر جاچکا ہے۔ شہر کی لین دین میں بھی استاذ کا تجربہ وفہم دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔ اسی سلسلے میں کئی مرتبہ فرمایا: یہاں کئی لوگ اپنی جنٹلمینی کا شکار ہو گئے ہیں۔ میں اگر ان کی طرح رہوں اور نوکروں کے ہاتھ بازار کی سڑیل چیزیں منگوا منگوا کر کھاتا رہوں تو میری صحت چند دنوں میں تباہ ہو جائے گی اور میں کسی کام کا نہ رہوں گا۔ باقی رہی لوگوں کی میری طرف انگشت نمائی، اس کی مجھے کوئی پروا نہیں۔ کفارِ مکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہی اعتراض کیا کرتے تھے کہ یہ نبیؐ کیسے ہیں جو بازار میں خرید وفروخت کر رہے ہیں (مَا لِهٰذَا الرَّسُوْلِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ) لہٰذا میں تو نبیؐ کی سنت ادا کر رہا ہوں اور دیگر یہ کہ میں علی گڑھ والوں کی تعریف یا مذمت سے آگے نکل چکا ہوں''۔[21]

شان الحق حقی صاحب (وفات: ۱۱/اکتوبر ۲۰۰۵ء) بھی اس زمانے میں علی گڑھ میں زیر تعلیم تھے۔ وہ علامہ میمن کے حوالے سے اپنے مضمون ''کوئے آشنا'' میں لکھتے ہیں:

''ڈاکٹر علیم جو بعد میں وائس چانسلر ہوئے بڑے وجیہ و نستعلیق آدمی تھے اور اس وقت شعبۂ عربی میں لیکچرار تھے جہاں ہمارے جید عالم مولانا عبدالعزیز المیمنی ریڈر تھے اور جرمن پروفیسر اوٹو اشپیز عربی کے صدرِ شعبہ۔ مولانا کے ساتھ اس زیادتی کو اہل علم بہت محسوس کرتے تھے جو ان کے علمی مرتبے سے واقف تھے مگر یوپی گورنمنٹ نے یہ شرط لگا رکھی تھی کہ عربی کا صدرِ شعبہ کوئی مستشرق ہو گا تو وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی تنخواہ دیں گے ورنہ نہیں۔ یونیورسٹی والوں نے بھی سوچا کہ چلو اس طرح مستشرقین کی ہمت افزائی ہو گی .... مولانا صدر شعبہ نہ تھے مگر ان کا بڑا احترام تھا۔ استادان سے اکثر ہدایت کے طالب رہتے۔ ایک دن ایک استاد مولانا کے پاس آئے کہ حضرت اس جملے کا مطلب سمجھ میں نہیں آ رہا کہ کدرۃ المشارب سے کیا مراد ہوئی؟ مولانا نے ایک اچٹتی سی نظر صفحے پر ڈالی اور کہا:

کدرۃ المشارب یعنی تلچھٹ۔

قدیم عربی ادب اور لغات مولانا کے خصوصی میدان تھے اور تمام عرب دنیا میں ان کی فضیلت کو مانا جاتا تھا۔ محاضرات کی مشہور عربی تصنیف ''امالی القالی'' کی شرح ''اللآلی'' مصنفہ ابو عبید البکری کے نادر نسخے کی دریافت، ترتیب و تحشیہ ان کا ایک معروف کارنامہ ہے۔''[۲۲]

مجلس مصنّفین کے اجلاس میں شرکت

سیّد الطاف علی بریلوی (وفات: ۲۴ر ستمبر ۱۹۸۶ء) نے ۲۵ر اگست ۱۹۴۱ء کو علی گڑھ میں مجلس مصنفین قائم کی جس میں ہر ماہ علی گڑھ اور بیرون علی گڑھ کے اہل علم اپنے نتائج تحقیق مقالات کی شکل میں پیش کرتے تھے۔ بعد میں ان مقالات پر نقد و تبصرہ ہوتا اور یہ سہ ماہی ''منصف'' میں اشاعت پذیر ہوتے۔ سیّد الطاف علی بریلوی نے اس رسالے کے بارے میں لکھا کہ ۱۴ر مئی ۱۹۴۶ء تک مجلس کے ۶۱ کامیاب جلسے اور ستمبر ۱۹۴۸ء تک ''منصف'' کے بائیس شمارے شائع ہوئے۔[۲۳]

علامہ میمن بھی مجلس مصنّفین کے رکن تھے اور اس کے جلسوں میں برابر شریک رہتے بلکہ بعض اجلاس علامہ میمن کی رہائش گاہ ''میمن منزل'' پر بھی ہوئے۔ عموماً جب علامہ میمن اجلاس میں شرکت کرتے تو صدارت کی درخواست انہی سے کی جاتی۔ ان میں سے دو جلسوں کا ذکر ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب نے بہ ایں الفاظ کیا:

''مجلس مصنّفین کے ایک جلسے میں مولانا طفیل احمد نے ''بابل قدیم'' پر مضمون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھا۔ نواب صدر یار جنگ صدر تھے۔ جلسہ حلیم صاحب کی کوٹھی پر ہوا۔ بابل کے صحیح تلفظ پر مضمون نگار نے کچھ لکھا تھا اور پڑھتے وقت حاضرین سے رائیں لی گئیں۔ جنابِ صدر ان کو ''بابُل'' بتانے لگے۔ شاید حلیم صاحب نے میمن صاحب کی رائے طلب کی۔ استاد صاحب نے کہا: میں حیران ہوں کہ بعد کی کتب میں سے حوالے دیے جا رہے ہیں اور آپ مسلمان علماء ہیں۔ آپ کو تو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ لفظ قرآنِ پاک میں آیا ہے ''ببابِلَ ھاروت وماروت'' اور اس صریح ضبط کے بعد بحث کی کوئی گنجائش نہیں۔ استاذ کے اس محاضر پر سب حیران ہوئے۔ بعد میں صدر صاحب مضمون ختم ہونے سے پیشتر چلے گئے اور استاذ کو صدارت دی گئی۔ مضمون ختم ہونے پر استاذ نے اپنی محفوظات سے ''بابل'' اور اس کی حکومت اور حکام کے متعلق وہ وہ معلومات پیش کیے، کہ حاضرین حیران رہ گئے۔ پروفیسر شریف صاحب نے تو استاذ کو اتنا بھی کہہ دیا کہ میمن صاحب آپ کے مقابلے میں ہم خود کو جاہل پاتے ہیں'' [۲۴]۔

اسی مضمون میں مجلس مصنّفین کے ایک اور اجلاس اور وہاں علامہ میمن کے خطاب کے بارے میں ڈاکٹر بلوچ لکھتے ہیں:

''مجلس مصنّفین میں لکھنؤ کے ایک فاضل نے ''خطّاطی'' پر مضمون پڑھا۔ سامعین پر اتنا اثر ہوا کہ مضمون نگار کے ہاتھ چومنے لگے گویا انھوں نے کوئی معجزہ کر کے دکھایا۔ استاذ صاحب کو جلسے کے وقت صدر بنایا گیا اور بعد میں سیکرٹری صاحب انھیں تکتے رہے کہ آپ اس مضمون پر ضرور کچھ کہیے تا کہ علی گڑھ کی لاج رہے۔ استاذ نے فرمایا کہ وہ اس موقع پر ''علی گڑھ کی لاج'' کی فکر میں پڑ گئے لیکن انھوں نے پیشتر یہ اطلاع بھی نہ دی کہ مجھے صدارت کرنی ہے۔ بہرحال مضمون ختم ہونے پر استاذ صاحب اٹھے اور پہلے ہی حاضرین کے سامنے عماد الدین کاتب کی کتاب [۲۵] پیش کی جہاں سے مضمون نگار نے معلومات حاصل کیے تھے۔ اس کے بعد استاذ نے ''خطّاطی'' پر وہ تصریحات بیان کیے کہ بقول ڈاکٹر رفیق احمد خاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ہم سب مرعوب ہو گئے''۔استاذ نے بعض نکات پر تو مضمون نگار کی اصلاح بھی کر دی کہ ''ابن مقلہ کو خطِ نسخ کا موجد نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اس کے پیدا ہونے سے بھی پہلے کی کتابیں خطِ نسخ میں موجود ہیں البتہ وہ اس خط کے مزین، محسن اور سب ہی کچھ تھے اور اس خط کو انھوں نے ہی کمالیت پر پہنچایا لیکن موجد نہیں''۔دوم یہ کہ ''مضمون نگار شیعہ ہونے کی وجہ سے عمر خیام کو ''عمرو خیام'' پڑھ رہے تھے۔ استاذ نے نہایت اچھے طریقے پر واضح کر دیا کہ ''تیس برس پہلے میں نے مولانا شبلی کی ایک کتاب غالباً شعر العجم میں ''عمرو'' دیکھا تھا لیکن اپنی کم علمی اور مولانا شبلی کی تصنیف کی وجہ سے میں نے اس لفظ کو یونہی رہنے دیا لیکن اس کے بعد آج تیس برس کے مطالعے میں میں نے ''عمرو خیام'' نہ کہیں دیکھا نہ کہیں سنا اور آج پہلا موقع ہے کہ میں اس لفظ کو پھر ''عمرو خیام'' سن رہا ہوں۔خود عمر خیام کا اپنا مصرع ہے:

ہم عمر خیّامی، ہم عمر خطّاب

اس کے بعد شک کی کیا گنجائش!

استاذ کے ان تصریحات نے سب حاضرین میں ہیجان پیدا کر دیا اور اب تک علی گڑھ میں استاذ کی اس فاضلانہ تقریر کا چرچا باقی ہے''۔[۲۶]

المَجْمع العِلمی العَرَبی کی رکنیت

علامہ میمن کو علی گڑھ آئے تقریباً سوا دو سال ہی ہوئے تھے کہ انھیں وہ اعزاز حاصل ہوا جو پورے برصغیر میں ان سے قبل صرف حکیم اجمل خاں مرحوم (وفات ۲۷ر دسمبر ۱۹۲۷ء) کو ہوا تھا۔ یہ اعزاز شام کے مشہور علمی ادارے المجمع العلمی العربی (دمشق) کی رکنیت ہے۔اس اکیڈمی کے بانی شام کے مشہور فاضل علامہ کرد علی تھے۔اس زمانے میں وہی اکیڈمی کے صدر بھی تھے۔انھوں نے اپنے دستخط سے علامہ میمن کو بذریعہ خط رکنیت کی اطلاع دی۔علامہ میمن کو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ETAT DE SYRIE

Ministere de L'Instruction Publique

ACADÉMIE ARABE

N°

دولة سورية

وزارة المعارف

المجمع العلمي العربي

رقم

الى حضرة العلامة الاستاذ عبد العزيز الميمني الراجكوتي

[illegible]

رئيس المجمع العلمي العربي

المجمع العلمي العربی دمشق کے بانی علامہ ڈاکٹر کرد علی کا خط بنام علامہ میمن جس میں انھیں اس ادارے کی اعزازی رکنیت عطا کرنے کا ذکر موجود ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقیع علمی ادارے کی رکنیت مورخہ ۲۸ / جنوری ۱۹۲۸ء کو پیش کی گئی [۲۷]۔

اس بین الاقوامی شہرت یافتہ ادارے کی رکنیت کیا اہمیت رکھتی ہے اور کس پائے کے لوگوں کو رکنیت دی جاتی ہے، اس بارے میں مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں:

''اس علمی اکیڈمی کو مشرق وسطیٰ میں اوّلیت اور بعض حیثیتوں سے بڑی اہمیت حاصل تھی۔ اس کے بانی اور مستقل صدر شام کے مشہور فاضل و ادیب علامہ کرد علی تھے۔ اس کی رکنیت بہت بڑا علمی اعزاز سمجھا جاتا تھا جو نامور اور سر برآوردہ یورپین مستشرقین اور گنے چنے چند مشرقی فضلاء و ادباء کو حاصل تھا۔ مولانا میمن کے مضامین بڑی آب وتاب کے ساتھ المجمع العلمی کے سہ ماہی رسالے میں شایع ہوتے، وہ زیادہ تر فنی اور تحقیق ہوتے تھے۔'' [۲۸]

مستشرقین ہند کی کانفرنس منعقدہ لاہور میں شرکت

نومبر ۱۹۲۸ء میں لاہور میں مستشرقین ہند کی کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں علامہ میمن کو بھی دعوت دی گئی۔ اس موقع پر آپ نے اپنا عربی مقالہ ''اقدم کتاب فی العالم: جاویدان خرد'' (دنیا کی قدیم ترین کتاب: جاویدانِ خرد) پڑھا۔

عالمِ اسلام کا طویل علمی سفر

علامہ میمن کی زندگی کا یہ ایک روشن پہلو ہے کہ علم کی طلب میں انھوں نے ہر طرح کی مشقتیں برداشت کیں، طول طویل اسفار کیے، اس عہد کے کاملین زبان و ادب سے تلمذ اختیار کیا اور برصغیر کے علاوہ عالم اسلام کے بہترین کتب خانوں سے استفادہ کیا۔ ۱۹۳۵ء تک علامہ میمن کی عربی دانی کی شہرت ہندوستان سے نکل کر عالمِ عرب تک پھیل چکی تھی۔ وہ اس وقت تک ہندوستان کے تقریباً تمام اہم کتب خانوں کو کھنگال چکے تھے۔ اب انھیں خواہش ہوئی کہ عالم اسلام کے کتب خانوں سے استفادہ کریں اور وہاں موجود گوہر ہائے علمی سے اپنا دامن بھریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے علاوہ اس علمی سفر کی ایک اہم وجہ یہ بھی تھی کہ برسہا برس کی محنت کے بعد وہ اپنی تحقیق کا شاہکار سمط اللآلی کا مسودہ تیار کر چکے تھے۔ ہندوستان میں عربی کتب کے ناشرین نہ ہونے کے برابر تھے اس لیے انھوں نے فیصلہ کیا کہ عالم عربی کے علمی مرکز قاہرہ جا کر خود یہ کتاب اپنی نگرانی میں شائع کرائیں تاکہ اغلاط سے پاک کتاب شائع ہو۔

علامہ میمن نے یہ طویل علمی سفر ۱۶ر ستمبر ۱۹۳۵ء تا ۲۱ر جون ۱۹۳۶ء تک کیا[29]۔ اس دوران جن جن ممالک میں کتب خانوں سے استفادہ کیا ان میں مصر میں قاہرہ، اسکندریہ کے علاوہ حلب، دمشق، بیت المقدس، بغداد، نجف اور استنبول کے کتب خانے شامل ہیں[30]۔

استنبول کو عالمِ اسلام میں نوادر اور مخطوطات کی موجودگی کے لحاظ سے اولیت حاصل ہے۔ علامہ میمن نے استنبول میں جن جن کتب خانوں سے استفادہ کیا ان میں کتب خانۂ عمومیہ، کتب خانۂ اسماعیل صائب، کتب خانہ ولی الدین، کتب خانہ نور عثمانیہ، کتب خانہ کوپرولو محمد پاشا، کتب خانہ کوپرولو احمد پاشا شامل ہیں۔ ان تمام کتب خانوں کے نادر مخطوطات پر مشتمل یادداشت بھی لکھی جس کا ذکر المجمع العلمی الهندی میمن نمبر کے ص ۱۴۷ پر دیکھا جا سکتا ہے[31]۔

علامہ میمن کی یہ علمی محنت ہی تھی کہ اس طویل سفر میں ۷۵ سے زائد کتب خانوں سے استفادہ کیا۔ اس سفر کے دوران جن جن مخطوطات سے استفادہ کیا ان میں سے بعض اہم مخطوطات کی تفصیل ''ماذا رأيت بخزائن البلاد الاسلاميه'' کے تحت لکھی[32]۔

علامہ میمن کے اس سفر میں علمی اشغال کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ صرف ایک کتاب مجمل اللغة از علامہ ابن فارس لغوی کے بیس سے زائد قلمی نسخوں کا مطالعہ کیا جس میں پانچویں صدی ہجری و بعد کے نسخے تھے[33]۔

اس زمانے میں اور اب بھی عالم عرب میں مصر کو علمی قیادت کا اعزاز حاصل تھا۔ علامہ میمن قاہرہ بھی گئے اور وہاں اپنے دوست احمد تیمور پاشا[34] کے گھر محلہ درب السعادة میں قیام کیا[35]۔ قاہرہ جانے کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ اپنی برس ہا برس کی محنت کا ثمر سمط اللآلی کی طباعت کا انتظام کیا جائے۔

علامہ میمن نے قیام قاہرہ کے دوران نہ صرف کتب خانوں سے استفادہ کیا بلکہ اپنی وسیع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلومات اور علمی استحضار کی وجہ سے بعض مستشرقین کی علمی معاونت بھی کی۔ ان میں مستشرق ریٹر (Halmut Ritter) جو اس وقت دیوان ابی العتاھیہ، دیوان مسلم بن ولید اور دیوان متنبّی پر تحقیقات کر رہا تھا، اس نے علامہ کے سامنے بعض تحقیقی مشکلات کا ذکر کیا جنھیں علامہ نے بآسانی حل کر دیا اور اس کے اشکالات کے جوابات دیے۔[۳۶]

اس کے علاوہ ایک انگریز جو ''اوراق بردی'' پر تحقیقی کام کر رہا تھا، علامہ میمن نے اس کی رہنمائی بھی کی۔ اس بارے میں انھوں نے اپنے خطبات افاداتِ میمن قسط نمبر ۳ میں فرمایا:

> ''مصر سے ایک کتاب نکلی ہے ''اوراق البردی''۔ بردی کے اوراق کے اوپر جو کتبے ہیں وہ سب نقل کیے ہیں۔ ایک انگریز ہے، اس کو مقرر کیا گیا تھا کہ وہ ان کو پڑھنے کی کوشش کرے اور میں بھی کبھی کبھی اس کے پاس بیٹھ جاتا تھا، جب وقت ملتا تھا، اور اس کی قرأت کو دیکھتا تھا اور اس کی داد دیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ایک مرتبہ میں نے اس سے ایک آدھ کلمہ کے متعلق پوچھا بھی۔ میں نے کہا کہ اس کلمہ کو آپ نے کیا پڑھا، تو کہنے لگا: آپ بتائیے آپ نے کیا پڑھا، میں نے کہا، میں تو ابھی دیکھ رہا ہوں، پہلی مرتبہ اور آپ نے ایک ایک کلمہ کے اوپر نہ معلوم کتنے دن خرچ کیے ہوں گے، تو اس نے کہا: میں نے تو یوں پڑھا ہے۔ میں نے کہا! اچھا اور آگے پیچھے کے جو کلمے ہیں، ماسبق و مالحق، ان سب کو اگر آپ ملحوظ رکھیں تو فلاں کلمہ زیادہ موزوں نہیں ہوگا۔ تو ایک دم سوچنے لگا اور کہنے لگا، اچھا آج میں غور کروں گا۔ میں چلا گیا اور اپنے کام میں لگ گیا۔ پھر دوسرے دن وہ میری تلاش میں نکلا اور جب ملا تو کہنے لگا: تم نے تو بڑے کام کی بات بتائی تھی۔ میں نے کہا: واہ میرا تو کام اور ہے۔ تو کہنے لگا: چلو میری مدد کرو۔ میں نے کہا: میرا اپنا کام جو ہے یعنی سمط اللآلی کے سلسلے میں جو کام کر رہا ہوں وہ رہ جائے گا، اور میں نے معذرت کی۔ بہرحال اس کو مصری گورنمنٹ نے چھاپ دیا ہے۔ تو یہ جتنے ہیں، سب قدیم زمانے کے کتبے ہیں، عمرو بن العاص نے جب مصر فتح کیا تھا، اس زمانے کے کتبے ہیں''۔[۳۷]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادارۂ معارفِ اسلامیہ کے اجلاس میں شرکت

دسمبر ۱۹۳۸ء میں لاہور میں ادارۂ معارفِ اسلامیہ کی تیسری کانفرنس منعقد ہوئی اس موقع پر علامہ میمن کو بھی مدعو کیا گیا۔ اس علمی مجلس میں آپ نے عربی مقالہ ''اسماء جبال تهامة وسكانها'' پڑھا۔ یہ کتاب عرّام بن الاصبغ اسلمی کی تالیف ہے اور علامہ میمن نے یہ نادر مخطوطہ حیدرآباد دکن کے کتب خانہ سعیدیہ میں دریافت کیا تھا[۳۸]۔

مولانا سورتی کے الزامات اور علامہ میمن کا جواب

علامہ عبدالعزیز میمن اور مولانا ابوعبداللہ محمد یوسف السورتی[۳۹] میں کئی مشترک خصوصیات تھیں۔ دونوں برصغیر پاک و ہند کے نامور عربی دان تھے، دونوں ہم وطن تھے، دونوں ایک ہی استاد شیخ محمد طیب عرب مکی کے شاگرد تھے اور دونوں ''اہل حدیث'' مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔

علامہ میمن کی علمی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ سمط اللآلی ہے۔ یہ کتاب جب ۱۹۳۵ء میں قاہرہ سے چھپی تو اصحابِ علم و فضل نے اسے بہت سراہا خصوصاً عالم عرب کے علمی حلقوں میں اسے علامہ میمن کا عظیم کارنامہ قرار دیا گیا۔ یہ کتاب مولانا سورتی تک بھی پہنچی۔ کتاب کے مطالعے کے بعد مولانا سورتی مرحوم نے اس کتاب کے بارے میں چھ صفحے کا تحت خط علامہ میمن کو لکھا جس میں کتاب پر تنقید کے علاوہ اعزازی نسخہ نہ بھیجنے کی شکایت بھی تھی۔ علامہ میمن نے اس پر سکوت اختیار کیا۔ اس کے بعد ایک سخت مضمون بعنوان ''امالی ابی علی القالی او ر اللآلی'' لکھا جو ماہنامہ معارف اعظم گڑھ کے اپریل، مئی، جون ۱۹۳۸ء کے شماروں میں شائع ہوا۔

یہ مضمون اگر صرف علمی رنگ ہی میں ہوتا تو کوئی بات نہ تھی لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ مولانا سورتی نے اسے ذاتی تنقید کا رنگ دے دیا جس کی ان جیسے عالم سے توقع نہ تھی۔ مولانا سورتی کی تنقیدات میں سے چند یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ شیخ مرحوم (شیخ طیب عرب مکی) سے میمن صاحب نے صرف منطق کے چند سبق پڑھے ہیں۔

☆ فاضل میمن اپنے لیے "العاجز الغریب" کا لفظ بہت پسند کرتے ہیں حالانکہ عجز سے شرع نے پناہ مانگنے کی تعلیم دی ہے اور غربت معلوم نہیں ہندی محاورے کے مطابق وہ بہت غریب یعنی فقیر ہیں جسے ہندی میں غریب کہتے ہیں۔

☆ تعجب بالائے تعجب ہے کہ میمن صاحب نے لغات وہ بھی لغاتِ عرب کو اپنا خاص مملوکہ مکان خیال کرلیا ہے یا اسے اپنا مفتوحہ علاقہ سمجھ لیا ہے کہ جسے چاہیں قبول کریں، جسے چاہیں رد کریں۔

☆ میمن صاحب نے یہ فیصلہ کیسے کرلیا کہ انھوں نے لغتِ عرب کا احاطہ کرلیا ہے یا ان کی مادری زبان ہے جس کی مادری زبان ہو وہ بھی کسی طرح ایسا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ انھیں کہاں سے اور کیوں کر یہ حق پہنچتا ہے کہ بڑے بڑے ائمہ لغت کی بات کو بلا تحقیق رد کردیں۔

☆ میمن صاحب خواہ مخواہ القالی کے حمایتی اور البکری کے دشمن بن گئے ورنہ ان کا قدیم دستور ہے کہ جب کسی کے حالات لکھتے ہیں یا کسی کی کتاب طبع کراتے ہیں تو اس کی حمایت میں کمی نہیں کرتے اور جہاں تک بن پڑتا ہے اسے معصوم ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

☆ کتاب (سمط اللآلی) کیا ہے اوّل سے آخر تک مدح وستائش ہے۔

☆ آٹھ برس کی مہلت کافی تھی نہیں تو مثل سابق "ابوعبداللہ السورتی" سے دریافت کرتے جیسا کہ پشاور سے کرتے تھے۔

☆ میمن صاحب اپنے استقصاء اور وسعتِ نظر کے بہت ہی مداح ہیں۔

☆ فاضل راجکوٹی عربی زبان کو بہت مکدر کر چکے اور کرتے جاتے ہیں۔ تکدر سے بچانا ہر ایک مومن مخلص اور ہر ایک ذی علم وعقل کا اہم ترین فرض ہے۔

☆ میمن صاحب یہ بتائیں کہ ان کے پاس اصول ولغت کی کتنی کتابیں ہیں اور "افعال" کے متعلق جو اہم کتابیں ہیں وہ انھوں نے دیکھی ہیں۔

☆ البکری نے اس جگہ ایک علمی غلطی کی ہے جس کی طرف فاضل میمن صاحب کا ذہن نہیں پہنچ سکا۔ وہ تو ہمیشہ غلطی پکڑنے میں غلطی کرنا پسند کرتے ہیں، انھیں اصل اغلاط سے کیا سروکار؟

☆ "سعد بن ہذیم" کسی جگہ نہیں، یہ خاص فاضل میمن کی صناعت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ یہاں میمن صاحب نے صحیح بخاری پر بھی ہاتھ صاف کر دیا اور اپنے کمالِ ادبی کو کمال حدیث اور کمال فن رجال سے مختلط کرنے کی بے کار سعی کی۔

☆ میمن صاحب نے ادب کی نادر کتابوں کی طرح جن کی روایت منقطع ہو چکی اور جن کے نسخے شاذونادر ملتے ہیں، صحیح بخاری کو بھی نایاب سمجھ لیا۔

☆ جسے عجائب سے دلچسپی ہو وہ ایسے ہی لغات بناتا رہتا ہے، صحیح کو باطل اور ضعیف و باطل کو قوی کر دینا بھی کمالِ فن ہے۔

☆ اپنی ذات پر اعتماد کس قدر ہو گیا ہے کہ لچر اور بے معنی بات کو خواہ اس کی کوئی سند نہ ہو اپنے خیال کے مطابق لکھ دینا کمالِ صناعہ شمار کر لیا ہے۔

☆ معلوم نہیں میمن صاحب نے لغت کی کتنی کتابیں یاد کر لی ہیں یا کتنے لغات پر انھیں احاطہ ہے کہ وہ ایسے بے معنی دعوے کی جرأت کرتے ہیں۔

☆ کاش یہ حاشیہ وہ نہ لکھتے تو اتنے اغلاط کا بار (؟) اپنے سر پر نہ لادتے۔

☆ اس قسم کے اشکال پر میمن صاحب کی وسیع نظر نہیں کام کر سکی۔ وہ تو تفصیح و رطب اشیاء کا تتبع کیا کرتے ہیں اور خوب محنت کر کے خود بھی تھکتے ہیں اور دوسروں کو بھی تھکانے کی فکر میں رہتے ہیں۔

☆ بڑے اخلاص و عجز سے میمن اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آخر بہت سے مشکلات کے بعد یہ مہمان جو بمنزلۂ شیطان جمع کیا تھا، روانہ ہو گیا۔ اس فقرے سے ہمارے دوست کی مہمان نوازی کی شان ظاہر ہوتی ہے جو بے اختیار واقعہ بن کر ان کے زبانِ قلم پر آ گیا اور ہم سب احباب نے ان کے اس فقرے سے بڑا مزہ لیا''۔

علامہ میمن کے لیے یہ صورتِ حال قطعاً غیر متوقع تھی۔ ان پر طنز و تشنیع کے تیر اچانک کسی غیر نے نہیں بلکہ اپنے قریبی دوست اور ہم استاذ و ہم وطن نے برسائے تھے اور پھر مضمون ''معارف'' جیسے معروف رسالے میں شائع بھی کرایا۔ اس صورت حال کے بعد علامہ میمن کے لیے خاموش رہنا ناممکن ہو گیا اور جواباً انھوں نے ایک طویل مضمون بہ عنوان ''سمط اللآلی پر تنقید کا جواب'' لکھا جو رسالہ برہان، دہلی کی پانچ اشاعتوں دسمبر ۳۸ء تا اپریل ۳۹ء میں شائع ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا سورتی کی طرح اس مضمون میں علامہ میمن نے بھی اپنے قدیم دوست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر طنز وتشنیع کے خوب تیر برسائے۔ اس طویل مضمون سے چند اقتباسات ہو بہو یہاں پیش کیے جاتے ہیں:

"وما کمد الحسّادُ شیئا اردتُ ولکنّہٗ من یزحم البحر یغرق

دلِ مضطر سے پوچھ اے رونقِ بزم میں آپ آیا نہیں لایا گیا ہوں

☆ (سورتی) اپنی تن آسانی اور ناسازگاریٔ مزاج سے مجبور تھے۔

☆ عاجز جب ۲۰/ جون ۱۹۳۶ء کو اپنی مصر و استنبول و شام و فلسطین و عراق کی رحلۃ علمیہ سے کامیاب واپس ہوا اور "سمط اللآلی" شائع کر دی تو کہیں سے ان باتوں کی بھنک نہ معلوم کس نیک بخت (شاید مدیر معارف) نے آپ کے سامع اجلال تک پہنچا دی۔ پھر کیا تھا اندر ہی اندر کوئی چیز چٹکیاں لیتی رہی جس کو آپ آخر ضبط نہ کر سکے اور بایں ہمہ "بسطة فی الجسم" کچھ ایسے دل تنگ ہوئے کہ ایک چھ صفحے کا خط دے گھسیٹا۔

☆ بیس سال سے میں نے کسی زندہ انسان پر تنقید نہیں کی، نہ کسی سے الجھا اور الحمد للہ بایں ہمہ مجھے کام کا میدان بہت فراخ نظر آیا۔

☆ آج میں برخلافِ عادت اس وادیٔ پر خار میں قدم رکھ رہا ہوں جہاں مجھے جبراً گھسیٹا گیا ہے۔

☆ ماشاء اللہ اگلا پچھلا کوئی عالم آپ کی نگاہِ نکتہ نواز میں نہیں جچتا۔ جب اور جس کو جی چاہے نہایت تمسخر آمیز انداز میں دھتکار دیتے ہیں۔

☆ منتقد کی یہ پرانی عادت ہے جس کے جانے کا اب کوئی امکان نہیں کہ اوروں کی جو عبارتیں آپ کی کتاب میں کسی طرح بھی آ جائیں خواہ بر سبیل استطراد ہی کیوں نہ ہوں جب تک آپ ان کے قائل کو صریح گالی نہ دے دیں وہ آپ کے سر منڈھی جائیں گی۔

☆ چونکہ آپ

ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی
کچھ ہماری خبر نہیں آتی

کو سیر علم و مصطلحات کی خبر نہیں اس لیے وہ اپنی طرح دوسروں کو بھی مجتہد دیکھنا چاہتے ہیں کہ یہ تیرا عجز ہے، یوں کیوں نہ کیا؟؟؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ آپ کی تحریر کا یہ خاصہ ہے کہ خاطر عاطر کو جو بات گوارا نہ ہو، ہر چند کہ وہ جملہ مولفات میں موجود ہو مگر آپ کو بہر حال یہ حق پہنچتا ہے کہ جب چاہیں اس کے وجود سے انکار کر دیں اور جب چاہیں مان بھی لیں الغرض آپ چت پڑیں یا پٹ، جیت آپ ہی کی ہو گی۔

☆ آپ نے تو دیوان نعمان و بکر کو جو مستشرق کرنیکو کا کارنامہ تھا اپنا کر محض ہضم ہی نہیں کیا بلکہ عماد الملک مرحوم سے اس پر ایک رقم خطیر بھی وصول کی اور جمھرۃ کی بھی کچھ ایسی ہی درگت کی جس کا مرحوم نے یار جنگ وغیرہ احباب سے رونا بھی رویا تھا۔

☆ دوسروں کو کام کے لیے اور اپنے تئیں آرام کے لیے مخلوق سمجھنا آخر کہاں تک؟

☆ کیا جناب کا قلم تعمیری کاموں کے لیے خشک ہو گیا ہے اور دوسروں کے بنے بنائے کاموں کو تباہ کرنے کے لیے ہمیشہ رواں ہے۔

☆ آپ نے تو اپنا وطیرہ ہی ہر چلتی گاڑی میں روڑا اٹکانا اور خادمانِ علم کے منہ پر خاک اڑانا قرار دیا ہے۔

☆ میں نے ہر چند مآخذ کا ذکر السمط ص ۴ پر کر دیا ہے مگر وہ آپ کی نگاہِ خود بیں سے اوجھل رہے جو آپ نے اس قدر اغلاط کر ڈالے۔

☆ یہ ہے آپ کی لغت دانی (لغویت) ومن جاھل وھو یجھل جھلہ۔

☆ یہ بیان کسی گجراتی کا نہیں بلکہ زبیدی کا جو قالی سے مخصوص تھے۔ ہر چند وہ آسمانِ حدیث ونحو کے ستارے ہی کیوں نہ ہوں مگر آپ سے دوزینے کمتر ہی تھے گو ان کے اساتذہ تیرہ سے زیادہ اور آپ کے اللہ اللہ خیر صلاّ۔

☆ قالی قلا تو پھر ایسا ہی ہوا جیسے آپ کے سفر دہلی تا ٹونک میں گڑ گانوں۔ تو کیا آپ بھی ادنیٰ ملابست کی وجہ سے گڑ گانوی بن کر عمر بھر گڑ اڑایا کریں گے۔

☆ حیرت ہے کہ تحقیق کے یہ کچھ طویل وعریض دعوے اور اس پر فسٹ اسٹینڈرڈ کے بچوں کے برابر بھی جمع کرنا نہ آئے۔

☆ کتاب کی خوبی کی یہ تعریف آپ ہی کے ساتھ مخصوص ہے کہ "جو ابوعبداللہ کے پاس ہو"۔ کیا اگر مل گئی تو آپ بیچ کھوچ کر پلاؤ نہ اڑائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ کیا قالی سورتی ہے اور ابن السکیت مسٹر کرنیکو؟ جو دیوان النعمان و بکر پر دن دھاڑے ڈاکا مارے! اجی یہ کارنامہ تو اپنے تک ہی محدود رکھیے! سلف کی بوسیدہ ہڈیوں تک نہ پہنچیے۔

☆ آپ سبع کا ترجمہ آٹھ کرتے ہیں اور وہ بھی تین بار۔ یہ ہے آپ کی لغویت جس کا ڈنکا چار دانگ عالم میں بجایا جاتا ہے۔

☆ جہل وسفاہت پر یہ دون کی لینا اللہ اللہ! وقاحت کی حد ہوگئی! کیا سچ مچ زمین ہند میں علماء کا قحط ہوگیا۔

☆ السمط آپ کے بس کا روگ نہیں۔ وہ کچے تاگے سے بنی ہوئی نہیں ہے، نہ اس کے مصنف نے کچی گولی کھیلی ہے، نہ اس نے کسی کے گاڑھے پسینے کی محنت پر دھاوا مارا ہے اور نہ وہ طلب زروسیم کے لیے لکھی گئی ہے۔

☆ عاجز خاموش علمی خدمت کا قائل ہے، شرح ذیل میں قالی کی ۳۴ غلطیاں دکھائی ہیں مگر نقارہ نہیں پیٹا۔

☆ بیرونِ ہند کی دنیا ہمارا دل بڑھاتی ہے مگر اس بدنصیب ملک میں ہنوز صحیح علمی ذوق کا فقدان ہے اس لیے اس قسم کے حاسدانہ ومعاندانہ مقالات سے ہماری تواضع اور قدر افزائی کی جاتی ہے۔

☆ ''میمن اپنے کو عاجز اور غریب لکھتے ہیں حالانکہ عجز سے تو شرعاً پناہ مانگی گئی ہے اور غریب ہندی لفظ بمعنی فقیر ہے''۔ سنیے جناب جواب! اس اعتراض سے تو بیسیوں سال کی جمی ہوئی تمام اندرون آلائشیں باہر پھینک دیں۔

☆ یا سبحان اللہ! بخاری تو بڑی چیز ہے یہاں تو حدیث کی کسی کتاب تک کی نہ خبر ہے نہ دنیا کے قوانین کی، نہ عرفِ عام کی نہ رشید یہ مناظرہ کی نہ معاجم لغت کی۔

☆ عالمِ اسلام میں ایسے معاندانہ مضامین کوئی نہیں پڑھتا۔ وہاں کاتب فوراً سے پیشتر رسوا ہو جاتا ہے البتہ چونکہ اردو داں پبلک کو عربی کا اتنا گہرا علم نہیں اس لیے وہ بطور تفکّہ اس مضمون کے محض رندانہ ریمارک کو پڑھ لے گی اور بس۔

☆ میں نے ہی جناب کو بوقت ورود سورت تقریباً سنہ ۱۹۰۰ء میں طلبِ علم پر آمادہ کیا تھا ورنہ جناب آج کل کاشتکاری ودکانداری کررہے ہوتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ آپ کی چالاکی ملاحظہ ہو کہ مجھ سے شاہد مانگتے ہیں مگر چونکہ شاہد کتبِ صاغانی میں ہے اور وہ غیر مطبوع ہیں، یہاں پیش نہیں کیا جا سکتا۔

☆ آپ کی قرآن دانی کا تو یہ عالم ہے کہ سبع سنین دأبا کو آپ آٹھ سمجھے ہوئے ہیں۔

☆ آپ کی قاموس میں کچھ نہ کرنا بھی غلطی ہے مگر کیا اس طرح آپ خود جو تن آسانی اور ترکِ عمل کی غیر متحرک تصویر ہیں، سراپا غلط نہ ٹھہریں گے۔

☆ آپ کا یہ کہنا کہ سفیدیٔ لب دوسرے (مجازی) معنی ہیں، آپ کے لغت سے ناآشنا ہونے کی غمازی کرتا ہے۔ پھر اس کی اپنی ژولیدہ بیانی و آشفتہ سامانی (لکھے موسیٰ پڑھے خدا) سے جو تعلیل کی ہے وہ دماغ کا من گھڑت ڈھکوسلا ہے اور بس۔

☆ آپ نے تغلیط کی دھن میں کارِ شیاطین (عجلت) کیوں کیا۔

☆ لکھ آیا ہوں کہ انساب سے بڑھ کر تخلیط و تصحیف کہیں نہیں ملتی اور چونکہ مدارِ کتب ہے اس لیے جب متعدد اقوال ملیں تو پھر اخذ یا رد کا حلوا اڑانے کی جسارت کے لیے قدرے بے حیائی کی چاشنی درکار ہوگی۔

☆ رونا اس کا نہیں کہ یہ جہالت کا غیر متناہی سلسلہ ہے بلکہ اس پر تحکم بلا تفہم کا طرہ بھی اڑایا جاتا ہے۔ اللہ مسلمانوں کو اس لا دوا مرض سے محفوظ رکھے۔

☆ کیا کہوں! خود غلط! انشا غلط! املا غلط پھر جہالت کے ساتھ وقاحت۔ یہ تو تصنیف کی معصوم فضا کو حسد و عناد کی دھن میں نجس کر دینا ہے۔

☆ لاحول ولا قوۃ! کس برتے پر حدیث کو اپنا گھونسلا بنایا تھا جو اس پر بجلی گری:

قفس میں مجھ سے رودادِ چمن کہتے نہ ڈر ہمدم
گری ہے جس پہ کل بجلی وہ میرا آشیاں کیوں ہو

☆ ہر مسلم کو کافر کہیے جب وہ یہ آیت پڑھے انا ربکم الاعلیٰ اور ایک عدد رد نا قل (اللہ پاک و نعوذ باللہ) پر بھی جڑ دیجیے، لاحول ولا قوۃ ہنوز ہند میں پیدا ہونے کے باوجود آپ نے یہ مثل نہیں سنی: نقلِ کفر کفر نباشد۔

☆ آپ کا پورا ہذیان کرمادِ ن اشتدت به الريح في يوم عاصف اڑ گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ آخر یہ کیا علت ہے کہ جس کو چاہیں اور جب چاہیں بشرطیکہ آپ کے ہمسر نے اس کی کوئی چیز لی ہو بے دھڑک محض اس لیے رد کر دیں کہ تُو نے چونکہ فلاں سے لیا ہے اس لیے تیری وجہ سے اس کا رد کرنا بھی ضروری ہے۔ رہا قدماء کی تکفیر و تحمیق اور اس کی مؤلفات کی تحریف کرنا سو یہ آپ کا مخصوص فن ہے جس میں آج عالم میں آپ یکتائے بے ہمتا ہیں۔

☆ ایک فاضل محشی ''لسان'' تھے جنھوں نے اس اشکال کا حل کتنا خوبصورت ڈھونڈ نکالا اور ایک ہمارے ہند کے عرب عرباء ہیں کہ ۳۸ سال یوپی اور دہلی میں رہ کر بھی اردو نہ آئی پھر ناظرین خود ہی اندازہ کریں کہ ان کو ہند میں پڑے پڑے کہاں سے اور کیونکر اور کس راستے سے بلا استاد عربی آ گئی ہوگی۔

☆ کوئی اس گم کردہ راہ کو سنا دو کہ میمن نے لآلی شائع کی ہے نہ کہ امالی۔ اگر وہ امالی پر کام کرتا تو ایسی دو نہیں دو صد سے زائد خامیاں نکالتا پھر مجھے امالی کے محشی سے کیا سروکار؟ جو اس کی غلطی بھی میرے سر ہی منڈھی جائے۔

☆ ''ہم سب احباب (؟؟؟) نے اس سے لطف لیا''۔ یہ بڑ کوئی لطیفہ ہے کیا؟ یہ تو باقی گزشتہ لطائف کی طرح ناظرین کو معلوم ہوگا۔ مجھے تو یہ معلوم ہے کہ آپ خود سراپا لطیفہ اور اعجوبۂ روزگار ضرور ہیں۔''

علامہ میمن کے اس تند و تیز مضمون کی آخری قسط رسالہ ''برہان'' بابت اپریل ۱۹۳۹ء میں شائع ہوئی۔ مولانا سورتی بھی بعد میں دہلی سے علی گڑھ منتقل ہو گئے تھے اور وہیں مورخہ ۷/اگست ۱۹۴۲ء کو ان کا انتقال ہوا[41]۔ ہماری معلومات کی حد تک علامہ میمن کے اس وضاحتی بیان کے بعد مولانا سورتی نے بھی اپنا قلم روک لیا اور اس مضمون کے جواب میں کچھ نہ لکھا۔ شاید انھیں اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا جو انھوں نے ایک شدید تنقیدی و تنقیصی مضمون لکھ کر کی اور اپنے دوست کی ناراضگی مول لی۔ دوسری طرف اس کے بعد علامہ میمن کا دل بھی اپنے قدیم دوست سے صاف ہو چکا تھا اور وہ ہمیشہ اپنے تلامذہ اور اپنے احباب کے آگے مولانا سورتی کے محاسن و فضائل میں رطب اللسان رہتے۔ راقم الحروف سے متعدد حضرات نے بیان کیا کہ مولانا سورتی کے انتقال کے بعد علامہ میمن اکثر فرماتے کہ ہندوستان میں میری تحقیقی خدمات اور میری محنت کو سمجھنے والا وہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک شخص تھا، اب اس کے جانے کے بعد زندگی کا لطف باقی نہ رہا۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ علامہ میمن اپنے کئی تلامذہ بشمول ڈاکٹر نبی بخش بلوچ اور ڈاکٹر مختارالدین احمد کو مولانا سورتی کی قبر پر لے گئے اور فرمایا: هٰذَا جَبَلُ الْعِلْمِ[42] (یہ علم کا پہاڑ ہے)۔

اس حوالے سے ڈاکٹر مختارالدین احمد صاحب راقم کے نام مکتوب مورخہ ۴، نومبر ۲۰۰۹ء میں تحریر فرماتے ہیں:

''میمن صاحب نے خود بھی فاتحہ پڑھی اور مجھے بھی پڑھنے کو کہا۔ وہاں قبر کا کوئی نشان نہیں تھا، زمین وہاں پر بالکل برابر تھی، مولانا سورتی صاحب بڑے متصلب سلفی تھے۔ اس لیے انہوں نے (مولانا تمنا عمادی مجیبی پھلواروی، مدفون کراچی) کی طرح وصیت کی تھی کہ ان کی قبر کا نام و نشان نہ رہے۔ الاستاد چونکہ تدفین میں شریک تھے اور ان کا حافظہ بھی قوی تھا اس لئے یونیورسٹی کے قبرستان میں وہ جگہ جہاں مولانا سورتی مرحوم دفن تھے یاد تھی، کچھ عرصے کے بعد ایک دن جب میں مولانا سیّد سلیمان اشرف اور اپنے اساتذہ کی قبروں پر فاتحہ پڑھنے گیا تو مولانا سورتی مرحوم یاد آئے، میں نے وہ جگہ تلاش کی لیکن متعدد نئی قبریں زمین سے اُگ آئی تھیں اس لئے مولانا کے مدفن کا مجھے پتہ نہ چل سکا، کچھ دنوں کے بعد میں نے مولانا مرحوم کے صاحبزادے.........سورتی جو یہاں جنرل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں کیمسٹری کے ریڈر تھے، درخواست کی کہ مجھے کسی دن چل کر مولانا کی قبر کی جگہ دکھا دیجئے لیکن اس کی کوئی صورت نہیں نکلی، عقائد ان کے بھی وہی تھے جو مولانائے مرحوم کے تھے انہوں نے اسے ایک فعل عبث سمجھا ہوگا۔

میمن صاحب کو کبھی کبھی جب اچھے موڈ میں ہوتے تو اپنے دوست کو ''مولانا غبو غبد اللہ'' کہتے تھے لیکن ان کے علم اور علم سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگن کا اعتراف بھی کرتے تھے، کہتے تھے عربی مفردات کا بڑا ذخیرہ انہیں حفظ تھا۔ یہ بھی کہتے کہ جہاں انہیں عربی کی کوئی نایاب کتاب ملتی فوراً اسے نقل کرنے بیٹھ جاتے۔ ربعی کی کتاب ایک مستشرق نے یورپ میں چھاپ دی تھی یہ ہندوستان میں کمیاب تھی، انہیں کہیں ملی انھوں نے پوری کتاب نقل کرلی۔ یہ نسخہ میں نے مولانا سورتی کے صاحبزادے کے پاس دیکھا تھا۔ میری اور پروفیسر عبدالعلیم (جو مولانا سورتی کے شاگردوں میں ہیں) کی توجہ سے یہ نسخہ اب مولانا آزاد لائبریری میں محفوظ کردیا گیا ہے۔"

اس کے برعکس مولانا سیّد سلیمان ندوی (جو علامہ میمن کی نظر میں مولانا سورتی کے مضمون کے اصل محرک تھے) کے بارے میں اور ان کے زیر نظامت معروف علمی و تاریخی ادارے دارالمصنفین اعظم گڑھ کے بارے میں علامہ میمن کی رائے خاصی تنقیدی ہوگئی تھی[۴۳]۔ وہ اس پر ہمیشہ افسوس کا اظہار کرتے کہ اگر مولانا ندوی، مولانا سورتی سے یہ تنقیدی مضمون نہ لکھواتے تو انھیں اس کا سخت جواب نہ لکھنا پڑتا۔

اسی حوالے سے مولانا سورتی کے انتقال کے بعد ایک مرتبہ علامہ میمن نے اپنے شاگرد سیّد محمد سلیم صاحب سے فرمایا تھا:

"مولوی ابوعبداللہ میرا حریف تھا، میرا مد مقابل تھا۔ اس کے مرنے کے بعد اب جینے کا مزہ ہی نہیں رہا۔ پھر جریر کا یہ شعر پڑھ کر سنایا جس میں کہا گیا تھا کہ: "آگ کا شرارہ دو پتھروں کے رگڑنے سے جھڑتا ہے، تنہا نہیں۔ اب فرزدق مر گیا۔ اب میرا آشنا سا کون ہے؟" فرمایا: میرا بھی یہی حال ہے۔ مولوی ابوعبداللہ کے بعد اب بحث کا مزہ نہ رہا"[۴۴]۔

علامہ میمن اور مولانا سورتی کے باہمی تعلقات اور مولانا سورتی کے وقت آخر کے بارے میں ایک اہم واقعے سے راقم کو ڈاکٹر احمد خان صاحب (تلمیذ علامہ میمن) نے مطلع فرمایا۔ ایک مرتبہ علامہ میمن نے دورانِ گفتگو ان سے فرمایا کہ مولانا سورتی جب بسترِ مرگ پر تھے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ میمن ان کی عیادت کی خاطر ان کے گھر گئے، دیکھا کہ مولانا سورتی لیٹے ہوئے سینے پر ایک کتاب رکھ کر پڑھ رہے ہیں۔ مولانا سورتی کو اس عالم میں اور اس کیفیت میں کتاب پڑھتے دیکھ کر علامہ میمن بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ علم کا حصول اس طرح ہوتا ہے۔

علی گڑھ کے دورِ آخر میں بعض تلخ حالات

اب زیادہ تفصیل تو دستیاب نہیں لیکن قرائن سے یہ پتہ چلتا ہے کہ لاہور کی طرح علی گڑھ میں بھی علامہ میمن کو بعض تلخ حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ اس صورت حال کی دو وجوہات میں سے ایک ان کی مدت ملازمت میں صرف ایک سال کی توسیع اور دوسری ان کے ذاتی مکان کی کم قیمت منجانب یونیورسٹی تھیں۔ ذکر آ چکا کہ علامہ میمن شعبۂ عربی کی سربراہی سے ۳۱/ مارچ ۱۹۵۱ء کو ریٹائرڈ کر دیے گئے۔ اس کے بعد ان کی مدت ملازمت میں محض ایک سال کا اضافہ کیا گیا جبکہ ڈاکٹر ہادی حسن (شعبۂ فارسی) اور پروفیسر محمد حبیب (شعبۂ تاریخ) کی ملازمتوں میں چار چار سال کا اضافہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ ان کی پنشن ۱۳۰۰ روپے کی بجائے ۸۰۰ روپے کر دی گئی۔ ان تلخ حالات سے علامہ میمن دلبرداشتہ ہو گئے اور کراچی منتقلی پر مجبور ہو گئے حالانکہ ان کی دلی خواہش تھی کہ علی گڑھ میں مزید قیام کریں۔[45]

اس کے علاوہ انھیں علی گڑھ یونیورسٹی کے ارباب اختیار سے یہ بھی شکایت ہوئی کہ ان کے ذاتی مکان ''میمن منزل'' کی قیمت محض ۱۸ ہزار روپے لگائی گئی جبکہ اس سے قبل تین مرتبہ مکان کی قیمت ۲۵ ہزار لگائی جا چکی تھی۔ مزید شکایت کی وجہ یہ بنی کہ ارباب یونیورسٹی نے ''میمن منزل'' کے نزدیک ہی واقع ''ولی منزل'' کی قیمت ۳۹ ہزار روپے ادا کی۔[46]

اسی حوالے سے ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب اپنے مکتوب مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۴۹ء بنام قاضی عبدالودود میں ایک جگہ لکھتے ہیں:

''میمن صاحب کو ہندوستان کے سیاسی انقلاب اور علی گڑھ کے مقامی حالات نے مایوس اور افسردہ بنا دیا ہے''[47]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواشی

۱۔ ''محاضراتِ میمن'' از ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ، تحقیق شمارۂ خاص نمبر ۱۱-۱۰ شعبہ اردو جامعہ سندھ ص ۱۳۱۔ علامہ میمن کا علی گڑھ کا یہ سفر اس لحاظ سے تاریخی تھا کہ اس سفر کے دوران انھوں نے ابوالعلاء المعری کی کتاب ''لـزومـیـات'' کا مطالعہ کیا اور فیصلہ کیا کہ وہ خود اس موضوع پر کتاب لکھیں گے چنانچہ چار ماہ کی قلیل مدت میں ابو العلاء وما الیہ لکھ ڈالی جس پر تمام علمی دنیا خصوصاً عرب علماء وفضلاء نے بہت تحسین فرمائی۔ ابو العلاء وما الیہ پر یہ کتاب آج بھی سند کا درجہ رکھتی ہے۔

۲۔ بقول ڈاکٹر نبی بخش خاں بلوچ صاحب اورینٹل کالج لاہور میں بعض مخصوص حالات (پیچھے ذکر آچکا) کی وجہ سے علامہ میمن شدید خواہشمند تھے کہ مسلم یونیوسٹی علی گڑھ میں تقرر ہو جائے۔ اس مقصد کی خاطر آپ نے نواب عماد الملک سیّد حسین بلگرامی (وفات ۳ جون ۱۹۲۶ء) کی شان میں قصیدہ لکھا اور حیدر آباد (دکن) کا سفر بھی کیا تھا۔ نواب عماد الملک کو عربی زبان وادب سے بے حد محبت تھی۔ وہ ادب عربی میں یکتائے روزگار تھے۔ حیدر آباد میں عربی کتب کی تحقیق اور طباعت کے عالمی شہرت یافتہ ادارے دائـرۃ المعارف العثمانیہ کے وہی بانی تھے۔ اس کے علاوہ وہ مردم شناس بھی تھے نیز قابل اور اہل افراد کی حوصلہ افزائی میں بڑے فراخ دل تھے۔ بہت سے علمی ادارے اور علمی منصوبے انھی کی حوصلہ افزائی سے شروع ہوئے اور مکمل بھی۔ نواب عماد الملک کی علمی سرپرستی کی تفصیلات مولوی عبدالحق کی کتاب ''چند ہم عصر'' اور مولانا سیّد سلیمان ندوی کی ''یادِ رفتگاں'' میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

علامہ میمن کی علی گڑھ میں تقرری کے لیے علامہ اقبال نے بھی مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے نام خط لکھا تھا۔ اس خط کا ذکر علامہ میمن نے اپنی ریکارڈ شدہ یادداشتوں (۱۹۷۰ء) میں کیا ہے۔ اس تاریخی خط کے عکس کے لیے ملاحظہ فرمائیں باب نمبر ۱۵۔

۳۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں ۱۸۶۷ء میں شاہجہانپور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی اور اعلیٰ تعلیم علیگڑھ میں پائی۔ اس کے بعد کیمبرج یونیورسٹی سے بارایٹ لاء کیا۔ ۱۹۲۵ء میں علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر بنائے گئے۔ آپ کا انتقال ۱۸ جون ۱۹۳۰ء کو ہوا۔

۴۔ رسالہ نقوش لاہور (مکاتیب نمبر)، ص ۳۲۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ ''افاداتِ مولانا عبدالعزیز میمن'' از پروفیسر سید محمد سلیم سہ ماہی فکر ونظر اسلام آباد، مئی ۱۹۸۰ء، ص ۲۴۔

۶۔ ملاحظہ فرمائیے ہفت روزہ جمہور علی گڑھ ''صدر یار جنگ نمبر'' ۲۶ ستمبر ۱۹۵۱ء۔

۷۔ ''مولانا عبدالعزیز میمن اور علی گڑھ'' از ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی، در کتاب 'علامہ عبدالعزیز میمن۔حیات وخدمات' (مجموعہ مقالات) شعبۂ عربی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، ۲۰۰۳ء، ص ۱۳۷۔

۸۔ مولانا محمد یوسف کھٹکھٹے بمبئی میں نادر کتب کی تجارت کرتے اور ایک بڑے کتب خانے کے مالک تھے۔ان کا مختصر ذکر مولانا حکیم سید عبدالحئی نے ''یادِ ایام یعنی مختصر تاریخ گجرات'' میں کیا ہے۔بمبئی یونیورسٹی لائبریری میں ان کا نادر کتب خانہ محفوظ ہے۔مولانا کھٹکھٹے اور ان کے ذاتی ذخیرۂ کتب کے بارے میں مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ فرمائیں ماہنامہ سپوتنک لاہور'' بمبئی کے مسلمانوں کی تاریخ'' بابت جولائی ۲۰۰۶ء، ص ۴۷

۹۔ رسالہ نقوش، مکاتیب نمبر ا، نومبر ۱۹۵۷ء، ص ۲۶۸۔

۱۰۔ ماہنامہ معارف اعظم گڑھ، دسمبر ۱۹۲۵ء، ص ۴۰۵۔

۱۱۔ علی گڑھ میگزین (جوبلی نمبر) ۱۹۲۵ء۔

۱۲۔ ملاحظہ فرمائیے 'معین بیتی' از ڈاکٹر سید معین الحق، ص 161

۱۳۔ ''مولانا عبدالعزیز میمن چند یادیں'' از شیخ نذیر حسین، ماہنامہ معارف اعظم گڑھ، جنوری ۱۹۷۹ء، ص ۵۰۔

۱۴۔ ماہنامہ اردو نامہ کراچی میں 'افاداتِ میمنی' قسط نمبر ۹، شمارہ 40

۱۵۔ ''علی گڑھ میں علامہ میمن کے روز وشب'' از محمد محمود میمن، سہ ماہی فکر ونظر اسلام آباد، فروری ۱۹۸۱ء، ص ۵۵۔

۱۶۔ ''مولانا عبدالعزیز میمن اور علی گڑھ'' از ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی، در علامہ عبدالعزیز میمن۔حیات وخدمات (مجموعہ مقالات) شعبۂ عربی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، ۲۰۰۳ء، ص ۱۳۷۔

ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی صاحب اس تاریخی مکان کے جائے وقوع کے بارے میں اس مضمون میں لکھتے ہیں:

''علی گڑھ میں مولانا میمن کی ساری یادگاروں میں بدر باغ میں ان کا تعمیر کردہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکان ''میمن منزل'' ہے۔ شمشاد مارکیٹ کے جنوبی حصے میں عبدالقادر مارکیٹ کے بعد ''نور ڈرائی کلینز'' سے متصل جو سڑک بدر باغ کو جاتی ہے، کچھ ہی دور چلنے کے بعد داہنی طرف گلی میں مڑنے پر سامنے پچھم طرف یہ مکان نظر آتا ہے جو ریلوے لائن کے بالکل قریب ہے۔ ۲۳ر فروری ۲۰۰۳ء کو برادر مکرم پروفیسر رحیم اللہ صاحب (جو اسی محلّہ میں سکونت پذیر ہیں) کی رہنمائی میں ''میمن منزل'' دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اس پر نصب کتبہ کے مطابق اس کا سن تعمیر ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء ہے''۔

پروفیسر محمود میمن نے مذکورہ بالا مضمون میں اس مکان کا سن تعمیر ۱۹۳۲ء لکھا ہے۔ غالباً انھوں نے یہ سن یادداشت سے لکھا اور انھیں سہو ہوا۔

۱۷ ''علی گڑھ میں علامہ میمن کے روز و شب'' از محمد محمود میمن سہ ماہی فکر ونظر اسلام آباد، فروری ۱۹۸۱ء، ص ۵۵۔

۱۸ علامہ میمن کے ان قیمتی حواشی سے مزین کتب اب مرکزی کتب خانہ سندھ یونیورسٹی جام شورو میں محفوظ ہیں۔ افسوس ہے اب تک ان حواشی کو محفوظ کرنے کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔

۱۹ علی گڑھ میں علامہ میمن کے روز وشب، ص ۵۸۔

۲۰ ایضاً، ص ۵۸۔

۲۱ ''ایام علی گڑھ'' از پروفیسر نبی بخش بلوچ، علی گڑھ میگزین، (خصوصی شمارہ) ۹۷-۱۹۹۵ء، ص ۲۱۸۔

۲۲ ''کوئے آشنا'' از شان الحق حقی، علی گڑھ میگزین، ۹۷-۱۹۹۵ء، (خصوصی شمارہ)، ص ۸۸۔

۲۳ ''محاضراتِ میمن'' از ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ مجلّہ تحقیق جامعہ سندھ، شمارہ نمبر ۹-۸، ص ۱۲۵۔

۲۴ مجلّہ تحقیق جامعہ سندھ، شمارہ نمبر ۱۱-۱۰، ۹۷-۱۹۹۶ء، ص ۱۱۳۔

۲۵ ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب نے مولف کے نام اپنے مکتوب مورخہ ۴ نومبر ۲۰۰۹ء میں تحریر فرمایا کہ عماد الدین کاتب کی یہ کتاب خریدة القصرو جریدة اهل العصر تھی۔

۲۶ ''محاضراتِ میمن'' از ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ، تحقیق شمارۂ خاص نمبر ۱۱-۱۰ شعبہ اردو جامعہ سندھ۔

۲۷ دیکھیے مجلّہ المجمع العلمی الهندی (میمن نمبر) جلد دوم ص ۱۴۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۸؎ المجمع العلمی العربی کی رکنیت کے حوالے سے ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی صاحب نے اپنے مضمون ''مولانا عبدالعزیز میمن اور علی گڑھ'' میں بڑی اہم بات لکھی ہے اور وہ یہ کہ:

''مجمع اللغة العربية دمشق (جو پہلے المجمع العلمی العربی کے نام سے مشہور تھا) بین الاقوامی شہرت کا حامل ایک قدیم ادارہ ہے۔اس کی رکنیت بہت بڑا اعزاز اور بالخصوص عالمِ عرب میں کسی کی علمی خدمات کے اعتراف کا واضح ثبوت سمجھا جاتا ہے۔اس کے سن قیام (۱۹۱۹ء) سے اب تک برصغیر ہند و پاک کے گیارہ حضرات اس کی اعزازی رکنیت سے نوازے گئے ہیں۔ان میں چار یعنی مولانا عبدالعزیز میمن، پروفیسر مختار الدین احمد، ڈاکٹر عبدالحلیم ندوی و ڈاکٹر محمد اجمل اصلاحی مسلم یونیورسٹی (علی گڑھ) کے فضلاء یا اساتذہ میں سے ہیں۔مزید اہم بات یہ کہ مولانا میمن کے علاوہ بقیہ تین میں سے ایک ان کے عزیز شاگرد (ڈاکٹر مختار الدین احمد) اور باقی دو (ڈاکٹر عبدالحلیم ندوی اور ڈاکٹر محمد اجمل اصلاحی) ان کے شاگرد (ڈاکٹر مختار الدین احمد) کے شاگرد ہیں''۔

مذکورہ بالا چار حضرات کے علاوہ برصغیر پاک و ہند کے جن فضلائے زبان عربی کو اس ادارے کی رکنیت کا اعزاز حاصل ہوا ان میں حکیم اجمل خاں، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، مولانا محمد یوسف بنوری، ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی، آصف علی اصغر فیضی، ڈاکٹر احمد خاں اور ڈاکٹر محمود احمد غازی شامل ہیں۔ڈاکٹر احمد خان علامہ میمن کے شاگرد اور ڈاکٹر محمود احمد غازی شاگرد کے بیٹے ہیں۔

اس موقع پر ایک تصحیح ضروری ہے۔مولانا ابوالحسن علی ندویؒ اپنی کتاب پرانے چراغ جلد۲ص ۲۳۷ میں لکھتے ہیں:

''اس وقت ہندوستان میں المجمع العلمی العربی دمشق کے دو ہی رکن تھے۔ایک حاذق الملک حکیم اجمل خاں اور دوسرے مولانا عبدالعزیز میمن''۔

حقیقت یہ ہے کہ حکیم اجمل خاں مرحوم کا انتقال ۲۷ردسمبر ۱۹۲۷ء کو ہوا اور علامہ میمن کو رکنیت کا اعزاز ۲۶رجنوری ۱۹۲۸ء کو عطا کیا گیا۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس وقت پورے برصغیر میں صرف علامہ میمن ہی وہ واحد شخصیت تھے جنھیں حکیم اجمل خاں کے انتقال کے بعد اس اعزاز کا مستحق سمجھا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹؎ ایک موقع پر علامہ میمن نے اس طویل سفر کی وجوہات اپنے شاگرد پروفیسر سید محمد سلیم سے یوں بیان کیں:

''فرمایا! میں ۱۹۳۵ء میں عالم عرب کی سیاحت پر گیا تھا۔ اس وقت دو مقصد پیش نظر تھے۔ عربی ادیبوں سے تعلقات استوار کرنا اور عربی کتب خانوں کی سیر کرنا۔ دوسرے حمص کے گرم چشموں میں غسل کرنا۔ بات یہ تھی کہ بچپن سے میں نے اکڑوں بیٹھ کر کتابیں نقل کی ہیں۔ اب لکھتا بھی اسی طریقہ پر ہوں، اس وجہ سے میری کمر میں درد رہنے لگا۔ وہ درد بہت بڑھ گیا۔ میں نے لاہور اور کلکتہ میں ڈاکٹروں کو دکھایا مگر کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔ بعض عرب دوستوں کے مشورہ پر میں حمص کے گرم چشموں میں غسل کرنے کے لئے شام روانہ ہوگیا۔ وہاں ایک ہفتہ قیام کر کے روزانہ غسل کیا مگر کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔ فرمایا پھر میں قسطنطنیہ گیا۔ اس زمانہ میں درد شدید تھا، اس لیے وہاں کے بڑے ہسپتال میں داخل ہوگیا۔ وہاں ایک بوڑھا ترک ڈاکٹر تھا۔ اس کی عمر ۸۰ سال سے متجاوز ہوگی، اس نے بڑی محنت سے اور شفقت سے میرا معائنہ کیا، غالباً دو روز وہ معائنہ کرتا رہا بالآخر اس نے کہا کہ میری دانست میں آپ کو کوئی مرض لاحق نہیں ہے، ایسا اندازہ ہوتا ہے کہ ایک پہلو پر کام کرنے سے ایک طرف تناؤ پیدا ہو گیا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ دواؤں سے کچھ نہیں ہوگا، اس کا علاج چہل قدمی اور سیر ہے۔ اسی روز سے میں نے سیر شروع کر دی۔ پہلے روز کمر پر پٹکا باندھ کر مشکل سے چند قدم چل سکا تھا، اب میری عادتِ ثانیہ بن چکی ہے۔ صبح و شام دونوں وقت سیر کو جاتا ہوں اور میلوں چلتا ہوں۔ الحمدللہ اب تکلیف دور ہوگئی ہے''۔

ڈاکٹر مختار الدین احمد اپنے مکتوب مورخہ ۴ رنومبر ۲۰۰۹ء میں راقم کو تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ میمن نے ایک مرتبہ ان سے فرمایا تھا کہ ڈاکٹر نے معائنے کے بعد ان سے کہا تھا: باطنك كالحديد یعنی تمھارے اعضائے رئیسہ فولاد کے مانند ہیں۔

واضح رہے کہ علامہ میمن کی پیدل چلنے اور صبح و شام کی سیر کی یہ عادت اس قدر پختہ تھی کہ زندگی کے آخری دن بھی انھوں نے صبح کی سیر کی جس کا ذکر آگے آئے گا۔

۳۰؎ مجلّہ المجمع العلمی الهندی (میمن نمبر) جلد دوم، ص ۱۴۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱۔ ایضاً، جلد اول، ص ۲۸۳۔

۳۲۔ ایضاً

۳۳۔ افاداتِ میمن قسط نمبر ۸ از مولانا عبدالعزیز میمن، ماہنامہ اردو نامہ کراچی، شمارہ نمبر ۳۹، ص ۸۳۔

۳۴۔ احمد تیمور پاشا۔ مصر کے عالمی شہرت یافتہ عالم اور محقق تھے۔

۳۵۔ دیکھیے 'مولانا عبدالعزیز میمن راجکوٹی چند یادیں' از ظہور احمد اظہر، ترجمہ از مسعود الرحمٰن خان ندوی، رسالہ فکر ونظر علی گڑھ بابت جون ۲۰۰۱ء، ص ۸۴

۳۶۔ دیکھیے ''افاداتِ میمنی'' از مولانا عبدالعزیز میمن، ماہنامہ اردو نامہ، کراچی، شمارہ ۳۳، ص ۷۔

۳۷۔ دیکھیے ''افاداتِ میمنی'' از مولانا عبدالعزیز میمن، ماہنامہ اردو نامہ کراچی، شمارہ ۳۹، ص ۸۳۔

۳۸۔ روداد ادارۂ معارف اسلامیہ لاہور، ص ۲۶۵۔

۳۹۔ ابوعبداللہ مولانا محمد بن یوسف السورتی ۱۳۰۷ھ میں سورت کے گاؤں سامرود میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گاؤں ہی میں حاصل کی۔ بعد ازاں بمبئی اور اس کے بعد دہلی میں مزید تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد حیدرآباد (دکن) پہنچے اور مولانا احمد جلیل مکی کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ ۱۳۳۰ھ میں شیخ طیب عرب مکی جب ندوۃ العلماء پہنچے تو مولانا سورتی بھی ان کے ساتھ لکھنؤ پہنچ گئے۔ بعد ازاں استاد کے ہمراہ رامپور پہنچے اور عربی ادب کی تکمیل کی۔ مولانا سورتی وسیع المطالعہ اور قوی الحافظہ عالم تھے۔ آپ نے جن معروف اداروں میں بحیثیت استاد عربی خدمات انجام دیں ان میں جامعہ ملّیہ اسلامیہ دہلی، جامعہ رحمانیہ بنارس، جامعہ رحمانیہ دہلی، دارالحدیث بمبئی شامل ہیں۔ آپ کا انتقال ۷/ اگست ۱۹۴۲ء کو علی گڑھ میں ہوا۔ (بحوالہ ''مولانا محمد سورتی'' از فرزانہ لطیف)۔

مولانا سورتی کے جامعہ ملیہ کے شاگردوں میں ڈاکٹر عبدالعلیم احراری اور قاضی محمد سعید (برادر خورد قاضی عبدالودود) شامل ہیں۔

۴۰۔ مولانا سورتی پستہ قامت اور خاصے بھاری جسم کے بزرگ تھے۔ اس بارے میں رئیس احمد جعفری اپنی معروف کتاب ''دید وشنید'' میں لکھتے ہیں:

> ''مولانا محمد السورتی صاحب مرحوم ومغفور کی شبیہ مبارک اس وقت آنکھوں کے سامنے پھر رہی ہے۔ پستہ قد، ضرورت سے زیادہ موٹے، بڑی بڑی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنکھیں، سینہ حدیث نبوی کا گنجینہ، دماغ لسانِ نبوی کا مرکز بسطة في العلم والجسم کے صحیح مصداق''۔

۴۱ ''مولانا محمد یوسف سورتی'' از فرزانہ لطیف، گوجرانوالہ، ۱۹۸۸ء۔

۴۲ یہ بات ڈاکٹر نبی بخش خاں بلوچ صاحب اور پروفیسر سیّد محمد سلیم صاحب نے راقم سے متعدد مرتبہ فرمائی۔

۴۳ اس بارے میں بعض اشارات ڈاکٹر نبی بخش خاں بلوچ کے مضمون ''محاضراتِ میمن'' اور نصر اللہ خاں کے مضمون ''پروفیسر عبدالعزیز میمن'' میں موجود ہیں۔

۴۴ ''افاداتِ مولانا عبدالعزیز میمن'' از پروفیسر سیّد محمد سلیم، ص ۲۲۔

۴۵ دیکھیے مجلّہ المجمع العلمی الہندی میمن نمبر ا، ص ۴۱۴۔

۴۶ ایضاً، ص ۴۲۲۔

۴۷ دیکھیے مجلّہ تحقیق جامعہ سندھ، شمارہ ۱۳-۱۲، ص ۵۲۱۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نمبر ۷

قیامِ کراچی

(۱۹۵۴ء تا ۱۹۶۴ء)

قیامِ کراچی کی وجوہات

گزشتہ باب میں ذکر آ چکا کہ ۳۱/ مارچ ۱۹۵۱ء کو علامہ میمن شعبۂ عربی مسلم یونیورسٹی علیگڑھ سے طویل عرصہ خدمات انجام دینے کے بعد سبکدوش ہو چکے تھے۔ علامہ میمن کے دونوں بڑے صاحب زادے محمد محمود میمن اور محمد سعید میمن تقسیم سے کئی سال قبل اجمیر جا چکے تھے جہاں محمود میمن صاحب ایک کالج میں لکچرار کے طور پر ملازمت کر رہے تھے، سعید میمن بھی وہیں جا چکے تھے۔ تقسیم کے بعد یہ دونوں بھائی اجمیر سے پاکستان منتقل ہو چکے تھے۔ اکتوبر ۱۹۵۴ء میں علامہ میمن اپنے صاحبزادوں سے ملنے کراچی تشریف لائے۔ اس زمانے میں ان کا پورا کتب خانہ اور اثاثہ علی گڑھ ہی میں تھا۔ کراچی پہنچ کر حالات نے کچھ ایسا رخ اختیار کیا کہ انھوں نے پاکستان منتقلی کا فیصلہ کر لیا۔ علامہ میمن نے اپنے انٹرویو شائع شدہ در ہفت روزہ ''اخبار جہاں'' مورخہ ۳۰/ ستمبر ۱۹۷۰ء[1] میں اس کی تفصیل یوں بیان کی:

''تقسیم ملک کے بعد بھارت میں میں نے جو سیاسی رنگ دیکھا وہ مسلمانوں کے لیے بہت مایوس کن تھا، ادھر لڑکے بالے پاکستان چلے آئے تھے۔ مجھے بھی بعض خانگی ضروریات کے پیشِ نظر ڈھائی ماہ کے لیے کراچی آنا پڑا۔ اس زمانے میں ڈاکٹر عبدالوہاب عزّام[2] مرحوم پاکستان میں مصر کے سفیر تھے۔ ڈاکٹر صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے مصر، بغداد اور علی گڑھ کے زمانے کے دوستوں میں تھے۔ پاکستان آ کر ان سے ملنا ہوا تو ان کو بڑی حیرت ہوئی کہ پاکستان کے لوگوں کو کچھ احساس ہی نہیں اور اتنے تجربے کا حامل شخص (علامہ میمن) بھارت میں بے کار پڑا ہے۔ وہ مجھے پاکستان آن بسنے کا مشورہ دیتے رہے اور میں اپنی معذوری ظاہر کرتا رہا۔ میرا استدلال یہ تھا کہ میرے کتب خانے کی منتقلی اور آئندہ زندگی گزارنے پر اطمینان ہوئے بغیر میں یکا یک کیسے نقلِ مکانی کر سکتا ہوں۔

بہرحال ڈاکٹر عزام مرحوم نے جناب ممتاز حسن[3] سے مل کر کوشش کی کہ پاکستان میں میرے لیے کوئی معقول سلسلہ بن جائے۔ اس وقت ڈاکٹر اے بی اے حلیم[4] کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر تھے جو علی گڑھ میں میرے رفیق خاص بھی رہے تھے، لہٰذا ڈاکٹر عزام نے ان سے کہا کہ مجھے کراچی یونیورسٹی میں لے لیا جائے۔ حلیم صاحب نے کہا کہ جب تک ہم کراچی یونیورسٹی میں شعبۂ عربی کھولنے میں کامیاب نہ ہو جائیں، اس وقت تک انتظار کرنا پڑے گا۔ لیکن عبدالوہاب عزام مصر تھے کہ اب میں پاکستان آن پہنچا ہوں تو یہیں رہ جاؤں لہٰذا ان کی کوششیں جاری رہیں۔ وہ اس وقت کے مرکزی وزیر تعلیم ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی[5] سے ملے، ان سے کہا کہ اب میمن صاحب پاکستان آ گئے ہیں تو ان کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیے جبکہ خود ہمارے ہاں مصر میں بھی ایسے پائے کے آدمی شاید ہی ہوں گے۔ ان دنوں حکومتِ پاکستان سینٹرل انسٹیٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز کے قیام کے لیے منصوبہ بندی کر رہی تھی لہٰذا ۴، اکتوبر ۱۹۵۴ء سے مجھے انسٹیٹیوٹ میں ڈائریکٹر تعینات کر دیا گیا[6] اور اس ادارے کو قائم کرنے کی ذمہ داری مجھے سونپی گئی۔ میں اس اسامی کے ملنے پر راضی ہو گیا کیونکہ کتابوں کا دلدادہ تھا۔ سوچا اس ادارے کو نایاب ذخیرۂ کتب فراہم کر دوں گا اور میں اپنی ضعیفی میں دنیا کے جملہ جھنجھٹوں سے آزاد ہو کر ایک کٹیا پر پڑا رہا کروں گا اور ریسرچ کرنے والے طلبا میرے گھیراؤ میں رہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں گے''۔

یہاں یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ اس نوزائیدہ اسلامی مملکت کی خدمت اور علمی و تحقیقی ادارے کی خاطر علامہ میمن نے بلا مشاہرہ، اعزازی طور پر ادارے کی سربراہی قبول کی تھی۔ وہ جب تک ادارے سے وابستہ رہے، بلا معاوضہ خدمت انجام دیتے رہے۔[7]

شعبۂ عربی جامعہ کراچی کی صدارت

علامہ میمن اکتوبر ۱۹۵۴ء سے ادارۂ تحقیقات اسلامی کے ڈائریکٹر کے منصب پر خدمات انجام دے رہے تھے۔ اوائل ۱۹۵۶ء میں جامعہ کراچی میں شعبۂ عربی قائم کیا گیا اور اس کی صدارت اور شعبے کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے کی ذمہ داری علامہ میمن کو سونپی گئی۔ اس بارے میں محمد محمود میمن صاحب لکھتے ہیں:

> ''اسی زمانے میں کراچی یونیورسٹی نے انھیں مجبور کیا کہ وہ عربی کی پروفیسر شپ اور صدرِ شعبہ کا عہدہ قبول کر کے یونیورسٹی کی عزت افزائی کریں چنانچہ وزارتِ تعلیم کی اجازت سے ۲رجنوری ۱۹۵۶ء سے انھوں نے اس درس گاہ کی ملازمت اختیار کی۔ والد محترم فرماتے تھے کہ یہ قدم انھوں نے اس لیے اٹھایا تھا کہ ادارہ اس وقت اپنی تشکیلی منزل میں تھا اور ایک کُل وقتی ڈائریکٹر کے اخراجات کا متحمل نہیں ہوسکتا تھا۔ انھوں نے عظیم قومی مفاد میں حکومت کو مطلع کیا کہ وہ ادارے کا کام بھی اعزازی طور پر پورے انہماک سے جاری رکھیں گے''۔[8]

اس بیان سے پتہ چلتا ہے کہ علامہ میمن اس دور میں بیک وقت دو ذمہ داریاں ادا کر رہے تھے یعنی ڈائریکٹر ادارۂ تحقیقات اسلامی (بلا مشاہرہ) اور صدر شعبہ عربی جامعہ کراچی (بامشاہرہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرکزی ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کے لیے حصولِ کتب

اس وقت علامہ میمن کی علمی خدمات کے سبب عالم اسلام کے محققین وفضلاء ان سے بخوبی واقف ہو چکے تھے اور ان کی عزت کرتے تھے۔ وزارت تعلیم کے اربابِ حل وعقد بھی جانتے تھے کہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کے لیے حصولِ کتب کے سلسلے میں علامہ میمن سے بہتر کوئی اور شخص نہیں اسی لیے یہ ذمہ داری انھیں سونپی گئی کہ ادارے کے لیے نادر کتب ومخطوطات حاصل کریں۔ علامہ میمن نے اس مقصد کے لیے عالم اسلام کے دو دورے کیے، پہلی مرتبہ وہ ۱۹۵۶ء میں حصولِ کتب کے لیے گئے۔ اس سلسلے میں انھوں نے 'اخبارِ جہاں' میں شائع شدہ مذکورہ بالا انٹرویو میں فرمایا:

> ''میرے ذہن میں بہت سی تجاویز تھیں کہ اس اسلامی ادارے کو کیسے قابلِ رشک ادارہ بنایا جائے گا۔ میں چونکہ چند ماہ کے لیے پاکستان آیا تھا، اس سلسلے کے بعد واپس بھارت چلا گیا اور حیدر آباد، بمبئی اور دہلی وغیرہ کا سفر کر کے عربی، فارسی اور اردو کے نوادرات فراہم کیے اور ۱۰ مارچ ۱۹۵۵ء کو مستقل طور پر کراچی واپس آ گیا۔ مجھے اس ادارے میں آئے بمشکل ایک سال گزرا تھا کہ کراچی یونیورسٹی نے مجھے پروفیسر شپ آفر کر دی اور میں نے اسے بوجوہ اوائل ۱۹۵۶ء منظور کر لیا لیکن سینٹرل انسٹیٹیوٹ کا کام اعزازی طور پر جاری رکھا۔ اسی سال میں نے مصر، شام ،عراق وغیرہ ممالک کا سفر کر کے اپنے انتخاب سے انسٹیٹیوٹ کے لیے آٹھ دس بکس نادر کتابوں کے جمع کیے، ساتھ ہی پروفیسر حلیم صاحب کی فرمائش پر کچھ کتابیں یونیورسٹی لائبریری کے لیے لایا۔ ۱۹۵۷ء میں اپنے طور پر حج کرنے گیا لیکن اس دوران بھی چند نایاب کتب لے آیا تھا۔ یونیورسٹی میں تدریس کے کاموں کے ساتھ میں انسٹیٹیوٹ کو بنانے میں بھی مصروف رہا۔''[9]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادائیگی فریضۂ حج

۱۹۵۷ء میں علامہ میمن نے اپنی اہلیہ کے ہمراہ فریضۂ حج ادا کیا۔علامہ کی قدر افزائی کی خاطر سفر اور قیام و طعام کے تمام انتظامات حکومتِ سعودی عرب نے برداشت کیے تھے۔ ۴؍جولائی ۱۹۵۷ء کو مکہ مکرمہ میں سعودی ادیب الشیخ عبداللہ المزروع نے علامہ میمن سے ملاقات کی اور ان سے مسلمانوں اور نوجوانوں کی خاطر نصیحت آمیز کلمات لکھوائے۔علامہ میمن کی یہ نادر تحریر شیخ مزروع نے اپنی کتاب ''وصایا اساطین الدّین والادب والسیّاسة للشُبّان ''میں شائع کی [۱]۔اس کتاب میں علامہ میمن کے علاوہ مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودی،مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی،مولانا سیّد سلیمان ندوی اور عالم اسلام کے دیگر کئی مشاہیر کے نصیحت آمیز کلمات انھی کی تحریروں میں شائع کیے ہیں۔

اس موقع پر ریاض سے شائع ہونے والے معروف ہفت روزہ ''الیمامہ'' نے مورخہ ۷؍ جولائی ۵۷ء کے شمارے میں علامہ میمن کی علمی خدمات کے اعتراف میں ایک مضمون شائع کیا اور سوالیہ انداز میں اس طرح ان کی خدمات کا اعتراف کیا'' دنیا میں کون قدر دانی اور قدر شناسی کا مستحق کون ہے بمقابلہ اس شخص کے جس نے اپنی ساری زندگی عربوں،ان کی زبان اور ان کے ادب کی خدمت میں بتادی؟''

آگے چل کر اخبار میں علامہ میمن کی خدمات کا ان بلند الفاظ میں اعتراف کیا گیا:

''عربی ادب کی میراث میں تکلیف دہ حد تک محنت طلب تحقیق اور مطبوعات کے اعتراف کا کون فرد مستحق اور لائق خراج تحسین ہوسکتا ہے بجز علامہ استاذ المیمنی کے جنھوں نے اس عظیم زبان وادب کی محبت کے سبب بہت زیادہ تکالیف اٹھائیں اور عربی زبان کے شاہکاروں کی تلاش میں سرگرداں رہے۔انھوں نے ہندوستان ،ترکی،شام اور مصر وغیرہ کا سفر اختیار کیا اور عربی زبان کے نادر قلمی نسخوں اور دستاویزات کا کھوج لگایا اور انھیں حاصل کیا۔یہ سب تکالیف انھوں نے اپنے ذاتی مفاد کے لیے نہیں بلکہ سب لوگوں کی بھلائی کے لیے برداشت کیں جن میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ما أرانا نقول إلا معارًا أو معادًا من قولنا مكرورا

وقد عثرت على ما كتبه من سبقني من العلماء الأجلاء من نصائح يجب أن تكون مثالاً يحتذى به، ونقتفي أثره، وما مثلنا إلا مثل أعضاء [illegible] القرب [illegible] فكل واحد منا يصف ناحية من الأدواء التي مني بها العالم الإسلامي في هذه القرون الأخيرة، ثم يأتي بما يراه من الأدوية التي يراها صالحة لمعالجته فيه.

والأدواء على اختلافها إنما ترجع إلى شيء واحد وهو عدم الاكتراث وقلة المبالاة في الاتصاف بالعلوم العصرية والتهاون بها. فالداء موجود إذن،

والحاجة إلى العمل لا إلى إكثار الكلام والإسهاب في أوصاف العلل كما قد قيل: أنتم إلى إمام فعال أحوج منكم إلى إمام قوال. وإذا نظرنا إلى حالة جيلنا من هذه الناحية وجدناه لم يتقدم ولا خطوة. وإنما خطا شوطًا بعيدًا في تقليد الغرب في الإكثار من الكماليات التي لا تورد إلا من عندهم فبقينا عيالاً عليهم وزدنا إلى أغلالنا أغلالاً وإلى محنتنا [illegible] فإنا لله!

ولئن كانت الدنيا فلا تزال تدور، وفوائدها دولًا يتداولها قوم بعد قوم فمن الذي يقصد لهذه البلاد بأمثال هذه الموارد التي لم تكن في الحسبان والظنون فيا ليت قومنا والله حسبهم يستغلون هذه الفرصة ويتحولون معامل ومشاريع تقوم بحاجة البلاد والعباد وتضمن لهم مستقبلاً مجيدًا وعزًا عتيدًا. لا أن يرصدوا هذه الأموال الدثرة في الخزائن أعدائهم من حيث لم يحتسبوا وحتى أكفهم منها فارغة فراغ فؤاد أم موسى على ما قال الشاعر!

إنا إذا اجتمعت يومًا دراهمنا ظلت إلى طرق المعروف تستبق

لا يألف الدرهم المضروب صرتنا لكن يمر عليها وهو منطلق

[illegible]

كتاب وصايا اساطين الدّين والادب والسّياسة للشّبان میں مندرج پیغام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرب بھی شامل ہیں"۔

حصولِ کتب کے لیے مزید کوششیں

سفر حج کے بعد علامہ میمن شام کے مشہور علمی ادارے المجمع العلمی العربی کی دعوت پر دمشق تشریف لے گئے۔ علامہ میمن اس پورے سفر کے دوران ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کو نہ بھولے اور اس کے لیے جس حد تک ممکن ہوا نادر و نایاب کتب حاصل کیں[11]۔

۱۹۵۷ء کے اسی دورۂ دمشق کے دوران پروفیسر محمد اجتباء ندوی (سابق صدر شعبۂ عربی الہ آباد یونیورسٹی) دمشق میں مقیم تھے۔ وہ علامہ میمن کی وہاں مصروفیات اور دمشق کے اہل علم سے ملاقاتوں کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> "دمشق کی وزارتِ تعلیم و ثقافت نے وہاں کے معروف و قدیم کتب خانہ ظاہریہ کے عربی مخطوطات کی فہرست سازی کے لیے انھیں (علامہ میمن کو) ۱۹۵۷ء میں مدعو کیا تھا۔ دن میں اپنے کام میں مشغول رہتے، شام کو ہوٹل یرموک میں ان کی نشست ہوتی جس میں دمشق یونیورسٹی کے اساتذہ و طلبہ کے علاوہ ادیبوں، شاعروں اور اسکالروں کا ہجوم ہوتا۔ گویا ستاروں کے جھرمٹ میں ماہتاب عالم تاب نور افشاں ہوتا۔ زبان و ادب کے نکات و باریکیوں اور بہت سے پیچیدہ و گنجلک گوشے علامہ میمن صاحب کے ذریعے حل کیے جاتے تھے۔ ایک نشست میں اس دور کے ممتاز ادیب ڈاکٹر عز الدین تنوخی،[12] صدر شعبۂ عربی دمشق یونیورسٹی نے کوئی سوال کیا، زبان میں کوئی سقم تھا، علامہ میمن نے بھری محفل میں انھیں ٹوک کر کہا: "عز الدین انت تغلط" (ارے عز الدین، تم غلط بول رہے ہو) اس جملے کو کئی بار دہرایا۔ آخر میں ڈاکٹر صاحب نے بڑی شرمندگی سے معذرت کی اور کہا کہ آپ ہمارے استاد ہیں، ہماری تصحیح کر دیجیے۔ استاد احمد راتب نفاخ[13] لیکچرر شعبۂ عربی، دمشق یونیورسٹی، قاہرہ یونیورسٹی سے اپنا ایم اے کا مقالہ جاہلی شاعر ابن الدمینہ سے متعلق تیار کر رہے تھے، انھیں ابن الدمینہ کا ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصیدہ نہیں مل رہا تھا، علامہ میمن سے ذکر کیا، انھوں نے جواب دیا کہ میرے پاس ہے۔ استاد نفاخ نے وہ قصیدہ حاصل کر کے اپنا مقالہ مکمل کیا اور بعد میں وہ (دیوان ابن الدمینہ) کتابی شکل میں شائع ہوا“ [14]۔

علامہ میمن کے انٹرویو مطبوعہ ”اخبار جہاں“ سے پتہ چلتا ہے کہ حصولِ کتب کے لیے دوسری مرتبہ انھوں نے ۱۹۵۸ء میں مسلم ممالک کا دورہ کیا۔ اس بارے اپنے انٹرویو میں فرماتے ہیں:

”۱۹۵۸ء میں پھر انسٹیٹیوٹ کے لیے سفر کیا۔ بمبئی، پونا، تیونس، مراکش، استنبول، شام، عراق وغیرہ سے دوبارہ دس بارہ بکس نادر کتابوں کے لایا۔ ان کتب کے حصول کے بعد میں کہہ سکتا تھا کہ انسٹیٹیوٹ کے پاس ایک خاصا کتب خانہ ہے اور انسٹیٹیوٹ کی کارکردگی کے لیے اب کوئی لائحہ عمل بنایا جائے گا مگر اکتوبر ۱۹۵۸ء کے مارشل لاء کے بعد سارا بنا بنایا کام خراب ہو گیا، مگر میں اپنے کاموں میں مشغول رہا اور تین طلبہ کو ریسرچ پر لگایا۔ ان دنوں میں چاہتا تھا کہ پاکستان کے اس ادارے میں اسلام کا جملہ لٹریچر، ضروری اور نایاب مواد جمع ہو جائے کیونکہ مجھے یہ احساسِ شدید تھا کہ یہ اسلامی ملک یکا یک قائم ہوا ہے جہاں اعلیٰ اسلامی لٹریچر کا ہونا آئندہ نسلوں کے لیے بہت ضروری ہے اور ایک وقت ایسا آیا کہ ہم کہہ سکتے تھے کہ دنیا کا اچھا اسلامی لٹریچر انسٹیٹیوٹ میں جمع ہو گیا ہے کیونکہ میرے پیش نظر ایسی مثالیں بھی تھیں کہ ۱۹۴۸ء میں پورے کراچی میں مقدمہ ابنِ خلدون کا اچھا نسخہ نہیں ملتا تھا جسے ڈاکٹر داؤد پوتہ [15] بھی مہیا نہ کر سکے تھے“۔

علامہ میمن کے ان علمی دوروں کے دوران ان کی محنت اور مصروفیات کے بارے میں محمد محمود میمن صاحب لکھتے ہیں:

”انھوں نے ایران، عراق، شام، لبنان، ترکی، مصر، تیونس اور مراکش کا سفر اختیار کیا۔ تنِ تنہا صبح سات بجے سے رات کے دس بجے تک کتب خانے کھنگالتے اور کتب فروشوں کے ہاں کتابوں کی تلاش کے سلسلے میں خاک چھانتے۔ جس مقصد کے حصول کے لیے انھوں نے یہ دورے کیے تھے، اس میں انھیں غیر معمولی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کامیابی ہوئی اور تقریباً پچپن ہزار روپے میں پانچ چھ ہزار قیمتی کتابیں، قدیم قلمی نسخے، دستاویزات اور فوٹو اسٹیٹس حاصل کیے جوان کی ذاتی سعی اور مرتبے کی وجہ سے انھیں بہت ہی کم قیمت پر دستیاب ہو گئے۔ان کے کہنے کے مطابق اس وقت ان نوادرات کی قیمت کا اندازہ دو لاکھ سے اوپر تھا''۔[61]

ان دوروں کی خاطر تمام اخراجاتِ قیام و طعام حکومتِ پاکستان برداشت کر رہی تھی۔ اگر علامہ میمن چاہتے تو مہنگے سے مہنگے اور پر تعیش ہوٹلوں میں قیام کر سکتے تھے اور حکومت سے زیادہ سے زیادہ رقم حاصل کر سکتے تھے لیکن اپنی فطری سادگی، پاکستان سے محبت اور یہاں ایک اسلامی ادارے کے مضبوط بنیادوں پر قیام کی خاطر انھوں نے تمام موقعوں پر انتہائی سادگی سے گزر بسر کی اور اپنی پوری توجہ نادر کتب کے حصول پر مرکوز رکھی اور وہ بھی اپنے ذاتی تعلقات کی بنا پر نہایت کم قیمت پر لائے۔ ڈاکٹر محمد صابر صاحب (سابق صدر شعبۂ تاریخ اسلامی، جامعہ کراچی) ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۱ء تک استنبول یونیورسٹی میں .Ph.D کے طالب علم رہے۔ان کے استنبول پہنچنے سے کچھ ہی قبل علامہ میمن وہاں سے نادر کتب و مخطوطات خرید کر اگلی منزل کی جانب جا چکے تھے۔ڈاکٹر صابر صاحب جب استنبول پہنچے تو ان سے علامہ میمن کی سادگی کے بارے میں حبیب اللہ خان صاحب (اکاؤنٹینٹ پریس اتاشی، سفارت خانہء پاکستان مقیم استنبول) نے بیان کیا:

''ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کی خریداریٔ کتب کی خاطر سفارت خانۂ پاکستان کی جانب سے علامہ میمن کو مخصوص رقم پیش کی گئی تھی۔ وہاں قیام کے دوران علامہ میمن نہایت سادگی سے گزر بسر کرتے، کبھی ٹیکسی استعمال نہ کرتے، ہر جگہ بسوں میں آتے جاتے، کھانا بھی معمولی ہوٹلوں میں کھاتے۔ میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ حکومتِ پاکستان نے جو رقم دی ہے اس کو وہ پوری طرح خرچ نہیں کر رہے اس لیے ممکن ہے بقیہ رقم وہ خود رکھ لیں۔ جب انھوں نے اپنا کام مکمل کر لیا اور مطلوبہ کتب جمع کر لیں تو مجھے خاصی رقم واپس کی اور فرمایا کہ یہ ملک... اور قوم کی امانت ہے۔ میں رقم لیتے وقت شدید حیران ہوا، اس لیے کہ میں خیال کرتا تھا کہ علامہ میمن پیسے بچا رہے ہیں اور قانونی طریقے سے جو رقم ملی ہے، اس میں سے بقیہ رقم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ خود رکھ لیں گے۔انھوں نے مجھ (ڈاکٹر صابر صاحب) سے کہا کہ اگر پاکستان کو ایسے کفایت شعار مل جائیں تو اس ملک کی کایا پلٹ جائے''۔[17]

جیسا کہ اوپر ذکر آیا، ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کے لیے حصولِ کتب کی خاطر علامہ میمن بمبئی بھی گئے تھے۔ وہاں کی مصروفیات کے حوالے سے نامور مورخ اور سابق مدیر ماہنامہ انقلاب بمبئی، قاضی اطہر مبارک پوری صاحب لکھتے ہیں:

''۱۳۷۹ھ میں دنیائے ادب و عربیت کے مشہور عالم ادیب مولانا عبدالعزیز میمن راجکوٹی سے ملاقات ہوئی، معلوم ہوا کہ صابو صدیق انسٹیٹیوٹ شیفرڈ روڈ (بمبئی) میں 'عربی و فارسی' کے موضوع پر ان کا لیکچر ہے۔ دفترِ انقلاب سے قریب ہی یہ اسکول ہے۔ شام کو چار بجے میں اپنے کام سے فارغ ہو کر سادہ لباس میں لیکچر سننے کے لئے گیا، پورا ہال جدید تعلیم یافتہ لوگوں سے پُر تھا۔ پرنسپل شہاب الدین دسنوی نے مجھے ایک میز پر بیٹھا دیا اور خود بھی اس پر بیٹھے۔ لیکچر ختم ہونے پر لوگ میمن صاحب سے ملاقات کے لیے ٹوٹ پڑے۔ آخر میں دسنوی صاحب نے میرا تعارف کرایا۔ فوراً انھوں نے کہا کہ ''میں نے آپ کی کتاب رجال السند والهند پڑھی ہے (جو نئی نئی شائع ہوئی تھی) اور کہا کہ 'معارف' میں آپ کا مقالہ ''دولتِ سامانیہ سنجان'' بھی پڑھا ہے (یہ مقالہ معارف میں مارچ تا مئی ۱۹۵۹ء تین قسطوں میں شائع ہوا تھا) رجال السند والهند کے بعض اشعار کے بارے میں آپ کو بتاؤں گا۔'' یہ کہتے ہوئے میرا ہاتھ پکڑا اور سب سے یکسو ہو کر بات کرتے ہوئے موٹر پر بٹھایا اور اپنے ساتھ مینارہ مسجد کے عقب میں آفندی صاحب کے یہاں لیوا گئے جہاں وہ مقیم تھے (آفندی صاحب راشننگ آفیسر تھے)۔ وہ (علامہ میمن) پاکستان سے آئے تھے۔ کئی دن تک صبح و شام ان کے یہاں آنا جانا رہا۔ بڑی محبت اور خورد نوازی سے ملتے تھے۔ ان میں اہلِ علم کی شان تھی۔ تعلی بھی بہت تھی۔ کہتے تھے کہ مجھے عربی کے دو لاکھ اشعار یاد ہیں۔ اپنے حریف مولانا ابو عبداللہ سورتی کا نام لیتے تو اخی رضی اللہ عنہ کہتے تھے۔ ہماری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طالب علمی کے زمانے میں جب ان کی شرح ''امالی'' ابوعلی قالی مصر سے شائع ہوئی تھی تو مولانا ابوعبداللہ سورتی نے اس پر ''معارف'' میں سخت تنقید کی اور مولانا راجکوٹی نے ''برہان'' میں اس کا جواب لکھا۔ دونوں ادیبوں کی نوک جھونک کا فیصلہ مولانا اعزاز علی صاحب نے کیا اور معاملہ ختم ہوا۔ باتوں باتوں میں مولانا نے بتایا کہ ''مقاماتِ حریری'' کا سب سے صحیح نسخہ وہ ہے جو ۱۲۶۳ھ میں لکھنؤ میں فارسی ترجمہ کے ساتھ چھپا ہے۔ یہ نسخہ میرے پاس موجود ہے۔ ان کا ارادہ کراچی میں ایک شاندار کتب خانہ قائم کرنے کا تھا۔ اسی زمانے میں احمد بھائی مرحوم نے ناسک کے مشہور عالم عبدالفتاح گلشن آبادی کا پورا کتب خانہ خرید لیا تھا جس میں بہت سے مخطوطات تھے۔ مولانا میمن بہت سے مخطوطات لے گئے جن میں فتاویٰ مولانا ہاشم تتوی کی جلدیں بھی تھیں۔ میں نے بھی اس کتب خانے سے کئی کتابیں حاصل کیں۔ کئی دنوں تک مولانا میمن کی مجالس سے علمی و ادبی اور تاریخی فائدے حاصل ہوئے اور ان کو بہت قریب سے دیکھنے اور سننے کا اتفاق ہوا۔ میں نے اپنے بعض مضامین میں ان کے استفادات سے کام لیا ہے۔ اس وقت مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ میرے نانا کے ساتھ مدرسۂ عالیہ رامپور میں مولانا شیخ محمد طیّب صاحب عرب مکی سے پڑھتے تھے''۔[۱۸]

عالمی مذاکرۂ اسلامی زیرِ اہتمام پنجاب یونیورسٹی میں شرکت

دسمبر ۱۹۵۷ء تا جنوری ۱۹۵۸ء پنجاب یونیورسٹی لاہور کے زیرِ اہتمام عالمی مذاکرۂ اسلامی (International Islamic Colloquium) کا انعقاد کیا گیا جس میں مشرق و مغرب کے چوٹی کے ماہرین اسلامیات و مستشرقین نے شرکت کی۔ اس علمی مذاکرے میں علامہ میمن نے بھی شرکت فرمائی، عالمِ عرب کے چوٹی کے علماء و فضلاء بھی شریک ہوئے۔ اس مذاکرے میں علامہ میمن کی مصروفیات بارے میں پروفیسر غلام احمد حریری نے لکھا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مجلس مذاکرہ کا آغاز ہوا تو بیرونی ممالک کے اکابر وفضلاء دور دراز ممالک سے تشریف لا کر لاہور کی زینت بنے۔ مصری فضلاء میں شیخ ابوزہرہ، عبدالوہاب عزام اور ڈاکٹر عبداللہ دراز (جنھوں نے لاہور ہی میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مشہور شامی محدث الشیخ بہجۃ البیطار سے بھی شرفِ ملاقات ہوا۔ لبنانی الاصل امریکی مستشرق ہٹی سے بھی ملاقات رہتی۔ میں نے محسوس کیا کہ یہ سب عرب علماء ومستشرقین مولانا میمن کی وسعتِ علم، تحقیق و تدقیق اور زبردست قوتِ حافظہ کے مداح تھے۔ جب کسی اجلاس میں مولانا میمن موجود ہوتے تو عرب فضلاء کی موجودگی میں قرعۂ صدارت مولانا کے نام نکلتا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ مولانا ایک اجلاس کی صدارت کر رہے تھے جس میں مختلف موضوعات پر بارہ مقالات پڑھے گئے۔ اس مجلس میں احقر نے بھی حضرت حسانؓ بن ثابت اور ان کی شاعری پر ایک مقالہ پیش کیا۔ مقالہ خوانوں میں عرب علماء بھی تھے۔ جب مقالہ خوانی ختم ہوئی اور مولانا صدارتی تقریر کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے ایک ایک مقالے پر ناقدانہ تبصرہ کیا۔ دیوان حسانؓ سے متعلق آپ نے آدھ گھنٹہ تقریر کی اور بتایا کہ کس کس ملک کی کس کس لائبریری میں اس کے مخطوطے موجود ہیں۔ عرب علماء کے مقالات پر رواں دواں عربی میں اظہارِ خیال کیا اور ان کی لسانی غلطیوں کی نشان دہی کی۔ ان اغلاط کو خود عربوں نے بھی تسلیم کیا۔ میمن صاحب کی عربی تقریر کیا تھی، نادر علمی معلومات کا بحرِ زخار تھی اور شیخ ابوزہرہ کے پایہ کے علماء دم بخود تھے۔ عرب علماء کے ساتھ کسی مسئلہ پر جب بھی نوک جھونک ہوتی، میمن صاحب کا پلہ بھاری رہتا اور آپ ان کو اپنی بات منوا کر چھوڑتے۔ مجلسِ مذاکرہ میں اکثر بلادِ عرب کے جید افاضل اور نادرۂ روزگار علماء موجود تھے مگر میمن صاحب سے وہ یوں جھک کر ملتے جیسے ادنیٰ شاگرد اپنے استاد کے سامنے آداب بجالاتا ہے۔"[19]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرکزی ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی میں علمی کاموں کی نگرانی

مرکزی ادارۂ تحقیقات اسلامی میں علامہ میمن کی کوشش سے جمع شدہ علمی ذخیرہ اور وہاں علمی تحقیقات اور علامہ میمن کی رہنمائی اور معاونت کے بارے میں محمد محمود میمن صاحب لکھتے ہیں:

''۱۹۶۰ء کے اوائل تک ادارے کے کتب خانے میں تقریباً پانچ چھ ہزار کتب کا ذخیرہ جمع ہو گیا تھا۔ انھیں صحیح طور پر ترتیب دیا گیا اور فہرستیں تیار کی گئیں اور اب یہ اس قابل ہو گیا تھا کہ اسلام پر کام کرنے والے حضرات کی تحقیقی ضروریات کو پورا کر سکے۔ ادارے میں اس وقت بجز والد محترم کے کوئی اور تحقیقی کام کرنے والا نہ تھا اور اس سلسلے میں مزید تقرریوں کی سخت ضرورت تھی۔ چونکہ تقرریاں چند مجبوریوں کے تحت نہ ہو پائی تھیں اس لیے ادارے کی لائبریری نے نجی علمی کام کرنے والوں اور یونیورسٹی کے طلباء کے تحقیقی کام میں مدد اور سہولت دینا شروع کر دیا تھا۔ اس کتب خانے نے پنجاب یونیورسٹی کے ایک استاد کو ان کے کام ''عربی ضرب الامثال'' پر قیمتی مواد فراہم کیا۔ اسی طرح علی گڑھ یونیورسٹی کے ایک طالب علم کو ان کے کام ''سیّد جمال الدین افغانی'' پر یہیں سے مواد ملا۔ جناب عبدالحلیم چشتی نے جن کا تعلق لیاقت نیشنل لائبریری سے تھا اور جن کے مضامین ''امام صغانی لاہوری۔ ان کی زندگی اور ان کے کارہائے نمایاں'' رسالہ معارف، اعظم گڑھ (ہندوستان) میں چھپے تھے اپنے کام کے سلسلے میں اسی کتب خانے سے استفادہ کیا تھا۔ ادارے میں جو حضرات تحقیق کی غرض سے تشریف لاتے تھے والد محترم ان کی مدد اور رہنمائی فرماتے تھے۔ انھوں نے کراچی یونیورسٹی کے طالب علم کے تحقیقی کام کتاب الزھرۃ میں اس کی رہنمائی کی اور اسی یونیورسٹی کے Ph.D. کے ایک طالب علم کے مقالے ''سلجوقی دور'' میں اس کی مدد فرمائی''[۲۰]۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعبۂ عربی جامعہ کراچی اور مرکزی ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی سے سبکدوشی

اس عہد میں علامہ میمن ضعیف العمری (ان کی عمر ستر سال سے زائد ہو چکی تھی) کے باوجود دو دو ذمہ داریاں ادا کر رہے تھے۔اب انھوں نے فیصلہ کیا کہ پوری توجہ ادارۂ تحقیقات اسلامی اور وہاں تحقیقی کاموں پر صرف کریں گے چنانچہ ۳۱ر مارچ ۱۹۵۹ء کو انھوں نے جامعہ کراچی سے اپنا تعلق منقطع کر لیا۔کچھ ہی عرصے بعد ۱۸ر جون ۱۹۶۰ء کو بعض مخصوص حالات کی وجہ سے مرکزی ادارۂ تحقیقات اسلامی سے بھی اپنا تعلق منقطع کرنے پر مجبور کر دیے گئے۔ان مخصوص حالات کے بارے میں علامہ میمن نے اپنے مذکورہ بالا انٹرویو میں فرمایا:

> ''کچھ عرصے بعد یہ ادارہ انگریز کے زمانے کی پود کے حوالے کر دیا گیا جنھیں اسلام اور عربی زبان سے کوئی واقفیت ہی نہ تھی اور یہ اسلامی ادارہ روئیتِ ہلال کے تنازعے برپا کرنے، نماز روزے بخشوانے کے شوقین اور سود کو جائز قرار دینے والوں کے ہاتھوں میں چلا گیا۔انسٹیٹیوٹ کے بارے میں میرا یہ خیال تھا کہ اس ادارے سے یہ ملک علم وفضل اور تاریخ اسلام وغیرہ کا مخزن بن جائے گا اور اس اسلامی ملک کی ایک بڑی کمی پوری ہو جائے گی لیکن افسوس عالمِ اسلام میں اس ادارے کو کوئی اہمیت نہ مل سکی۔میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ میرے زمانے میں جب یہ ادارہ ابھی نیا ہی تھا کہ باہر کی دنیا میں اس کا چرچا ہو گیا تھا''۔[۲۱]

علامہ میمن کی ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی سے علیحدگی کے حوالے سے ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی صاحب کا بیان ذرا مختلف ہے۔چشتی صاحب اس دور میں ادارے میں اسسٹنٹ لائبریرین تھے ان کا تقرر علامہ میمن ہی نے کیا۔بقول ان کے علامہ میمن کا ذوق خالص تحقیقی تھا۔یہ ادارہ ایک سرکاری ادارہ تھا اور حکومت کی اپنی ترجیحات ہوتی ہیں جو ضروری نہیں کہ اہلِ علم سے مواقف ہوں۔دوسری وجہ یہ ہوئی کہ علامہ میمن کو عربی زبان وادب پر بے شک غیر معمولی عبور حاصل تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن دیگر شعبوں خصوصاً عہد جدید کے نئے نئے مسائل اور ان کے حل کے لیے ان کی صلاحیت اور ان کا علم ناکافی تھا اسی وجہ سے ان کے بعد پاکستان کے ایک نامور اسکالر ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی مرحوم کو ادارے کا ڈائریکٹر بنایا گیا [۲۲]۔

مرکزی ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، علامہ میمن کے بعد

مئی ۱۹۶۶ء میں یہ ادارہ کراچی سے اسلام آباد منتقل کر دیا گیا۔ ساتھ ہی علامہ میمن کا شب و روز محنت کی سے جمع کردہ کتب خانہ بھی منتقل ہو گیا۔ آج کل یہ ادارہ فیصل مسجد، اسلام آباد کی عمارت میں قائم ہے اور وہیں یہ نادر و نایاب کتب خانہ بھی محفوظ ہے جس میں اس دوران گراں قدر اضافہ ہوا ہے [۲۳]۔

ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی سے سبکدوشی کے بعد تقریباً پانچ برس تک علامہ میمن نے کراچی ہی میں قیام کیا۔ وہ زیادہ وقت احباب سے ملاقاتوں، علمی مجالس میں شرکت اور اپنے کتب خانے میں کتب بینی میں صرف کرتے۔ گاہے بگاہے کراچی سے حیدرآباد (سندھ) کا سفر بھی کرتے جہاں ان کے دونوں بڑے صاحبزادے محمد محمود میمن اور محمد سعید میمن مقیم تھے۔ حیدرآباد میں قیام کے دوران وہاں کے اہل علم خصوصاً علامہ کے عزیز شاگرد ڈاکٹر نبی بخش بلوچ و دیگر اہلِ علم ان سے ملاقاتیں کرتے اور علمی استفادہ بھی کرتے۔

سفرِ بہاولپور

۱۹۶۳ء میں علامہ میمن نے مولانا محمد ناظم ندوی [۲۴] کی دعوت پر کراچی سے بہاولپور کا سفر کیا۔ مولانا ناظم صاحب اس دور میں جامعہ عباسیہ بہاولپور میں بحیثیت شیخ الجامعہ خدمات انجام دے رہے تھے۔ دورانِ قیامِ بہاولپور، علامہ میمن کے روزانہ توسیعی خطبات بعد نمازِ مغرب ہوتے جن میں اساتذہ کے علاوہ عمائدین شہر بھی شرکت کرتے۔ جناب فرید احمد ان خطبات میں شریک رہے۔ وہ ان خطبات اور ایک خطبے کے دوران ہونے والے واقعے سے متعلق لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''علامہ عبدالعزیز میمن کو قریب سے دیکھنے کا اتفاق ۱۹۶۳ء میں جامعۂ اسلامیہ بہاولپور[25] میں ہوا۔علامہ وہاں توسیعی لیکچرز دینے تشریف لائے تھے۔علامہ نے وہاں بہت سی تقاریر کیں۔روزانہ کوئی نہ کوئی موضوع ان کو دے دیا جاتا اور استاد گھنٹوں بے تکان بولتے تھے۔ان کی تقریر کے دوران ایسا معلوم ہوتا تھا کہ علم و فضل کا ایک سمندر ہے جو ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ایک ایسا سمندر جہاں سے علمی معلومات کا جوار بھاٹا ابل رہا ہے اور علامہ کے سامعین ان کی گفتار کے سحر سے گم صم دکھائی دیتے۔ان دنوں کی بہت سی باتیں مجھے یاد ہیں۔صرف ایک بات کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں تاکہ مادی وسائل کی کمی کا ہمہ وقتی شکوہ کرنے والوں کے لیے لمحۂ فکریہ بن سکے۔جامعہ اسلامیہ بہاولپور کے دورانِ قیام میں علامہ میمن ہوسٹل میں روزانہ بعد نمازِ مغرب مخصوص سامعین کی ایک محفل میں کسی اہم موضوع پر تقریر کرتے تھے۔ایک دن علامہ نے اندلس اور تیونس میں مسلمانوں کی علمی خدمات کے بارے میں بڑی معرکۃ الآرا تقریر کی۔اس نشست کی صدارت مولانا احمد سعید صاحب کاظمی[26] کر رہے تھے۔وہ علامہ کی تقریر سے بہت متاثر ہوئے اور اپنی صدارتی تقریر میں انھوں نے کہا جب میں حضرت علامہ کی تقریر سن رہا تھا تو میرے دل میں یہ احساس اجاگر ہوا کہ اے کاش ہمارے پاس بھی وسائل ہوتے تو ہم بھی حصولِ علم کے لیے دور دراز کا سفر کرتے،علمی نوادرات دیکھتے، اسلاف کی یادگاروں کی زیارت کرتے۔بہرحال حضرت علامہ کی بیش بہا معلومات اور خیالات سن کر مجھے خوشی ہوئی۔''

علامہ کاظمی جب تقریر ختم کر چکے تو علامہ عبدالعزیز میمن پھر اپنی نشست سے اٹھے اور چند کلمات کہنے کی اجازت طلب کی۔اسٹیج پر آئے اور فرمانے لگے:

''حضرات!ایک بات کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ کہ حصولِ علم کے لیے سرپھرے طالب علموں کی ضرورت ہوتی ہے اور ایسے افراد کے لیے مادی وسائل کی مشکلات کوئی اہمیت نہیں رکھتیں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ علم کی لگن انسان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی افتادِ طبع کو مشکل پسندی کا گرویدہ بنا دیتی ہے۔ جب میں دہلی میں تھا تو اپنے جیب خرچ سے اور بعد کو اپنی ملازمت کی تنخواہ سے کچھ نہ کچھ ضرور پس انداز کرتا تھا۔ اور اگر میں بھی مالی وسائل کی کمی بیشی کا رونا لیے بیٹھتا تو شاید آج آپ کے سامنے آنے کے قابل نہ ہوتا''۔[۲۷]

دورانِ قیام جامعہ اسلامیہ عباسیہ میں علامہ کے خطبات کے علاوہ علمی محافل بھی منعقد ہوئیں۔ ان محافل کے حوالے سے سے فرید احمد لکھتے ہیں:

''جامعۂ اسلامیہ بہاولپور میں قیام کے دوران میں حضرت علامہ نے علمی حلقوں کو بہت متاثر کیا تھا۔ آج، جو لوگ ان تقاریر سے فیضیاب ہوئے تھے، حضرت علامہ کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ میں نے ان دنوں جب علامہ صاحب کو پہلی مرتبہ دیکھا تو وہ چند اساتذہ کے ساتھ بیٹھے عربی زبان کے تلفظ پر بات کر رہے تھے کہ کس طرح زیر و زبر اور پیش کے سہو سے معانی بدل جاتے ہیں۔ علامہ عربی زبان کے تلفظ کی صحیح ادائیگی پر بہت زور دیتے تھے۔ انھوں نے اسی محفل میں ایک واقعہ بھی سنایا کہ ''ایک دفعہ مولانا ابوالکلام آزاد سے بات ہو رہی تھی تو میں نے محسوس کیا کہ مولانا نے ''خَلْدُوْن'' کو ''خَلِدُوْن'' کہا۔ میں نے موقع کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے اس تلفظ کو درست کیا کہ یہ لفظ تو خالد سے ہے اور ''خَلْدُوْن'' ہے۔ مولانا نے کہا کہ ہاں ہاں درست ہے۔ پھر میں نے ''خَلِدُوْن'' کی بات کی۔ مولانا مسکرائے اور کہنے لگے ''بھائی میری زبان پر کئی الفاظ غلط چڑھ گئے ہیں۔ میں زیادہ عرصہ بنگال کے علاقے میں رہا ہوں بلکہ بچپن کا زمانہ کلکتے میں گزرا اور بے بس ہوں''۔[۲۸]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواشی

۱۔ ''اخبار جہاں'' میں شایع شدہ اس انٹرویو کا عکس جناب عقیل عباس جعفری کی عنایت سے حاصل ہوا جس کے لیے راقم ان کا مشکور ہے۔

۲۔ ڈاکٹر عبدالوہاب عزام (۱۸۹۴۔۱۹۵۹ء) پاکستان میں مصر کے پہلے سفیر اور عربی زبان کے شاعر اور ادیب تھے۔

۳۔ جناب ممتاز حسن پاکستان کے نامور ماہر اقتصادیات اور سابق مینیجنگ ڈائریکٹر نیشنل بینک آف پاکستان تھے۔ وہ پاکستان کے کئی علمی و ادبی اداروں کے بانی اور اہل علم و تحقیق کے بڑے سرپرست تھے۔ آپ ۶ راگست ۱۹۰۷ء کو پیدا ہوئے اور وفات مورخہ ۲۸ راکتوبر ۱۹۷۴ء کو کراچی میں ہوئی۔

۴۔ پروفیسر اے بی اے حلیم اس سے قبل مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے شعبۂ تاریخ کے پروفیسر اور چیرمین اور اس کے بعد یونیورسٹی کے پرووائس چانسلر رہ چکے تھے اور علامہ میمن کی صلاحیتوں کے معترف تھے۔ آپ کا انتقال ۲۰ راپریل ۱۹۷۵ء کو کراچی میں ہوا۔

۵۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی ۲۰ نومبر ۱۹۰۳ء کو پٹیالی میں پیدا ہوئے۔ آپ نامور مورخ، ماہر تعلیم اور کراچی یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر تھے۔ تقسیم سے قبل آپ سینٹ اسٹیفنز کالج دہلی میں تاریخ کے استاد تھے۔ آپ نے پاکستان کے ابتدائی دور میں تین سال تک بحیثیت وزیر تعلیم بھی خدمات انجام دیں۔ مقتدرہ قومی زبان کے بھی آپ ہی بانی تھے۔ آپ کا انتقال ۲۲ جنوری ۱۹۸۱ء کو کراچی میں ہوا۔

۶۔ سہ ماہی فکر و نظر اسلام آباد بابت دسمبر ۱۹۷۸ء کے مطابق علامہ میمن نے ادارے میں ۱۴ راکتوبر ۱۹۵۴ء سے بحیثیت ڈائریکٹر خدمات کا آغاز کیا۔

۷۔ ملاحظہ فرمائیے ''ادارۂ تحقیقات اسلامی اور علامہ میمن'' از پروفیسر محمد محمود میمن، سہ ماہی فکر و نظر اسلام آباد، دسمبر ۱۹۸۰ء، ص ۴۶۔

۸۔ ایضاً

۹۔ ہفت روزہ اخبار جہاں کراچی، مورخہ ۳۰ رستمبر ۱۹۷۰ء۔

۱۰۔ یہ کتاب دارالمنارہ جدہ سے ۱۹۹۲ء میں شائع ہوئی۔

۱۱۔ اخبار جہاں بحوالہ بالا۔

۱۲۔ ڈاکٹر عزالدین تنوخی عربی زبان کے نامور محقق اور دمشق کی مشہور علمی اکیڈمی المجمع العلمی العربی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نائب رئیس تھے۔آپ کا انتقال ۱۹۶۶ء میں ہوا۔

۱۳۔ احمد راتب نفاخ شام کے نامور عالم، محقق اور شاعر تھے۔آپ کا انتقال ۱۹۷۴ء میں ہوا۔

۱۴۔ ملاحظہ فرمائیے"علامہ عبدالعزیز المیمن راجکوٹی اور ان کی کتاب ابوالعلاء وما الیہ" پروفیسر محمد اجتباء ندوی در"علامہ عبدالعزیز میمن۔حیات وخدمات"(مجموعۂ مقالات) ص ۲۶۸۔

۱۵۔ شمس العلماء ڈاکٹر عمر بن محمد داؤد پوتہ نامور عالم اور عربی دان۔آپ تمام عمر عربی زبان کے فروغ کے لیے کوشاں رہے۔آپ کا انتقال ۲۲ر نومبر ۱۹۵۹ء کو کراچی میں ہوا۔ڈاکٹر داؤد پوتہ کا عربی زبان میں لکھا خط بنام علامہ میمن ملاحظہ فرمائیے باب نمبر ۱۷ میں۔

۱۶۔ "ادارۂ تحقیقات اسلامی اور علامہ میمن" از پروفیسر محمد محمود میمن ص ۴۶۔

۱۷۔ ڈاکٹر محمد صابر صاحب (وفات ۸ نومبر ۲۰۰۹ء، کراچی) سے راقم کی مفصل ملاقات ۲۴ر فروری ۲۰۰۳ء اور اس کے بعد متعدد مواقع پر ہوئی۔

۱۸۔ ملاحظہ فرمائیے ماہنامہ ضیاء الاسلام اعظم گڑھ کا قاضی اطہر نمبر، اگست تا دسمبر ۲۰۰۳ء، ص ۱۱۶۔

۱۹۔ "علامہ عبدالعزیز میمن کی یاد میں" از پروفیسر غلام احمد حریری، ماہنامہ محدث لاہور، محرم الحرام صفر المظفر ۱۳۹۹ھ، ص ۶۱۔

۲۰۔ "ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی اور علامہ میمن" از پروفیسر محمد محمود میمن۔ص ۴۶۔

۲۱۔ ہفت روزہ اخبار جہاں کراچی، مورخہ ۳۰ر ستمبر ۱۹۷۰ء۔

۲۲۔ "علامہ محمد عبدالعزیز میمن" از ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی (غیر مطبوعہ مضمون۔یہاں یہ تصحیح ضروری ہے کہ علامہ میمن کے نام میں لفظ محمد شامل نہیں)

۲۳۔ اس ادارے میں راقم الحروف کا کئی مرتبہ جانا ہوا اور اس کے کتب خانے سے استفادہ کے مواقع بھی حاصل ہوئے کہیں علامہ میمن کا نام نظر نہ آیا۔۱۹۸۸ء سے کتب خانے کا نام"ڈاکٹر محمد حمید اللہ لائبریری" ہے۔کتب خانے کا یہ نام اس وقت رکھا گیا جب ڈاکٹر صاحب نے ادارے کو صدر پاکستان کی جانب سے پیش کردہ دس لاکھ روپے دیے عطا کیے۔ادارے میں راقم الحروف گزشتہ سال اس مقصد سے گیا کہ ممکن ہے علامہ میمن کی ذاتی فائل ادارے میں محفوظ ہو اور اس سے کچھ نئی معلومات حاصل ہو سکیں۔ادارے کے سربراہ (ڈائریکٹر جنرل) ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری صاحب نے بڑی شفقت اور محبت کا برتاؤ کیا اور ادارے کے عملے کے ذریعے علامہ میمن کی فائل کے حصول کے لیے معاونت فرمائی لیکن خاصی کوشش کے باوجود اس طرح کی کوئی فائل دستیاب نہ ہو سکی۔معلوم ہوا وہاں اب ایسی کوئی فائل محفوظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں جس میں درکار معلومات ہوں۔

۲۴ مولانا محمد ناظم ندوی عربی زبان وادب کے نامور عالم تھے۔آپ دسمبر ۱۹۱۳ء میں قصبہ علی نگر، بہار میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم گھر ہی پر حاصل کی۔۱۹۲۶ء میں مدرسۂ عزیزیہ (بہار شریف) میں داخل ہوئے۔۱۹۲۸ء میں دارالعلوم ندوۃ العلماء میں داخل ہوئے۔یہاں آپ کے قریبی احباب میں مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی، مولانا مسعود عالم ندوی، مولانا عبدالرحمٰن کاشغری ندوی اور مولانا ابواللیث اصلاحی ندوی شامل تھے۔یہاں آپ کو شیخ تقی الدین ہلالی سے تلمذ حاصل ہوا جس کی وجہ سے عربی زبان وادب میں مہارت حاصل ہوئی۔ندوۃ العلماء سے آپ نے ۱۹۳۲ء میں فضیلت کے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔۱۹۳۴ء سے ۱۹۳۸ء تک آپ نے جامعہ اسلامیہ ڈابھیل (گجرات) میں علامہ سیّد سلیمان ندوی کے مشورے پر بحیثیت استاد عربی خدمات انجام دیں۔۱۹۳۸ء تا ۱۹۴۸ء آپ ندوۃ العلماء میں عربی ادب کے استاد رہے اور مہتمم کے فرائض بھی انجام دیے۔اس کے بعد آپ پاکستان منتقل ہو گئے اور ۱۹۵۱ء تا ۱۹۶۳ء جامعہ عباسیہ بہاولپور میں بحیثیت شیخ الجامعہ خدمات انجام دیں۔۱۹۶۳ء تا ۱۹۶۴ء جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں استاد رہے۔۱۹۷۰ء میں کراچی منتقل ہو گئے۔مولانا ناظم ندوی کا انتقال ۹ جون ۲۰۰۰ء کو کراچی میں ہوا۔آپ عربی زبان کے ماہر ادیب، انشا پرداز اور شاعر تھے۔آپ کی کتابوں میں الرسالة المحمديه (ترجمہ خطبات مدارس) باقة الازهار، قصيدة رائية وغیرہ شامل ہیں۔مولانا محمد ناظم ندوی کے مفصل حالات، اور علمی خدمات کے لیے ملاحظہ فرمایئے راقم الحروف کا مضمون ''ندوہ کا درخشندہ ستارہ۔مولانا محمد ناظم ندوی'' ماہنامہ بانگِ حرا لکھنو، جولائی ۲۰۰۵ء

۲۵ اس زمانے میں اس جامعہ کا نام ''جامعہ عباسیہ'' تھا۔

۲۶ مولانا احمد سعید کاظمی نامور عالم دین، مدرس اور مدرسۂ انوار العلوم ملتان کے بانی تھے۔آپ کی ولادت ۱۹۱۳ء میں امروہہ میں ہوئی، انتقال ۴ رجون ۱۹۸۶ء کو ملتان میں ہوا۔

۲۷ ملاحظہ فرمایئے ''اسلاف کی آخری صدا بے آواز ہوگئی'' از فرید احمد، ماہنامہ سب رس کراچی، یادِ رفتگاں نمبر ۲، اپریل ۱۹۸۲ء، ص ۱۴۔

۲۸ ایضاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نمبر ۸

دوسرا قیامِ لاہور

(۱۹۶۴ء تا ۱۹۶۶ء)

عالمی عربی کانفرنس میں شرکت

ستمبر ۱۹۶۴ء میں یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور کے تحت عربی زبان کی ایک عالمی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔اس وقت کالج کے پرنسپل ڈاکٹر سیّد عبداللہ (علامہ میمن کے شاگرد) تھے۔مدعوئین میں علامہ میمن کا نام سرفہرست تھا چنانچہ علامہ میمن لاہور پہنچے اور کانفرنس میں بھرپور شرکت کی۔اس وقت پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر حمید احمد خان (۱۹۰۳ء-۱۹۷۴ء) تھے جو علامہ میمن کے علمی مقام سے بخوبی واقف تھے۔کانفرنس کے دوران ہی انھوں نے علامہ سے پرزور درخواست کی کہ اورینٹل کالج میں دوبارہ بحیثیت صدر شعبۂ عربی تشریف لائیں اور اپنے علم سے طلبہ کو فیضیاب کریں۔علامہ میمن تقریباً پانچ سال سے کراچی میں مقیم تھے۔گوکہ ضعیف ہو چکے تھے (عمر ۷۶ برس ہو چکی تھی) لیکن پروفیسر حمید احمد خاں کی درخواست کو قبول کیا اور چند روز بعد اہلیہ کے ہمراہ لاہور تشریف لے گئے اور باقاعدہ تدریس کا آغاز کیا۔علامہ میمن لاہور تو آ گئے لیکن وہاں ایک تلخ واقعہ یہ ہوا کہ ان کے تقرر کے مسئلہ پر پروفیسر حمید احمد خاں اور ڈاکٹر سیّد عبداللہ کے درمیان اختلافات ہو گئے اور بطورِ احتجاج ڈاکٹر سیّد عبداللہ نے پرنسپل شپ سے استعفیٰ دے دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بارے میں ڈاکٹر ظہور احمد اظہر لکھتے ہیں:

''وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی پروفیسر حمید احمد خاں (وفات ۱۹۷۴ء) میمن صاحب کے قدر دانوں میں تھے اور یونیورسٹی سے دوبارہ ان کا رابطہ استوار کر کے عربی زبان وادب کے طلباء کو فائدہ پہنچانا چاہتے تھے۔سوائے ان لوگوں کے جن کے مفاد ترقی وغیرہ مولانا کی آمد سے متاثر ہونے والے تھے، ہم جیسے علم کے طالب وائس چانسلر کے اس تاریخی فیصلے سے خوشی سے جھوم اٹھے۔حیرت اور افسوس کی بات یہ تھی کہ ڈاکٹر سیّد عبداللہ مولانا کے ساتھ اپنی نیازمندی اور محبت کے باوجود وائس چانسلر سے صرف اس بات پر روٹھ گئے کہ اتنے اہم فیصلے کے بارے میں انھوں نے ان سے مشورہ کیا نہ پہلے سے اطلاع دی۔آخر کالج کی پرنسپلی سے استعفیٰ دے دیا جو شکریہ کے ساتھ قبول ہو گیا''۔[1]

ایک دوسرے مقام پر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر صاحب نے علامہ میمن کے تقرر اور ڈاکٹر سیّد عبداللہ کے استعفیٰ کے بارے میں مزید وضاحت سے لکھا ہے۔وہ لکھتے ہیں:

''اس وقت پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر حمید احمد خاں مرحوم تھے۔ خان صاحب بڑے وضع دار انسان تھے۔قومی حمیت ورثے میں پائی تھی۔ جوہر قابل کی سرپرستی ان کا شیوہ تھا۔اسی طرح کند ذہنی اور نالائقی سے وہ ہمیشہ متنفر اور بیزار رہتے تھے۔ پاکستان عربی کانفرنس کے دوران انھیں مولانا عبدالعزیز میمن سے ملنے اور ان سے متعارف ہونے کا موقع ملا۔سیّد صاحب کی طرح خان صاحب بھی اس وقت کی ضرورت کے پیشِ نظر شعبۂ عربی کے مستقبل کے بارے میں مطمئن نہیں تھے۔وہ شعبۂ عربی کی صدارت اور پروفیسر شپ کے لیے کسی بلند وبالا علمی شخصیت کی جستجو میں تھے۔خان صاحب مولانا میمن سے بے حد متاثر ہوئے۔مولانا کے علم وفضل، قوتِ حافظہ اور تحقیقی کارناموں نے گویا پروفیسر حمید احمد خاں کو مسحور کر دیا تھا۔دل ہی دل میں خان صاحب نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ پنجاب یونیورسٹی کے شعبۂ عربی کی کرسی صدارت کے لئے مولانا عبدالعزیز سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھ کر کوئی اور مستحق نہیں۔ خان صاحب عزم و ہمت اور قوتِ فیصلہ میں اپنا جواب آپ تھے۔ کسی سے پوچھے یا مشورہ کیے بغیر انھوں نے عربی کی کرسی مولانا میمن کو پیش کر دی جسے انھوں نے کافی تردد کے بعد قبول کیا۔

اگرچہ مولانا عبدالعزیز میمن ڈاکٹر سیّد محمد عبداللہ کے استاد تھے اور سیّد صاحب ان کا بے حد احترام بھی کرتے تھے اور مولانا میمن سے بھی میں نے سیّد صاحب کے بارے میں ہمیشہ کلمۂ خیر ہی سنا لیکن سیّد صاحب اس وقت اورینٹل کالج کے بااختیار پرنسپل تھے، شعبۂ اردو اور عربی کے صدر بھی تھے اور پنجاب یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ کے ممبر بھی تھے۔ خان صاحب نے چونکہ سیّد صاحب کو اعتماد میں نہیں لیا تھا حالانکہ دونوں ایک دوسرے کے گہرے اور بے تکلف دوست تھے اس لیے سیّد صاحب کو اس کا بہت رنج ہوا اور خان صاحب سے ناراض ہو گئے اور ایسے ناراض ہوئے کہ اورینٹل کالج اور پنجاب یونیورسٹی سے بالکل روٹھ گئے۔ استعفیٰ دے کر گھر جا بیٹھے۔ اورینٹل کالج میں ایک بحران پیدا ہو گیا۔ کالج کے در و دیوار سب کو مایوس اور اداس نظر آنے لگے''۔[۲]

اس بیان سے پتہ چلتا ہے کہ پروفیسر حمید احمد خان کے ڈاکٹر سیّد عبداللہ کو اعتماد میں نہ لینے کی وجہ سے ایک تلخ صورت حال پیدا ہو گئی اور وہ استعفیٰ دے کر گھر جا بیٹھے۔ اس واقعے کے بارے میں راقم الحروف نے ڈاکٹر سیّد عبداللہ مرحوم کے نامور شاگرد ڈاکٹر ممتاز منگلوری مرحوم سے گفتگو کی تو انھوں نے فرمایا کہ استعفیٰ کی اصل وجہ علامہ میمن کا تقرر نہیں تھا بلکہ اورینٹل کالج کے بعض اساتذہ کے رویّوں کی وجہ سے پروفیسر حمید احمد خان اور ڈاکٹر سیّد عبداللہ کے درمیان ایک تناؤ کی کیفیت پہلے سے موجود تھی۔ انھیں حالات میں پروفیسر حمید احمد خان نے علامہ میمن کا تقرر کیا تھا۔ راقم الحروف کی رائے میں یہ بیان زیادہ قرین قیاس ہے کیونکہ بقول ڈاکٹر منگلوری مرحوم ، ڈاکٹر سیّد عبداللہ ہمیشہ علامہ میمن کا ذکر انتہائی احترام سے کرتے تھے اور جب انھوں نے ۱۹۷۳ء میں رسالہ 'افکار' کراچی کے لیے قسط وار اپنی آپ بیتی لکھی تو اس میں دو مقامات پر علامہ میمن کا ذکر انتہائی احترام آمیز الفاظ میں کیا۔ ڈاکٹر سیّد عبداللہ مرحوم کی ان تحریروں کے بارے میں ملاحظہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایئے پیش نظر کتاب کا باب نمبر۱۳۔ ڈاکٹر سیّد عبداللہ پر اس کے بعد مسلسل دباؤ ڈالا گیا کہ استعفیٰ واپس لے لیں لیکن وہ اس پر راضی نہ ہوئے۔ کافی کوشش کے بعد وہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کی سربراہی پر راضی ہوئے اور اس وقت سے انتقال تک اسی عہدے پر فائز رہے اور اپنی تمام صلاحیتیں پاکستان کی علمی تاریخ کے اس سب سے بڑے منصوبے پر صرف کر دیں[۳]

قیامِ لاہور کے معمولات

لاہور میں علامہ میمن دو سال تک مقیم رہے۔ وہ ہر اتوار کو عربی کتب کے معروف ناشر و تاجر خان عبید الحق ندوی صاحب کے المکتبۃ العلمیہ، واقع لیک روڈ تشریف لے جاتے جہاں لاہور کے دیگر اہل علم بھی جمع ہوتے اور علامہ سے ملاقات و استفادہ کرتے۔ ان محافل کی روداد ان میں شرکت کنندہ شیخ نذیر حسین نے یوں بیان کی ہے:

"ان (علامہ میمن) کا معمول تھا کہ ہر اتوار کو مولانا عبید الحق خاں ندوی کے مکتبہ علمیہ میں آجاتے تھے۔ عربی زبان و ادب سے شغف رکھنے والے اصحاب بھی ان سے ملنے وہیں چلے آتے تھے۔ راقم السطور بھی بالالتزام ان کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا۔ یہ پُر لطف نشست دو ڈھائی گھنٹے جاری رہتی تھی اور علمائے سلف، ان کی نادر تصانیف، نواب صدیق حسن خاں کی علمی خدمات اور ہندوستانی محدثین کے کارناموں کے ذکر سے معمور رہتی۔ ان کی گفتگو کا دل پسند موضوع نادر علمی کتابیں تھیں جن کی تلاش اور جستجو میں انھوں نے دمشق، قاہرہ، قسطنطنیہ اور رباط کے کتب خانے چھان مارے تھے۔ قسطنطنیہ کے علمی خزائن، عجائب گھر اور سلاطین آلِ عثمان تک کے تاریخی آثار، وہ دل کش موضوع تھا جس پر وہ حاضرین مجلس کو گھنٹوں اپنی پُر لطف گفتگو سے لطف اندوز کرتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ انھوں نے سلطان ٹیپو کی سفارت کا حال سنایا جو سلطان نے خلیفۃ المسلمین کی خدمت میں مدد و اعانت کے لیے قسطنطنیہ بھیجی تھی۔ اس سفارت کو زیادہ پذیرائی نہ ہوسکی اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ارکان قسطنطنیہ ہی میں مرکھپ گئے۔میمن صاحب بتلاتے تھے کہ ان کا قبرستان آج بھی وہاں موجود ہے۔اس مجلس میں وہ کبھی دل لگی اور تفنن ومزاح کی باتیں بھی کیا کرتے تھے۔عالمِ عرب کے بیشتر فضلاء سے ان کے ذاتی تعلقات تھے اور وہ ان کا ذکر کرتے رہتے تھے۔عربوں میں وہ شامیوں کی مہمان نوازی، نرم خوئی اور خوش اخلاقی کے بڑے معترف تھے۔اسی طرح وہ اہل تونس کی تہذیب وشائستگی کے بڑے مداح تھے اور بتلاتے تھے کہ بیشتر تونسی ان مہاجروں کی اولاد ہیں جو اندلس کو خیر باد کہہ کر شمالی افریقہ میں پناہ گزیں ہو گئے تھے۔وہ جامعہ زیتونہ کے شیخ الجامعہ طاہر بن عاشور کی بھی تعریف کیا کرتے تھے جو بڑھاپے میں بھی نواب صدیق حسن خاں کی طرح خوبصورت اور دیدہ زیب دکھائی دیتے تھے۔شیخ طاہر بن عاشور نے قرآن مجید کی تفسیر التحریر والتنویر فی التفسیر کے نام سے لکھی ہے اور اس میں اعجاز القرآن سے خاص طور پر اعتناء کیا ہے۔وہ جدید مصر کی فرعون پرستی سے سخت متنفر تھے۔عرب قوم پرستی، جس کا مقصد عربوں کو غیر عرب ممالک سے دور رکھنا ہے، اسے خود عربوں کے حق میں مضر سمجھتے تھے۔برخلاف اس کے وہ ترکوں کی علمی سرپرستی کے بے حد مداح تھے جن کی علمی سرپرستی کی بدولت اسلاف کے علمی خزانے تباہ ہونے سے بچ گئے۔اسلامی ممالک کی دینی اور اصلاحی تحریکوں پر بھی ان کی نظر اچھی تھی،،[۴]

المکتبۃ العلمیہ کی انھی نشستوں میں بعض اوقات محمد کاظم سباق (تلمیذ مولانا مسعود عالم ندوی) بھی شریک ہوتے۔راقم الحروف سے ایک ملاقات کے دوران انھوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ انھوں نے علامہ میمن سے دریافت کیا کہ کیا وہ پنجاب یونیورسٹی کے ایم اے عربی کے نصاب سے مطمئن ہیں؟ علامہ نے فرمایا: بالکل نہیں۔کاظم صاحب نے علامہ سے کہا کہ اگر ایسا ہے تو وہ خود اس نصاب کو تبدیل کیوں نہیں کر دیتے کیونکہ ان سے بہتر اس کام کے لیے کوئی نہیں۔اس پر علامہ نے جواب دیا: ''نصاب میں کل سات مضامین ہیں۔میں زیادہ سے زیادہ دو مضامین پڑھا سکتا ہوں، اگر نصاب تبدیل کر دیا جائے تو بقیہ مضامین کون پڑھائے گا؟''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمی فیض رسانی کا ایک واقعہ

قیامِ لاہور کی انھی مجالس کے دوران علامہ میمن اپنے علم اور عربی زبان و ادب سے متعلق اپنی وسیع و عمیق معلومات سے حاضرین کو مستفید فرماتے۔ بعض اوقات جب عربی زبان کے مفردات کا ذکر چل نکلتا تو ایک ایک لفظ کا پس منظر، اس لفظ کی ابتدا، مختلف ادوار میں اس کے استعمالات ، دور جاہلیت اور دورِ اسلام میں اس لفظ کی اہمیت کے بارے میں معلومات بہم پہنچاتے۔ اسی طرح کی ایک مجلس میں انھوں نے لفظ ''محراب'' کے بارے میں یہ معلومات افزا گفتگو فرمائی جسے پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب نے یوں نقل کیا:

> ''ہزاروں عربی الفاظ کی تاریخ میں سے انھوں (علامہ میمن) نے ایک دن لفظ ''محراب'' پر گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ یہ لفظ ''حرب'' (جنگ) سے نکلا ہے۔ عربوں کی جاہلی جنگوں میں میدانِ جنگ میں ایک مخصوص جگہ متعین ہوتی تھی جہاں سالارِ جنگ کھڑے ہوکر اپنے سپاہیوں کو ہدایت دیتا، حوصلے بڑھاتا، دشمن کے وار سے بچاتا، جنگجو دستوں کو جنگی حکمتِ عملی سے آگاہ کرتا اور دشمن کو للکارتا۔ قدیم عربوں کے ہاں اس مقام کا نام ''محراب'' تھا، یعنی حرب کا مقام اور جنگ کرنے کی جگہ۔ اسلام کی روشنیاں آئیں تو کئی دوسرے الفاظ کی طرح اس لفظ کو بھی میدانِ جنگ سے اٹھا کر مسجد میں لا رکھا گیا اور مسجد میں ''محراب'' کو مستقل جگہ دے دی گئی۔ پھر اس مقام پر ''سالارِ جنگ'' کے بجائے ''خطیب مسجد'' یا ''امام مسجد'' کو مقرر کر دیا گیا تاکہ وہ باطل قوتوں اور شیطانی حملوں کے خلاف اپنے مخاطبین کو آگاہ کرتا رہے اور جہاد کے لیے قوم کو تیار کرے، دشمن قوتوں سے بچائے۔ اسلام نے اس لفظ اور اس مقام کو اتنی اہمیت دی کہ ہمارے آقائے کریم مسجد نبویؐ میں اسی مقام پر کھڑے ہوکر اپنے جانباز صحابہ کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے آشنا فرماتے۔ سیّدنا صدیق اکبرؓ اسی مقام پر کھڑے ہوکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان لشکروں کی کمان اور اہلِ محبت کے اذہان کو سنوارتے ۔اسی مقام کی طرف بڑھتے ہوئے سیّدنا عمر فاروقؓ شہید ہوئے اور اسی مقام کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے سیّدنا علی المرتضیٰؓ نے جام شہادت نوش کیا''۔[5]

پرائڈ آف پرفارمنس منجانب حکومتِ پاکستان

حکومتِ پاکستان کی جانب سے بھی علامہ میمن کی طویل علمی خدمات کے اعتراف میں ۵/ مئی ۱۹۶۶ء کو صدر ایوب خاں نے آپ کو پرائڈ آف پرفارمنس کا اعزاز دیا۔

اورینٹل کالج میں ریفرنس بہ اعزاز علامہ میمن

لاہور میں قیام کے آخری دنوں میں علامہ میمن کے اعزاز میں اورینٹل کالج لاہور میں ریفرنس بھی ہوا جس کی تفصیل سے ہمیں ڈاکٹر احمد خان صاحب نے مطلع کیا۔ وہ فرماتے ہیں:

''۵ مئی ۱۹۶۶ء کو علامہ میمن کو اردو خدمات کے اعتراف میں حکومتِ پاکستان کی جانب سے تمغہ ءحسنِ کارکردگی عطا کیا گیا۔اس کی اصل وجہ یہ ہوئی کہ عربی خدمات پر تمغہ ءحسن کارکردگی موجود ہی نہیں تھا۔ یہ تمغہ ملنے کے بعد اورینٹل کالج لاہور میں علامہ میمن کے اعزاز میں ایک علمی ریفرنس ہوا تھا جس میں دیگر حضرات کے تعریفی کلمات کے علاوہ ڈاکٹر صوفی ضیاء الحق مرحوم نے عربی میں علامہ میمن کی شان میں ایک قصیدہ بھی سنایا تھا جس میں علامہ میمن کی مدح کی گئی تھی اور ان کی علمی و تحقیقی خدمات کو سراہا گیا تھا''

مولوی شمس الدین سے تعلق اور ان کی دکان پر علمی گفتگو

لاہور میں قیام کے دوران علامہ میمن کا معمول تھا کہ مولوی شمس الدین کی دکان (زیر مسلم مسجد بیرون لوہاری گیٹ) ہر ہفتے جاتے ۔مولوی شمس الدین مرحوم پاکستان کے تاجرانِ کتب کی تاریخ میں اپنی علمی فیض رسانی، مخطوطات اور نادر کتب کی معلومات کے حوالے سے منفرد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترین تاجر کتب تھے۔ان کا انتقال مورخہ ۱۱رجنوری ۱۹۶۸ء کو لاہور میں ہوا۔قیام لاہور کے دوران علامہ میمن کا معمول تھا کہ ہر ہفتے مولوی شمس الدین کی دکان پر ضرور جاتے جہاں نہ صرف نادر کتب ومخطوطات کا ذکر ہوتا بلکہ کئی اہل علم وتحقیق علامہ سے ملاقات کرتے۔مولوی شمس الدین کے انتقال کے تقریباً ایک ماہ بعد علامہ میمن کراچی سے لاہور پہنچے تو ان کی دکان پر بھی گئے۔وہاں علامہ میمن نے عالم اسلام کے چند نادر کتب کے تاجروں اور کتابوں کے بارے میں معلومات افزا گفتگو فرمائی۔خوش قسمتی سے یہ تقریر نہ صرف ٹیپ کی گئی بلکہ جناب محمد عالم مختار حق صاحب نے مولوی شمس الدین کے بارے میں اپنی کتاب 'نذرِ شمس' میں چھاپ بھی دی۔یہاں ہم اس اہم تقریر کے چند اقتباسات پیش کرتے ہیں:

> ''میں نے قدیم کتابوں میں پڑھا ہے کہ تاجران کتب کی دکانیں اہل علم کی ایک مجمع علمی ہوا کرتی تھیں یعنی اکیڈمی ہوا کرتی تھیں جہاں مختلف المذاق اور مختلف خیال کے علماء جمع ہوا کرتے تھے اور ایک دوسرے سے تبادلہء خیال ہوا کرتا تھا۔میں نے ابن حزم کی بھی ایک تحریر دیکھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی شام کو تاجران کتب کی دکانوں پر جایا کرتے تھے۔ابن حزم خود بھی وزیر تھے اور بڑے وزیر کے بیٹے تھے چوتھی صدی ہجری کے آخر میں۔اہل علم کا مرکز ہمیشہ تاجران کتب کی دکانیں ہوا کرتی تھیں مگر آج کل کے تاجر کتب میں یہ جوہر نہیں۔''

اس کے بعد علامہ میمن نے قاہرہ کے ایک قدیم کتب کے تاجر کی سادہ دکان، اس کے اخلاق اور مہمان نوازی کے بارے میں فرمایا:

> ''محمد حامد رمضان المدنی محلّہ صنادقیہ قاہرہ میں مولوی شمس الدین مرحوم کی طرح پرانی کتابوں کا تاجر تھا۔اس کے ہاں بھی عجیب عجیب چیزیں آتی تھیں اور اس سرعت سے نکل جاتی تھیں کہ دیکھنے والے دیکھتے رہ جاتے۔مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس کے ہاں اتنا پرانا بنچ تھا کہ ایک کونے میں اگر ایک آدمی بیٹھے تو دوسری طرف والا قلابازی کھا کر نیچے گر جائے۔اتنا پرانا اور دقیانوسی کہ اسے دکان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باہر بھی اٹھانے کی نوبت نہیں آئی کیونکہ یہ جس زمانے میں رکھا گیا ہوگا اسی زمانے سے پڑا ہوگا۔ڈاکٹر عبدالوہاب عزام (سابق سفیر مصر در پاکستان وسعودی عرب) جیسے اتنے بڑے فاضل آدمی روزانہ میری خاطر صنادقیہ آتے اور وہ اور میں اور کئی اور آدمی روزانہ اسی ٹوٹی پھوٹی تپائی پر بیٹھتے۔

ایک مرتبہ محمد حامد رمضان المدنی سے میں نے دو ایک رسالے خریدے جن کی قیمت تین تین یا چار چار قرش سے زیادہ نہیں ہوگی۔یہ کل سات یا آٹھ قرش کی کتابیں ہوں گی۔میں نے دیکھا کہ اس نے سات آٹھ یا نو دس قرش خیرات کر دیے اور چائے اور اس کے ساتھ لوازمات منگوا کر سب کھلا پلا کر چٹ کر دیے تو میں حیرت میں پڑ گیا۔اس پر وہ کہنے لگا کہ یہ تو کوئی چیز نہیں، میں تمھارے لیے ایک بڑی دعوت کرنے والا ہوں جس میں یہ چیز ہوگی اور وہ چیز ہوگی۔اتنا خلیق اور سلیم میں نے اس کو پایا باوجود اس کے کہ اس کی کمائی بھی مولوی شمس الدین کی طرح بہت تھوڑی تھی۔''

اس کے بعد علامہ میمن نے اپنے لڑکپن کا واقعہ سنایا جب وہ بغرض تعلیم دہلی میں مقیم تھے اور جامع مسجد کے سامنے قدیم کتابوں کے تاجروں کے ہاں جاتے تھے:

''میں جب لڑکپن میں دہلی آیا تو دہلی کے بہت سے خاندانوں کے آدمی اپنی کتابیں لے کر جامع مسجد کے سامنے نیچے بیٹھتے تھے۔مولوی عبدالرحمٰن جو مولوی شمس الدین فقیر کے صاحب زادے تھے وہ بھی اس بازار میں بیٹھا کرتے تھے۔میں اور مدرسہ طبیہ دہلی کے حکیم عبدالرحمٰن پنجابی پرانی کتابیں دیکھنے کے لیے اکثر ان کے ہاں ٹھہر جاتے۔ایک روز وہ مجھے کہنے لگے: صاحب زادے، تمھیں کتابیں الٹنے کا بڑا شوق معلوم ہوتا ہے؟ میں نے کہا: کچھ ہے تو سہی لیکن مجھے کچھ آتا جاتا نہیں۔وہ مجھے کہنے لگے: کچھ فکر نہ کرو مجھے خوشی ہوئی۔اگر تم کل آؤ گے تو میں تمھیں ایک قلمی کتاب دوں گا اور فکر نہ کرو، مجھے پیسے نہیں چاہییں۔چنانچہ اگلے روز وہ مشکوۃ شریف کا ایک نسخہ لائے جو بخط نستعلیق لکھا ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ اتنا پیارا تھا کہ میں تعریف نہیں کرسکتا اور میرا خیال ہے کہ وہ کم از کم ڈیڑھ دو سو سال پرانا ہوگا۔''

علامہ میمن نے اس کے بعد مولوی شمس الدین مرحوم کے حسنِ اخلاق اور مہمان نوازی کے بارے میں فرمایا:

''مولوی شمس الدین صاحب نے جو زمانہ پایا اور اس زمانے کے ساتھ جس خوبصورتی کے ساتھ انھوں نے نبھایا اور جو نتیجہ نکلا وہ ہم سب دیکھ رہے ہیں کہ بال بچوں کے پاس کچھ نہیں، اپنے پیچھے کچھ نہیں چھوڑ گئے، جو کماتے اس سے زیادہ اپنے دوستوں کو کھلا دیتے۔ میں ہمیشہ جب آتا تھا تو انھیں کچھ ملامت بھی کیا کرتا تھا کہ اس طرح کیسے زندگی گزرے گی؟ مگر انھوں نے کبھی پروا نہیں کی، مجھے کہتے: وقت چل جائے گا، کوئی بات نہیں۔''

اس تقریر کے آخر میں علامہ میمن نے مشہور جرمن مستشرق وستنفیلڈ کے قلمی مخطوطے اور شرح سبعہ معلقۃ از ابن کیسان کے مخطوطے کے حصول کا ذکر کیا ہے۔ یہ کتب انھیں حیدرآباد دکن کے پرانی کتب کے بازار سے دستیاب ہوئی تھیں[6]۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواشی

۱ ملاحظہ فرمایئے ''مولانا عبدالعزیز میمنی راجکوٹی۔ چند خوشگوار یادیں'' از ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، تلخیص و ترجمہ مسعودالرحمٰن خان ندوی، ششماہی فکرونظر علی گڑھ، جون ۲۰۰۱ء، ص ۷۸۔

۲ ملاحظہ فرمایئے ''میں، ڈاکٹر سیّد اور اورینٹل کالج'' از ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، اورینٹل کالج میگزین، سیّد عبداللہ نمبر، ۱۹۸۷ء، ص ۳۷۔

۳ ڈاکٹر ممتاز منگلوری مرحوم سے راقم الحروف کی متعدد ملاقاتیں اگست ۲۰۰۹ تا جولائی ۲۰۱۰ء ان کی رہائش گاہ واقع شہیلیہ (نزد مانسہرہ) ہوئیں۔ ڈاکٹر صاحب نے مورخہ ۳۱ جنوری ۲۰۱۱ء کو شہیلیہ میں وفات پائی اور تدفین آبائی گاؤں 'منگلور' میں ہوئی۔ ڈاکٹر ممتاز منگلوری مرحوم کے حالات اور علمی خدمات کے لیے ملاحظہ فرمائیں 'ڈاکٹر ممتاز منگلوری کی یاد میں' از محمد راشد شیخ، ماہنامہ الحمرا لاہور، فروری ۲۰۱۱ء۔

۴ ''مولانا عبدالعزیز میمن، چند یادیں'' از شیخ نذیر حسین، ماہنامہ معارف اعظم گڑھ، جنوری ۱۹۷۹ء، ص ۵۳۔

۵ ملاحظہ فرمایئے ''وارثانِ محراب و منبر کی نذر'' از پیرزادہ اقبال احمد فاروقی۔ ماہنامہ جہانِ رضا، لاہور، ستمبر ۱۹۹۵ء، ص ۳۔

۶ ملاحظہ فرمایئے ''نذرِ شمس'' مرتبہ محمد عالم مختار حق، ص 217

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نمبر ۹

قیامِ کراچی و حیدر آباد

(۱۹۶۶ء تا ۱۹۷۸ء)

لاہور سے کراچی واپسی اور قیامِ کراچی و حیدر آباد

علامہ میمن کی زندگی کا ایک روشن پہلو یہ بھی ہے کہ وہ تمام عمر اداروں اور جامعات کی اندرونی سیاست سے کنارہ کش ہو کر خالصتاً علمی و تحقیقی کام کرتے رہے اور اپنے شاگردوں کو بھی یہی نصیحت کرتے رہے۔ اورینٹل کالج میں تقرری کا کنٹریکٹ دو سال کا تھا جس کی تکمیل کے بعد جون ۶۶ء میں علامہ میمن واپس کراچی آ گئے۔ یہ گویا ان کی تدریسی زندگی کے دور آخر کا اختتام تھا۔

اورینٹل کالج کی ملازمت کی مدت کی تکمیل کے وقت علامہ میمن کی عمر تقریباً ۷۸ برس ہو چکی تھی۔ ان کی شہرت تمام عالم میں پھیل چکی تھی۔ اس طویل عمری میں بھی ان کی خدمات مصر، سعودی عرب اور ایران کی جامعات نے حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن ضعیف العمری کی وجہ سے علامہ میمن نے معذرت کر دی[1]

عربی لغت نگاری پر خطبات

جناب ممتاز حسن سابق گورنر اسٹیٹ بینک و منیجنگ ڈائریکٹر نیشنل بینک آف پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ علم کے بڑے قدر دان تھے۔ وہ علامہ میمن کی علمی خدمات کے مداح تھے۔ وہ علامہ سے ملاقات کرنے اکثر ان کے گھر تشریف لے جاتے اور خواہشمند رہتے تھے کہ علامہ کی علمیت سے زیادہ سے زیادہ لوگ فیضیاب ہوں۔ ۱۹۶۸ء میں انھوں نے علامہ میمن سے درخواست کی کہ ترقی اردو بورڈ (موجودہ اردو ڈکشنری بورڈ) جس کے وہ چیئرمین تھے، کے دفتر میں عربی لغت نگاری پر خطبات ارشاد فرمائیں اور اس موضوع پر اپنی وسیع معلومات سے حاضرین مجلس کو مستفید فرمائیں۔ علامہ میمن اس پر راضی ہو گئے اور عربی لغت نگاری کی تاریخ پر نہایت عالمانہ اور معلومات افزا خطبات ارشاد فرمائے۔ خطبات کے وقت علامہ کی عمر ۸۰ برس ہو چکی تھی مگر اس عمر میں بھی حافظے کا یہ عالم تھا کہ طویل نشستوں کے دوران محض حافظے کے سہارے یہ خطبات ارشاد فرماتے اور کسی لکھی ہوئی چیز سے مدد نہ لیتے۔ بعد میں ان خطبات میں سے چند کو ڈاکٹر سیّد محمد یوسف صاحب نے قلمبند کیا اور اردو لغت بورڈ کے ماہنامہ ''اردو نامہ'' میں یہ شائع ہوئے۔

افسوس ہے کہ ان خطبات کی تمام کیسٹیں اب دستیاب نہیں۔ ڈاکٹر سیّد محمد یوسف صاحب کی کوشش سے جو خطبات اردو نامہ میں چھپے وہ مکمل نہیں تھے۔ راقم الحروف اس سلسلے میں گزشتہ کئی برسوں سے کوشاں رہا لیکن نہ تو اردو ڈکشنری بورڈ اور نہ کسی اور جگہ سے ان کیسٹوں کا سراغ مل سکا۔

نزولِ قرآن کی کانفرنس میں شرکت

۱۹۶۸ء میں اسلام آباد میں وفاقی وزارت مذہبی امور اور ادارۂ تحقیقات اسلامی کے اشتراک سے جشن نزول قرآن کی چودہ سو سالہ تقریبات کے حوالے سے کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں چالیس علماء پاکستان سے اور چالیس بیرونی علماء مدعو تھے۔ پاکستانی علماء میں علامہ میمن بھی شامل تھے۔ اس موقع پر وہ کراچی سے اس کانفرنس میں شرکت کی غرض سے اسلام آباد گئے اور اس موقع پر خطاب بھی فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

۱ - شرح سراج الارواح احمد بن علی بن مسعود

بخط محمد عالم بن محمد ... سنہ ۱۰۸۹ھ

بہرالعین

۲ رسالۃ فی الفرائض

۳ - مقدمۃ فی العقائد

۴ - رسالۃ فی المغالطات العامۃ الورود

لصاحب اللہ البہاری

۵ - رسالۃ درحساب

۶ - ترجمہ لیلاوتی فارسی حساب

قومی عجائب گھر کراچی میں محفوظ ایک مخطوطے پر علامہ میمن کی قلمی تحریر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قومی عجائب گھر کی حصول مخطوطات کمیٹی کے لیے خدمات

جناب ممتاز حسن مرحوم ہی کی کوششوں سے قومی عجائب گھر کراچی میں محفوظ کرنے کے لیے طویل عرصے تک عربی، فارسی، اردو مخطوطات خریدے گئے۔ ان مخطوطات کی خرید سے قبل ماہرانہ رائے اور مخطوطے کی اہمیت کے تعین کی خاطر علامہ میمن کو بھی حصولِ مخطوطات کمیٹی Acquisition Committee میں ماہرانہ رائے کے لیے شامل کیا گیا تھا۔ علامہ میمن ہر مخطوطے کو ملاحظہ کرتے اور اس موضوع پر اپنے وسیع علم کی روشنی میں اپنی رائے تحریر فرماتے۔ قومی عجائب گھر کراچی میں محفوظ بہت سے مخطوطات پر علامہ میمن کی یہ آراء آج بھی دیکھی جا سکتی ہیں۔

دورِ آخر کی تفصیلات

علامہ میمن کی زندگی کے آخری سال کراچی میں گزرے۔ وہ بہادر شاہ ظفر روڈ بہادر آباد میں واقع ''میمن منزل'' میں اپنے وسیع کتب خانے سے استفادہ کرتے نیز آنے والوں سے ملاقات بھی کرتے تھے اور علمی گفتگو سے فیضیاب کرتے۔ ان کے دونوں بڑے صاحب زادے یعنی پروفیسر محمد محمود میمن اور محمد سعید میمن، حیدرآباد (سندھ) میں مقیم تھے جبکہ چھوٹے صاحب زادے محمد عمر میمن امریکہ جا چکے تھے۔ دونوں بیٹوں کی خواہش تھی کہ ضعیفی کے دنوں میں علامہ میمن کے لیے کراچی میں رہنا اور ساری ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانا مناسب نہیں اس لیے انھیں اب حیدرآباد منتقل ہو جانا چاہیے لیکن علامہ میمن کا یہی جواب ہوتا کہ ان کی لائبریری کا کیا ہوگا جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتے۔ مزید فرماتے کہ ان کے سارے دوست احباب اور خصوصاً وہ حضرات جنھیں عربی زبان سے لگاؤ ہے کراچی میں ہیں۔ اس کے علاوہ عالمِ عرب کے محققین اور علماء اکثر ان سے ملنے آتے ہیں جن کے لیے حیدرآباد پہنچنا بہت مشکل ہے۔ حیدرآباد منتقل ہونے سے وہ ان سب سے کٹ جائیں گے اور زندگی بے کیف ہو جائے گی [1]۔ چنانچہ مجبوراً بیٹوں کو خاموشی اختیار کرنی پڑتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ میمن نے زندگی کے اس دور میں بھی بڑی ہمت اور حوصلے سے ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کیا۔ وہ اپنا سارا کام خود اپنے ہاتھوں سے انجام دیتے اور صدر کراچی کی مشہور ایمپریس مارکیٹ سودا سلف خریدنے خود ہی جاتے ۔لوگوں نے دیکھا کہ اگر بس میں رش ہوتا تو عربی زبان و ادب کا یہ بین الاقوامی شہرت یافتہ عالم عام مسافروں کی طرح بس کا ڈنڈا پکڑ کر بہادر آباد سے ایمپریس مارکیٹ تک کا سفر کھڑے کھڑے بھی کرتا۔ یہ تھی علامہ میمن کی اس عمر میں بھی سادگی اور جفاکشی[3]۔

اہلیہ کی وفات

علامہ میمن کراچی میں اپنی اہلیہ کے ہمراہ میمن منزل میں مقیم تھے۔ان کی اہلیہ محترمہ زینب بائی بلڈ پریشر کی مریضہ تھیں۔ ۱۷رجنوری ۱۹۷۴ء کو ان پر اس مرض کا شدید حملہ ہوا اور وہ جسمانی اور دماغی طور پر معذور ہو گئیں۔ پروفیسر محمود میمن صاحب انھیں اپنے ہمراہ حیدر آباد لے گئے جہاں ۶رمئی ۱۹۷۶ء کو انھوں نے وفات پائی[4]۔ علامہ میمن نے اس کے بعد کا عرصہ کراچی ہی میں گزارا۔ان میں خودداری کا مادہ بے انتہا تھا۔ بقول پروفیسر محمود میمن صاحب ان کے حیدر آباد منتقل نہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ کسی صورت میں یہ تاثر نہ دینا چاہتے تھے کہ وہ اولاد کے محتاج ہیں[5]۔ البتہ سال میں ایک دو مرتبہ بیٹوں کے پاس حیدر آباد ضرور جاتے ۔

اہلیہ کے انتقال کے بعد بقیہ عرصہ علامہ میمن نے میمن منزل کراچی ہی میں گزارا۔ان کے معمولات میں کوئی تبدیلی نہ آئی۔ صبح سویرے اٹھتے ،ضروریات سے فارغ ہو کر نماز فجر ادا کرتے اور اپنا ناشتہ خود ہی تیار کرتے ۔ ناشتے کے بعد بڑے اہتمام سے حقہ تیار کرتے اور اس سے لطف اندوز ہوتے ۔ دوپہر کا کھانا بارہ بجے کھا لیتے۔ ظہر کی نماز کے بعد ذرا دیر قیلولہ کرتے اور مغرب کی نماز کے بعد رات کا کھانا کھاتے ۔ بعد عشاء سو جاتے۔ اس دور میں ان کی چھوٹی صاحبزادی محترمہ صفیہ میمن نے ان کی بہت خدمت کی۔ جب کبھی ان کی طبیعت ناساز ہو جاتی تو وہ علامہ میمن کو اپنے گھر واقع طارق روڈ ،کراچی لے آتیں اور ان کی تیمارداری کرتیں[6]۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ میمن کی عام صحت اور بینائی آخری عمر تک درست تھی۔ان کی عمر تقریباً نوے برس ہو چکی تھی۔اس طویل عمر میں وہ اخبار، بغیر چشمہ لگائے پڑھتے تھے۔اگر آخری عمر میں انھیں کوئی تکلیف تھی تو وہ جوڑوں کے درد کی تکلیف تھی جس کی وجہ سے وہ چلنے پھرنے سے کافی حد تک معذور ہو گئے اور افسوس کا اظہار کرتے کہ اس تکلیف کی وجہ سے چہل قدمی ان کے لیے مشکل ہو گئی لیکن پھر بھی وہ پیروں پر پٹیاں باندھ کر علی الصباح گھر سے بہادر آباد چورنگی تک چہل قدمی ضرور کرتے۔

۱۹۷۶ء میں علامہ میمن کے پوتے جاوید سعید میمن (ولد محمد سعید میمن) نے داؤد کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کراچی میں داخلہ لیا تو وہ علامہ میمن کے ساتھ ہی ''میمن منزل'' میں رہنے لگے۔راقم الحروف کی گزارش پر انھوں نے اس دور کے بارے میں یہ یادیں نوٹ کرائیں:

''۱۹۷۶ء میں میرے حیدر آباد سے کراچی منتقلی کے بعد سے علامہ میمن کی وفات تک شب و روز ان کا ساتھ رہا۔جب کراچی سے حیدر آباد جانا ہوتا تو میں ہی انھیں لے کر جاتا۔زندگی کا آخری رمضان میرے ہی اصرار پر انھوں نے حیدر آباد میں گزارا اور عید بھی وہیں کی۔تقریباً نوے برس کی عمر میں بھی ان میں قوتِ ارادی (Will Power) بے انتہا تھی۔اگر انھیں کوئی سہارا دینا چاہتا تو سختی سے منع کرتے۔روزانہ صبح پانچ بجے بیدار ہو جاتے اور مجھے بھی وہی اٹھاتے۔وضو، نماز اور ہلکی ورزش کرتے پھر بہادر آباد چورنگی تک پیدل جاتے۔میں نے انھیں کبھی صبح کی سیر کا ناغہ کرتے نہ دیکھا۔واپس آ کر ناشتہ کرتے جس میں پنیر، شہد، انڈا، ڈبل روٹی، چائے وغیرہ لیتے۔پنیر کے بہت شوقین تھے۔ناشتے کے بعد مطالعے کے کمرے میں چلے جاتے اور تقریباً بارہ بجے تک وہیں مصروفِ مطالعہ رہتے۔البتہ آخری دنوں میں کتابوں سے کسی حد تک بے رغبتی کا اظہار کرنے لگے تھے۔بارہ بجے دھوراجی کالونی میں اپنے دوست عثمان صاحب کے ہاں چلے جاتے۔دوپہر کا کھانا اور ظہر کی نماز وہیں پڑھتے۔پھر کچھ دیر قیلولہ کرتے اور تقریباً ۳ بجے واپس آتے۔۳ بجے کے بعد گھر پر ہی رہتے۔رات کا کھانا نمازِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغرب کے فوراً بعد کھاتے۔ نمازِ عشاء کے فوراً بعد سو جاتے۔ رات کو نہ خود مطالعہ کرتے اور ہمیں بھی نصیحت کرتے کہ رات کو مطالعہ کرنے سے آنکھیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ نوے برس کی عمر میں بھی ان کی بینائی اور جسمانی قویٰ مضبوط تھے''۔[1]

حیاتِ مستعار کا آخری دن

۲۷؍ اکتوبر ۱۹۷۸ء بروز جمعرات علامہ میمن کی حیات کا آخری دن تھا۔ بقول جاوید سعید میمن صاحب، اس دن بھی علامہ میمن نے اپنے معمولات حسب سابق انجام دیے۔ اسی طرح صبح کے معمولات انجام دیے اور دوپہر کو اپنے دوست عثمان صاحب کے ہاں گئے۔ تقریباً چار بجے شام گلے سے خرخر کی آواز آنے لگی اور پہلی مرتبہ انھوں نے ناسازیٔ طبع کا ذکر کیا۔ جاوید صاحب نے چائے بنائی اور علامہ نے چند گھونٹ پیے۔ اس کے بعد بیت الخلا کی حاجت ہوئی، جاوید صاحب سہارا دینے لگے لیکن منع کر دیا اور دیوار پکڑ پکڑ کر بیت الخلا گئے۔ واپسی میں ضعف طاری ہو گیا چنانچہ جاوید صاحب سہارا دے کر بستر تک لائے۔ اس کے بعد علامہ کی صاحبزادی صفیہ میمن انھیں اپنے گھر لے گئیں۔ ڈاکٹر کو بلایا جس نے تصدیق کی کہ نبض ڈوب رہی ہے۔ رات کو جاوید صاحب ساتھ ہی تھے انھوں نے دیکھا کہ تقریباً ساڑھے تین بجے گہری ہچکی آئی جس سے پورے جسم میں جنبش ہوئی اور جسم بے حس و حرکت ہو گیا۔ اگلے روز بعد نمازِ ظہر سوسائٹی قبرستان (واقع طارق روڈ) میں علامہ کا جسد خاکی سپرد خاک کیا گیا اور یوں عربی زبان و ادب کا یہ آفتاب عالم تاب جو نوے برس قبل گونڈل جیسے ایک غیر معروف قصبے میں طلوع ہوا تھا اور جس نے ساری زندگی شدید محنت و مشقت کر کے عربی زبان کی بے مثال خدمت کر کے خود عربوں میں بلند مقام حاصل کیا تھا، سوسائٹی قبرستان کراچی میں غروب ہوا۔

بقول جاوید صاحب تدفین میں تاخیر کی وجہ یہ ہوئی کہ بعض حضرات کا کہنا تھا کہ تدفین جامعہ کراچی میں ہو اور اس کے لیے کچھ تیاری بھی کر لی تھی لیکن کار پردازانِ جامعہ کی عدم دلچسپی کی وجہ سے یہ نہ ہو سکا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی زبان کی خدمت کے ثمرات

علامہ میمن نے تمام عمر کلامِ ربانی کی زبان یعنی عربی کی خاطر محنت کی۔ شاید بارگاہِ الٰہی میں ان کی یہی محنت، خلوص اور عربی سے شیفتگی کو قبولیت کا درجہ عطا ہوا۔ اس کے نتیجے میں انھیں زندگی میں وہ وہ نعمتیں عطا ہوئیں جو کم ہی کو نصیب ہوتی ہیں۔ اس بارے میں ان کے شاگرد ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق تحریر فرماتے ہیں:

> ''میں علامہ کے حالات پر غور کرتا ہوں اور اس کے مقابلے میں دنیا کے حالات پر نظر کرتا ہوں تو یہی پاتا ہوں کہ اللہ کی نعمتوں میں سے کسی کو کچھ عطا ہوا ہے اور کسی کو کچھ، ساری نعمتیں یا بیشتر نعمتیں بہت کم کے نصیب میں آتی ہیں۔ کسی کو علم ملا تو وہ دولت سے محروم رہا، کسی کو دولت ملی تو وہ علم سے بے بہرہ رہا۔ بعض کو بہت ملا مگر اولاد سے محرومی رہی۔ جہاں تک انسان کی عمر کا سوال ہے، یہی دیکھا گیا ہے کہ چند تو جوانی ہی میں اس دنیا سے چل بسے، کسی کو ادھیڑ عمر نصیب ہوئی، طویل عمر کم ہی لوگوں نے پائی۔
>
> جہاں تک علامہ استاذی کا معاملہ ہے، یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ موصوف کو سب کچھ ایک ساتھ مل گیا اور بھرپور ملا۔ زندگی ملی تو اس کے ساتھ علم و ادب، ایمان، شہرت و دولت، اولاد سب کچھ ان کے مقدر میں لکھ دیا گیا۔ عمر طویل ملی تو اس کے ساتھ صحت بھی عطا ہوئی اور دنیا میں کام کرنے کے قابل رکھا گیا۔ سب سے بڑی نعمت جس نے علامہ کی دنیا و آخرت دونوں کو سنوارا وہ لغتِ عربی سے موصوف کا شغف ہے جو عرش کی زبان ہے۔ غرض یہ کہ علم و ادب کی دنیا میں علامہ جلیل جس مقام پر فائز ہیں وہ بہت کم کے نصیب میں آیا ہے۔ موصوف دنیا سے تو رخصت ہو گئے مگر اپنے بعد وہ حسنات چھوڑ گئے جو زبانِ حال سے یہی کہہ رہے ہیں:
>
> ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما''[80]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ میمن کے انتقال کے بعد ان کی یاد میں مطبوعات

علامہ میمن تو اپنی عمر طبعی پوری کر کے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ انھوں نے تمام عمر جس زبان کی تحصیل اور اس کی تحقیق و تدقیق میں صرف کی اس سے ہمارا مذہبی تعلق تو ہے لیکن علمی و ادبی تعلق نہیں ۔ حالانکہ اس حقیقت سے اہلِ علم بخوبی آگاہ ہیں کہ عربی زبان میں اردو کی طرح دین و ادب کی کوئی تفریق نہیں اور عربی میں قرآن و حدیث کی اگر دینی اہمیت ہے تو ادبی اہمیت بھی کچھ کم نہیں ۔ عالمِ عرب میں آج بھی علامہ میمن کا نام احترام سے لیا جاتا اور انکی علمی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے جبکہ ہمارے ہاں صورتِ حال یہ ہے کہ عام لوگ تو کیا، جن اداروں سے ان کا تعلق رہا، وہاں بھی انھیں یاد کرنے والا کوئی نہیں ۔ پچیس سال سے زائد گزر چکے اب تک نہ تو ان کی سوانح شائع ہوسکی نہ ان کے نام پر کوئی کتب خانہ ہے، نہ کوئی ادارہ۔

اس کے برخلاف علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے علامہ میمن کو فراموش نہ کیا۔ ۸۶-۱۹۸۵ میں مجلہ المجمع العلمي الهندي ، شعبہ عربی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی جانب سے دو ضخیم نمبر ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب کی زیر ادارت شائع ہوئے۔ اس کے بعد ۲۴ / ۲۵ رفروری ۲۰۰۳ء کو اسی شعبے کی جانب سے علامہ میمن پر کل ہند سیمینار منعقد کیا گیا جس میں پڑھے گئے مقالات کا مجموعہ ''علامہ عبدالعزیز میمن ۔ حیات و خدمات'' شائع ہو چکا ہے۔

تیسرا اہم کام محمد عزیر شمس صاحب (جامعہ ام القریٰ، مکہ مکرمہ) نے کیا اور علامہ میمن کے تمام عربی مقالات اور بعض رسائل کا مجموعہ ''بحوث و تحقيقات '' کے عنوان سے دو جلدوں میں ۱۹۹۵ء میں بیروت سے شائع کرایا اور مفید حواشی بھی لکھے۔

اب تک اردو زبان میں علامہ میمن کی سوانح اور ان کی علمی خدمات پر کوئی کتاب نہیں لکھی گئی تھی ۔ الحمدللہ راقم الحروف نے اس موضوع پر پیش نظر کتاب کا آغاز تقریباً پندرہ برس قبل کیا اور اس کتاب کا اولین ایڈیشن جناب فیصل احمد بھٹکلی ندوی نے اپنے ادارے 'ادارۂ احیائے علم و دعوت' لکھنو سے مئی ۲۰۰۹ء میں شایع کیا۔ یہاں یہ ذکر کرنا غیر مناسب نہ ہوگا کہ اشاعت سے تقریباً ایک برس قبل ہی یہ کتاب مکمل ہو چکی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العدد المزدوج ١-٢　　　　المجلد الحادي عشر

مجلة
المجمع العلمي الهندي

العدد الممتاز

عن

الأستاذ العلامة عبدالعزيز الميمني رحمه الله
على مرور مئة عام على ميلاده

شوال ١٤٠٦ هـ
يونيو ١٩٨٦ م

مجلۃ المجمع العلمی الھندی کے میمن نمبر کا سرورق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

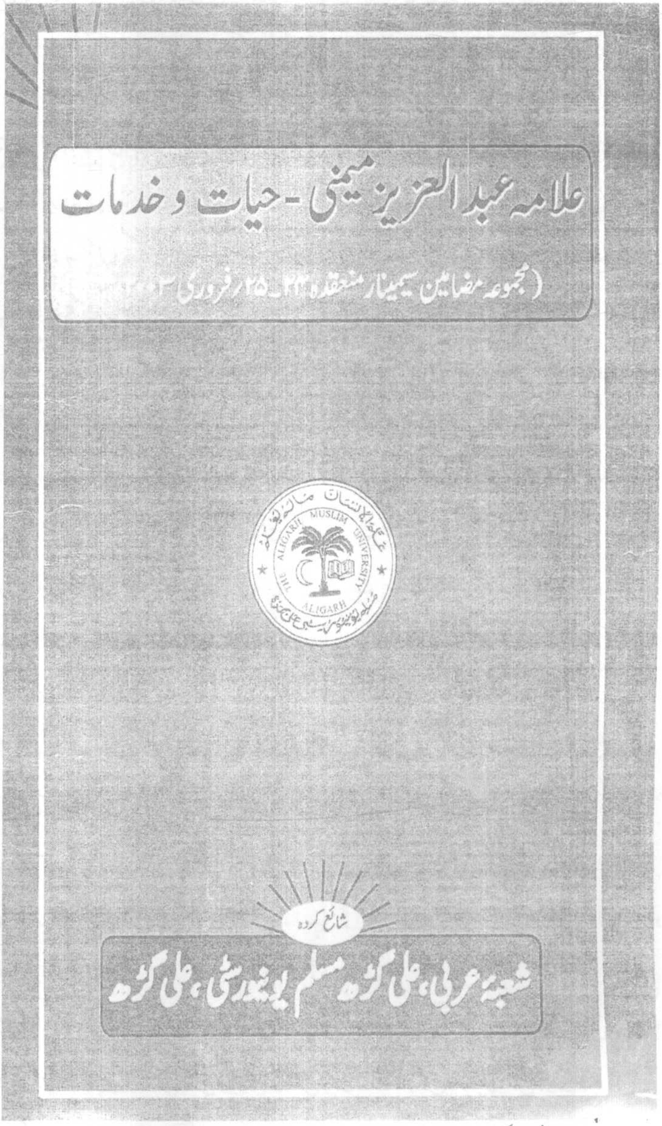

علامہ میمن کی یاد میں ہونے والے سیمینار میں پڑھے گئے مقالات کا مجموعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد

علامہ میمن کی چھ اولادیں طویل عرصے تک حیات رہیں۔ان میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔ان چھ میں سے اس وقت صرف ڈاکٹر محمد عمر میمن حیات ہیں جو طویل عرصے سے امریکہ میں مقیم ہیں۔

علامہ میمن کے تمام بھائی ہندوستان ہی میں رہے اس لیے ان کی تمام اولادیں وہیں مقیم ہیں۔علامہ میمن کی اولاد کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے:

(۱) محمد محمود میمن: محمد محمود میمن صاحب علامہ میمن کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔آپ ۱۹۱۶ء میں راجکوٹ میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم لاہور اور علی گڑھ میں حاصل کی۔علی گڑھ یونیورسٹی سے ۱۹۴۲ء میں ایم اے (جغرافیہ) کی ڈگری حاصل کی۔اس کے بعد ٹریننگ کالج اجمیر میں ملازمت کی۔۱۹۴۷ء میں پاکستان منتقل ہو گئے اور سندھ یونیورسٹی (حیدرآباد) کے شعبہ جغرافیہ میں استاد مقرر کیے گئے۔یہاں ترقی کرتے کرتے صدر شعبہ کے عہدے تک پہنچے اور ۱۹۷۸ء میں ریٹائر ہوئے۔بعد میں آپ حیدرآباد سے کراچی منتقل ہو گئے جہاں ۵/ مارچ ۲۰۰۲ء کو آپ کا انتقال ہوا۔

(۲) محمد سعید میمن: ۱۹۲۰ء میں راجکوٹ میں پیدا ہوئے۔قبل تقسیم پونا اور اجمیر میں قیام رہا۔تقسیم کے بعد حیدرآباد (سندھ) منتقل ہو گئے اور تجارت سے وابستہ ہوئے۔حیدرآباد کے مشہور علاقے تلک چاڑی میں آپ کا ''میمن اسٹور'' تھا۔علامہ میمن جب کراچی سے حیدرآباد تشریف لے جاتے تو یہیں ان کی نشستیں ہوتیں۔آپ بھی بعد میں کراچی منتقل ہو گئے جہاں ۳/ جولائی ۲۰۰۲ء کو انتقال ہوا۔

(۳) ڈاکٹر محمد عمر میمن: ۱۹۳۹ء کو علی گڑھ میں پیدا ہوئے۔تقسیم کے بعد پاکستان آ گئے جہاں ۱۹۶۰ء میں ایم اے (عربی) کی ڈگری حاصل کی۔۱۹۶۵ء میں امریکہ منتقل ہو گئے جہاں کیلیفورنیا یونیورسٹی سے ۱۹۷۱ء میں ڈاکٹریٹ کیا۔طویل عرصے سے آپ وسکانسن یونیورسٹی میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) زبیدہ خاتون: ۱۹۱۸ء میں علی گڑھ میں پیدا ہوئیں۔ان کی شادی جناب علی محمد میمن سے ہوئی جو زرعی کالج پونا میں استاد تھے۔ان کا قیام پونا ہی میں رہا اور وہیں ان کی اولاد مقیم ہے۔ان کا انتقال ہو چکا ہے۔

(۵) سکینہ بانو: ۱۹۲۵ء میں پیدا ہوئیں۔ان کی شادی ڈاکٹر حبیب کوڈل سے ہوئی۔ان کا انتقال کراچی میں ۱۹۵۰ء کے کچھ ہی بعد ہوا۔

(۶) صفیہ میمن: یہ علامہ میمن کی سب سے چھوٹی اولاد تھیں جنھوں نے آخری دور میں اپنے والد مکرم کی بے حد خدمت کی۔ان کی پیدائش علی گڑھ میں ہوئی۔ایم اے (اردو) کی سند سندھ یونیورسٹی سے حاصل کی۔ان کی شادی ظفر محمود صاحب سے ہوئی جو حکومت پاکستان کے اہم ادارے سے وابستہ تھے۔صفیہ میمن کا انتقال ۱۶رمئی ۱۹۹۴ء کو کراچی میں ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواشی

۱؎ دیکھیے ''والد محترم علامہ پروفیسر عبدالعزیز میمن مرحوم۔ ایک عالم اور ایک انسان'' از پروفیسر محمد محمود میمن، سہ ماہی فکر و نظر، اسلام آباد، جون ۱۹۷۹ء ص ۵۶۔

۲؎ ''والد محترم علامہ عبدالعزیز میمن مرحوم۔ چند یادیں چند باتیں'' از محمد محمود میمن، فکر و نظر، دسمبر ۱۹۷۸ء، ص ۴۹۔

۳؎ دیکھیے: ''اسلاف کی آخری صدا بے آواز ہوگئی'' از فرید احمد، ماہنامہ سب رس کراچی، یادِ رفتگاں نمبر دوم، اپریل ۱۹۸۲ء، ص ۱۴۳۔

۴؎ دیکھیے ''والد محترم علامہ پروفیسر عبدالعزیز میمن مرحوم و مغفور۔ ایک عالم اور ایک انسان''، ص ۴۹۔

۵؎ ایضاً۔

۶؎ بہ روایت جناب جاوید معید میمن صاحب۔

۷؎ ایضاً۔

۸؎ دیکھیے ''استاذی محترم عبدالعزیز میمنی کی خدمت میں چند سال'' از پروفیسر سید رفیع الدین، در کتاب ''علامہ عبدالعزیز میمنی حیات و خدمات (مجموعہ مقالات)'' شعبۂ عربی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، ۲۰۰۳ء۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نمبر۱۰

عربی زبان اور علامہ میمن

علامہ میمن کا تعلق جس علاقے سے تھا، وہ پس ماندہ اور علمی مراکز سے دور تھا۔اسی طرح ان کے بزرگوں میں بھی کوئی علمی روایت نہیں تھی بلکہ ان کا پیشہ کاشتکاری اور تجارت ہی رہا۔ایسے علاقے اور ایسے ماحول میں پرورش کے باوجود جیسے جیسے ان کی زندگی کا کارواں آگے بڑھتا رہا، عربی زبان وادب سے ان کا تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہوتا گیا اور ان کا نام ہی استناد کی علامت بن گیا۔آج تمام سہولتوں کے باوجود برصغیر پاک و ہند کا کوئی عالم اس مقام پر نظر نہیں آتا جہاں آج سے تقریباً اسی برس قبل علامہ میمن پہنچ چکے تھے۔یہ ان کی لگن، سخت محنت اور تائید الٰہی تھی کہ وہ عربی زبان کے حوالے سے اس مقام تک پہنچے کہ بقول عبدالعزیز خالد

؎ پکارتے تھے عرب بھی ابوالعرب اس کو

عربی زبان سے تعلق کا آغاز اور درجۂ کمال تک ترقی

علامہ میمن کی ابتدائی زندگی سے یہ ہرگز معلوم نہیں ہوتا کہ انھیں ابتدا ہی سے عربی سے تعلق تھا۔جیسا کہ ذکر کیا گیا ان کے والد نے انھیں دینی تعلیم دینے کا فیصلہ کیا تھا اور ان کا ارادہ صرف یہی تھا کہ پہلی نرینہ اولاد کو دینی تعلیم دلائیں گے۔بعد میں حالات کا رخ اس طرف ہوگیا کہ علامہ میمن کا تعلق عربی زبان سے قوی سے قوی تر ہوتا گیا گویا کہ بقولِ اقبال

کہ فطرت خود بہ خود کرتی ہے لالے کی حنا بندی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ذکر آچکا کہ جب علامہ میمن نے یہ محسوس کیا کہ ان کی عربی تعلیم صحیح نہج پر نہیں ہو رہی تو انھوں نے فصولِ اکبری کی متعدد شرحیں حاصل کیں، دقّتِ نظری سے ان کا بار بار مطالعہ کیا اور شب و روز کی محنت کے بعد محض ایک ماہ میں اس کتاب پر عبور حاصل کر لیا۔ یوں اپنی محنت سے وہ استعداد جس کے لیے تین سال درکار تھے محض ایک ماہ میں حاصل کر لی۔

ہماری معلومات کی حد تک علامہ میمن کا عربی زبان و ادب سے تعلق کا آغاز ڈپٹی نذیر احمد سے تلمذ سے ہوتا ہے۔ ذکر آچکا کہ ڈپٹی صاحب عربی زبان و ادب کا نہایت پاکیزہ ذوق رکھتے تھے اور ان سے علامہ میمن نے عربی ادب کی کئی کتب سبقاً سبقاً پڑھیں۔ ڈپٹی نذیر احمد کے بعد جس استاد نے ان کا عربی سے تعلق بہت مضبوط کیا وہ شیخ طیّب عرب مکی تھے۔ شیخ طیب ہی نے ایک موقع پر اللآلی کے مخطوطے کا علامہ میمن سے ذکر کیا تھا جس پر انھوں نے بعد میں اس کتاب کو Edit کیا اور سمط اللآلی کے نام سے شائع کرایا۔

قیامِ رامپور کے دوران علامہ میمن نے فارسی زبان میں بھی مہارت حاصل کی۔ اپنی ریکارڈ شدہ یادداشتوں میں وہ بیان کرتے ہیں کہ اس عہد میں فارسی میں وہ کمزوری محسوس کرتے تھے چنانچہ ایک ہی سال میں اتنی مہارت حاصل کر لی کہ وہ پنجاب یونیورسٹی کے امتحان برائے منشی فاضل میں بیٹھے اور اوّل بدرجۂ اوّل رہے۔ ایڈورڈز کالج پشاور میں علامہ میمن طلبہ کو عربی کے ساتھ ساتھ فارسی بھی پڑھاتے تھے۔ اس دور کی ایک فارسی نظم بھی موجود ہے لیکن اورینٹل کالج لاہور، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ اور بعد میں ہمیشہ انھوں نے عربی ہی کی تعلیم دی۔

علامہ میمن کی عربی زبان میں مہارت اور شدید تعلق کے حوالے سے دمشق (شام) کی مشہور علمی اکیڈمی المجمع العلمي العربي (موجودہ مجمع اللغة العربية) کے صدر شاکر الفحام لکھتے ہیں:

> ”علامہ میمن عربی زبان کے اسرار و دقائق سے واقف تھے، اس کی سحر انگیزی اور اعجازِ بیان کے راز داں تھے، اس کے علماء، شعراء اور اصحابِ لغت سے واقف تھے، عمر اسی زبان کی خدمت میں گزار دی۔ اس علمی وراثت کی تحقیق کو مقصد قرار دیا حتیٰ کہ ان کا حال عربی ادب کے عشق میں یہ ہو گیا کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں خود اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وطن اور اپنے اہل وعیال میں اجنبی ہو گیا ہوں اور نفس عربوں کی طرف اور عربی کی طرف اس قدر مائل ہے کہ میں غیر عربوں میں اجنبیت محسوس کرتا ہوں''[1]

علامہ میمن نے ابتدا میں فارسی بھی پڑھائی نیز اردو شعراء کا مطالعہ بھی کیا لیکن بعد میں انھوں نے اپنی تمام صلاحیتیں عربی زبان کے نادر مخطوطات کی تحقیق اور عربی کے فروغ میں صرف کردیں۔ عربی زبان سے اسی شدید تعلق کے بارے میں پروفیسر غلام نبی عارف لکھتے ہیں:

''عربی ادب سے محبت اور لگن ان کی روح پر غالب آ چکی تھی اور ان کے دل کی گہرائیوں میں گھر کر چکی تھی۔ انھوں نے جنون سے بھی بڑھ کر عبادت کی حد تک لغتِ عرب سے عشق اور وارفتگی کا مظاہرہ کیا۔ وہ اس کے دل دادہ اور اس کے رموز واسرار کے روشن دماغ ماہر تھے۔ انھوں نے تمام زندگی عربی کے لیے وقف کیے رکھی اور اس کی خدمت کرتے ہوئے راہیٔ عالمِ بقا ہو گئے۔ اس کے پہلو میں وہ سکون وراحت پاتے تھے اس لیے کہ انھوں نے اس کے سحر واعجاز کا صحیح ذوق پایا تھا۔ وہ اس کی پہنائیوں میں غوطہ زن ہو کر حظِ وافر پاتے تھے۔ عربی ادب کے علماء، شعراء اور ادباء کے متعلق وسیع معلومات رکھتے تھے۔ پوری زندگی عربی ادب کے مطالعے میں گزار دی۔ اس کی نشر واشاعت اور تحقیق وتفحص میں ہمہ وقت کوشاں اور سرگرم رہے۔ وہ جن طلبہ میں علم کی سچی تڑپ پاتے، ان کی علمی وادبی ذخائر ومعادن کی طرف رہنمائی کرتے۔ علم وادب سے تہی دامن مدعیانِ عربیت کو کھری کھری سناتے۔ ان کی سطحی اور بے مغز عربی تحریروں میں اغلاط کی نشاندہی کرتے اور انھیں توجہ دلاتے کہ وہ حصولِ علم کی صحیح راہ اپنائیں۔ انھوں نے عرب وعجم کے کسی ایسے ادیب کو کبھی معاف نہ کیا۔ شہرت وناموری کے بھوکے ادیب ان کے قلم کی ضرب سے لرزاں رہتے تھے۔ عربی ادب کی خاطر جو انھوں نے محنت ومشقت اٹھائی یہ انھی کا حصہ تھا۔ اس ذوق وشوق میں کبھی سست روی نہ آنے دی۔ عربیت سے عشق ومحبت اور وارفتگی نے ان کو اس مقام پر لا کھڑا کیا کہ وہ خود کو اپنے اہل وطن کے درمیان غریب الاھل والدیار (پردیسی) محسوس کرنے لگے''۔[2]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ میمن کا عربی اسلوبِ تحریر

علامہ میمن کی عربی تحریریں نہایت اعلیٰ اسادب کی حامل ہیں جن میں وہ نامانوس اور مشکل الفاظ کثرت سے استعمال کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ عالمِ عرب کے چوٹی کے علماء وفضلاء نے ان کی تحقیق اور ان کے اسلوب کی ہمیشہ تحسین فرمائی لیکن ہمارے ہاں عربی زبان کا پست معیار ہونے کی وجہ سے ان کی تحریریں نامانوس ہی رہیں۔

علامہ میمن کے اسلوبِ تحریر کے حوالے سے پروفیسر محمد سلیمان اشرف (سابق صدر شعبۂ عربی دہلی یونیورسٹی) تحریر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ دہلی میں قطر کے سفیر نے اہلِ علم حضرات کو مدعو کیا جس میں پروفیسر صاحب خود بھی شریک تھے۔ اس پروگرام میں معروف اہل قلم اور شاعر حسین النعمۃ بھی شریک تھے۔ ایک صاحب نے دورانِ گفتگو فرمایا: ''استاذِ کبیر شیخ ابوالحسن علی ندوی عربی زبان عربوں کی طرح لکھتے ہیں''۔ اس پر حسین النعمۃ فوراً گویا ہوئے:

''استاذ المیمنی جیسی عربی زبان خود عرب بھی نہیں لکھ پاتے''۔ یہی بات نامور عراقی محقق ڈاکٹر علی جواد طاہر نے اپنے مضمون ''العربية علیٰ قلم هندی ''میں لکھی تھی۔ یہ مضمون مجلة الفیصل (ریاض) بابت دسمبر ۱۹۸۵ء وجنوری ۱۹۸۶ء میں شائع ہوا تھا۔

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ خود علامہ میمن، مولانا ابوالحسن علی ندویؒ کی عربی تحریر کو بنظر تحسین دیکھتے تھے جیسا کہ ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی اپنی کتاب ''میرِ کارواں'' میں لکھتے ہیں:

> ''ہندوستان میں عربی کے سب سے بڑے سکالر جن کا لوہا مصر وشام کے اساتذۂ فن نے مانا ہے، وہ علامہ عبدالعزیز میمن تھے جن کی تصنیف سمط اللآلی، ابو العلاء وما الیه ادبِ عربی کے مآخذ میں شمار ہوتی ہے۔
> انھوں نے متعدد بار اپنی مجلسوں میں اس کا اظہار کیا عربی زبان لکھنے پر جو قدرت علی میاں کو ہے وہ اس ملک میں کسی کو حاصل نہیں''۔ [۳]

علامہ میمن کے عربی زبان وادبی سے تعلق کے حوالے سے پروفیسر سیّد رفیع الدین لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''انھوں نے اپنا قلبی اور ذہنی تعلق ایک ایسی لغت اور اس کے ادب سے جوڑ لیا جو عرش کی زبان ہے، لوحِ محفوظ کی زبان ہے، یہ وہ زبان ہے جس میں خالق اپنی مخلوق سے بات کرتا ہے یعنی قرآن کی زبان عربی ہے اور اسی لیے قرآن غیر مخلوق بھی ہے۔ اس سے بڑا عابد کون ہوگا جو اپنی زندگی کے اوقات کو عربی اور عربی ادب میں کمال حاصل کرنے کے لیے وقف کر دے''۔[۴]

اسی مضمون میں پروفیسر سیّد رفیع الدین علامہ میمن کے تقویٰ اور عبادت کا ایک منفرد پہلو پیش کرتے ہیں:

''اگر آپ علامہ کا تقویٰ ان کی نفلی عبادتوں اور روایتی اذکار میں دیکھنا چاہیں گے تو مایوس ہوں گے۔ انھوں نے اپنے ذکر و اذکار کا ایک دوسرا طریقہ اختیار کیا جو طریقۂ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ وغیرہ سے جدا ہے۔ انھوں نے اپنا قلبی اور ذہنی تعلق ایک ایسی لغت اور اس کے ادب سے جوڑ لیا جو عرش کی زبان ہے، لوحِ محفوظ کی زبان ہے۔ یہ وہ زبان ہے جس میں خالق اپنی مخلوق سے بات کرتا ہے یعنی قرآن کی زبان عربی ہے اسی لیے قرآن غیر مخلوق بھی ہے''۔[۵]

علامہ میمن نے نہ صرف خود عربی زبان و ادب میں اعلیٰ درجے کی مہارت حاصل کی بلکہ اس علم سے اپنے تلامذہ اور اہل تعلق کو بھی فیضیاب کیا۔ اس کی تفصیل باب نمبر ۱۳ (تلامذہ) میں دیکھی جا سکتی ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں عربی زبان و ادب کے زوال کی وجوہات علامہ میمن کی نظر میں تھیں، جنھیں وہ اکثر اپنی نجی محافل میں انھیں بیان کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ہندوستان میں عربی ادب کے زوال کی وجوہات پر اپنے شاگرد پروفیسر سیّد محمد سلیم سے فرمایا:

''ہندوستان کی بدقسمتی یہ رہی کہ ان کے حصے میں ابن عقیل تو آیا نہیں ابن حاجب آ گیا۔ کہاں ابن عقیل کہاں ابن حاجب؟ ''کافیہ'' کوئی نحو سیکھنے کی کتاب ہے؟ پھر مزید ظلم یہ ہوا کہ کافیہ کی شرح ملّا جامی یہاں مقبول ہو گئی۔ ملّا جامی کوئی نحوی ہیں؟ اسی وجہ سے اہل ہند میں عربی زبان و ادب کا ذوق پروان نہ چڑھ سکا''۔[۶]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ میمن کی نظر میں عربی زبان وادب میں مہارت حاصل کرنے کے لیے جن جن کتب کا مطالعہ ضروری ہے ان کا ذکر وہ اکثر اپنی نجی محافل میں کرتے تھے۔ اس حوالے سے شیخ نذیر حسین لکھتے ہیں:

''مولانا میمن درسِ نظامی کے نصابِ تعلیم میں اصلاح وترمیم کی ضرورت شدت سے محسوس کرتے تھے۔ نحو میں کافیہ اور شرح ملّا جامی جیسی کتابوں کے بجائے الفیہ کی بعض شروح اور ابن ہشام کی کتابیں پسند کرتے تھے۔ ابتدائی تعلیم کے لیے امام نووی کی ریاض الصّالحین کی سفارش کرتے تھے جس میں نورِ نبوت کے علاوہ ادبی چاشنی بھی پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ وہ سنن ابو داؤد کی کتاب الادعیہ اور ترمذی کی کتاب الزھد والرقاق کے مطالعے کی بھی تاکید کیا کرتے تھے۔ تفسیر جلالین کے بجائے جامع البیان کی افادیت کے قائل تھے۔ ابن خلدون نے جن کتابوں کو اصولِ فنِ ادب قرار دیا ہے، ان کے متعلق انھوں نے الندوہ (دورِ جدید) میں میری محسن کتابیں کے عنوان کے تحت بڑا دلچسپ تبصرہ لکھا تھا[7]۔ ان کی یہ رائے تھی کہ الکامل (للمبرد) ایک مبتدی کے لیے زیادہ مفید ہے۔ ادب الکاتب کو اقتضاب کے ساتھ پڑھا جائے تو انسان کو ایک محقق لغوی بنا سکتی ہے۔ کتاب البیان والتبیین (جاحظ) میں فصیح نظم ونثر کے نمونے ان چاروں سے زیادہ ہیں اور نوادرِ لغت وشعر امالی القالی میں سب سے زیادہ ہیں۔ ان کے نزدیک حماسات میں ابوتمام کا دیوان الحماسۃ سب سے عمدہ اور بہتر ہے اور نقد الشعر کے لیے ابنِ رشیق کی کتاب العمدۃ بہترین کتاب ہے۔ کہا کرتے تھے کہ الغریب المصنّف (ابنِ سلام) اور اصلاح المنطق (ابن السکّیت) وہ کتابیں ہیں جن کا یاد ہونا ایک ادیب کے لیے نہایت ضروری ہے''۔[8]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی مخطوطات کے بارے میں وسیع معلومات

علامہ میمن مخطوطات کے بارے میں وسیع معلومات رکھتے تھے۔انھیں علم تھا کہ کون سا مخطوطہ کس زمانے کا اور دنیا کے کس کس کتب خانے میں محفوظ ہے۔وہ نہ صرف خود ان مخطوطات پر تحقیق کر کے انھیں شائع کراتے بلکہ دوسروں کو بھی اس کام پر مائل کرتے۔اس بارے میں علامہ کے شاگرد اور بانی مرکز حماية المخطوطات العربية اسلام آباد، ڈاکٹر احمد خاں راقم کے نام خط میں لکھتے ہیں:

''استاذی عبدالعزیز المیمنی عربی مخطوطات کے بارے میں بہت عمدہ معلومات رکھتے تھے۔انھیں یاد رہتا تھا کہ کون سا مخطوطہ میں نے کہاں دیکھا ہے۔اگر اس میں کوئی چیز اس کتاب کے دیگر نسخوں سے کم یا زیادہ ہوتی تو وہ بھی انھیں یاد رہتی تھی۔انھوں نے کئی مخطوطات کے وجود کے بارے میں پاک و ہند ہی نہیں بلکہ عرب علماء کی رہنمائی کی ہے۔مجھے انھوں نے کئی مرتبہ بتایا کہ عرب ممالک میں موجود کئی علماء کو میں نے مخطوطات کی تحقیق پر راغب کیا ہے۔انھیں کسی خاص کتاب کے مخطوطات کہاں کہاں دستیاب ہیں، یہ بھی بتایا مثلاً انھوں نے بتایا تھا کہ میں نے اپنے دوست عزالدین التنوخی کو کتاب الاتباع والمزاوجة لابی الطیب اللغوی اور الابدال و المزاوجة والمعاقبة والنظائر جن کا صرف ایک ہی نسخہ تھا، اطلاع دی اور مشورہ دیا کہ اسے ایڈٹ کریں چنانچہ انھوں نے بہت اچھے طریقے سے تحقیق کر کے مجمع اللغة العربية بدمشق سے غالباً ۱۹۶۱ء میں چھاپی تھی''۔[9]

ڈاکٹر احمد خان آگے بیان کرتے ہیں کہ مخطوطات کا علم عرب ممالک میں زندہ کرنے والے بھی دراصل علامہ میمن ہی تھے۔اس بارے میں وہ لکھتے ہیں:

''مخطوطات کی تحقیق کا علم انھی سے عرب وعجم کے کئی حضرات نے سیکھا ہے۔ دواوینِ عرب جن کا وجود اب ختم ہو چکا ہے، انھیں ادب کی مطبوعہ اور خطی کتابوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

اخبرنا ابو القاسم عبيد الله بن عثمن بن يحيي بن زكريا الدقاق قراءةً عليه في بغداد
في المسجد الجامع بمدينة المنصور في يوم الجمعة بعد الصلاة لثلاث عشرة ليلة خلت من صفر
سنة ست وثمانين وثلثمائة قال اخبرنا ابو الخطاب العباس بن احمد بن محمد بن الفرات
اجازةً قال اخبرنا ابو سعيد الحسن بن الحسين السكرى وقرأته عليه في المحرم سنة
ثمان وثمانين ومائتين قال اخبرني محمد بن حبيب عن ابي عمرو وابن الأعرابي قال
وقد قرأته ايضاً على احمد بن ابي على ثعلب وعارضتُ كتابه وعارضتُ كتاب
ابي عمرو الشيباني من كتاب محمد بن الحسن بن الكسرى مولى للطائيين من اهل بادوريا
وكان راويه قال ابو عمرو كان من حديث ابي الاسود واسمه ظالم بن عمرو بن
سفيان بن جندل بن يعمر بن حُلَس (377) بن نُفاثة بن عدى بن الديل بن
بكر بن عبد مناة بن كنانة بن خزيمة فيما زعم لى غير واحد من الثقات أنه لما اسن
وكبر كان يكثر الركوب الى المسجد الجامع والسوق ويزور صديقه فقال له رجل يا
ابا الأسود اراك تكثر الركوب وقد رققت وكبرت ولا احسب لزومك لمنزلك
الا اودع لك فقال ابو الاسود صدقت ولكن الركوب يشد بضعفي واسمع من الخبر
ما لا اسمع في بيتي وأستنشئ الريح والقى الاخوان ولو جلست في بيتي اغتمّ بي أهلي
اى سقطت هيبتي واستأنس بي الصبي واجترأت على الخادم وكلمني من اهلي من يهاب كلامي

علامہ میمن کے قلم سے ایک مخطوطے کی نقل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی مدد سے زندہ کرنے کا فن استادِ مکرم ہی نے شروع کیا تھا۔۱۹۵۰ء سے قبل کسی عرب، غیر عرب یا مستشرق نے کسی قدیم عربی شاعر کے اشعار کو دیوان کی صورت میں مختلف کتب سے مدون نہیں کیا۔علامہ المیمنی نے جب اس طرف علماء کی توجہ مبذول کرائی تو شام اور زیادہ تر عراق میں کئی علماء نے مفقود دواوین عرب کو زندہ کرنا شروع کر دیا۔اس بدعتِ حسنہ کا سارا کریڈٹ علامہ المیمنی کو ہی جاتا ہے۔''[10]

علامہ میمن عربی مخطوطات کے بارے میں دیگر اہلِ علم اور اداروں کی بڑی فراخ دلی سے مدد کرتے تھے۔اس بارے میں شام کی وزارتِ ثقافت کے نام خط کا ذکر پروفیسر غلام نبی عارف نے یوں کیا ہے:

''علامہ میمنی کے پاس کوئی صاحبِ ذوق مشورہ لینے کے لیے آتا تو اسے نہایت خلوص سے اپنے مفید مشوروں سے نوازتے۔شام کی وزارتِ ثقافت کے جنرل سیکرٹری نے مخطوطات کے بارے میں ان سے جو سوالات کیے تھے ان کا انھوں نے مفصل جواب کتابی شکل میں ۲۲ر نومبر ۱۹۶۰ء کو بہادر آباد کراچی سے شائع کیا[11]۔انھوں نے لکھا ہے کہ اہلِ ہند گزشتہ دور میں علومِ لغت کی طرف بہت کم متوجہ ہوئے۔اہلِ ہند سے علامہ صغانی اور مرتضیٰ زبیدی بلگرامی جیسے لوگوں نے عربی علوم و لغت پر کتابیں تالیف کی ہیں وہ انھوں نے عرب ممالک میں آنے کے بعد تحریر کیں۔انھوں نے ان عربی مخطوطات کے بارے میں بتایا جو ہندوستان میں متفرق مقامات پر موجود ہیں مثلاً رام پور، بانکی پور، حیدر آباد، ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ اور بمبئی۔

پاکستان میں مخطوطات کی موجودگی کے متعلق لکھا کہ یہاں بہت کم مخطوطات ہیں۔انھوں نے کراچی اور میرپور (سندھ) کے کتب خانوں کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہاں مجھے صرف ابن الساعاتی کے دیوان کا ایک خطی نسخہ ملا ہے''[12]۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک نادر مخطوطہ اور علامہ میمن کی علمی خدمت

ستمبر ۲۰۰۲ء میں راقم الحروف کی جناب محمد عزیر شمس صاحب سے مکہ مکرمہ میں مفصل ملاقاتیں ہوئیں۔انھوں نے بڑی محنت سے علامہ میمن کے عربی مقالات بحوث و تحقیقات کے عنوان سے مرتب کیے اور بیروت سے شائع کرائے۔عزیر شمس صاحب نے عربی زبان وادب کا گہرا مطالعہ کیا ہے اور عالم عرب کے محققین وعلماء سے ان کے ذاتی روابط ہیں۔انھوں نے فرمایا کہ لغتِ عربی کی کتاب تحفة المجد الصريح في شرح الكتاب الفصيح کے انتہائی اہم اور مکمل مخطوطے کا ذکر علامہ میمن نے ایک تحقیقی مضمون میں کیا ہے نیز یہ بھی لکھا ہے کہ وہ اس مخطوطے کا پتہ اس محقق کو بتائیں گے جو اس کا حق ادا کرے گا۔یہ مخطوطہ علامہ میمن ۱۹۳۵ء میں دیکھ چکے تھے۔عالم عرب کے نامور محققین آج تک اس کی تلاش میں ہیں لیکن اب تک انھیں اس کا سراغ نہ مل سکا۔اس مثال سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مخطوطات کے حوالے سے علامہ کا علم کتنا گہرا اور وسیع تھا۔

عزیر شمس صاحب نے علامہ کی علمی اعانت کا یہ واقعہ بھی بیان کیا کہ دار الکتب المصرية قاہرہ میں کتاب شرح ما يقع فيه التصحيف و التحريف کا آدھا قلمی نسخہ محفوظ تھا۔ایک موقع پر علامہ میمن کو ایک قدیم کتب فروش کے ہاں اس کا بقیہ آدھا نسخہ مل گیا۔یہ نسخہ انھوں نے خرید لیا اور رجسٹرڈ ڈاک سے تحفتاً دارالکتب بھیج دیا جس سے مخطوطہ مکمل ہو گیا۔اس طرح ایک نادر مخطوطہ مکمل شکل میں محفوظ ہو گیا۔

تحقیق نصوص کا فن اور علامہ میمن

تحقیق نصوص کا فن جدید دور کی ایک اہم ادبی پیش رفت ہے۔اس فن کی مختصراً یہ تعریف کی جا سکتی ہے کہ کسی قدیم مخطوطے یا متن کا تنقیدی ایڈیشن اپنی وسیع معلومات کی مدد سے تیار کرنا۔اس فن کے معیار پر پورا اترنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔اس بحر کی شناوری کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی زبان وادب پر قدرت کے ساتھ ساتھ فن کے جدید اصولوں وضوابط کو ڈھنگ سے برتنے کی مشقتوں کا قدم قدم پر واسطہ پڑتا ہے۔

تحقیق نصوص کے فن اور اس میں علامہ میمن کے مقام ومرتبہ کے حوالے سے پروفیسر عبدالباری صاحب تحریر فرماتے ہیں:

> ''علامہ میمنی کی عربی زبان وادب سے متعلق علمی جولانگاہ کا اصل محور تحقیق نصوص کا فن تھا۔جدید عربی ادب میں اصناف سخن کے تناظر میں بات کی جائے تو تحقیق نصوص کے فن میں علامہ میمنی کا شمار مسلم محققین کے درمیان نہ صرف برصغیر ہند بلکہ سارے عالم عربی میں اولین معماروں میں کیا جا سکتا ہے۔بات صرف اتنی ہی نہیں، حقیقت تو یہ ہے کہ انھیں اس فن میں دور جدید کا عربی زبان وادب کی دنیا میں صف اول کا اور اعلیٰ ترین محقق بھی کہا جا سکتا ہے۔عہد جدید کے نامور عربی ناقد ڈاکٹر ناصر الدین الاسد نے علامہ میمنی کو اعرف الناس بالمخطوطات و اوسع الناس اطلاعاً علی مصادر تراثنا و امہات کتبنا فی مختلف میادین المعرفۃ کہا ہے۔تحقیق نصوص کے فن کے دوسرے عالمی شہرت یافتہ محقق محمود محمد شاکر نے کہا ہے کہ تحقیق میں مولانا میمنی کی سمط اللآلی سے بڑھ کر کوئی کتاب نہیں۔ڈاکٹر شاکر فہام نے سمط اللآلی کو تاج اعمال التحقیق بتاتے ہوئے علامہ میمنی کے اسلوب تحقیق کو نئی اسلوب کے لیے منارۂ ہدایت قرار دیا ہے۔''[143]

مفرداتِ قرآنی کی معلومات

اردو ادب کی طرح عربی ادب میں قرآن وحدیث ودیگر ادبی کتب کی تفریق نہیں۔یہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن وحدیث کی دینی حیثیت کے ساتھ ساتھ انھیں ادب کی اعلیٰ ترین کتب بھی قرار دیا گیا ہے۔ اس بارے میں علامہ میمن کی سوچی سمجھی رائے تھی جس کا اظہار بہت پہلے انھوں نے اپنے گراں قدر مضمون ''آداب العربیہ'' میں کیا تھا۔ اس پہلو سے بعد میں مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی کی سربراہی میں رابطۂ ادبِ اسلامی نے خاصا کام کیا۔ علامہ میمن نے قرآن وحدیث کا بڑی گہرائی میں مطالعہ کیا تھا۔ ڈاکٹر ظہور احمد اظہر اس بارے میں لکھتے ہیں:

> ''میں نے لغوی قرآنی مفردات کے معاملہ میں اپنے اساتذہ یا علمائے وقت میں کسی کو میمنی صاحب کی طرح باخبر نہ پایا۔ اس موضوع پر ان کی معلومات بہت مستحکم اور وسیع تھیں۔ میں نے تو جب بھی ان سے کسی غریب (نامانوس) لفظ کے بارے میں سوال کیا تو ہمیشہ یہی اندازہ ہوا کہ ان کا جواب قرآن میں اس لفظ کا مکمل احاطہ کیے ہوئے ہوتا ہے حالانکہ وہ معروف معانی میں حافظ قرآن نہیں لیکن پورے قرآن میں متعلقہ لفظ کے متعدد شواہد اور ہر موقع کے خاص معانی کے استحضار سے وہ مجھ کو حیرت میں ڈال دیتے تھے۔ مجھ سے کئی بار کہا بھی: ''حافظ صاحب! حفظ قرآن تم نے کیا ہے میں نے نہیں، لیکن میں تم سے زیادہ قرآن کے لغوی مفردات جانتا ہوں اور یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ متعلقہ لفظ قرآن میں وارد ہوا ہے یا نہیں اور اگر آیا ہے تو کتنی بار، کس پارہ اور کس سورت میں؟ نیز قرآن شریف یا اس کی فہرستِ آیات کی طرف رجوع کیے بغیر آیت کا حوالہ بتا سکتا ہوں''۔ [۱۴]

عربی تلفّظ پر خاص توجہ

عربی زبان بولنے میں تلفظ کی خاص اہمیت ہے۔ علامہ میمن تحریر کی طرح تقریر میں بھی عربی مہارت کا اظہار کرتے تھے اور نہ صرف صحیح تلفظ ادا کرتے بلکہ اگر کوئی غلط تلفظ ادا کرتا تو اس کی اصلاح بھی کرتے۔ ایسا ہی ایک واقعہ جناب محمد عالم مختار حق صاحب تحریر فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مولانا شمس الدین مرحوم تاجر کتب نادرہ کی دکان پر اہل علم وفضل اکٹھے ہوتے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ میمن صاحب بھی دکان میں سروقد کھڑے تھے۔ اب یاد نہیں میں نے یا کسی اور صاحب نے لفظ دَمشق (د پر زبر کے ساتھ) بول دیا۔ میمن صاحب کی سماعت سے جب یہ لفظ ٹکرایا تو گویا ہوئے کہ یہ دَمشق نہیں دِمَشق (د کے نیچے زیر اور م پر زبر) ہے اور اپنے موقف کی توثیق میں سعدیؔ کا یہ شعر پڑھا:

چناں قحط سالِ شد اندر دِمشق
کہ یاراں فراموش کردند عشق'' [15]

یاد رہے کہ یہ واقعہ علامہ میمن کے دوسرے قیام لاہور (۱۹۶۴ تا ۱۹۶۶ء) کا ہے۔ علامہ میمن کا معمول تھا کہ المکتبة العلمیة (لیک روڈ) اور مولوی شمس الدین تاجر کتب نادرہ (زیر مسلم مسجد بیرون لوہاری دروازہ) ہر ہفتے جایا کرتے تھے۔

اسی طرح مولانا ابوالکلام آزاد سے گفتگو اور ان کے تلفظ کی اصلاح سے متعلق ایک علمی مجلس میں یہ واقعہ سنایا:

''ایک مرتبہ مولانا ابوالکلام آزاد سے بات ہو رہی تھی تو میں نے محسوس کیا کہ مولانا نے ''خَلْدُوْن'' کو ''خَلِدُوْن'' کہا۔ میں نے موقع کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے اس تلفظ کو درست کیا کہ یہ لفظ تو خالد سے ہے اور ''خَلْدُوْن'' ہے۔ مولانا نے کہا کہ ہاں ہاں درست ہے۔ پھر میں نے ''خَلِدُوْن'' کی بات کی۔ مولانا مسکرائے اور کہنے لگے ''بھائی میری زبان پر کئی الفاظ غلط چڑھ گئے ہیں۔ میں زیادہ عرصہ بنگال کے علاقے میں رہا ہوں بلکہ بچپن کا زمانہ کلکتہ میں گزرا اور بے بس ہوں'' [16]

علامہ میمن کے نامور شاگرد ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ نے عربی مخطوطات پر علامہ میمن کی معلومات کا یہ واقعہ متعدد مرتبہ راقم سے بیان فرمایا:

''معروف جرمن مستشرق ریٹر (Helmut Ritter) استنبول کے جرمن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسٹیٹیوٹ کا ڈائریکٹر تھا۔ وہ ایک نادر عربی مخطوطے پر تحقیق کر رہا تھا۔ اس مخطوطے میں کئی مقامات ایسے تھے جو اس سے حل نہ ہو سکے تھے۔ اس نے کئی ماہرین سے رابطہ کیا لیکن کوئی بھی اس کی مدد نہ کر سکا۔ اسی دوران اس کے ایک ترک دوست نے (جو استنبول یونیورسٹی میں پروفیسر تھے) بتایا کہ ہندوستان سے عربی کے ایک عالم آئے ہیں ان سے رابطہ کیا جائے۔ ریٹر نے ان سے کہا کہ ان عالم صاحب سے کہیں کہ مکمل تیاری کر کے آئیں اور مخطوطے کو دیکھیں۔ ان صاحب نے جب یہ پیغام علامہ میمن سے بیان کیا تو انھوں نے فرمایا کہ انھیں کسی تیاری کی ضرورت نہیں ہے جب فرمائیں میں اس علمی خدمت کے لیے حاضر ہوں۔ علامہ میمن کی ریٹر سے ملاقات ہوئی اور دورانِ ملاقات ریٹر نے جب مخطوطے کے مذکورہ مقامات علامہ کے سامنے رکھے تو انھوں نے فرمایا کہ یہ کوئی مشکل مسئلہ نہیں بات صرف اتنی ہے کہ کاتب نے ان مقامات پر تحریف کر دی ہے اور ان مقامات کی درست عبارات یہ یہ ہیں۔ ریٹر یہ سن کر حیران رہ گیا اور اس نے کہا کہ آپ درست فرماتے ہیں لیکن یہ کیسے ثابت ہوگا کہ آپ کی بتائی عبارات ہی درست ہیں؟ علامہ نے فرمایا کہ یہ بات میں اپنے عربی زبان اور خصوصاً مخطوطات کے علم کی بنیاد پر کہہ رہا ہوں اگر آپ چاہیں تو کسی اور عالم سے تصدیق کرا لیں۔ چنانچہ ریٹر نے اس بارے میں علامہ میمن کی تائید کی''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواشی

۱۔ دیکھیے ''علامہ عبدالعزیز میمن علماء کی نظر میں'' از پروفیسر سید احتشام احمد ندوی در کتاب ''علامہ عبدالعزیز میمنی حیات و خدمات (مجموعۂ مقالات) شعبۂ عربی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، ۲۰۰۳ء، ص ۲۱۔

۲۔ ملاحظہ فرمایئے ''استاذ عرب وعجم۔عبدالعزیز میمن'' از پروفیسر غلام نبی عارف، رسالہ المعارف لاہور، خصوصی شمارہ نمبر ۹، س ن، ص ۵۴۔

۳۔ دیکھیے ''میرِ کارواں'' از ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی،

۴۔ ''استاذی محترم عبدالعزیز میمنی کی خدمت میں چند سال'' از پروفیسر سیّد رفیع الدین، ص ۶۔

۵۔ ایضاً۔

۶۔ دیکھیے ''افاداتِ مولانا عبدالعزیز میمن'' از پروفیسر سیّد محمد سلیم، فکر ونظر، اسلام آباد، مئی ۱۹۸۰ء، ص ۲۶۔

۷۔ فی الحقیقت یہ تبصرہ نہیں بلکہ ''میری محسن کتابیں'' کے عنوان سے مضمون تھا جو مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ کو املا کرایا تھا۔

۸۔ ''مولانا عبدالعزیز میمن چند یادیں'' از شیخ نذیر حسین، ماہنامہ معارف اعظم گڑھ، جون ۱۹۷۹ء

۹۔ مکتوب ڈاکٹر احمد خان بنام مؤلف مؤرخہ ۱۵ر جولائی ۲۰۰۵ء۔

۱۰۔ ایضاً۔

۱۱۔ یہاں مضمون نگار کو غالباً سہو ہوا۔علامہ میمن نے اپنا کوئی مکتوب کتابی شکل میں شائع نہیں کیا۔اغلباً یہ مکتوب کی تاریخ تحریر ہے۔

۱۲۔ ''استاذِ عرب وعجم: عبدالعزیز میمنی'' از پروفیسر غلام نبی عارف، المعارف لاہور، خصوصی شمارہ نمبر ۹، ص ۸۷۔

۱۳۔ ملاحظہ فرمایئے ''علامہ عبدالعزیز میمن اور علم محاضرات'' از پروفیسر عبدالباری، در کتاب 'نقوش وخطوط'، خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ، ۲۰۰۵ء، ص ۷۷

۱۴۔ ''مولانا عبدالعزیز میمنی راجکوٹی۔ چند خوشگوار یادیں'' از ظہور احمد اظہر، مترجمہ مسعود الرحمٰن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خان ندوی، فکر ونظر علی گڑھ، ص ۸۷۔

۱۵ مکتوب جناب محمد عالم مختار حق بنام مؤلف مؤرخہ ۱۲/اگست ۲۰۰۲ء۔

۱۶ دیکھیے ''اسلاف کی آخری صدا بے آواز ہوگئی'' از فرید احمد، ص ۱۴۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نمبر ۱۱

علامہ میمن کی علمی و تحقیقی خدمات

علامہ میمن کا تمام علمی و تحقیقی کام نہایت اعلیٰ درجے کا ہے۔ انھوں نے اپنی زندگی عربی ادب کے قدیم ذخائر کی دریافت، ان پر تحقیق اور حفاظت کے لیے وقف کر دی تھی۔ انھوں نے نادر مخطوطات کی دریافت اور ان پر تحقیق و تدقیق کا خود کو عادی بنا لیا تھا۔ عربی مخطوطات کے حوالے سے ان کی معلومات کا یہ عالم تھا کہ عالمِ عرب کے علماء و محققین انھیں مخطوطات کا سب سے بڑا عالم سمجھتے تھے۔ ان کی تحقیقات اس قدر بلند پایہ ہیں کہ کم علم اور پست ذوق لوگ انھیں سمجھ نہیں سکتے۔ ان کی تحریروں کو سمجھنے کے لیے عربی زبان و ادب کی اونچی سطح تک رسائی لازمی ہے۔ ان کی معلومات کا یہ عالم تھا کہ وہ کئی نادر و نایاب مخطوطات کے بارے میں بہت سے اسرار اپنے سینے میں لے گئے اور دنیا ان کی معلومات سے مکمل طور پر آگاہ نہ ہو سکی۔

علامہ میمن کی تصنیفات و تالیفات

یہاں ہم تاریخی ترتیب سے علامہ میمن کی علمی و تحقیقی کتابوں کا مختصر تعارف پیش کرتے ہیں۔ ان میں سے مختصر کتابیں محمد عزیر شمس صاحب (مقیم مکہ مکرمہ) نے علامہ کے مقالات کے مجموعے بحوث و تحقیقات کے حصہ دوم میں شامل کر دی ہیں۔

(۱) الزهر الجنی من رياض الميمنی: یہ اب تک دستیاب کتب میں علامہ میمن کی اولین اردو کتاب ہے۔ یہ دراصل پنجاب یونیورسٹی کے بی اے (عربی) نصاب کی نہایت عالمانہ شرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

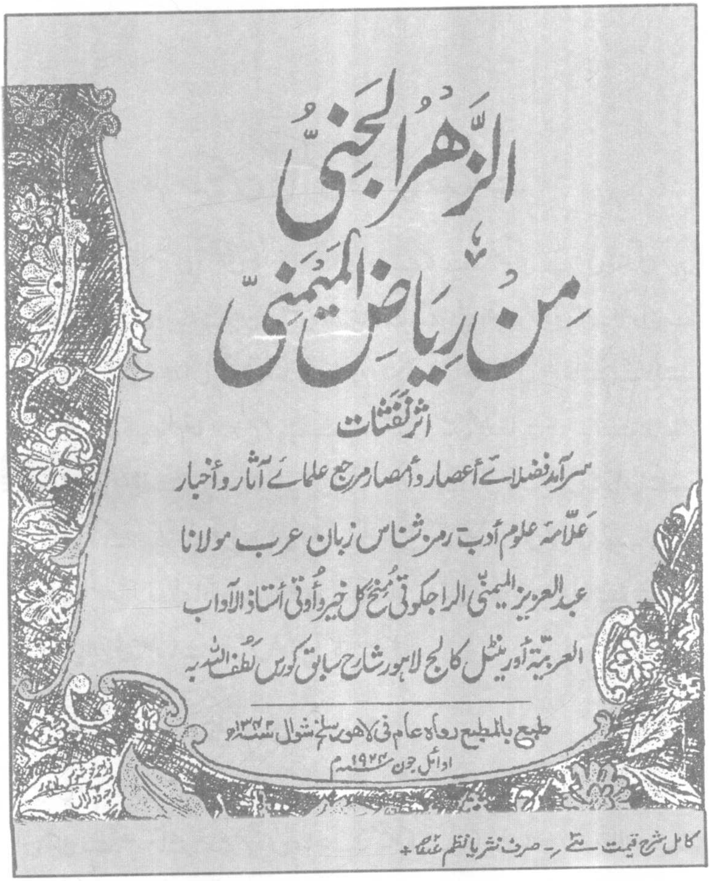

الزَّهَرُ الجَنيّ
مِن رِيَاضِ المَيمَنيّ

اثر نقثات

سرآمد فضلائے أعصار و أمصار مرجع علمائے آثار و أخبار

عَلّامة علوم أدب رمز شناس زبان عرب مولانا

عبد العزیز المیمنیّ الراجکوتی مُنبع کل خیر واُوتی أستاذ الآداب

العربیۃ اُورینٹل کالج لاہور شارح سابق کورس لطف اللّٰہ بہ

طبع بالمطبع رفاہ عام فی لاہور سلخ شوال سنہ ۱۳۴۲ھ

اوائل جون سنہ ۱۹۲۴م

کامل شرح قیمت سے ر- صرف نثر یا نظم ۱۲ +

الزّہر الجَنی من رِیاض المَیمنی مطبوعہ لاہور ۱۹۲۴ء کے سرورق کا عکس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جسے علامہ میمن نے بڑی محنت سے لکھا اور ۱۹۲۴ء میں لاہور سے شائع کرایا۔اس کتاب پر جس قدر انھوں نے محنت کی اس بارے میں خود لکھتے ہیں:

> ''میں نے اس کتاب کو ہر عربی کے طالب علم کے لیے مفید بنایا ہے خواہ اس کو کسی امتحان سے سروکار نہ بھی ہو۔اس لیے انساب، اغلاط واوہام مصنفین، غریب لغات، تاریخی ترتیب، موانع وقلاع اندلس وغیرہ کی تحقیق میں جو میں نے کوششیں کی ہیں، ان پر میں داد چاہتا ہوں''۔[1]

ایک اور مقام پر علامہ میمن نے لکھا ہے کہ اس کتاب کی تیاری میں انھوں نے کم وبیش دوسو کتب سے استفادہ کیا تھا[2]

(۲) ابن رشیق القیروانی: علامہ میمن کی یہ محققانہ تالیف ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۹۲۴ء میں مطبع سلفیہ قاہرہ سے چھپی۔

(۳) النتف من شعر ابن رشیق و زمیله ابن اشرف القیروانیین: یہ کتاب قاہرہ سے ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۹۲۴ء میں چھپی۔

(٤) خلاصة السیئر لمحب الدین الطبری: یہ کتاب ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۹۲۴ء کو قاہرہ سے شائع ہوئی۔

(٥) ثلاث رسائل: یہ کتاب علامہ میمن نے ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۹۲۵ء کو تحقیق وتعلیق کے بعد قاہرہ سے شائع کرائی۔اس میں درج ذیل تین نادر مخطوطات پر تحقیق کی۔

(۱) مقالة كلّا وما جاء منها فی کتاب الله لابنِ فارس

(۲) ما تلحن فيه العرام لكسائی

(۳) رسالة ابن عربی الی الفخر الرازی

(٦) ابو العلاء وما اليه: علامہ میمن کی یہی وہ معرکہ آرا کتاب ہے جس کی اشاعت کے بعد تمام عالم عرب میں ان کی عربی دانی اور علمی تفوق کی دھاک بیٹھ گئی۔یہ کتاب عربی زبان کے مشہور نابینا شاعر ابوالعلاء المعرّی کے محققانہ حالات پر مشتمل ہے۔اس موضوع پر اس کتاب سے قبل مشہور مصری مصنف ڈاکٹر طٰہٰ حسین کی ذکری ابی العلاء چھپ چکی تھی۔علامہ میمن نے اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلة دار المصنفين رقم ٢٩

وإني وإن كنت الأخير زمانه
لآت بما لم تستطعه الأوائل

أبو العلاء وما إليه

وهو كتاب حافل بتاريخه وأخباره * جامع للمباحث الدقيقة في حياته وآثاره * منبه على أوهام الشرق والغرب في فهم رموزه وأسراره

مما عُني بوضعه ووصفه، وقام بجمعه ورصفه

الفريد عبد العزيز الميمني الراجكوتي الأثري الهندي
الأستاذ بجامعة علي كره الإسلامية في الهند
لطف الله به وكرمه

وطبع على نفقة جمعية

دار المصنفين

في أعظم كره (الهند)

أشرف على طبعه

محب الدين الخطيب

منشيء مجلة الزهراء

المطبعة السلفية - القاهرة

علامہ میمنی کی معروف کتاب ابو العلاء وما الیہ کے پہلے ایڈیشن کا سرورق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب میں ڈاکٹر طہٰ حسین اور معروف مستشرق مارگولیتھ نے ابو العلاء سے متعلق اغلاط کی نشاندہی کی۔ اس کتاب کی اشاعت کے بعد عالم عرب کے علماء و محققین نے علامہ میمن کی تحقیق کو درست قرار دیا اور اعتراف کیا کہ علامہ میمن کی کتاب ڈاکٹر طہٰ حسین کی کتاب پر فوقیت رکھتی ہے۔ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن دارالمصنفین اعظم گڑھ کی جانب سے ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۹۲۶ء میں المطبعة السلفية قاہرہ میں طبع ہوا۔

(۷) فائت شعر ابی العلاء: ابوالعلاء المعری کے وہ اشعار جو اس کے دیوان میں غیر موجود ہیں انھیں علامہ میمن نے مختلف کتب سے جمع کیا اور یہ کتاب ترتیب دی۔ یہ کتاب مطبع سلفیہ قاہرہ سے ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۹۲۶ء میں شائع ہوئی۔

(۸) رسالة الملائكة لابی العلاء المعرّی: اس نادر مخطوطے کی تصحیح و تحقیق کے بعد علامہ میمن نے قاہرہ سے ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۹۲۶ء میں شائع کرایا۔

(۹) زیادات دیوان شعر المتنبی: عربی زبان کے مشہور عالم شاعر المتنبی کے وہ اشعار جو اس کے دیوان میں موجود نہیں، کا مجموعہ علامہ میمن نے کتب خانہ حبیب گنج سے حاصل کیا اور ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۹۲۶ء میں مطبع سلفیہ قاہرہ سے شائع کرایا۔

(۱۰) اقليد الخزانة: عبدالقادر بغدادی کی مشہور عالم کتاب خزانة الادب کا انڈکس علامہ میمن نے ڈاکٹر مولوی محمد شفیع کی خواہش پر تیار کیا تھا۔ یہ کتاب ۱۹۲۷ء میں اس وقت منظر عام پر آئی جب علامہ میمن لاہور سے علی گڑھ منتقل ہو چکے تھے۔ اس کتاب کی خاطر علامہ میمن نے شدید محنت کی تھی اور خـــزانة الادب کے ان تمام مطبوعہ و قلمی نسخوں کی نشاندہی کی تھی جو ہندوستان و بیرونی ہند میں محفوظ ہیں۔ علامہ میمن کی تیار کردہ اس کتاب کو تبدیل شدہ شکل میں شائع کیا گیا جس سے ان کے اختلافات ہوئے جس کی تفصیل گزشتہ صفحات میں آ چکی ہے۔

(۱۱) اقدم کتاب فی العالم علی رأی او "جاویدان خرد": دنیا کی قدیم ترین کتاب پر یہ مقالہ علامہ میمن نے مستشرقین ہند کی پانچویں کانفرنس منعقدہ لاہور میں ۲۳ نومبر ۱۹۲۸ء کو پڑھا۔ بعد میں اسے مجلّة المجمع العلمی العربی دمشق میں ۱۳۴۸ھ مطابق ۱۹۲۸ء کو شائع کرایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لجنة التأليف والترجمة والنشر

الطرائف الأدبية

وهى مجموعة من الشعر تتألف من قسمين

القسم الأول يشتمل على :

ديوان الأفوه الأودى ، وديوان الشنفرى ، وتسع قصائد نادرة

والقسم الثانى يشتمل على :

ديوان ابراهيم بن العباس الصولى ، والمختار من شعر المتنبي والبحترى وأبى تمام

للامام عبد القاهر الجرجانى

صححه وخرّجه وعارضه على النسخ المختلفة وذيله

عبد العزيز الميمنى

أستاذ الأدب العربى بجامعه عليكرة بالهند

www.KitaboSunnat.com

القاهرة

مطبعة لجنة التأليف والترجمة والنشر

١٩٣٧

الطرائف الادبيه کا سرورق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۲) کتاب المداخل: ابی عمر الزاہد کی یہ کتاب علامہ میمن کی تحقیق کے بعد ۱۳۴۸ھ مطابق ۱۹۳۹ء میں مجلّة المجمع العلمی العربی دمشق میں شائع ہوئی۔

(۱۳) نسب عدنان و قحطان: یہ بھی ابوالعباس مبرد کی کتاب ہے جس کا اصل مخطوطہ اغلاط سے پُر تھا۔ علامہ میمن نے اسے بڑی محنت سے مدون کیا اور یہ کتاب لجنة التالیف و الترجمة والنشر قاہرہ سے ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۹۳۱ء میں شائع ہوئی۔

(۱۴) ابواب مختارة من کتاب ابی یوسف یعقوب بن اسحاق الاصبهانی: یہ اہم مخطوطہ علامہ میمن نے خدا بخش لائبریری (پٹنہ) سے دریافت کیا اور ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۹۳۱ء میں مطبع سلفیہ قاہرہ سے شائع کرایا۔

(۱۵) کتاب ما اتفق لفظه و اختلاف معناه من القرآن المجید: یہ ابوالعباس محمد بن مبرد کی کتاب ہے۔ علامہ میمن کو اس کتاب کا مخطوطہ خدا بخش لائبریری پٹنہ سے ملا جو بہت بھدے خط میں اور اغلاط سے پُر تھا۔ علامہ مرحوم نے اسے بڑی محنت سے مدون (Edit) کیا اور اسے ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۹۳۱ء میں مطبع سلفیہ قاہرہ سے شائع کرایا۔

(۱۶) تعلیقات علی "لسان العرب": عربی زبان کی سب سے بڑی مطبوعہ لغت لسان العرب از ابن منظور افریقی ہے۔ علامہ میمن کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ دنیا بھر سے لسان العرب کی تصحیح کے لیے جو تین افراد چنے گئے ان میں آپ شامل تھے۔ لسان العرب کی ابتدائی جلدوں کی تصحیح اور تعلیقات پر مشتمل یہ کتاب ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۹۳۱ء میں قاہرہ سے شائع ہوئی۔ اس کام میں علامہ میمن کے دوست پروفیسر کرینکو بھی شامل تھے۔

(۱۷) تصحیحات و تعلیقات علی خزانة الادب: خزانة الادب عبدالقادر بغدادی کی مشہور عالم کتاب ہے جس کے چار حصوں پر مشتمل علامہ میمن کی تصحیحات و تعلیقات ۱۹۲۸ء تا ۱۹۳۲ء قاہرہ سے چھپیں۔

(۱۸) کتاب اسماء جبال و تهامة: اس رسالے کا ایک خطی نسخہ علامہ میمن کو حیدر آباد دکن کے کتب خانہ سعیدیہ سے ملا تھا جسے آپ نے مرتب فرما کر پہلے اورینٹل کالج میگزین میں شائع کرایا۔ بعد میں اسے کتابی شکل میں قاہرہ سے عبدالسلام ہارون نے شائع کیا۔ اس کا سنہ اشاعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۵۵ھ ہے۔ یہ کتاب حجاز وتہامہ کے جغرافیے پر قدیم ترین کتاب ہے۔

(۱۹) سمط اللآلی : یہ کتاب علامہ میمن کی علمی و تحقیقی زندگی کا سب سے بڑا شاہ کار ہے۔ علامہ ابن خلدون نے عربی ادب کی تحصیل کے لیے جن چار کتب کا ذکر کیا ہے ان میں (۱) ابو عبید بکری کی آلآلی فی شرح امالی (۲) جاحظ کی البیان والتبیین (۳) الکامل للمبرد اور (۴) ادب الکاتب لابن قتیبہ شامل ہیں۔ علامہ میمن نے لآلی فی شرح امالی کو سمط اللآلی کے نام سے ایڈٹ کیا۔ علامہ میمن نے دوران قیام رامپور الآلی کے مکہ مکرمہ میں محفوظ دو نسخوں کا ذکر اپنے استاد شیخ طیب عرب مکی سے سنا تھا۔ علامہ میمن نے مسلسل سات برس تک ان مخطوطوں پر محنت کی اور ۱۹۳۵ء میں خود قاہرہ جا کر کتاب کو اپنی نگرانی میں لجنۃ التالیف والترجمہ سے شایع کرایا۔ اس عظیم علمی کارنامے نے علمائے عرب کو بھی حیران کر دیا اور علامہ میمن کے علمی تفوق کی دھاک تمام اہل علم پر بیٹھ گئی۔

(۲۰) فهارس سمط اللآلي: سمط اللآلی کی اشاعت کے بعد علامہ میمن نے بڑی محنت سے کتاب میں وارد اسماء الشعراء اور فہرست القوافی والتراجم اور فہرست الامثال تیار کیں اور اس نام سے شایع کرائیں۔

(۲۱) الطرائف الادبية: علامہ میمن کی یہ کتاب لجنة التاليف والترجمه قاہرہ سے ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۹۳۷ء میں شائع ہوئی۔ عربی اشعار کا یہ مجموعہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں دیوان الافوہ الاودی اور دیوان الشنفریٰ الازدیؒ اور نو قصائد جبکہ دوسرے حصے میں دیوان ابراهيم بن العباس الصولي اور عبدالقادر جرجانی کا متنبّی، بحتری اور ابوتمام کے اشعار کا انتخاب ہے۔ یہ کتاب علامہ میمن نے مصر و ترکی کے کتب خانوں سے حاصل کردہ نادر و نایاب مخطوطات کی مدد سے تیار کی اور اپنے قیمتی حواشی سے مزین کیا۔

اس کتاب کا انتساب علامہ میمن نے صاحبِ کتب خانہ اور اپنے محسن مولانا حبیب الرحمٰن خان شروانی کے نام بلند الفاظ میں کیا۔

(۲۲) دیوان سحیم بن عبدالحسحاس: اس اہم کتاب کا مخطوطہ علامہ میمن نے ۱۹۳۶ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لجنة التأليف والترجمة والنشر

المجلد الآخر من

سمط اللآلى

ويحتوى على شرح الجزء الثانى من الأمالى ، وهو الخُمُسان الباقيان من

اللآلى فى شرح أمالى القالى

للوزير أبى عُبيد البكرى الأونبيّ

نسخه وصححه وحقق ما فيه وخرّجه ، وأضاف اليه

ذيل اللآلى فى شرح ذيل أمالى القالى

وملاحظات وتصحيحات على طبعة الدار من الأمالى

عبد العزيز الميمنى

أستاذ اللغة العربية بجامعة عليگڑھ — الهند

مطبعة لجنة التأليف والترجمة والنشر
١٣٥٤ — ١٩٣٦

علامہ میمن کی علمی زندگی کا سب سے بڑا شاہکار سمط اللآلی کے پہلے ایڈیشن کا سرورق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں استنبول سے حاصل کیا اور تدوین کے بعد دار الکتب المصریہ کو اشاعت کے لیے دیا۔ یہ کتاب طویل عرصے تک منتظر طباعت رہی اور ۱۳۶۹ھ مطابق ۱۹۵۲ء میں شائع ہوئی۔

(۲۳) دیوان حُمَیْدُ بن ثور الھلالی: حمید بن ثور الھلالی، صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ ان کے تین دستیاب قصائد اور متفرق اشعار کی تصحیح کے بعد علامہ میمن نے ۱۳۷۱ھ مطابق ۱۹۵۲ء میں اسے دار الکتب المصریہ سے شائع کرایا۔ یہ تمام کام انھوں نے علی گڑھ میں ۳۸-۱۹۳۷ء میں مکمل کر لیا تھا۔

(۲٤) کتاب الفاضل للمبرد: عربی زبان کے مشہور ادیب مبرد کی ایک معروف کتاب الکامل ہے جو عربی ادب کا خزانہ ہے۔ مبرد نے اسی طرز کی ایک اور کتاب الفاضل بھی لکھی جو بعد میں ناپید ہوگئی۔ علامہ میمن نے بڑی تلاش و جستجو کے بعد اس کتاب کا مخطوطہ استنبول سے دریافت کیا اور ایڈٹ کر کے ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵٦ء میں دار الکتب المصریہ قاہرہ سے شائع کرایا۔ یہ کتاب کراچی یونیورسٹی کے نصاب برائے ایم اے عربی میں شامل رہی ہے۔

(۲۵) المنقوص والممدود لفراء: اس کتاب کا مخطوطہ علامہ میمن کو کتب خانہ جامع مسجد بمبئی سے ملا جسے آپ نے تحقیق و تدقیق کے بعد ۱۹۵٦ء میں دار المعارف قاہرہ سے شائع کرایا۔

(۲٦) الوحشیات: یہ ابوتمام طائی کی کتاب ہے جس کا مخطوطہ علامہ میمن کو استنبول سے ملا۔ اس پر آپ نے ۱۹۴۰ء میں تحقیق مکمل کی اور دار المعارف مصر کو بغرضِ اشاعت بھیجا۔ طویل انتظار کے بعد ۱۹٦۳ء میں یہ کتاب قاہرہ سے شائع ہوئی۔

(۲۷) التنبیہات علی اغالیط الرواۃ: یہ کتاب ابوالقاسم علی بن حمزہ البصری کی تصنیف ہے۔ اس کتاب کا مخطوطہ دار الکتب المصریہ قاہرہ سے دریافت کیا جس پر علامہ میمن نے اس قدر محنت کی کہ وہ خود لکھتے ہیں: ”اس کتاب میں میری محنت انتہا کو پہنچ گئی“۔ یہ کتاب طویل عرصے انتظار کے بعد ۱۹٦۷ء میں دار المعارف قاہرہ سے شائع ہوئی حالانکہ اس کتاب کی تصحیح و تعلیق کا کام علامہ میمن ۱۹۳۹ء میں مکمل کر چکے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دار الكتب المصرية

القسم الأدبي

ديوان

حميد بن ثور الهلالي

وفيه بائية أبي دؤاد الإيادي

صنعة

الأستاذ عبد العزيز الميمني

رئيس قسم اللغة العربية بجامعة عليكره بالهند

القاهرة

مطبعة دار الكتب المصرية

١٣٧١ هـ — ١٩٥١ م

صحابیء رسول اللہ ﷺ حضرت حُمید بن ثور الھلالی کے دیوان کا سرورق جسے

علامہ میمن نے مرتب فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ میمن کی غیر مطبوعہ کتب[3]

علامہ میمن نے تمام عمر عربی زبان وادب کے نادر خزانوں کی تحقیق وتدقیق میں صرف کی۔ ان کی چند کتب جو زیور طباعت سے آراستہ نہ ہو سکیں ان میں درج ذیل شامل ہیں:

(۱) معجم الامثال السائرة والایام الدائرة والبنین والبنات والآباء والامهات والذوین والذوات: اس کتاب کی خاطر علامہ میمن نے عربی امثال حروفِ تہجی کے لحاظ سے سیکڑوں کارڈوں پر لکھ لیے تھے۔ بقول ڈاکٹر مختارالدین احمد صاحب، یہ اندراجات کتاب کی شکل اختیار نہ کر سکے۔ ڈاکٹر صاحب راقم کے نام مکتوب مورخہ ۳، نومبر ۲۰۰۹ء میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ سارے کارڈ علامہ میمن علی گڑھ سے روانگی کے وقت ڈاکٹر سیّد سلیمان اشرف (دہلی یونیورسٹی) کو دے گئے تھے یا ان کے پاس رکھوا دیے تھے۔ بعد میں علم نہ ہوا کہ ان کا کیا بنا۔

(۲) نظرة فی النجوم من ”اللزوم“

(۳) نظرة علٰی دیوان شعری النعمان بن بشیر و بکر الدلفی: اس کتاب کے بارے میں ڈاکٹر مختارالدین احمد صاحب مذکورہ بالا خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ نعمان بن بشیر اور بکر الدیلفی کے دواوین نواب عمادالملک نے چھپوائے تھے۔ اس پر کریٹیکل اور ہسٹوریکل نوٹس علامہ میمن نے لکھے تھے۔ یہ رسالہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی جانب سے شائع ہونے والا تھا لیکن نامعلوم وجوہات کی بنا پر شائع نہ ہو سکا۔

(۴) دیوان توبة من الحمیر ولیلی الأخلیة

(۵) دیوان کعب بن زهیر (بروایة الاحول) حضرت کعب بن زہیرؓ کا یہ دیوان دارالکتب العربی قاہرہ کو برائے اشاعت دیا لیکن چھپ نہ سکا۔

(۶) المستجاد من فعلات الاجواد للتنوخی

(۷) حاشیة ابن برّی و ابن ظفر الصقلی علٰی درّة الغواص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ میمن کا ذخیرۂ کتب

علامہ میمن نے تمام عمر کتابوں سے محبت کی۔ وہ محض کتاب خواں نہیں بلکہ صاحب کتاب اور کتاب شناس بھی تھے۔ مطبوعات کے علاوہ مخطوطات کا وسیع علم وہ اپنے بے مثال حافظے میں رکھتے تھے۔ ان کے عالم عرب کے علماء، محققین اور ناشرین سے ذاتی تعلقات تھے۔ یہی وجہ ہے کہ علی گڑھ میں قیام کے دوران وہ اپنی کوشش سے ایک نادر کتب خانہ بنا چکے تھے جس میں جدید و قدیم کتب کے علاوہ مخطوطات کا بھی کافی ذخیرہ موجود تھا۔ علامہ میمن کی تقریباً ہر کتاب پر ان کی مہر ''عبدالعزیز المیمنی'' موجود ہے۔

ہماری تحقیق کے مطابق علامہ کی ذاتی کتب کا بڑا حصہ متفرق مقامات پر اب بھی محفوظ ہے البتہ یہ بھی حقیقت ہے کہ ان سب کی مکمل فہرست سازی خاصا مشکل کام ہے۔

علامہ میمن کے کتب خانے کی مطبوعات میں خاص بات یہ ہے کہ ان کے تقریباً ہر صفحے اور ابتدائی و آخری سادہ صفحات پر علامہ کے قیمتی اشارات (Notes) پائے جاتے ہیں۔ یہ حواشی کیا ہیں علم وادب کا نادر خزانہ ہیں لیکن افسوس اب تک کسی کو یہ توفیق نہ ہو سکی کہ انھیں یکجا کر کے محفوظ کر لیا جائے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ صحیح ذوقِ عربیت کی کمی ہے۔ علامہ خود اپنے تلامذہ سے فرماتے تھے کہ جب بھی کوئی نئی کتاب آتی ہے وہ اس پر اپنے حواشی لکھ کر گویا علم کی زکوٰۃ نکالتے ہیں۔ ان کتب میں علامہ کی تحریر سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ کون سی کتاب کس تاریخ اور کس شہر سے خریدی۔

راقم کی تحقیق کے مطابق علامہ کی کتب و مخطوطات درج ذیل مقامات پر محفوظ ہیں:

(۱) کتب خانہ جامعہ سندھ جام شورو:

سندھ یونیورسٹی جام شورو نے جنوری ۱۹۷۴ء میں علامہ میمن کا یہ ذخیرۂ کتب ڈیڑھ لاکھ روپے میں خریدا تھا۔ علامہ میمن کے قدردان ممتاز حسن مرحوم (سابق مینیجنگ ڈائریکٹر نیشنل بینک آف پاکستان) نے اس ذخیرے کے لیے تین لاکھ کی پیشکش کی تھی لیکن علامہ میمن نے ڈیڑھ لاکھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اس لیے دیا کہ کتب ایک یونیورسٹی میں محفوظ ہو رہی تھیں جہاں ان سے استفادہ نسبتاً آسانی سے ہوتا۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ اس وقت سندھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر علامہ میمن کے عزیز شاگرد ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ تھے۔ انھی کی ترغیب پر علامہ میمن یہ ذخیرہ سندھ یونیورسٹی کو دینے پر رضامند ہوئے۔ اس ذخیرے میں عربی، فارسی اور اردو کی بہت سی مطبوعات کے علاوہ اہم مخطوطات بھی محفوظ ہیں۔ ہم یہاں ذخیرۂ میمن (جامعہ سندھ) کی چند اہم مطبوعات کے نام اس امید پر لکھ رہے ہیں کہ عربی زبان وادب کے بارے میں تحقیق کرنے والے اس علمی خزانے سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکیں:

عربی کتب

⇦ دیوان الفرزدق، هيل، ١٩٠١ء. (ھیل ایک مستشرق کا نام ہے)

⇦ ديوان القطامي، ١٩٠٢ء.

⇦ ديوان مسلم الانصاری، بمبئی، ١٨٩٢ء.

⇦ ديوان نابغة الذبياني، پیرس، ١٨٩٩ء.

⇦ دیوان ابن هانی، بيروت، ١٩١٠ء.

⇦ دیوان ابی تمام، بيروت، ١٨٨٩ء.

⇦ ديوان الخنساء، القاهرة، ٨٨٨

⇦ رياض الادب في مراثي اسواء العرب، لويس شيخو، بيروت، ١٨٩٧ء.

⇦ رياض النفوس، ابوبكر المالكي، القاهرة، ١٨٥١ هـ.

⇦ الزهرات، عبدالرحمن كاشغرى، ١٣٥٤ هـ.

⇦ . رسائل ابو العلاء المعرّى، بيروت، ١٨٩٨ء.

⇦ رسائل اخوان الصفا، حسين الهمذاني، ليبزك، ١٩٣٢ء

⇦ مثير ساكن الغرام، النواب صديق حسن خان، ١٢٨٩هـ.

⇦ السبائك للذهب، السويدی، بغداد، ١٢٨٠ هـ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البمنى والبسط والخياط

٥٢٠ الباری والی السنہ — عروۃ بن اذینۃ ٥٧، ٥٨، ٦٦ — ٤٩٥، ٤٠٨
الاثم بتبيعة ابن الغوطی — موسیٰ شہوات ٧١ — ١٣
٢٣ قیس العبد بن الحنفی
٢٥٦ البیة ترجمن الشنہ — اسمعیل بن یسار ٦٥، ١٧٨، ٢٧٩، ٢٨٩، ٤٢٣ — ٤٩
٣٦١ ملکة ذی یزن — ١٥٩

ابن ابی صبح ٩٧، ١٣٩، ١٥٢، ١٩٥، ٢٠٧
المقتسی ٧٩، ١٤٢، ١٤٣، ١٥٠، ١٥٩

٩١ ابو طاقة بن سوید
١٣٥ خارجة بن فلیح الملل ١٦٩
١٥٣ خاس الکلال
١٥٨ الحزین الدیلی
١
١٨٠ المؤمل بن طالوت
٢٥٨ صخر بن الجعد الخضری
٢٦٨ ابو وجزة
٣٣٨ ابن میادة
٣٤٨ ابن هرمة
٣٨٤ العباس بن مرداس
٤٩٣ محمد بن بشیر الخارجی ٥٠٣

نسب قریش و اخبارها پر علامہ میمن کے قلم سے یادداشتیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⇦ سبحة المرجان، آزاد البلجرامی، بمبئی، ۱۳۰۳ ھ.

⇦ سیئر اعلام النبلاء ، الذهبی، قاهرة، ۱۹۵۵ء.

⇦ اختصار سیرة ابن هشام، لیدن، ۱۸٦۰ء .

⇦ شرح بانت سعاد، ابن هشام الانصاری، لیپزك، ۱۸۷۱ء.

⇦ شرح معلّقة امری القیس، النحاس، ۱۹۷٦ء .

⇦ قطر الندیٰ ، ابن هشام، بمبئی ، ۱۲٦۱ ھ .

⇦ شرح السبع الطوال، الزوزنی، ایران، ۱۲۸۲ ھ.

⇦ شرح دیوان المتنبّی، الواحدی، بمبئی، ۱۲٦۹ ھ.

⇦ الشمائل النبویة، علی متقی، بمبئی ، ۱۳۰۳ھ.

⇦ شمس العلوم، نشوان الحمیری، لیدن، ۱۹۱٦ء.

⇦ شعر الاخطل، انطون صالحانی، بیروت، ۱۸۹۱ء.

⇦ شعر النصرانیة (الجاهلیة) ،لوئیس شیخو الیسوعی، بیروت، ۱۸۹۰ء

⇦ الشعر و الشعراء، ابن قتیبة، لیدن ، ۱۹۰۲ء .

⇦ الصاحبی، ابن فارس، القاهرة، ۱۹۱۰ء.

⇦ الصادح والباغم ، الهبّاری، بیروت، ۱۸۸۲ء

⇦ الصلة، ابن بشکوال، مجریط، ۱۸۸۲ء .

⇦ طبقات الامم، ابن صاعد الاندلسی، بیروت، ۱۹۱۲ء .

⇦ مختصر طبقات الحفاظ للذهبی، السیوطی، گوتنگن، ۱۸۳٤ء .

⇦ طبقات علماء افریقیة، ابو العرب، الجزائر، ۱۹۱٤ء .

⇦ عجائب المقدور فی اخبار تیمور ، ابن عرب شاہ، لاهور ، ۱۸٦۰ء .

⇦ عجائب الهند، بزرك بن شهریار، القاهرة، ۱۹۰۸ء .

⇦ العقد الفرید، ابن عبد ربّه ، القاهرة، ۱۹۱۳ء .

⇦ عمدة الطالب فی انساب آلِ ابی طالب، احمد الدوری، بمبئی، ۱۳۱۸ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⇦ غرر الحکم و درد الکلم، الآمدی، ۱۲۸۰ھ۔
⇦ فتوح الحبشة، عرب فقیه، پیرس، ۱۹۰۹ء۔
⇦ فتوح الشام، الازدی، کلکته، ۱۸۵٤ء۔
⇦ فتوح الاسلام لبلاد العجم، الواقدی، القاهرة، ۱۸۹۱ء۔
⇦ فوائد اللغة فی الفروق، الاب هندی، بیروت، ۱۸۸۹ء۔
⇦ الفرج بعد الشدّة ، التنوخی، القاهرة، ۱۹۰۳ء۔
⇦ فهرست، ابی بکر بن خیرالاشبلی، ۱۸۹٤ء۔
⇦ القسطاس المستقیم، الامام الغزالی، القاهرة، ۱۹۰۰ء۔
⇦ کتاب آراء اهل المدینة الفاضلة، الفارابی، ۱۹۰٦ء۔
⇦ قصیدة لامیة العرب، الشنفری، ۱۳۰۰ھ۔
⇦ الکامل، المبرد، لیپزک، ۱۸۷۰ء تا ۱۸۹۲ء۔
⇦ کتاب الاضداد، الانباری، بریل، ۱۸۸۱ء۔
⇦ کتاب العصا، اسامة بن منقذ، پیرس، ۱۸۹۳ء۔
⇦ الکنز اللغوی فی الکسن العربی، اوغست هیفر، بیروت، ۱۹۰۳ء۔
⇦ لزوم مالا یلزم، المعرّی، القاهرة، ۱۹۱۳ء۔
⇦ لسان العرب، ابنِ منظور، بولاق بمصر، ۱۳۰۰ھ۔
⇦ المبتکر فی بیان ما یتعلق بالمؤنث والمذکر، ذوالفقار علی، بھوپال، ۱۲۹۷ھ۔
⇦ مجمع بحار الانوار، محمد طاهر الفتنی، نولکشور لکھنؤ، ۱۲۸۳ھ۔
⇦ مجموع الادب، ناصیف الیازجی، بیروت، ۱۸۵۵ء۔
⇦ مجموع اشعار العرب، ولیم بن الورد، برلین، ۱۹۰۲ء۔
⇦ دیوان الخرنق، بیروت، ۱۸۸۸ء۔
⇦ محیط المحیط ، البستانی، بیروت ، ۱۸٦۷ء۔
⇦ آثار البلاد و اخبار العباد، وستنفیلد، ۱۸٤۸ء۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⇦ اخبار الطوال، الدینوری، القاهرة، ۱۹٦۰ء .

⇦ کتاب الاشتقاق، ابنِ درید، گوتنگن، ۱۸٥٤ء .

⇦ الشهاب فی الشیب و الشباب، شریف مرتضیٰ ، قسطنطینیة، ۱۳۰۲ھ.

⇦ الاعجاز و الایجاز، الثعالبی، قاهرة، ۱۸۹۷ء .

⇦ الاعلام بأعلام بیت اللّٰه الحرام، قطب الدین الحنفی، مصر، ۱۳۰۳ھ .

⇦ کتاب الاغانی، ابو الفرج، الاصبهانی، مصر .

⇦ افعال ابن قوطیة، ابن قوطیة، بریل، ۱۸۹٤ء .

⇦ الاقتضاب، البطلیوس، بیروت، ۱۹۰۱ء.

⇦ الالفاظ الکتابیة، عیسیٰ الهمذانی، بیروت، ۱۸۹۸ء .

⇦ الف لیلة ولیلة، ۱۳۰۲ھ .

⇦ الالفاظ الفارسیة المعربة، السیّد ادّی شیر، بیروت، ۱۹۰۸ء.

⇦ اماری صقلیة، ابن الشجری، لیپزك، ۱۸٥٥ء.

⇦ أنساب الأشراف، البلاذری، القاهرة، ۱۹۱۲ء .

⇦ کتاب بغداد، ابن طیفور، لیپزك، ۱۹۰۸ء.

⇦ تحفة المجاهدین، المعبری، حیدر آباد الدکن .

⇦ الآثار النبویة، احمد تیمور باشا، القاهرة، ۱۹٥٥ء .

⇦ تذکره الموضوعات، محمد طاهر الفتنی، بمبئی، ۱۳٤۳ھ .

⇦ توجیة النظر، طاهر الجزائری، القاهرة، ۱۹۱۰ء .

⇦ الثقافة الاسلامیة فی الهند، عبدالحی حسنی، دمشق، ۱۹٥۸ء .

⇦ الجواب الصحیح، ابن تیمیة، مصر، ۱۹۰٥ء .

⇦ معجم البلدان، یاقوت حموی، القاهرة، ۱۹۰٤ء .

⇦ دیوان لبید، بریل، ۱۸۹۱ء .

⇦ نبذه فی تاریخ الحراء الفصوی، پیرس، ۱۹۱۱ء .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⇦ الوثائق السياسيّة، محمد حميد الله، القاهرة، ١٩٥٦ء .

فارسی کتب

⇦ بہارستانِ جامی، عبدالرحمٰن جامی، دہلی، ۱۹۰۰ء۔

⇦ تاریخ عالم آرای عباسی، اسکندر بیگ ترکمان، طہران، ۱۳۱۴ء۔

⇦ تاریخ فرشتہ، محمد قاسم فرشتہ، نولکشور، ۱۲۸۱ھ۔

⇦ تحفۂ اثنا عشریہ، شاہ عبدالعزیزؒ، نولکشور، ۱۳۰۹ھ۔

⇦ تحقیق در رباعیاتِ خیام، حسین شجرہ، طہران۔

⇦ دریائے لطافت، انشا، لکھنؤ۔

⇦ انشای ابوالفضل، ابوالفضل، لکھنؤ، ۱۲۹۲ء۔

⇦ سفرنامۂ حکیم ناصر خسرو، ناصر خسرو، دہلی۔

⇦ کلیاتِ نثر غالب، غالب، نولکشور، ۱۲۸۵۔

⇦ منطق الطیر، عطار، بمبئی، ۱۲۶۲ھ۔

⇦ نل دمن، فیضی، نولکشور، ۱۹۳۰ء۔

اردو کتب

⇦ باغِ اردو ترجمہ گلستان، شیر علی افسوس، بمبئی ۱۲۸۷ھ۔

⇦ پرتگیزان مالابار، حکیم شمس اللہ، حیدر آباد دکن، ۱۹۳۸ء۔

⇦ تاریخ بغاوتِ ہند، کنہیا لال، نولکشور، ۱۸۸۹ء۔

⇦ تاریخِ کچھ و مکران، مرزا محمد کاظم، مراد آباد، ۱۹۰۵ء۔

⇦ رہنمایانِ ہند، نارائن پرشاد، علی گڑھ، ۱۹۱۲ء۔

⇦ زرتشت نامہ، منشی خلیل الرحمٰن، لاہور، ۱۹۰۴ء۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⇦ سلاطین معبر، شمس اللہ قادری، حیدرآباد دکن، ۱۹۳۵ء۔

⇦ ملیبار، شمس اللہ قادری، علی گڑھ، ۱۹۳۰ء۔

⇦ ملیبار سے عربوں کے تعلقات، شمس اللہ قادری، حیدرآباد دکن، ۱۹۲۹ء۔

⇦ یادِ ایام، سیّد عبدالحیٔ، علی گڑھ، ۱۹۱۹ء۔

⇦ فلسفہ اجتماع، عبدالماجد، لکھنؤ، ۱۹۱۵ء۔

فہرست مخطوطات (ذخیرہ میمن در جامعہ سندھ): ان مخطوطات میں سے کئی علامہ میمن کے خط میں ہیں۔

۱. مجموعہ (عربی) (i) الآیات الکبریٰ (ii) لوامع الدین (iii)الشہاب الثاقب.

۲. مجموعہ (عربی) : (i) "کتاب الاضداد" الصغانی (ii)"ماجاء بالواو والباء من الافعال": ابن مالك (iii) "کتاب الاضداد" : ابن شحنه (iv) "کتاب مایؤنث ویذکر" : ابن شحنه (v) "کتاب المذکر والمؤنث": ابو الفتح جنی.

۳. مجموعہ (عربی) : (i)"اسماء المغتالین": ابن حبیب (ii)"انسان العیون فی سیرة الامین المامون": علی برهان الدین .

٤. "المامون" (عربی): الحلبی .

٥. "کتاب تمام فصیح الکلام" (عربی):ابن فارس.

٦. "تنقیح مختصر الصحاح" (عربی): الزنجانی .

٧. "کتاب التیجان" (عربی): بن هشام.

٨. "حل الرموز و مفاتح الکنوز" (عربی): عزالدین.

٩. "الحماسة البصریه " (عربی): البصری .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰. "الحماسة البصریه" (عربی): البصری.

۱۱. "حماسة الخالدیین" (عربی).

۱۲. "حماسة الخالدیین" (عربی).

۱۳. "خاص الخاص" (عربی): الثعالبی.

۱۴. "خلق الانسان" (عربی): ابن ابی ثابت.

۱۵. "الدرة الفاخرة" (عربی): حمزة الاصفهانی.

۱۶. "دیوان زهیر" (عربی): زهیر.

۱۷. "الزبدة الفائدة" (عربی): النابلسی.

۱۸. مجموعه (عربی): (i) الهیکل المحسوس (ii) شرح خمریه ابن الفارض (iii) رسالة فی نسبة الجمع، ابن کمال باشا (iv) اقسام المجاز، ابن کمال باشا (v) علم آداب البحث (vi) طبقات الحنفیه، ابن قطلوبغا (vii) التقریب و التعجیم (viii) اللطائف الخمس (ix) الکنایة و المجاز (x) دخول ولد لابنت فی الوقف، ابن کمال باشا.

۱۹. "شرح فصیح ثعلب" (عربی).

۲۰. "شرح کشاف" (عربی): التفتازانی.

۲۱. "الغریب المصنف" (عربی): ابن سلام.

۲۲. "الفصول المختاره" (عربی): الجاحظ.

۲۳. "فعلت و افعلت" (عربی): السجستانی.

۲۴. مجموعه (عربی): (i)شعر ابی خراش الهذلی (ii) شعر ساعده بن جونیة الهذلی (iii)شعر المستنخل الهذلی (iv) شعر اسامة بن الحارث الهذلی.

۲۵. "کتاب المختار من المؤ تلف و المختلف" (عربی): ابو القاسم الحسن لآمدی.

۲۶. "مجالس ابی مسلم" (عربی).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۷. "مراتب النحويين" (عربی): عبدالواحد اللغوی.

۲۸. "مستقصى الامثال" (عربی): الزمخشری.

۲۹. "مفتاح غيب الجمع" (عربی) : صدر الدين القونوی.

۳۰. مجموعه (عربی): (i) المنتخب فی محاسن اشعار العرب (ii) المسائل الحلبية، ابو علی الفارسی (iii) نصرة الثائر علی المثل السائر، الصفدی

۳۱. "كتاب فی اللغة" (عربی).

۳۲. "بياض" (عربی).

۳۳. "شعر سحيم" (عربی): عکسی.

۳٤. "كتاب فعلت وافعلت" (عربی): السجستانی (عکس).

۳۵. "اكبر نامه" (فارسی): ابو الفضل.

۳٦. "بياض" (فارسی): (مقيم و ماجد و دلشاد).

۳۷. "جواهر التفسير" الاول (فارسی).

۳۸. "جواهر التفسير" الثانی (فارسی).

۳۹. "روضة الاحباب" (فارسی): جمال الحسينی.

٤۰. "فواتح ميبذی شرح ديوان حضرت علیؓ" : ملا حسين ميبذی.

٤۱. "غنية الطالبين" مترجم (فارسی).

(۲) کتب خانہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

علامہ میمن کے بڑے صاحبزادے پروفیسر محمد محمود میمن مرحوم نے مورخہ ۱۳/۶/۱۴۱۶ھ کو اس کتب خانے کو علامہ میمن کی ۲۹ کتب اور تین مخطوطات ہدیہ کیے۔ ان کتب میں علامہ میمن و دیگر مصنّفین کی کتب ہیں جن میں سب سے قیمتی اور سب سے اہم سمط اللآلی کا وہ واحد نسخہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کے تقریباً ہر صفحے پر علامہ میمن کے قلم سے تصحیحات واضافات موجود ہیں۔ جناب محمد عزیر شمس (مقیم مکہ مکرمہ) کی شدید خواہش پر راقم نے اس اہم نسخے کا عکس انھیں فراہم کیا جسے وہ عالمِ عرب کے کسی معروف ناشر سے شائع کرانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

علامہ میمن کے کتب خانے کے یہ تین مخطوطات یہاں محفوظ ہیں:

(۱) التنبیهات علی ما فی غریب المصنف لأبی القاسم بن سلام .

(۲) التنبیهات علی اغالیط الرواة.

(۳) اللآلی المصنوعة فی الاحادیث الموضوعة.

(۳) کتب خانہ بیت الحکمت (ہمدرد لائبریری):

علامہ میمن نے اپنی زندگی میں کئی کتب اپنے چہیتے شاگرد ڈاکٹر سیّد محمد یوسف کو ہدیہ کی تھیں۔ ڈاکٹر صاحب کے انتقال کے بعد ان کا کتب خانہ، بیت الحکمت میں منتقل کیا گیا۔ ان تمام کتب میں علامہ میمن کی ذاتی کتب تلاش کرنا اس لیے مشکل ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی کتب منتشر کر دی گئیں یکجا Section کی صورت میں محفوظ نہیں۔

(۴) کتب خانہ ڈاکٹر محمد عمر میمن (امریکہ)

علامہ میمن کے صاحبزادے ڈاکٹر محمد عمر میمن طویل عرصے سے امریکہ کے شہر Wisconsin میں مقیم ہیں۔ علامہ میمن کے انتقال کے بعد ان کی موجود تمام کتب وہ امریکہ لے گئے تھے۔ مورخہ ۲۸ر نومبر ۲۰۱۰ء کو راقم کی ڈاکٹر محمد عمر میمن صاحب سے فون پر گفتگو ہوئی۔ دیگر موضوعات کے علاوہ علامہ میمن کی کتب کا بھی ذکر ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ یہ کل سوسوا سو کتب ہیں اور تمام ان کے پاس امریکہ میں محفوظ ہیں۔ ان میں زیادہ تر کتب حوالہ مثلاً فتوح البلدان، الاعلام، نفح الطیب وغیرہ ہیں اور چند مخطوطات بھی ہیں۔ انھوں نے مزید فرمایا کہ اب تک ان کتب کی فہرست تیار نہیں ہو سکی اور ان کی خواہش ہے کہ یہ تمام کتب ملائیشیا کی کسی لائبریری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں محفوظ کرادیں۔

عربی مقالات ودیگر تحریریں (بحوث و تحقیقات)

علامہ میمن کے عربی زبان میں لکھے مقالات، مقدمات ودیگر مفید تحریروں کا مجموعہ بحوث و تحقیقات کے عنوان سے محمد عزیر شمس صاحب (مقیم مکہ مکرمہ) نے مرتب فرمایا اور ۱۹۹۵ء میں دار الغرب الاسلامی، بیروت سے شائع کرایا۔ یہاں ہم اس مجموعے کی دونوں جلدوں کے مشمولات کی فہرست پیش کررہے ہیں۔

بحوث و تحقیقات جلد اوّل کے مشمولات یہ ہیں:

القسم الأول : (مقالات)

- العاجز عبدالعزيز الميمنى
- كتب أعجبتنى
- الأمالي والنوادر للقالي. هما شيء واحد
- المفضليات صاحبها الأصلي
- بشار والخالديان والشارح و معاصروه
- مقدمة شعر أبي عطاء السندى
- "جراب الدولة" رجل لا كتاب
- من نسب الى أمه من الشعراء
- أوهام المستشرقين في دراساتهم عن أبي العلاء المعرى
- ماذا رأيت بخزائن البلاد الاسلامية؟
- من نوادر المخطوطات المغربية
- نوادر المخطوطات العربية (مذكرات الميمنى)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحوث وتحقيقات

تأليف

العلامة عبد العزيز الميمني

الجزء الأول

مقالات - نقد وتعريف

أعدها للنشر

محمد عزير شمس

تقديم

شاكر الفحام

مراجعة

محمد اليعلاوي

دار الغرب الإسلامي

علامہ میمن کے عربی مقالات اور مختصر کتب کا مجموعہ بحوث و تحقیقات مرتبہ محمد عزیر شمس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⇦ خزانة بانكى بور (بتنه) خير مكتبة فى بلاد الهند

⇦ التعريف بجمعية دار المصنفين فى أعظم كرة –الهند

⇦ المؤلف الحقيقى للمفضليات (بالانجليزية)

القسم الثانى: (نقد و تعريف)

⇦ كتاب الأغانى: الجزء الأول. طبعة دار الكتب المصرية

⇦ طرر على معجم الأدباء

⇦ تصحيحات وتعليقات على لسان العرب

⇦ النكت على خزانة الأدب

⇦ نسخة تاسعة من ديوان ابن عنين

⇦ نسخة فريدة من "نقائض جرير والأخطل" لأبى تمام

⇦ التعريف بكتاب "التيجان"

⇦ القصيدة اليتيمة ومن صاحبها ؟

⇦ جلاء العروس أو نظرة على قصيدة العروس مرة أخرى

⇦ عرّام بن الأصبغ السُلمى الأعرابى و كتابه "أسماء جبال تهامة"

الافصاح عن أبيات مشكلة الايضاح للفارقى (ولا: توجيه اعراب أبيات ملغزة الاعراب للرُّمانى)

⇦ كتاب الابدال لحجة العرب أبى الطيّب اللغوى

⇦ حول نسخة شرح أبى جعفر اللُّبلى على الفصيح

⇦ العباب الزاخر واللباب الفاخر وطريقة نشره المثلى

⇦ حول كتاب "تتمة اليتيمة" و "طبقات الشعراء" و "مناقب بغداد"

⇦ كلمة فى "مناقب بغداد"

⇦ أعلام الكلام و مقامة الانتقاد لابن شرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحوث و تحقیقات کی جلد دوم میں علامہ میمن کی تحقیق کے بعد شائع شدہ مختصر رسائل اوران کے مقدمات جمع کیے گئے ہیں۔اس جلد کے مشمولات کی فہرست یہ ہے:

(۱) مقالة "كلّا" وما جاء منها في كتاب الله، لابن فارس

(۲) كتاب "ما تلحن فيه العوام" للكسائي

(۳) رسالة الشيخ ابن عربي الى الامام الفخر الرازي

⇦ رسالة الملائكة، لأبي العلاء المعري

⇦ فائت شعر أبي العلاء

⇦ زيادات ديوان شعر المتنبي

⇦ النتف من شعر ابن رشيق و زميله ابن شرف القيروانيين (ملحق فيه لمع من شعر أبي الفضل جعفر بن محمد بن أبي سعيد بن شرف الجذامي الأندلسي)

⇦ القصيدة اليتيمة لدوقلة المنبجي

⇦ الربيع بن ضبع الفزاري– أخباره و شعره (من كتاب "التيجان")

⇦ أقدم كتاب في العالم على رأى أو "جاويذان خرد"

⇦ كتاب المداخلات أو المداخل لأبي عمر الزاهد غلام ثعلب

⇦ أبواب مختارة من كتاب أبي يوسف يعقوب بن اسحاق الأصبهاني

⇦ كتاب "ما اتفق لفظه واختلف معناه من القرآن المجيد" للمبرد

⇦ نسب عدنان وقحطان، للمبرد

⇦ كتاب "أسماء جبال تهامة وسكّانها" لعرّام بن الأصبغ السُّلمي

⇦ السفر الأول من "تحفة المجد الصريح في شرح الكتاب الفصيح" للّبلي (المقدمه)

⇦ المجلد الأول من كتاب "العباب الزاخر واللباب الفاخر" للصغاني

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ میمن کے اردو مقالات

علامہ میمن کی عربی تحریروں کی طرح ان کے اردو مقالات بھی تحقیقی نوعیت کے ہیں۔اس کے علاوہ ان مقالات کی علمی سطح نہایت بلند ہے۔ان اردو مقالات کی ایک اضافی خوبی علامہ میمن کی اردو انشا پردازی میں مہارت ہے۔افسوس اس بات کا ہے کہ علامہ کے عربی مقالات و دیگر مفید تحریریں ۱۹۹۵ء میں بیروت سے بحوث و تحقیقات کے عنوان سے کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہیں لیکن اب تک ان کے اردو مقالات مجموعے کی شکل میں شائع نہ ہو سکے۔ہم نے کوشش کی ہے کہ علامہ کے اردو مقالات کی ایک جامع فہرست تیار کر سکیں۔اس کے بعد ان شاء اللہ انھیں مناسب ترتیب و تدوین و حواشی کے بعد شائع کیا جائے گا۔اگر کوئی صاحب مزید اردو مقالات سے مطلع فرمائیں تو راقم ان کا ممنون ہوگا۔(مؤلف)

(۱) ''آداب العربیہ'' ماہنامہ مخزن، لاہور، جون تا اگست ۱۹۲۰ء (۳ اقساط)

(۲) ''ابن رشیق اور المعز بن بادیس اور تاریخ قیروان کا ایک صفحہ''، ماہنامہ معارف اعظم گڑھ، مارچ تا مئی ۱۹۲۴ء (۳ اقساط)

(۳) کتب خانۂ جامع القرویّین (فاس)، ماہنامہ معارف اعظم گڑھ، جولائی ۱۹۲۴ء

(۴) ''ابوالعلاء معرّی اور معارضۂ قرآن'' ماہنامہ معارف اعظم گڑھ، فروری ۱۹۲۵ء

(۵) ''ابوالعلاء اور ابو منصور خازن دار العلم'' اورینٹل کالج میگزین لاہور، فروری ۱۹۲۵ء

(۶) ''ابوالعلاء المعرّی اور گاندھی جی کا چرخہ''، ماہنامہ معارف اعظم گڑھ، مئی ۱۹۲۵ء

(۷) ''ابوتمام کی نقائض جریر واخطل کا ایک واحد نسخہ اور ابوالعلاء کے ایک عزیز'' ماہنامہ معارف اعظم گڑھ، جون ۱۹۲۵ء

(۸) ''ابوالعلاء معرّی کے متعلق مستشرقین یورپ کی غلطیاں''، ماہنامہ معارف اعظم گڑھ، ستمبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۲۵ء تا نومبر ۱۹۲۵ء (۳ اقساط)

(۹) ''گجرات کا ایک غیر معروف عربی سفرنامہ''، ماہنامہ زبان مانگرول، فروری ۱۹۲۷ء

(۱۰) ''اسلام کی بدنصیبی''، ماہنامہ زبان مانگرول، مارچ واپریل ۱۹۲۷ء

(۱۱) ''علامہ ابن جوزی کے افکار یا ان کا روزنامچہ''، ماہنامہ معارف اعظم گڑھ، مئی ۱۹۲۸ء

(۱۲) ''ابن رشیق صقلیہ میں''، ماہنامہ معارف اعظم گڑھ، جولائی ۱۹۲۹ء

(۱۳) ''سمط اللآلی پر تنقید کا جواب''، ماہنامہ برہان دہلی، دسمبر ۱۹۳۸ء تا اپریل ۱۹۳۹ء (۵ اقساط)

(۱۴) ''میری محسن کتابیں'' در کتاب ''مشاہیر اہلِ علم کی محسن کتابیں'' مرتبہ: محمد عمران خان ندوی، ترتیب جدید وحواشی از فیصل احمد بھٹکلی ندوی

(یہ مضمون علامہ میمن نے مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی کو املا کرایا تھا جو سب سے پہلے رسالہ ''الندوہ'' لکھنو بابت نومبر ۱۹۴۱ء میں شائع ہوا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواشی

۱ ''الزهر الجنى من رياض الميمنى '' کے مفصل تعارف کے لیے ملاحظہ فرمائیں ''علامہ میمن کی ایک نادر اردو تالیف'' از محمد راشد شیخ در کتاب ''علامہ عبدالعزیز المیمنی۔احوال وآثار (مجموعۂ مقالات)'' ص ۳۴۶۔

۲ ماہنامہ معارف اعظم گڑھ بابت اپریل ۱۹۳۸ء

۳ یہ معلومات جناب محمد عزیز شمس صاحب کی مرتبہ علامہ میمن کے مقالات پر مشتمل کتاب بحوث و تحقیقات سے ماخوذ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نمبر۱۲

عادات وخصائل

علامہ عبدالعزیز میمن کا تعلق ایک متوسط درجے کے خاندان سے تھا۔ انھوں نے بڑی محنت اور جانفشانی سے عربی زبان وادب میں کمال حاصل کیا تھا۔ انسان کی ابتدائی زندگی کے نقوش تاعمر اس کی شخصیت اور عادات پر مرتسم رہتے ہیں۔ علامہ میمن کا بھی یہی معاملہ تھا۔ باوجودیکہ انھوں نے بین الاقوامی شہرت حاصل کر لی تھی خصوصاً عالم عرب میں انھیں سند کا درجہ دیا جاتا تھا، ان کی زندگی انتہائی سادہ اور بے جا تکلّفات سے پاک تھی۔ افسوس اس بات کا ہے کہ بعض لوگوں نے علامہ کی اسی سادگی کو بخل کا نام دیا حالانکہ حقیقت اس کے خلاف تھی۔ ایسے لوگوں کے بارے میں عربی زبان کے معروف شاعر متنبّی کا یہ شعر صادق آتا ہے:

واذا اتتك مذمّتي من ناقصٍ

فهي الشهادة بانّي انّي كامل

پیش نظر باب میں ہم علامہ میمن کی عادات اور شکل وشمائل سے متعلق بعض تفصیلات پیش کرتے ہیں۔

شکل وشمائل، لباس

علامہ میمن طویل القامت، گورے چٹے اور دبلے پتلے انسان تھے۔ انھیں موٹاپے سے سخت نفرت تھی اور اسے وہ موت کہا کرتے تھے۔ ابتدا میں وہ پوری داڑھی رکھتے تھے بعد میں قصر کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگے اور تاعمر یہی معمول رہا۔

لباس کے معاملے میں علامہ کی زندگی بے جا تکلفات سے پاک تھی۔ گھر پر عموماً کرتا پاجاما پہنتے، اگر باہر جانا ہوتا تو شیروانی پاجاما یا شیروانی اور میمن کٹ پتلون نما پاجاما استعمال کرتے۔ سر پر طویل عرصے تک انھوں نے ترکی ٹوپی پہنی بعد میں ترکی ٹوپی اور جناح کیپ دونوں استعمال کرنے لگے۔

خوراک

علامہ میمن ہمیشہ متوازن غذا استعمال کرتے۔ وہ مرغن غذا سے ہمیشہ پرہیز کرتے تھے۔ دن میں گوشت کے ساتھ کم از کم ایک سبزی کا سالن ضرور استعمال کرتے۔ رات کے کھانے کے ساتھ دودھ دلیا ضرور لیتے۔ انھیں کوفتے، سری پائے، شامی کباب اور سیخ کباب پسند تھے لیکن ان غذاؤں میں وہ زیادتی کے قائل نہ تھے۔ ان کا کھانے کے بارے میں ذوق یہ تھا کہ خواہ قلیل مقدار میں ہو لیکن عمدہ ہو۔ دن میں وہ پھل اور شام کی چائے کے ساتھ نمکین اشیاء استعمال کرتے۔ انھیں شہد، پنیر اور خالص گھی سے خاص رغبت تھی اور ان اشیاء کے حصول کے لیے احباب وتلامذہ کو بھی زحمت دیتے لیکن کسی حالت میں یہ چیزیں تحفتاً قبول نہ کرتے اور اصرار کرکے ان کی قیمت ادا کرتے۔ دہی کی بہت تعریف کرتے اور اس کے استعمال پر زور دیتے۔ شیرینی سے بھی انھیں بہت رغبت تھی خصوصاً گاجر، لوکی کا حلوہ اور امرتیاں انھیں بہت پسند تھیں۔ پھلوں میں کیلا اور خاص طور پر خربوزہ انھیں بہت پسند تھا۔ امرود اور آم بکثرت استعمال کرتے خصوصاً آم سے انھیں بے انتہا رغبت تھی۔ آم ان کے نزدیک عمدہ ہوں خواہ تھوڑے ہوں۔ بقیہ غذاؤں کے بارے میں بھی ان کا یہ اصول تھا۔ وہ ڈالڈا گھی کے سخت خلاف تھے اور کہتے کہ یہ موت ہے۔[1]

خالص گھی کے حصول لیے علامہ میمن اکثر احباب اور شاگردوں کو زحمت دیتے لیکن ان کو قیمت ضرور ادا کرتے ورنہ قبول نہ کرتے۔ علامہ میمن کے نامور شاگرد ڈاکٹر نبی بخش بلوچ جب بھی علی گڑھ سے سندھ آتے تو واپسی میں ان کے لیے خالص گھی کا انتظام کرتے۔ خالص گھی کے بارے میں علامہ میمن کے دور علی گڑھ کے ایک شاگرد ایم ایم حسن نے اپنے مضمون ''پروفیسر عبدالعزیز میمن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرحوم'' (مطبوعہ روزنامہ نوائے وقت لاہور، ۲۵/ اکتوبر ۲۰۰۶ء) میں علامہ میمن کا یہ دلچسپ واقعہ تحریر کیا:

> ''انھیں بناسپتی گھی سے سخت نفرت تھی چنانچہ جب وہ معاشرے کی برائیوں کا ذکر کرتے تو اس کے بعد یہ ٹیپ کا بند ضرور ہوتا ''اور اندر ہی اندر بناسپتی گھی اپنا کام کیے جا رہا ہے''۔
>
> ایک مرتبہ کا ذکر ہے میں استاد محترم کے دولت خانے پر موجود تھا۔ وہ میرے ساتھ محو گفتگو تھے۔ اتنے میں کسی پھیری والے نے ''خالص گھی'' کا نعرہ بلند کیا تو وہ بے قابو ہو گئے اور طیش میں انھوں نے ڈانٹ کر کہا: جا جا، دفعان ہو۔ کیوں جھوٹ بولتا ہے؟ بھلا ہمارے ایسے نصیب کہاں کہ خالص گھی ہمارے پاس خود چل کر آئے؟ اس کے حصول کے لیے تو بڑے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔''

سادگی وسخت کوشی

علامہ میمن کی پوری زندگی سادگی اور سخت کوشی وخودداری سے عبارت ہے۔ انھوں نے تمام عمر بے جا تکلّفات سے دور رہ کر اپنی پوری توجہ حصولِ علم اور عربی زبان میں کمال حاصل کرنے اور اس کے فروغ میں صرف کر دی۔ دہلی میں ایامِ طالب علمی کے دوران انھوں نے زندگی کا سخت ترین دور گزارا لیکن طلبِ علم کا اتنا زیادہ شوق تھا کہ راہ میں آنے والی تمام رکاوٹوں سے وہ مردانہ وار گزرتے گئے۔ تصور کریں کہ ایک بارہ سالہ بچہ جسے اس کے والد نے راجکوٹ جیسے دور دراز علاقے سے دہلی جیسے بڑے شہر میں بغیر کسی پیشگی انتظام کے بھیج دیا ہو اور جہاں اس کا نہ کوئی قریبی عزیز ہو، نہ رشتے دار، اسے کن کن مشکل مراحل کا سامنا کرنا پڑا ہوگا۔ علامہ کے شاگرد پروفیسر سیّد محمد سلیم سے ایک موقع پر علامہ میمن نے بیان کیا کہ ابتدائی تعلیم کے دوران ایک عرصے تک انھوں نے صرف کھجور کی چٹائی پر سو کر گزارا۔ کاپی خریدنے کے لیے پیسے نہ ہوتے تو سڑک کے کنارے یا دفاتر کے باہر پڑے ہوئے ردی کاغذات کو جمع کر کے ان پر درسیات لکھ لیا کرتے[2]۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی گڑھ میں قیام کے دوران بھی علامہ میمن کی سادگی اور سخت کوشی کا یہی عالم تھا۔ ایک موقع پر پروفیسر سیّد محمد سلیم مرحوم نے اس بارے میں راقم سے فرمایا کہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کا ماحول ایسا تھا کہ وہاں پروفیسر حضرات کے ذاتی ملازمین ہی تمام کام کرتے اور یہ حضرات باہر بازار وغیرہ جانا معیوب سمجھتے تھے۔ بعض کے پاس اپنی ذاتی کاریں بھی ہوتیں۔ علامہ میمن کا معاملہ ان سب سے جدا تھا۔ وہ علی گڑھ میں ہمیشہ بائیسکل استعمال کرتے، روزانہ گھر سے یونیورسٹی بائیسکل پر یا پیدل آتے جاتے، اسی طرح سودا سلف خریدنے خود ہی بازار جاتے اور خریداری کے دوران بھاؤ تاؤ بھی کرتے۔ یہ بات وہاں لوگوں کو عجیب لگتی اور علامہ کے خلاف قصے گھڑے جاتے لیکن انھوں نے کبھی ان باتوں کی پروانہ کی اور اپنے کام سے کام رکھا۔

علی گڑھ میں علامہ میمن کی سادہ زندگی سے متعلق ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب راقم کے نام اپنے مکتوب میں لکھتے ہیں:

> ''افسوس کہ استاذ المیمنی کی ذاتی فضیلت اور اخلاقِ کریمانہ کو سمجھنے میں بعض لوگوں نے بخل بلکہ عناد سے کام لیا۔ (وہ) طبعاً شفیق اور کریم تھے۔ علی گڑھ کو چھوڑنے کے بعد میں جب بھی علی گڑھ جاتا تھا تو اپنے ہاں ٹھہراتے تھے۔ میاں بیوی دو ہی تھے لیکن خود ہی اپنے مکان میں رہتے تھے۔ میں نے نہیں دیکھا کہ ۱۹۴۵ء تا ۱۹۴۶ء کو انھوں نے مکان کا کوئی حصہ کرائے پر دیا ہو۔ مکان کا بیچ والا کمرہ ڈرائنگ روم تھا اور ساتھ ہی لائبریری والا کمرہ تھا۔ خاص مہمان بیچ والے کمرے میں بٹھائے جاتے تھے اور وہاں سے کتاب خانہ بھی دیکھ لیتے تھے۔ ڈرائنگ روم صاف ستھرا اور وسیع تھا۔ آراستہ نہیں تھا کہ یہ ایک بڑے عالم کا مکان تھا جہاں آراستگی پر علمی کام کے لیے آسانی کو ترجیح دی جاتی تھی...... استاد سائیکل پر آتے جاتے تھے اور وہ بہترین ساخت کی سائیکل ہوتی تھی۔ ایک دن فرمایا کہ میرے والد صاحب زندہ ہیں اور باوجود بڑھاپے کے ابھی تک سائیکل پر آتے جاتے ہیں (یہ ۱۹۴۵ء کی بات ہے) اس لیے بھی سائیکل مجھے پسند ہے اور پھر آنے جانے میں بھی آسانی ہوتی ہے، آدمی کسی کا محتاج نہیں ہوتا (گاڑیوں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈرائیوروں کے تکلفات کی طرف اشارہ کیا)۔ استاد بہت ہی بے تکلف تھے اور اس بات سے مستغنی کہ لوگ کیا کہتے ہیں''[۳۱]۔

کراچی آمد کے بعد بھی باوجود طویل عمری علامہ میمن کی زندگی سادگی اور جفاکشی کا نمونہ رہی۔ ان کا معمول تھا کہ بہادر آباد سے ایمپریس مارکیٹ تک بس میں سفر کرتے۔ اگر بس میں کبھی بیٹھنے کو جگہ نہ ہوتی تو کھڑے کھڑے ہی یہ سفر کرتے۔ ان کی زندگی تکلفات سے عاری تھی۔

حقہ نوشی

علامہ میمن کو حقہ نوشی کا آخر تک شوق رہا۔ وہ ازراہِ مذاق فرماتے تھے کہ وہ شخص محقق بن ہی نہیں سکتا جو حقہ نوشی نہیں کرتا۔ ان کی حقہ نوشی سے متعلق علامہ کے نامور شاگرد ڈاکٹر مختارالدین احمد صاحب ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:

> ''وہ (علامہ میمن) بھی حقے کے بڑے رسیا تھے جگہ جگہ سے عمدہ تمباکو منگواتے تھے، ایک بار میں تعطیلات میں وطن گیا تو شہر ''گیا'' کا جہاں کے تمباکو مشہور ہیں کچھ اعلیٰ درجے کا تمباکو ان کے لئے لے کر گیا۔ انھوں نے پسند فرمایا لیکن اسے کسی اور جگہ کی تمباکو کی شاخ لگا کر استعمال کیا۔ ایک بار جب وہ پٹنہ میں میرے مکان ظفر منزل میں مقیم تھے انھیں واپسی کے وقت پٹنہ کا خمیرہ پیش کیا گیا انھیں یہ تمباکو بہت پسند آیا، خاصی مقدار میں علی گڑھ لائے۔''

البتہ یہ بھی حقیقت ہے کہ دیگر عادات کی طرح، حقہ نوشی میں بھی علامہ میمن سادگی، صفائی اور بے جا تکلفات کو ناپسند کرتے تھے۔ علامہ میمن کی اسی سادگی اور بے تکلف کے بارے میں ڈاکٹر مختارالدین احمد صاحب اپنا چشم دید واقعہ تحریر فرماتے ہیں:

> ''میں نے شیشے کا عرب حقہ مصری ساخت کا، عرب جانے سے بہت پہلے علی گڑھ میں دیکھا ۱۹۵۰ء کے لگ بھگ۔ میں ''میمن منزل'' میں حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاستاذ کے پاس بیٹھا ہوا لکھ پڑھ رہا تھا کہ ان کے چہیتے شاگرد ڈاکٹر سیّد محمد یوسف استاد سے ملنے آئے، وہ قاہرہ سے آئے تھے جہاں وہ یونیورسٹی میں تعلیم کی فرائض انجام دے رہے تھے۔ ان کے ہاتھ میں شیشے کا ایک خوبصورت سا ناریل کے وضع کا حقہ تھا جو وہ الاستاذ کے لیے بطور تحفہ لائے تھے۔ الاستاذ کہنے لگے بھئی یہ استعمال کے لئے نہیں ڈرائنگ روم میں منٹل پیس پر سجانے کے لائق ہے۔ پھر یوسف صاحب سے پوچھا کہ یہ کس قیمت کا ہے، یوسف صاحب۔ نے کچھ توقف کے بعد کہا ایک مصری پونڈ کا ہے، حضرت الاستاذ نے اس پر کہا: یوسف صاحب اس کھلونے سے تو بہتر تھا کہ آپ ایک پونڈ کی عربی کی ایک اچھی کتاب لیتے آتے۔"

سحر خیزی اور پیدل چلنے کی عادت

علامہ میمن ابتدائے عمری سے ہی سحر خیز تھے۔ وہ اوّل وقت (غلس) میں نماز فجر ادا کرتے اور اس کے بعد دو تین میل کی سیر کرتے۔ علی گڑھ میں ان کا معمول تھا کہ اپنے گھر سے پرانے قلعے تک روزانہ علی الصباح سیر کرتے۔ کراچی آمد کے بعد بھی انھوں نے تمام عمر اس معمول کو نہ چھوڑا۔ کراچی میں وہ میمن منزل (بہادر آباد) سے جیل چورنگی تک روزانہ پیدل سیر کرتے۔ حد یہ کہ زندگی کے آخری دن بھی انھوں نے صبح کی سیر نہ چھوڑی۔ وہ اپنے شاگردوں کو بھی یہی نصیحت کرتے کہ صبح و شام کی سیر کو اپنا معمول بنائیں اور اس کو ہرگز وقت کا ضیاع نہ سمجھیں۔ وہ یہ بھی نصیحت کرتے کہ صبح کی سیر انسان کی صحت عمدہ بناتی ہے جب کہ شام کی سیر عمدہ صحت کو برقرار رکھتی ہے۔

پروفیسر محمد محمود میمن صاحب لکھتے ہیں کہ دسمبر کے مہینے میں بھی جب صبح کے وقت کافی اندھیرا ہوتا وہ بچوں کو اٹھا دیتے اور اگر بچے اٹھنے میں تاخیر کرتے تو بلا تامل ان کے منہ پر پانی ڈال دیتے[1]۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ صبح کی طرح شام کی سیر کے بھی قائل تھے۔ یہ وہ وقت ہوتا جب ان کے ساتھ کوئی نہ کوئی شاگرد سیر میں شامل ہوتا۔اس دوران وہ ہزار ہا قسم کی معلومات کے موتی بکھیرتے۔

علامہ میمن کی شام کی سیر اور اس دوران گفتگو کا نقشہ ڈاکٹر خورشید رضوی صاحب نے کچھ یوں کھینچا ہے:

''صورت یہ تھی کہ شام کا کھانا کھا کر میں ان کے ہاں جا پہنچتا۔وہ بھی سیر کے لیے تیار ہوتے۔ مجھے اپنے ہمراہ لے کر سڑک پر نکل آتے۔آدھ پون گھنٹہ چہل قدمی رہتی جس کے دوران وہ اپنے مخصوص انسائیکلوپیڈیائی انداز میں مختلف ومتنوع موضوعات پر نہایت دلچسپ گفتگو فرماتے رہتے۔کبھی استنبول اور مراکش کے کتب خانوں کی سیر دکھاتے، کبھی ڈاکٹر طہٰ حسین سے اپنی واحد مختصر ملاقات کا حال سناتے، کبھی ہندوستان کے بعض عربی کتبوں کا ذکر کرتے تھے جنھیں بڑی عرق ریزی کے بعد انھوں نے پڑھ ڈالا تھا،کبھی ایک عرب شاعر احمد صافی النجفی (غالباً یہی نام تھا) کا تذکرہ فرماتے جس نے رباعیات خیّام کا عربی میں بہت عمدہ منظوم ترجمہ کیا اور کبھی علی گڑھ کی یادیں تازہ کرتے۔ان کا اندازِ گفتگو ان کی مجموعی شخصیت کی طرح برجستہ، بے تکلف اور تصنع سے پاک ہوتا تھا۔جب کسی بات پر زور دینا ہوتا تو چلتے چلتے رک جاتے اور تھوڑی دیر کھڑے ہو کر گفتگو کرتے۔کبھی عربی میں گفتگو شروع ہو جاتی کبھی اردو میں۔آواز کا اتار چڑھاؤ کسی رکھ رکھاؤ کے بغیر موضوع کے نشیب وفراز کے ساتھ ساتھ چلتا''۔[5]

قوی حافظہ

اللہ تعالیٰ نے علامہ میمن کو بے مثل حافظہ عطا فرمایا تھا۔نوّے برس کی عمر میں بھی انھیں پونے لاکھ سے ایک لاکھ تک عربی اشعار یاد تھے۔بچپن میں دورانِ طالب علمی انھوں نے جو جو کتب حفظ کیں ان کا ذکر آ چکا۔اسی طرح قیامِ پشاور کے دوران ان کے اردو دواوین کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطالعے اور حافظے میں رہنے کا ذکر ہم کر چکے ہیں۔ پروفیسر محمد محمود میمن اس بارے میں لکھتے ہیں:

''ابا حضور حیرت انگیز اور قابلِ رشک یادداشت کے مالک تھے۔ لاکھوں اشعار انھیں زبانی یاد تھے۔ مجھے بخوبی یاد ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ اپنے دوستوں کی محفل میں اشعار پڑھتے پڑھتے تقریباً ساری رات گزاری۔ اکثر حضرات ان کے پاس تحقیق کے سلسلہ میں حاضر ہوتے تھے تو وہ ان کو کتابوں، نادر قلمی نسخوں اور دستاویزات کے مصنفین و مؤلفین کے نام مع ایڈیشن اور دنیا کی کن کن لائبریریوں میں وہ دستیاب ہیں بتلایا کرتے تھے۔ نادر قلمی مسودوں کے حوالہ جات پر انھیں غیر معمولی عبور حاصل تھا۔ ان کے مداح انھیں عربی کی چلتی پھرتی انسائیکلوپیڈیا کہتے تھے''[6]۔

اسی طرح پروفیسر رشید احمد ارشد (سابق صدر شعبہء عربی کراچی یونیورسٹی) علامہ میمن کے حافظے کے بارے میں لکھتے ہیں:

''انھیں ہر موضوع پر سینکڑوں کتابوں اور ان کے مصنفوں کے نام ازبر تھے۔ انھیں نادر اور نایاب مخطوطات کا وسیع علم تھا اور وہ شعرائے جاہلیت اور اسلامی دور کے قصائد کے مکمل حافظ تھے۔ یہ میری چشم دید شہادت ہے کہ ایک دن شعبۂ عربی کے مرکز میں بیٹھے ہوئے ہم نے وہ مشہور شعر پڑھا جو محمد بن قاسم، فاتحِ سندھ اس وقت پڑھا کرتا تھا جبکہ وہ معزول ہونے کے بعد سلیمان بن عبدالملک کے عہد میں قید خانے میں محبوس تھا جس کا مفہوم یہ تھا: ''میری حکومت نے مجھے ناکارہ بنا کر ضائع (تباہ) کر دیا اور وہ ایسے بہادر اور جوان مرد کی خدمات سے محروم ہو گئی جو مردِ میدان تھا اور ملک کی سرحدوں کی حفاظت کیا کرتا تھا''[7]۔

ہم نے طالب علمی کے زمانے میں یہ شعر فتح سندھ کے حالات میں فتوح البلدان بلاذری میں پڑھا تھا مگر اس وقت تک ہمیں یہ معلوم نہ تھا کہ یہ شعر کس کا ہے اور یہ کس قصیدہ کا ایک شعر ہے۔ علامہ موصوف نے سنتے ہی نہ صرف شاعر کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام بتایا بلکہ مجموعۂ اشعار کی وہ کتاب منگوا کر جس میں یہ پورا قصیدہ موجود تھا، ہمیں دی اور معذرت کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ اگرچہ اب ان کا حافظہ بہت کمزور ہے تاہم کتاب کی مدد سے ہم ان سے یہ قصیدہ ازبر سن لیں چنانچہ ایک حافظ کی طرح وہ زبانی یہ قصیدہ مکمل سناتے رہے اور ہم کتاب کی مدد سے اسے سنتے رہے مگر ہمارے تعجب کی انتہا ہوگئی کہ کسی جگہ بھی وہ نہیں اٹکے اور نہ کوئی غلطی کی''[8]۔

حقیقت یہ ہے کہ علامہ میمن نے عربی ادب کے خزانے (مطبوعہ و مخطوطہ) اپنے حافظے میں محفوظ کر لیے تھے۔ اگر کوئی ان کی مجلس میں کسی عرب شاعر یا مصنف کا ذکر چھیڑتا تو وہ اس کے متعلق معلومات کے دریا بہا دیتے۔ نصر اللہ خاں اس بارے میں لکھتے ہیں:

''عربی زبان کے کسی شاعر کا ذکر چھیڑ دیجیے اور پھر آرام سے بیٹھے سنتے رہیے۔ کوئی موضوع لے لیجیے اور اب اس موضوع سے متعلق جتنی کتابیں ہیں ان کے نام، ان کے اقتباسات اور ان کے حوالے سنتے جائیے۔ غرض کہ علامہ عربی ادب کا چلتا پھرتا انسائیکلوپیڈیا ہیں۔ جب عرب ملکوں کے علمی و ادبی حلقوں میں پاکستان کا نام لیا جاتا ہے تو یہ پوچھا جاتا ہے کہ کیا یہ وہی پاکستان ہے جہاں پروفیسر میمن رہتے ہیں''[9]۔

علامہ میمن کے حافظے کے بارے میں ڈاکٹر مختار الدین احمد تحریر فرماتے ہیں:

''مجھے اپنی زندگی میں ایشیا، عالمِ عرب اور یورپ میں کسی ایسے شخص سے اب تک ملنے کا اتفاق نہیں ہوا جس کے مستحضرات ان سے زائد ہوں اور جس کا حافظہ ان سے بہتر اور قوتِ یادداشت ان سے زیادہ مضبوط ہو۔ میں نے اپنی طالب علمی کے زمانے میں ایک بار ان سے پوچھا کہ آپ کو عربی کے کتنے شعر یاد ہوں گے؟ فرمایا ایک لاکھ کے لگ بھگ۔ ایم اے کی کلاس میں وہ ہم لوگوں کو المبرد کی الکامل اور الجرجانی کے انتخاب کردہ متنبی، بحتری، ابوتمام کے اشعار کا درس دیا کرتے تھے۔ بارہا ایسا ہوا کہ کتاب میں ایک شعر آیا اور انھوں نے پورا قصیدہ سنا دیا۔ انتخاب کے بارے میں اکثر فرماتے: اس قطعے میں بہت اچھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشعار الجرجانی سے انتخاب میں رہ گئے اور پھر وہ اشعار فوراً سنا دیتے [۱۰]۔

بعض اوقات علامہ میمن کی انسائیکلو پیڈیائی معلومات سے سننے والے پر گرانی کی کیفیت بھی طاری ہو جاتی۔ ایسا ایک مرتبہ ڈاکٹر معظم حسین کے ساتھ ہوا۔ اس بارے میں عبیداللہ قدسی کا بیان کردہ یہ دلچسپ واقعہ پڑھیے:

''ایک روز مولانا میمن میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کتاب البخلاء کے اشعار حفظ سنا رہے تھے۔ ڈاکٹر معظم علی (جو ڈھاکہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور عربی کے پروفیسر تھے) آ گئے اور میمن صاحب کو دیکھ کر کہا ''آہا! مولانا آپ سے خوب ملاقات ہوئی۔ میں ایک بات آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں''۔ یہ کہہ کر بیٹھ گئے اور عربی کے ایک شاعر کے متعلق سوال کیا۔ مولانا نے حوالوں کے ساتھ بڑے محققانہ انداز میں پورا حال، اشعار اور کتابوں کے حوالے بیان کرنا شروع کیے۔ کچھ ہی دیر بعد معظم علی صاحب نے گھڑی دیکھی اور کہا: ''اوہو! مولانا خیال نہیں رہا، مجھے ایک جگہ جانا ہے''۔ مولانا نے بلند آواز سے کہا: ''بیٹھ جاؤ معظم علی، جب تمہیں علم کا شوق نہیں ہے تو پھر سوال کیوں کیا تھا؟''[۱۱]

علامہ میمن کے بھانجے عبدالرزاق عرفانی نے علامہ کے حافظے کا یہ واقعہ راقم کو سنایا:

کراچی میں قیام کے دوران ایک مرتبہ میرے دو دوست کسی نواب کا قرآنی مخطوطہ لے کر آئے اور مجھ سے کہا کہ علامہ میمن کو دکھا کر تصدیق کرواؤں کہ یہ اصلی ہے یا نقلی۔ یہ مخطوطہ ایک جھلی Parchament پر نہایت باریک خطِ نسخ میں لکھا ہوا تھا۔ جب ہم میمن منزل پہنچے تو اس وقت علامہ میمن طویل سیر کے بعد آئے تھے۔ انھوں نے بے نیازی سے پوچھا کہ کہو کیا بات ہے؟ ان صاحب نے مخطوطہ (جو رول (Roll) کیا ہوا تھا) ذرا سا کھولا ہی تھا کہ ایک نظر مار کر علامہ میمن نے کہا: اصلی ہے۔ پھر وہ گیٹ کے اندر جانے لگے لیکن دیکھا کہ دونوں حضرات بدستور کھڑے ہیں۔ یہ دیکھ کر علامہ میمن نے کہا: غالباً آپ کی تشفی نہیں ہوئی، اب اندر آ ؤ۔ ہم سب اندران کے کمرے میں گئے۔ علامہ میمن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو جاتے ہی کونے میں بیٹھ گئے اور حقہ تیار کرنے لگے اور بیٹھے بیٹھے ہی ان صاحب سے کہا کہ چارپائی پر پورے مخطوطے کو پھیلا دو اور بالکل آخر کی عبارت محدب عدسہ (Eye glass) سے دیکھو جو قریب ہی رکھا ہے۔ جب انھوں نے آخری عبارت دیکھنی شروع کی تو علامہ میمن وہیں دور بیٹھے بیٹھے کہنے لگے: اب جو عبارت میں بولوں، دیکھو وہی لکھی ہے یا نہیں۔ چنانچہ وہ دور ہی سے عبارت بولنے لگے جس میں خطاط کا نام اور سنہ کتابت (ترقیمے کی عبارت) لکھی تھی اور یہ خطاط کس مکتبِ خطاطی School of Calligraphy کا ہے وغیرہ تفصیل بیان کی۔ وہ دونوں حضرات علامہ میمن کی یادداشت پر حیران ہو گئے کیونکہ علامہ دور بیٹھے بعینہ وہی عبارت بول رہے تھے جو عبارت اس مخطوطے پر لکھی ہوئی تھی۔ یہ واقعہ ستر کے عشرے کے اوائل کا ہے جب علامہ میمن کی عمر 82 سال سے زائد ہو چکی تھی۔

۱۹۶۴ء میں شعبۂ عربی، جامعہ پنجاب کی جانب سے عربی زبان کی بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ علامہ میمن بھی مدعوئین میں شامل تھے۔ اس موقع پر عربی کے نادر مخطوطات کی نمائش کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ نمائش کے آغاز پر ہی علامہ میمن نے اپنی وسیع معلومات اور قوی حافظے کی دھاک حاضرین کے دلوں پر بٹھا دی۔ اس موقع پر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر بھی موجود تھے وہ اس بارے میں لکھتے ہیں:

"منتظم نمائش نے اپنے تعارفی خطبہ میں مخطوط و مطبوع عربی کتب کے تاریخی ارتقاء کے ضمن میں کاغذ و سیاہی وغیرہ کی ترقی کا ذکر کیا لیکن بات کچھ جمی نہیں۔ حاضرین بھی کچھ بے اطمینانی محسوس کر رہے تھے۔ اچانک اس موضوع کے مردِ میدان میمن صاحب یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے لَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ (ترجمہ: باخبر کی طرح تم کو کوئی نہیں بتا سکتا۔ فاطر:۱۴) حاضرین ان کی طرف متوجہ ہو گئے اور مولانا نے عربی خط و خطاطین و مخطوطات، فنِ تالیف و مؤلفین و مؤلفات، صنعت ورق و ورّاقین اور کتب خانوں کی تاریخ وارتقاء وغیرہ کے متعلق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتنی وسیع معلومات کا ڈھیر لگا دیا کہ بہت سے لوگوں نے کبھی سوچا بھی نہ ہوگا۔ حاضرین خطیب کو سننے میں محو تھے اور مجلس پر سناٹا چھایا ہوا تھا۔ یہ اس کانفرنس میں ان کے علمی سمندر کی بارش کا پہلا قطرہ تھا۔ پھر پورے تین دن تک یہ ابرِ کرم پورے زور و شور سے برستا رہا اور وہ پوری کانفرنس پر چھائے رہے، کئی جلسوں کی صدارت کی اور کئی بار اردو میں خطاب کیا''۔[۱۲]

علامہ میمن کے قوی حافظے سے متعلق ڈاکٹر محمد عمر میمن نے راقم سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ عالمِ عرب کے علماء و فضلاء کے درمیان علامہ میمن اپنی انسائیکلو پیڈیائی معلومات کا اظہار کر رہے تھے کسی نے سوال کیا: آپ کو آخر اس قدر اشعار کس طرح یاد ہو گئے؟ علامہ میمن نے مخاطب سے کہا! ''ذرا میرے سر کی طرف دیکھو، یہ کتنا بڑا ہے''۔ حقیقتاً علامہ میمن کا سر عام انسانوں کے سر کے سائز سے بڑا تھا لیکن یہ انھوں نے مخاطب سے ازراہ تفنن کہا تھا۔

حکیم سید محمود احمد برکاتی صاحب بیان کرتے ہیں کہ عمر کے آخری دور میں علامہ میمن اس بات پر کسی قدر افسوس کا اظہار کرتے تھے کہ ان کے ذہن میں جتنی معلومات محفوظ ہیں زمانہ اس سے استفادہ نہ کر سکا اور یہ کہتے تھے کہ میرے دماغ میں بہت کچھ محفوظ ہے، کاش مجھ سے کوئی میری زندگی میں لے لے۔

استغنا اور خودداری

ڈاکٹر محمد عمر میمن نے راقم سے علامہ میمن کی خودداری اور استغنا کا یہ واقعہ سنایا۔ ایک مرتبہ کراچی میں سعودی سفیر نے سفارتخانے میں بڑے پیمانے پر دعوت کا اہتمام کیا اور بہ اصرار علامہ میمن کو بھی دعوت دی۔ علامہ میمن کی ہمیشہ سے عادت تھی کہ دوپہر کا کھانا ٹھیک بارہ بجے کھا لیتے تھے۔ سفارت خانے میں کھانا 2 بجے ملا۔ اس روز علامہ نے کھانا تو کھا لیا لیکن سعودی سفیر سے واضح الفاظ میں معذرت کر دی کہ آئندہ وہ کھانا گھر سے کھا کے آئیں گے۔ نیز فرمایا کہ ملاقات سے انکار نہیں لیکن کھانے سے انھیں معذور سمجھا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ میمن کی بے غرضی کا یہ واقعہ ڈاکٹر عطیہ خلیل عرب صاحبہ نے راقم سے ایک سے زائد مرتبہ بیان کیا۔ایک مرتبہ وہ علامہ میمن سے ملنے میمن منزل بہادر آباد گئیں،ان کی گود میں ان کے کمسن صاحبزادے تھے۔علامہ میمن نے بڑی شفقت سے استقبال کیا اور گفتگو ہونے لگی۔کچھ دیر بعد علامہ میمن نے ڈاکٹر عطیہ کے بچے کو دیکھا اور باہر صحن میں گئے،ضعیف العمری کے باوجود اوپر چڑھ کر اپنے ہاتھوں سے شریفے توڑے اور بڑی محبت سے بچے کو دیے۔ابھی گفتگو جاری ہی تھی کہ ایک معروف شخصیت علامہ میمن سے ملنے آئی۔علامہ میمن نے ناگواری کا اظہار کیا اور ان سے بے ساختہ کہا کہ آپ کو فون کر کے آنا چاہیے،اس وقت میری بیٹی اور میرے شیخ (شیخ حسین عرب) کی پوتی مجھ سے ملنے آئی ہے،اس وقت میں کسی سے نہیں مل سکتا۔وہ صاحب معذرت کر کے چلے گئے لیکن ڈاکٹر عطیہ اکثر یہی فرماتی ہیں کہ ایک معروف شخصیت سے ملنے سے انکار اور میرے بچے کے لیے اوپر چڑھ کر شریفے توڑنا علامہ کی سادگی و بے غرضی کی مثال ہے۔

اسی طرح جناب لطف اللہ خان (جن کے پاس اردو آوازوں کا بہت بڑا ذخیرہ محفوظ ہے) دو مرتبہ ٹیپ ریکارڈر لے کر گئے مگر علامہ میمن نے صاف انکار کر دیا کہ وہ یہ کام نہیں کرائیں گے کیونکہ انھیں شہرت سے غرض نہیں۔

ایک ملاقات کے دوران علامہ میمن کے بھانجے عبدالرزاق معرفانی صاحب نے ان کے استغنا کا یہ واقعہ راقم کو سنایا:

> ''۱۹۷۴ء میں لاہور میں اسلامی سربراہی کانفرنس ہوئی۔اس موقع پر عالم اسلام کے تمام سربراہ شریک ہوئے اور ان سربراہوں کے ساتھ وفد میں دیگر حضرات بھی۔ان حضرات میں بعض نے اس وقت کے وزیر خارجہ سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ عربی زبان کے عالم علامہ عبدالعزیز میمن سے ان کی ملاقات کرائی جائے۔وزیر اعظم نے اپنے وزیر خارجہ کو کراچی بھیجا کہ علامہ میمن کو لاہور لے آئیں۔جب وزیر خارجہ،علامہ میمن سے اس مقصد کے لیے ملے تو انھوں نے صاف انکار کر دیا اور فرمایا: میں مانتا ہوں کہ ان حضرات کو مجھ سے مل کر خوشی ہوگی لیکن مجھے ان سے مل کر کوئی خوشی نہیں ہوگی کیونکہ ان کا علم سے کوئی تعلق نہیں۔اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ملنا ہی چاہتے ہیں تو انھیں مجھ سے ملنے یہاں آنا چاہیے۔"

اندازِ تدریس

علامہ میمن نے زندگی کا طویل دور بحیثیت مدرس گزارا۔ پہلے ذکر کیا جا چکا کہ انھوں نے ۱۹۱۳ء میں ایڈورڈز کالج پشاور سے بحیثیت استاد عربی و فارسی اپنے کیریئر کا آغاز کیا تھا۔ افسوس ہے کہ طویل عرصہ گزر جانے کی وجہ سے ایڈورڈز کالج کے سات سالہ دور سے متعلق خاطر خواہ معلومات دستیاب نہیں۔ اس بارے میں راقم نے دو مرتبہ پشاور کا سفر بھی کیا اور ایڈورڈز کالج اور پشاور یونیورسٹی جانا بھی ہوا لیکن وہاں علامہ میمن کے بارے میں معلومات تو ایک طرف، کوئی ان کے نام سے بھی واقف نہ نکلا اور نہ ہی اس دور کا ریکارڈ وہاں محفوظ ہے۔ نہ ہی اس دور کے کسی شاگرد نے اس بارے میں کچھ لکھا۔

۱۹۲۰ء تا ۱۹۲۵ء علامہ میمن نے اورینٹل کالج لاہور میں بحیثیت استاد عربی خدمات انجام دیں۔ خوش قسمتی سے اس دور کے ان کے شاگرد ڈاکٹر سیّد عبداللہ اور ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی کی تحریروں میں کچھ معلومات دستیاب ہیں۔ ڈاکٹر سیّد عبداللہ لکھتے ہیں:

> "عربی جماعت کے استاد ملک کے ممتاز عالم اور ادیب مولانا عبدالعزیز میمن اور حضرت سیّد احمد بریلویؒ کے خانوادے کے ایک عالم سیّد محمد طلحہ تھے۔ مولانا میمن ابھی ابھی ایڈورڈز کالج پشاور سے لاہور لائے گئے تھے۔ عربی ادب پر عبور، شعرائے جاہلیہ کے کلام کا احاطہ، رموز زبان و قواعد کا علم، سبحان اللہ سبحان اللہ۔ مگر میں اس کم عمری میں پورا استفادہ نہ کر سکا تاہم ذہن میں ایک معیار قائم ہو گیا یعنی یہ معلوم ہو گیا کہ ہمالیہ کتنا بلند پہاڑ ہے۔
>
> میں ان بزرگوں کے زیرِ اثر عربی انشا پر قادر ہونے لگا۔ مضمون اچھا لکھ لیتا تھا اور انعام پاتا تھا۔ نصاب میں سبعہ معلقہ بھی تھا، امرؤالقیس کا معلقہ سارا یاد ہو گیا۔ معلقات کے بہت سے اشعار آج بھی یاد ہیں۔ بانت سعاد کا مزا ابھی بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتا ہے۔ فقانیتك پر دل میں ولولہ اب بھی پیدا ہوتا ہے۔ جب پڑھانے والے عبدالعزیز میمن اور طلحہ ہوں تو پتھر بھی کیوں نہ پگھلیں گے،،[13]۔

ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی بھی اس دور میں علامہ میمن کے شاگرد تھے۔ اس دور کی ابتدا میں علامہ میمن کا قیام مولانا طلحہ حسنی صاحب کے ہمراہ حضوری باغ نزد بادشاہی مسجد میں واقع اورینٹل کالج کے ہاسٹل میں تھا۔ اس ہاسٹل میں تدریس کے بارے میں ڈاکٹر چغتائی لکھتے ہیں:

''میں اپنے دو طالب علم ساتھیوں فقیر اللہ اور ضیاء اللہ کے ہمراہ مولوی طلحہ کی سفارش پر آپ (علامہ میمن) سے ''مقاماتِ حریری'' پڑھتا تھا۔ مولانا میمن صاحب کو حقہ نوشی کی عادت تھی اور ہم فخر سے ان کی چلم بھرا کرتے تھے۔ ہمیں معلوم ہوا کہ آپ اپنے زمانۂ طالب علمی میں مولوی فاضل کے امتحان میں اوّل رہے تھے۔ دہلی میں مولانا حاجی سیّد محمد نذیر حسین دہلوی سے بھی آپ نے پڑھا تھا۔ مولانا میمن ہماری خواہش پر ہمیں کتاب ''مقاماتِ حریری'' پڑھاتے تھے جبکہ اپنی خواہش پر وہ ابن حجر عسقلانی کی ''نخبة الفکر فی مصطلح اهل الاثر'' پڑھاتے تھے۔ اتفاق سے ہر دو حضرات مولانا میمن اور سیّد طلحہ غیر مقلد تھے اور ہم نہایت شوق اور ذوق سے ان سے پڑھتے تھے۔ دورانِ تشریح وہ نہایت نازک اور اہم نکات بیان کر جاتے۔ اسی طرح تشریح کے دوران بیسیوں عربی اشعار پڑھ جاتے تھے،،[14]۔

اس بیان سے پتہ چلتا ہے کہ علامہ میمن علمی فیض رسانی کے معاملے میں ابتدا ہی سے فراخ دل تھے۔ اسی وجہ سے انھوں نے کالج کے اوقات کے بعد ان تلامذہ کو نہ صرف پڑھانا منظور کیا بلکہ اپنی جانب سے ایک اور کتاب بھی پڑھائی۔

۱۹۲۵ء تا ۱۹۵۰ء علامہ میمن نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں بحیثیت ریڈر اور پھر صدر شعبۂ عربی گزارا۔ حقیقتاً علامہ میمن کی علمی اور تدریسی زندگی کا یہی عہدِ زریں تھا۔ اس دور کے طالب علموں سے متعدد نے علامہ کے طریقۂ تدریس پر روشنی ڈالی ہے۔ ڈاکٹر ریاض الرحمٰن شروانی اس سلسلے میں لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مولانا کا طریقۂ تعلیم دوسروں سے بالکل مختلف تھا۔ وہ اپنے طلباء میں صرف عبارت کا ترجمہ کر کے اس کا مفہوم سمجھانے پر ہی اکتفا نہیں کرتے تھے بلکہ شاگردوں میں زبان وادب کو سمجھنے کا شعورِ سلیم پیدا کرنے کی کوشش کرتے تاکہ عربی ادب میں طلبا کا ذوق بیدار ہو جائے۔ چونکہ موصوف کثیر المطالعہ اور قوی الحافظہ تھے، وہ اپنے طلبا میں علم ومعرفتِ علم کی ترقی کے لیے دیگر کتابوں کے حوالے دے کر ان کی استعداد بڑھاتے۔ ان کو بے شمار اشعار زبانی یاد تھے اس لیے جہاں سبق میں کوئی شعر آتا وہ اسی کی مناسبت سے دیگر شعراء کے متعدد اشعار بلکہ بعض اوقات پورا قصیدہ سنا دیا کرتے۔ عام طلباء جو یہ چاہتے کہ بس امتحان پاس کرنے کے لیے اشعار کا مطلب بیان کر دیا جائے، وہ اس طریقۂ تعلیم سے پریشان ہوتے، مگر جو طلباء عربی ادب سیکھنے میں واقعی رغبت رکھتے وہ نہایت توجہ سے ان رموز ومعارف کو سمجھنے کی کوشش کرتے جو استاذ محترم بیان کرتے تھے ایک مرتبہ دورانِ سبق کلمہ ''بــرك'' آیا تو استاد محترم نے اپنی کرسی سے اٹھ کر اور زمین پر بیٹھ کر اونٹ کے بیٹھنے کی کیفیت کو بیان کیا''۔[۱۵]

علامہ میمن کا معاملہ عام اساتذہ کا سا نہ تھا جو محض طالب علموں کو امتحانات کی تیاری کے نقطہ نظر سے پڑھاتے بلکہ وہ علم کو محض علم کی خاطر پڑھاتے تھے، کسی منفعت کی خاطر نہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ خود انھوں نے بڑی محنت اور صبر سے علم حاصل کیا تھا اور وہ طالب علموں سے بھی محنت کی توقع رکھتے تھے۔ علمی فیض رسانی کے بارے میں ان کے کچھ اصول وقواعد تھے جن پر وہ سختی سے عمل کرتے۔ اس سلسلے میں ان کے شاگرد پروفیسر سیّد رفیع الدین اشفاق لکھتے ہیں:

''وہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں نہایت مستعد تھے اور جو بھی پڑھاتے نہایت پابندی سے پڑھاتے تھے مگر اپنے قریب اسی شاگرد کو آنے دیتے جس میں جوہر دیکھتے، کم استعداد رکھنے والے طلبہ پر اپنی محنت ضائع نہیں فرماتے۔ جب وہ اپنے کسی شاگرد میں جوہر دیکھ لیتے تو اسے ضرور پروان چڑھاتے اور اس میں اپنے اور غیر کا امتیاز نہیں کرتے۔ ان کے یہاں خوشامد کا گزر نہیں تھا جسے عام طور پر لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترقی کا ذریعہ بتاتے ہیں۔ انھوں نے نااہلوں کو بڑھانے کی ہمیشہ مخالفت کی اور انصاف کا خون نہیں ہونے دیا۔ ان کا دامن ان گناہوں سے پاک ہے''۔[16]

علامہ میمن ہمیشہ اس بات کے خواہش مند رہے کہ طالب علموں میں عربی زبان وادب کا معیار بلند سے بلندتر ہو۔ محنتی طلبہ سے ان کے فراخ دلانہ معاملے کا ذکر اوپر آچکا، سہل انگار طلبہ پر وہ برہم بھی ہوتے۔ پروفیسر رفیع الدین اشفاق اس بارے میں لکھتے ہیں:

''علامہ کو اپنے علم پر بڑا اعتماد تھا، ان کا علم حاضر تھا۔ الکامل پڑھاتے تھے مگر انھیں گھر سے کتاب دیکھ کر آنے کی ضرورت نہیں تھی۔ پڑھاتے تو کلاس میں سکتہ طاری رہتا۔ ایک شعر کی وضاحت میں بے شمار اشعار پیش فرما دیتے۔ موصوف کے پاس علم کا ایک خزانہ تھا جس سے فائدہ اٹھانے کے لیے بھی اعلیٰ سطح کی صلاحیت درکار تھی جو عام طور پر علامہ کے تلامذہ میں نہیں پائی جاتی تھی۔ جب انھیں اس کا احساس ہوتا تو اس کے اثرات ان کے تلامذہ پر ظاہر ہو جاتے مثلاً کسی دن کسی شاگرد سے کچھ پوچھ لیا، خفا ہو کر بولے ''ایم اے میں پڑھتے ہو اور اتنی سی بات نہیں جانتے''۔ یہی غلطی ایک روز کسی اور طالب علم سے ہو گئی۔ استاد خفا ہو گئے اور فرمایا: ''حروفِ تہجی پڑھ کر آتے ہو اور میمن کے شاگرد بننا چاہتے ہو''۔ مگر یہ ضرور ہے کہ اس خفگی کے باوجود جو بات طالب علم پوچھتا، اس کا جواب ضرور دیتے۔

کلاس میں کسی کسی مسئلے پر بحث ہو جاتی تو اس بحث میں خود بھی شامل ہو جاتے اور طلبہ کی ہمت افزائی فرماتے۔ ایک مرتبہ تقدیر اور تدبیر پر بحث ہو گئی، استاد محترم سنتے رہے۔ کسی نے کچھ کہا، کسی نے کچھ۔ آخر میں استادِ گرامی نے فرمایا: ''متنبی کے اس شعر پر غور کرو، مسئلہ سمجھ میں آجائے گا:

فیا ایّھا المنصور بالجد سعیہ

و یا ایّھا المنصور بالسعی جدہ''[17]

ایک عظیم استاد کی حیثیت سے علامہ میمن اپنے طالب علموں کے ساتھ شفقت کا برتاؤ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے۔ اگر کسی طالب علم کو نصیحت بھی کرنی ہوتی تو نہایت حکیمانہ انداز سے کرتے۔ اس بارے میں پروفیسر رفیع الدین اشفاق لکھتے ہیں:

''میں نے استادِ گرامی کو برملا کسی کو بُرا کہتے ہوئے کبھی نہیں سنا۔ اگر خفا بھی ہو جاتے تو اپنی خفگی کا اظہار نصیحت کے انداز میں فرماتے۔ ایک دفعہ شعبہ (عربی) میں کوئی بات ہوگئی، جو قصور وار تھے وہ ڈرے، مگر انھوں نے کتاب کھولتے ہوئے بس اتنا فرمایا: ''بہت سے نادان لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنے نفع ونقصان میں تمیز نہیں کرسکتے''۔ پھر پڑھانا شروع کردیا۔ کوئی نہ سمجھ سکا کہ روئے سخن کس کی طرف ہے''[18]

پروفیسر سیّد محمد سلیم، بھی قیام علی گڑھ کے اسی دور میں علامہ میمن کے شاگرد رہے۔ وہ ان کے اندازِ تدریس سے متعلق لکھتے ہیں:

''مولانا عبدالعزیز میمن ایم اے کی کلاس کو ''ادب الکامل للمبرد'' سے باب الخوارج پڑھایا کرتے تھے۔ خارجیوں کی تاریخ، ان کی جنگیں، ان کا تقشف اور ان کا تقویٰ وہ کچھ اس انداز سے پڑھاتے تھے کہ خارجیوں کی تصویر آنکھوں کے سامنے گھومنے لگتی تھی۔ بعض شیعہ لڑکے عربی میں داخلہ اس اندیشہ سے نہیں لیتے تھے کہ میمن صاحب خارجی بنادیں گے۔ کبھی بھی دس بارہ سطروں سے زیادہ سبق نہ پڑھا جاسکا۔ کہیں نہ کہیں کوئی شعر آجاتا تو وہ اس کی ساری تاریخ بیان کردیتے تھے۔ کہیں کسی کتاب کا ذکر آگیا تو وہ اس کتاب کی مکمل تاریخ بیان کرتے تھے: کب لکھی گئی، اس کے نسخے کہاں کہاں پائے جاتے ہیں، وائنا (آسٹریا) میں ہے یا لائیڈن (ہالینڈ) میں ہے یا بوڈلین (انگلینڈ) میں ہے یا ایسکوریال (ہسپانیہ) میں ہے یا آیا صوفیہ (ترکی) میں ہے یا کہیں اور۔ پھر کس مستشرق نے اس کو اوّل اوّل شائع کیا، اس نے کہاں کہاں غلطی کی، پھر عرب ممالک میں اس کا کون سا ایڈیشن شائع ہوا ہے وغیرہ وغیرہ۔ وہ ان معلومات کا دریا بہاتے رہتے تھے اور گھنٹے کی وسعت اپنی تنگ دامانی کا اعلان کردیتی تھی''[19]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ میمن کی یہ علمی فیض رسانی محض کلاس تک ہی محدود نہ تھی بلکہ ذہین اور محنتی طالب علموں کو وہ دیگر اوقات میں بھی فیض پہنچاتے اور ان کی علمی تشنگی دور کرتے۔ اس حوالے سے پروفیسر رفیع الدین اشفاق لکھتے ہیں:

''انھوں نے اپنے چوبیس گھنٹوں میں سے ایک وقت ایسا بھی نکال رکھا تھا کہ اس میں حاضری کے لیے اذنِ عام تھا۔ وہ روزانہ علی گڑھ کے قلعے کے اطراف دو تین میل دوڑ لگایا کرتے تھے جس میں ان کے ساتھ وہ طلباء بھی شامل ہوتے تھے جو علامہ سے اپنی مشکلات حل کرنا چاہتے تھے۔ اس عاجز کو اس تفریح میں اکثر استاد کے ساتھ ہو جانے کا موقع نصیب ہوا اور جو پوچھا اسے خوب سمجھایا۔ سوالات پر پابندی نہیں تھی کہ کیا پوچھیں اور کیا نہ پوچھیں۔ جوابات استاد کے پاس سب حاضر تھے۔ انھوں نے اپنی زندگی کے ایک ایک منٹ کا صحیح علمی مصرف نکال لیا اور اس تفریح کے وقت کو بھی ضائع نہیں ہونے دیا''۔[20]

پاکستان منتقل ہونے کے بعد علامہ میمن نے پہلے جامعہ کراچی اور اس کے کئی برس بعد اورینٹل کالج، جامعہ پنجاب میں عربی زبان کی تعلیم دی۔ اورینٹل کالج میں اس دور کے ان کے شاگرد، ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، ان کے اندازِ تدریس سے متعلق لکھتے ہیں:

''یہ واقعہ ہے کہ میمن صاحب نے عربی شعر و نثر کے بہت سے ادبی جواہر پارے یاد کیے تھے، بعض دیوان و کلیات تو پورے کے پورے حفظ تھے جیسے دیوان المتنبّی، دیوان الحماسة لابی تمام اور معلقات اور مفضلّیات وغیرہ۔ درجے میں نصابی کتاب کبھی ساتھ نہ لاتے اور طلباء سے کہتے: کتابیں کھولو اور ایک طالب علم قصیدہ یا قطعہ کا پہلا لفظ پڑھے۔ پہلا لفظ یا مصرع پورا ہوتے ہی میمن صاحب کی باری آ جاتی اور وہ پورا قصیدہ یا قطعہ محض اپنی یاد سے سناتے، اس کا تاریخی پس منظر بیان کرتے، ضروری تشریح و تنقید کرتے اور واپس دفتر چلے جاتے''۔[21]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلک اور عقیدہ

پہلے ذکر آ چکا کہ مولانا عبدالخالق کشمیری کے زیر اثر علامہ میمن کے والد اہلحدیث مسلک اختیار کر چکے تھے۔انھوں نے علامہ میمن کو دہلی کے اہلحدیث کے معروف مدرسے میں بغرض دینی تعلیم بھیجا تھا۔ان کے اساتذہ مولانا عبدالوہاب،مولانا محمد بشیر سہسوانی،مولانا عبدالرحمٰن وغیرہ بھی اہلحدیث ہی تھے۔علامہ میمن بھی تمام عمر مسلک اہلحدیث پر عامل ہے لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ انھوں نے کبھی کسی دوسرے مسلک پر اعتراض نہیں کیا۔حقیقت یہ ہے کہ علامہ میمن نے تمام عمر نہ صرف دیگر مسالک کے مسلمانوں کا احترام کیا بلکہ ان کی تعریف بھی کی۔اس حوالے سے ان کے شاگرد ڈاکٹر احمد حسن لکھتے ہیں:

> ''علامہ عبدالعزیز میمن ہمارے دور میں پاکستان کے سب سے بڑے عربی زبان و شعر و ادب کے ماہر سمجھے جاتے تھے۔راقم الحروف کو موصوف سے جامعہ کراچی میں شعبۂ عربی میں چند دنوں استفادہ کا موقع ملا ہے۔آپ کو یہ سن کر تعجب ہوگا کہ موصوف حضرت شیخ بنوری کی عربیت سے بہت متاثر ہیں۔آپ نے مجھ سے خود بیان فرمایا کہ کبھی کبھی میں جمعہ وعیدین جامع مسجد نیوٹاؤن (کراچی) میں مولانا یوسف بنّوری صاحب کے پیچھے پڑھتا ہوں۔مجھے ان کا خطبہ بہت پسند ہے جو وہ فصیح و بلیغ عربی میں برجستہ دیتے ہیں''[۲۲]۔

حق گوئی

علامہ میمن کی حق گوئی کا یہ واقعہ ڈاکٹر مختار الدین احمد تحریر فرماتے ہیں:

ایک بار وہ سفر دمشق کے موقع پر امام ابن قیم (۶۹۱۔۷۵۱ھ) کی قبر پر فاتحہ پڑھنے گئے لیکن قبر اور ماحول کی حالتِ زار دیکھ کر انھیں سخت رنج ہوا کہ اتنے بڑے جلیل القدر عالم اور مصنف کی قبر اس کس مپرسی کی حالت میں ہو۔وہ حالتِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیظ وغضب میں سوریہ (شام) کے مدیر اوقاف کے پاس چلے گئے اور اس تعلق کی بنا پر کہ دونوں ایک دوسرے اچھی طرح واقف تھے، ان کے اس اہمال وغفلت پر انھوں نے سخت تنقید کی۔ کہنے لگے: تم لوگوں نے اس شخص کی قبر کا حال یہ بنا رکھا ہے جس شخص کو خدا نے خود اپنے ہاتھوں سے بنایا (هٰذا رَجلٌ خلق اللّٰه بِيَدِهٖ)۔شاید ان کی توجہ کا نتیجہ تھا کہ بعد کو ابن القیم کے مزار کی حالت درست ہوگئی اور جب میں نے برسوں بعد دمشق میں ان کی قبر کی زیارت کی تو دیکھا کہ سنگ مرمر پر نہایت خوبصورت نسخ میں کتبہ کندہ کرا کے نصب کر دیا گیا ہے[۲۳]۔

علامہ میمن کی عادت تھی کہ گفتگو کے دوران بے تکلفی کا مظاہرہ کرتے، جو ان کے دل میں ہوتا وہی زبان پر لاتے۔اس حوالے سے عربی لغت نگاری پر ایک خطبے میں اونٹوں پر لکھی گئی کتب کے حوالے سے یہ واقعہ بیان کیا:

''اب عربوں کا یہ حال ہے کہ میں نے حج کے زمانے میں جدّے میں عربوں سے پوچھا تھا کہ اتنی کاریں ہوگئی ہیں تمہارے یہاں، اب ان اونٹوں کا کیا کرو گے؟ کہنے لگے سب کو کھا جائیں گے۔ میں نے کہا بہت برا جواب دیا اور برا اصلہ دیا۔ انھوں نے تو تمھاری پوری لائف (Life) باوا آدم کے وقت سے آج تک بنا ڈالی ہے اور تمھیں کہیں سے کہیں پہنچا دیا اور تم ان کا یہ حشر کر رہے ہو؟''[۲۴]

تلامذہ پر شفقت

ایک شفیق استاد کی حیثیت سے علامہ میمن کا اپنے تلامذہ کے ساتھ شفقت اور محبت کا رویہ ہوتا تھا۔ذکر آچکا کہ علامہ میمن نے کس شدید محنت ومشقت سے علم حاصل کیا تھا چنانچہ وہ خود بھی اس بات کے خواہش مند رہتے کہ ان کے تلامذہ بھی محنت کام لیں اور اپنا مقام بنائیں۔وہ نہ صرف علمی معاملات میں اپنے شاگردوں کی رہنمائی کرتے بلکہ دنیاوی معاملات میں بھی۔البتہ یہ بھی حقیقت ہے کہ ان کی شفقت اور سرپرستی بعض اصول وقواعد کے دائرے میں رہ کر ہوتی اور اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طالب علم ذہین اور محنتی ہوتا تو وہ نہ صرف بھرپور رہنمائی کرتے بلکہ اپنا قیمتی کتب خانہ بھی اس کے حوالے کر دیتے۔اس سلسلے میں ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ لکھتے ہیں:

''مطالعے اور تحقیق کے سلسلے میں مجھے استاذ المیمنی سے دو طرح کی رہنمائی حاصل ہوتی تھی۔ایک تو وہ خود ہر مسئلے میں رہنمائی فرماتے تھے،دوم یہ کہ میری گزارش پر دوسرے فضلاء کو سفارشی خط لکھ کر دیا کرتے تھے کہ میری مدد فرمائیں۔خود اپنی طرف سے ان کی کرم فرمائی تھی کہ انھوں نے مجھے اجازت دے رکھی تھی اور چابی میرے حوالے کر دی تھی کہ میں ان کے ذاتی کتب خانے کو دیکھوں اور جی بھر کر استفادہ کروں''۔[۲۵]

ایک اور مقام پر اسی طرح علمی معاونت کے بارے میں ڈاکٹر بلوچ صاحب لکھتے ہیں:

''استاد صاحب طالب علم کی اتنی دل کھول کر امداد کرتے ہیں کہ کئی مشکلات آسان ہو جاتی ہیں اور ہمت و حوصلہ بڑھ جاتا ہے۔آج خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ رامپور کتب خانہ سے استفادہ کرنے کا ارادہ ہے۔استاذ صاحب نے فوراً تائید کی اور ساتھ لے چلے اور اپنی کوٹھی پر دو خط لکھے،ایک جناب سید بشیر حسین صاحب زیدی مدار المہام ریاست رامپور اور دوسرا جناب امتیاز علی صاحب عرشی مہتمم کتب خانہ کو''۔[۲۶]

یاد رہے یہ اس دور کی بات ہے جب ڈاکٹر بلوچ صاحب علامہ میمن کی نگرانی میں Ph.D. کا مقالہ بہ عنوان السند تحت سیطرة العرب (سندھ زیرِ عرب) لکھ رہے تھے۔ مورخہ ۱۱راگست ۱۹۴۵ء کی ڈائری میں ڈاکٹر بلوچ صاحب لکھتے ہیں کہ سندھ کے وزیر تعلیم پیر الٰہی بخش اور ڈاکٹر امیر حسن صدیقی پرنسپل سندھ مسلم کالج،کراچی کی جانب سے انھیں اسسٹنٹ پروفیسر کی حیثیت سے پیشکش کے خطوط آئے۔ڈاکٹر بلوچ صاحب علامہ میمن کے مشورے کے بغیر کوئی قدم اٹھانا نہیں چاہتے تھے۔جب علامہ میمن سے اس پیشکش کا ذکر کیا تو انھوں نے پیر الٰہی بخش کو ایک خط لکھا جس میں اصرار کیا کہ محض آٹھ ماہ بلوچ صاحب کو ان کی نگرانی میں رہنے دیا جائے تا کہ وہ تحقیقی کام مکمل کر لیں۔افسوس ہے کہ یہ کام مکمل نہ ہو سکا اور ۲۴راگست ۱۹۴۵ء کو ڈاکٹر امیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن صدیقی کی جانب سے تقرری کا آرڈر آ گیا۔اس بارے میں اور علامہ میمن کی معاونت کے بارے میں بلوچ صاحب لکھتے ہیں:

''آج ڈاکٹر امیر حسن صاحب صدیقی کا خط مع اسسٹنٹ پروفیسر تقرری کا آرڈر پہنچا۔ نماز کے بعد قبلہ استاذ صاحب کے سامنے رکھے گئے۔ استاذ صاحب میرے یہاں (علی گڑھ میں) رہنے کو کراچی جانے پر ترجیح دیتے ہیں لیکن ساتھ ہی ساتھ یونیورسٹی والوں کی بے اعتنائی اور میری ضعیف مالی حالت کو استاذ صاحب نے قدرے محسوس کیا اور فرمایا کہ ''اچھا آپ جائیں''۔ میں جانتا ہوں کہ جو صدمہ استاذ صاحب کی جدائی کی وجہ سے میں لے رہا ہوں۔ افسوس کہ یونیورسٹی ایک شخص کو جو ڈیڑھ سو روپیہ نیز بخوبی چھوڑ دے بشرطیکہ پچاس روپیہ اطمینان سے مل جائیں، یہاں رہنے کا موقع نہیں دیتے۔ حقیقت یہ ہے کہ یونیورسٹی کے پورے تکلیف دہ قیام میں صرف استاذ صاحب کا ہی سہارا رہا۔ اس کے بغیر کام کرنا تو درکنار شاید جینا بھی مشکل ہو جاتا''۔[۲۷]

حقیقت یہ ہے کہ علامہ صاحب کا یہ شفقت اور محبت آمیز رویہ ہر محنتی اور قابل طالب علم کے ساتھ ہوتا۔ ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب کے تقرر کے لیے انھوں نے ڈاکٹر معظم حسین صدر شعبۂ عربی، ڈھاکہ یونیورسٹی کو خط بھی لکھا تھا۔

ڈاکٹر مختار الدین احمد علامہ میمن کی علمی معاونت کے بارے میں راقم کے نام خط میں لکھتے ہیں:

''پی ایچ ڈی کا کام میں نے دو سال میں مکمل کر لیا تھا۔ پہلے سال میں ہوسٹل میں رہا۔ صبح سے دوپہر تک لائبریری کا کام کرتا تھا۔ دوپہر سے رات اپنی ریسرچ کے کاموں میں مصروف ہوتا تھا۔ استاذ مرحوم کے پاس میں تقریباً روزانہ حاضر ہوتا تھا۔ انھوں نے میرے لیے دوپہر سے سہ پہر تک کا وقت مخصوص کر رکھا تھا۔ میں الاستاذ کا ممنون تھا کہ انھوں نے اپنے آرام کا وقت مجھے دے دیا تھا''۔[۲۸]

اسی طرح علامہ میمن کے ایک اور نامور شاگرد ڈاکٹر خورشید احمد فارق تھے۔ جنھوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"زیاد ابن ابیہ" پر .Ph.D کیا۔ .Ph.D کے اس موضوع کے بارے میں خورشید صاحب نے ہی علامہ میمن سے درخواست کی تھی کہ وہ اسلام کے ابتدائی دور کا کوئی تاریخی موضوع منتخب کر دیں۔ چنانچہ علامہ میمن نے ان کی خواہش پر یہ موضوع دیا۔ علامہ میمن خورشید صاحب کو بے حد چاہتے تھے۔ تحقیقی کام کے دوران خورشید صاحب گرمیوں کی چھٹیاں علی گڑھ میں گزارتے۔ ایک سال علامہ میمن چھٹیوں کے دوران اپنا گھر خورشید صاحب کے سپرد کر گئے تا کہ وہ بآسانی اپنا کام مکمل کر سکیں۔ اس بارے میں ڈاکٹر غلام مرسلین لکھتے ہیں:

> "ایک سال چھٹی ہونے سے پہلے میمن صاحب نے خورشید صاحب سے کہا کہ وہ چھٹیوں میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ راجکوٹ جا رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ خورشید صاحب چھٹیوں کے ایام ان کے گھر پر گزاریں لہٰذا خورشید صاحب نے ان کے مکان پر چھٹیوں بھر رہ کر ان کے حکم کی تعمیل کی۔ اس طرح ایک عرصے تک ملنے جلنے سے میمن صاحب کو خورشید صاحب کی طبیعت کا خوب تجربہ ہو گیا تھا اور ان پر اعتماد بھی ہو گیا تھا۔ لہٰذا جب بھی وہ علی گڑھ سے باہر کہیں جاتے تو اپنا پورا سامان سے بھرا گھر خورشید صاحب کی نگرانی میں چھوڑ کر چلے جاتے تھے۔ علامہ میمن .Ph.D کے مقالے کی اصلاح ہفتہ میں ایک بار کرتے تھے جس سے انھیں خورشید صاحب کی علمی صلاحیت اور استعداد کا اندازہ ہو گیا تھا۔ خورشید صاحب کہا کرتے تھے کہ انھوں نے لوگوں کی زبانی سنا تھا کہ میمن صاحب کہتے تھے کہ انھیں اپنے دو شاگردوں پر بہت فخر ہے: ایک سیّد محمد یوسف اور دوسرے خورشید احمد فارق"۔[۲۹]

علامہ میمن کے نامور شاگرد ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق ان کی علمی معاونت کا یہ واقعہ بیان کرتے ہیں:

> "علی گڑھ سے رخصت ہونے کے بعد استاد محترم سے میں پہلی بار اس وقت ملا جب کہ موصوف ۱۹۴۶ء میں آل انڈیا اورینٹل کانفرنس (All India Oriental Conference) میں شرکت کے لیے ناگپور تشریف لائے۔ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کانفرنس کے عربی شعبے کا معتمد تھا۔اس وقت مجھے یہ سعادت حاصل ہوئی کہ علامہ کی صحبت میں تین دن گزارنے کا موقع مل گیا۔

دورانِ گفتگو علامہ نے دریافت فرمایا:"صرف پڑھاتے ہو یا کوئی علمی و ادبی کام بھی کر رہے ہو؟" جب میں نے عرض کیا کہ میں نعت پر تحقیقی کام کر رہا ہوں تو خوش ہوئے اور کیفیت خیز انداز میں بے شمار نعتیہ اشعار سنا دیے، پھر نعت کی فنی حیثیت پر بصیرت افروز لیکچر دیا۔ یہ تین دن میری زندگی کے نہایت قیمتی ہیں۔ علامہ کے لیکچر نے میری تحقیقی نظر ہی بدل دی اور وہ کام کیا جو کتابوں کے مطالعے نے نہیں کیا تھا۔ جب مقالہ مکمل شائع ہوا تو احباب نے دریافت کیا" آپ کے مقالے کے حوالے کی کتابوں میں ایک بھی کتاب ایسی نہیں ہے جس سے معلوم ہو سکے کہ آپ نے مقالے کے خاکے کی تیاری میں اس سے مدد حاصل کی ہے"۔ میں نے عرض کیا" یہ مواد مجھے میرے استاد، علامۂ جلیل عبدالعزیز المیمنی کے لیکچر نے فراہم کیا جو مجھے کتابوں میں بھی نہ مل سکا"۔[۳۰]

۱۹۵۷ء میں پنجاب یونیورسٹی کی دعوت پر علامہ میمن لاہور پہنچے۔ لاہور آمد کا اصل مقصد بین الاقوامی مذاکرۂ اسلامی میں شرکت تھا۔ اس علمی مذاکرے میں شرکت کے لیے پروفیسر غلام احمد حریری بھی لائل پور (فیصل آباد) سے آئے۔ وہ علامہ میمن کی عربی زبان و ادب پر مہارت و شہرت کا ذکر سن چکے تھے۔ انھوں نے خواہش ظاہر کی کہ علامہ میمن سے شرف تلمذ حاصل کریں۔ اس حوالے سے وہ لکھتے ہیں:

"روزانہ مولانا کے ساتھ گھنٹوں ملاقات رہتی اور ان کے ادبی لطائف و ظرائف سے مستفید ہونے کا موقع ملتا۔ میری دلچسپی کو دیکھ کر مولانا بھی خصوصی شفقت فرمانے لگے۔ دورانِ گفتگو میں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں آپ کے ساتھ سلسلۂ تلمذ وابستہ کرنا چاہتا ہوں جس کی صورت یہ ہوگی کہ کتاب العمدہ لابن رشیق اور عقد الفرید لابن عبد ربہ کے بعض مقامات جو دورانِ مطالعہ میری سمجھ میں نہیں آئے، میں آپ سے سمجھنا چاہتا ہوں۔ آپ نے بخوشی اسے منظور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا اور چند نشستوں میں سب مشکلات حل کر دیں'' [۳۱]۔

ذہین اور محنتی طالب علموں پر وہ اسی طرح شفقت کا برتاؤ رکھتے اور اگر کسی طالب علم میں عربی زبان سے صحیح تعلق دیکھتے تو اسے زیادہ سے زیادہ آگے بڑھاتے۔ انھی طالب علموں میں ڈاکٹر ظہور احمد اظہر بھی ہیں جنھوں نے علامہ کے دو سالہ قیامِ لاہور (۱۹۶۴ء تا ۱۹۶۶ء) ان سے بھرپور استفادہ کیا بلکہ ڈاکٹریٹ کا مقالہ بھی انھی کے مشورے سے لکھا۔ وہ اس بارے میں لکھتے ہیں:

''ایک دن اچانک گویا ہوئے: تم کسی موضوع کا انتخاب کر کے میری نگرانی میں پی ایچ ڈی کے لیے کیوں رجسٹر نہیں کرا لیتے؟ اپنے خوابوں کی تعبیر کا احساس کر کے خوشی سے جھومتے ہوئے میں نے عرض کیا: مولانا! عرصہ دراز سے یہی تو میری زندگی کی تمنا اور خواہش ہے، اگر یہ موقع مل جائے تو یقیناً میں اپنے آپ کو خوش بخت ترین انسان تصور کروں گا۔

پھر موضوع بھی انھوں نے خود ہی طے فرما دیا اور مجھ کو محمد عبدالکافی الزوزنی کی حماسة الظرفاء من اشعار المحدثین و القدماء کے نادر مخطوطہ کی فوٹو کاپی عطا فرمائی۔ وہ مخطوطہ ان کو ترکی کے کسی ذاتی کتب خانہ میں ملا تھا۔ شاید وہ حماسة کے مجموعات میں تازہ ترین آخری دریافت تھی۔ الوحشیات اور ابوتمام طائی کی الحماسة الصغریٰ کے بعد میمن صاحب اس کو بارہویں حماسة شمار کرتے تھے اور میمن صاحب کی دریافت کردہ آخری تین حماسة کی مؤلفات میں سے وہ ایک تھی جس کی انھوں نے تحقیق کی اور ان کی حیات میں شائع ہوئیں'' [۳۲]۔

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر مذکورہ بالا موضوع پر تو پی ایچ ڈی نہ کر سکے کیونکہ یہ بعد میں پتہ چلا کہ کراچی یونیورسٹی ایک طالبہ، ڈاکٹر سیّد محمد یوسف کی نگرانی میں اس موضوع پر کام کر چکی تھیں۔ اس طالبہ نے جس مخطوطہ پر کام کیا وہ بھی علامہ میمن ہی کا فراہم کردہ تھا۔ بالآخر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر نے علامہ میمن کے مشورے سے القرط علی الکامل للمبرد پر Ph.D. کا کام مکمل کیا۔

اس تحقیقی کام کے دوران جوں جوں وقت گزرتا رہا، علامہ میمن کی شفقت اور سرپرستی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اضافہ ہوتا رہا۔اس بارے میں ڈاکٹر ظہور احمد اظہر لکھتے ہیں:

''وقت کے ساتھ حجاب اور تکلف کے پردے اٹھے تو میمن صاحب کے گھر آمد و رفت کے سلسلہ میں بھی اضافہ ہو گیا۔صبح و شام بلکہ رات بھی اطلاع یا بغیر اطلاع پہنچ جاتا تو خوش دلی سے استقبال کرتے بلکہ میری آمد سے راحت محسوس کرتے، تحقیقی کام سے متعلق مشکل سوالات کے جواب میں کوئی تردد و تکلف نہ ہوتا بلکہ عاریتاً کتابیں بھی مرحمت فرما دیتے جو ان کے نزدیک بہت بڑی بات تھی اور مستعار لینے والے کے لیے گویا علمی ذوق و اعتبار کی سند! لیکن مستعار کتابوں کو کبھی بھولتے نہ تھے، اس لیے کہ ان کو اپنی سعادت مند اولاد، مخلص اصدقاء و احباب کی طرح عزیز رکھتے تھے۔وقتِ مقررہ پر ان کی واپسی بھی ضروری تھی ورنہ یہ کہتے ہوئے یاد دلاتے ''پرانی کتاب واپس لاؤ کہ نئی کے مستحق بنو''۔

اسی مضمون میں، علامہ میمن کی مزید عنایات اور تحفۃً دی گئی کتب کے بارے میں ڈاکٹر ظہور احمد اظہر لکھتے ہیں:

''میمن صاحب کے پاس عرب علماء وفضلاء اور ناشرین کی طرف سے نئی کتابیں آتی رہتی تھیں، ان میں سے کئی انھوں نے مجھے بھی ہدیتاً دیں۔اسی طرح خود اپنی تالیفات میں سے ابو العلاء وما الیہ، الوحشیات لابی تمام، المقصور و الممدود للفراء، التنبیهات لعلی بن حمزة البصری عنایت فرمائیں۔الوحشیات کے پہلے طبع کا پہلا نسخہ آیا تو میں نے ایک رات کے لیے عاریتاً مانگا، تاثر سے بولے ''بلکہ تین رات کے لیے اس کو اپنے پاس مہمان رکھو، تین دن سے زیادہ میزبان کے ہاں مہمان کا قیام جائز نہیں۔ میں نے اس نسخہ کا مطالعہ کر لیا ہے اور حاشیوں پر اس کے اغلاط کی تصحیح لکھ کر زکوۃ ادا کر دی ہے۔ یہ میرا معمول ہے کہ جب بھی کوئی کتاب پڑھتا ہوں تو اس کی زکوۃ دے کر اس کا حق ادا کرتا ہوں۔یاد رکھو کہ کوئی مؤلف و محقق اپنی کتاب کے پہلے نسخے سے محروم ہونا پسند نہیں کرتا، خیر! لے جاؤ اور مطالعہ کر کے واپس لاؤ۔ جب دیگر نسخے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئیں گے تو ان میں سے ایک کے تم حقدار ہو گے لیکن یہ نسخہ قابلِ واپسی عاریتاً ہے جس کی ذمہ داری تمہاری گردن پر ہے۔" ۳۳

اس سے پتہ چلتا ہے کہ کتابوں کے معاملے میں علامہ میمن اگر فیّاض تھے تو محتاط بھی تھے۔

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ میمن کی شفقت اس حد تک بڑھی کہ مطبوعات ہی نہیں مخطوطات و دیگر قیمتی مواد بھی ان کے حوالے کر دیتے، وہ لکھتے ہیں:

"میرے ساتھ میمن صاحب نے کبھی کسی چیز میں بخل سے کام نہیں لیا خواہ اس کا تعلق ان کے علم سے ہو یا ان کی یادداشتوں میں مکتوب معلومات سے، یا بیرون ملک درآمد کردہ نادر مخطوطات کے تصویری نسخوں سے جن کے لیے انھوں نے اپنی جیب خاص سے بھاری مصارف کیے تھے، یا ان نفیس کتابوں سے جن کو وہ جان سے زیادہ عزیز رکھتے تھے" ۳۴

اسی دور میں قیام لاہور کے دوران ڈاکٹر خورشید رضوی صاحب نے بھی عربی زبان وادب میں علامہ میمن سے خوب استفادہ کیا۔ وہ علامہ کی شفقت کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"عربی زبان وادب سے میرے گہرے شغف کی بنا پر وہ مجھ پر خصوصی شفقت فرمانے لگے۔ امالی ابن درید کی ایک مائیکروفلم ان کے پاس تھی۔ میں نے دلچسپی کا اظہار کیا تو بے جھجک میرے حوالے کر دی۔ حیرت کی بات ہے کہ انھوں نے اس سلسلے میں کسی احتیاط کا مظاہرہ نہ کیا" ۳۵

ڈاکٹر خورشید رضوی علامہ میمن کی شفقت اور تعلق خاطر کا ایک اور یادگار واقعہ یوں بیان کرتے ہیں:

"مجھے ان کی شفقت کا ایک اور واقعہ بھی یاد رہے گا۔ ایک روز شام کو معمول کے مطابق پہنچا تو کوٹھی کے ایک چھوٹے سے بغلی کمرے میں لیٹے حقہ پی رہے تھے۔ کہنے لگے بھئی اچھا ہوا آپ آ گئے۔ آپ سے ایک ضروری بات کرنا تھی، ہمارے ہاں شعبۂ عربی میں ایک لیکچرار کی اسامی خالی ہے، اس کے کئی امیدوار ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حمید احمد خاں صاحب وائس چانسلر مجھ سے پوچھ رہے تھے کہ کیا کوئی مناسب آدمی مل گیا ہے؟ میں نے کہا: ایک آدمی نظر میں تو ہے مگر مشکل یہ ہے کہ وہ امیدوار نہیں ہے۔ انھوں نے کہا آپ اس کی پروانہ کریں، اگر وہ رضامند ہو تو کوئی نہ کوئی صورت نکالی جا سکتی ہے۔ تو بھی میرا اشارہ آپ کی طرف تھا۔ اب آپ بتائیں کہ کیا آپ یونیورسٹی میں آنا پسند کریں گے؟ میں نے عرض کیا کہ سب سے پہلے تو آپ کے حسنِ ظن پر سراپا سپاس ہوں جو میرے لیے بہت بڑی سند کی حیثیت رکھتا ہے۔ تاہم دو ایک باتیں میرے لیے باعث تردد ہیں۔ ایک تو میں سرکاری ملازمت میں ہوں، وہ چھوڑنی پڑے گی۔ فرمایا: اس کی فکر نہ کریں، جو کچھ فوائد اس کے اب تک ہوئے ہیں وہ آپ کی تنخواہ میں شامل ہو جائیں گے۔ میں نے عرض کیا: ''دوسری بات ذرا نازک ہے، ہمارے ہاں یونیورسٹیوں کی فضا میں بالعموم سیاست کاری اور جوڑ توڑ کا غلبہ نظر آتا ہے اور میری طبیعت کو اس سے مناسبت نہیں''۔ یہ سنتے ہی لیٹے لیٹے اٹھ بیٹھے اور دوٹوک انداز میں فرمایا: ''یہ آپ نے بالکل ٹھیک کہا، یہ آپ کے بس کا روگ نہیں، مجھ ستر برس کے بوڑھے کا گزارا یہاں دشوار ہے، بھلا آپ کس کھیت کی مولی ہیں، نا بھئی نا آپ وہیں ٹھیک ہیں'' ۳۶ ؎

اس سے ثابت ہوا کہ علامہ میمن طلبہ و قریبی احباب کو ایمان داری سے مشورے دیتے اور ان کی ترقی کے خواہاں رہتے تھے۔ ان کا معاملہ ان اساتذہ کا سا نہیں تھا جو محض کلاس روم تک طلبہ سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ کلاس سے باہر بھی وہ ان پر شفیق اور مہربان تھے اور ان کی صحت و عافیت کے خواہاں۔ اگر ان کا شاگرد بیمار ہوتا تو وہ خود چل کر اس کی اقامت گاہ یا ہوسٹل تک جاتے اور اس کی خیر و عافیت بھی پوچھتے اور قیمتی مشورے بھی دیتے۔ اس بارے میں ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب ۱۵ر مئی ۱۹۴۴ء کی ڈائری میں لکھتے ہیں:

''پرسوں سے میری طبیعت خراب تھی۔ آج جب کہ میں طبیہ کالج کو دوا لینے جا چکا تھا تو استاد صاحب بیمار پرسی کے لیے کمرے میں تشریف فرما ہوئے لیکن مجھے غیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاضر دیکھ کر واپس چلے گئے۔ اس کے فوراً بعد میں واپس آیا۔ استاذ صاحب کے متعلق معلوم ہوا کہ آئے تھے، میں نے سمجھا کہ ابھی استاذ صاحب شاید لائبریری میں ہوں گے اور میں فوراً وہاں پہنچا، استاذ صاحب موجود تھے، آپ نے صحت کے متعلق پوچھا۔ اس کے بعد اور باتیں ہوتی رہیں''۔[۳۷]

اسی طرح کا ایک واقعے کے راوی ڈاکٹر ریاض الرحمٰن شروانی ہیں۔ اس بارے میں سلمیٰ شروانی لکھتی ہیں:

''مولانا اپنے شاگردوں سے نہایت شفقت اور خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ ایک دفعہ کا واقعہ انھوں (ریاض الرحمٰن شروانی) نے نقل کیا ہے کہ اپنے گھر جاتے ہوئے جب وہ آفتاب ہوسٹل سے گزرے اور بیماری کی وجہ سے اوپری منزل پر شیروانی صاحب کے کمرے تک نہ آسکے تو ان کو نیچے بلا کر خیریت پوچھی اور تب اپنے گھر کو گئے''۔[۳۸]

علامہ میمن کی عادت تھی کہ ذہین اور محنتی طالب علموں کی نہ صرف بھرپور مدد کرتے بلکہ بلند الفاظ میں ان کی حوصلہ افزائی بھی کرتے۔ عربی لغت نگاری پر ایک خطبے کے دوران دمشق کی ایک طالبہ کا ذکر کیا جس نے ابوعبید قاسم بن سلام کی کتاب مشکلات الحدیث پر بڑی محنت سے تحقیق کی تھی اس طالبہ کے بارے میں فرمایا:

''دمشق میں ایک لڑکی ہے نوجوان، وہ غالباً دس برس یا زیادہ ہو گئے ہوں گے اس کتاب کے پیچھے پڑی ہوئی ہے اور جب میں دمشق جاتا ہوں ضرور ملتی ہے اور وہاں ایک نسخہ تین سو کچھ اوپر ہجری ہے اس کتاب کا اور اس کے پیچھے اس نے اپنی جان لڑا دی ہے اور جتنی کتابیں غریب الحدیث پر لکھی گئی ہیں، ان تمام کتابوں سے اس نے مدد لی ہے اور دمشق کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کتاب کو وہ چھاپے گی بھی چنانچہ اعلان بھی ہو چکا ہے۔ خدا اس کو توفیق دے۔ وہ اس کام کو مکمل کر چکی ہے اور کافی دن ہو گئے ہیں اور بہت ہی عالمانہ انداز سے کام کیا ہے، اس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے اور میرا تو یہ خیال ہے دنیا کی مسلمان لڑکیوں میں وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے اوّل رہے گی جس نے علم کے لیے اتنی جان پیل دی ہے''۔[۳۹]

ڈاکٹر مختارالدین احمد صاحب نے اپنے مکتوب مورخہ ۳ نومبر ۲۰۰۹ء بنام راقم میں تحریر فرمایا کہ ان کے خیال کے مطابق یہ طالبہ سکینہ الشہابیہ ہوں گی جنھوں نے بعد کو مجمع اللغة العربية سے ابن عساکر کی تاریخ دمشق کے متعدد مجلّات شایع کیے۔

طلبہ کو مشورے

ذکر آچکا کہ علامہ میمن اپنے عزیز طلبہ کی علمی و عملی ترقی کے خواہاں رہتے تھے۔ ان کا تعلق نہ صرف استاذ کا بلکہ ایک شفیق بزرگ کا ہوتا۔ دورانِ سیر اور دورانِ ملاقات وہ اپنے عزیز طالب علموں کو نہایت قیمتی مشورے دیتے۔ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب اس بارے میں علامہ کے اقوال نقل کرتے ہیں:

''استاد نے فرمایا کہ میں آپ کو علم کا ایک خلاصہ اور راز بتاتا ہوں، وہ یہ کہ:

۱۔ علم کو کتابوں کے مقابلے سے وسیع اور پختہ کرو، جو کچھ ہے وہ مقابلہ ہے بشرطیکہ مقابلہ غائر نظر سے کیا جائے، اس سے اصل حقیقت، مصنفوں کا علم میں درجہ، ان کی غلطیاں وغیرہ سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔

۲۔ کسی کتاب کو حقیر مت سمجھو اور ضرور اس کو دیکھو کیونکہ نسبتاً دوسری تصنیف سے گھٹیا ہو لیکن جس وقت و ماحول میں وہ لکھی گئی ہے، اس میں دوسری نہیں لکھی گئی۔ اس وجہ سے بہت سے فائدے اس کے مطالعے سے حاصل ہوں گے''۔[۴۰]

طلبہ کو مشوروں کے بارے میں ڈاکٹر نبی بخش بلوچ نے ۲۶ رجنوری ۱۹۴۳ء کی علامہ میمن کی تقریر کے بعض نکات نقل کیے ہیں۔ یہ تقریر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں علامہ میمن کی پروفیسر کے عہدے پر تقرری کے موقع پر طلبہ کے سامنے کی گئی۔ طلبہ نے اس خوشی کے موقع پر علامہ میمن کے اعزاز میں چائے پارٹی کا اہتمام کیا تھا:

''۱۔ فرمایا: میں نے اپنی پچھلی ۲۹ سال کی زندگی میں کبھی کام کرنے سے گریز نہیں کیا، جس حالت میں رہا، خواہ تنخواہ تھوڑی تھی یا زیادہ، تصنیف کا کام لگاتار اسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محنت سے کرتا رہا۔

۲۔ فرمایا کہ علمی سلسلے کے آدمی میں ظاہری تکلفات کی کمی لازمی ہے۔ اگر وہ اپنی ظاہری حالت، لباس، فیشن اور ہر جگہ آنے جانے اور ٹانگ اڑانے کی کوشش کرے گا تو چاہے اور کتنی ہی شہرت اس کو حاصل ہو جائے لیکن اس کو ''علم'' نہیں مل سکتا۔

۳۔ فرمایا کہ میں نے کبھی خود کو عالم نہیں سمجھا۔ اگر میں خود کو عالم سمجھتا تو یقیناً مجھ میں کام کرنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی اور یہ ظاہر ہے کہ چاہے کوئی شخص کتنا ہی باخبر کیوں نہ ہو لیکن لازمی ہے کہ اس کی معروفات کے مقابلے میں اس کی مجہولات زیادہ ہوں گی تو بس اگر یہ حال ہے تو ہمیں کوئی حق نہیں کہ خود کو ''عالم'' تصور کر کے اپنی جستجو کو ختم کر لیں۔

۴۔ میں نے یہ کبھی نہیں مانا کہ کوئی خاص انسان مثلاً ایک گوری چمڑی والا علم میں زیادہ فضیلت حاصل کر سکتا ہے کیونکہ فطرت نے ہر انسان کو کافی دماغ و وسائل دیے ہیں کہ کام کرے۔ فرمایا کہ آپ یہ کبھی مت سوچیں کہ علم عربی میں آپ کسی طرح یورپی مستشرقین سے کم ہیں، سب محنت کا پھل ہے۔ یورپی مستشرقین علم عربی کو دو تین مقاصد کے لیے پڑھتے ہیں: ۱۔ اپنے قومی استعمار کے لیے، ۲۔ علمی فائدے کے لیے ۳۔ اس علم میں اپنی یادگار چھوڑنے کے لیے مثلاً مارغیولوث عربی کا عالم تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ کرسچین مشن کا بڑا لیڈر تھا۔ اس مشنری کام کی خدمت کے لیے اس نے بڑے ناپاک الزام اسلام پر لگائے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ چاہے یہ الزام جھوٹے ہوں تو کیا، صحیح ہوں تو کیا لیکن پڑھنے والے میری علمی طاقت کی وجہ سے ضرور اس کو وقعت دیں گے۔

۵۔ فرمایا کہ انسان کو چاہیے کہ کام کرتا رہے۔ آپ کو چاہیے کہ علم کے لیے خود کو وقف کر دیں اور اس خیال کو کبھی اپنے اندر نہ آنے دیں کہ آپ کو بڑی تنخواہ ملے یا آپ اونچے ہو جائیں یا لذیذ طعام کھائیں۔ رزق اللہ پر ہے، ہر حالت میں کام کرتے جائیں''۔[۱۶۱]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح ۷ رنومبر ۱۹۴۳ء کی ڈائری میں ڈاکٹر بلوچ صاحب تحریر فرماتے ہیں:

''ایک دن فرمایا کہ علم کو علم کی خاطر پڑھیں، جس علمی کوشش میں دنیاوی مقاصد مضمر ہوتے ہیں وہ علم گندا ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ میں نے علم کسی ذاتی مقصد یا غرض کے لیے کبھی نہیں سیکھا البتہ علم کے طفیل جو کچھ اللہ پاک نے دیا اس کو بخوشی قبول کر لیا۔

ایک دن فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی بھی فن میں گہرا اترے تو اس کو ماہرینِ فن کی غلطیاں بھی نظر آ جائیں گی۔ اپنی مثال دی کہ چونکہ ادبِ عربی کے گوشے گوشے کو میں ٹٹول چکا ہوں لہٰذا ایسے بڑے امام ادب جیسے مفضل الضبی، ابوعلی قالی، ابوعبید بکری وغیرہ کی فروگزاشتیں نیز نظر آ گئیں''[۴۲]۔

علامہ میمن تمام عمر قابل رشک صحت کے مالک رہے۔ وہ اس سلسلے میں اپنے شاگردوں کو بھی صحت مند زندگی گزارنے کے حوالے سے قیمتی مشورے دیتے۔ اس بارے میں ڈاکٹر نبی بخش بلوچ لکھتے ہیں:

''استاذ صاحب نے فرمایا کہ جوانی میں جبکہ انسان شہرت نہیں حاصل کرتا، اس وقت تک اس کو خدمت کا معاوضہ بھی کم ملتا ہے، اس وقت چاہیے کہ وہ فوراً جو کچھ ملے، اپنی جان پر خرچ کر دے اور بچانے کا غم نہ پالے تاکہ اس کی صحت وغیرہ ٹھیک رہے۔ جیسے جیسے دن گزرتے جائیں گے، اس کی شہرت بڑھتی جائے گی اور معاوضہ بھی زیادہ ملنے لگے گا، اس وقت نیز فاضل پیسہ بچانے کی فکر کرے''[۴۳]۔

یاد رہے کہ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب نے علامہ میمن کے اقوال ان سے سن کر اپنی یادداشت کے نتیجے میں قلمبند کیے تھے اس لیے یہ حرف بہ حرف علامہ میمن کے الفاظ نہیں البتہ مفہوم یہی ہے۔ پاکستان منتقل ہو جانے کے بعد بھی علامہ میمن کراچی سے اپنے بیٹوں کے پاس حیدرآباد (سندھ) جاتے رہتے تھے جہاں ان کے عزیز شاگرد ڈاکٹر نبی بخش بلوچ ان سے نہایت اکرام سے پیش آتے۔ مورخہ ۱۱ رجون ۱۹۵۶ء کی ڈائری میں بلوچ صاحب نے علامہ میمن کی نصیحت یوں درج کی:

''فرمایا کہ زندگی میں اگر کام کرنا ہو تو ان باتوں کا خیال رکھیں: عورت کے پیچھے نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑ جائیں، کھانے کے پیچھے نہ پڑ جائیں، زندگی میں غم آتے رہیں گے لیکن غم غلط کرنے کے راستے نکالیں اور دنیا بھر کا غم نہ پالیں۔کھانے کے سلسلے میں شعر پڑھا اور لکھا

أفدت بهجران المطاعم صحة

فما بي من داء يخاف ولا جبن" للمعرّی [۴۴]

اسی طرح ڈاکٹر مختار الدین احمد صحت کے بارے میں علامہ میمن کی نصیحت لکھتے ہیں:

''وہ صحت کا بہت خیال رکھتے تھے۔مجھے سمجھاتے تھے کہ صبح کی سیر ضروری ہے لیکن علی گڑھ والوں کی طرح شام کو بھی کمرے پر نہ رہیے، سیر کے لیے نکل جایا کیجیے۔وہ یہ بھی فرماتے تھے کہ ہر وقت مطالعہ اور ہمہ وقت علمی باتوں میں مشغول نہیں رہنا چاہیے یعنی پاسبانِ عقل و دانش کو کبھی کبھی تنہا بھی چھوڑ دینا چاہیے''[۴۵]۔

اچھی صحت برقرار رکھنے اور پیدل چلنے کے فوائد کے بارے میں ایک مرتبہ علامہ میمن کا یہ قول ڈاکٹر احمد خان صاحب نے راقم سے بیان کیا:

''انسان کے جسم کے دو حصے ہیں، ایک دھڑ کا اوپر والا حصہ اور ایک نیچے والا۔اوپر والے حصے کو تندرست اور ٹھیک رکھنے کے لیے جتنا نیچے والے حصے کو چلاؤ گے اتنا ہی اوپر والا حصہ تندرست اور ٹھیک رہے گا''

کتابوں سے محبت

علامہ میمن کو ایام طالب علمی سے ہی کتابوں سے شدید محبت تھی۔انھوں نے اپنی ذاتی محنت اور وسیع تعلقات کی بنا پر ایک نادر اور قیمتی کتب خانہ قائم کر لیا تھا۔وہ اپنا قیمتی وقت کتابوں کے ساتھ اور علمی و تحقیقی اشغال میں صرف کرتے۔اگر ملک سے باہر جاتے تب بھی زیادہ سے زیادہ وقت کتب خانوں میں صرف کرتے۔آج برصغیر پاک و ہند کا شاید ہی کوئی عالم اور محقق ہوگا جس نے علامہ میمن کی طرح نہ صرف برصغیر بلکہ عالم اسلام کے مختلف کتب خانوں سے استفادہ کیا ہو۔علامہ میمن نے کن کن کتب خانوں سے استفادہ کیا تھا، اس کی کچھ تفصیل انھوں نے ہفت روزہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبار جہاں کراچی کو انٹرویو میں یوں بیان فرمائی:

"میں نے برصغیر کے تقریباً سب ہی کتب خانے دیکھے ہیں جن میں سرکاری اور ذاتی کتب خانے شامل ہیں۔ساتھ ہی قسطنطنیہ کے ایک سو چھوٹے اور بڑے کتب خانے،مصر کا دار الکتب اور کتب خانہ الازھر،اسکندریہ کے کتب خانوں کے علاوہ بیت المقدس کا کتب خانہء خلدیہ (افسوس جو آج یہودیوں کے قبضے میں ہے)،دمشق کا کتب خانہء ظاہریہ اور بے مثال کتب خانہء مجمع العلمی العربی،بغداد کا کتب خانہء اوقاف،کتب خانہء کاظمیہ،تیونس کے کتب خانہء صادقیہ،کتب خانہء طاہر ابن عاشور۔لیکن ترکی کے کتب خانے بہت بھاری ہیں،انگورہ کا کتب خانہ بے مثال کتب خانہ ہے،اس کے بعد قسطنطنیہ کے کتب خانے ہیں۔ترکوں کو کتابیں جمع کرنے کا جنون تھا۔بڑا ظلم ہوگا اگر ترکی کے ان احسانات کو مسلمان فراموش کریں گے۔ترکی کے بادشاہوں کے علاوہ وزراء وغیرہ نے بھی،جب یہاں اسلامی جواہر پارے لٹ رہے تھے ان کو سینے سے لگایا،نادر کتابوں کی نقلیں رکھنے میں کوتاہی نہیں کی۔مجھے معلوم ہوا تھا کہ ہر رئیس اس زمانے میں کتابیں جمع کراتا اور جو کتابیں اس کو نہ مل سکتی تو وہ دوسرے کتب خانوں سے نقل کروا کر رکھتا۔اس قسم کے دس بارہ نقل شدہ نسخے . جو گیارھویں صدی ہجری کے آس پاس کے ہیں ان کتب خانوں میں ملتے ہیں۔استنبول میں کوپرولو کتب خانہ اور انکی نسل میں احمد پاشا اور محمد پاشا کے کارنامے کس کو یاد ہوں گے،وہاں پرانے نسخے،بعض دستخط شدہ مسودے تصحیح شدہ بے حساب ملیں گے۔"[۶۴]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوش مزاجی اور زندہ دلی

جن لوگوں نے علامہ میمن کی آنکھیں دیکھی ہیں وہ آج بھی ان کی معلومات افزا گفتگو اور پرلطف مجالس کا ذکر کرتے ہیں۔ دنیا کے زیادہ تر ذہین انسانوں کو فطری طور پر مزاح کا عنصر بھی وافر ملتا ہے، علامہ میمن کا بھی یہی معاملہ تھا۔ علامہ میمن کی زندگی سادگی کا نمونہ تھی، وہ تکلفات کو پسند نہیں کرتے تھے، اسی طرح ان کی گفتگو میں بھی بے تکلفی کی شان پائی جاتی اور اسی بے تکلفی کی وجہ سے گفتگو میں بعض ایسی باتیں بھی کہہ جاتے جو عام لوگوں کے لیے کہنا خاصا مشکل ہوتا ہے۔

علامہ میمن کے عزیز شاگرد ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ ان کی پرلطف مجالس کے حوالے سے قیامِ علی گڑھ کے دور کا ایک واقعہ یوں نقل کرتے ہیں:

> ''ان قریبی صحبتوں میں استاد کی گفتگو سن کر محسوس ہوا کہ وہ شگفتہ طبع کے مالک تھے اور ان کی غیر رسمی گفتگو میں اعلیٰ ظریفانہ انداز ہوتا تھا۔ ایک دن بدستور ہم قلعے کی طرف والے راستے پر جا رہے تھے، شدید گرمی کا دن تھا، شیروانی کے نیچے پاجاما پسینہ پسینہ ہو رہا تھا۔ اس وقت ہمارے سامنے ایک لالہ جی جا رہے تھے اور دھوتی لنگوٹی باندھے ہوئے تھے۔ دھوتی کا کنارہ ایک ہاتھ میں دبا رکھا تھا اور ہاتھ کو ہلاتے جاتے تھے جس سے دھوتی کے اندر کافی کشادگی آجاتی تھی۔ اس پر میں نے استاذ سے عرض کیا کہ قبلہ پاجامے کی نسبت دھوتی کافی کھلی ہوئی اور ہوادار ہے۔ جواب میں تصدیق فرماتے ہوئے میسون بنت بحدل (اعرابی بیوی جس کو امیر معاویہ نے محل میں آرام سے رکھا تھا لیکن وہ اپنے بادیہ نشینوں کے ہوادار گھروں کو یاد کرتی تھی) کا مندرجہ ذیل شعر پڑھ کر کہا کہ یہ میسون بنت بحدل کے اس گھر کی مانند ہے جس میں ہوائیں چلتی رہتی ہیں:
>
> لبیت تخفق ارواح فیہ
>
> احب الی من قصر منیف''[47]

مستشرقین کے بارے میں علامہ میمن بڑی سخت رائے رکھتے تھے۔ وہ نہ صرف ان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اغلاط، ان کے حربوں سے واقف تھے بلکہ اپنے تلامذہ کے آگے ان کی اغلاط کا ذکر بھی کرتے تھے۔ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب نے راقم سے ایک ملاقات کے دوران فرمایا کہ علامہ میمن کی انھی گفتگوؤں سے ان کے اور دیگر تلامذہ کے دل سے مستشرقین کا علمی رعب دور ہو گیا۔ پی ایچ ڈی (ڈاکٹریٹ) کی ڈگری رکھنے والوں کے بارے میں ازراہِ مذاق علامہ اقبال کا مصرع ذرا تبدیل کر کے فرماتے:

اگر بہ اُو نہ رسیدی تمام پی ایچ ڈی است

نیز عموماً وہ یہ بھی فرماتے

دکتور دکاترہ خرٌ و خچاچرہ

علامہ میمن کے علی گڑھ میں دورانِ قیام اردو نامور انشا پرداز مولانا محمد حسین آزاد کے پوتے آغا طاہر بھی وہیں مقیم تھے۔ ان کی عادت تھی کہ اپنا نام مولانا آزاد کی نسبت سے ہمیشہ ''طاہر نبیرۂ آزاد'' لکھتے تھے۔ علامہ میمن انھیں ازراہِ مذاق ''طاہر بٹیرۂ آزاد'' کہتے تھے۔ اسی طرح علی گڑھ میں علامہ میمن کے مکان کے نزدیک پروفیسر حبیب (تاریخ دان) رہتے تھے لیکن بعض مخصوص خیالات کی بنا پر علامہ میمن کی ان سے ان بن رہتی تھی۔ علامہ میمن ازراہ مذاق ان کا نام یوں لیتے: حبیب بروزنِ خبیث۔

ایک مرتبہ مستشرقین سے متعلق اپنے شاگرد پروفیسر سیّد محمد سلیم سے فرمایا:

''جرمن مستشرق فلوگل نے عربی ادب کی تاریخ لکھی ہے۔ ساری عمر اس کو یہ بات معلوم نہ ہو سکی مشہور عربی شاعرہ کا خنساء (خائے شخذ) ہے حنساء (حائے حطّی) نہیں ہے۔ فرمایا: پروفیسر نکلسن نے اقبال کی مثنوی اسرار و رموز کا انگریزی ترجمہ کیا ہے۔ ایک مقام پر اقبال کا مصرعہ ہے

چوں طفلے ز نے مرکب کند

(بچے ٹانگوں کے درمیان لکڑی ڈال کر گھوڑا بنا کر کھیلتے ہیں)

اقبال کا اشارہ اسی طرف ہے (انگریزی ادب میں بھی Wooden Horse کا تصور موجود ہے) مگر نکلسن نے ''زنے مرکب کند'' پڑھا اور بڑا گندہ مفہوم لیا۔ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکلسن کو ہمیشہ یکے از خچاچرانِ انگلستان کے الفاظ سے یاد کرتے تھے ۔ پروفیسر براؤن کے متعلق کہتے تھے کہ اس کو عربی کی ''ع'' بھی نہیں آتی ۔ مارگولیتھ کو ''مار گولی'' کہتے تھے ۔ ڈاکٹر طٰہٰ حسین کو بھی سخت سست کہتے تھے ۔ اسلام کے دشمن اور ملاحدہ سے انھیں سخت نفرت تھی''۔[۴۸]

اسی مضمون میں پروفیسر سیّد محمد سلیم علامہ میمن کے قیامِ قاہرہ کے دو دلچسپ واقعات انھی کی زبانی بیان کرتے ہیں:

''میں قاہرہ کی گلیوں میں عبدالرحمٰن عزام ـ سیکرٹری جنرل عرب لیگ کے ہمراہ جا رہا تھا ۔ چند لڑکوں نے میرے اوپر کنکریاں پھینکیں، مجھے بڑا ناگوار گزرا مگر عبدالرحمٰن کھلکھلا کر ہنس پڑے، مجھے اور بھی حیرت ہوئی ۔ انھوں نے بتایا کہ آپ کے سر پر ترکی ٹوپی ہے، آپ کے چہرہ پر داڑھی ہے، اس لیے یہ عرب بچے آپ کو یہودی سمجھ رہے ہیں ۔ میں نے کہا: ہندوستان کے علماء تو یوں ناراض ہیں کہ یک مشت چار انگل سے ڈاڑھی کم ہے اور یہاں کے بچے لمبی ڈاڑھی کی وجہ سے یہودی سمجھ رہے ہیں، عجب معاملہ ہے ۔ عرب علماء بہت چھوٹی ڈاڑھی رکھتے ہیں ۔ میں جب تک قاہرہ میں رہا، جمعہ نئی مسجد میں پڑھتا تھا ۔ ایک مرتبہ ایک مسجد میں گیا، وہاں امام خطبہ دے رہا تھا، ننگی تلوار ہاتھ میں تھی، وہ کہتا تھا کہ جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی مخالفت کرے گا، میں اس کا سر قلم کردوں گا اور لطف کی بات یہ کہ اس کی ڈاڑھی صاف تھی''۔[۴۹]

علامہ میمن کے مزاج میں تکلف نہیں تھا ۔ وہ بے تکلفی میں اپنے تلامذہ کو دلچسپ واقعات سناتے جن میں دوسروں کے علاوہ خود ان کی زندگی کے واقعات بھی شامل ہوتے ۔ ایک مرتبہ انھوں نے مطالعے کے دوران انہماک کا یہ دلچسپ واقعہ سنایا جسے پروفیسر سیّد رفیع الدین بیان فرماتے ہیں:

''ایک روز فرمایا: ''سمجھتے ہو کہ زندگی میں کامیابیاں اور بلندیاں یونہی خود بخود مل جاتی ہیں، اس کے لیے تن من دھن سب کچھ لگا دینا پڑتا ہے ۔ اس میں انہماک ایسا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کہ پھر دوسری باتیں انسان بھول جائے" چنانچہ مثال کے طور پر اپنی محنت اور کوشش کا قصہ سنایا اور فرمایا: "میں ایک روز کسی اہم مسئلے میں کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا، پیشاب کی حاجت ہوئی مگر انہماک ایسا تھا کہ میں اپنی جگہ سے اٹھ نہ سکا، آخر سمجھ لو کہ کیا ہوا ہوگا"[50]۔

علامہ میمن روزمرہ گفتگو میں بھی علمی نکات کے ساتھ ساتھ دلچسپ فقرے اور دلچسپ واقعات بیان کرتے جن سے ان کی ذہانت اور حاضر جوابی کا مظاہرہ ہوتا۔ اسی طرح کا ایک واقعہ ڈاکٹر ظہور احمد اظہر بیان کرتے ہیں:

۱۹۶۴ء میں پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام عربی کانفرنس میں شرکت کرنے علامہ میمن پہنچے، کسی نے ان کے ہاتھ میں چھڑی دیکھ کر پوچھا: آپ نے بھی لٹھیا سنبھال لی؟ علامہ میمن نے فوراً یہ دلچسپ جواب دیا: نعم! العصا لمن عصٰی (ہاں! نافرمان کے لیے ڈنڈے کے طور پر)[51]۔

علامہ میمن کے دوسرے قیام لاہور (۱۹۶۴ء تا ۱۹۶۶ء) کے دوران ڈاکٹر خورشید رضوی کو ان سے ملاقاتوں اور استفادے کے خوب مواقع حاصل ہوئے۔ وہ روزانہ شام کی سیر کے دوران ان کے ساتھ ہوتے اور علامہ کی انسائیکلوپیڈیائی معلومات سے مستفید ہوتے۔ یہاں ہم ڈاکٹر خورشید رضوی کے بیان کردہ علامہ میمن کی ذہانت، بذلہ سنجی اور زبان دانی کے بعض واقعات تحریر کرتے ہیں:

"ایک روز میں نے کسی کتاب کے بارے میں کہہ دیا کہ "پڑھنے والی کتاب ہے"۔ اس پر ان کی طرف سے فوراً کچھ یوں جواب آیا: "ارے، ارے، یہ کیا کہا آپ نے۔ ارے بھائی آپ تو امروہے کے ہیں، کیا امروہے میں یہ اردو بولی جاتی تھی؟ "پڑھنے والے" تو آپ ہیں۔ کتاب "پڑھنے والی" کیسے ہوگئی؟ بھائی "پڑھنے کی کتاب" کہیے "پڑھنے کے لائق" کتاب کہیے وغیرہ وغیرہ"[52]۔

ڈاکٹر خورشید رضوی علامہ میمن سے سنا ذہانت کا ایک دلچسپ واقعہ یوں بیان کرتے ہیں:

"کاتب اصفہانی عماد الدین نے ایک روز القاضی الفاضل عبدالرحیم کو گھوڑے پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوار دیکھا تو یہ عجیب جملہ بولا: ''سر فلا کبابك الفرس ''(جاؤ سدھارو، خدا کرے تمہارا گھوڑا لغزش نہ کھائے)۔ندرت یہ تھی کہ اس پورے جملے کو اگر الٹ دیں تب بھی یہی جملہ باقی رہتا ہے۔القاضی الفاضل نے خداداد فراست سے فوراً اس نکتے کو بھانپا اور برجستہ جواب دیا: ''دام علا العماد'' (خدا کرے عماد کی بلندی ہمیشہ قائم رہے)۔اس میں ایک طرف عماد اصفہانی کے لقب کی رعایت ہے، پھر عماد ستون کو بھی کہتے ہیں چنانچہ اس کی بلندی کی دعا میں ایک معنوی رعایت ہے۔علاوہ ازیں اس جملے کو بھی اگر الٹ دیں تو جوں کا توں رہتا ہے'' ۵۳؎

اندلس کے ایک قاضی صاحب کا یہ دلچسپ واقعہ علامہ میمن نے خورشید رضوی صاحب سے یوں بیان کیا:

''اندلس کے شہر لوشہ میں ایک قاضی صاحب تھے جن کی بیوی بڑی ذہین وفطین تھی۔ایک مرتبہ وراثت کا پیچیدہ مسئلہ عدالت میں پیش ہوا۔قاضی صاحب گھر آئے تو سوچ بچار میں غرق تھے۔بیوی نے پوچھا تو انھوں نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ یہ تمھارے سمجھنے سمجھانے کا معاملہ نہیں۔تاہم بیوی نے اصرار کرکے پوچھ ہی لیا اور پھر ایک معقول حل بھی پیش کر دیا۔قاضی صاحب حیران ہوئے اور آئندہ کے لیے کرسیِ عدالت کی پشت پر ایک دریچہ رکھوایا جس میں ان کی بیگم بیٹھ جاتیں اور اکثر مسائل میں قاضی صاحب ان کے مشورے سے مستفید ہوتے رہتے۔ایک روز ایک شاعر کا مقدمہ ان کی عدالت میں پیش ہوا۔اس نے جو یہ صورت حال دیکھی تو یہ شعر کہہ ڈالے:

بلوشة قاضٍ له زوجته　　واحکامها فی الوریٰ جارية
فيا ليته لم يكن قاضيا　　وَ يا ليتها كانت القاضية

آخری مصرع میں آیتِ قرآنی کو جس بے ساختگی سے اقتباس کیا گیا ہے،محض خدا کی دین ہے'' ۵۴؎

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی گڑھ میں پروفیسر کرنیکو علامہ میمن کے معاصر تھے۔ پروفیسر موصوف عربی ادب کے ماہر تھے لیکن عام زندگی میں غائب دماغ۔ علامہ میمن نے ان کے دو دلچسپ واقعات خورشید رضوی صاحب سے بیان کیے:

''اس شخص (کرنیکو) کو اپنا اور اپنے گرد وپیش کا کچھ ہوش نہ تھا لیکن اگر یہ پوچھا جائے کہ فلاں سفر میں جریر نے کس درخت کے نیچے پیشاب کیا تھا تو یہ اسے یاد ہو گا۔ کہنے لگے کہ ایک روز ڈنر تھا، موسم سخت سردی کا تھا، میں نے دیکھا کہ پروفیسر کرنیکو دروازے سے داخل ہوئے اور حاضرین پر نظر دوڑائی۔ مجھے دیکھا تو سیدھے وہیں چلے آئے اور فی الفور عربی ادب پر گفتگو شروع کر دی۔ کھانا ختم ہو گیا، لوگ اٹھ گئے مگر پروفیسر صاحب کو اپنی باتوں میں کچھ خبر نہ ہوئی۔ بالآخر میری تحریک پر اٹھے اور باہر آئے، یہاں سخت سردی کے باوجود کھلے آسمان تلے کھڑے ہو کر پھر گفتگو شروع کر دی۔ اتنے میں ملازم اندر سے ایک اوورکوٹ لے کر آیا کہ یہ کسی کا پڑا رہ گیا ہے۔ پروفیسر کرنیکو نے اس کی طرف مطلق توجہ نہ دی مگر میں سمجھ گیا کہ ہو نہ ہو یہ کوٹ انھی کا ہے۔ چنانچہ ان سے کہا کہ غور فرمایئے کہیں یہ کوٹ آپ کا تو نہیں؟ اس پر ایک نگاہِ غلط انداز اس پر ڈالی اور مگر پہچان نہ سکے۔ پھر کچھ سوچ کر فرمایا: ہاں یہ میرا ہو سکتا ہے کیونکہ آج سردی خاصی ہے اور میری بیوی میرا بہت خیال رکھتی ہے۔ ممکن نہیں کہ اس موسم میں اس نے مجھے اوورکوٹ کے بغیر آنے دیا ہو۔ اسی اثنا میں ملازم ایک فیلٹ ہیٹ بھی اٹھا لایا، اسے بھی پروفیسر کرنیکو نے اسی استدلال پر قبول کیا''[۵۵]۔

اسی طرح پروفیسر کرنیکو کی غائب دماغی کا یہ دلچسپ واقعہ بھی پڑھنے کے قابل ہے:

''میمن صاحب بتاتے تھے کہ کرنیکو کی بیوی واقعی ان کا بہت خیال رکھتی تھی۔ گرمیوں کی چھٹیوں میں میم اور صاحب دونوں غالباً شملے کی سیر کو چلے گئے۔ چھٹیاں ختم ہونے کو آئیں تو پروفیسر صاحب فوراً علی گڑھ واپس آئے اور درس و تدریس کا آغاز کرنے کے لیے بیتاب ہو گئے جبکہ بیگم گرمی کی شدت کے پیشِ نظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چندے اور قیام کرنا چاہتی تھیں، پروفیسر صاحب نے کہا: ٹھیک ہے میں چلتا ہوں تم کچھ دن بعد چلی آنا۔ بیگم نے کہا: مجھے فکر ہے، تم سفر میں اپنا سامان بھی سنبھال سکو گے یا نہیں۔ اس پر پروفیسر صاحب نے اسے اطمینان دلایا۔ مگر وہ انھیں خوب جانتی تھی، خود گاڑی میں سوار کرانے آئی، سیٹ ریزرو کرا دی، کپڑے غسل خانے میں لٹکا دیے اور بار بار کہا کہ دیکھو اسی سلیپنگ سوٹ میں اتر کر نہ چلے جانا، جب علی گڑھ نزدیک آئے تو کپڑے بدل لینا۔ سامان بار بار دکھایا کہ یہ رکھا ہے بھول نہ جانا۔ پروفیسر صاحب ہر بار اس کی تاکید کا جواب یہ کہہ کر دیتے رہے کہ ڈیئر تم قطعاً فکر نہ کرو، میں سب سنبھال لوں گا۔ الغرض وہ غریب رخصت ہوئی اور پروفیسر صاحب غالباً طلبہ سے اپنی ملاقات اور اپنے لیکچر کے موضوعات میں مستغرق جب علی گڑھ پہنچے تو اسی شب خوابی کے لباس میں ملبوس، بیک بنی و دوگوش سیدھے گھر تک چلے گئے۔ نوکر چاکر صاحب کی واپسی کے انتظار میں کوٹھی کے لان وغیرہ درست کر رہے تھے۔ انھوں نے جب دیکھا کہ بیگم ہمراہ نہیں اور صاحب سلیپنگ سوٹ پہنے چلے آ رہے ہیں تو ان کا ماتھا ٹھنکا۔ حواس باختگی سے واقف تھے۔ لپک کر پوچھا: صاحب، سامان کہاں ہے؟ فرمایا: ''ادھر ٹرین میں''۔ انھوں نے عرض کیا ''صاحب ٹرین تو جا چکی ہوگی'' کہا ''تو کیا ان لوگوں نے سامان نہیں اتارا ہوگا؟''۔ [۵۶]

گفتگو کی طرح دورانِ تقریر بھی علامہ میمن حاضرین کی ضیافتِ ذوق کی خاطر کوئی دلچسپ جملہ یا دلچسپ واقعہ بیان کرتے جس سے ان کے مزاج کی شگفتگی اور بذلہ سنجی کا مظاہرہ ہوتا۔ ''عربی لغت نگاری'' پر علامہ میمن نے ۱۹۶۸ء میں کراچی میں نہایت عالمانہ خطبات ارشاد فرمائے۔ یہ خطبات جناب ممتاز حسن کی درخواست پر ارشاد فرمائے تھے۔ ممتاز حسن مرحوم کئی زبانوں کے ماہر تھے جن میں عربی بھی شامل ہے۔ وہ علامہ میمن کا بے حد احترام کرتے تھے۔ پہلے خطبے کے آغاز میں ممتاز صاحب نے عربی لغت نگاری کے حوالے سے چند سوالات پوچھے اور علامہ میمن کو خطاب کی دعوت دی۔ اس پر علامہ میمن نے اس جملے سے خطبے کا آغاز کیا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میرے محترم حضرتِ ممتاز صاحب! قبل اس کے کہ ان سوالات کے جوابات شروع کروں، آپ کا شکریہ ادا کروں گا کہ مغربی پاکستان میں جہاں عربی قریب قریب مٹتی جا رہی ہے، وہاں آپ ایک ٹمٹماتا چراغ نہیں بلکہ ایک روشن چراغ بلکہ ایک بجلی کا چراغ ہیں اور آپ کو ان چیزوں سے دلچسپی ہے ورنہ مجھے تو اندیشہ تھا کہ پاکستان میں عربی کا خاتمہ ہی سمجھنا چاہیے! الحمدللہ''[۵۷]۔

اسی خطبے میں عربی زبان میں دخیل الفاظ کے بارے میں معلومات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

''عربی میں حبشی الفاظ بہت ہیں چنانچہ یہ شیطان جو ہے، جو ہمیں اتنا یاد آتا ہے، یہ بھی عربی زبان کا لفظ نہیں ہے، یہ بھی وہیں سے آیا ہے۔ اس کے علاوہ پچاسوں لفظ ہیں''۔

اسی طرح ایک خطبے کے دوران ابنِ منظور کے حوالے سے یہ لطیفہ سنایا:

''دو دوست جا رہے تھے، ساتھ ساتھ۔ راستے میں ایک لم ترنگ آدمی نظر آیا، بہت لمبا تھا، چھت سے باتیں کر رہا تھا تو ایک نے کہا یار کسی طرح اس کو اگر ابنِ منظور دیکھ لیتے تو اس کو بھی مختصر کر ڈالتے۔ اس لیے کہ انھوں نے اغانی کو مختصر کیا ہے اور تاریخ خطیب بغدادی کو مختصر کیا ہے اور اللہ جانے اور کتنی کتابیں ہیں''[۵۸]۔

علامہ میمن کے پسندیدہ اہلِ قلم

عربی اردو اور فارسی ادبیات کا علامہ میمن نے وسیع مطالعہ کیا تھا۔ ان میں جن جن اہلِ قلم کے بارے میں انھوں نے مختلف اوقات میں پسندیدگی کا اظہار کیا یا ان کے محاسن بیان کیے وہ درج ذیل ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا۔ابوالعلاء المعرّی

ابوالعلاء المعرّی میمن صاحب کا پسندیدہ شاعر ہے اور اس پر ان کی تصنیف ابو العلاء وما الیہ نے عرب دنیا میں انھیں بلند مقام عطا کیا یا یوں کہہ لیجیے کہ سمط اللآلی کے علاوہ ان کی ادبی شہرت کا انحصار اسی تصنیف پر ہے۔ بقول علامہ میمن، معرّی نے اپنی شاعری میں چاند کو صرف نون سے تشبیہ دی ہے وہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے۔ چاند اور نون کے درمیان مشابہت کے بارے میں نابینا بھی جانتا ہے کہ نون گول ہوتا ہے لیکن سقط الزند کے جس نونیہ قصیدہ میں معری نے ستاروں کی تعریف کی ہے وہ ایسا تحیر انگیز واقعہ ہے جس کی مثال اس سے پہلے کسی دوسرے نابینا شاعر مثلاً الاعشیٰ اور بشار کے ہاں نہیں ملتی۔ اس کا سبب وہ یہ بتاتے ہیں کہ معری کی قوت متخیلہ بہت قوی تھی"۔[۵۹]

۲۔امام صغانی

امام صغانی علامہ میمن کی نظر میں اعلیٰ پائے کے لغوی تھے۔ عربی زبان کی معروف لغت لسان العرب کے مؤلف ابن منظور کے بارے میں علامہ میمن کی رائے یہ تھی کہ وہ اعلیٰ پائے کے لغوی نہیں تھے اور انھوں نے لسان العرب میں چار کتابیں جمع کر دی ہیں جبکہ امام صغانی کی لغت العباب الزاخر واللباب الفاخر علامہ میمن کی نظر میں عربی کی اعلیٰ ترین لغت ہے۔ علامہ میمن اس لغت کے مخطوطے کی مائیکروفلم ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کے لیے استنبول سے لائے تھے۔ بعد میں اس کی ڈاکٹر پیر محمد حسن مرحوم نے تدوین کی اور اب یہ لغت [illegible] سے شائع ہو رہی ہے۔

ان حضرات کے علاوہ علامہ کے پسندیدہ اہل قلم میں ابوبکر دمامینی، اوحدالدین بلگرامی، محمد بن احمد یمینی الشروانی، مفتی صدرالدین آزردہ، ڈپٹی نذیر احمد، مولوی فضل حق رامپوری اور مفتی عنایت احمد کاکوروی شامل تھے۔[۶۰]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ مرزا غالب

مرزا غالب علامہ میمن کے پسندیدہ اردو شاعر تھے۔ ایک موقع پر غالب کے بارے میں ڈاکٹر نبی بخش بلوچ سے فرمایا:

"جو غالب کو شاعر نہیں مانتے وہ خود لاشیؔ ہیں۔ غالب نے اردو زبان کو ایک خاص اسلوب و وقار دیا جو آج تک مروج ہے۔ غالب کا شعر خیالات کی گہرائی، الفاظ کی بندش اور ترکیب میں بے مثال ہے۔"[۶۱]

اسی موقع پر غالب اور متنبّی کے درمیان یوں موازنہ کیا:

"میں سمجھتا ہوں کہ اردو زبان میں غالب کی وقعت، عربی زبان میں متنبّی سے زیادہ ہے۔ متنبّی کو عربی ادب سے ہٹا لیجیے، کوئی فرق نہیں آئے گا لیکن غالب کو اردو زبان سے ہٹانے پر زبان کی پوری عمارت زمین پر آن پڑے گی۔"[۶۲]

۴۔ ابن درّاج القسطلی

ایک جگہ میمن صاحب نے اندلس کی عربی شاعری کو خراج تحسین پیش کیا ہے اور بالخصوص اندلسی شاعر ابن درّاج القسطلی کی شاعری کے بارے میں بہت اعلیٰ و ارفع رائے ظاہر کی ہے۔ اسے انھوں نے ملك الشعراء الاندلسية کہا ہے اور لکھا ہے "ابن حزم اس کی شاعری کے اعلیٰ معیار کا قائل تھا اور میں بھی اس کے شعری اسلوب کی تعریف کرتا ہوں۔ وہ متنبیؔ کا ہم عصر تھا اور بعض لوگوں نے ان دونوں کی شاعری کا موازنہ کیا ہے لیکن میرا عقیدہ ہے کہ اس کا اسلوب متنبیؔ کے اسلوب سے زیادہ خوبصورت تھا کیونکہ وہ تکلف اور تصنع سے مبرا تھا جبکہ متنبی کے وہاں بسا اوقات تصنع پایا جاتا ہے۔"[۶۳]

کفایت شعاری

علامہ میمن کی سادگی اور سادہ طرز زندگی کا ذکر اوپر آ چکا۔ یہاں ہم ان کی زندگی کے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلو کا ذکر کریں گے جس کی وجہ سے معاندین نے انھیں طرح طرح سے بدنام کیا اور ان کی غیبت کر کر کے ان سے متعلق طرح طرح کے واقعات مشہور کیے۔واقعہ یہ ہے کہ علامہ میمن نے زندگی کا ابتدائی عرصہ انتہائی عسرت اور تنگ دستی میں گزارا تھا لیکن یہ مشکلاتِ راہ کبھی ان کے راستے کی رکاوٹ ثابت نہ ہوسکیں۔ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ انسان کی ابتدائی زندگی جس طرح گزرے تمام عمر پر اس کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔علامہ میمن کی بعد کی زندگی بھی ان اثرات سے خالی نہیں۔واقعہ یہ ہے کہ وہ اسراف اور فضول خرچی کے سخت خلاف تھے اور اسے مسلمانوں کے لیے انتہائی نقصان دہ خیال کرتے تھے،سادہ غذا اور سادہ طرزِ رہائش پسند کرتے تھے۔تمام عمر انھوں نے اپنی محنت اور صلاحیت سے رزقِ حلال کمایا اور اسی سے اپنی اولاد کی پرورش کی اور انھیں اعلیٰ تعلیم دی۔علامہ میمن کے بارے میں جس جس نے بھی لکھا،یا راقم سے جس جس کی ملاقاتیں ہوئیں ایک واقعہ بھی بیان نہیں کیا جاسکتا کہ انھوں نے زندگی میں کبھی کسی کی بے جا طرف داری کی ہو عدل وانصاف کے تقاضوں سے انحراف کیا ہو یا کبھی رزقِ حلال نہ کمایا ہو۔انھوں نے ہمیشہ اہل اور محنتی طلبہ کی سرپرستی کی اور نااہلوں کو بڑھانے کی مخالفت کی اور انصاف کا خون نہ ہونے دیا۔

علامہ میمن کی کفایت شعاری کے حوالے سے جو جو باتیں مشہور کی گئیں،وقت نے انھیں غلط ثابت کر دیا۔حقیقت یہ ہے وہ اہل اور قابل لوگوں کی نہ صرف سرپرستی کرتے تھے بلکہ ان کی بھرپور مدد اور حوصلہ افزائی بھی کرتے تھے مثلاً برصغیر کے نامور عالم دین اور عربی دان مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی ۱۹۴۶ء میں لکھنؤ سے علی گڑھ گئے اور علامہ میمن سے ''میری محسن کتابیں'' پر مضمون کی درخواست کی۔ساتھ ہی اپنی مرتبہ کتاب ''مختارات من ادب العرب'' بھی علامہ میمن کو پیش کی۔علامہ میمن نے مولانا علی میاں کے مقدمے پر نظر ڈالی اور فرمایا ''مولوی صاحب آپ عربی بہت خوبصورت لکھتے ہیں''۔

اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی اہم ہے کہ علامہ میمن نے کبھی گھٹیا سطح پر اتر کر دنیا نہیں کمائی۔ جو لوگ ان کے سادہ طرزِ زندگی اور کفایت شعاری کو بخل کا نام دیتے،وہ کبھی ان کے منہ نہیں لگے اور تمام عمر علمی خدمت کرتے رہے۔ایک موقع پر جب ڈاکٹر ظہور احمد اظہر نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جھوٹ بولتے ہیں، حقیقت نہیں جانتے۔میں بخیل نہیں ہوں لیکن یہ بات صحیح ہے کہ میں اپنے علم و مال اور کتابوں کی سخاوت صرف انھی لوگوں پر کرتا ہوں جو اس کے اہل اور صحیح معنوں میں مستحق ہوں۔ان میں سے کسی چیز کو بھی ہر چلتے پھرتے آدمی کے لیے ضائع نہیں کرنا چاہتا۔اسی پر حسبِ ضرورت خرچ کرتا ہوں جو اس کی قدر جانتا ہو،علم کے جھوٹے دعوے داروں کو اپنی کتابیں نہیں دیتا اور نا اہلوں پر علم کی فیاضی بھی نہیں کرتا۔کیا تم کو زہیر کا قول یاد نہیں؟

ومن یصنع المعروف فی غیر اھلہ

یعد حمدہ ذمّا علیہ ویندم

(ترجمہ: نا اہلوں کے ساتھ جو بھلائی کرے گا، اس کا قابلِ تعریف

کارنامہ اس پر مذمت بن کر لوٹے گا اور وہ پشیمان ہوگا)''[64]

علامہ میمن کی سادگی اور بے تکلف زندگی کے حوالے سے نامور عالم اور عربی زبان و ادب کے ماہر مولانا ابوالحسن علی ندوی نے جو لفظ استعمال کیا وہ بہت خوب ہے۔جب وہ ۱۹۴۶ء میں علی گڑھ گئے تو علامہ میمن نے نہ صرف ان کو اپنی تعلیمی زندگی سے آگاہ کیا بلکہ اپنی پسندیدہ کتابوں سے بھی۔اس کے علاوہ علامہ میمن نے ان کی دعوت بھی کی۔جب وہ واپس ندوۃ العلماء لکھنو پہنچے تو وہاں انھوں نے یہ فرمایا کہ 'علی گڑھ میں مولانا میمن کے اقتصادی ہونے کی بڑی شہرت تھی'۔اقتصادی ہونا کے معنی ہیں فضول خرچی اور اسراف سے بچنا اور یہ مستحسن عادت ہے۔اسی طرح علامہ میمن کے دور علی گڑھ کے شاگرد پروفیسر سیّد محمد سلیم مرحوم سے جب بھی راقم کی اس موضوع پر گفتگو ہوئی انھوں نے یہی فرمایا کہ اصل معاملہ ترجیحات کا تھا۔علی گڑھ میں دیگر پروفیسر حضرات کے پاس نوکر چاکر ہوتے اور بعض کے پاس اپنی گاڑیاں بھی تھیں۔علامہ میمن اپنا ہر کام خود کرتے اور آنے جانے کے لیے بائیسکل استعمال کرتے۔بازار سے سودا سلف بھی خود ہی لاتے۔یہ بات علی گڑھ کے ماحول میں نئی اور لوگوں کے لیے باعث حیرت تھی اور بعض لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عجیب عجیب باتیں بناتے لیکن علامہ میمن کبھی ان باتوں کی پروانہیں کرتے بلکہ اپنے کام سے کا
رکھتے تھے۔

مالی اور علمی امداد کی نادر مثال

علامہ میمن نے سادہ طرزِ زندگی اور کفایت شعاری کے نتیجے میں جو کچھ کمایا، آخری عمر میں وہ صحیح مصرف میں خرچ کیا۔ عام طور پر لوگ جو کچھ کماتے ہیں اس کا فائدہ محض اپنی اولاد تک محدود رکھتے ہیں، علامہ میمن نے اپنی محنت سے کمائی ہوئی دولت کا وہ مصرف تلاش کیا جس کی مثال نہ صرف اس عہد میں بلکہ ماضی میں بھی مشکل ہی سے ملے گی۔ انھوں نے اواخر عمری میں اپنی گاڑھے پسینے کی کمائی عربی زبان کی ترویج کے لیے مدارس و جامعات کو دی۔ اس بارے میں پروفیسر محمد محمود میمن لکھتے ہیں:

> ''تدریسی محکمے سے تعلق رکھتے ہوئے اور بہت ہی سادہ زندگی گزار کر انھوں نے اچھی خاصی رقم پس انداز کی جو وفات سے قبل جس زبان کے طفیل انھوں نے رزقِ حلال کمایا تھا، اس کی ترویج اور تعلیم کے سلسلہ میں مختلف اداروں کو عطیات کے طور پر دے دی۔ میرے علم میں یہ رقم تقریباً پانچ لاکھ روپے بنتی ہے۔ جن اداروں کو انھوں نے عطیات دیے ان کے نام یہ ہیں: ندوۃ العلماء لکھنؤ (ہندوستان)، پنجاب یونیورسٹی لاہور، مدرسۂ پنج پیر صوابی تحصیل مردان۔ کچھ رقم انھوں نے جامعہ کراچی کو بھی دی جس سے ایم اے عربی میں ہر سال اوّل آنے والے امیدوار کو ایک طلائی تمغہ دیا جاتا ہے جو ان کے نام سے موسوم ہے''۔[65]

علامہ میمن مالی امداد کے اس معاملے میں برصغیر سے باہر کے اداروں کو بھی نہ بھولے۔ دمشق کی مشہور المجمع العلمی سے ان کا ۱۹۲۸ء سے تعلق چلا آرہا تھا، انھوں نے اسے بھی عطیات دیے۔ اس بارے میں ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب راقم کے نام مکتوب میں لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"دو لاکھ روپے مجمع العلمی العربی دمشق کو بطور عطیہ دیا ۔ اسے بعض نادر مخطوطات اور اپنے ہاتھ سے نقل کیے ہوئے بعض نوادر جن پر ان کے قیمتی حواشی و تعلیقات درج تھے، پیش کیے"[٦٦]۔

علامہ میمن نے ایک خط مورخہ ۲ فروری ۱۹۷۷ء کو المجمع العلمی العربی دمشق کے سربراہ استاد حسنی سبح کے نام لکھا جس میں مجمع العلمی کو دو لاکھ روپے پیش کرنے کا ذکر موجود ہے جس سے یہ اکیڈمی علمی کاموں کو آگے بڑھائے ۔

اس سب کے علاوہ جب حدیث کی مشہور کتاب مصنف عبدالرزّاق شائع ہوئی تو پچاس ہزار روپے خرچ کر کے اس کے بہت سے نسخے خریدے اور عربی مدارس اور یونیورسٹیوں میں مفت تقسیم کیے ۔[٦٧]

یاد رہے لاکھوں روپے کی یہ رقم ۱۹۷۳/۱۹۷۴ء کی ہے جب روپے کی قیمت آج سے کئی گنا زیادہ تھی ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواشی

۱ دیکھیے ''علامہ عبدالعزیز میمن'' از خورشید رضوی در کتاب ''تالیف'' ص ۶۵۔

۲ ''علامہ عبدالعزیز میمنی عربی زبان و ادب کے مجدد و محقق'' از ڈاکٹر محمد سمیع اختر در کتاب ''علامہ عبدالعزیز میمنی حیات وخدمات (مجموعہ مقالات)'' ص ۱۷۴۔

۳ مکتوب ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ بنام مؤلف مورخہ ۲۰رجون ۲۰۰۲ء۔

۴ ''والد محترم علامہ عبدالعزیز میمن مرحوم۔ چند یادیں چند باتیں'' از محمد محمود میمن، ص ۴۵۔

۵ علامہ عبدالعزیز میمن از خورشید رضوی، در کتاب ''تالیف'' ص ۵۵۔

۶ ''والد محترم علامہ پروفیسر عبدالعزیز میمن مرحوم ومغفور۔ایک عالم اور ایک انسان'' از پروفیسر محمد محمود میمن، ص ۵۶۔

۷ یہ شعر کچھ یوں ہے:

أضاعوني وايّ فتى اضاعوا

ليومِ كريهةٍ وسدادِ ثغرِ

۸ ''علامہ عبدالعزیز المیمنی'' از پروفیسر رشید احمد ارشد۔ ماہنامہ قومی زبان کراچی، جنوری ۱۹۸۲ء

۹ ''پروفیسر عبدالعزیز میمن'' از نصر اللہ خان در کتاب ''کیا قافلہ جاتا ہے'' مکتبۂ تہذیب وفن کراچی، ۱۹۸۴ء، ص ۹۔

۱۰ علامہ عبدالعزیز میمن حیات وخدمات (مجموعۂ مقالات)، ص ۳۷۔

۱۱ پروفیسر عبدالعزیز میمن از نصر اللہ خان۔

۱۲ ''مولانا عبدالعزیز میمن راجکوٹی۔ چند خوشگوار یادیں'' از ظہور احمد اظہر، ص ۷۸۔

۱۳ ''آپ بیتی'' از ڈاکٹر سیّد محمد عبداللہ، ماہنامہ قومی ڈائجسٹ لاہور، ۱۹۸۶ء

۱۴ ''مولانا عبدالعزیز میمن مرحوم۔ چند یادیں چند باتیں'' از ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی، روزنامہ نوائے وقت لاہور، ۶ نومبر ۱۹۷۸ء۔ جیسا کہ ذکر آ چکا علامہ میمن کا میاں نذیر حسین محدث سے تلمذ ثابت نہیں۔

۱۵ ''مولانا عبدالعزیز المیمنی۔ تلامذہ کی نظر میں'' از سلمٰی شروانی در کتاب ''علامہ عبدالعزیز میمنی حیات و خدمات (مجموعۂ مقالات)'' ص ۲۶۳۔

۱۶ ''استاذی محترم عبدالعزیز میمنی کی خدمت میں چند سال'' از پروفیسر سیّد رفیع الدین، ص ۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷ ایضاً۔

۱۸ ایضاً۔

۱۹ ''افاداتِ مولانا عبدالعزیز میمن'' از پروفیسر سید محمد سلیم، ص ۲۶۔

۲۰ ''استاذی محترم عبدالعزیز میمنی کی خدمت میں چند سال''، ص ۴۔

۲۱ ''مولانا عبدالعزیز میمنی راجکوٹی۔ چند خوشگوار یادیں'' از ظہور احمد اظہر، ص ۸۳۔

۲۲ دیکھیے ''علامہ سیّد محمد یوسف بنوری۔ زمانۂ طالب علمی کے چند تاثرات'' از ڈاکٹر احمد حسن، رسالہ خدام الدین لاہور، علامہ بنوری نمبر، ص ۲۱۹۔

۲۳ دیکھیے ''علامہ عبدالعزیز میمن حیات وخدمات (مجموعۂ مقالات) ص ۳۸۔

۲۴ دیکھیے ''افاداتِ میمنی'' قسط نمبر ۳، ماہنامہ اردو نامہ کراچی، شمارہ نمبر ۳۳، ص ۱۰

۲۵ دیکھیے ''محاضراتِ میمنی'' از ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ، رسالہ تحقیق شمارہ ۱۱-۱۰، شعبۂ اردو، سندھ یونیورسٹی ۹۷-۱۹۹۶ء

۲۶ ایضاً۔

۲۷ ایضاً۔

۲۸ مکتوب ڈاکٹر مختار الدین احمد بنام محمد راشد شیخ، مؤرخہ ۲۷ جنوری ۲۰۰۳ء۔

۲۹ دیکھیے ''پروفیسر عبدالعزیز میمن کے ایک عزیز شاگرد۔ پروفیسر خورشید احمد فارق'' از ڈاکٹر غلام مرسلین درکتاب ''علامہ عبدالعزیز میمن حیات وخدمات'' (مجموعۂ مقالات) ص ۲۰۹۔

۳۰ دیکھیے ''استاذی محترم عبدالعزیز میمنی کی خدمت میں چند سال'' از پروفیسر سید رفیع الدین، ص ۹

۳۱ ''علامہ عبدالعزیز میمن کی یاد میں'' از پروفیسر غلام احمد حریری، ماہنامہ محدث لاہور، محرم، صفر ۱۳۹۹ھ، ص ۶۱۔

۳۲ ''مولانا عبدالعزیز میمن راجکوٹی، چند خوشگوار یادیں'' از ظہور احمد اظہر، مترجمہ مسعود الرحمٰن خان ندوی ''فکر ونظر'' علیگڑھ، جون ۲۰۰۱ء، ص ۴۷۔

۳۳ ایضاً۔

۳۴ ایضاً۔

۳۵ ''مولانا عبدالعزیز میمن'' از ڈاکٹر خورشید رضوی درکتاب ''تالیف'' ص ۵۳۔

۳۶ ایضاً۔ علامہ میمن کی عمر اس وقت ستر نہیں بلکہ چھتر تا اٹھتر برس ہو چکی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷ ''محاضرات میمنی'' از ڈاکٹر نبی بخش بلوچ، مجلہ تحقیق، جامعہ سندھ شمارہ ۱۱، ص ۹۱۔

۳۸ ''مولانا عبدالعزیز میمن۔تلامذہ کی نظر میں'' از سلمیٰ شروانی در کتاب ''علامہ عبدالعزیز میمن حیات و خدمات'' (مجموعہ مقالات) ص ۳۵۶۔

۳۹ دیکھیے ''افاداتِ میمنی'' قسط نمبر ۳، ماہنامہ اردو نامہ کراچی، شمارہ نمبر ۳، ص ۱۲۰

۴۰ محاضراتِ میمنی از ڈاکٹر نبی بخش بلوچ۔

۴۱ ایضاً۔

۴۲ ایضاً۔

۴۳ ایضاً۔

۴۴ ایضاً۔

۴۵ مکتوب ڈاکٹر مختار الدین احمد بنام محمد راشد شیخ مورخہ ۲۷ر جنوری ۲۰۰۳ء۔

۴۶ ہفت روزہ اخبارِ جہاں کراچی، مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۷۰ء، ص ۹

۴۷ ''محاضراتِ میمنی'' از ڈاکٹر نبی بخش بلوچ۔

۴۸ ''افاداتِ مولانا عبدالعزیز میمن'' از پروفیسر سید محمد سلیم، ماہنامہ فکر ونظر اسلام آباد، مئی ۱۹۸۰ء۔

۴۹ ایضاً۔

۵۰ ''استاذی محترم عبدالعزیز میمن کی خدمت میں چند سال'' از پروفیسر سیّد رفیع الدین، در کتاب ''علامہ عبدالعزیز میمن حیات وخدمات (مجموعۂ مقالات) شعبۂ عربی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، ۲۰۰۳ء، ص ا۔

۵۱ ''مولانا عبدالعزیز میمن راجکوٹی، چند خوشگوار یادیں'' از ظہور احمد اظہر، مترجمہ مسعود الرحمٰن خان ندوی

۵۲ ''مولانا عبدالعزیز المیمنی'' از ڈاکٹر خورشید رضوی، در کتاب ''تالیف''

۵۳ ایضاً۔

۵۴ ایضاً۔

۵۵ ایضاً۔

۵۶ ایضاً۔

۵۷ ''افاداتِ میمنی قسط نمبر ا'' از مولانا عبدالعزیز میمن، اردو نامہ کراچی شمارہ نمبر ۳۱۔

۵۸ ''افاداتِ میمنی قسط نمبر ۷'' از مولانا عبدالعزیز میمن، اردونامہ کراچی، شمارہ نمبر ۳۸، ص ۱۲۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۹۔ ''محاضراتِ میمنی'' از ڈاکٹر نبی بخش بلوچ۔

۶۰۔ ایضاً۔

۶۱۔ ایضاً۔

۶۲۔ ایضاً۔

۶۳۔ ایضاً۔

۶۴۔ مولانا عبدالعزیز میمن۔چند خوشگوار یادیں'' از ظہور احمد اظہر، ترجمہ مسعود الرحمٰن ندوی۔

۶۵۔ ''والدمحترم علامہ پروفیسر عبدالعزیز میمن مرحوم ومغفور: ایک عالم اور ایک انسان'' از پروفیسر محمد محمود میمن۔

۶۶۔ مکتوب ڈاکٹر مختار الدین احمد بنام محمد راشد شیخ مورخہ ۲۷ رجنوری ۲۰۰۳ء۔

۶۷۔ ''مولانا عبدالعزیز میمن چند یادیں'' از شیخ نذیر حسین، ماہنامہ معارف، اعظم گڑھ، جنوری ۱۹۷۹ء۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نمبر ۱۳

تلامذہ

بحیثیت منفرد استاد

جس طرح درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اور جس طرح چراغ سے چراغ جلتا ہے بعینہٖ ایک عظیم استاد کا علمی تسلسل اس کے تلامذہ کے ذریعے جاری رہتا ہے۔اس پہلو سے اگر ہم علامہ میمن کی شخصیت کا جائزہ لیں تو ان کی حیثیت اساتذۂ کبار میں بالکل منفرد نظر آئے گی۔ان کے جن جن شاگردوں نے ان سے فیض اٹھایا وہ عمر بھر اس بات کے معترف رہے کہ ان کی علمی اور تحقیقی خدمات میں ان کے عظیم استاد کی تربیت کا اہم دخل ہے اور جو شاگرد ماشاء اللہ بقید حیات ہیں وہ بھی اس کے معترف ہیں۔

علامہ میمن نے تمام عمر عربی زبان کی خدمت کی اور ان کے شاگردوں نے ان سے تحقیق کے گُر سیکھے۔ماضی و حال کا کون ایسا استاد ہے جس کے چھ شاگرد برصغیر پاک و ہند کی معروف یونیورسٹیوں کے صدر شعبۂ عربی ہوئے۔یہ اعزاز صرف علامہ میمن ہی کو جاتا ہے۔ان شاگردوں میں ڈاکٹر مختار الدین احمد (سابق صدر شعبۂ عربی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی،سابق وائس چانسلر جامعہ اردو علی گڑھ،سابق وائس چانسلر مظہر الحق عربی فارسی یونیورسٹی پٹنہ)،ڈاکٹر خورشید احمد فارق (سابق صدر شعبۂ عربی دلّی یونیورسٹی)،پروفیسر ڈاکٹر سیّد رفیع الدین اشفاق (سابق صدر شعبۂ عربی و فارسی و اردو ناگپور یونیورسٹی)،ڈاکٹر سیّد محمد یوسف (سابق صدر شعبۂ عربی کراچی یونیورسٹی)ڈاکٹر ظہور احمد اظہر (سابق صدر شعبۂ عربی پنجاب یونیورسٹی)ڈاکٹر سیّد احمد (سابق صدر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعبۂ عربی پٹنہ یونیورسٹی) اور ڈاکٹر ریاض الرحمٰن شروانی (سابق صدر شعبۂ عربی کشمیر یونیورسٹی سری نگر) اور ڈاکٹر سیّد سلیمان اشرف (سابق صدر شعبۂ عربی دہلی یونیورسٹی) شامل ہیں۔ ان حضرات کے علاوہ علامہ کے تلامذہ میں ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ اپنی علمی اور تحقیقی خدمات کی بنا پر پاکستان کی دو یونیورسٹیوں یعنی سندھ یونیورسٹی جام شورو اور بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے وائس چانسلر بنے۔

علامہ میمن کی علمی فیض رسانی کا ایک اور پہلو بڑا اہم ہے۔ دمشق کی مجمع اللغة العربية (سابقہ المجمع العلمي العربي) کی رکنیت ایک بہت بڑا اعزاز بالخصوص عالمِ عرب میں علمی و تحقیقی خدمات کے اعتراف کا واضح ثبوت سمجھا جاتا ہے۔ اس کے قیام (۱۹۱۹ء) سے اب تک برصغیر پاک و ہند کے صرف گیارہ افراد کو اس کی اعزازی رکنیت عطا کی گئی ہے۔ ان گیارہ میں سے چار یعنی علامہ عبدالعزیز میمن، ڈاکٹر مختار الدین احمد، ڈاکٹر عبدالحلیم ندوی اور ڈاکٹر محمد اجمل اصلاحی کا تعلق علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے رہا۔ اہم بات یہ ہے کہ ان چار میں سے ایک علامہ میمن کے عزیز شاگرد (ڈاکٹر مختار الدین احمد) اور باقی دو (ڈاکٹر عبدالحلیم ندوی اور ڈاکٹر محمد اجمل اصلاحی) ڈاکٹر مختار الدین احمد کے شاگرد ہیں[1]۔ ڈاکٹر عبدالحلیم ندوی نے ڈاکٹر مختار الدین احمد کی نگرانی میں الصنوبری پر تحقیقی کام کر کے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ ڈاکٹر محمد اجمل اصلاحی نے ایم۔ اے میں ڈاکٹر مختار الدین احمد کے زیر ہدایت ڈیسرٹیشن لکھا، ان سے الاستاذ شاکر الفحام رئیس مجمع اللغة العربية (دمشق) کی ایک کتاب کا اردو ترجمہ کرایا اور حواشی لکھوائے۔ ان حضرات کے علاوہ پاکستان سے ڈاکٹر احمد خان بھی علامہ کے شاگرد اور المجمع العلمي العربي دمشق کے رکن ہیں۔

اس سے پتہ چلا کہ علامہ میمن کا علمی فیض نہ صرف ان کے شاگردوں تک پہنچا بلکہ شاگردوں سے آگے بھی۔ اسی طرح علامہ میمن کے شاگرد ڈاکٹر خورشید احمد فارق تھے۔ فارق صاحب کے شاگرد ڈاکٹر نثار احمد فاروقی مرحوم (وفات ۲۸ نومبر ۲۰۰۴ء) تھے۔ ڈاکٹر نثار احمد فاروقی صاحب موجودہ عہد میں نہ صرف اردو زبان و ادب کے نامور محقق اور عالم تھے بلکہ انھوں نے عربی زبان و ادب کی بھی بیش بہا خدمات انجام دیں اور طویل عرصے تک رسالہ ثقافة الهند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دہلی کے ایڈیٹر رہے۔ چند برس قبل جب وہ لاہور تشریف لائے تو راقم سے انھوں نے خود فرمایا تھا کہ ڈاکٹر خورشید احمد فارق صاحب سے عربی زبان وادب میں انھوں نے فیض اٹھایا ہی ہے لیکن علامہ میمن سے بھی وہ تقسیم کے بعد گاہے بگاہے استفادہ کرتے رہے ہیں۔

اب ہم علامہ میمن کے تلامذہ کے حالات لکھیں گے۔ تلامذہ کو ہم نے دو گروہوں میں تقسیم کیا ہے یعنی وہ تلامذہ جنھوں نے علامہ کی نگرانی میں تحقیقی کام کیا Ph.D. کیا یا M.A میں پڑھا۔ اس کے بعد ہم ان تلامذہ کا تذکرہ لکھیں گے جنھوں نے کسی درجے میں علامہ سے پڑھا اور ان سے فیض اٹھایا۔

ڈاکٹر سیّد محمد یوسف

ڈاکٹر سیّد محمد یوسف مرحوم، علامہ میمن کے عزیز ترین شاگرد تھے۔ ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب لکھتے ہیں کہ انھوں نے عمر بھر نہ یوسف صاحب ایسا شاگرد دیکھا جو اپنے استاد پر اس طرح والہانہ فدا ہو اور نہ علامہ میمن جیسا شفیق استاد دیکھا جو اپنے شاگرد سے بے پناہ محبت کرتا ہو اور اسے اپنے بچوں سے زیادہ عزیز رکھتا ہو۔[۲]

سیّد محمد یوسف ۲۱رمئی ۱۹۱۶ء کو بھوپال میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم والد ماجد سیّد احسان حسین کی زیرِ نگرانی بھوپال کے مدرسۂ احمدیہ اور مدرسۂ جہانگیریہ میں حاصل کی۔ ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات اجمیر بورڈ سے اور بی اے آگرہ یونیورسٹی سے کیا۔ ۱۹۳۷ء میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے شعبۂ عربی کے سال اوّل میں داخل ہوئے۔ اس وقت علامہ میمن صدرِ شعبہ تھے۔ ۱۹۳۹ء میں امتیاز کے ساتھ ایم اے عربی کی سند حاصل کی اور اپنے شعبے میں اوّل آئے۔ انشا کے پرچے میں علامہ میمن (جو اپنی سخت گیری کے لیے مشہور تھے) نے انھیں سو میں سے سو نمبر دیے کیونکہ پورے پرچے میں ایک جگہ بھی قلم رکھنے کی گنجائش نہیں تھی۔ ایم اے میں نمایاں کامیابی کے بعد انھوں نے علامہ میمن کی نگرانی میں مھلب ابن صفرہ پر ڈاکٹریٹ کے لیے مقالہ لکھا۔ ان کے ممتحن ڈاکٹر عظیم الدین احمد (سابق صدر، شعبۂ عربی پٹنہ یونیورسٹی) تھے جنھوں نے اپنی رپورٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ان کی بے حد تعریف کی۔ ڈاکٹر یوسف علامہ میمن کی نگرانی میں ڈاکٹریٹ کرنے والے پہلے طالب علم تھے۔ اسی طرح انھیں یہ بھی اعزاز حاصل تھا کہ وہ شعبۂ عربی، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے پہلے پی ایچ ڈی تھے۔

۱۹۴۲ء تا ۱۹۴۷ء ڈاکٹر یوسف نے شعبہ عربی مسلم یونیورسٹی میں بحیثیت لیکچرر خدمات انجام دیں۔ ۱۹۴۷ء تا ۱۹۵۳ء وہ بحیثیت لیکچرر اسلامیات، اردو، تاریخ و ثقافت، فواد اوّل یونیورسٹی قاہرہ میں رہے۔ ۱۹۵۳ء تا ۱۹۵۹ء انھوں نے بحیثیت صدر شعبۂ عربی سیلون یونیورسٹی خدمات انجام دی۔ ۱۹۵۹ء تا ۱۹۶۳ء وہ کراچی یونیورسٹی میں ریڈر اور پھر صدر شعبۂ عربی رہے۔ وہ نیشنل یونیورسٹی ملائشیا (کوالالمپور) میں شعبۂ اسلامیات کے وزیٹنگ پروفیسر بھی رہے۔ ۱۹۷۶ء تا ۱۹۷۸ء وہ صدر شعبۂ اسلامیات جاس (Jos) یونیورسٹی نائیجیریا میں رہے۔ اسی یونیورسٹی کے کسی کام کے سلسلے میں وہ بذریعہ لندن کراچی آرہے تھے کہ ۲۲ر جولائی ۱۹۷۸ء کو آکسفورڈ سٹریٹ لندن میں قلب کا اچانک حملہ ہوا اور راہیٔ ملکِ عدم ہو گئے۔

ڈاکٹر سیّد محمد یوسف کے انتقال کے وقت علامہ میمن کراچی میں مقیم تھے۔ اپنے عزیز ترین شاگرد کی وفات کا صدمہ انھوں نے ضعیف العمری میں بڑی ہمت سے برداشت کیا۔ ان کے انتقال کے محض تین ماہ بعد علامہ میمن بھی راہیٔ ملکِ عدم ہو گئے۔

ڈاکٹر سیّد محمد یوسف کی عربی کتب میں الاشباہ والنظائر للخالدیین (۲ جلدیں)، الالفاظ الهنديه المعربة، کتاب الانوار و محاسن الاشعار، شرح ما يقع فيه التصحيف والتحريف شامل ہیں۔ ان کی اردو کتابوں میں جیتا جاگتا (ترجمہ حیّ بن یقظان)، تاریخ التاریخ (ترجمہ) اندلس تاریخ وادب اور برگِ نخیل (مجموعۂ مقالات) شامل ہیں۔ ان کتب کے علاوہ ان کے علمی اور تحقیقی مقالات پاک و ہند کے علاوہ دمشق، رباط، قاہرہ، کوالالمپور وغیرہ کے جرائد ورسائل میں شائع ہوئے۔

علامہ میمن کے بڑے صاحبزادے محمد محمود میمن مرحوم نے راقم الحروف سے متعدد مرتبہ فرمایا کہ علامہ میمن، ڈاکٹر یوسف سے بے حد محبت کرتے تھے اور اکثر فرماتے کہ یوسف میرا شاگرد نہیں، میرا بیٹا ہے اور میرے نام کو یہی زندہ رکھے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتقال سے کچھ قبل ڈاکٹر سیّد محمد یوسف نے علامہ میمن کی سوانح ''میرے شیخ'' کے نام سے قلمبند کرنے کا آغاز کیا تھا جو نامکمل رہی[3]۔ راقم الحروف نے ڈاکٹر محمد یوسف صاحب کے اہل خانہ، ہمدرد لائبریری اور دیگر کئی مقامات پر اس کتاب کے حصول و استفادہ کی کوشش کی لیکن کہیں اس کتاب کا سراغ نہ ملا۔

ڈاکٹر خورشید احمد فارِق

ڈاکٹر خورشید احمد فارق مارچ ۱۹۱۶ء میں بریلی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد مولانا محمود حسن دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل اور مولانا حسین احمد مدنی کے ہم جماعت تھے۔ ابتدائی تعلیم بریلی اور اٹاوہ میں حاصل کی۔ جولائی ۱۹۳۷ء میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں بی اے میں داخلہ لیا اور عربی بطور اختیاری مضمون لیا۔ عربی بطور مضمون لینے کی اصل وجہ یہ تھی کہ انھیں تاریخ اسلام، اس کے ابتدائی محرکات اور اکابر کی سیرت کے مطالعہ و تحقیق کا بچپن سے شوق تھا اور اس شوق کی تکمیل عربی زبان کی تحصیل کے بغیر ممکن نہ تھی۔

جولائی ۱۹۳۹ء میں خورشید صاحب نے ایم اے عربی میں داخلہ لیا۔ اس وقت علامہ میمن صدر شعبۂ عربی تھے۔ ایم اے میں فرسٹ ڈویژن حاصل کرنے کے بعد ۱۹۴۱ء میں علامہ میمن کی زیرنگرانی تاریخ اسلام کے ایک بطل جلیل، عراق کے گورنر زیاد ابن ابیہ (متوفی ۵۳ھ) پر پی ایچ ڈی میں داخلہ لیا۔ موضوع کے انتخاب کے لیے انھوں نے علامہ میمن سے درخواست کی تھی کہ اسلام کے ابتدائی دور کا کوئی تاریخی موضوع منتخب کر دیں۔ اس موضوع پر آپ نے علامہ میمن کی زیرنگرانی شب و روز محنت کی اور پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ انھوں نے یہ مقالہ انگریزی زبان میں لکھا تھا۔ اس تحقیق کے دوران ریسرچ کی مبادیات اور طریقہ ءکار پر رہنمائی کے لیے تقریباً ہر ہفتے علامہ میمن کے گھر جاتے۔ مقالہ مکمل ہونے کے بعد مقالہ سنانے علامہ میمن کے پاس جاتے تھے۔ علامہ میمن، خورشید صاحب کی علمی محنت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور ان پر اتنے شفیق تھے کہ جب کبھی علی گڑھ سے باہر کہیں جاتے تو پورا گھر ان کی نگرانی میں چھوڑ جاتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پی ایچ ڈی کرنے کے بعد خورشید صاحب نے کچھ عرصے شعبۂ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں بحیثیت لیکچرار خدمات انجام دیں۔ وہ ۱۹۴۲ء میں اینگلوعربک کالج دہلی میں بحیثیت لیکچرار چلے گئے۔ ۱۹۵۳ء میں شعبۂ عربی دہلی یونیورسٹی سے بحیثیت ریڈر منسلک ہو گئے۔ یہیں ۱۹۶۹ء میں پروفیسر و صدر شعبۂ عربی مقرر ہوئے اور ۱۹۸۵ء میں اسی یونیورسٹی سے ریٹائر ہو کر علی گڑھ منتقل ہو گئے اور ۱۹۹۹ء تک علمی کاموں میں مصروف رہے۔ ان کا انتقال ۵ر نومبر ۲۰۰۱ء کو تقریباً ۸۵ برس کی عمر میں علی گڑھ میں ہوا۔

ڈاکٹر خورشید احمد فارق تمام عمر تاریخ اسلام کے کسی نہ کسی موضوع پر تحقیق و تالیف میں خاموشی لیکن مستقل مزاجی سے منہمک رہے۔ ان کی عربی تصانیف درج ذیل ہیں: تاریخ الردة مقتبس از کتاب الاکتفاء مصنفه الکلاعی البلنسی (دہلی ۱۹۷۰ء)، الرسائل الرسمية لعمر بن الخطاب، كتاب المنمق لابن حبيب البغدادی (دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد ۱۹۶۴ء)۔ زیاد ابن ابیه (بمبئی ۱۹۶۶ء یہ کتاب بزبان انگریزی ہے)۔ ڈاکٹر خورشید احمد فارق کی اردو تصنیفات زیادہ تر ندوۃ المصنفین دہلی سے شائع ہوئیں جن کی تفصیل یہ ہے: قاضی شریح اور دیگر مضامین (دہلی ۱۹۵۵ء)، حضرت ابوبکرؓ کے سرکاری خطوط (دہلی ۱۹۶۰ء)، حضرت عمرؓ کے سرکاری خطوط (دہلی ۱۹۵۹ء) تاریخ ہند پر نئی روشنی (دہلی ۱۹۶۰ء)، تاریخ ردّہ (دہلی) اسلامی دنیا دسویں صدی عیسوی میں (دہلی ۱۹۶۲ء)، قرنِ اوّل کا ایک مدبر (دہلی ۱۹۶۱ء)، عربی لٹریچر میں قدیم ہندوستان (دہلی)، خلافتِ راشدہ کا اقتصادی جائزہ (دہلی ۱۹۷۷ء)، تاریخ اسلام (خلافتِ راشدہ، بنی امیہ)، جائزے (تاریخی، تمدنی، جغرافیائی، قانونی، ادبی، نحوی)[۴۷]۔

ان میں سے متعدد کتب بعد میں پاکستانی ناشروں نے بھی مکرر طبع کیں۔

علامہ میمن جب علی گڑھ سے دہلی جاتے تو فارق صاحب ہی کے ہاں قیام کرتے۔ اس بارے میں ڈاکٹر عبادت بریلوی لکھتے ہیں:

> ”پروفیسر عبدالعزیز المیمنی صاحب جو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں عربی اور اسلامیات کے پروفیسر تھے اور فارق صاحب کے استاد تھے، وہ بھی جب دلی آتے تھے تو ان کے ساتھ اینگلوعربک کالج کے اسی کمرے میں قیام کرتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری ملاقات ان سے فارق صاحب کے اسی کمرے میں ہوئی اور میں نے ان کے علم سے استفادہ کیا۔ ان (فارق صاحب) کے پاس صرف دو تین شیروانیاں تھیں جن کو وہ بڑے سلیقے سے زیب تن کرتے تھے''۔[۵]

ڈاکٹر مختار الدین احمد

ڈاکٹر مختار الدین احمد ۱۴؍نومبر ۱۹۲۴ء کو پٹنہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم پٹنہ ہی میں حاصل کی۔ مدرسۂ شمس الہدیٰ پٹنہ سے مولوی عالم اور فاضل کی تعلیم مکمل کی۔ فاضل کے امتحان میں وہ بہار و اڑیسہ کے سارے طلبہ میں اوّل آئے۔ اس کے بعد آپ نے ''فاضل حدیث'' کی جماعت میں داخلہ لیا اور دو سالہ تعلیم کے بعد امتحان میں پورے بہار و اڑیسہ میں اوّل آئے۔ مدرسۂ شمس الہدیٰ میں دورانِ تعلیم آپ نے مختلف مکاتبِ فکر کے اساتذہ سے فیض حاصل کیا۔ یہاں آپ کے والدِ محترم ملک العلماء مولانا ظفر الدین قادری، مولانا محمد سہول عثمانی (پرنسپل مدرسۂ شمس الہدیٰ) اور مولانا سیّد عبدالرشید مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے شاگرد تھے۔ اسی طرح آپ کے اساتذہ میں مولانا: اصغر حسین بہاری اور مولانا عبدالشکور مظفر پوری بھی تھے جو دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل اور شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسنؒ کے شاگرد تھے۔ ان کے علاوہ سیّد عبدالسبحان دیسنوی اور حاجی سیّد معین الدین ندوۃ العلماء کے تعلیم یافتہ تھے۔

مدرسے کی تعلیم کے بعد آپ نے انگریزی تعلیم کی طرف توجہ دی اور میٹری کولیشن کا دس سالہ کورس محض دو سال میں مکمل کرلیا۔ ۱۰؍جولائی ۱۹۴۳ء کو آپ علی گڑھ پہنچے۔ علی گڑھ سے آپ نے ۱۹۴۵ء میں انٹر اور ۱۹۴۷ء میں بی اے کیا۔ بی اے کے بعد ایم اے میں داخلہ لینا چاہتے تھے اور آپ کو اردو اور عربی دونوں مضامین سے یکساں دلچسپی تھی اور فیصلہ نہیں کر پائے کہ اردو میں ایم اے کریں یا عربی میں۔ اس گومگو کی کیفیت میں بغرض مشورہ آپ علامہ میمن سے ملے۔ ان کے طلب کرنے پر آپ نے دونوں فارم پیش کر دیے۔ علامہ میمن نے اردو کا فارم چاک کر کے ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا اور عربی کے فارم پر اپنے دستخط کر کے ان کے حوالے کر دیا اور فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیجیے فیصلہ ہو گیا[6]۔ اس طرح مختارالدین صاحب ایم اے شعبۂ عربی میں داخل ہو گئے اور دو سال بعد ۱۹۴۹ء میں پوری یونیورسٹی میں اوّل آئے۔ آپ ۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۲ء تک لٹن لائبریری علی گڑھ میں شعبۂ مخطوطات کے ناظم رہے ساتھ ہی علامہ میمن کی نگرانی میں ڈاکٹریٹ کے لیے تحقیقی مقالہ بھی لکھتے رہے۔ آپ نے تاریخ اسلام کے بجائے عربی ادب کا موضوع تحقیق کے لیے منتخب کیا اور صدرالدین علی بن ابی الفرج البصری ا(م ۶۵۶ھ) کی کتاب الحماسة البصرية پر تحقیق کی جس پر ۱۹۵۲ء میں آپ کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری تفویض کی گئی۔ آپ نے جنوری ۱۹۵۳ء میں بحیثیت لیکچرر شعبۂ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں ملازمت کا آغاز کیا۔ ۱۹۵۶ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی سے پروفیسر ہیملٹن گب (م ۱۹۷۶ء) کی نگرانی میں ڈی فل کیا۔ ۱۹۵۸ء میں آپ ادارۂ علوم اسلامیہ علی گڑھ میں ریڈر اور ۱۹۶۸ء میں اسی ادارے کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے۔ اسی سال آپ شعبۂ عربی، علی گڑھ یونیورسٹی کی صدارت پر فائز ہوئے۔ ۱۴ر نومبر ۱۹۸۴ء کو آپ ریٹائر ہوئے۔ ۱۹۷۶ء میں آپ نے المجمع العلمي العربي دمشق کی طرز پر المجمع العلمي الهندي کے نام سے ادارہ قائم کیا جس کا مقصد نادر عربی مخطوطات کی ترتیب و تدوین اور ان کی اشاعت کے علاوہ عربی میں ایک علمی و تحقیقی رسالہ نکالنا تھا۔ یہ رسالہ مجلّة المجمع العلمي الهندي کے نام سے اب بھی نکل رہا ہے۔ اس رسالے کے پہلے شمارے کا پہلا مضمون آپ نے استاد محترم سے تعلق کی بنا پر علامہ میمن کا ہی شایع کیا۔ اس رسالے کو علمی حلقوں میں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ۱۹۸۵ء اور ۱۹۸۶ء میں آپ نے اپنے استاد علامہ عبدالعزیز میمن کی یاد میں اس رسالے کا ضخیم میمن نمبر دو جلدوں میں شائع کیا۔ یہ نمبر علامہ میمن کی حیات اور خدمات پر معلومات کا خزانہ ہے۔ فی الحقیقت یہ نمبر ایک عظیم استاد کو عظیم شاگرد کا دست خراجِ تحسین ہے۔ علامہ میمن کے صاحبزادے پروفیسر محمد محمود میمن راقم الحروف سے اکثر فرماتے تھے کہ علامہ میمن اپنے شاگردوں میں ڈاکٹر سیّد محمد یوسف صاحب کے بارے میں کہا کرتے تھے کہ یوسف میرا شاگرد نہیں میرا بیٹا ہے اور وہی میرے نام کو زندہ رکھے گا لیکن مقدر کی بات ہے کہ ڈاکٹر یوسف کا علامہ میمن کی زندگی ہی میں انتقال ہو گیا اور علامہ میمن پر یہ ضخیم نمبر مرتب کر کے یہ سعادت ڈاکٹر مختارالدین احمد صاحب نے حاصل کر لی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالعزیز المیمنی
(Member Arabic Academy, Damascus.)
PROF. & CHAIRMAN.

DEPARTMENT OF ARABIC,
MUSLIM UNIVERSITY,
ALIGARH (INDIA).

Dated 12—3—1949

مختار الدین احمد آنرز I سے VI تک مسلسل عربی کے طالب العلم
میں یہ ہمیشہ اپنے رفقاء میں ممتاز رہے ہیں۔ عربی یوں بھی انکا خاندانی ورثہ ہے،
علاوہ بریں یہ ہر موضوع کے ہر طرح اہل ہیں عام معلومات خصوصاً متعلقہ مشرقیات میں بہت
امتیاز رکھتے ہیں۔ ایم اے فائنل میں بجائے مضمون عربی کے ڈسرٹیشن لکھ رہے ہیں جس سے
مجھے انکے ذوق مطالعہ و تحقیق کا اندازہ کرنیکا اچھا خاصہ موقعہ ملا ہے۔ گھنٹوں لائبریری
میں عربی کی کتابیں اولٹتے رہتے ہیں۔ میں انکے مستقبل کے متعلق بہت پر امید ہوں۔
یوں بھی اردو میں جو درجہ رکھتے ہیں اوسکے اظہار کی مجھے کچھ ضرورت نہیں معلوم ہوتی

ہمارے ڈپارٹمنٹ کی ادبی دلچسپیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں۔ لجنة
الأدب کے دو سال سے وائس پریزیڈنٹ ہیں۔ گذشتہ دنوں سر سید ڈے کے
سلسلے میں انکی انتھک محنت اور مستعدی ہر کس و ناکس سے ستائش حاصل کرچکی ہے

یوں بے انتہا مہذب نیکدل اور جملہ اساتذہ و طلبہ میں مؤدب و محبوب ہیں
مجھے انسے ہمیشہ خصوصیت رہی ہے اسلئے میں انکی کامیابی کا دل سے متمنی ہوں۔

میں بلاخوف تردید انکو علمی و ادبی خدمات کیلئے موزوں تر امیدوار سمجھتا اور پیش
کرتا ہوں اور انکو اسکا اہل سمجھتا ہوں

الداعی
عبدالعزیز المیمنی

علامہ میمن کے قلم سے ڈاکٹر مختار الدین احمد کے لیے سند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب کے علمی کارنامے اتنے زیادہ ہیں کہ ان کی تفصیل پر مشتمل ایک کتاب ''مختار نامہ'' علی گڑھ سے شائع ہو چکی ہے۔مختصراً آپ کی عربی کتابیں درج ذیل ہیں: الحماسة البصرية (دائرۃ المعارف عثمانیہ حیدر آباد،۱۹۶۳ء،۱۹۶۴ء، بیروت ۱۹۸۳ء)فضائل من اسمه احمد و محمد لابن بكير البغدادي (علی گڑھ ۱۹۶۱ء)، المختار من شعر ابن الدمينة (علی گڑھ ۱۹۶۲ء)،الرسالة الى احمد بن واثق للمبرد (دہلی ۱۹۶۸ء)، القصيدة الداليه للاعشى الكبير مع شرح الشيرزي (علی گڑھ ۱۹۶۸ء)۔

آپ کی اردو تصنیفات و تالیفات میں: خطوطِ اکبر، احوالِ غالب، نقدِ غالب، سیر دہلی، کربل کتھا، تذکرۂ گلشن ہند، تذکرۂ آزردہ، تذکرۂ شعرائے فرخ آباد، دیوانِ حضور عظیم آبادی، عبدالحق وغیرہ شامل ہیں۔آپ کے علمی مقالات برصغیر پاک وہند کے اہم رسائل و جرائد مثلاً معارف، برہان، قومی زبان، تحقیق وغیرہ میں شائع ہوئے۔

ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب کی شخصیت کا ایک نمایاں وصف دوسروں کی حتی المقدور علمی مدد کرنا تھا۔اس حوالے سے دنیا بھر سے جو بھی آپ سے علمی مدد چاہے اسے بذریعہ خط تمام تفصیلات مہیا کرتے تھے۔مکتوب نگاری میں آپ سائل کو ہر پہلو سے شافی جواب دیتے اور اس مقصد کی خاطر ہر مکتوب کو علمی اور تحقیقی شہکار بنادیتے۔

مجلة المجمع العلمي الهندي (میمن نمبر) کی ترتیب وطباعت کی خاطر ڈاکٹر صاحب نے جو شدید محنت کی اس بارے میں ڈاکٹر نذیر احمد (سابق صدر شعبۂ فارسی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی) لکھتے ہیں:

> ''انھوں (ڈاکٹر مختار الدین احمد) نے اپنے شفیق استاد (علامہ میمن) پر ان دو شماروں میں کوئی ایک ہزار صفحات پر مشتمل نہایت قیمتی مواد جمع کر دیا ہے۔انھوں نے اپنے عالمانہ انداز سے ان کی زندگی اور ان کے کارنامے روشن کیے ہیں، وہ ہر علمی کام کرنے والے کے لیے مشعلِ راہ ہو سکتے ہیں۔اس مجموعے کے ایک ایک صفحے پر انھوں نے بڑی توجہ صرف کی ہے۔پروفوں کی تصحیح میں انھوں نے بڑی جان فشانی کا ثبوت دیا ہے۔مخصوص شمارے دلّی کے جس پریس میں چھپ رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے اس میں چار صفحے بھی ایک ساتھ نہیں چھپ سکتے تھے کیونکہ ان کے پاس کافی ٹائپ ہی موجود نہیں، چنانچہ چند صفحے کمپوز کر کے پریس کا ایک ملازم دلی سے رات کے دس بجے علی گڑھ آتا اور مختار الدین صاحب بارہ ایک بجے تک پروف دیکھ کر اسے دیتے۔ پریس کا آدمی رات ہی کی گاڑی سے واپس جاتا، صبح دلی پہنچتا اور طباعت کا کام جاری رہتا" کچھ

ڈاکٹر مختار الدین احمد مورخہ ۳۰ر جون ۲۰۱۰ء کو علی گڑھ میں وفات پا گئے۔ مزید حالات اور علمی خدمات کے لیے ملاحظہ فرمائیں "ڈاکٹر مختار الدین احمد" از محمد راشد شیخ، ماہنامہ الحمراء لاہور بابت اگست ۲۰۱۰ء۔

ڈاکٹر مختار الدین احمد کو علامہ میمن کے تمام تلامذہ میں یہ منفرد اعزاز حاصل تھا کہ صرف انھی نے علامہ میمن کی نگرانی میں عربی ادب کے موضوع پر ڈاکٹریٹ کیا بقیہ دو حضرات یعنی ڈاکٹر سیّد محمد یوسف اور ڈاکٹر خورشید احمد فارق نے تاریخ اسلام کے موضوعات پر علامہ میمن کی نگرانی میں ڈاکٹریٹ کیا تھا۔

درج بالا تین حضرات وہ ہیں جنھوں نے علامہ میمن کی نگرانی میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ان کے علاوہ علی گڑھ کے دوران قیام آٹھ افراد اور تھے جو علامہ میمن کی نگرانی میں پی ایچ ڈی کر رہے تھے لیکن کسی نہ کسی وجہ سے وہ مقالہ مکمل نہ کر سکے۔ ان تمام حضرات سے علامہ میمن کا معاملہ فراخدلانہ تھا اور ان کے پی ایچ ڈی کے عدم تکمیل کے ذمہ دار علامہ میمن نہیں تھے۔ ان آٹھ افراد میں نمایاں ترین نام ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ کا ہے۔ یہاں ہم ان کے اور بقیہ تلامذہ کے حالات لکھتے ہیں۔

ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ

ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ صاحب اپنی علمی اور تحقیقی خدمات کی بنا پر بین الاقوامی شہرت یافتہ دانشور مانے جاتے تھے۔ اسکول کے سرٹیفکیٹ کے مطابق آپ ۱۶ر دسمبر ۱۹۱۷ء میں قریہ جعفر خان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لغاری (ضلع سانگھڑ) میں پیدا ہوئے جبکہ راقم سے ایک انٹرویو میں آپ نے فرمایا تھا کہ ان کی پیدائش مارچ ۱۹۱۹ء میں ہوئی۔ آپ نے ابتدائی دینی تعلیم گھر ہی پر حاصل کی۔ بعدازاں قریبی دیہی مدارس میں تعلیم حاصل کی۔ مارچ ۱۹۲۹ء میں سندھ کے معروف تعلیمی ادارے نوشہرو فیروز مدرسہ اینڈ ہائی اسکول میں داخل ہوئے۔ ۱۹۳۳ء میں یہیں سے ورنیکولر امتحان میں بیٹھے اور پورے سندھ میں اوّل آئے۔ ۱۹۳۶ء میں بمبئی یونیورسٹی سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اس کے بعد آپ ۱۹۳۷ء میں مزید تعلیم کے لیے جونا گڑھ پہنچے اور وہاں کے مشہور بہاء الدین کالج میں داخلہ حاصل کیا۔ ۱۹۴۱ء میں یہیں سے بی اے آنرز فرسٹ کلاس میں پاس کیا اور کالج میں پہلے اور پورے سندھ میں تیسرے نمبر پر آئے۔ اسی سال آپ علی گڑھ پہنچے اور مسلم یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ ۱۹۴۳ء میں ایم اے (عربی) میں فرسٹ کلاس فرسٹ آئے۔ اسی دوران آپ کا علامہ میمن سے وہ قلبی تعلق قائم ہوا جو ہمیشہ قائم رہا۔ اسی سال علامہ میمن کی نگرانی میں Ph.D. کے لیے ''سندھ تحت سیطرۃ العرب'' کے موضوع پر تحقیقی مقالے کا آغاز کیا۔ علامہ میمن کی بڑی خواہش تھی کہ آپ اس مقالے کی تکمیل کریں لیکن سندھ مسلم کالج کراچی میں ملازمت کی وجہ سے آپ کو مجبوراً علی گڑھ چھوڑنا پڑا۔ کچھ عرصہ یہاں بحیثیت استاد خدمات انجام دیں پھر آپ کولمبیا یونیورسٹی امریکہ چلے گئے جہاں سے ۱۹۴۹ء میں تعلیم کے موضوع A Program of Teacher Education for New State of Pakistan پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۵۱ء میں سندھ یونیورسٹی میں شعبۂ تعلیم کے استاد بنے۔ اسی طرح آپ سندھ یونیورسٹی شعبۂ سندھی کے بھی پہلے استاد اور سربراہ بنے۔ ۱۹۷۳ء سے ۱۹۷۶ء تک آپ سندھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر رہے۔

ڈاکٹر نبی بخش بلوچ نے جنوری ۱۹۷۶ء تا اگست ۱۹۷۷ء سیکرٹری وزارتِ تعلیم اور اس کے بعد ۱۹۷۹ء تک ڈائریکٹر وفاقی وزارت ثقافت و آثار قدیمہ میں خدمات انجام دیں۔ ۱۹۷۹ء میں آپ چیئرمین قومی کمیشن تاریخ و ثقافت اسلام آباد بنائے گئے۔ نومبر ۱۹۸۰ء میں آپ اسلامیہ یونیورسٹی اسلام آباد کے بانی وائس چانسلر مقرر ہوئے جس پر اگست ۱۹۸۳ء تک فائز رہے۔ اس کے بعد ۱۹۸۳ء تا ۱۹۸۹ء آپ نیشنل ہجرہ کونسل کے مشیر رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبد العزيز الميمني
(Member Arabic Academy, Damascus.)
PROF. & CHAIRMAN.

DEPARTMENT OF ARABIC,
MUSLIM UNIVERSITY,
ALIGARH (INDIA).

Dated 8-3-1945

هذه شهادة للمتأدب الشادي الفاضل نبي بخش بلوچ أو عثمان
السندي أنه أقام عندنا أربعة أعوام برمتها يشتغل في فرع العربية بدروسه وبحوثه
فامتحان في الأولين منهما على شهادة الماجستير (ايم اے) أول أول أي أنه وقع أول
في الدرجة الأولى مع اشتغاله بدروس الشرائع، وقد وقع أو نجح فيها أيضا من الأولى،
فجمع بين الحسنيين، وهذا نجاح لم أره لغيره منذ عشرين عاما قضيتها بهذه الجامعة.
ثم إنه لشدة ولعه بالعربية اشترك في الدكتوراه بكتابة مقالة حافلة
طافحة بالبحوث التي لا عهد لمن لبثوا في السند بمثلها بهمة لا تعرف الكسل ونهمة
بعيدة عن الملل. وأشهد أنه يفوز فيها بالخصل ويبرز على عامة من تقدمه
بالكتابة في الموضوع بالميزة والفضل. إن شاء الله
وكان له في هذه المدة في خصيصى لم أرها في كثير ممن يتأبون هذه الجامعة
وأذكر أنه لم يتردد على بلده إلا من أجل فقد لزمني لزوم الظل بحيث شبعت المزادة وأرتوى النحل.
هذا وهو شاب يزين خيره بما هو مشكور، متأدب مع الأساتيذ والتلاميذ
وعامة الناس، له همة شامخة في العلياء، وله مستقبل زاهر في خدمة بلاده
علما وعملا، وفطرة واسعة في آداب العربية وأخبارها وتواريخها، إلى ما يخدم به بلده
والإنسانية خدمة تذكر وتشكر. أنسأ الله في أجله وبلغه منتهى أمله،
في خدمة بلاده وأوطانه خاصة، وعالم الإنسانية عامة. فإنه حري بها مستحق،
على كل حال من سعيد ومستنير. وفقه الله لذلك، ووطأ له تلك المسالك. إنه
هو أهل التقوى وأهل المغفرة.
وله حلم يزن الجبال رزانة، ورأي حصيف يفوق المعاقل حصانة، إلى أخلاق
سهلة سمحة، ومجاراة للآخرين ومداراة، وقلة الخلاف معهم والمباراة، كأنه
لم يرث الغضب من الأم والأب، فتراه دائما حلوا سائغا كما جاء في الحديث
المؤمن هين لين، فلا أزين على قلبه ولا شين، إلى مزايا لم تجتمع لغيره لا أرى حاجة
إلى التنبيه بها فإنه بنفسه شاهد لها عدل يغنيك مرآه عن مخبره

الداعي
عبد العزيز الميمني

علامہ میمن کے قلم سے ڈاکٹر نبی بخش بلوچ کے لیے سند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب کی علمی و تحقیقی خدمات اس قدر زیادہ ہیں کہ ان پر اب تک کئی کتب چھپ چکی ہیں۔آپ کی چند کتب یہ ہیں جامع سندھی لغت (پانچ ضخیم جلدیں) شاہ جو رسالو (۱۰ جلدیں)، اردو سندھی لغت، سندھی اردو لغت (دونوں بہ اشتراک ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں) سندھی فارسی لغت، سندھ میں اردو شاعری، مولانا آزاد سبحانی، دیوانِ شوق افزا (اردو) دیوانِ ماتم (اردو) سندھی لوک ادب (کل ۴۲ جلدیں) شاہ جو رسالو، Great Books of Islamic Civilization۔آپ کے علمی و تحقیقی مقالات بڑی تعداد میں سندھی، اردو اور انگریزی میں معروف تحقیقی رسائل میں شائع ہو چکے ہیں۔ڈاکٹر نبی بخش بلوچ مورخہ ۶ راپریل ۲۰۱۱ء کو حیدرآباد (سندھ) میں وفات پاگئے۔تدفین وصیت کے مطابق علامہ آئی آئی قاضی کے مقبرے کے نزد واقع سندھ یونیورسٹی جام شورو میں ہوئی۔ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب کی حیات اور مکمل علمی خدمات کے بارے میں ملاحظہ فرمایئے''ڈاکٹر نبی بخش بلوچ۔شخصیت اور فن'' از محمد راشد شیخ، اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد، ۲۰۰۷ء

شبیر احمد خان غوری

شبیر احمد خان غوری (متولد مارچ ۱۹۱۱ء) کو علامہ میمن نے پی ایچ ڈی کے لیے الباخرزی کی دمیۃ القصر کی ترتیب و تصحیح کا کام دیا تھا۔ریسرچ کے باقاعدہ آغاز سے قبل انھیں ملازمت مل گئی اور الہ آباد چلے گئے۔۔وہ عرصے تک حکومتِ ہند کے قائم کردہ ادارۂ امتحانات عربی و فارسی (یوپی) کے کامیاب رجسٹرار رہ کر ریٹائر ہوئے۔وہ علوم عقلیات کے ماہرین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ان علوم پر آپ نے سینکڑوں مضامین لکھے جن کا انتخاب خدا بخش لائبریری پٹنہ نے شائع کیا ہے۔

محمد نظیر الاسلام کاشمیری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد نظیر الاسلام سے علامہ میمن نے الصولی کی اخبار ابی تمام پر تحقیقی کام کرایا تھا۔ابھی کام مکمل نہیں ہوا تھا کہ اطلاع آئی یہ کتاب قاہرہ میں دو مصری فضلاء نے مرتب کی ہے اور کتاب طبع ہونے والی ہے۔اس وجہ سے اس موضوع پر پی ایچ ڈی کرانا مناسب نہیں معلوم ہوا چنانچہ جس قدر کام نظیر الاسلام کر چکے تھے،اسے علامہ میمن نے قاہرہ بھیج دیا جہاں سے ۱۹۳۷ء میں اخبار ابی تمام شائع ہوئی۔

مزمل حسین

مزمل حسین کے لیے ابن حزم کی جمھرة انساب العرب کا انتخاب ہوا۔انھوں نے خدا بخش لائبریری و رام پور رضا لائبریری سے اس کتاب کے مخطوطات کے عکس حاصل کیے۔بعد میں علامہ میمن نے ذاتی کوشش سے استنبول سے بھی اس کتاب کے مخطوطے کا عکس آ گیا۔مزمل حسین ڈاکٹریٹ کا مقالہ بغرضِ امتحان پیش کرنے سے قبل ہی جوانی میں رحلت کر گئے۔علامہ میمن ان کا ذکر بڑی محبت سے کرتے تھے۔۱۹۳۶ء میں ڈاکٹر اوٹو اشپز ان کا مقالہ جرمنی لے گئے تا کہ اسے وہاں سے شائع کریں لیکن مقالہ شائع نہ ہو سکا۔[9]

عبدالرحمٰن آخوندکار

عبدالرحمٰن آخوندکار ڈھاکہ یونیورسٹی میں لیکچرار تھے۔وہ ۱۹۳۷ء میں علی گڑھ آئے اور علامہ میمن کی زیر نگرانی ابن میمون البغدادی کی منتهی الطلب فی اشعار العرب پر ڈاکٹریٹ کا کام شروع کیا لیکن وہ تکمیل سے پہلے ڈھاکا واپس چلے گئے۔[10]

ڈاکٹر ریاض الرحمٰن شروانی

پروفیسر ڈاکٹر ریاض الرحمٰن شروانی نے ۱۹۴۹ء میں علامہ میمن کی زیر نگرانی پی ایچ ڈی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام شروع کیا تھا لیکن دورانِ تحقیق میں علامہ میمن ریٹائر ہو گئے اس لیے ان کے نگران بدل دیے گئے[11]۔ وہ علامہ میمن کی نگرانی میں زبیدی کی طبقات النحویین کی تصحیح کا کام کر رہے تھے، پھر کچھ دن انھوں نے اخوان الصفا کی تحریک پر کام کیا، بعد کو قاضی معافی النہروانی کی کتاب الجلیس ایڈٹ کرکے انھوں نے ۱۹۷۰ء میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی[11]۔

ڈاکٹر ریاض الرحمٰن شروانی ۵؍اپریل ۱۹۲۴ء کو حبیب گنج نزد علی گڑھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر اور اس کے بعد مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں حاصل کی۔ ۱۹۴۷ء میں آپ اورینٹل کالج لاہور کے طالب علم تھے۔ اسی سال پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم اے کیا۔ ۱۹۵۶ تا ۱۹۵۷ء آپ قاہرہ میں بطور طالب علم ادبِ عربی مقیم رہے۔ آپ نے ۱۹۵۳ء تا ۱۹۸۳ء شعبہء عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں بحیثیت استاد خدمات انجام دیں۔ ۱۹۸۳ء تا ۱۹۸۸ء آپ نے کشمیر یونیورسٹی سری نگر میں بحیثیت صدر شعبہء عربی خدمات انجام دیں اور اس یونیورسٹی میں اسلامک اسٹڈیز کا شعبہ بھی قائم کیا۔ آج کل آپ کا قیام حبیب منزل علی گڑھ میں ہے۔ آپ علامہ میمن کے محسن مولانا حبیب الرحمٰن شروانی مرحوم کے حقیقی پوتے ہیں۔[12]

مولانا امتیاز علی خاں عرشی

مولانا امتیاز علی خاں عرشی اردو زبان کے نامور محقق اور ماہر غالبیات تھے۔ آپ ۸؍دسمبر ۱۹۰۴ء کو رامپور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم رامپور ہی میں حاصل کی۔ ۱۹۲۳ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی عالم کی سند لی اور اسی سال اورینٹل کالج لاہور میں داخلہ لے کر مولوی فاضل کے امتحان کی تیاری کے لیے لاہور چلے گئے۔ یہاں آپ سال بھر مقیم رہے اور علامہ میمن اور مولانا طلحہ صاحب سے عربی ادب کی تعلیم حاصل کی۔ لاہور سے واپسی پر مدرسہ عالیہ رامپور میں داخلہ لیا اور ۱۹۲۴ء میں وہاں سے فارغ ہوئے۔ ۱۹۳۲ء میں انھیں نواب رامپور کے شاہی کتب خانہ (موجودہ رامپور رضا لائبریری) کا ناظم مقرر کیا گیا۔ آپ نے تمام عمر کتب خانے کی خدمت میں گزار دی اور بیش بہا علمی و تحقیقی خدمات انجام دیں۔ مولانا عرشی کا انتقال ۲۵ رفروری ۱۹۸۲ء کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا۔

مولانا عرشی کی اردو کتابوں میں: دیوانِ غالب (نسخہ عرشی)، مکاتیبِ غالب، ترجمہ مجالس رنگیں (ترجمہ)، محاوراتِ بیگمات، اردو اور افغان، فرہنگِ غالب وغیرہ شامل ہیں۔

ان کی عربی کتب میں: کتاب الاجناس، دیوان الحاورة، لامیة للهند، دیوان ابی محجن، الامثال السائرة من شعر المتنبی شامل ہیں۔[۱۳]

مولانا امتیاز علی خان عرشی علامہ میمن کا بحیثیت استاد تا عمر احترام کرتے رہے۔ ہمیں ان کے مکتوبات بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد میں علامہ میمن کے بارے میں درج ذیل جملے ملتے ہیں:

☆ استاد مکرم کی خدمت میں پُر ادب سلام پہنچائیے۔ (مکتوب ۲۲ رمئی ۱۹۴۹ء)

☆ حضرت الاستاذ کی خدمت میں سلام کے بعد عرض کیجیے کہ دیوان الهذلیین کی قسم اول کا نسخہ مطلوبہ کتابوں کے ہمراہ ضرور ارسال فرمایئے۔ (۷ر دسمبر ۱۹۴۹ء)

☆ حضرت الاستاذ کہاں ہیں؟ اگر علی گڑھ ہی میں ہوں تو بتایئے تاکہ ایک کتاب کی رقم جو کتاب خانے کے ذمے واجب ہے ادا کروں۔ اور دست بستہ میرا سلام کہیے اور آپ اور استاد مدظلہ دونوں میرے والدین کی مغفرت کی دعا فرمایئے۔ (۵ر مارچ ۱۹۵۱ء)

☆ حضرت الاستاذ نے جمہور میں جو مضمون شروانی صاحب مرحوم پر لکھا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ان کو سندِ حدیث خلیل عرب صاحب کے دادا سے ملی ہے۔ جی چاہا کہ اس نعمت کے سلسلے کو اپنے تک دراز کرلوں۔ ذرا موقع ملے تو حضرت کا ایما دریافت کر کے اطلاع دیجیے یعنی یہ کہ کیا وہ صحاح ستہ کے اطراف (اول و آخر) کی حدیثیں پڑھا کر سند عطا فرما دیں گے یا نہیں؟ اگر ایسا ممکن ہو تو دو چار روز کے لیے حاضر ہو کر اس فخر سے بہرہ اندوز ہو جاؤں۔ (۱۳ر اکتوبر ۱۹۵۱ء)[۱۴]

ان حضرات کے بعد ہم علم و تحقیق کی ان نامور شخصیات کا ذکر کریں گے جنھوں نے علامہ میمن کی زیرِ نگرانی تحقیقی کام تو نہیں کیا لیکن ان سے پڑھا ضرور۔ ان تمام حضرات نے اپنے اپنے شعبوں میں مفید علمی و تحقیقی تصنیفات و تراجم یادگار چھوڑیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی

ڈاکٹر عبداللہ چغتائی علامہ میمن کے پہلے قیامِ لاہور (۱۹۲۰ء تا ۱۹۲۵ء) کے نامور شاگرد تھے۔ آپ بلند پایہ مصنف، مورخ اور ماہر فنونِ اسلامی تھے۔ آپ کی ولادت ۱۸۹۶ء میں لاہور میں ہوئی۔ آپ نے ۱۹۳۳ء میں پیرس سے تاج محل پر پی ایچ ڈی کیا۔ آپ فرگوسن کالج پونہ اور انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے بحیثیت استاد وابستہ رہے۔ آپ کا انتقال ۱۹ر دسمبر ۱۹۸۴ء کو لاہور میں ہوا۔

ڈاکٹر عبداللہ چغتائی کی تصنیفات میں: تاج محل آگرہ، سیرتِ بلالؓ، تاریخ نقش و نگار، سرگزشتِ خطِ نستعلیق، واقعاتِ عالمگیری، فنونِ لطیفہ بعہد اورنگ زیب، بادشاہی مسجد، مساجدِ عالم وغیرہ چھوٹی بڑی تقریباً ستر کتب ہیں۔ یہ تمام کتب آپ نے اپنے ذاتی ادارے کتاب خانہ نورس لاہور سے شائع کیں۔

ڈاکٹر سیّد عبداللہ

ڈاکٹر سید عبداللہ اردو زبان کے عظیم محسن، اورینٹل کالج لاہور کے سابق پرنسپل اور اردو دائرہ معارف اسلامیہ (پنجاب یونیورسٹی) کے مدیر اعلیٰ رہے۔ آپ ۵ر اپریل ۱۹۰۴ء کو منگلور (ضلع ہزارہ) میں پیدا ہوئے۔ آپ نے جامعہ ملیہ علی گڑھ، اسلامیہ کالج لاہور اور اورینٹل کالج لاہور میں تعلیم حاصل کی۔ آپ کا انتقال ۱۴ر اگست ۱۹۸۶ء کو لاہور میں ہوا۔

ڈاکٹر سیّد عبداللہ مرحوم کی 'خودنوشت' مطبوعہ ماہنامہ قومی ڈائجسٹ لاہور بابت دسمبر ۱۹۸۶ء میں علامہ میمن سے تلمذ اور اندازِ تدریس کے بارے میں یہ مفید تحریر ملتی ہے:

"عربی جماعت کے استاد ملک کے نامور عالم اور ادیب مولانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالعزیز میمن اور حضرت سیّد احمد بریلوی کے خانوادے کے ایک عالم سیّد محمد طلحہ تھے۔ مولانا میمن ابھی ابھی ایڈورڈز کالج پشاور سے لاہور لائے گئے تھے، عربی ادب پر عبور شعرائے جاہلیہ کے کلام کا احاطہ، رموزِ زبان اور قواعد کا علم، سبحان اللہ سبحان اللہ۔ مگر میں اس کم عمری میں پورا استفادہ نہ کر سکا تاہم ذہن میں ایک معیار قائم ہو گیا یعنی یہ معلوم ہو گیا کہ ہمالیہ کتنا بلند پہاڑ ہے۔''

یہ عبارت ڈاکٹر سیّد عبداللہ نے ۱۹۲۰ء کے دور کے بارے میں لکھی ہے جب وہ اورینٹل کالج لاہور میں طالب علم تھے۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب اورینٹل کالج چھوڑ کر ۱۹۲۱ء میں جامعہ ملیہ اسلامیہ پہنچے جو کچھ ہی عرصہ قبل علی گڑھ میں قائم ہوئی تھی۔ بعد ازاں ڈاکٹر صاحب جامعہ ملیہ چھوڑ کر ۱۹۲۲ء میں دوبارہ اورینٹل کالج لاہور پہنچے۔ مقصد یہ تھا کہ منشی عالم کے امتحان میں شرکت کے لیے اساتذہ سے مشورہ کر سکیں۔ یہاں پہنچتے ہیں ان کی علامہ میمن سے ملاقات ہو گئی جس کا احوال اپنی خود نوشت میں یوں لکھتے ہیں:

''اتفاقاً سب سے پہلے مولانا عبدالعزیز میمن ہی سے ملاقات ہو گئی۔ حالات پوچھے، بتائے، فرمایا: اچھا ہوا تعلیم میں واپس آ گئے ہو مگر منشی عالم کا امتحان بے کار ہے، تم منشی فاضل کا امتحان دو۔ میں نے کہا: فارم داخلہ اب کیسے تبدیل ہو گا؟ فرمایا: میں کرا دوں گا، چنانچہ اپنے رسوخ سے کرا دیا اور زائد فیس اپنے پاس سے دی۔ منشی فاضل کے نصاب میں بی اے عربی کا نصاب بھی شامل تھا۔ اس کی شرح انھوں نے خود لکھی تھی (نہایت عالمانہ اور شستہ اُردو میں)۔ مجھے ایک نسخہ عطا فرمایا اور نہایت مشفقانہ انداز میں حوصلہ افزائی کی .... مولانا میمن کی دل پذیر شرح کا یہ جملہ بہت اچھا لگتا تھا: ''ہے سُمیہ تیرے بھٹ تیتر جم جم آئیں۔''

ڈاکٹر سیّد عبداللہ مرحوم کی درج بالا تحریر سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ علامہ میمن ابتدا ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ذہین اور محنتی طالب علموں کی ہر ممکن مدد اور سرپرستی فرماتے تھے۔ان کو مفید مشورے بھی دیتے اور اگر ان کی خاطر جیب سے خرچ بھی کرنا پڑتا تو دریغ نہیں کرتے تھے۔

ڈاکٹر سید عبداللہ کی تصنیفات میں: ادبیاتِ فارسی میں ہندوؤں کا حصہ، اردو ادب جنگِ عظیم کے بعد، سر سیّد احمد خاں اور ان کے نامور رفقاء، نقدِ میر، شعرائے اردو کے تذکرے، تذکرہ نگاری کا فن، اردو ادب ۱۸۵۷ء سے ۱۹۵۸ء تک اور آپ بیتی شامل ہیں۔ڈاکٹر سید عبداللہ کے کئی عربی مضامین اورینٹل کالج میگزین میں شایع ہو چکے ہیں۔

ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ

ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ ۱۹/اکتوبر ۱۹۰۱ء کو امرتسر میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم امرتسر میں پائی اور ۱۹۱۷ء میں انٹرنس کا امتحان پاس کیا۔۱۹۲۱ء میں انھوں نے اورینٹل کالج لاہور میں ایم اے (عربی) میں داخلہ لیا۔اسی دور میں آپ نے علامہ میمن سے استفادہ کیا۔۱۹۲۳ء میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔۱۹۲۶ء میں گورنمنٹ کالج جھنگ سے تدریس کا آغاز کیا۔۱۹۲۹ء میں آپ حکومت کے وظیفے پر انگلستان گئے اور لندن یونیورسٹی سے ۱۹۳۱ء میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔۱۹۴۸ء میں آپ گورنمنٹ کالج لاہور میں شعبۂ عربی و اسلامیات کے صدر مقرر ہوئے۔ ۱۹۵۴ء میں اورینٹل کالج میں اعزازی طور پر پڑھانا شروع کیا۔۱۹۵۶ء میں آپ اسی کالج کے صدر شعبۂ عربی مقرر ہوئے جہاں سے ۱۹۵۹ء میں ریٹائر ہوئے۔۱۹۵۸ء میں پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام بین الاقوامی مذاکرۂ اسلامی میں مندوب کی حیثیت سے شریک ہوئے۔آپ کا انتقال ۴/نومبر ۱۹۷۷ء کو لاہور میں ہوا۔

ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ کی کتابوں میں دعوتِ اسلام (ترجمہ پریچنگ آف اسلام از آرنلڈ، لاہور ۱۹۷۲ء) تاریخ ابن خلدون (ترجمہ، لاہور)، مسلمانوں کے فنون (ترجمہ، لاہور)، تاریخ اسلام (نصابی کتاب) اور تحقیق اللغات کے علاوہ

Geographical Factors in Arabian Life and History (Lahore, 1942).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Why we learn the Arabic Language (Lahore, 1942).

شامل ہیں۔[15]

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر ۱۶ نومبر ۱۹۳۷ء کو میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۱ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے عربی اور یہیں سے ۱۹۶۲ء میں ایم اے اسلامیات کیا۔ Ph.D. بھی پنجاب یونیورسٹی ہی سے ۱۹۶۹ء میں کتاب القرط علی الکامل کی تصحیح وتحقیق وتدوین کی بنا پر کیا۔ Ph.D کے لئے علامہ میمن کے مشوروں سے فائدہ اٹھایا[16]۔ ۲۷ نومبر ۱۹۶۳ء سے اورینٹل کالج میں بحیثیت لیکچرر ملازمت کا آغاز کیا اور ترقی کرتے کرتے صدر شعبۂ عربی اور اورینٹل کالج کے پرنسپل تک پہنچے۔ آپ کی معروف تصانیف وتالیفات وتراجم میں مقدمة النحو العربي الفلسفي، ديوان الفيض، ديوان الرومي، الفية السيرة النبوية، اقبال العرب على دراسات اقبال، فصاحتِ نبویؐ اور دینِ عمل شامل ہیں۔ آپ کے عربی زبان وادب سے متعلق گراں قدر مقالات اورینٹل کالج میگزین، ثقافت، تہذیب الاخلاق، نگار، ادب لطیف وغیرہ میں چھپے۔ اردو دائرۂ معارف اسلامیہ (پنجاب یونیورسٹی) میں آپ کے تقریباً ایک سو چالیس تحقیقی مقالات موجود ہیں۔ آپ نے متعدد طلبہ کے Ph.d اور ایم اے کے مقالات کی نگرانی کی[17]۔

ڈاکٹر احمد خان

ڈاکٹر احمد خان علامہ میمن کے دوسرے قیامِ لاہور (۱۹۶۴-۱۹۶۶ء) کے دور کے نامور شاگرد ہیں۔ آپ ۱۹۳۵ء میں پیدا ہوئے۔ ایم اے (عربی) پنجاب یونیورسٹی سے ۱۹۶۷ء میں کیا اور ۱۹۸۲ء میں پنجاب یونیورسٹی ہی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کے مقالے کا موضوع امام صغانی کی لغت ''العباب الزاخر واللباب الفاخر'' کی تحقیق پر مشتمل تھا۔ آپ کے نگران ڈاکٹر پیر محمد حسن مرحوم تھے۔ العباب کی تین جلدیں ڈاکٹر احمد خان کی نگرانی میں ہجرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هذه شهادة للولد الثابت النشيط احمد خان بأنه مشغوف
بالآداب العربية حريص في كل ما له صلة بها عارف بالأدب العصري
وشتى العلم. نقّاب باحث عن المؤلفات العربية القديمة
والحديثة. وله رغبة صادقة وولع أكيد بها.
هذا وقد قرأ علي بالكلية الشرقية في لاهور سنة ١٩٦٦م بعض كتب
المنهج والدراسة في الماجستير، كان في طليعة الصف منهوما
بالعلم والأدب والازدياد منهما.
ورأيته يكاتب أبناء البلاد العربية ويزور الفضلاء ويحاورهم
ويستخبرهم عن أخبار العلم وذويه مما يدل على تفانيه
فيما هو بصدده.
ويطالع المجلات العلمية العربية كمجلة دمشق وغيرها مما يقع
بيده في هذه الديار.
وأنا أدعو الله له بالنجاح والفوز والفلاح في مستقبل حياته
وأن يزيده بسطة وانتفاعا إنه قريب مجيب

وكتب عبد العزيز الميمني بلاهور
٢٩ صفر الخير ١٣٨٦ هـ
١٩ يونيه ١٩٦٦ م

Arabic Department
University Oriental College
Lahore.

علامہ میمن کے قلم سے ڈاکٹر احمد خان کے لیے سند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کونسل اسلام آباد سے چھپ چکی ہیں۔ باقی کام ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کی جانب سے ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر احمد خان جنوری ۱۹۸۷ء سے نومبر ۱۹۹۵ء تک ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی سے وابستہ رہے ہیں۔ڈاکٹر احمد خان، علامہ میمن کے تمام تلامذہ میں ایک انفرادیت رکھتے ہیں اور وہ یہ کہ وہ علامہ میمن کے مزاج کے مطابق عربی مخطوطات کی تلاش، ان کی تحقیق اور ان کے بارے میں معلومات جمع کرنے کا کام گزشتہ چالیس سال سے کر رہے ہیں۔ وہ اس بات کے معترف ہیں کہ عربی مخطوطات سے محبت اور ان کی تحقیق کا ذوق علامہ میمن ہی کی جانب سے انھیں ملا ہے۔ مخطوطات کے تحفظ اور تحقیق کی خاطر ڈاکٹر احمد خان نے اسلام آباد میں مرکز حماية المخطوطات العربية نامی ادارہ بھی قائم کیا ہے۔ڈاکٹر احمد خان مجمع اللغة العربية دمشق اور المجمع العلمي الهندي علی گڑھ کے اعزازی رکن ہیں۔ پاکستان میں غالباً صرف انھیں ہی ان علمی اداروں کی رکنیت کا اعزاز حاصل ہے۔

عربی مخطوطات کی تحقیق سے متعلق ڈاکٹر احمد خان کے مقالات برصغیر پاک و ہند کے علاوہ کویت، بغداد، دمشق، ریاض، اردن و دیگر ممالک کے بلند پایہ تحقیقی جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔

ڈاکٹر احمد خان کی تحقیق کے بعد جو کتب شائع ہو چکی ہیں ان میں سے چند یہ ہیں: خلق الانسان في اللغة، معجم المطبوعات العربية في شبه القارة الهندية الباكستانية، كتب اسامي شيوخ البخاري، كتاب الانفعال للصغاني، كتاب المعاريض لابن فارس، كتاب نقعة الصديان للصغاني، المرتجل في شرح القلادة السمطية في توشيح الدريدية للصغاني، اهم المخطوطات العربية بمكتبة جامعة بنجاب، فهرس المخطوطات العربية الاسلامية بباكستان، (الجزء الاوّل)۔[۱۸]

پروفیسر سیّد محمد سلیم

پروفیسر سیّد محمد سلیم ۱۹۲۲ء میں تجارہ (الور) میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۰ء میں میٹرک کا امتحان اسی قصبے کے مقامی ہائی سکول سے پاس کیا۔ ۱۹۴۴ء میں اینگلو عربک کالج دہلی سے بی اے کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۴۶ میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے ایم اے عربی کیا جہاں آپ کو علامہ میمن سے تلمذ اور ان کی صحبت نصیب ہوئی۔ پروفیسر سلیم صاحب ہمیشہ علامہ میمن کا ذکر بڑی محبت اور احترام سے کرتے اور ان کے علی گڑھ کے دور کے واقعات والہانہ انداز سے سناتے۔ دسمبر ۱۹۴۸ء میں آپ نقل مکانی کر کے کراچی آ بسے۔ اس کے بعد نواب شاہ، شکار پور وغیرہ میں سکونت اختیار کی۔ ۱۹۶۰ء میں شاہ ولی اللہ اورینٹل کالج ہالا میں پرنسپل بنا دیے گئے جہاں آپ نے ۱۹۷۴ء تک خدمات انجام دیں۔ اس کالج کی ترقی، تعلیمی ماحول کی بہتری اور طلبہ کی اخلاقی تربیت کے لیے آپ نے جس بے غرضی سے خدمات انجام دیں اس کی مثال مشکل سے ہی ملے گی۔ ۱۹۷۴ء میں آپ نے لاہور میں ادارۂ تعلیمی تحقیق قائم کیا۔ اس ادارے کے تحت تعلیم کے موضوع پر آپ کی متعدد کتب شائع ہوئیں۔ تعلیم اسلامی تناظر میں آپ کا خاص موضوع تھا جس پر آپ تا عمر لکھتے رہے۔ آپ کی معروف کتب میں پاک و ہند میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت، مغربی فلسفۂ تعلیم کا تنقیدی مطالعہ، مغربی زبانوں کے ماہر علماء ۱۸۵۷ء سے قبل، تاریخ خط و خطاطین وغیرہ شامل ہیں۔ پروفیسر سیّد محمد سلیم کا انتقال ۲۷ اکتوبر ۲۰۰۰ء کو ہوا۔ تدفین کراچی میں ہوئی۔[19]

ڈاکٹر سیّد رفیع الدین

ڈاکٹر سیّد رفیع الدین ۱۹۱۸ء میں پیدا ہوئے۔ آپ اس وقت علامہ میمن کے قدیم ترین شاگرد ہیں۔ آپ سنہ تیس کے عشرے میں علی گڑھ میں علامہ میمن کے شاگرد رہے۔ ۱۹۳۷ء میں مارس کالج ناگپور میں ملازمت کا آغاز کیا۔ پی ایچ ڈی کے لیے آپ نے ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان کے مشورے پر ''اردو میں نعت گوئی'' کا موضوع منتخب کیا (ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں اس دور میں ناگپور یونیورسٹی کے صدر شعبۂ اردو تھے)۔ بعد میں آپ ناگپور یونیورسٹی سے منسلک ہو گئے اور اسی یونیورسٹی کے شعبۂ عربی، فارسی و اردو میں طویل عرصے خدمت انجام دے کر ۱۹۷۶ء میں ریٹائر ہوئے۔ ''اردو میں نعت گوئی'' پر تحقیق کے سلسلے میں آپ نے علامہ میمن سے بھی استفادہ کیا۔ آپ کا یہ مقالہ کتابی شکل میں کراچی سے شائع ہوا۔ آج کل آپ ناگپور میں مقیم ہیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان کی متعدد جامعات کی تعلیمی کمیٹیوں کے سرگرم رکن ہیں۔

ڈاکٹر سیّد اختر امام

ڈاکٹر سیّد اختر امام کرائے پر سرائے (بہار) میں ۱۰ دسمبر ۱۹۱۰ء کو پیدا ہوئے۔ انھوں نے ابتدائی تعلیم سے ایم اے (عربی) تک مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں حاصل کی جہاں سے ۱۹۳۶ء میں ایم اے (عربی) کی سند حاصل کی۔ اس کے بعد آپ جرمنی چلے گئے اور بون یونیورسٹی سے ۱۹۳۹ء میں پی ایچ ڈی (عربی) کی ڈگری حاصل کی۔ مرتب ''مکاتیب اختر امام'' کے مطابق ان کی تحقیق کا موضوع حلب کا قدیم شاعر الصنوبری (م ۳۳۴ھ) تھا لیکن اس بارے میں ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب نے اپنے مکتوب مورخہ ۳ نومبر ۲۰۰۹ء میں راقم الحروف کو لکھا کہ ۱۹۵۴ء میں الصنوبری سے دلچسپی کی بنا پر جب ڈاکٹر اختر امام کے استاد پروفیسر اوٹو اشپیز سے ڈاکٹر مختار الدین صاحب نے استفسار کیا تو وہ اس سے لاعلم تھے۔ بعد کو ڈاکٹر مختار الدین صاحب نے ان کے ساتھ بون یونیورسٹی میں اختر امام کے مقالے کی تلاش کی تو وہ اسلامی فلسفہ پر نکلا۔ ۱۹۴۰ء تا ۱۹۴۴ء ڈاکٹر اختر امام نے کلکتہ یونیورسٹی میں عربی، فارسی اور تاریخ اسلام کے استاد کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ قیامِ پاکستان کے بعد آپ وزارت خارجہ حکومت پاکستان سے منسلک ہو گئے اور بغداد، برسلز، نیروبی اور جکارتہ میں سفارتی خدمات انجام دیں۔ ستمبر ۱۹۶۰ء میں آپ بحیثیت صدر شعبۂ عربی یونیورسٹی آف سیلون منسلک ہو گئے اور وہیں سے ۱۹۷۸ء میں ریٹائر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی جز وقتی تدریس سے تعلق اور سری لنکا میں قیام رہا۔ مختلف اوقات میں آپ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ اور عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد دکن کے ممتحن برائے پی ایچ ڈی (عربی) بھی رہے۔ اردو کے علاوہ آپ عربی، فارسی، انگریزی، جرمن، بنگلہ اور پالی زبانوں سے واقف تھے۔

ڈاکٹر سیّد اختر امام کا انتقال ۴ ستمبر ۱۹۹۳ء کو کراچی میں ہوا۔ ان کے طبع شدہ مقالات میں سے چند یہ ہیں:

--Cultural Relations between Ceylon and Arabia.

--Cultural Relations between Ceylon and Iran.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

--Umar Khayyam

--Urdu Language

--Early Arab reference- Budhism

--Hindu Influence in Baghdad of Haroon Al-Rashid

--Islamic Libraries.

جنوری ۲۰۰۱ء میں ڈاکٹر سید اختر امام کے مکاتیب کا دلچسپ اور معلومات افزا مجموعہ ''مکاتیبِ اختر امام'' کے عنوان سے کراچی سے شائع ہوا۔[۲۰]

پروفیسر حبیب اللہ غضنفر

پروفیسر حبیب اللہ غضنفر معروف استاد، عربی فارسی، اردو اور انگریزی زبانوں کے ماہر تھے۔ ۲۶ر جولائی ۱۹۰۲ء کو امروہہ میں پیدا ہوئے۔ آپ بھی علامہ میمن سے تلمذ رکھتے تھے اور دورِ علی گڑھ کے شاگردوں میں شامل تھے۔ وہاں سے آپ نے ایم اے عربی کیا اور علامہ سے استفادہ کیا۔ آپ کا انتقال ۱۵ر فروری ۱۹۷۳ء کو کراچی میں ہوا۔ آپ کی کتابوں میں ترجمہ کتاب الامّ، اردو کا عروض، سنسکرت ادب، ہندی ادب، معماتِ جامی وغیرہ شامل ہیں۔

ڈاکٹر سیّد احمد

آپ ۱۹۱۴ء میں پٹنہ میں پیدا ہوئے۔ ایم اے (عربی) مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے کیا۔ آپ ۱۹۳۷ء تا ۱۹۳۹ء علی گڑھ میں علامہ میمن کے شاگرد رہے۔ اس کے بعد پٹنہ یونیورسٹی کے شعبۂ عربی سے بحیثیت استاد منسلک ہو گئے۔ ۱۹۵۲ء میں حکومتِ بہار کے وظیفے پر مصر گئے اور علی محمود طٰہٰ بین شعراء مصر المعاصرین کے موضوع پر عین شمس یونیورسٹی سے ۱۹۵۴ء میں ڈی لٹ کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۵۵ء میں ادارۂ تحقیق عربی و فارسی حکومت بہار کے ڈائریکٹر اور ۱۹۶۱ء میں پٹنہ یونیورسٹی کے شعبۂ عربی کے پروفیسر اور صدر مقرر ہوئے۔ ابن قدامہ الدمشقی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب الوصیة مرتب کر کے ۱۹۵۹ء میں پٹنہ سے شائع کی ۔ ڈاکٹر سیّد احمد نے جون ۱۹۷۳ء میں پٹنہ میں وفات پائی [۲۱]۔ ڈاکٹر سیّد احمد کے مقالے کے کئی ابواب ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب نے مجلة المجمع العلمی الھندی علی گڑھ میں شایع کیے۔

ڈاکٹر سیّد صدر الدین فضا شمسی

آپ ۱۹۳۷ء تا ۱۹۳۹ء مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے شعبۂ عربی میں علامہ میمن کے شاگرد رہے۔ عربی میں ایم اے کے بعد پٹنہ یونیورسٹی سے اردو میں ایم اے اور پھر ڈی لٹ کیا۔ آپ پٹنہ یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کے ممتاز ترین اساتذہ میں تھے۔ ۱۹۷۷ء میں پٹنہ میں وفات پائی۔ متعدد کتب تصنیف کیں جن میں عروض و بلاغت پر کتاب پٹنہ یونیورسٹی کے نصاب میں داخل ہے [۲۲]۔

محمد شمس الہدیٰ

آپ کا تعلق آسام سے تھا۔ ۱۹۳۷ء تا ۱۹۳۹ء مسلم یونیورسٹی کے شعبہ عربی میں علامہ میمن کے شاگرد رہے۔ ایم اے کے بعد آسام چلے گئے اور محکمہ تعلیم میں اعلیٰ عہدوں پر کام کیا [۲۳]۔

عبد الخالق

علی گڑھ سے ایم اے (عربی) کے بعد آپ دہلی کالج میں عربی کے لیکچرر ہو گئے۔ تقسیم سے قبل انھوں نے علامہ میمن کی نگرانی میں نافع بن الازرق پر تحقیقی کام کا آغاز کیا تھا۔ دہلی جانے کے بعد وہ تحقیق جاری نہ رکھ سکے۔ ان کی وفات تقسیم ہند سے قبل دہلی میں ہوئی [۲۴]۔

عبد الباسط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ علی گڑھ میں ایم اے (عربی) میں علامہ میمن کے شاگرد رہے۔ ایم اے کے بعد لاہور چلے گئے اور اسلامیہ کالج لاہور میں عربی کے استاد مقرر ہوئے [۲۵]۔

سیّد محمد عثمان

آپ کا تعلق بہار سے تھا۔ علی گڑھ میں ایم اے (عربی) کے بعد بہار چلے گئے اور مولانا محمد مبارک کریم (م ۱۹۵۷ء) کی سبکدوشی پر حکومتِ بہار میں سپرنٹنڈنٹ آف اسلامک اسٹڈیز مقرر ہوئے [۲۶]۔

مفتی محمد ادریس

مفتی محمد ادریس ۱۶ر جولائی ۱۹۱۸ء کو مانسہرہ میں پیدا ہوئے۔ آپ مسلم یونیورسٹی شعبہء عربی کے سابق طالب علم اور تحریک پاکستان کے کارکن تھے۔ آپ نے علی گڑھ میں بطور طالب علم ۱۹۴۵ء تا ۱۹۴۷ء قیام کیا۔ آپ وہاں کے طلبہ میں بطور شعلہ بیان مقرر معروف تھے۔ ۱۹۴۷ء میں آپ نے شعبہء عربی مسلم یونیورسٹی میں علامہ میمن کے مشورے سے داخلہ لیا۔ ایم اے میں فرسٹ کلاس فرسٹ پوزیشن حاصل کی اور گولڈ میڈل کے حقدار قرار پائے۔ تقسیم کے بعد آپ مانسہرہ میں اقامت گزین ہو گئے اور بطور وکیل بڑا نام کمایا۔ مختلف اوقات میں آپ صوبہء سرحد کے ایڈووکیٹ جنرل اور اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل سفیر بھی رہے۔ مفتی محمد ادریس کا انتقال مانسہرہ میں مورخہ ۱۰ر دسمبر ۲۰۰۸ء کو ہوا [۲۷]۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواشی باب نمبر۱۳

۱؎ ملاحظہ فرمایئے ''مولانا عبدالعزیز میمن اور علی گڑھ'' از ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی در کتاب ''علامہ عبدالعزیز میمن، حیات وخدمات'' (مجموعۂ مقالات)، ص ۱۲۴۔

۲؎ ماخوذ از ''ڈاکٹر محمد یوسف'' از پروفیسر مختار الدین احمد، ماہنامہ برہان دہلی، ستمبر ۱۹۷۹ء نیز دیکھیے ''برگِ نخیل'' (مجموعۂ مقالات) از ڈاکٹر سیّد محمد یوسف۔

۳؎ بحوالہ ''برگِ نخیل (مجموعۂ مقالات) از ڈاکٹر سیّد محمد یوسف، ص ۸

۴؎ مکتوب ڈاکٹر خورشید احمد فارق بنام محمد راشد شیخ مورخہ ۲۰ر دسمبر ۱۹۹۸ء، نیز ملاحظہ فرمایئے ''ڈاکٹر خورشید احمد فارق'' از پروفیسر مختار الدین احمد ماہنامہ معارفِ اعظم گڑھ، جنوری ۲۰۰۲ء

۵؎ ملاحظہ فرمایئے ''غزالانِ رعنا'' از ڈاکٹر عبادت بریلوی، ص ۱۰۰۔

۶؎ ملاحظہ فرمایئے ''جہاں چھاؤں گھنی ہوتی ہے'' از ڈاکٹر مختار الدین احمد، سہ ماہی صحیفہ لاہور، جنوری، مارچ، ۱۹۸۷ء، ص ۱۴

۷؎ ملاحظہ فرمایئے ''نذر مختار'' مرتبہ مالک رام، ص ۱۰۔

۸؎ تا ۱۱؎ ماخوذ از ''علامہ میمن کا ایک نہایت ممتاز شاگرد'' از ڈاکٹر مختار الدین احمد، مجلّہ تحقیق (شعبۂ اردو جامعہ سندھ) شمارہ ۱۰۔۱۱، ص ۱۵۵

۱۲؎ حالاتِ زندگی ماخوذ از سہ ماہی اردو بک ریویو دہلی بابت اکتوبر، نومبر، دسمبر ۲۰۱۰ء، ص ۲۰

۱۳؎ حالاتِ زندگی ماخوذ از ''نذر عرشی'' مرتبہ مالک رام

۱۴؎ ملاحظہ فرمایئے رسالہ تحقیق شعبۂ اردو سندھ یونیورسٹی، شمارہ نمبر ۱۲۔۱۳ (۱۹۹۹۔۱۹۹۸ء)، ص ۶۷۳ اور ۶۷۴

۱۵؎ ماخوذ از ''تاریخ یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور'' از غلام حسین ذوالفقار، ص ۱۹۰

۱۶؎، ۱۷؎ ماخوذ از ''اورینٹل کالج کے موجودہ اساتذہ۔کوائف اور علمی خدمات'' از رفیع الدین ہاشمی ص ۵۵

۱۸؎ ماخوذ از مکتوب ڈاکٹر احمد خان بنام محمد راشد شیخ مورخہ ۱۵ر جولائی ۲۰۰۵ء

۱۹؎ ماخوذ از ماہنامہ ''افکارِ معلّم'' لاہور، اکتوبر ۲۰۰۱ء

۲۰؎ ماخوذ از ''مکتوباتِ اختر امام'' مرتبہ سیّد قیصر امام، ص ۳۰۵۔

۲۱؎ تا ۲۶؎ ماخوذ از ''علامہ میمن کا ایک نہایت ممتاز شاگرد'' از ڈاکٹر مختار الدین احمد، مجلّہ تحقیق۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ عبدالعزیز میمن۔سوانح اور علمی خدمات

(شعبۂ اردو جامعہ سندھ) شمارہ ۱۱۔۱۰، ص ۱۵۵

۲۷ ملاحظہ فرمایئے "تحریک پاکستان سے تعمیر پاکستان تک مفتی محمد ادریس کی خدمات" از اسماعیل گوہر، مانسہرہ، ۲۰۰۴ء

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نمبر ۱۴

اعترافِ عظمت اور خراجِ عقیدت

عربی زبان و ادب کے انحطاط کی وجہ سے برصغیر پاک و ہند میں علامہ میمن کی شخصیت اور ان کی علمی خدمات کی شہرت نہ ہو سکی۔ اس کے برعکس عالم عرب میں آج بھی علامہ میمن کا نام انتہائی احترام سے لیا جاتا ہے اور ان کی اعلیٰ تحقیقی کتب وہاں کی یونیورسٹیوں میں داخلِ نصاب ہیں۔ یہاں ہم برصغیر و عالمِ عرب کے چوٹی کے علماء و محققین کی علامہ میمن کے بارے میں آراء پیش کرتے ہیں۔ ان آراء میں سے بعض علامہ کی زندگی میں اور بعض ان کے انتقال کے بعد تحریر کی گئیں:

مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی: ہزاروں پڑھنے والوں میں سے چند ہی کو اس کا اندازہ ہوا ہوگا کہ یہ برصغیر ہی نہیں، یہ عہد اور عالم عربی کیسے عظیم المرتبت ادیب اور عربی زبان کے مبصر و محقق سے محروم ہو گیا۔ زمانے کے حالات، تعلیمی نظام اور قدیم و جدید مدارس کی جو کیفیت اس وقت دیکھنے میں آ رہی ہے اس سے کیا امید کی جا سکتی ہے کہ ان (علامہ میمن) جیسا متبحر، مستند اور صاحبِ نظر عربی زبان و ادب کا عالم پیدا ہوگا۔

ڈاکٹر شاکر الفحام (شام): علامہ میمنی عربی زبان کے اسرار و دقائق سے واقف تھے۔ اس کی سحر انگیزی اور اعجازِ بیان کے رازداں تھے۔ اس کے علماء، شعراء اور اصحابِ لغت سے واقف تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر اسی زبان کی خدمت میں گزار دی۔ اس علمی وراثت کی تحقیق کو مقصد قرار دیا حتیٰ کہ ان کا حال عربی ادب سے عشق میں یہ ہو گیا کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں خود اپنے وطن اور اپنے اہل و عیال میں اجنبی بن گیا ہوں اور نفس عربوں کی طرف اور عربی کی طرف اس قدر مائل ہے کہ میں غیر عربوں میں اجنبیت محسوس کرتا ہوں حتیٰ کہ عربوں سے محبت اور شوق میں وہ خود کو عرب تصور کرنے لگے۔

ڈاکٹر شاکر الفحام (وفات:) دمشق کی مشہور عربی اکیڈمی المجمع العلمی العربی کے سربراہ تھے۔ وہ اسی مضمون میں آگے لکھتے ہیں:

> ''ان سے زیادہ اس قدر و منزلت کا حقدار اور کون ہو سکتا ہے؟ وہی تھے جنھوں نے عربی زبان کو بام عروج پر پہنچایا اور اسے روشنی کا مینار بنا کر پیش کیا۔ محققین کے لیے راہ ہموار کر دی، شاندار تصنیفات سے نوازا، تحقیق کے اس مقام تک پہنچے جہاں ہر کسی کے لیے پہنچنا آسان نہ تھا۔ انھوں نے اپنے ان کارناموں میں تفوق اور امتیاز حاصل کیا اور اولیت اور سبقت کی اور بہت سے قیمتی موتی و جواہر سے آشنا کیا۔ عرب ذخائر کو کھنگال کر جو ہر نایاب فراہم کر دیا''۔[1]

ڈاکٹر ناصر الدین اسد (اُردن): عبدالعزیز میمنی اپنے علم و فضل میں سلف صالحین کے ترجمان ہیں۔ وہ مخطوطات کی تلاش میں کثرت سے سفر کرتے ہیں۔ وہ صبر و محنت سے قدیم کتابوں کو پڑھتے ہیں پھر ان پر تعلیق و تبصرہ بھی لکھتے ہیں۔ مختلف لائبریریوں میں مختلف ملکوں میں انھوں نے نادر مخطوطات تلاش کیے، خود ان کو وہ نقل کرتے ہیں، پھر مسودہ سے مبیضہ تیار کرتے ہیں۔ تخریج، تعلیق، شرح، استدراک، تذییل اور مقدمے تیار کرتے ہیں اور ایسے نادر مخطوطات دریافت کرتے ہیں جن کا علم چند ماہرین کے علاوہ دوسروں کو نہیں ہے۔[2]

ڈاکٹر احمد امین (مصر): میرے دوست عبدالعزیز میمن نے گفتگو کے دوران بتایا کہ ان کے پاس بہت سے رسائل ہیں جن کو تخریج و تعلیق کے بعد وہ شائع کرنا چاہتے ہیں۔ انھوں نے شام، عراق اور استنبول کا سفر کر کے نادر مخطوطات تلاش کیے، ان کی تصحیح کی، تعلیق و تخریج میں محنت کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المرسوم رقم (١١٨٠)

رئيس الجمهورية

بناء على المرسوم التشريعي رقم (١٥٢) تاريخ ١٥/٦/١٩٥٢ المتعلق بإحداث وسام الاستحقاق السوري .

وبناء على المرسوم رقم (١٤٠٣) تاريخ ١١/٥/١٩٥٥ المتضمن نظام منح وسام الاستحقاق السوري وتحديد ملاكه .

يرسم ما يلي :

المادة ١ - يمنح السيد الأستاذ عبد العزيز الميمني الراجكوتي عضو مجمع اللغة العربية بدمشق (من باكستان) وسام الاستحقاق السوري من الدرجة الأولى .

المادة ٢ - ينشر هذا المرسوم ويبلغ من يلزم .

دمشق في ٢٠/ ٧ /١٣٩٧ و ٩ /٧/ ١٩٧٧

رئيس الجمهورية
حافظ الأسد

شام کا اعلیٰ ترین ایوارڈ وسام الشوری اور شام کی اعزازی شہریت جو
علامہ میمن کی طویل عربی خدمات کے صلے میں حکومتِ شام کی جانب سے پیش کی گئی
ترکی زبان کے عظیم الشان اسلامی انسائیکلوپیڈیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ناظرین کو چاہیے کہ ان کی محنت کی قدر کریں اور اس کا اندازہ لگائیں۔[3]

علامہ سعید الافغانی (مصر): شیخ میمنی کو اللہ تعالیٰ نے عجیب زبردست حافظہ سے نوازا ہے۔ ان کو کتابوں کے نام، مصنفین اور شہروں کے نام اور مخطوطات کے خصائص سب یاد رہ جاتے ہیں۔ میں متحیر رہ گیا ان کے علم کو دیکھ کر۔[4]

شیخ حمد الجاسر (سعودی عرب): عربی ادب کے کسی محقق کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ علامہ میمنی کے عظیم احسانات کا ذکر نہ کرے جو بہت سی ادبی کتابوں کو تحقیق اور تعلیق کے ساتھ شائع کر چکے ہیں۔ ان کے علم و فضل کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔[5]

ڈاکٹر عدنان خطیب (شام): استاذ عبدالعزیز میمنی نے جو علمی وراثت چھوڑی ہے وہ ایسی ہے جس کو زمانہ کبھی بھلا نہیں سکتا۔ اس کا ذکر چند سطروں یا چند صفحات میں ممکن نہیں۔ وہ قیمتی اور عظیم ثروت ہے جس کا اعتراف علمائے عرب اور عظیم مستشرقین کر چکے ہیں۔[6]

محمد محمود شاکر (مصر): تحقیق میں علامہ میمنی کی سمط اللآلی سے بڑھ کر کوئی دوسری کتاب نہیں۔[7]

ڈاکٹر عبدالوہاب عزام (پاکستان میں مصر کے پہلے سفیر): ''آپ کی انگلیاں ابن مقلہ کی انگلیاں ہیں۔ آپ علم لغت میں الجاحظ کے ہم پلہ ہیں اور حافظہ کے لحاظ سے عرب ہیں''۔[8]

حکومتِ شام کی جانب سے اعزاز

علامہ میمن دمشق کی مشہور علمی اکیڈمی المجمع العلمی العربی کے قدیم ترین رکن تھے۔ انھیں رکنیت اکیڈمی کے بانی صدر اور شام کے سابق وزیر تعلیم علامہ کرد علی نے ۱۹۲۸ء میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عطا کی تھی۔ اس اکیڈمی کے تحقیقی مجلّے مجلة المجمع العلمي العربي میں ان کے تحقیقی مضامین بڑی تعداد میں شائع ہوئے۔ ۱۹۷۷ء میں علامہ میمن کی طویل علمی خدمات کے صلے میں حکومتِ شام نے انھیں شام کا اعلیٰ ترین اعزاز وسام الاستحقاق السوری (درجۂ اولیٰ) اور ملک شام کی اعزازی شہریت پیش کی۔ اس اعزاز کی سند پر شام کے سابق صدر حافظ الاسد نے دستخط کیے۔

علامہ میمن کی عرب علماء کے ہاں قدر ومنزلت کے بارے میں ڈاکٹر اجتبا ندوی (سابق صدر شعبہ عربی الہ آباد یونیورسٹی) لکھتے ہیں:

''جب وہ مجمع اللغة العربية بدمشق گئے تو وہاں مجمع کے دیگر ممبران کے علاوہ استاذ جعفر الحسنی اور استاذ عز الدین التنوخی سے خصوصی یارانہ تھا۔ ان حضرات کے گھر اکثر جایا کرتے تھے۔ استاذ عز الدین التنوخی کا یہ شعر علامہ نے مجھے سنایا اور کہا کہ عربی زبان و ادب میں تحقیق کا کام کرنے والوں کے لیے تین کتابیں بہت ضروری ہیں، یعنی ان کے بغیر کام چلتا نہیں۔ انھی کتابوں کے بارے میں التنوخی کا یہ شعر ہے:

ثلاثة لي شكري لها لزام

السمط و اللسان و الاعلام

اس شعر میں علامہ مرحوم کی سمط اللآلی کو انھوں نے بہت اہم قرار دیا ہے جس سے اس کتاب کی عربوں کے ہاں قدر ومنزل واضح ہوتی ہے''۔

مولانا سیّد ابوالحسن ندوی عالم عرب میں علامہ میمن کے احترام کے بارے میں لکھتے ہیں:

''ملک کی تقسیم ہوئی تو میں حجاز میں تھا۔ میں مسجد نبویؐ میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک سوڈانی عالم میرے پاس آئے اور مجھ سے پوچھا کہ پاکستان کا صدر کس کو بنایا گیا؟ میں نے کہا مسٹر جناح کو۔ وہ کہنے لگے بڑے افسوس کی بات ہے کہ جس ملک میں علامہ عبدالعزیز میمن جیسا یگانۂ روزگار ہو وہاں کسی دوسرے کو صدر بنایا جائے''۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان کی شہرت کہاں کہاں تک پہنچ چکی تھی اور عرب ممالک کے اہل علم اور اہل ذوق کے دلوں میں ان کی کیا قدر ومنزلت تھی۔ [9]

ڈاکٹر مختار الدین احمد اواخر ۱۹۵۳ء میں قاہرہ ایئر پورٹ پر پہنچے۔ وہاں پہنچنے کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایئرپورٹ پر پاسپورٹ آفیسر سے گفتگو نقل کرتے ہیں:

''بہت دیر کے بعد میری باری پاسپورٹ اور سامان دکھانے کی آئی۔ پاسپورٹ آفیسر شکستہ فرانسیسی لہجے میں بول رہا تھا۔ جب اس نے پوچھا تم کہاں سے آرہے ہو تو میں نے انگریزی کے بجائے اسی کی زبان میں جواب دیا اور ہندوستان کہنے کی جگہ میں نے جامعہ اسلامیہ علی گڑھ کہا تو ایک معمر اور باوقار آفیسر مسکراتے ہوئے آگے بڑھے اور بولے کیا تم الاستاذ المیمنی کی یونیورسٹی سے آئے ہو؟ میں نے جواب اثبات میں دیا اور بتایا کہ میں ان کا شاگرد ہوں اور عربی ادب پر تحقیقی کام کے لئے آکسفرڈ جارہا ہوں اور یہاں مصر کے علماء سے ملنے اور اپنے موضوع کے متعلق معلومات فراہم کرنے آیا ہوں تو پاسپورٹ اور کسٹم کے سارے مرحلے لمحوں میں طے ہوگئے۔ گویا انھیں اس بات کا یقین تھا کہ پروفیسر عبدالعزیز میمن کا شاگرد اور مسلم یونیورسٹی کا طالب علم مصر کے علماء اور دانشوروں سے ملے گا، مخطوطات پڑھے گا، دارالکتب المصریہ جائے گا، اہم کتابوں کے فوٹو اسٹیٹس اور مائیکروفلم بنوائے گا، ادیبوں اور شاعروں سے ملاقات کرے گا، قہوہ خانہ جائے گا، ام کلثوم اور عبدالوہاب کے نغمے سنے گا، شادیہ اور فرید الاطرش کی فلم دیکھے گا، دریائے نیل اور اہرام مصر کی سیر کرے گا لیکن نہ تو مصر میں جاسوسی کرے گا اور نہ یہاں کی سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لے گا۔ معمر آفیسر بار بار اھلًا و سھلًا مرحبا کہہ رہے تھے اور استاذ المیمنی کا ذکر کرتے جاتے تھے۔ وہ اس وقت تک باتیں کرتے رہے اور قہوہ پلاتے رہے جس وقت برٹش ایئرویز کی بس ہوائی اڈے سے مسافروں کو شہر لے جانے کے لئے روانہ ہوگئی''۔[1]

اسی مضمون میں مختارالدین صاحب مصر کے عالمی شہرت یافتہ ادیب اور محقق ڈاکٹر احمد امین (م ۳۰/جون ۱۹۵۴ء) سے اپنی ملاقات کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''گفتگو کی ابتدا استاذ گرامی میمن صاحب کی خیریت سے ہوئی۔ جب میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھیں بتایا کہ وہ ساٹھ سال سے زیادہ کے ہو چکے ہیں اور اب متقاعد ہو کر علی گڑھ چھوڑ کر کراچی چلے گئے ہیں تو ان کے چہرے پر افسوس اور تشویش کے آثار ظاہر ہوئے لیکن جب میں نے انھیں بتایا کہ استاد مکرم وہاں کی جامعہ کے شعبہء عربی کے صدر اور ایک ادارہ تحقیقات کے نگران مقرر ہوئے ہیں تو ان کی سابقہ بشاشت چہرے پر عود کر آئی۔ وہ قاہرہ میں استاد کے ساتھ گزری ہوئی صحبتوں کو یاد کرنے لگے اور ان کے وسیع مطالعہ اور قوت یادداشت کی متعدد مثالیں انھوں نے سنائیں"۔

عراق میں علامہ میمن کی مقبولیت

ڈاکٹر ابوالفضل بخت رواں بغداد یونیورسٹی کے طالب علم رہے ہیں۔ وہ بغداد یونیورسٹی کے علماء وفضلاء میں علامہ میمن کے احترام کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"جب ۱۹۷۶ء میں میں بغرض پی ایچ ڈی جامعہ بغداد پہنچا تو وہاں کے علماء و فضلاء نے مجھ سے شیخ عبدالعزیز المیمنی کے متعلق بہت سے سوالات کیے۔ میں نے گول مول جوابات دیے کیونکہ پاکستان میں میں صرف انھیں ایک معمولی عالم جانتا تھا۔ دیارِ عرب میں جب ان کی فضیلت مجھ پر عیاں ہوئی تو میں حیران رہ گیا کہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو اتنی بڑی ہستی سے نوازا ہے کہ وہ عربوں کے نزدیک عربی ادب کی بیسویں صدی کے سب سے بڑے نقاد اور محقق ہیں اور ان کے تحقیقی کاموں نے عربی کتب خانوں کو زینت بخشی ہے۔ ایک اسکالر نے راقم سے کہا کہ ہم مولانا مودودی کو عربیت کا بڑا فاضل سمجھتے تھے لیکن جامعہ بغداد میں اردو میں تقریر کرنے سے معلوم ہوا کہ اس کا ترجمان جو پاکستانی تھا، بھی عربی زبان پر ان سے زیادہ قادر ہے مگر میمنی صاحب کی تقریر اور تحریر نے ہم پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ جب کبھی ہم ان کی تخلیقات کی طرف رجوع کرتے ہیں تو پاکستان کا نام ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Turk Islam Encyclopedesi کی پہلی جلد میں علامہ میمن پر مفصل مقالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذہنوں میں ابھرتا ہے۔ جب تک ان کی تالیفات باقی رہیں گی پاکستان کا نام ان کے ساتھ زندہ رہے گا‘‘[۱۱]۔

اسی مضمون میں ڈاکٹر ابو الفضل بخت رواں نے عراق کے عالم اور محقق ڈاکٹر صالح ضامن کے مضمون کا ترجمہ پیش کیا ہے۔ یہ مضمون علامہ میمن کے انتقال کے بعد بغداد کے کثیر الاشاعت ہفت روزے ’الف باء‘ میں شائع ہوا۔ ڈاکٹر صالح لکھتے ہیں:

’’پاکستان سے ہمیں شیخ عبدالعزیز المیمنی کی وفات کی خبر پہنچی ہے۔ مرحوم عربی اور اسلامی میراث پھیلانے والے شہسواروں کے سرخیل تھے۔ عربی ادب کے نوادر اور نفائس ڈھونڈ ڈھونڈ کر اپنے قارئین کو پیش کرتے۔ وہ مسلسل جدوجہد سے نصوصِ عربیہ کی تہہ تک پہنچ جاتے اور ان کی فصاحت و بلاغت کی ایسی نشاندہی کرتے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ وہ ایک جلیل القدر عالم، ایک عالمگیر فاضل، صادق التجربہ اور ثاقب النظر محقق و مدقق تھے۔ انھوں نے اپنی زندگی کو اسلامی و عربی تراث (ترکہ) کی خدمت کے لیے وقف فرمایا تھا۔ وہ تنقید و تحقیق کے طفیل ایسی کتابیں منصۂ شہود پر لائے جو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہ تھیں۔ اب تک جب ہمیں کسی تحقیقی کام میں شبہ پڑ جاتا ہے تو ہم آپ کے تحقیقی کام کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اس سے رشد و ہدایت حاصل کرتے ہیں‘‘۔

۱۹۶۸ء میں علامہ میمن نے جناب ممتاز حسن کی درخواست پر اردو ڈکشنری بورڈ میں عربی لغت نگاری کے موضوع پر علمی خطبات ارشاد فرمائے۔ افتتاحی اجلاس میں جناب محمد حمزہ فاروقی بھی موجود تھے۔ وہ علامہ میمن کی عرب ممالک میں قدر و منزلت کے حوالے سے لکھتے ہیں:

’’ان خطبات کے افتتاحی اجلاس میں ممتاز حسن صاحب نے ایک واقعہ سنایا جس سے پاکستان کے اربابِ اختیار کی ناواقفیت اور خرد دشمنی کا اندازہ ہوتا ہے۔ علامہ میمنی سعودی عرب جانے والے تھے۔ اس زمانے میں خواجہ شہاب الدین سعودی عرب میں پاکستان کے سفیر تھے۔ ممتاز صاحب نے خواجہ صاحب کو ایک خط کے ذریعے علامہ میمنی کے پروگرام سے مطلع کیا اور سفارش کی کہ وہ ان کا خاص خیال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھیں۔ خواجہ صاحب کے کہنے پر پاکستانی سفارت خانہ کے ادنیٰ درجے کے ملازم نیم دلی سے علامہ کی پیشوائی کے لیے جدہ ایئرپورٹ پہنچے۔ وہاں علامہ کے استقبال کے لیے سعودی شہزادے پہلے سے موجود تھے۔ انھوں نے علامہ کو شاہی مہمان بنالیا۔

بعد میں ممتاز صاحب کے استفسار پر خواجہ صاحب نے لکھا کہ علامہ عبدالعزیز کی آمد سے پاکستان کا وقار بہت بلند ہوا ہے آپ کو چاہیے کہ ایسے ہی چند اور لوگوں کو یہاں بھیجیں تاکہ ملک کا وقار مزید بلند ہو۔ خواجہ صاحب تو یہ لکھ کر فارغ ہو گئے لیکن ممتاز حسن اس سوچ میں گرفتار تھے کہ:

ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے"[۱۲]

شیخ الازھر کا علامہ میمن کے لیے احترام

عالم عرب میں علامہ میمن کے احترام کے حوالے سے جناب جمیل الدین عالی روزنامہ ''جنگ'' مورخہ ۱۸/اپریل ۱۹۸۰ء میں لکھتے ہیں:

''علامہ شبیبی وائس چانسلر بغداد یونیورسٹی اور وزیر تعلیم عراق نے پروفیسر محمد شریف مرحوم اور میر خلیل الرحمٰن کی موجودگی میں مجھ عاجز سے ایک بات کہی۔ یہ ۱۹۶۰ء کا واقعہ ہے ہم پاکستانی وفد کے اراکین تھے اور جنرل کریم قاسم کی دعوت پر بغداد گئے تھے۔ بڑے عشایئے میں علامہ شبیبی سے ملاقات ہوگئی تو بولے: ''ہم عراقی پاکستان کو اسلامی برادری کا ایک اہم رکن سمجھتے ہیں (وغیرہ وغیرہ) ... اف کیجیے میں پاکستان پہ بڑا رشک کرتا ہوں''۔ حضرت وہ کیوں؟ فرمایا: ''عربی زبان اور قدیم عربی کے سب سے بڑے ماہر علامہ میمن راجکوٹی آپ کے پاس ہیں۔ پوری دنیائے عرب میں ایسا کوئی آدمی نہیں۔ بھئی میں تو پاکستان کو دراصل علامہ میمن کے حوالے سے جانتا ہوں''۔

اسی مضمون میں عالی صاحب مزید تحریر فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"شیخ الازہر شیخ محمد شلتوت کے شاگرد پروفیسر سیّد بداوی امریکہ میں میرے ساتھ تھے۔ ایک دن سنایا کہ ایک مجلس میں ایک قدیم محاورے پر بحث تھی۔ مراکش سے ایک بڑے استاد آئے ہوئے تھے، وہ ہمارے شیخ (شیخ الازہر) کی بات نہ مانتے تھے۔ جونیئر اساتذہ حیران کہ ہمارے شیخ کو چیلنج کیا جا رہا ہے مگر مراکشی بزرگ کا پلہ بھاری پڑتا نظر آتا تھا۔ یکا یک شیخ شلتوت اٹھے اور اپنی لائبریری کی طرف گئے۔ ایک کتاب لائے، بیٹھ کر ایک صفحہ نکالا اور مراکشی بزرگ کے سامنے بڑھا دی۔ انھوں نے سب سے پہلے کتاب الٹ کر مصنف کا نام پڑھا، پھر ایک دم وہ ورق دیکھا اور لمحہ بھر میں آنکھیں نیچی کر لیں۔ انھوں نے کہا" یا شیخ میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں۔ علامہ میمن نے یوں بتایا ہے تو درست ہی بتایا ہوگا"۔ ہم لوگوں نے پریشان ہو کر ان شیخ (شیخ الازہر) سے پوچھا: "آپ عرب ہو کر ان کی سند لائے ہیں" فرمایا: "ان (علامہ میمن) کی نظر سے ایک لاکھ کے قریب تو مخطوطات گزر چکے ہیں۔ عزیزو! یاد رکھنا علامہ میمن اس زمانے میں عربی زبان کے سب سے بڑے آدمی ہیں"۔

اعزاز منجانب شاہ فیصل فاؤنڈیشن (سعودی عرب)

شاہ فیصل فاؤنڈیشن (ریاض، سعودی عرب) عالم اسلام کا ایک اہم علمی و تحقیقی ادارہ ہے۔ کچھ عرصہ قبل اس فاؤنڈیشن کی جانب سے علامہ میمن کو ایک منفرد اعزاز عطا کیا گیا جس کا ذکر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر صاحب نے اپنے انٹرویو میں یوں کیا ہے:

"میمن صاحب کے علمی ذوق اور تبحّر کا اندازہ اس بات سے بھی لگا سکتے ہیں کہ آپ نے تقریباً چالیس قیمتی اور اہم عربی مخطوطات کو ایڈٹ کیا اور حال ہی میں مجھے اطلاع ملی ہے کہ سعودی عرب میں موجود فیصل فاؤنڈیشن (جو علم و تحقیق کا بہت بڑا ادارہ ہے) نے غیر عرب لوگوں پر مشتمل ایسے احباب کی فہرست جاری کی ہے جنھوں نے غیر عربی ہونے کے باوجود عربی زبان کی ترویج و فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ اس فہرست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سرِ فہرست میرے استاد مولانا عبدالعزیز میمن ہیں۔" [۱۳]

شیخ عزّ الدین تنوخی کے علامہ میمن کی مدح میں اشعار

شام کے نامور محقق استاذ عز الدین التنوخی (۱۸۸۹-۱۹۶۶) کے علامہ میمن کی شان میں اشعار:

الـی شیـخـنـا عبـدالعـزیـز ألـوکةٌ
تـعبـر عـمـا فـی الـفـؤاد مـن الـوجـد
اذا کـان حُـبّ الـقـلـبِ بـالطبع راسخاً
فـلـیـسَ عـلـیـه ایّ ضیـم مـن الـبـعـد
وان لـم یـکـن لـلـحـب تـخـم یـصـدّه
فَـنـحـنُ جـمیـع فـی الشّـام أو السـنـد
الـلّٰـهُ یَـعـلـم یَـا عبـدالعـزیـز بـمـا
لـکـم بـقـلـبـی مـن ود و اجـلالِ
احـس بـالـفـضـل فـی غیری فـأعرفـه
مـا یـنـکـر الـفـضـل الّا کـلُ ختـالِ
انّ السـنـابـل حیـن الـحـب یـمـلـؤهـا
مـحـنـی الـرؤوس وتعلو الفارغ الخالی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبد العزيز الميمني الراجكوتي
(١٣٠٦ - ١٣٩٨ هـ = ١٨٨٨ - ١٩٧٨ م)

أديب، باحث، محقق، لغوي، خبير بالمخطوطات ونوادر الكتب.

عبد العزيز الميمني

ولد ببلدة راجكوت، في إقليم كاتهياوار (سوراشترا الحالية) على الساحل الغربي للهند، من بيت عريق في التجارة.

تعلم القراءة والكتابة في الكتّاب، واستكمل دراساته العالية في لكهنؤ ورامبور ودهلي، ودرس على شيوخ كبار أمثال حسين بن محسن الأنصاري الخزرجي اليمني اليماني، الذي أجازه برواية تحفيظ سنة ١٣٢٦ هـ، ونذير أحمد دهلوي، ومحمد طيب المكي.

وتعمّق في علوم اللغة والأدب، وحفظ من الشعر العربي القديم ما يزيد على سبعين ألف بيت!

وبدأ حياة التعليم حين التحق بالكلية الإسلامية ببشاور ليدرّس العربية والفارسية، ثم انتقل إلى الكلية الشرقية بمدينة لاهور (عاصمة البنجاب)، ثم انتقل إلى الجامعة الإسلامية في عليكره، وبدأ يتدرج في المناصب العلمية في تلك الجامعة من محاضر، إلى أستاذ مساعد، فأستاذ، فرئيس لقسم اللغة العربية.

وكان يعرف من أنباء الثقافة وأخبار العلماء والأدباء والشعراء في بلاد الهند وفارس وما يجاورهما ما لا يعرفه سواه من أبناء البلاد العربية. وأتاح له اطلاعه على خزائن الهند وغيرها وقفته ومعاناته أن يهتدي إلى الشارد النوادر من المخطوطات العربية في الهند، وأن يتحف المكتبة العربية بما تيسّر له طبعه منها.

وكان يشارك - إلى جانب تدريسه وتأليفه - في النشاط اللغوي والأدبي بمحاضراته ومقالاته وتحقيقاته التي ينشرها أو يلقيها في المؤتمرات.

وتم انتخابه عضواً مراسلاً في المجمع العلمي العربي بدمشق في سنة ١٩٢٨، وكان آنذاك في الأربعين من عمره، وظل عضواً في المجمع خمسين عاماً أو يزيد. وكان قلبه يخفق بحب دمشق وأهلها، وزارها أكثر من مرة.

ثم أصبح عضواً مراسلاً في مجمع القاهرة، وحصل على وسام الاستحقاق الذهبي من الدرجة الأولى سنة ١٣٩٧ هـ تقديراً لجهوده في تحقيق التراث الإسلامي، ونشر العربية.

وبدأ رحلاته الشهيرة إلى البلاد العربية وتركيا، منذ سنة ١٣٥٤ هـ، فاطلع على نوادر المخطوطات، واستعانت به وزارة الثقافة بدمشق للاستفادة من خبرته في مجال المخطوطات.

وأحيل على التقاعد.. وغادر عليكره (الهند) إلى باكستان ليقيم في كراتشي، وسند إليه رئاسة القسم العربي بجامعة كراتشي، ثم تسند إليه مناصب علمية أخرى، مثل مدير معهد الدراسات الإسلامية لجامعة البنجاب.

إلى أن توفاه الله يوم الجمعة ٢٦ ذي القعدة، الموافق ٢٧ تشرين الأول (أكتوبر)[1].

ومن تحقيقاته التي وقفت على عناوينها:

الطرائف الأدبية: وهي مجموعة من الشعر (تصحيح وتخريج ومعارضة على النسخ المختلفة وتذييل).- القاهرة: لجنة التأليف والترجمة، ١٣٥٦ هـ، ٣٠٥ ص.

سمط اللآلي في شرح أمالي القالي/ لأبي عبيد البكري (نسخ وتصحيح وتحقيق وتخريج وإضافة).- ط٢.- بيروت: دار الحديث، ١٤٠٤ هـ، ١٩٧٢، ١٣٠ ص.

ديوان حميد بن ثور الهلالي. وفيه بائية أبي دواد الإيادي (صنعة).- القاهرة: الدار القومية، ١٣٨٤ هـ، ١٧٣ ص.- (المكتبة العربية؛ ٢٣).

ديوان سحيم عبد بني الحسحاس (تحقيق).- القاهرة: الدار القومية، ١٣٨٤ هـ، ٧٠ ص.- (المكتبة العربية؛ ١٩).

أبو العلاء وما إليه. فائت شعر أبي العلاء. رسالة الملائكة (تصحيح وشرح).- القاهرة: المطبعة السلفية، ١٣٤٤ هـ.

الوحشيات: وهو الحماسة الصغرى/ لأبي تمام الطائي (تعليق وتحقيق، وزاد في حواشيه محمود محمد شاكر).- القاهرة: دار المعارف، ١٣٨٣ هـ، ٣٧٧ ص.- (ذخائر العرب؛ ٣٣).

الفاضل في اللغة والأدب/ لأبي العباس المبرد (تحقيق).- القاهرة: دار الكتب المصرية، ١٣٧٥ هـ، ١١٥ ص.

نسب عدنان وقحطان/ لأبي العباس المبرد (تصحيح وشكل ومعارضة).- القاهرة: لجنة التأليف والترجمة، ١٣٥٤ هـ، ٢١ ص.

المنقوص والممدود/ للفراء. والتنبيهات/ لعلي بن حمزة (تحقيق).- القاهرة: دار المعارف، ١٣٩٧ هـ، ١٣٨٨ هـ.- (ذخائر العرب؛ ٤١).

أبواب مختارة من كتاب أبي يوسف يعقوب بن إسحاق الأصبهاني من النسخة الفريدة.- القاهرة: المطبعة السلفية، ١٣٥٠ هـ، ٤٥ ص.

الفاضل/ لأبي العباس المبرد (تحقيق).- القاهرة: دار الكتب المصرية، ١٣٧٥ هـ، ١١٧ ص.

فهارس سمط اللآلي، على غرار مبتكر فريد.- عليكره، الهند، د.ت.

---

(1) مجلة مجمع اللغة العربية بدمشق مج ٥٤ ج ١ (صفر ١٣٩٩ هـ) ص ٢٣٦ - ٢٣٩ بقلم شاكر الفحام. وفيه حديث بتفصيل لوفاته. وانظر العدد الذي يليه ص ٤١٠، وله ترجمة في مجلة البعث الإسلامي مج ٢٩ ع ٢ ص ٨١ وأضيف مجلة المجمع العلمي الهندي عدداً خاصاً عنه، راجع خبرها في مجلة البعث الإسلامي مج ٤١ ع ١٠ (رجب ١٤٠٧ هـ) ص ٩٣ - ٩٧.

(1) حلة المخلصية مصرية وتخصيص ص ١٦٠ - ١٦٢.
(2) الفيصل ع ٢٦٧ (رجب ١٤٢٥ هـ) ص ١٢٣، المسلمون ع ٥٥٠ (٢٨/٤/١٤١٧ هـ).

عربی زبان کے مشہور شخصیاتی انسائیکلوپیڈیا الاعلام میں علامہ میمن پر مضمون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر زکی المحاسنی کے علامہ میمن کی مدح میں اشعار

شام کے نامور محقق ڈاکٹر زکی المحاسنی (۱۹۰۹-۱۹۷۲) کے علامہ میمن کی مدح میں یہ اشعار کہے:

أيـا عبدالعـزيـز تـفيضُ يُمنـا
وتَـطـلـع فـي مـجال العلمِ حُسنا
كتبـت وتـغـمة ملّ الليـالـي
تهفُّ عـلـيَّ تـطـريباً و لـحـنـا
أيـا هـنـديّة رقـصـت عـليهـا
كـأنّ بهـا لـدى اللـفتـات جنّا
احـاورهـا و صـوفـيٌّ مـرامـي
أجوزُ اليك صـحـداءً و حـزنـا
أرفّ عـلـى السـحـاب لعلّ يوماً
أجـي بـه "بـلاهـور" مُـغـنّـا
تـعـلّقَ كـوكبًا بيـن الـدرادی
ومـن نهـر الـمـجـرّة عـبّ دَنّا
بـهِ الآداب قـد لـقيـت مـنـاهـا
فـمـلُ ربـاعـه الالـهـام غـنـی
هـداة الهـنـد اعـلام ثـقـات
حـمـاة الضّـاد شـدوا فيـه ركنا
ولـلاسـلام تـمـكيـن و ديـنٌ
لـديـه يـزيـده مـجـداً و أمـنـا
عـرفـت (الـراجـكـوتيَّ) المعلى
وكـان أبـو الـعـلاء اليـه حـنّـا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أذا اهل المعرّة خلدوه
فمن تاليفه قد عزّ مغنی
أری فيه المعری عاد فينا
بعين تبصر الدنيا و تهنا

نامور مستشرقین جن سے علامہ میمن کے علمی مراسم رہے اور جنھوں نے علامہ میمن سے علمی استفادہ کیا[۱۴]

۱۔فرٹز کرینکو : ان کا تعلق جرمنی سے تھا۔اسلام قبول کرنے کے بعد سالم کرینکو نام ہو گیا۔ آپ علی گڑھ یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر تھے۔آخری زمانے میں کیمبرج منتقل ہو گئے اور وہیں ۱۹۵۳ء وفات پائی۔علی گڑھ میں علامہ میمن سے بہت قریبی تعلق تھا۔کرینکو، ڈاکٹر مختارالدین احمد صاحب کے پی ایچ ڈی کے مقالے کے ممتحن تھے۔یہ مقالہ علامہ میمن کی زیرنگرانی لکھا گیا تھا۔

۲۔اے ایس ٹریٹن : آپ علی گڑھ یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر اور علامہ میمن کے قریبی ساتھی تھے۔

۳۔ کرتشکو فسکی: آپ کا تعلق روس سے تھا۔لینن گراڈ کی لائبریری میں مشرقی زبانوں کے شعبے کے سربراہ تھے جہاں آپ عربی پڑھاتے تھے۔آپ نے کئی متون ایڈٹ کیے اور تاریخ و ادب عربی پر بہت سی تحریریں یادگار چھوڑی ہیں۔

۴۔البرٹ ڈیٹریش :آپ ہائڈلبرگ یونیورسٹی (جرمنی) میں عربی کے پروفیسر تھے۔جرمن اور عربی میں بہت سی تحقیقی کتابیں آپ کی یادگار ہیں۔

۵۔وان ارنڈوک : آپ ہالینڈ کی مشہور یونیورسٹی آف لائیڈن میں عربی کے پروفیسر تھے۔

۶۔ جوزف فیوک : آپ کا تعلق جرمنی سے تھا۔ڈھاکا یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر رہے۔ ابن الندیم کی الفہرست کی تصحیح و تحقیق پر کام کیا۔ڈاکٹر مختارالدین احمد نے راقم الحروف کے نام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے مکتوب مورخہ ۳رنومبر ۲۰۰۹ء میں تحریر فرمایا کہ جوزف فیوک شیخ عبدالحق حقی بغدادی کی وفات کے بعد ڈھاکہ سے علی گڑھ منتقل ہونا چاہتے تھے لیکن جب انھیں پتہ چلا کہ علامہ میمن اس عہدے کے امیدوار ہیں تو انھوں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔

۷۔ ہیلمٹ ریٹر: آپ فرینکفرٹ یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر تھے، ترکی آتے جاتے تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد فرینکفرٹ کے ایک خاموش پرسکون قصبے میں متمکن ہو گئے تھے۔ ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب کی ان سے ۱۹۵۴ء اور ۱۹۵۶ء میں ملاقاتیں ہوئیں۔

۸۔ اوٹو اشپیز: آپ علی گڑھ یونیورسٹی کے شعبۂ عربی میں علامہ میمن کے معاصر تھے۔ اس کے بعد بون (جرمنی) کے مشرقی زبانوں کے انسٹیٹیوٹ میں خدمات انجام دیں۔

۹۔ سی اے سٹوری: علامہ میمن کے علی گڑھ میں معاصر تھے۔

۱۰۔ روڈولف گائر: آپ کا تعلق جرمنی سے تھا۔ تقریباً چالیس سال دیوان الاعشیٰ کی تصحیح و تدوین میں صرف کیے۔

۱۱۔ ایڈورڈ براؤن: کیمبرج یونیورسٹی سے تعلق رکھنے والے مشہور مستشرق ان کی Literary History of Persia (فارس کی ادبی تاریخ) مشہور کتاب ہے۔

۱۲۔ ڈی ایس مارگولیتھ: آکسفورڈ یونیورسٹی سے تعلق رکھنے والے مشہور مستشرق۔

۱۳۔ آر اے نکلسن: کیمبرج یونیورسٹی سے تعلق رکھنے والے مشہور مستشرق۔ انھوں نے علامہ اقبال کی ''اسرار خودی'' کا انگریزی ترجمہ کیا۔ ان کی مشہور کتاب A Literary History of the Arabs ہے۔

۱۴۔ پال کالے: جرمنی سے تعلق تھا اور آکسفورڈ میں Semitic Languages کے پروفیسر تھے۔ ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب راقم الحروف کے نام اپنے مکتوب مورخہ ۳رنومبر ۲۰۰۹ء میں تحریر فرمایا کہ ان سے علامہ میمن کی پروفیسر شپ کے بارے میں رائے مانگی گئی تھی اور انھوں نے علامہ کے حق میں زبردست سفارش کی تھی۔

۱۵۔ الیگزنڈر ہلٹن هارلے: آپ کا تعلق مدرسہ عالیہ کلکتہ سے تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ عبدالعزیز میمن از عبدالعزیز خالد

شہابِ ثاقب گردونِ حکمت و فن کا
میں نوحہ سنج ہوں عبدالعزیز میمن کا
نہفتہ دانِ بطونِ عبارت و معنی
خزانہ دارِ لغت ہائے کوفی و یمنی
پیالے علم کے پیتا رہا جو بھر بھر کر
بجا تھا اس کو تفاخر بہ فرِ ہنگ و ہنر
تھے اس کے نوکِ زباں نکتہ ہائے ژرف وشگرف
زبانِ تازی میں اس سا نہ ہو گا محرمِ حرف
گریز پائے نواہائے سعدی و حافظ
قتیلِ شیوۂ ابن قتیبہ و جاحظ
اَبوالعلاء مَعَرّی کا ناقد و مادح
وہ شعرِ جاہلی کی مشکلات کا شارح
شموس و خرنق و سلمیٰ و دختنوس و رباب
کے مُوبمو جسے ازبر تراجم و انساب
فنِ لغت میں سند مانتے تھے سب اس کو
پکارتے تھے عرب بھی: ابو العرب اس کو!
سفینۂ سخن و قطبِ علم و گنجِ ادب
تھا جس کا حافظہ منجملۂ عجائبِ رب
صدائے زمزمہ تھی جس کو کاوِ کاوِ قلم
مدام جس کی زباں پر حدیثِ جانِ دژم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ بیچے علم کو مزدِ قلیل کے بدلے
طریقے اس کے تھے سب میرِ سوختہ کے سے

حریمِ ذات کے بے شور و شر حصار میں بند
وہ زندہ تھا مگر اصحابِ کہف کے مانند

کشیدہ قد الفِ مستقیم کی صورت
سبک خرامی میں موجِ نسیم کی صورت

بیاضِ رخ سے ہویدا متانت و دانش
خرد کے تابعِ فرماں تھی اس کی ہر خواہش

تھا اس کے رنگ کا نیرنگ آشنا میں بھی
شریکِ صحبتِ المیمنی رہا میں بھی

اگرچہ اس کے مقابل میں تھا سبک مایہ
وہ میرے ساتھ محبت سے پیش آتا تھا

سَمر ممالکِ اسلامیہ میں نام اس کا
ہر ایک صاحبِ کلک و کلام رام اس کا

دیارِ پاک کے لیکن ہیں رنگ ڈھنگ عجیب
ہوا نہ نام کو اس کے قبولِ عام نصیب

وہ خوش لقا ابدی نیند جس گھڑی سویا
زمیں نے اشک بہائے نہ آسماں رویا

شکستہ خوابوں کی ہوں کرچیاں رفو کس سے؟
کریں بیانِ ستم ہائے آرزو کس سے؟

حدیثِ درد کا پیرایۂ بیاں کیا ہو؟
طریقِ ماتمِ بے دردیٔ جہاں کیا ہو؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب خانہ نگوں، رسم مدرسہ مدروس
یہ سرزمیں بھی ہے گویا قلمروِ افسوس
گو اس کو شکوۂ بے مہریٔ زمانہ بھی تھا
ملالِ کم نظری ہائے اہلِ خانہ بھی تھا
پہ نقدِ عمرِ گرامی کی قدر کی اس نے
بِتا دی خدمتِ علمی میں زندگی اس نے
ظریف و زندہ دل، آثار گو ہویدا تھے
وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا [15] کے
بہ کار گاہِ غم روزگار و بیمِ بلا
تَزَيَّنَ بِلِبَاسِ الزُّهَادِ وَالتَّقْوٰى
عیاں ہے ''سِمْطِ لآلی'' سے علم وفضل اس کا
وَلَا نُضِيعُ اَجْرَمَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا [16]

علامہ میمن کے انتقال کے بعد رئیس امروہوی نے یہ قطعہ تاریخ فارسی میں لکھا:

آہ عبدالعزیز میمنِ ما — کہ بفضل و کمال مشہور است
رخت بربست زیں جہانِ خراب — شمع فانوس خلوت نوراست
مرگِ عالم کہ مرگِ عالم شد — ہمہ عالم رئیس رنجور است
از سرِ کرب گفت ہاتف غیب — ''مدحِ مغفور'' سالِ مغفور است
(ک = ۲۰) — ۱۳۷۸ + ۲۰ = ۱۳۹۸ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب راغب مرادآبادی نے یہ قطعہ تاریخ اردو میں لکھا:

علامۂ زماں تھے عبدالعزیز میمن — سرخیلِ عالماں تھے عبدالعزیز میمن
عشق ان کو تھا زباں سے سرکار دوجہاں ﷺ کی — نازِ جہانیاں تھے عبدالعزیز میمن
شبلی کی ہم جلیسی، حالی کی ہم نشینی[17] — خوش بخت و کامراں تھے عبدالعزیز میمن
ان کے کمال کی تھی مصر و عرب میں شہرت — بے مثل نکتہ داں تھے عبدالعزیز میمن
عمرِ طویل اپنی تدریس میں بسر کی — ابرِ گہر فشاں تھے عبدالعزیز میمن
تقریریں ان کی اب تک ہیں خلد گوش راغب — ''گلبار خوش بیاں'' تھے عبدالعزیز میمن

۱۳۹۸ھ

شمیم صبائی متھراوی کا قطعۂ تاریخ

ہم سے اجل نے چھینا عربی کا ایسا عالم — اہلِ عرب کے دل پر تھا جس کا نقشِ روشن
تاریخِ مرگ ان کی یوں اے شمیم نکلی — 'خلدِ بریں کے ساکن عبدالعزیز میمن'

۱۳۹۸ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواشی:

۱ ملاحظہ فرمائیے کتاب ''علامہ عبدالعزیز میمن، حیات وخدمات'' (مجموعۂ مقالات)، ص ۲۷۰۔

۲ ملاحظہ فرمائیے ''علامہ عبدالعزیز میمنی علماء کی نظر میں'' از پروفیسر احتشام احمد ندوی، درکتاب ''علامہ عبدالعزیز میمن، حیات وخدمات'' (مجموعۂ مقالات)، ص ۲۲

۳ ایضاً

۴ ایضاً

۵ ایضاً

۶ ایضاً

۷ ایضاً

۸ ملاحظہ فرمائیے روزنامہ نوائے وقت لاہور، مورخہ ۲۴، اکتوبر ۱۹۸۰ء نیز ملاحظہ فرمائیے ''میری داستانِ حیات'' از ڈاکٹر غلام جیلانی برق، ص ۱۱۴۔

۹ ملاحظہ فرمائیے ''پرانے چراغ حصہ دوم'' از مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی، ص ۲۴۲۔

۱۰ ملاحظہ فرمائیے مضمون ''علی گڑھ قاہرہ میں'' از مختار الدین احمد، رسالہ علیگ علی گڑھ، خاص نمبر مورخہ ۱۰، فروری ۱۹۵۷ء۔

۱۱ ملاحظہ فرمائیے ''علامہ عبدالعزیز میمنی اور ادب عربی'' از ڈاکٹر ابوالفضل بخت رواں، ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک، اپریل ۱۹۸۳ء۔

۱۲ ملاحظہ فرمائیے کتاب ''یادوں کے دیے'' از محمد حمزہ فاروقی، ص ۴۰۔

۱۳ ملاحظہ فرمائیے ماہنامہ منہاج القرآن لاہور، اکتوبر ۲۰۰۶، ص 38

۱۴ بحوالہ مجلّة المجمع العلمی الهندی (میمن نمبر حصہ دوم)، ص ۳۰۲۔

۱۵ قرآنِ کریم سورۂ مریم آیت نمبر ۸

۱۶ قرآنِ کریم سورۃ الکہف آیت نمبر ۳۰

۱۷ علامہ میمن کو کبھی شبلی کی ہم جلیسی یا حالی کی ہم نشینی حاصل نہیں رہی البتہ ان دونوں بزرگوں کے ہم عصر ڈپٹی نذیر احمد سے تلمذ ضرور رہا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب۔۱۵

علامہ میمن کی نادر تحریریں

اس باب میں ہم علامہ میمن کی نادر اردو عربی فارسی تحریریں اور منظومات پیش کر رہے ہیں. یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ علامہ اردو تحریروں میں مرکب الفاظ استعمال کرتے تھے مثلاً کرونگا، جائیگا وغیرہ. ہم نے ان تمام الفاظ کو جدید املا کے تحت کر دیا ہے. (مؤلف)

آداب العربیہ

"آداب العربیۃ" علامہ میمن کا قدیم ترین اردو مضمون ہے جو ماہنامہ مخزن لاہور بابت جون، جولائی، اگست ۱۹۲۰ء میں شائع ہوا۔ اس وقت علامہ میمن ایڈورڈز کالج پشاور میں بحیثیت استاد عربی و فارسی خدمات انجام دے رہے تھے۔ اس زمانے میں "مخزن" کے مدیر علامہ تاجور نجیب آبادی تھے جو مضمون کے تعارفی نوٹ میں تحریر فرماتے ہیں :

"ذیل کا گرامی قدر مضمون مولانا عبدالعزیز صاحب میمن پروفیسر مشن کالج پشاور کے رشحاتِ ادب سے ہے۔ مولانا موصوف عربی ادب سے بہت شغف رکھتے ہیں اور ان چند افراد میں سے ہیں جن پر دنیائے ادب فخر کر سکتی ہے۔ یہ مضمون پڑھ کر اہل علم فاضل ادیب کی وسعتِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلومات ، تبحر اور مذاولت فن کا اندازہ کر سکیں گے۔ محفل مخزن آپ کی بزم افروزی سے قابلِ رشك بن گئی ہے۔ ہم فاضل ادیب کے ساتھ ہی مولانا محمد شفیع صاحب ایم اے پی ایچ ڈی کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں جن کی سعیٔ مذکور سے مخزن کی جانب ایسا متبحر ادیب متوجہ ہوا کہ

اَلدَّالُ عَلَی الْخَیرِ کَفَاعِلِه   (تاجور مدیر) "

مختصر تاریخ: حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں صحابہ کرامؓ اہل زبان ہونے کی وجہ سے علوم ادبیہ کے ضرورت مند نہ تھے۔ آپ کے عہد فیضان مہد میں اسلام جزیرۃ العرب سے باہر نہ پہنچا تھا، اور حضرت ابوبکرؓ کا عہد بہت مختصر تھا، تاہم حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے زمانہ میں لوگ اعرابی غلطیوں میں مبتلا ہونے لگے تھے، چنانچہ مروی ہے کہ ایک شخص نے آپ کے حضور میں قرأت قرآن میں غلطی کی، آپ نے فرمایا ارشدوا اخاکم (بھئی اسے ذرا بتادو)۔ عربوں کی فصاحت و بلاغت کی داستان اس قدر وردِ زبان ہے کہ اس کے تکرار و اعادہ کی ضرورت نہیں محسوس ہوتی۔ عہدِ فاروقی میں جبکہ اسلام شام، مصر، ایران وغیرہ میں پھیلا تو ان اجنبی قوموں کے اختلاط سے نوزائیدہ عربی بچوں کی زبان جو ہنوز ملکہ راسخہ کے درجہ تک نہ پہنچی تھی، بگڑنے لگی۔ نئی نئی ترکیبیں ڈھلنے لگیں، نئے نئے الفاظ پیدا ہونے لگے اور انہیں اپنے کثیر التنوع الفاظ کو جزیرۂ عرب کے باہر بہت کم سننے کا اتفاق ہوا اس لیے مواد والفاظ کا ذخیرہ بہت محدود ہونے لگا۔ ادھر عجمیوں نے قرآن خوانی میں عجیب عجیب غلطیاں کرنی شروع کیں۔ حضرت عمرؓ نے اپنے کسی کارندے کی عبارت میں غلطی دیکھی، اس کو بلا کر ایک درہ رسید کیا، آپ اپنی اولاد کی اعرابی غلطیوں کے سوا اور ہر طرح کی غلطیاں معاف کر دیا کرتے تھے۔ حضرت عثمانؓ کے اہتمام کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل پیش کی جا سکتی ہے کہ آپ ہی جامعِ قرآن ہیں۔ حضرت علیؓ کے عہد میں تصحیف و تحریف، اغلاط و زلات بہت زیادہ ہونے لگیں چنانچہ آپ نے کسی کی زبان سے اس آیت کو ان اللّٰہ بریٔ من المشرکین ورسوله بکسر اللام سنا جس کے معنی بجائے اس کے "خدا اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا رسول مشرکوں سے بیزار ہے" الٹے یوں ہو گئے "خدا مشرکوں سے اور اپنے رسول سے بیزار ہے" آپ سخت برہم ہوئے اور غیر مشکول مصحف کی قرأت سے منع کیا اور ادھر اپنے مشیر منشی ابوالاسود الدوئلی کو علمِ العربیہ کے وضع کرنے کا حکم دیا۔ جیسا کہ مشہور ہے، نیز[1] آپ ایک روز اپنے اصحاب سے بیعت لے رہے تھے جس کے جواب میں بجائے نعم کے انہوں نے نَعام کہا، اس پر آپ نے فرمایا کہ بھئی نعام (شتر مرغ) اور بقرۃ (گائے) تو جنگلوں میں ہوتے ہیں، ہائے تمہیں یہ کیا ہو گیا ہے خدا تمہیں مجھ سے بدتر حکمران کے حوالے کرے اور مجھے تمہارے بدلے اچھے اصحاب دلائے۔ اس کے بعد تو پھر غلطیوں کا سیلاب اُمڈ آیا حتیٰ کہ ابن عباسؓ کے زمانے میں نافع بن الازرق (مشہور خارجی) آپ سے قرآن کے لغوی اشکالات حل کرانے آیا، وہ قرآن شریف کے ہر مشکل کلمہ کے معنیٰ دریافت کر کے آپ سے پوچھتا ہے "هل تعرفه العرب فی اشعارها" (کیا کسی عربی شعر میں بھی یہ معنیٰ آئے ہیں؟) جس کے جواب میں آپ نَعَم کہہ کر وہ شعر پیش کرتے ہیں اور دیکھنے والے کو اپنے خداداد حافظے کی وسعت پر عش عش کرنے کے لیے مجبور کرتے ہیں۔ ان کو مسائل نافع بن الازرق کہتے ہیں، کامل المبرد میں کچھ اور الاتقان ج ا ص ۱۲۱ میں بالاستیعاب مذکور ہیں، یہی وجہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن المبارک فرماتے ہیں "میں نے حدیث کی تحصیل میں چالیس ہزار درہم صرف کیے اور ادب کے لیے ساٹھ ہزار مگر اے کاش میں نے جو حدیث کے لیے خرچ کیے ہیں وہ ادب ہی پر خرچ ہوئے ہوتے، اس پر لوگوں نے پوچھا کیوں؟ فرمایا کہ نصاریٰ ایک تشدید کے چھوڑنے سے کافر ہو گئے۔ خدا نے فرمایا تھا يَا عِيسٰى اِنِّىْ وَلَّدْتُكَ[2] مِن عَذْرَاء وَبتول بالتشدید (اے عیسیٰ میں نے تجھے ایک کنواری زاہدہ کے بطن سے پیدا کیا) وہ اس کو بالتخفیف یعنی وَلَدْتُكَ (میں[3] نے تجھے جنا) سمجھے اور عیسیٰ کو خدا کا بیٹا بنا کر کافر ہوئے۔ ابن سیرینؒ کا معمول تھا کہ جس طرح حدیث کو راوی سے سنتے اسی طرح پھر پڑھاتے خواہ راوی نے اپنی غلطی سے کسی لفظ کا کچھ کا کچھ کر دیا ہو۔ یہ بات انھوں نے سنی تو فرمایا کہ اگر ابن سیرین غلط کار ہے، تو ہوا کرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ایسے نہ تھے، پھر اپنے فہم کے مطابق غلطی کی اصلاح کر دیا کرتے۔ سعید بن سلم الباہلی کہتے ہیں کہ مجھے رشید کے دربار میں باریابی ملی تو جاہ و جلالِ خلافت کو دیکھ کر میری آنکھیں خیرہ ہو گئیں مگر جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بار بار رشید کے غلط الفاظ کان میں پڑنے لگے تو پھر وہ طلسم ٹوٹ گیا۔ اس کے برعکس عبدالملک بن مروان اور حجاج بن یوسف کی فصاحت آفرینی کے سامنے کسی کو دم مارنے کی طاقت نہ تھی، اس جگہ ہم فسادِ ملکہ کے اثبات میں ایک انوکھا واقعہ لکھتے ہیں جس کے بعد غالباً اور ضرورت نہ ہوگی۔ ابوعبیدہ امامِ لغت کی مجلس میں کسی نے آکر پوچھا، جناب عنجید کے کیا معانی ہیں؟ ابوعبیدہ ٹپٹا کر بولے مجھے تو یہ لفظ نہیں آتا۔ اُس نے کہا جناب کیا آپ نے اعشیٰ کا یہ شعر نہیں سنا۔ یوم تبدی لنا قتیلة عن جید، اسیل تزینه الاطواق، کہا اس میں تو عن بمعنیٰ ''سے'' ہے اور ''جید'' بمعنی گردن، اتنے میں ایک اور آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور بولا اودع کیا ہوتا ہے، ابوعبیدہ بولے میں نہیں جانتا، کہا آپ نے یہ عربی مثل نہیں سنی زاحِمْ بِعَوْدٍ اَوْدَع اس پر آپ نے فرمایا ارے بھئی یہاں او بمعنیٰ ''یا'' ہے، اور دع بمعنیٰ ''چھوڑ دے'' پھر استغفر اللہ پڑھ کر تدریس کے کام میں لگ گئے۔ اتنے میں ایک تیسرا آدمی اٹھا اور بولا جناب یہ تو بتایئے کہ کوفا مہاجرین میں سے تھا یا انصار میں سے؟ کہا مجھے تمام صحابہ کے نسب نامے اور اسماء یاد ہیں مگر مجھے ان میں کوفا نہیں ملا، وہ بولا کیا آپ نے یہ آیت نہیں دیکھی وَالْهَدْیَ مَعَ کُوْفًا (معکوفا) اس پر ابوعبیدہ نے اپنی جوتی لی اور بصرہ کی مسجد میں دوڑتے ہوئے چیخ اٹھے آج یہ جانور میرے ہاں کیسے آگئے، ان حالتوں کے ہوتے ناممکن تھا کہ علماءِ ادب اصلاح و افادہ سے خاموش رہتے وہ بلاخوف لومۃ لائم غلطیوں پر ٹوکتے جس سے پست ہمت لوگ اور عزّا نے لگتے۔

اصلاحِ اغلاط

ایک دن عمار الکلابی نے کسی ادیب کو اپنا یہ بیت سنایا۔

بانت نعیمة والدنیا مفرقةٌ

وَحَال من دونها غیران مزعوجِ

وہ بولے کہ صحیح ''مُزْعَجٌ'' ہے، اس پر وہ حضرت بگڑ کر نحاۃ کی ہجو میں ایک قطعہ لکھ لائے (دیکھو معجم الادباء ج ۵ ص ۲۶ و شرح دیوان المتنبی للبکری ج ۱ ص ۱۸۰) ایسے ہی غلط کاروں کو ابوالاسود الدؤلی کہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولا اقول لقدر القوم قد غَلِيَتْ

ولا اقول لباب الدار مغلوق

(کہ صحیح غلت اور مغلق ہے)اوروں کا تو ذکر ہی کیا، امام شبیب بن شبّہ کو بھی ٹوکنے والے نے ٹوک ہی دیا، سہیلی (ج ۲ص ۲۰۴) ناقل ہیں کہ کچے حمل کے متعلق حدیث میں آیا ہے انه يَظَلُّ مُحْبَنطِئا علی باب الجنة، شبیب نے محبنطئا کو بالظاء پڑھا مگر اس نے کہا نہیں جناب یہ تو بالطاء ہے دیکھیے فلاں راجز نے کہا ہے۔

انی اذا استنشدتُ لا اَحْبَنْطِیْ

ولا اُحبّ کثرة التمطّی

اس پر شبیب برہم ہو کر بولے: تم مجھے خطا کار کہتے ہو حالانکہ بصرہ کے لابتین میں مجھ سے افصح اور کوئی نہیں۔ اس نے کہا چہ خوب ایں گل دیگر شگفت لابتان تو مدینہ کے ہیں یا کوفہ کے۔ بصرہ کو لابتان سے کیا سروکار؟ اس طرح مروی ہے کہ حضرت حسن بصریؒ کے دروازے پر ایک شخص آکر بولا، یا ابو سعید آپ خاموش رہے، پھر کہا یا ابی سعید تو آپ نے فرمایا وہ تیسری صورت بھی کہہ ڈال اور اندر آجا، کوئی اور آپ کے پاس آکر بولا یا ابا سعید ما تقول فی رجل مات وترك ابيه واخيه اس کے جواب میں آپ نے کیا خوب کہا ترك اباه و اخاه، اس پر وہ بولا فما لاباه و اخاه، آپ نے کہا بھئی یوں بول فما لابيه واخيه اس پر وہ جھنجلا کر بولا اے ابوسعید آپ تو مجھے بری طرح ٹوکتے ہیں، کہا تم بھی تو ہٹ کرتے ہو کہ میں تم سے صحیح لفظ بلوانا چاہتا ہوں اور تم مجھ سے غلط، اسی قسم کی اور صدہا مثالیں کتب ادبیہ میں بکھری پڑی ہیں، اوروں کو بھلا کس طرح چھوڑتے جبکہ ابواسحاق عبداللہ الحضرمی نے فرزدق جیسے مسلّم شاعر کو نہ چھوڑا اور آخر فرزدق کو تنگ آکر اس کی ہجو لکھنی پڑی

فلو كان عبدالله مولى هجوته

ولكنّ عبدَاللّهِ مولى مواليا

عبداللہ کو دیکھیے کہ اس بیت کو سن کر بجائے اس کے کہ برا مانتے الٹے اس کی اصلاح کرتے ہوئے کہا ابھی تمہیں مولی موالٍ کہنا چاہیے۔ یہاں یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ اہل زبان اور وہ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرزدق جیسے ماہر ومسلّم کو غلط کار قرار دینا کیسے درست ہوسکتا ہے، سو اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ کوئی اہلِ زبان معصوم نہیں بلکہ خواہ کیسا ہی راسخ کیوں نہ ہو کبھی نہ کبھی ضرور انسان غلطی سے اس کی مراعات چھوڑ دیتا ہے۔ الخصائص لابن جنّی (ج ا ص ۴۱۲) باب فی العربی الفصیح ینتقل لسانه میں دیکھو کہ ابوعمرو بن العلاء ابوخیرہ کی فصاحت میں شک لاتے تھے، ایک دن اس سے پوچھا اس جملہ کو کس طرح کہو گے استأصل اللّٰه عِرقَاتِهم کہا عِرقَاتِهم ابوعمرو بولے هيهات ابا خبرة لان جلدك نہیں میاں اب تو شہرنشین ہونے سے تمہاری وہ بدوی فصاحت جاتی رہی، اسی طرح کتاب الصناعتین کے اس طویل باب کو دیکھو جس میں وہ اشعار مذکور ہیں جن پر لوگوں نے مطاعن کیے ہیں۔

ادبی فائدے کے حصول پر اظہارِ مسرت

اس انہماک اور ذوقِ ادبی کا یہ نتیجہ تھا کہ جونہی کوئی چٹکلا ہاتھ آیا، کوئی کلمہ شاردہ ملا، کسی غلطی کی اصلاح ہوئی تو خوشی سے پھولے نہ سماتے اُس کو سینت سینت کر رکھتے اور پھر بوقتِ ضرورت مستحضر کر کے خوش ہوتے۔ اصمعی جو اس میدان کے مرد تھے، غرائبِ لغات اور لطائفِ حکایات کی تلاش میں شب وروز بادیۂ عرب کو چھانتے اور تپتے ہوئے ریگستانوں کو ناپتے پھرتے۔ ایک[4] مرتبہ کسی اعرابی سے یہ سن کر کہ ”فلاں نے جو چھینک لی تو جلجلعہ نکل پڑا“ بولے جَلجَلَعہ کیا ہوتا ہے، کہا ایک طرح کا لال بیگ جس کا آدھا دھڑ جاندار ہوتا ہے اور آدھا گارے کا۔ کہتے ہیں اس فائدے کے حصول سے مجھے جو خوشی ہوئی اس کو میں مدتِ عمر فراموش نہ کروں گا۔ وہی کہتے ہیں ایک[5] دن میں ابوعمرو بن العلاء کے ہاں گیا، بولے کہاں سے؟ میں نے کہا جِربَد سے، کہا دکھاؤ تو تمہاری بغل میں یہ کیا ہے۔ میں نے ان کو اپنی لوحیں دکھائیں، پڑھنے سے ان کو چھ ایسے الفاظ ملے جو پیشتر سے معلوم نہ تھے، سو خوشی میں آ کر اٹھے اور ٹہلتے ہوئے بولے کہ تم غرائب لغات کے جمع کرنے میں مجھ سے سبقت لے گئے۔ وہی[6] ناقل ہیں کہ ایک دن ہم ابوعمرو بن العلاء کے حلقۂ تدریس میں بیٹھے تھے، اتنے میں عیسیٰ بن عمر الثقفی النحوی آ کر بولے کہ مجھے تمہاری بابت یہ کیا پہنچا ہے؟ کہا کیا؟ کہا کہ تم ليس الطِيبُ اِلّا المِسكُ کو بالرفع جائز سمجھتے ہو، اس پر ابوعمرو نے فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے ابوعمر (کنیت عیسیٰ بن عمر) "تم تو پڑے سوتے رہے اور قافلہ تڑکے ہی نکل گیا"۔

بات یوں ہے کہ کوئی حجازی ایسا نہیں جو المسك بالنصب نہ پڑھتا ہو اور نہ کوئی تمیمی جو بالرفع نہ بولتا ہو، پھر ابوعمرو نے اپنے شاگردوں کی طرف رخ کر کے کہا، اے یحییٰ الیزیدی اور اے خلف الاحمر اٹھو جاؤ اور ابوالمہدی (حجازی) سے یہی فقرہ بالرفع پڑھواؤ وہ ہرگز نہ پڑھے گا اور المُنتجع (تمیمی) سے بالنصب بلواؤ وہ کبھی نہ بولے گا سو وہ دونوں ابوالمہدی کے پاس گئے، وہ نماز میں مصروف تھا، سلام پھیر کر ہماری طرف منہ کر کے بولا خیر تو ہے؟ کہا ہاں، ہم کچھ پوچھنے آئے ہیں، کہا پوچھو، ہم نے کہا تم اس فقرہ کو لیس الطیب [7] الخ کیسے پڑھو گے، اس پر وہ بولا کیا اس بڑھاپے میں مجھ سے جھوٹ بلوانا چاہتے ہو، آخر زعفران اور فلاں فلاں خوشبوئیں کیا ہوئیں (یعنی جو مشک کے سوا اور کوئی خوشبو خوش بو ہی نہیں) اس پر خلف نے کہا نہیں اس کو جانے دو، اس فقرہ کو کس طرح پڑھو گے، لیس الشرابُ الا العَسلُ [8] کہا پھر بَحرَین کے کالے لوگ کیا کریں گے، کہ ان کے ہاں تو بجز شیرۂ خرما کے اور کوئی شربت ہی نہیں، یزیدی کہتے ہیں جب میں نے دیکھا کہ ہم تو لفظی بحث میں پھنس گئے تو سوال کا رخ بدل کر کہا اچھا اس کو کس طرح پڑھو گے لیس مِلاكُ الامر الاَّ طاعةُ اللّٰه ، کہا ہاں اب تم نے ٹھیک کہا کہ لیس مِلاكُ الامر الاَّ طاعةُ اللّٰه کہا، ہاں اب تم نے ٹھیک کہا کہ لیسَ مِلاكُ الامرِ الا طَاعَةَ اللّٰه اس پر یزیدی بولے الاَّ طاعةُ اللّٰه ، اس نے کہا یہ میری اور میری قوم کا لہجہ نہیں، پھر ہم اس کے قول کو قلمبند کر کے المنتَجِع کے پاس گئے، وہ بڑا ذی ہوش اور سنجیدہ تھا، خلف نے اُس کو نصب کی تلقین کرانی چاہی مگر وہ نہ مانا، بار بار رفع ہی پڑھتا رہا، آخر ہم ابوعمرو کی طرف پلٹے اور کہا انہی باتوں کی وجہ سے تو تُو اور لوگوں سے کہیں آگے نکل گیا ہے۔ یہاں یادش بخیر بہتر معلوم ہوتا ہے کہ امرائے اندلس کی علمی اور ادبی سرگرمیوں کے ثبوت میں ایک واقعہ لکھا جائے، معجم الادباء (ج ۶ ص ۵۲۰) اور الاشباہ والنظائر النحویہ (ج ۳ ص ۹۶) میں جذوۃ المقتبس سے نقل کیا ہے کہ ابوالحسن جعفر بن عثمان المصحفی وزیر نے ابوبکر محمد بن الحسن الزبیدی (مصنف مرتب النحویین اور مختصر العین) کے نام ایک خط میں یہ جملہ یوں لکھا فاضت نفسُه (اُس کی جان جاتی رہی) حالانکہ صحیح فاظت بالظاء تھا، اس پر زبیدی نے ایک نظم لکھی جس میں روی ظاء کو قرار دے کر فائظها

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو نہایت خوبصورتی کے ساتھ استعمال کیا تا کہ بغیر تصریح کے اصلاح ہو جائے۔

قل الوزير السنى محتده لى ذمّة منك انت حافظها
عناية بالعلوم معجزةٌ قد بهظ الاولين باهظها
يُقرّ لى عمروها و مَعْمُرها فيها و نظامها و جاحظُها
قد كان مقا قبول حرمتها لكن صرف الزمان لافظها
وفى خطوب الزمان موعظةٌ لو كان يثنى النفوس واعظها
لا تدعن حاجتى طرحَةً فان نفسى قد فلا فائظها [9]

وزیر نے اس کے جواب میں لکھا

خفض فواقا فانت اوحدها علما و نقابها وحافظها
كيف تضيع العلوم فى بلد ابناؤه كلهم يحافظها
الفاظهم كلُّها معطّلةٌ مالم يعوِّل عليك لافظها
من ذا يساويك ان نطقت وقد اقرَّ بالعجز عنك جاحظها
علمٌ ثنى العٰلَمِيْنَ عنك كما ثَنَى سَنا الشّمس من يلاحظها
وقد اتتنى "فُدِيتَ" شاغلةٌ للنفس اَن قلت فاظ فائظها
فاَوْضَحِنْها لَفُز بنا درة قد بَهَظَ الاوّلين باهظُها [10]

اس کے جواب میں زبیدی نے روی بدل کر اپنا یہ قطعہ لکھا بھیجا اور فیظ بالظاء کے شاہد کو تضمین کیا

اتانى كتاب من كريم مكرَّمٍ فُنَفِّسَ عن نفس تكا تَفيظ
فسرَّ جميعَ الاولياءِ ورودُه وسِيْئَى رجالٌ اٰخرون وغِيْظوا
لقد حَفِظ العهدَ الّذِى قد اضاعه لدىَّ سواه وَالكريمُ حفيظ
وباحَثَ عن "فاظت" وقبلى قالها رجال لديهم فى العلوم حُظوظ
رَوِى ذاك عن كيسان سهلٌ وانشدوا مقال ابى الفيّاض وهو مَغيظ
(فلا حفظ الرحمنُ روحَك حَيّةً ولاهى فى الارواح حين تفيظ) [11]

یہ دلچسپ ادبی مذاکرہ اہلِ علم کے دل میں اس عہد کی یاد تازہ کر دیتا ہے، سبحان اللہ کیا اچھا مذاق تھا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے ہی علم پرور امراء، وزراء اور رؤسا کی ذاتی دلچسپیوں کے طفیل آداب عربیہ کہیں سے کہیں پہنچے۔ فروح اللّٰہ رُوْحَهُمْ وَنَوَّرَ ضَرِیْحَهُمْ ۔ ہائے ان گرما گرمیوں کے بعد اب تو اندلس کی تمام مجلسیں سرد ہو گئیں، اس کو چشمِ زخم حوادث کھا گئی اور اس خطہ میں اب کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہا۔ الشیخ محمد محمود الشنقیطی جو سلطان عبدالحمید خاں کے حکم سے اسکے ریال کے کتب خانہ کی سیر کرنے گئے تھے، اندلس کی ویرانی اور تباہی پر آٹھ آٹھ آنسو رو کر کہتے ہیں۔

ما لیل صُولٍ ولا لیلُ التمام مَعًا　　کلیل باریس او لیلی باندُلُس

گویا وہ زمانہ اب خواب و خیال ہو گیا۔

اعوام وصلٍ کاد یُنسِی طُولَها　　ذکرُ النوی فکانّها ایام

ثم انبرت ایام هجراً ردفت　　نحویٰ سًا فکانّها اعوام

ثم انقضت تلك السنون واهلها　　فکانّها وکانّهم احلام

وللّٰه درّ من قال

جادك الغیث اذا الغیث هَمَی　　یا زمانَ الوصلِ بالاندلُس

لم یکن وصلُك اِلّا حُلُمًا　　فی الکَرَی او خُلسَةَ المختلس

ہم دور کیوں جائیں، حلب ہی کو لیں جہاں آلِ حمدان کے ہیرو سیف الدولہ کی مجلس میں ابوعلی الفارسی اور ابن خالویہ جیسے ادیب ولغوی متنبّی، ابوفراس سرّی اور نامی جیسے فخرِ زمانہ شاعر اور ابونصر فارابی معلّم ثانی جیسے فیلسوف کا ہر دم جمگھٹا لگا رہتا تھا۔ سیف الدولہ کی اپنی خوش مذاقی کے ثبوت میں ہمارے لیے اُس کا وہ قطعہ کافی ہے جو اس نے قوسِ قزح کی صفت میں کہا ہے اور جس کے متعلق صاحب یتیمة الدهر کی رائے یہ ہے وهو احسن ما سمعتُ فيه علٰى كثرته اور كلام الملوك ملوك الكلام عضدالدولہ کو لیجیے کہ وہ اپنے تئیں انا غلام ابی علی فی النحو کہتا ہے، ابوعلی کے علاوہ ابن جنی متنبّی وغیرہ اس کے علمی رفقاء تھے، کیا دنیا صاحب اسمٰعیل بن عباد وزیر فخر الدولہ کی علمی مجالس سے زیادہ اور کہیں ادباء کی جمعیت کا پتہ دے سکتی ہے جہاں استاذ ابوالعباس الضّبی، ابو محمد الخازن، ابوسعید الرستمی، القاضی الجرجانی زعفرانی، سلامی وغیرہ نامی گرامی شعرا میدانِ مساجلہ و مسابقہ میں اتر کر کبھی دیار یا فظ کبھی برذونیّات اور کبھی فیلیّات پر طبع آزمائی کر کے صلۂ تحسین و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خراج آفرین وصول کرتے ہیں، وہ ابن العمید پیشرو الصاحب جس کی انشاء پردازی کی بابت کہا گیا ہے بَدات الکتابة بعبد الحمید وختمت بابن العمید اور اس کا یہ دعویٰ کہ میں بلا تکلف وتردی ہر شعر کو سنتے ہی معاً سمجھ لیتا ہوں، پھر بھی کبھی عربی کی ادبی دنیا کے سامنے آئے گا، عوداً علی بدءٍ۔ یہاں ایک واقعہ درج کرتا ہوں کہ الحدیث ذوشجون ہر چند کہ اس کا ذکر پہلے انسب تھا، ایک دن منصور مہدی کی طرف سے گزرا، جبکہ وہ مفضل کو المسیّب بن علس کا یہ قصیدہ سنا رہا تھا، ع ارحلت من سلمی بغیر متاع الخ منصور چھپ کر یہ قصیدہ سنتا رہا تا آنکہ جب مہدی فارغ ہو گیا تو اپنے دربار میں جا کر مفضل بن محمد الضبّی کو بلوا بھیجا اور کہا کہ میں چھپ کر سنتا رہا، اور مجھے تمہاری یہ تعلیم بے حد پسند آئی، کیا اچھا ہوا گر تم اُن شعراء کا چیدہ کلام جمع کر دو جن کا بہت تھوڑا کلام مروی ہے۔ کہتے ہیں پھر اسی حکم کی تعلیم میں مفضل نے المفضّلیات لکھی [۱۲] یہ اور اسی طرح کے اور صدہا واقعات ہیں، جن سے اس عہد کی ادبی اور علمی ترقیوں کا سراغ ملتا ہے۔ وفی ما ذکرنا کفایة۔

ادب کے فوائد

پہلے یہ بتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ادب ہے کیا؟ سو جس طرح ابن خلدون لکھتے ہیں، ادب کی جامع و مانع تعریف کرنا دقت سے خالی نہیں مگر یہ ضرور ہے کہ اُس کا اطلاق عموماً اُن علموں پر ہوتا ہے: صرف، نحو، لغت، معانی، بیان، بدیع، عروض، قوافی، انساب، اخبار، تاریخ، تفسیر، حدیث، علم الانشاء اور علم الشعراء۔ یہ تمام علوم یا لسانی ہیں یا تاریخی یا اخلاقی اور باہم دگر لازم وملزوم ہیں۔ سبحان اللہ کیا عمدہ سلسلۂ کلامِ علوم ہے جس سے دنیا اور آخرت دونوں سدھر جاتے ہیں، اور مادی اور روحانی ترقیات کے ابواب کھل جاتے ہیں۔ اُن میں خصوصاً صرف ونحو، معانی، بیان، بدیع، انشاء اور شعر ادب کے جزو لاینفک ہیں۔ ادب کیا ہے تنہائی میں مونس اور رفیق، سفر میں مصاحب، مجالس ومحافل کے لیے زینت، زبان کا صیقل گر، دوسروں کے دلوں تک رسائی حاصل کرنے کا ایک دلچسپ چٹکلا، امم ماضیہ کے احوال واطوار، اخلاق و عادات کا آئینہ یا جیتی جاگتی تصویر، ایک مشفق اتالیق، مہربان مربی، ناصح دانا، آداب واخلاق کا گنجینہ، دلچسپیوں کا خزینہ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برکات و فیوض دینی و دنیوی کا دفینہ، دنیا کی تمام زندہ و مردہ قوموں کی حیات و ممات کا واحد ذمہ دار، اُن کے اگلے اور پچھلے کارناموں کا آئینہ دار، اُن کے محاسن و مقابح، معائب و مناقب کا مخزنِ اسرار، الغرض کہاں تک دہراؤں۔ مختصر یہ کہ قوم کی زندگی کی جان ہے، صدہا بگڑے ہوئے دلوں کو اس نے بنا دیا، بہت سی اٹل عادتوں کی پختہ بنیاد ہلا دی، بہت سے سنگلاخ دلوں کو نرم کر دیا حتیٰ کہ جبلّی عادتیں جن کا تغیر عموماً ناممکن بتایا جاتا ہے، متزلزل کر دیں۔ ہم جو آج اپنی آنکھوں کے سامنے بہت سی زندہ قوموں کی حیرت انگیز سرگرمیاں دیکھتے ہیں وہ درحقیقت اسی علم کا کرشمہ ہیں۔ عبدالملک نے حجاج کو لکھا کہ میرے پاس ایک ایسا آدمی بھیجو جو حلال و حرام سے واقف، کلامِ عرب سے باخبر اور انقلاباتِ زمانہ سے آگاہ ہوتا کہ میں اُس سے اُنس اور علمی فوائد حاصل کر سکوں، اُس نے امام شعبی کو بھیجا جو اپنے زمانے میں تمام علوم وفنون میں یکتا تھے۔ امام شعبی کہتے ہیں کہ اس سے پیشتر مجھے جس مجلس میں جانے کا اتفاق ہوا وہاں کچھ اپنے ہی معلومات خالی کرنے پڑے الاّ جب کبھی میں نے عبدالملک کو کوئی نظم سنائی یا کوئی قصہ اور واقعہ بیان کیا تو اس نے مجھے ضرور کچھ معلومات سے مستفید کیا۔ بارہا ایسا بھی ہوا ہے کہ میں کوئی واقعہ سنا رہا ہوں، اور وہ کھانے میں مصروف ہے منہ تک لقمہ لے جاتا اور میری طرف متوجہ ہوتا، ادھر ہر چند میں کہتا کہ یا امیر المومنین آپ لقمہ تو نگل لیجیے، آخر قصہ کہیں بھاگا نہیں جاتا، مگر وہ یہی کہتا کہ مجھے تمہاری باتوں میں وہ مزہ معلوم ہوتا ہے جو کسی لذیذ سے لذیذ کھانے میں بھی نہیں، کلام کی طرزِ ادا دو مختلف زبانوں سے مختلف اثرات پیدا کرتی ہے، ایک کی بات دل کو ٹھیس لگاتی ہے اور دوسرے کے دل میں گھر کر لیتی ہے، ایک اپنے سوءِ ادا سے حق کو ناحق کی طرح کمزور ظاہر کرتا ہے اور دوسرا حسنِ تعبیر کی بدولت ناحق کو حق کے مَنَصَّہ پر جلوہ ریز کرتا ہے ؎

فی زخرف القول تزیینٌ لباطله ۔۔۔ والحق قد یعتریه سوءُ تعبیر

تقول هذا مُجاج النحل تمدحه ۔۔۔ وان ذممت تقل قیئُ الزنابیر

مدحٌ و ذمٌّ و ذاك الشیُّ متحد ۔۔۔ ان البیان یری الظلماء کالنور [13]

آداب وعلوم کی اسلامی حکومتوں نے جو قدر کی ہے، وہ کس سے پوشیدہ ہے۔ اس کا آغاز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت حسان سے ہوتا ہے، پھر کعب بن زہیر، حطیئہ ، شماخ، فرزدق، جریر، اخطل، بشار، ابونواس، عبداللہ بن قیس الرقیات، ابوتمام، بحتری، متنبّی الغرض تمام عربی شاعروں نے جو جوائز وصلات حاصل کیے ہیں، اُن کے افسانے ہر ایک کے وردِ زبان ہیں، مگر یہ ضرور کہوں گا کہ علم کو حطامِ دنیوی کے حصول کا آلہ بنانا نہایت بے جا فعل ہے، علم اسی لیے پڑھنا چاہئے کہ وہ علم ہے، نہ اس لیے کہ فلاں دربار میں عزت افزائی ہوگی، اس لیے میں اس قسم کے فوائد کو یہاں القط کرتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ عبدالملک نے کسی شخص کو خارجی ہونے کے جرم میں گرفتار کیا اور اس سے کہا گیا یہ بیت تیرا نہیں

ومنّا سوید البطین وقعنب ومنّا امیر المومنین شبیب [14]

اس پر اُس نے کہا جناب یہاں امیر المومنین منادیٰ ہے، سو اب ترجمہ یوں ہوا:

اور اے امیر المومنین ہم ہی میں سے شبیب بھی ہے۔ اس پر عبدالملک نے اس کو چھوڑ دیا۔

ابونواس کے اس شعر کا واقعہ کس نے نہ پڑھا ہوگا۔

لقد ضاع شعری علٰی بابکم کما ضاع العقدُ علٰی خالصة

کہ اس نے عین کا دائرہ کاٹ کر ضاء بنالیا، کتاب الملاحن لابی بکر بن درید ایسے ہی جمل ادبیہ پر ہے۔ مقامات حریریہ کا مقامۂ فُتیا فقیه العرب کس نے نہ پڑھا ہوگا اور پھر سریشی نے تو اسی قسم کے فتاویٰ کا اچھا خاصہ سلسلہ چھیڑ دیا ہے۔ میں یہاں ایک اور واقعہ لکھتا ہوں جو سابق الذکر کتابوں میں نہیں۔ امام ثعلب [15] اپنی اپنی امالی میں ناقل ہیں کہ حضرت معاویہؓ نے زیاد ابن ابیہ کو لکھا کہ تم اپنے صاحبزادہ عبیداللہ کو میری طرف روانہ کردو، اس نے بھیج دیا، معاویہؓ نے اُس سے جو کوئی بات پوچھی وہ بڑی قابلیت سے اُس کا جواب دیتا رہا تا آنکہ اُس سے شعر و سخن کی بابت دریافت کیا تو وہ بالکل کورا نکلا، معاویہؓ نے کہا تم نے شعر کو کیوں چھوڑ دیا ہے؟ کہا مجھے یہ بات نہ بھائی کہ اپنے سینے میں کلامِ الٰہی اور کلامِ شیطان کو یکجا کروں، معاویہؓ بولے دور ہو! بخدا جنگ صفّین کے روز بارہا میں نے ارادہ کیا کہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر بھاگ نکلوں مگر ہر بار ابن الاطنابہ کے یہ شعر میرے آڑے آتے رہے

ابت لی عِفّتی وابی بلائی واخذی الحمدَ باثمن الربیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقدامی علی المکروہ نفسی   وضربی ہامۃَ البطل المُشیح
وقولی کُلّما جشات و جاشت   مکانَکِ! تُحمَدِی او تستریحی
لا دفع عن مآثر صالحاتٍ   واَحمِیَ بَعْدُ عن عرض صحیح

پھر اس کے باپ کو لکھ بھیجا کہ اس میں ہنوز شعر کی کمی ہے، اُس نے پھر اس کی ادبی تعلیم کی بھی تکمیل کر دی۔علومِ ادب کی اہمیت پر اس واقعہ سے بہت اچھی روشنی پڑتی ہے اور علومِ ادب کے اتمام و تکمیل سے اور علوم وفنون کے مسائل سمجھنے میں بڑی گراں قدر امداد ملتی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک روز فرّاء امام محمد بن الحسن الشیبانی (صاحب امام ابی حنیفہؒ) کے ہاں بیٹھے تھے، فقہ ونحو کا تذکرہ ہوا فرّا نے نحو کو اور امام محمد نے فقہ کو ترجیح دی تا آنکہ فرّا نے کہا شاید ہی کوئی ایسا آدمی ہو جس کو علومِ عربیہ کے حصول کے بعد پھر اور علوم کے حاصل کرنے میں غیر معمولی سہولت نہ ہوئی، اس پر امام محمد بولے اے ابوزکریا (فرّاء) آپ تو چشمِ بد دور عالم العربیہ ہیں، میں آپ سے ایک فقہی مسئلہ پوچھتا ہوں دیکھوں تو آپ کی ادب دانی کہاں تک کام آتی ہے، فرّاء بولے ''ہمیں گوئے وہمیں میداں'' محمد بولے یہ بتاؤ کہ ایک شخص سے نماز میں سہو ہوا، اُس نے سجدۂ سہو کیا مگر سجدہ میں بھی سہو ہو گیا، اب اُس پر کیا لازم آتا ہے، فرّاء بولے کچھ نہیں، محمد نے کہا کیوں؟ کہا اس لیے کہ ہمارے ہاں مصغّر کی پھر تصغیر نہیں ہوا کرتی، اسی طرح سجدۂ سہو متمم نماز ہے اور متمم کا متمم نہیں ہوا کرتا، اس پر امام محمد نے کہا میرا خیال نہ تھا کہ کوئی ماں کا بیٹا تیری طرح فہیم ہوگا الحدیث بالحدیث یُذکَرُ ۔کتبِ تراجم النحاۃ میں منقول ہے کہ کسی نحوی کے دروازے پر ایک سائل نے آکر دستِ سوال دراز کیا، اس پر نحوی نے کہا اِنصرِف (جاؤ) سائل نے کیا خوب جواب دیا کہ اَحمَدُ لا ینصرف (یعنی کہ میرا نام احمد ہے اور احمد غیر منصرف ہے) اس پر نحوی بے حد خوش ہوا، اور اس کی اچھی آؤ بھگت[16] کی، ادب کے محاسن وفوائد کا علمی حصہ تو ایک حد تک ہمارے اس بیان سے واضح ہو گیا رہے مادی فوائد سو اُن کے لئے بہتر ہو کہ عمدۃ ابن رشیق کے باب من رفعه الشعر و من وضعه اور باب من قضی له الشعر و من قضی علیه اور باب شفاعات الشعراء و تحریضهم اور باب احتماء القبائل بشعرائها وغیرہ ابواب پر نظر ڈال لی جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادبِ عربی کے خصائص ومزایا

بد قسمتی سے ہمارا اردو اور فارسی ادب بہت سی علمی خوبیوں سے معرّا ہے۔ عربی سے ان کو درحقیقت کوئی نسبت نہیں، اگر ہے تو نسبت مباینہ بشرطیکہ مباینیت کو نِسَب اربعہ میں جگہ دی جائے، ہماری شاعری کی جان وہی چند فرسودہ خیالات ہیں جن کو انگلیوں پر گنا جا سکتا ہے۔ حالات و واقعات، اوصاف ونعوت، محاسن ومساوی کا مقابلہ، جذبات واحساسات، عواطف وامیال کی ترجمانی یہ ساری خوبیاں ہماری ایرانی نژاد شاعری کے طفیل ہم سے چھن گئیں اوران کی جگہ گل وبلبل اور شمع وپروانہ نے لے لی۔ یوں بھی اردو شاعری کی عمر ایک سو اور فارسی شاعری کی صرف آٹھ نو سو سال ہے اور پھر دونوں کا حلقۂ اثر ایک محدود رقبہ کے اندر ہی رہا ہے، یعنی ہندوایران۔ مگر بحمداللہ عربی شاعری اقصائے اَندلس ومراکش سے لے کر دریائے چین تک ہر عہد میں ساری وجاری رہی ہے، ہر اسلامی حکومت کے عہد میں عربی کو جو امتیاز ومزیّت عطا ہوئی ہے، وہ آج انگلینڈ میں انگریزی کو بھی مشکل سے حاصل ہے۔ ہم اس مخالف آب وہوا کے باوجود دیکھتے ہیں کہ عربی بولنے والوں کی تعداد اردو اور فارسی بولنے والوں کی مجموعی تعداد سے کہیں زیادہ ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کوئی امرِ واقع پیش کیا جا سکتا ہے کہ ہنوز عربی کے مشاہیر شعراء کا کوئی مکمل تذکرہ نہیں، ہر چند کہ تذکرے صدہا ہیں مگر یا وہ کسی خطہ کے شعراء کے ساتھ مخصوص ہیں یا کسی خاص عہد یا صفت کے ساتھ۔ اس لیے کہ اگر صرف نامور شاعر ہی لیے جائیں اور ان کے صرف سنین ولادت ووفات پر اکتفا کی جائے باہم چالیس پچاس جلدیں سیاہ ہو جائیں، وَالهِمَم دون اقتنائها قاصرة ۔ مجھے یہاں دو گورے چمڑے والوں کی شہادتیں یاد آتی ہیں الفضل ما شهدت به الاعداء ڈاکٹر لیبان اپنی تمدّنِ عرب مترجمہ مولوی سیّد علی بلگرامی اور ڈاکٹر ڈریپر معرکۂ مذہب وسائنس مترجمہ ظفر علی خاں میں لکھتے ہیں کہ عربی ادبیات کم وکیف میں روئے زمین کے مجموعۂ ادبیات سے کہیں گراں سنگ ہیں۔ آیئے ہم آپ کو اب اور علوم کی سیر کراتے ہیں۔ صرف نحو کے متعلق میرا یہ دعویٰ ہے، کہ روئے زمین کی زبانوں میں اس قدر فاضلانہ کتابیں کسی زبان کی صرف ونحو پر موجود نہیں۔ نحو کے صدہا خصوصی عالم گزرے ہیں، اُن کے تذکرے وغیرہ موجود ہیں، علمائے بصرہ، کوفہ اور بغداد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ کے نحوی اختلافات ضخیم مجلدات میں مقید پڑے ہیں۔مخصوص مسائل پر انہوں نے بیشمار رسائل وکتب لکھ ڈالی ہیں، الاشباہ والنظائر کی سیر کیجیے، پھر یہ علم ایجاد بھی حضرت علیؓ کی ہے، فارسی وارد وگرامر یں بھی عربی گرامر کے طرز پر ڈھالی گئی ہیں، علم العروض والقوافی کا طرۂ ایجاد خلیل بن احمد الفراہیدی کے سر بندھا ہے و کلّنا عیالٌ علیه فی الفنیّن۔تاریخ کے متعلق تو غیروں کا اعتراف موجود ہے کہ دنیا کی پہلی قوم جس نے تاریخ اور افسانہ میں حد فاصل قائم کی اور دنیا بھر کی تاریخ مضبوط ومحفوظ رکھی، وہ عرب ہی ہیں۔آج پرتگال، سسلی، اٹلی وغیرہ کی تاریخ بھی عربی مواد سے فراہم کی جارہی ہے۔ایران کی تاریخ کے لیے ہمیشہ آپ ابن جریرؒ کا حوالہ دیتے ہوں گے، علم انساب تو عربوں ہی کا خاصۂ لازمہ ہے، عربوں کے آبائی صفات از قبیل غیرت، حمیت، مدارات، شجاعت، صلۂ رحم، تعاون وتظافر وغیرہ کریمانہ اخلاق کا یہی علم سرچشمہ ہے، دنیا کی کسی قوم کے پاس یہ علم کمزور سے کمزور حالت میں بھی نہیں۔اب ذرا علمِ اسماء الرجال کو بھی لیجیے جس کے طفیل آج ہم کئی لاکھ گرامی قدر نفوس کے جزوی سے جزوی حالات معلوم کرنے کے قابل ہوئے ہیں۔یہاں ذرا ڈاکٹر اسپرنگر کا وہ مشہور مقولہ جو انہوں نے الاصابة فی تمییز الصّحابة کی ۵۱ جلدیں ایڈٹ کرتے وقت کہا تھا، یاد کیجئے "تفسیر وحدیث کے لیے صرف اتنا کہہ دینا کافی ہوگا کہ دنیا کے کسی متن کی اتنی شرحیں نہ لکھی گئی ہوئی ہوں گی جتنی قرآن حکیم کی لکھی گئی ہیں اور نہ ہمارے نبی کریم علیہ آلاف التحیۃ والتسلیم سے پیشتر کسی نبی کے کئی لاکھ اقوال وافعال کو من وعن ضبط رکھا گیا ہوگا اور صحت وسقم کے لیے اس قدر جانکاہی سے اسماء الرجال کی کثیر الاجزاء کتابیں بلا رو رعایت لکھی گئی ہوں گی۔

ہمارے اسلاف اور ہم

اب آیئے ہم ان کے کارناموں کا اپنی حالت سے مقابلہ کریں۔پچھلے علماء فقہاء، مفسرین صرفیین نحویین محدثین وغیرہم عموماً منظوم سوالوں کا جواب نظم ہی میں دیا کرتے تھے، ابن جبیرؒ بغداد میں پہنچ کر جندی سے اجازہ طلب کرتے ہیں، یا من حواه الدین فی عصره صدرا یحل العلم فیه فؤادا الخ اس کا وہ صدر آرائے مسند علم وتدریس یوں جواب دیتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لك اللّـه مـن خـاطـبٍ خلتّتي　　ومن قابس يجتدي سقط زندي
اجـزتُ لـه مـا اجـازوه لي　　ومـا حَـدَّثوه ومـا صحَّ عندي
وكـاتـب هـذي السـطـور التـي　　تـراهـنَّ عبـدُالـلطيف الخجندي [۱۷]

کلام کی سلاست وروانی اور عذوبت ورعنائی کو دیکھ کر یہ خیال نہیں ہوتا کہ یہ کسی فقیہ مفسر اصولی یا محدث کا کلام ہے، بلکہ کسی کہنہ مشق بذلہ سنج سخن گو کا۔ گویا اس مبارک عہد میں ادب کی تکمیل فرض اوّلین سمجھی گئی تھی، اسی طرح معجم الادباء اور الاشباہ و النظائر وغیرہ میں اس قسم کے صدہا منظوم سوال و جواب نظر سے گزریں گے۔ علماء لکھتے ہیں کہ کسی علم کا عالم اُس علم کا عالم کہلائے جانے کا حقدار نہیں، جب تک وہ ادب سے اس قدر بہرہ ور نہ ہو کہ اس علم کے متعلقہ منظوم سوالوں کا نظم میں جواب دے سکے۔ ہمارا ملک آج ہی جبکہ اسلامی حکومت کا ظلِ وارف ہمارے سروں سے اٹھ گیا ہے، ادبیات سے محروم نہیں ہوا بلکہ اس کی تاریخ میں کوئی ایسا شخص نہیں گزرا جس پر صحیح معنوں میں لفظ ادیب کا اطلاق ہو سکے، اللّٰھم مگر اسی لاہور میں لغت عربی کے ایک جلیل القدر امام رضی الدین ابو الفضائل الحسن بن محمد الصغانی اللاہوری چھٹی صدی ہجری کے آخر میں پیدا ہوئے ہیں۔ لاہور یا پنجاب ہی کو نہیں بلکہ تمام عالمِ اسلامی کو اس ماہر لغوی کے وجود پر فخر ہے۔

بغية الوعاة (ص ۲۲۷) میں ہے:

حامل لواء اللغة في زمانه وكان اليه المنتهي في اللغة : لغت میں اپنے مجمع البحرین ،التكملة على الصحاح اور العباب جس میں مادہ بَکَم (گونگاپن) تک پہنچ کر رہ گئے اور اجل نے کتاب پوری نہ ہونے دی اور جس کے متعلق کیا خوب کہا گیا ہے۔

اِنَّ الصـغـانِيَّ الّذي　　حـازَ العلومَ وَالْحِكَمْ
كـان قُصـارى اِمـره　　اَنِ انتهـى الـى بَكَمْ

یعنی وہ امام صغانی جو علم وحکمت کا مالک تھا اس کا انجام بھی اس بات پر ہوا کہ بَکَم (خاموشی) تک پہنچ کر رہ گیا، مشارق الانوار حدیث کی مشہور کتاب آپ ہی کی تصنیف ہے، کیا اب بھی لاہور میں عربی ادبیات کے ایسے ہی حامل موجود ہیں، هيهات هيهات!

كان لم يكن بين الحجون الى الصفا　　انيس ولم يسمر بمكة سامرٌ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلی نحن کنّا اھلھا فابادنا صروف اللیالی و الجدد العواشر

میں مانتا ہوں کہ حکومت کی تحریص وترغیب اور حوصلہ افزائی وقدر شناسی کو علوم کی اذاعت واشاعت میں بہت دخل ہوتا ہے مگر خوئے بدرا بہانہ بسیار، مجھے یہ بتایا جائے کہ حکومت ہمیں اپنی زبان سکھانے کے لیے غیر معمولی طور پر کون سے سبز باغ دکھا رہی ہے، اچھا چلیے یوں ہی سہی مگر وہ امراء جو تعلیم انگریزی کو ذریعہ معاش نہیں بنانا چاہتے، کب اُس کی تعلیم کے لیے مجبور اور عربی کے عدم تعلّم پر معذور ہو سکتے ہیں۔ اگر غربا نے ضروریات زندگی کے لیے اور امراء نے تشبھًا بالحکومۃ اپنی اصل زبان چھوڑ دی تو کیا آسمان سے کوئی اور قوم اتر کر ہمارے علوم و ادب و روایات واخبار کی نگرانی وسرپرستی کا فرض انجام دے گی، چلیے میں سرِ دست دونوں طبقوں کو فی الجملہ اُسی طرح ادبی ذمہ داری سے بری کیے دیتا ہوں۔ کما قیل ؎

اذا کان وجه العذر لیس بوبضح فان اطراح العذر خیرٌ من العذر

مگر وہ طبقہ جو اپنے تئیں علومِ اسلامیہ کا علمبردار اور ان کا وارث ظاہر کرتا ہے، کیوں اتنی غفلت برتتا ہے، ان کے ہاں ادب نفحة الیمن ،نوادر قلیوبی ،دیوان متنبی ، حماسه اور مقامات حریری میں سے کئی ایک کتابوں کے مضمون پر سرسری عبور حاصل کر لینے کا نام رہ گیا ہے، حالانکہ یہ لوگ جامع التعلیلات، شرح جامی، میبذی، صدرا، قاضی، ملّا جلال، میر زاھد، حسامی، التاریخ، الدر المختار وغیرہ کتابوں پر اپنی زندگی کے بہترین پندرہ بیس سال برباد کر دیتے ہیں۔ مجھے اپنے ملک کے نصابِ تعلیم پر بھی کچھ کہنا ہے، سو یہیں کہے دیتا ہوں، بلادِ عرب میں صرف ونحو کی تعلیم کے لیے بالتدریج یہ کتابیں مقرر ہیں، لامية الافعال، ابن عقیل شرح الفیّه، قطر الندا، باشذور الذهب ،اور اگر کسی کو خاص شوق ہوا تو التوضیح لابن هشام ومغنی اللبیب ۔سبحان اللہ کیا خوب اور سادہ کتابیں ہیں، صاف الفاظ میں قواعد سمجھا کر مثالوں میں ان کو رواں کر دیتی ہیں جو نحو کا اصل مقصد تھا مگر ہمارے ہاں تو جوانا موئی کی موشگافیاں، بسم اللہ کی غیر متناہی تراکیب، کافیہ کے جملہ ''الکلمة لفظ وضع لمعنی مفرد'' میں مفرد کے صور سگانہ، مسئلہ الکحل، مسئلہ الحسن الوجہ، پھر شرح جامی کا مسئلہ حاصل محصول جو درحقیقت علم نحو ہی سے کچھ سروکار نہیں رکھتا، اعتراضات حقہٗ رضی بر کافیہ، جوابات باردۂ مولوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامی، یہ سب نحو کے اعضائے رئیسہ قرار دیے گئے ہیں جن سے اصل نحو کچھ ایسی غائب ہوگئی کہ سات آٹھ سال تک بھی طالب العلم کو اس کا سراغ نہیں ملتا، پھر اب ایساغوجی سے قاضی اور صدرا یا شمس بازغہ تک قریباً اُن تیس درسی کتابوں کا ذکر کیجیے جو قریباً عمر گرانمایہ کے چھ سات سال لیتی ہیں اور طالب علم کو اس قابل بنا دیتی ہیں کہ کسی کا کہا نہ مانے اور ہر بات میں بال کی کھال نکالنے کی کوشش کرے اور اپنی زندگی کا حاصل اور مساعی غیر مشکورہ کا محصول انہیں چند اعتراضوں یا جوابوں کو گردانے جو اُس نے اپنے استاذ یا کتاب کے برخلاف نہایت دقت آفرینی و دماغ سوزی سے تیار کیے ہیں حالانکہ مقصدِ منطق یعنی صحیح نتیجہ تک پہنچنے کی صلاحیت اور مقصدِ فلسفہ یعنی کائنات کے حالات کو جوں کا توں دریافت کرنا، اس ہشت سالہ محنت کے بعد بھی ہنوز کتمِ عدم سے منصۂ شہود پر جلوہ ریز نہیں بلکہ برعکس مقصد۔ جس طرح یہ طبقہ غلط استنتاج میں مبتلا ہے، اسی طرح وہ لوگ ہرگز نہیں ہیں جنھوں نے ان کی طرح علم میزان کے ذریعے راجح و مرجوح دریافت نہیں کیا بلکہ سلامت طبع اور ذوقِ خداداد کو مشعلِ راہِ حقیقت گردانا ہے، اس دعویٰ کی دلیل جملہ کتبِ فنیّن ہیں کہ ہر منطق کتاب کے مصنف کا قول دوسرے سے مباین ہے، ظاہر ہے کہ دونوں حق نہیں ہو سکتے بلکہ خدا جھوٹ نہ بلوائے یہاں شخصِ واحد اپنی دو کتابوں یا ایک ہی کتاب کے دو مختلف مقاموں میں دو جداگانہ قول رکھتا ہے اور خود ہی ایک وقت میں غلط کار اور دوسرے میں (اپنے زعم میں) درست کار بنتا ہے، وهل هذا الا مخرقة واختلاق ولنعم ما قيل ۔

جُحَجٌ تَكَاسُر كالزُجاج تخالها حـقًّـا وَكُـلٌّ كـاسـر مـكـسـور

یعنی یہ دلیلیں باہم شیشوں کی طرح ٹکرا کر ساری کی ساری ٹوٹ جاتی ہیں خواہ ظاہر بین کو حق ہی معلوم ہوتی ہوں۔ اب اسلامی فلسفہ یعنی اصولِ فقہ اور فروعِ فقہ کو لیجیے، جو مسلمانوں کی قانون سازی اور آئین دانی کی بہترین نمائشگاہ ہیں مگر زیادہ توغّل کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انسان خلافیات میں پڑ کر ان جزوی مسئلوں کو اصول سے بڑھ کر وقعت دیتا ہے اور انہی کو معیار تفسیق و تکفیر قرار دے کر بجائے اس کے کہ کافروں کو مسلم بناتا الٹا مسلمانوں کو کافر بنانے لگتا ہے۔ فاضل ملتانی نے کیا خوب کہا ہے ۔

ايـا عـلـمـاء الهند طال بقاؤكم وزال بـفـضـل الله عنكم عناؤكم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رجوتم بعلم العقل فوز سعادةٍ   واخشیٰ علیکم ان منیب رجاؤکم
فلا فی تصانیف الاثیر هدایةٌ   ولا فی اشارات بن سینا شفاؤکم
ولا طلعت شمس الهدی من مَطالع   فاوراقها دَیْجُرکم لا ضیاؤکم
ولا کان شرح الصدر للصدر   بلِ ازداد منه فی الصدور صداؤکم
وبازغة لا ضوء فیها اذا بدت   وَاَظْلَم منها کالليالی ذَکاؤکم
وسُلَّمُکم مما یعید تسف لا   فلیسن نحو العُلا اِرتقاؤکم
فما علمکم یوم المعادبنافع   فیاوَیلَتی ماذا یلون جزاؤکم
اخذتم علوم الکفر شرعا کانما   فلاسفة الیونان هم انبیائکم
مَرِضتم فزدتم علّةً فوق علّة   تَداوَوا بعلم الشرح فهو دواؤکم
صحاحُ حدیث المصطفی وحسانه   شِفاءٌ عجیب فَلْیَزُل منه داؤکم[۱۸]

علاوہ ازیں زمانے نے یونانی منطق وفلسفہ کو اب تو تقویم پارینہ بنا دیا ہے، نئے نئے اصول وضوابط وضع ہوئے ہیں اور ہر دو علم کے جدا جدا شعبے قائم ہیں، جن میں کا ہر ایک یونانیوں کے مجموعہ فنین سے کہیں وسیع اور کثیر الشعب ہے۔ ہمارے ہاں منتسبین الی الدین کا ایک طبقہ ہے جو بجز قرآن و حدیث کے اور کسی علم میں وقت صرف کرنے کو مذہبی گناہ سمجھتا ہے اور العلم قال اللہ قال رسولہ کہہ کر اور فنون کو تسویل شیطان کا لقب دیتا ہے، یاقوت نے ان لوگوں سے اس طرح اپنی جان چھڑائی ہے، "میں خوب جانتا ہوں کہ کوئی بد اندیش میرے اوپر اپنی طعن تنقیص کی زبان دراز کر کے اپنی طبعی اور جبلی جہالت سے ضرور کہے گا کہ علومِ دین زیادہ اہم ہیں اور اخروی سعادت پر مشتمل مگر وہ یہ نہیں جانتا کہ طبائع فطرۃً مختلف میلان رکھتی ہیں، اگر تمام لوگ ایک ہی علم میں لگ جاتے تو اور علوم ضائع ہو جاتے۔ مگر خدا کا قانون اس بات کا مقتضی تھا کہ ہر علم کے زندہ رکھنے والے پیدا ہوں اور اس کی حفظ ونگہداشت کریں، میں معترف ہوں کہ اگر میں اپنی مسجد اور جا نماز کا ہو رہتا تو یقیناً اپنی آخرت سنوار لیتا مگر کیا تمام عالم اسی طرح کر رہا ہے پھر یہ کیا کم ہے کہ میں ممنوع ومحظور امر کا تو مرتکب نہیں ہوتا، ورنہ بحمد اللہ میں تو اُن لوگوں کے حالات واخبار جمع کر رہا ہوں جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن وحدیث کے سرچشمے تھے، اور جن کے علوم کے بغیر کوئی حکومت اور اُس کے وظائف پورے نہیں ہو سکتے''۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چھٹی صدی ہجری کے آخر سے یہ بدمذاقی ماوراءالنہر اقوام کے عروج کے ساتھ ساتھ تمام عالمِ اسلامی پر کم وبیش مسلط ہوگئی اور ہمیں ثریا سے اٹھا کر ثریٰ پر پھینک گئی، اب تو ہماری ادب دانی کے یہ نمونے رہ گئے ہیں آج سے کوئی پندرہ سال پہلے ایک صاحب نے دہلی میں ایک عربی رسالہ لکھا، اُس کی عربی دلچسپی اور ہنسی سے خالی نہیں، افسوس اس وقت وہ سامنے نہیں ورنہ اس کے غیر متناہی عجائب بڑا مقناطیسی اثر رکھتے تھے۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد لکھتے ہیں، وبُعد فقد قال مني بعض احبّتي جس شخص کو قال جیسے معمولی لفظ کا صلہ نہ معلوم ہو وہ آگے چل کر نہ معلوم کیا کیا گل کھلائے گا۔ کیا اس بیچارے نے یہ فقرے نہ دیکھے تھے، قال الم اقل لّك ۔عمر بن ابی ربیعہ قال لی صاحبی لیعلم مابی الخ قال لی کیف انت قلت علیل حسان فقولا لها لیس الطریق هنالك ۔فرزدق اقول له لمّا اتانی نعیّه وغیرہ۔ مولوی عبدالاول جونپوری نے لکھا ہے کہ کانپور کی جامع مسجد میں ایک مولوی صاحب تعلیم دے رہے تھے کہ اتنے میں ایک عربی دان انگریز مدرسۂ جامع العلوم کی شہرت سن کر بغرضِ تفریح چلا آیا۔ مولوی صاحب سے عربی میں پوچھا آپ یہاں کیا پڑھاتے ہیں؟ انہوں نے دو ایک علوم کے نام دہرا دیے، اس کے بعد اُس نے مکرراً کئی سوال کیے جن کے جواب میں مولوی صاحب نے اپنے عجز کا اعتراف کیا تو وہ بولا آپ کے نبی عربی ہیں، آپ کی قوم عربی، آپ مدرسِ علوم عربی اور بقول آپ لوگوں کے لسان اہل جنت بھی عربی ہے، اور بااین ہمہ آپ عربی نہیں بول سکتے، اس پر مولوی صاحب کو سخت خجالت ہوئی۔ ایک عرصہ ہوا میں نے فتح المغیث بشرح الفیة الحدیث میں دیکھا تھا کہ ایک عالم عید کی نماز کے لیے شہر کی عید گاہ کی طرف گئے وہاں دیکھا کہ امام کی سجدہ گاہ کے سامنے ایک بکری بندھی ہوئی ہے جس نے اثنائے نماز میں میامیا کر لوگوں کی توجہ اپنی طرف پھیر لی۔ فارغ ہو کر اس نے کہا جناب یہ بکری آپ نے کیوں باندھی ہے؟ بولے حدیث میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز پڑھتے تو اپنے سامنے عنزہ [19] رکھ لیا کرتے تھے۔ اس پر اس نے امام کو اصل قصے سے واقف کیا اور کہا کہ آپ تصحیف میں مبتلا ہو گئے۔ الف لیلہ کی عربی ملاحظہ ہو اچھی خاصی فارسی معلوم ہوتی ہے۔ اس کتاب کے ایرانی الاصل ہونے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بڑی سے بڑی دلیل یہی ہے،وہ غالبًا کسی ایرانی نومسلم کی تصنیف ہے۔یاقوت لکھتے ہیں کہ آج کل ایک جلیل القدر امام نے مقاماتِ حریری کی نہایت فاضلانہ شرح لکھی ہےاور مقبول بھی خوب ہوئی ہے مگر باایں ہمہ وہ ضروری جغرافیہ سے ناآشنا ہیں۔تبریز کے متعلق لکھتے ہیں کہ وہ شام کا ایک شہر ہے، منبج سے ۲۰ فرسنگ ہے اسی طرح یاقوت نے ان کی بہت سی مضحکانہ اور عامیانہ جغرافی غلطیاں دہرائی ہیں۔ یہ ہماری غفلت کے نتائج ہیں عنقریب وہ زمانہ آئے گا (ولا کان) جب الحمد کا ترجمہ کسی مستشرق سے کرانا پڑے گا۔ ہاں اب ادھر اہل یورپ کی علمی سرگرمیاں بھی دیکھیے کہ محض کنج کاوی اور اکتشاف کی دھن میں انہوں نے کیا کچھ کیا،ان کی خوش مذاقی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوگا کہ تمام کتابیں جوانہوں نے شائع کی ہیں، ہمارے نامی گرامی ائمہ کی ہیں، آپ نے حتی المقدور تصحیح کی ہیں، فہارس تیار کی ہیں تاکہ فی الجملہ کتاب ممکن الاستفادہ ہو سکے۔ ادبیات کا تو بے بہا گنجینہ شائع کیا ہے مگر ریاضی،تفسیر،حدیث وغیرہ تک کو بھی نہیں چھوڑا۔ مالکی فقہ کی کئی تصنیفیں ،البینہ لابی اسحق الشیرازی، صحیح بخاری، رجال الصحیحین والموطا، مشتبہ النسبة ورجال مغازی ابن اسحاق للذھبی وغیرہ وغیرہ صدہا کتابیں شائع کر ڈالیں، اگر آج عربی کی علمی کتابیں دیکھیں تو حسنِ طباعت اہتمام تصحیح ،انتظام فہارس میں یہ کتابیں اپنی نظیر نہیں رکھتیں،اغانی کی جلد ۲۱ و فھارس، معجم البلدان و فھارسہ، تاریخ ابن جریر و فھارسہ، تجارب الامم، ارشاد لا ریب ، الانساب معجم البکری ، نجوم الزاھرة، طبقات ابن سعد وغیرہ وغیرہ ضخیم کتابیں کس حسنِ مباشرت سے چھاپی ہیں۔یمن کے حمیری اور سبا کے تمدن کی کھوج نکالتے ہیں اور خط مسند حمیری کے قدیم کتبے بڑی جانکاہی سے پڑھتے اوران سے اس عہد کی فراموش شدہ تاریخ کو مرتب کرتے رہے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اھد قومی فانھم لا یعلمون. اَللّٰھُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَآءُ ۔(میمن عبدالعزیز راجکوٹی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواشی بقلم علامہ عبدالعزیز میمن

۱؎ دیکھو ذیل امالی القالی ص ۱۳۲

۲؎ عربی میں باپ اپنے بیٹے کو کہہ سکتا ہے کہ میں نے تجھے جنا (انی ولدتک) کہ اس کی پشت سے پیدا ہوتا ہے مگر اردو میں اس طرح نہیں کہا جاتا۔

۳؎ مقدمۂ معجم الادباء

۴؎ مزہر ج ۲ ص ۱۹۸

۵؎ ذیل امالی القالی ص ۱۶۸

۶؎ ذیل الامالی

۷؎ مشک کے سوا اور کوئی خوشبو خوش بو ہی نہیں۔

۸؎ شہد کے سوا اور کوئی مشروب مشروب ہی نہیں۔

۹؎ ذرا ہمارے اس شریف الاصل وزیر سے یہ تو کہو کہ میں تمہاری پناہ میں ہوں تم میرے علم کی وہ کچھ قدر کیا کرتے ہو جو اگلے بزرگوں سے بھی نہ بن آئی۔ آج عمرو معمر نظام اور جاحظ جیسے بلغا میری فضیلت کے معترف ہیں، بہتر تو یہی تھا کہ تم خود ہی اس رابطہ علمی کی قدر افزائی کرتے، ہر چند کہ گردشِ زمانہ کا یہ تقاضا نہ تھا زمانہ اپنے اندر بہت کچھ نصیحتیں رکھتا ہے اگر انسان پند پذیر ہونا چاہے، اگر آج تم ان لوگوں کی خیر خبر نہ لوگے جو تمہارے دامنِ عاطفت کے ساتھ وابستہ ہیں تو پھر اور کون ان کی قدر کرے گا آپ میری ضرورت کو یونہی نظر انداز نہ کردیں کہ اب تو میری جان جایا چاہتی ہے۔

۱۰؎ ذرا حوصلے سے کام لو کہ آج تمہی یگانۂ آفاق ہو، ناقد ہو اور حافظ۔ اس شہر میں علم کیسے کس مپرسی میں رہ سکتا ہے جہاں کے ہر شخص کو اس کی ترقی کا خیال ہو۔ ہر ایک آدمی کے لفظ بے معنی ہیں، جب تک تمہاری طرف سے اس کو پروانۂ تصحیح عطا نہ ہو۔ اگر تم بولنے پر آ جاؤ تو پھر کون تمہارے لگّے کا نکل سکے گا بحالیکہ جاحظ کو بھی اپنی کوتاہی کا اعتراف ہے، یہ تمہارا وہ علم ہے جس کو دیکھنے کی سارا عالم تاب نہیں لا سکتا جس طرح سورج کی روشنی نگاہ کو خیرہ کر دیتی ہے میں تمہارے خط میں "میں تم پر قربان جاؤں" فـاظ فـانظهـا کو دیکھ کر کچھ ٹپٹا سا گیا ہوں، براہ کرم اس جملے کی تشریح کردو کہ اس سے وہ ادبی فائدہ ہمارے ہاتھ آئے گا جس نے اگلوں کو بھی عاجز کر دیا تھا۔

۱۱؎ مجھے ایک شریف اور معزز مہربان کا خط ملا اور میری اس جان کو قدرے تسلی ہوئی جو جایا ہی چاہتی تھی، میرے سارے احباب اُس کے آنے سے مسرور ہوئے اور میرے اعدا الٹے غصہ۔ اس نے بڑی وفاداری سے کام لیا حالانکہ اور تو مجھے بھول بھی چکے تھے، شریف بیشک باوفا ہی ہوتے ہیں اور فاظت کے متعلق تحقیق چاہی سو مجھ سے پہلے اس کو وہ لوگ استعمال کر چکے ہیں جن کو علم سے بہت کچھ بہرہ ملا تھا۔ سہل نے کیسان سے ابوالفیاض کا وہ بیت نقل کیا ہے جو اس نے برہم ہو کر کہا تھا کہ "خدا بحالتِ حیات تیری جان کو محفوظ نہ رکھے اور نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد از مرگ اس کو اور روحوں کے ساتھ (علّیین میں) جگہ دے۔

۱۲؎ ذیل الامالی القالی

۱۳؎ اچھی بات سے باطل بھی آراستہ ہو جاتا ہے جس طرح کبھی سوء تعبیر کی بدولت حق کی مٹی پلید ہوتی ہے، اگر تم شہد کی تعریف کرنا چاہو، تو کہو گے یہ تو شہد مصفا ہے اور اگر مذمت چاہو تو یوں کہو گے یہ تو بھڑوں کی قے ہے، دیکھو چیز وہی ہے مگر ایک بیان نے تعریف کر دی اور دوسرے نے مذمت، ہاں قوت بیانیہ تاریکی کو نور بھی بنا سکتی ہے۔

۱۴؎ اسوید، بطین، قعنب، اور امیر المومنین شبیب (ایک خوارج کا سرغنہ) ہم ہی میں سے ہے۔

۱۵؎ دیکھو الامالی ج ۲ ص ۱۹۷ و شرح شواهد المغني ص ۱۸۶۔

۱۶؎ یہ واقعہ علامہ زمخشریؒ صاحب کشاف کا ہے، تصویر واقعہ یہ ہے کہ علامہ زمخشری گوشہ نشینی اختیار کرنے کی وجہ سے ہمیشہ اپنے حجرہ کے کواڑ بند رکھتے تھے، ایک روز عمر نامی ایک شخص نے جو علم النحو کا مسلم الثبوت ماہر تھا آ کر دروازہ پر دستک دی، علامہ نے استفسار کیا مَنْ عَلَى الْباب، اس نے جواب میں کہا ''عمر'' علامہ نے فرمایا انصرف، اس پر اس نے نحو بگھارنی شروع کی کہ عمر لاينصرف یا سیّدی علامہ نے جواب دیا، اذ أنكِرَ صُرِفَ۔ایڈیٹر

۱۷؎ اے وہ شخص جو مجھ سے دوستی کا خواستگار ہے اور اے وہ طالب نور جو میرے چقماق سے آگ جھاڑنے آیا ہے، خدا تیرا والی ہو، میں تجھے انہی کتابوں کی روایت کی اجازت دیتا ہوں جن کی مجھے میرے مشائخ نے دی ہے اور جو انہوں نے مجھے پڑھائی ہیں یا جو میرے نزدیک صحیح اتری ہیں۔ان سطروں کا محرر عبداللطیف الخجندیؔ ہے۔

۱۸؎ اے علمائے ہند تادیر جیو! اور تمہاری مصیبتیں خدا کے فضل سے کم ہو جائیں، تم معقول کو ذریعہ سعادت سمجھتے ہو مگر مجھے ڈر ہے کہ تمہاری یہ امید ناکام رہے، نہ اثیر الدین ابہری کی تصنیفوں سے تمہیں کچھ ہدایت (هداية الحكمة نام كتاب الاثير) حاصل ہو سکتی ہے اور نہ بوعلی کی كتاب الاشارت سے تمہارے دردوں کو شفا (نام کتاب بوعلی) نہ مطالع (عضد الدین ایجی) سے آفتاب ہدایت طلوع ہو سکتا ہے، سو اُس کے صفحات تمہارے لیے شب تاریک ہیں نہ روشنی۔اور نہ شرح هداية الحكمة از صدر الدین (معروف بصدرا) تمہیں شرح صدر سے مشرف کرے گی بلکہ اس سے تو تمہارے سینوں میں اور ہی رنگ جم جائے گا۔اگر شمس بازغه (آفتاب عالمتاب) دکھائی دے تو اس میں کوئی روشنی نہیں ہوتی بلکہ اس کے طفیل تو تمہارا ذہن اندھیری رات کی طرح تاریک ہو جاتا ہے۔اسی طرح سلم العلوم (علموں کی سیڑھی) تمہیں اتنی نیچے لے جائے گی اور اس کے ذریعہ تم مراتب بالا تک نہ پہنچو گے، تمہارے یہ علم آخرت میں کچھ کام نہ آئیں گے، ہائے افسوس تم کیسی جزا پاؤ گے، تم نے کفار کے علوم کو علوم شرع کے برابر وقعت دے دی گویا یونانی فلاسفہ تمہارے نبی تھے، سو اب تم مریض اور تمارا مرض روز افزوں ہے، علوم شرع سے علاج کرو کہ وہی تمہاری دوا ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح و حسن حدیثیں اپنے اندر وہ عجیب و غریب شفا رکھتی ہیں جو تمہارے مرض کو کافور کر سکتی ہے۔

۱۹؎ یہ لفظ عنزہ الخ محرّکا بمعنی عصا ہے یعنی عصا کو نماز پڑھتے ہوئے سترہ بناتے امام نے اس کو عنزہ بالسکون بمعنی بکری سمجھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۲۵ء میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں بڑے پیمانے پر جوبلی کی تقریبات منائی گئیں۔ علامہ میمن کا تقرر شعبۂ عربی میں کچھ ہی عرصہ قبل ہوا تھا۔ اس اہم موقع پر آپ نے عربی زبان میں ایک قصیدہ لکھا اور خود ہی اس کا اردو ترجمہ کیا۔ یہ قصیدہ مع ترجمہ علی گڑھ میگزین (جوبلی نمبر) میں بھی شائع ہوا۔ (مؤلف)

هذه كلمة في استثارة كامن الاشجان الى جامعة على كره الاسلامية و نصيحة نخلتها لشبان الأمّة في عِيد العام الحسنيين على تاسيس المعهد المذكور الذى بقى من ٢٥ ديسمبر الى ٣١ منه سنة ١٩٢٥ م

علی گڑھ کی طرف دلوں کو کھینچنے اور نوجوانانِ قوم کو کلمۂ خیر سنانے کے لیے یہ قصیدہ جوبلی دسمبر ۱۹۲۵ء کے موقع کے لیے لکھا گیا

سلامٌ على خير البِقاع على كرٍ　　ومصبحها في ظِلِّ أمنٍ و ممساها

علی گڑھ کو جو بہترین زمین ہے میرا سلام ہو اور وہاں کے پر امن صبح و شام کو

سلامٌ عليها انّ طِيبَ نسيمها　　يجدّد في قلبي على الدهر ذِكراها

ہاں اس کو سلام ہو! کہ اُس کی پر لطف نسیم ہمیشہ میرے دل میں اُس کی یاد تازہ کرتی رہتی ہے

ومالِيَ لا أصبو و طِيبُ ترابها　　يُشهّي الى قلبي هَوَى رَحبِ مَثواها

میں کیوں اس پر شیفتہ نہ ہوں؟ جبکہ وہاں کی خاک پاک میرے دل میں وہاں کے کشادہ گھروں کو مرغوبِ طبع بنا رہی ہے

وَرحبَتُها الفيحاءُ يُشرِقُ جَوُّها　　ورَوْضَتُها الغنّاءُ يُحظِيكَ رَيّاها

نیز اُس کے فراخ میدان جن کا خلا (لاسما سفیر) ہمیشہ صاف رہتا ہے اور اس کے گنجان باغ جن کی ہوا تمہیں محظوظ کرتی ہے

على انّها بالهند أوّلُ مَعهَدٍ　　لتأديب ناشِيها قَدَ اسِّسَ تقواهَا

علاوہ ازیں یوں بھی تو وہ سرزمین ہند میں پہلا تعلیمی مرکز (انسٹیٹیوشن) ہے جس کی بنا نوعمروں کی تعلیم کے لیے تقویٰ پر رکھی گئی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفِتیـان صـدقٍ لا یُـمِلُّ حدیثُهم تَـجَـرَّدَ فی نشر المعارف مَسعَاهَا

اور راستی شعار نوجوانان جن کی باتوں سے کبھی جی نہیں اکتاتا اور جن کی کوششیں نشر تعلیم کے لیے وقف ہیں

تـراهـا بـزِيٍّ واحـد فَتَظُنُّهَـا وَإن لم تكن فی الخَلق والخُلق أشباها

تجھے وہ سب ایک ہی پوشاک میں دکھائی دیں گے جس سے تو ان کی شکل وشمائل میں ایک دوسرے سے مشابہ پائے گا گو کہ وہ مشابہ نہیں ہیں

تَـخَرَّ جَ خِصِیّصون منهم بِسَبْقِهِمْ فـاجْـرَ واعیـونـا لـلـعـلوم وأمواها

یہاں سے بہت سے ماہران خصوصی فارغ التحصیل ہوئے ہیں اور پھر انہوں نے علوم کے چشمے بہادیے ہیں

وصـاروا هُـداةً. قـادةً لِـبـلادنـا من السُبْل سُبلِ السَّالكين لأهداهَا

اور ہمارے ملک کے لیڈر بنے ہیں اور بہترین راستے کی طرف ملک کو لے جارہے ہیں

فقد سَدّدوا او قاربوا الأمر جُهْدَهَا ولـم يُقحِمُوا دهماء ها فی ثنایاها

سویاوہ پورے کامیاب ہیں یا اپنے برتے کے مطابق قریبا کامیاب، کہ انہوں نے عوام کو ٹیڑھی گھاٹیوں میں نہیں پھنسایا

فـأعـمـارهُـم لِلجِيل وَقفٌ مسبّلٌ وَنـهـضـتُهـا فیهـا كـذلك مَثواهَـا

سوان کی عمریں اپنی قوم کے لیے وقف عام ہیں اور ان کا سفر وقیام ہر دو اسی کے لیے ہے

وَقـل لّهـم هـذا وذاك فَـمَـمَـاتُهَـا لِـرَفـعِ مَـنَـارِ الـعِلمِ فينا و مَحياها

سچ تو یہ ہے کہ یہ اور وہ، دونوں باتیں ان کے لیے کم سے کمتر ہیں کہ ان کی موت اور ان کی زیست دونوں کے منارۂ علم کو بلند کرنے کے لیے ہیں

....

ولـم أغـلُ فِیْ وصـفـی هذا جلیّةٌ وعـن بـاطن الأشياءُ ينبيكَ سِيْمَاهَا

میں نے اپنے بیان میں غلو سے کام نہیں لیا کہ یہ سب کچھ عیاں ہے، اور اندرونی احوال سے تم کو بیرونی شکل ہی آگاہ کردے گی

فیـا أُمـتّـی مـاذا اَدهـاكِ؟ فـانـنی أراكِ ولـم تَـسكـر بخمر حُمَيَّاها

اے میری قوم! تجھے کیا ہوا ہے جو میں تجھ کو اس شراب کے نشہ میں چور نہیں دیکھتا

فسیـری بـنـا البَردینِ نحو علی کرٍ إلـی بُـقـعـة أبـغـی مـن الله سقیاهَا

ہمیں دونوں ٹھنڈے وقتوں (صبح وشام) میں ذرا علیگڑھ کی طرف لے چل جس کی سیرابی کے لیے میں بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الٰی حیث ماءُ المجد غیر مُحلّل　　ولا أرضُها الفیحاء ضاقت بسُکناھا

جہاں کا آبِ شرف مکدر نہیں کر دیا گیا اور نہ وہاں کی فراخ زمین رہائش کے لیے کچھ تنگ ہے

فَرَبّی من ضَنْكِ البلاد أرَاحنی　　وأصحبتُ لا یبدو لعینیَّ مرآھا

کہ میرے خدا نے مجھے تنگ زمین[1] سے چھڑا لیا اور اب مجھے اس کا منظر کہیں دکھائی نہیں پڑتا

فقد قام سُوقٌ یُھرَعُ النّاسُ نحوھَا　　وأسنی بھاءً من عُکاظَ لادناھا

اب وہاں ایک میلا لگ رہا ہے جس کی طرف خلقِ خدا کشاں کشاں آ رہی ہے، وہاں کا ادنیٰ حصہ بازارِ عکاظ[2] کے میلے سے کہیں زیادہ پُر رونق ہے

وقد نَسَلوا من کلّ أوب ووجْھة　　اِلیھا رجاءً أن سُتکرِمُ مَثواھَا

لوگ اس توقع میں کہ علی گڑھ ان کی پوری پوری خاطر و مدارات کرے گا جوق در جوق اُمڈتے آ رہے ہیں

فاھلاً و سَھْلًا بالوُفود و مَرْحَبًا　　ویُبْدَل من لَمْ یأت اولا مِن واھَا

سو، اے ہمارے عزیز مہمانو! جت جت آؤ! جم جم آؤ! اور جو نہیں آیا وہ بجائے ''واہ واہ'' کرے وہ ہمیشہ ''ہائے ہائے'' کرتا ہے

....

ألا أیُّھا الشُّبَّان! لا تَنسُبوا لعُلیٰ　　لِمَنْ قد تَناھی فی المعیشة أوتَاھَا

اے نوجوانو! اس شخص کو بلند مرتبہ نہ خیال کرنا جو فکرِ معیشت سے نچنت ہو کر ابھرنے لگے

فلیس لنوع الانس ثَمّ مَزِیَّةٌ　　علی سائر الأنواع اِلّا سَجَایَاھَا

کہ بنی نوع انسان کو محض اُس کے شمائل کی وجہ سے باقی انواعِ حیوانات پر امتیاز ہے

وما الزِیُّ اِلّا لِلتجمّل خادمًا　　فلا تبتغوا منه عَلاءً ولا جَاھَا

پوشاک تن پوشی کے لیے ایک خادم ہے وبس! کہیں تم اُس کو جالبِ عزّ و جاہ نہ سمجھ بیٹھنا

وما المجدُ تمراً اَنتُم تاکُلونَه　　فلا تصبحوا ممّن علی رھطه باھی

بزرگی کوئی چھوارا[3] نہیں جس کو تم (بسہولت تمام) چبالو، کہیں ان لوگوں کی چال نہ چلنا جو اپنی ہی قوم کے سامنے اکڑتے ہیں

وما ھذه الألقابُ اِلّا تَعِلّةٌ　　فلا دَرَّ دُرُّ المرء اِن کان یھواھَا

یہ ڈگریاں محض طفل تسلیاں ہیں، اس آدمی کا بھلا نہ ہو! جو اُن پر مفتون ہو

غُذیتم لِبَانَ العلم والدین فارْبأوا　　بانفسکم عن دارکم ودَنَایَاھَا

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہاری گھٹی میں علم ودین کا دودھ پڑا ہے اس لیے اپنے کو اس دنیا اور اس کی دلفریبیوں کے خیال سے کہیں بالاتر رکھنا

وخُطوتكم مهما جهدتم فلن تَفِي   بـأشـواطِ أعـداءٍ فكيف تَلافَـاهَـا

تمہارا ایک قدم خواہ کتنے ہی ہاتھ پاؤں مارو تمہارے دشمنوں کی چھلانگوں سے برابری نہیں کرسکتا چہ جائیکہ ان کی تلافی کر سکے

فلا تحسبوا أن قد قضيتم فروضكم   فـاخرى مساعيكم إلى المجد أولاها

کہیں یہ نہ سمجھ بیٹھنا کہ تم اپنے فرائض سے نبٹ چکے ہو کہ تمہاری راہِ ترقی کی آخری کوشش ہنوز پہلی کوشش کا درجہ رکھتی ہے

ومـا هـذه إلّا لِ اَعِـظُ أُخـلـصـتُ   لـكـم مـن نصيح ربّمابات يرعاهَا

اور یہ ساری مخلصانہ نصیحتیں ہیں جو بار ہا راتوں کو سوچ سوچ کر قلمبند کی گئی ہیں

فـكـونـوا كَبَـحْـرٍ لا تـكـدِّرُه الدِلا

وقـومـوا بـرأى بائِتٍ وارقُبُوا اللّٰها

تم اس دریائے زخار کی طرح (مستقل مزاج) بن جاؤ جس کو (پانی بھرنے والوں کی) ڈولیں گدلا نہیں کرسکتیں اور پھر خوب سوچ بچار کرکے اٹھ کھڑے ہو اور ہمیشہ اپنے اللہ کو حاضر ناظر رکھو

عبدالعزيز الميمنى الراجكوتي الأثرى المقرئ بالجامة الاسلامية في على كره (الهند)

۹ ديسمبر سنه ۱۹۲۵م

آپ کا خیر سگال میمن عبدالعزیز راجکوٹی

استادِ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

یہ قصیدہ عصر ومغرب کے مابین طیار ہوا بتاریخ ۹ دسمبر ۱۹۲۵ء

....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغام برائے ہفت روزہ جمہور علی گڑھ ''شروانی نمبر''

هيهات لاياتي الزمان بمثله ۔ ان الزمان بمثله لبخيل

مرحوم کی علم دوستی کے افسانے ۱۹۱۰ء ہی سے سن رہا تھا۔ مگر ۲۵ء میں حبیب گنج جا کر آپ کا کتب خانہ دیکھا۔ فلمّا التقينا صغّر الخَبرَ الخُبرُ۔

آپ نے میرے مضامین معارف (ابن رشیق وابوالعلاء) دیکھ لیے تھے اس لیے انتہائی اخلاق سے ملے۔ اپنا کتب خانہ دکھایا اور اس کے عربی نوادر کے متعلق میرے تاثرات معلوم کیے جس کے بعد میں نے زیادات شعر المتنبّی اور الاختیار شائع کیے۔ میرا علی گڑھ کا ۲۵ سالہ قیام و تعلق آپ ہی کی نظرِ انتخاب کا رہین ہے۔ ہر ملاقات میں آپ انتہائی خلوص کا اظہار فرمایا کرتے۔ اردو فارسی کے ناثیر و ناظم ہونے کے علاوہ آپ کو علوم دین و تاریخ سے بھی خاص دلچسپی تھی۔ زندگی بہت پاکیزہ اور معمولات منظم تھے۔ آپ پختہ عزم ہونے کے علاوہ بے حد مرنجاں و مرنج تھے۔ آپ کے اخلاق کا لوچ آپ کی معاشرت، سیاسی آرا، دینی مسلک وغیرہ میں صاف نمایاں تھا۔ میرے استاد الشیخ حسین بن محسن الانصاری (شیخ خلیل عرب کے جد امجد) کو حبیب گنج بلا کر حدیث کی سند لی یا یوں کہیے ایک اثری علامہ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کیا۔ ادھر ندوہ و دیوبند کی جملہ اصلاحات میں آپ کی مساعی حسنہ کو بڑا دخل ہے۔ نیز علماء بریلی بھی آپ کے محاسن و مزایا کے دلدادہ تھے کہ! تمتع زہر گوشہ یافتم

لقد صار قلبي قابلاً كل صورةٍ ۔ فمرعىً لغزلان وديرًا لرهبان

آپ کے فنافی العلم ہونے کی زندہ مثال آپ کا کتب خانہ ہے جس کو آپ نے نصف صدی کی کدو کاوش اور صرفِ زرِ کثیر کے بعد جمع کیا۔ گویا حبیب گنج منیل ہے علیگڑھ قاہرہ اور اپنے کتب خانے میں احمد تیمور پاشا بنے بیٹھے ہیں۔ ایک ایک کتاب کو کیٹیلاگ کر رہے ہیں یا یوں کہیے اس نعم السلف کے حقیقی نعم الخلف (سپوت) یہی اوراق پارینہ کا پشتارو انبار رہ گیا ہے۔ مگر یہ ہماری بدنصیبی کہیے کہ وہ تو اپنا اندوختہ اپنی قومی حکومت کے دار الکتب کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سونپ کر اس دنیائے فانی سے خوش خوش چل سدھارے مگر یہاں یہ مواقع میسر نہ آئے۔ ہر ملاقات میں آپ کا یہی سوال ہوتا بھئی گذشتہ عرصے میں کون کونسی تازہ مخطوطات دیکھیں، کیا کتابیں چھپیں اور آپ نے خود کیا تصنیف کی۔ ہر قدیم نسخے کو سینے سے لگاتے بمقتضائے الحکمة ضالة المؤمن فحيثما وجدها فهو اولى بها۔ اور پھر!

جماد ے چند دادم جاں خریدم　　بحمد اللہ بسے ارزاں خریدم

اس گنج شائگان کے حصول سے ایک عرصے تک کام و دہن لذت اندوز رہتے اور بڑے مزے لے لے کر سناتے الغرض

لایدرك الواصف المطری خصائصه　　وان یكن صادقًا فی كل ما وصفا

یہ خصائص انیسویں صدی کے نصف آخر کے باقیات الصالحات کی برکات تھے ورنہ اب تو!

شدآں مرغ کو بیضہ زریں نہاد　　زمانہ دگرگوں آئیں نہاد

ہمارے رؤسا کو اگر کچھ بچ رہے ہوں۔ اس مغز پاشی سے کیا واسطہ؟ وہ بساط تو الٹ گئی۔ آنکھیں اب یہ جلوے کیا دیکھیں گی!

تغمدہ اللہ بغفرانه واسكنه بحبوحة جنانه　　ويرحم اللّٰه عبدًا قال آمينا

(علامہ) میمن عبدالعزیز (سابق صدر شعبہ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ میمن کی یہ نایاب اردو مسدس جناب یحییٰ ہاشم باوانی نے کاٹھیا واڑ مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کی رپورٹ بابت ۱۹۱۸ء سے حاصل کی۔ قرائن سے پتہ چلتا ہے کہ یہ نظم ۱۹۱۷ء میں منعقدہ کاٹھیا واڑ مسلم ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ راجکوٹ کے لیے لکھی گئی اور وہیں پڑھی گئی۔ رپورٹ میں یہ نظم گجراتی رسم الخط میں ہے جسے اردو رسم الخط میں منتقل کیا گیا۔

مسدّس

اے میرے ملک کے سرمایۂ صد عزت و نام
کشورِ ہند میں ہر سُو ہے تمھیں شہرتِ عام
کسبِ دولت میں ہو ہر قوم سے آگے صد گام
آج دنیا میں نہیں کوئی بھی تم سا خوش کام
مسندِ عیش کے صدرِ نشیناں کے ہو رام
بزمِ گلشن میں تمھی آج ہو مستانِ خرام

میں نے مانا یہ تمھاری ہی تو ہے دھوم مچی
کاٹھیا واڑ سے افریقا و برما تک بھی
ہے عیاں راز ہر اک تم پہ خفی ہو کہ جلی
واقفِ سرِّ تجارت بھی چلو تم ہی سہی
ہو تمھی آج بلا شرکتِ غیرے اوّل
جمع ہیں در پہ تمھارے فقراء دل بادل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر مری مدح و ثنا سن کے نہ اِتراؤ ذرا
ہاں گریبان میں منھ ڈال کے بتلاؤ بھلا
دولتِ علم سے بھی رکھتے ہو تم کچھ بھی راہ؟
تم پہ کچھ صنعت وحرفت کا بھی ہے رنگ چڑھا؟
اپنی ہستی کی تمھیں کچھ بھی خبر ہے کہ نہیں ؟
یا کہ بس ہو رہے نادانی وغفلت کے قریں؟

تم میں کوئی بھی کبھی ماہرِ ہیئت اٹھا؟
فلسفے سے بھی کبھی تم کو سروکار رہا؟
علمِ طب ہی میں بتاؤ کوئی حاذق ہے ہوا؟
یا کہ تاریخ میں شبلی سا کوئی فرد بنا؟
ان کے پاس میں کہو تو کہیں اثبات بھی ہے؟
یعنی تم میں کوئی جوہر ہے؟ کوئی بات بھی ہے؟

تم کو خود اپنی ہی تاریخ نہیں ہے معلوم
اور کیا جانو کہ کیا چین ہے کیا خطۂ روم
سارے اسرارِ تمدّن بھی رہے نامعلوم
الغرض ہیچ ہیں یہ سارے فنون اور علوم
تم کو خود اپنے مرض کا کوئی احساس نہیں
ہو وہ بیمار کہ اب جس میں کوئی سانس نہیں

ہو پھنسے اپنے جھمیلوں ہی میں چوں پا در گل
گھر میں ہر روز رہا کرتی ہے دانتا کل کل
قلزمِ جہل کا دِکھتا ہی نہیں کوئی ساحل
باہمی بغض ہے اور بھی زائد مشکل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الغرض کیا کہوں یارو کہ یہ کیا کرتے ہو
بس یہ سن لو کہ جو کرتے ہو بُرا کرتے ہو

آج کوشش ہے ہر اِک قوم کی وقفِ تعلیم
ہر کہیں ذکر اسی کا ہے اسی کی تنظیم
اپنی پستی کی ہر اک کو ہے لگی دہشت و بیم
آئے دن ہوتی ہے ہر طرزِ کہن میں ترمیم
پر وہ تم ہو کہ نہیں جس کو ہنر سے سروکار
یعنی اب تک ہے تمھارا دل و جاں وقفِ خمار

آؤ قصرِ ہنر و علم سجاؤ اب تم
اپنے سر پر عَلَمِ عِلم اٹھاؤ اب تم
جوہر تابِ خدا داد دکھاؤ اب تم
غیر کے دل میں بھی گھر اپنا بناؤ اب تم
صَرف اس راہ میں ہر اپنا دِرم کر کے رہو
کاٹھیاواڑ کو اب رشکِ اِرم کر کے رہو

....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ میمن کی یہ فارسی تقریظ ان کے استاد شاداں بلگرامی کی کتاب کشف المعضلات (مطبوعہ لاہور ۱۹۲۸ء) کے لیے لکھی گئی اور اس میں شائع ہوئی۔ اس زمانے میں علامہ میمن نے تخلص "اسیف" اختیار کیا تھا۔

تقریظ نظم مع مادہ تاریخ من تصنیف جناب مولوی میمن عبدالعزیز صاحب اسیف

راجکوٹی فی الحال عربی پروفیسر آف مسلم یونیورسٹی کالج علی گڑھ۔ شاگرد مصنف

دلا مژدہ بر باحبار گیتی　　کہ شاداں نمود است تصنیف زیبا

زانوار رائے خودش برنہادہ　　چراغے بہ گم کردہ راہ بیدا

مزین عروسیست ہرہفت کردہ　　برائے سخن سنج و ذی علم و دانا

ز لالیست از چشمہ فیض فکرش　　ز بہر کہن تشنہ کامان دنیا

دمے از مے سلسل جام تحقیق　　کہ دانائے دنی است زاں جرعہ پیما

شدہ مست صہبائی و رفت جامی　　نہ خود چوں نیوشید زاں جام صہبا

زہے فیض جاری ہے ذکر باقی　　خوشا یادگارِ جناب معلّا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سند برائے ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو (۱)

مختار الدین احمد آرزو I اے سے VI ایر تک مسلسل عربی کے طالب العلم رہے ہیں۔ یہ ہمیشہ اپنے رفقاء میں ممتاز رہے ہیں۔ عربی یوں بھی ان کا خاندانی ورثہ ہے۔ علاوہ بریں یہ ریسرچ کے ہر طرح اہل ہیں۔ عام معلومات خصوصاً متعلقہ مشرقیات میں بہت امتیاز رکھتے ہیں۔ ایم اے فائنل میں بجائے مضمونِ عربی کے ڈسرٹیشن لکھ رہے ہیں جس سے مجھے ان کے ذوقِ ومطالعہ وتحقیق کا اندازہ کرنے کا اچھا خاصا موقعہ ملا ہے۔ گھنٹوں لائبریری میں عربی کی کتابیں الٹتے رہتے ہیں۔ میں ان کے مستقبل کے متعلق بہت پُر امید ہوں۔

یوں بھی وہ اردو میں جو درجہ رکھتے ہیں اس کے اظہار کی مجھے کچھ ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی ادبی دلچسپیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں۔ لجنۃ الادب کے دو سال سے وائس پریذیڈنٹ ہیں۔ گذشتہ دنوں سرسید ڈے کے سلسلے میں ان کی انتھک محنت اور مستعدی ہر کہ ومہ سے ستائش حاصل کر چکی ہے۔

یوں بے انتہا مہذب، نیک دل اور جملہ اساتذہ وطلبہ میں مؤدب ومحبوب ہیں۔ مجھ سے انہیں ہمیشہ خصوصیت رہی ہے اس لیے میں ان کی کامیابی کا دل سے متمنی ہوں۔

میں بلاخوف تردید ان کو علمی وادبی خدمات کے لیے موزوں تر امیدوار سمجھتا اور پیش کرتا ہوں اور ان کو اس کا اہل سمجھتا ہوں۔

الداعی
عبدالعزیز المیمنی

اس سند کے اصل متن کا عکس ملاحظہ کیجیے صفحہ نمبر 301 پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغام برائے ماہنامہ سیارہ "عبدالعزیز خالد نمبر"

عبدالعزیز خالد میں یہی نہیں کہوں گا کہ اس دور کے ممتاز اور بے مثال اسلامی شاعر ہیں بلکہ پوری اردو شاعری کی تاریخ میں مجھے کوئی اسلامیات اور عربی کا اتنا ماہر اور باخبر شاعر وادیب معلوم نہیں۔ میں انہیں کو نہیں بلکہ پوری مسلم قوم کو تہنیت دیتا ہوں۔

اے کاش وہ غرائب لغات کا استعمال کچھ کم کر دیتے یا پھر آپ کا ہر دیوان مشروح ہوتا اور عام پبلک کچھ زیادہ مستفید ہو سکتی جبکہ یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم اپنا عربی اور اسلامی ثقافی ذوق اور بڑھائیں۔

اگر حضرت حسان شاعر رسولؐ ہیں تو میرے ہم نام شاعرِ اسلام ضرور ہیں۔

میری دلی دعا ہے کہ اللہ پاک آپ کو اس خدمت کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ اِنَّهٗ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ۔

ناچیز

میمن عبدالعزیز بہادآباد، کراچی۔۵

۲۸ ربیع نبوی ۱۳۸۸ھ

۲۵ جون ۱۹۶۸ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالعزیز خالد میں یہی نہیں کہونگا کہ اس دور کے ممتاز اور
بے مثال اسلامی شاعر ہیں بلکہ پوری اردو شاعری کی تاریخ میں مجھے
کوئی اسلامیات اور عربی کا اتنا ماہر اور بافکر شاعر اور ادیب معلوم نہیں
میں انہی کو نہیں بلکہ پوری مسلم قوم کو تہنیت دیتا ہوں۔
اے کاش وہ غریب لغات کا استعمال کچھ کم کر دیتے یا پھر آپکا
ہر دیوان مشروح ہوتا اور عام پبلک کچھ زیادہ مستفید ہو سکتی جبکہ
یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم اپنا عربی اور اسلامی ثقافتی ذوق اور بڑھائیں۔
اگر حضرت حسان شاعر رسول ہیں تو میرے ہم نام شاعر اسلام ضرور
ہیں۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ پاک آپکو اس خدمت کی بیش از بیش توفیق
عطا فرمائے انہ قریب مجیب

ناچیز

میمن عبدالعزیز بہادر آباد کراچی ۵
۲۸ ربیع ثانی ۱۳۸۸ھ
۲۵ جون ۱۹۶۸ء

ماہنامہ سیارہ لاہور کے 'عبدالعزیز خالد نمبر' کے لیے علامہ میمن کا پیغام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سند برائے مولانا عبدالحلیم چشتی صاحب

کراچی جیسے کاروباری شہر میں علم اور اہلِ علم کا سراسر فقدان ہے۔ یہاں علم کی جستجو کا سودا کسی کے سر میں نہیں سماتا نہ اس کو تلاش وجستجو میں سرگرداں پایا جاتا۔

اس ماحول میں نئے اور تازہ علماء کا پیدا ہونا تو درکنار ۱۵-۲۰ سال پرانے واردین کے علمی ذوق کا بچ جانا ہی عجائبِ روزگار میں سے ہے۔

اس طویل مدت میں شاذ و نادر ہی کوئی نو وارد ایسا ہو کہ جوں جوں گرد و پیش میں دنیاداری کا غلبہ دیکھے یہ ادھر اپنی طلبِ صادق کو تیز سے تیز تر کرتا جائے۔

نوارا تلخ ترمی زن جو ذوقِ نغمہ کم یابی حدی را تیز ترمی خواں چو محمل را گراں بینی

ہمارے مولانا عبدالحلیم چشتی جو قریباً ہر سال ایک آدھ دینی وعلمی کتاب لکھنے کے عادی سے ہوگئے ہیں اب اپنے عنانِ قلم کو اسلام میں تصنیف وتالیف، ترتیب وتبویب کا جائزہ لینے کی طرف موڑ رہے ہیں اور چونکہ وہ دینیات کے فارغ التحصیل ہیں ادھر تاریخ وغیرہ علوم سے باخبر بھی ہیں کتابیات پر ان کی نظر جو کام کر سکتی ہے آج کل کے نوخیز جوانوں سے کوئی توقع نہیں کی جاسکتی، جو علمی عربی واسلامی مآخذ سے سراسر بے بہرہ ہیں۔ انہیں تو استاذِ ازل (علماء یورپ) نے جو سکھایا ہے اس سے سرِ مو تجاوز نہیں کر سکتے۔ حروف ہجاء کی ترتیب پر الٹی سیدھی فہرست سازی ان کا سرمایۂ علم ہے وبس! کتابوں کے اندرونی اسرار وخزائن سے ان کو دور کا واسطہ بھی نہیں۔ واقعی مکاتب میں دخل پانے کا یہ آسان ترین نسخہ ہے۔

میں نے آپ کا یہ مقالہ جستہ جستہ پڑھا اور دیکھا، یہ اس قابل ہے کہ اس کو شائع کیا جائے اور آئندہ ریسرچ اسکالروں کے ہاتھوں میں رہے تا کہ وہ اس کے ابواب پر آئندہ کام کریں اور اسلامی مکاتب میں مسلمانوں کا افادی حصہ پیش کر سکیں۔

آخر میں سفارش کرتا ہوں کہ چشتی صاحب کے اس کارنامے کی پوری قدر کی جائے اور ان کو اس پر اوّل درجہ کی ایم اے کی ڈگری دی جائے۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

ناچیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵ر اپریل ۱۹۷۱ء

میمن عبدالعزیز ریٹائرڈ پروفیسر
جامعات علیگڑھ کراچی و پنجاب

کراچی جیسے کاروباری شہر میں علم اور اہل علم کا سراسر فقدان ہے۔ یہاں علم کی جستجو کا سودا کسی کے سر میں نہیں سماتا نہ اسکو اسکی تلاش و جستجو میں سرگرداں پایا جاتا۔
اس ماحول میں نئے اور تازہ علماء کا پیدا ہونا تو درکنار ۱۵–۲۰ سال پرانے واردین کے علمی ذوق کا بچ جانا ہی عجائبات روزگار میں سے ہے۔
اس طویل مدت میں شاذ و نادر ہی کوئی نووارد ایسا ہو کہ جوں جوں گرد و پیش میں دنیا داری کا غلبہ دیکھے یہ ادھر اپنی طلب صادق کو تیز سے تیز تر کرتا جائے

نوا را تلخ ترمی زن چو ذوق نغمہ کم یابی　　حدی را تیز تر می خواں چو محمل را گراں بینی

ہمارے مولانا عبدالحلیم چشتی جو قریبا ہر سال ایک آدھ دینی و علمی کتاب لکھنے کے عادی سے ہو گئے ہیں اب اپنے عنان قلم کو اس قدم میں تصنیف و تالیف و ترتیب و تبویب کا جائزہ لینے کی طرف موڑ رہے ہیں۔ اور چونکہ وہ دینیات کے فارغ التحصیل ہیں ادھر تاریخ و فن علوم سے باخبر بھی ہیں کتابیات پر ان کی نظر جو کام کر سکتی ہے آجکل کے نوخیز کرانوں سے کوئی توقع نہیں کیا سکتی؟ جو علمی عربی و اسلامی ماخذ سے سراسر بے بہرہ ہیں۔ وہ نتیجہ اساتذہ اول (علماء یورپ) نے جو سکھایا ہے اس سے سرمو تجاوز نہیں کر سکتے۔ حروف ہجاء کی ترتیب پر اولٹی سیدھی فہرست سازی ان کا سرمایہ علم ہے وبس! کتابوں کے اندرونی اسرار و خزائن سے انکو دور کا واسطہ بھی نہیں۔ واقعی مکاتب میں دخل پانیکا یہ آسان ترین نسخہ ہے۔
میں نے آپکا یہ مقالہ جستہ جستہ پڑھا اور دیکھا یہ اس قابل ہے کہ اسکو شائع کیا جائے اور آئندہ ریسرچ اسکالروں کے ہاتھوں میں رہے تاکہ وہ اسکے ابواب پر آئندہ کام کریں اور اسلامی مکاتب میں مسلمانوں کا افادی حصہ پیش کر سکیں۔
آخر میں میں سفارش کرتا ہوں کہ چشتی صاحب کے اس کارنامہ کی پوری قدر کی جائے اور انکو اسپر اول درجہ کی ایم اے کی ڈگری دیجائے۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

ناچیز
میمن عبدالعزیز ریٹائرڈ پروفیسر
جامعات علیگڑھ کراچی و پنجاب
۵ر اپریل ۱۹۷۱ء

علامہ میمن کے قلم سے مولانا عبدالحلیم چشتی کے لیے سند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مندرجہ ذیل پانچ تحریریں جو علامہ میمن کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں رجسٹرار آفس (مسلم یونیورسٹی) میں علامہ میمن کی ذاتی فائل میں محفوظ ہیں۔ ان کے کوائف کے سلسلے میں ان کاغذوں کی اہمیت ظاہر ہے۔

(۱) یہ رجسٹرار کے نام شعبۂ عربی کی ریڈر شپ کے لیے ان کی درخواست ہے جو ضابطے کے مطابق بھیجنی ضروری تھی۔ یہ اورینٹل کالج لاہور سے ۱۹ ستمبر ۱۹۲۴ء کو بھیجی گئی ہے۔ رجسٹرار آفس ۲۳/ ستمبر کو پہنچی۔ رجسٹرار کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ درخواست کے آخر میں علامہ اقبال کا خط ہے جو انھوں نے ۱۹/ ستمبر ۱۹۲۴ء کو اپنے قلم سے رجسٹرار مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کو لکھا۔ یہ تاریخی خط اس سے قبل کہیں شایع نہیں ہوا۔

(۲) درخواست کے ساتھ علامہ میمن نے اپنے تعلیمی کوائف اور علمی صلاحیتوں اور اپنی تصانیف کی تفصیل اپنے قلم سے لکھی ہے۔

(۳) یہ علی گڑھ میں ۱۷ سال بحیثیت ریڈر کام کرنے کے بعد پروفیسر شپ کے لیے علامہ میمن کی درخواست ہے۔ اب تک یورپ کے جرمن اور انگریز مستشرقین علی گڑھ میں عربی کے پروفیسر ہوتے رہے تھے۔ اس وقت وائس چانسلر ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد تھے۔ درخواست پر تاریخ ۲۵/ اپریل ۱۹۴۱ء درج ہے۔

(۴) علامہ میمن کا علی گڑھ میں تقرر ہو گیا اور انھوں نے کام کرنا بھی شروع کر دیا۔ یہاں پہلے شیخ عبدالحق حقی بغدادی ریڈر کی پوسٹ پر متعین تھے۔ ان کے سبکدوش ہونے کے بعد ریڈر ہی کی پوسٹ مشتہر ہوئی تھی اور علامہ میمن نے ریڈر شپ ہی کے لیے درخواست دی تھی۔ علی گڑھ اس لیے آنا چاہتے تھے کہ یہاں ریڈر کی جگہ خالی ہوئی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انھیں صحیح یا غلط کچھ اطلاع ملی کہ یونیورسٹی انھیں لیکچرر (شاید سینئر لیکچرر) کی جگہ پر مقرر کرنا چاہتی ہے۔ وائس چانسلر کے نام یہ خط اسی سلسلے میں ہے۔ خط پر تاریخ یکم جنوری ۱۹۲۶ء ہے۔ بعد کو احکامات دفتر سے آ گئے۔ ان کا تقرر بحیثیت ریڈر منظور کیا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) ڈاکٹر ضیاء الدین احمد وائس چانسلر کے نام یہ خط ۱۱/ فروری ۱۹۳۶ء کو قاہرہ سے لکھا گیا ہے جب علامہ میمن استنبول کے لیے پا بر کاب تھے۔ خط تعطیلات گرما کی تنخواہ کے سلسلے میں ہے۔

(۱)

بنام رجسٹرار مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

بعالی ملاحظہ جناب رجسٹرار صاحب مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

جناب من!

اخباروں کے ذریعہ یہ امر معلوم ہوا کہ آپ کی یونیورسٹی کو ایک عربک ریڈر کی ضرورت ہے۔ ناچیز چونکہ اپنے تئیں مستجمع شرائط ہونے کے لحاظ سے اس منصب کا ہر طرح اہل سمجھتا ہے اس لیے پہلے اپنے مشاغل علمیہ گنا کر اپنے کالیفکیشنز (۱) (Qualifications) یعنی آپ کی نظر انصاف پرست کے سامنے پیش کرنے کی جسارت کرتا ہے اور ملتجی ہے کہ ان پر پوری توجہ سے غور فرمایا جائے۔ کہ میں اپنے تتبع ناقص کی بنا پر اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں کہ بلاد ہند کے طلبۂ عربی ہر گز علوم آداب کی طرف ملتفت نہیں ہوتے اور باقی بلادِ اسلامیہ کے علما کے نزدیک اسی بنا پر موردِ طعن بنے ہوئے ہیں۔ آپ بھی اس امر پر اپنے مخلص کے ساتھ متفق ہوں گے کہ انسان کی بہترین سند اس کی ذات اور اس کے کارنامے ہیں۔ میں بھی صرف اتنا چاہتا ہوں کہ خادم کے کالیفکیشنز بغور ملاحظہ فرما لیے جائیں اور مجھے بلا کر زبانی طور پر گفتگو کے ذریعہ ان پر مہر تصدیق ثبت کر دی جائے۔ جناب پروفیسر ٹریٹن صاحب اور مرحوم حقی صاحب نے میری تالیفات ملاحظہ فرمائی ہیں۔

عہد طفولیت سے آج تک جبکہ میری عمر ۳۷ سال ہے بجز آدابِ عربیہ کے میرا اور کوئی مشغلہ نہیں رہا۔ صدہا عربوں کو پڑھایا اور چونکہ میں بمبئی پریذیڈنسی کا باشندہ ہوں اس لیے مجھے عربوں کے ساتھ مخالطت کا خوب موقع ملا۔ یورپ کے مستشرقین اور بلادِ اسلامیہ کے علما سے میرے دوستانہ اور علمی تعلقات ہیں۔ مجھے ترجمہ کی مشق میرے استاذ جناب ڈاکٹر نذیر احمد صاحب مرحوم ایل ایل ڈی سے حاصل ہے۔ اس کا اندازہ میری کتبِ تراجم سے بھی ہو سکتا ہے جن کا ذکر عنقریب کروں گا۔ علمائے سلف شغفت علمی کے لیے جمعِ کتب کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہترین وسیلہ جانتے تھے سو آپ کے مخلص نے بھی اپنی اس مختصر زندگی میں کتبِ ادب، لغت تاریخ بلاغت نحو وغیرہ کا ایک نادرۂ روزگار ذخیرہ فراہم کیا ہے جو جا بجا اپنی ذاتی تحقیقات و تصحیحات سے مملو ہے۔ بیسیوں ادبی کتابیں اپنے قلم سے نقل کی ہیں۔ بہت سے آدمیوں کو پڑھا کر ایم اے وغیرہ کے لیے تیار کیا ہے نیز یہاں بھی میرا منصب عربی کی اعلیٰ جماعتوں کو علومِ ادبیہ کی تعلیم دینا ہے یعنی مولوی فاضل، مولوی عالم اور منشی فاضل وغیرہ کو۔ میرے اساتذہ حسب ذیل ہیں: ڈاکٹر نذیر احمد، عرب محمد طیب مکی نزیل رام پور، شیخ حسین انصاری یمانی، مولانا محمد بشیر سہسوانی وغیرہم۔

میں بلانے پر اپنے تمام کارنامے لے کا حاضر خدمت ہونے کو پابرکاب ہوں اور محض اشارہ کا منتظر۔ پھر بھی میں بحمد اللہ اپنے سینے میں اتنی گنجائش پاتا ہوں کہ اگر آپ کو مجھ سے کوئی موزوں تر آدمی مل جائے تو میں خود اس کے لیے اپنی امیدواری سے دستکش ہو جاؤں گا۔ ورنہ بصورتِ دیگر آپ کی رگِ حمیت علمیہ سے ایک جنبشِ خیر وشفقت کا طالب ہوں۔ حرسکم اللہ حماکم و حاطکم ورعاکم۔

میں ہوں آپ کی خدمت کا امیدوار
میمن عبدالعزیز السّلفی پروفیسر آدابِ عربیہ
اورینٹل کالج، لاہور

۱۹ر ستمبر ۱۹۲۴ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

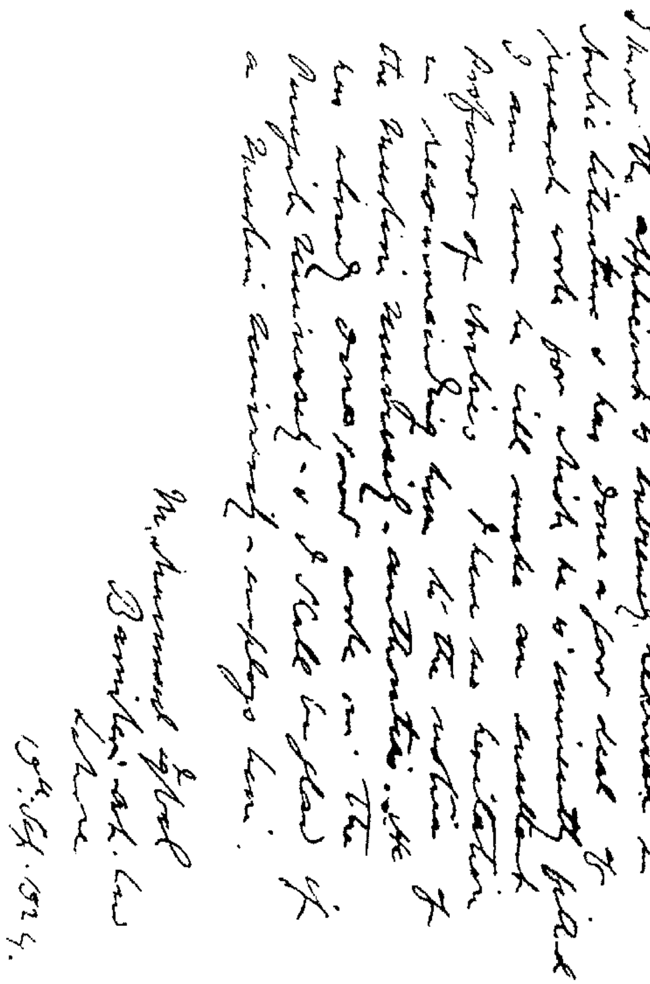

علامہ اقبال کا تاریخی خط بنام رجسٹرار مسلم یونیورسٹی علی گڑھ جس میں علامہ میمن کی عربی دانی کی بلند الفاظ میں تعریف کی گئی اور ان کے مسلم یونیورسٹی میں تقرر کی سفارش کی گئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

I know the applicant is extremely learned in Arabic literature and has done a fair deal of research work for which he is imminently fitted. I am sure he will make an excellent Professor of Arabic and I have no hesitation in recommending him to the notice of the Muslim University authorities. He has already done fair work in the Punjab University and I shall be glad if a Muslim University employs him.

Muhammad Iqbal
Barister at Law
Lahore. 19th Sept. 1924.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ اقبال کے انگریزی مکتوب کا ترجمہ

میں ذاتی طور پر واقف ہوں کہ درخواست گزار عربی ادب کے بلند پایہ عالم ہیں۔انھوں نے کافی علمی وتحقیقی کام کیا ہے جس کی بنا پر وہ موزوں ترین امیدوار ہیں۔ مجھے یقین ہے وہ عربی زبان کے بلند پایہ پروفیسر ثابت ہوں گے اور مجھے اس بات میں کوئی جھجک نہیں محسوس ہوتی کہ اربابِ مسلم یونیورسٹی کے سامنے ان کا نام پیش کروں۔انھوں نے پہلے ہی پنجاب یونیورسٹی میں کافی علمی کام کیا ہے اور مجھے اس بات سے خوشی ہوگی کہ ان کا تقرر مسلم یونیورسٹی میں ہوجائے۔

محمد اقبال

بیرسٹرایٹ لاء

لاہور ۱۹، ستمبر ۱۹۲۴ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کالیفکیشنز (Qualifications)

(۱) ۱۹۱۱ء میں منشی فاضل کے امتحان میں یونیورسٹی بھر میں اوّل رہا۔

(۲) ۱۹۱۳ء میں مولوی فاضل کے امتحان میں اوّل رہا۔

(۳) ۸ سال ایڈورڈس کالج پشاور میں عربی و فارسی کا پروفیسر رہا ہوں اور چار سال سے یہاں ہوں۔ پشاور میں میرا کوئی عربی کا طالب علم فیل نہیں ہوا جس پر پرنسپل نے اپنے سرٹیفکیٹ میں شہادت دی ہے۔ یہاں میں محض آدابِ عربیہ کا معلم ہوں اور عربی مضمون نگاری اور انشا پردازی کا مخصوص مدرس۔

(۴) میرے پاس شیخ حسین بن محسن انصاری یمانی استاذ نواب صدیق حسن خاں والیٔ بھوپال کا اجازہ ہے۔

(۵) یورپ کے مشہور ترین مستشرق مسٹر مارگولیوتھ آف آکسفورڈ یونیورسٹی جن سے میرے دائمی علمی تعلقات ہیں اپنے ایک منسلکہ سرٹیفکیٹ میں میری وسعتِ نظر وطلاقت وصحت لسان وغیرہ کی شہادت دیتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(۶) پروفیسر محمد شفیع صاحب پرنسپل حال اورینٹل کالج کا سرٹیفکیٹ ظاہر کرتا ہے کہ میرے مشاغلِ علمیہ اظہر من الشّمس ہیں۔

(۷) سرٹیفکیٹ تجربہ ہشت سالہ پشاور از پرنسپل۔

(۸) میں نے مندرجہ ذیل کتابیں بطور ریسرچ ورک عربی میں لکھی ہیں۔

(الف) فهرست الخزانة جو میں نے پنجاب یونیورسٹی کے کہنے پر تین ہزار صفحات پر دیدہ ریزی کر کے تیار کی ہے اور جس کے شروع میں ایک عربی مقدمہ ہے نیز شفیع صاحب موصوف نے انگریزی میں پری فیس لکھا ہے۔ پروفیسر براؤن نکلسن نے اس کی خوبی کی داد دی ہے جو بصورتِ مکاتیب شفیع صاحب کے پاس محفوظ ہے۔ یہ کتاب یونیورسٹی کے خرچ پر چھپ رہی ہے۔

(ب) النظر علی دیوان شعری النعمان بن بشیر الانصاری وبکر الدلفی اصل دواوین نواب عماد الملک نے چھپوائے تھے جس پر میرے یہ کریٹیکل اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہسٹوریکل نوٹس یونیورسٹی چھپوا رہی ہے۔

(ج) المنتف من شعر ابن رشیق و ابن شرف مع طویل مقدمہ عربی۔یہ ریسرچ ورک محب الدین الخطیب ایڈیٹر المؤید قاہرہ اپنے مطبع سلفیہ میں چھاپ رہے ہیں۔میں ان کے خطوط بھیج سکتا ہوں۔

(د) جمع دیوان النابغة جو نسخ مطبوعہ مصر و یورپ سے دوگنا ہے ہنوز بشکل مسودہ میرے پاس پڑا ہے۔

(ہ) عربی رسائل مصر میں میرے مضامین چھپتے رہتے ہیں ملاحظہ ہو ایک تازہ مضمون لماذا پر مصر کے بہترین رسالہ المقتطف بابت جولائی ۱۹۲۴ء میں۔

اردو میں میں نے ذیل کی کتابیں لکھی ہیں۔

(و) شرح بی اے کورس عربی جدید

(ز) شرح بی اے کورس عربی قدیم

(ح) شرح ایف اے کورس عربی مروجہ

(ط) شرح ایف اے کورس فارسی مروجہ

(ی) مضامین۔میرا طویل سو صفحوں کا مضمون المعزو ابن رشیق پر معارف از اپریل تا جون میں مسلسل چھپا ہے جو معارف کی تاریخ میں سب سے بڑا اور محققانہ مضمون ہے۔ملاحظہ فرمائیں سیّد سلیمان کی رائے پرچہ اپریل کے شروع میں۔یہ مضمون یہاں لاہور میں بصدارت خان بہادر شیخ عبدالقادر صاحب سابق جج و شمول جناب شفیع صاحب و ڈاکٹر اقبال صاحب وغیرہ فضلا سنایا گیا تھا۔ایک اور مضمون جولائی کے معارف میں اور ایک اور مخزن میں ہندوستان اور علوم ادبیہ عربیہ پر چھپے ہیں۔

(یا) میں نے مختصر السیر للمحب الطبری کو قلمی نسخوں سے یورپین سٹائل پر پہلی مرتبہ ایڈٹ کیا ہے جو دہلی میں چھپ رہی ہے۔

وغیرہ وغیرہ وغیرہ

عربی میں میں نے بہت کچھ قصائد لکھے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۹) میں پنجاب یونیورسٹی میں عربی اور اردو کے تین امتحانوں کا ممتحن ہوں۔

(۱۰) انگریزی کا پرائیویٹ مطالعہ ہر چند میٹریکولیشن تک ہے مگر اپنے سلسلہ کے الفاظ نسبتاً زیادہ جانتا ہوں۔

............x............x............

(۳)

محترم جناب وائس چانسلر

ہر چند کہ میں علی گڑھ اور آپ کے لیے کوئی نیا نہیں ہوں، آپ کو میرے متعلق بہت کچھ معلوم ہے، مگر دیگر اصحاب کے ملاحظہ کے لیے حسب ذیل حقائق پیش کرتے ہوئے درخواست کرتا ہوں کہ ان پر پوری پوری توجہ دی جائے:-

(۱) میں نے ۱۱ء میں منشی فاضل اور ۱۳ء میں مولوی فاضل پنجاب یونیورسٹی سے پاس کیا اور دونوں میں یونیورسٹی بھر میں اوّل رہا جس پر ایک چاندی کا تمغہ بھی ملا۔ پھر ۱۳ء سے ۲۰ء تک ایڈورڈس کالج پشاور میں پروفیسری کی۔ ۲۰ء سے ۲۵ء تک اورینٹل کالج لاہور میں عربی کی اعلیٰ ترین جماعتوں کو تعلیم دیتا رہا۔ علی گڑھ میں آج مجھے سترہ سال ہوا چاہتے ہیں جن میں سے تقریباً نو سال چیئر مینی کی ہے۔ آج مجھے انتیس سال کا تعلیمی تجربہ ہے۔

(۲) اس عرصہ میں میری بیس سے زیادہ کتابیں مصر و شام وغیرہ میں شائع ہوئی ہیں جو مستشرقین اور علمائے عرب کے ہاں بڑی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ مصر کے علامہ احمد الاسکندری میری تالیف ابو العلاء کے آخر صفحہ ب پر لکھتے ہیں ’’میں نے اس کتاب سے اپنی جان کو فائدہ پہنچایا، اپنے لیکچروں میں اس کے نام سے حوالہ دیا، تیرا کیا کہنا! اور اس ملک کا جس نے تجھ جیسا نجیب پیدا کیا الخ‘‘ ان دنوں میری چار کتابیں گورنمنٹ مصر اپنے پریس میں چھاپ رہی ہے۔ ہندوستان کے علماء کے لیے یہ پہلا موقعہ ہے۔ میرے رسالۃ الملائکہ ‘ کے ایڈیشن مصر اور اس کے Notes سے مشہور روسی مستشرق ----- Son-Kratohko اگناطیوس کراتشقوفسکی نے اپنے ایڈیشن میں بڑی مدد لی ہے اور روسی زبان میں میرے Notes کا ترجمہ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ Paul Khle پروفیسر برلن یونیورسٹی نے اپنی جرمن تالیف Zeitschrift der Deutschen کو تمام تر میری مدد پر کھڑا کیا ہے اور اس کا ایک مقدمہ میں ذکر بھی کیا ہے۔ ڈاکٹر معظم حسین ڈھاکہ نے اپنی تصنیف The Poems of Suraqah مطبوعہ جرنل رائل ایشیاٹک یونیورسٹی ۱۹۳۶ء میں بار بار میرا حوالہ دیا ہے۔ اسی طرح محمود حسن زناتی نے مقدمہ الفصول و الغایات مطبوعہ ۱۹۳۸ء میں بہت شکریہ کے ساتھ میرا ذکر کیا ہے۔ اخبار ابی تمام مطبوعہ ۱۹۳۷ء کا تو کوئی صفحہ شاید ہی ایسا ہو جس میں میرا یا میری کسی تصنیف کا حوالہ نہ ہو۔ R. Geyer نے اپنے Life work دیوان الاعشیٰ کے ایڈیشن مطبوعہ Gibb Memorial Series کے جرمن مقدمہ میں میری امداد کا شکریہ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ نواب صدر یار جنگ کے کتب خانہ میں 'شرح دیوان المتنبی للبرقوقی' موجود ہے جس کے آخر میں میری کتاب 'زیادات المتنبی' قریباً پوری کی پوری کتاب شکریہ کے ساتھ درج کر دی ہے۔ ڈاکٹر ہارلے کا قصہ تو ہمارے وائس چانسلر صاحب کو ہنوز یاد ہوگا۔

(۳) میں دمشق کی شہرۂ عالم عربک اکیڈیمی کا جس کے متعلق مستشرقوں کا اعتراف ہے کہ ان کے یہاں اس درجہ کی کوئی اکیڈیمی نہیں سرزمینِ ہند میں واحد انتخاب کردہ ممبر ہوں جس کی میرے پاس ایک نہایت شاندار سند بھی موجود ہے۔

(۴) محب الدین الخطیب اپنے مکتوب مورخہ ۲۹/اکتوبر ۱۹۳۵ء بنام علی پاشا فکری میں لکھتے ہیں ''آپ کو میں علامہ جلیل عبدالعزیز المیمنی سے روشناس کراتا ہوں جو ہندوستان کے لیے بہت بڑے فخر ہیں اور جو ادب عربی میں ہندوستان کے سب سے بڑے عالم ہیں اور باہر بھی ان کی نظیر نہیں پائی جاتی''۔

اورالفتح ۵ رجب ۵۴ھ میں میرے مصر پہنچنے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''ہمیں علامہ محقق جلیل سے مل کر بہت خوشی ہوئی جو بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں اور جن کی وہ وہ مخصوص تحقیقات ہیں کہ ان میں ادب عربی کا کوئی ماہر خصوصی (Specialist) بھی ان کا مقابلہ نہیں کرسکتا''۔

معارف دسمبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۴۰۵ میں میرے علی گڑھ کے تقرر کے متعلق لکھا ہے ''یونیورسٹی کی یہ خوش قسمتی ہے کہ ایسا باکمال فرد آج اس کے احاطہ میں ہے۔ ارکان نے اس موقع پر بے حد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دانشمندی کو راہ دی کہ انگریزی یونیورسٹی کی کاغذی سندوں یا صاحبِ زبان عرب کے نمائشی نام پر اہلیت، قابلیت اور فضل وکمال کو ترجیح دی الخ"۔

نیز معارف مارچ ۱۹۳۰ء صفحہ ۱۶۲ میں لکھا ہے "میمن صاحب عربی علم ادب کی جو خدمتیں انجام دے رہے ہیں ان کی صدائے بازگشت مصر وشام اور یورپ تک سے آرہی ہے۔ وہ شام کی مجلس علمی عربی کے ممبر بھی منتخب ہوئے ہیں۔ ادباءِ عرب بھی اس ہندی تلوار کا لوہا مان رہے ہیں۔ عربی میں سب سے ضخیم لغت لسان العرب ہے...... اس کے مرتبین ومصححین میں ہمارے دوست کا نام بھی شامل ہے اور یہ درحقیقت تمام ہندوستان کے لیے فخر وعزت کی سند ہے۔ ہم اپنے دوست کو اس بڑی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں"۔ اس سے بھی زیادہ زوردار علمائے مصر کی آراء کے لیے ملاحظہ ہو آخیر ابو العلاء نیز رسالہ الزھراء ۱۳۴۶ء صفحہ ۲۴۴ و ۲۴۷ و ۲۹۴ و ۲۹۵ و ۵۶۷ وغیرہ وغیرہ۔

(۵) عالمِ اسلام کے وہ اعیان واکابر جنھوں نے مجھ سے ملنے کا شوق ظاہر کیا اور جن کی بعض تحریریں میرے پاس موجود ہیں پہلے دو بادشاہ ہیں اور باقی وزیر تعلیمات۔

۱-محمد علی بک عابد سیریا۔

۲-عثمان آفندی جمہوریہ بخارا۔ جن کے عہد میں انور پاشا شہید ہوئے تھے۔

۳-Their Excellencies محمد کرد علی شام۔ ۴-مصطفیٰ عبدالرازق مصر۔ ۵-محمد علی علوبہ پاشا مصر۔ ۶-صلاح الدین سلجوقی افغانستان جن سے ڈاکٹر سر ضیاء الدین صاحب نے ملایا تھا۔

(۶) ہندوستان کے اکثر کالجوں اور یونیورسٹیوں میں میرے شاگرد پروفیسری کر رہے ہیں۔ ان میں سب سے پہلے میں مشہور جرمن مستشرق G.Rescher مقیم قسطنطنیہ کا نام لوں گا۔ پھر ڈاکٹر محمد حسین نینار چیئر مین عربی مدارس یونیورسٹی، ڈاکٹر عابد احمد علی، ڈاکٹر محمد سعید حسن الٰہ آباد، ڈاکٹر اختر امام کلکتہ۔ ڈاکٹر نذیر الاسلام سری نگر کاشمیر، عبدالخالق عربک کالج دہلی، عبدالباسط اسلامیہ کالج لاہور، عبدالرحمٰن اخوندکار ڈھاکہ، کیپٹن محمد اسمٰعیل وسید احمد لیکچراران پٹنہ، محمد عثمان انسپکٹر مدارس عربیہ بہار، قمقام حسین راولپنڈی کالج وغیرہ وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷) میں نے یہاں چند طلباء کو ریسرچ کرائی ہے جن میں سے ڈاکٹر سیّد محمد یوسف کو ابھی ابھی پی ایچ ڈی کی ڈگری ملی ہے۔ ان کے علاوہ مزمل حسین مرحوم، ڈاکٹر نذیر الاسلام، عبدالباسط اور خورشید احمد بھی ہیں۔ ڈین آرٹس فیکلٹی ڈھاکہ نے ۳۷ء میں اپنے یہاں کے عربی لیکچرر اخوند کار کو میری رہنمائی میں ریسرچ کرنے کے لیے یہاں بھیجا تو ان کا ایک خط حلیم صاحب کے نام تھا اور ایک خط میرے نام۔ یہ واقعہ ہے کہ سیّد یوسف سے پہلے یہاں کسی نے عربی میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل نہیں کی۔

(۸) ۳ رفروری ۳۱ء کو ڈائریکٹر آف پبلک انسٹرکشن پونا Director of Public Instruction Poona نے میری تالیف ابو العلاء پر مجھے از راہ قدر دانی بمعرفت رجسٹرار صاحب یونیورسٹی علی گڑھ یک صد روپیہ پیش کیا تھا۔

(۹) واضح رہے کہ ہر چند کہ میں نے بجز ترکی کے غیر اسلامی یورپ کا کوئی سفر نہیں کیا اور انگریزی کے سوا یورپ کے اور کوئی زبان بھی نہیں جانتا پھر بھی میری تمام تر تصانیف طرزِ تحقیق جدید کے عین مطابق لکھی گئی ہیں پرانے طریق پر میں نے کوئی کتاب نہیں لکھی۔ یورپ کے طریقِ کار سے بخوبی باخبر ہوں۔ اس کام میں انگریزی کے علاوہ مجھے عربی کی جدید تصانیف سے بڑی مدد ملی ہے۔ سیّد محمد یوسف کا Thesis بھی تمام تر اسی تحلیلی اصول (Modern Method) پر مبنی ہے۔ یورپ کے مستشرقین اکثر Index بنایا کرتے تھے جو ان کا خاص فن ہے مگر میں نے اپنی کتاب سمط اللآلی کی Index اپنے ہی ایجاد کردہ Method پر تیار کی ہے۔ الحمدللہ میری یہ محنت ٹھکانے لگی اور بعض جدید الشیوع کتابیں جن کی Indexes میرے طریق پر تیار کی گئی ہیں ہندوستان پہنچی ہیں۔ ملاحظہ ہو مقدمہ اخبار ابی تمام صفحہ ۲۲ "فہرست قوافی میں ہم اس طریق پر چلے ہیں جس پر استاد فاضل شیخ عبدالعزیز المیمنی اپنی سمط اللآلی کی فہرست میں چلے تھے الخ"۔

وزیر تعلیم شام نے جرنل عربک اکیڈیمی صفحہ ۳۰۸، ۱۹۲۸ء میں میری ابو العلاء پر جو خیالات ظاہر کیے ہیں ان سے اس حقیقت پر کچھ روشنی پڑتی ہے "...... اس کے مولف علامہ نے یہ کتاب مغرب کے انتہائی ترقی یافتہ اور جدید ترین اصول پر روایت و درایت کی جامعیت کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیار کی ہے جس سے یہ کتاب سرِ دست مکمل ترین کتاب ہے اور اس طرح اُس نے اپنی انتہائی قابلیت اور ادب دانی کا ثبوت پیش کیا ہے...... بہرکیف پروفیسر موصوف نے بہترین اور دقیق ترین تحقیقات کی ہیں۔ وہ قدیم اور جدید ہر دو طریق کا جامع ہے۔ یہ ان تمام غیر عرب لوگوں میں جو عربی قلم تھامتے ہیں اور جو کہ عربی نژاد انشا پردازوں کی طرح فصیح عربی لکھ سکتے ہیں بہت بہتر ہیں۔ اللہ عربی زبان میں ایسے بے نظیر محققین کی تعداد بڑھائے''۔

(۱۰) میں نے اپنی جملہ تصانیف علی گڑھ ہی میں بیٹھ کر تیار کی ہیں۔ جملہ بلادِ اسلامیہ و یورپ میں میرا اور علی گڑھ کا نام ایک ساتھ لیا جاتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ لاکھوں کاغذوں پر ''میمن'' اور ''علی گڑھ'' دونوں ایک ساتھ چھپتے آرہے ہیں۔ میرے یہاں آنے سے پیشتر ایم اے عربی کے دونوں سالوں میں تین چار طالب علم ہوا کرتے تھے مگر اب وہ سولہ سے کم نہیں ہیں۔ یہ تعداد آپ کو ہندوستان کی اور یونیورسٹیوں میں غالباً نہیں ملے گی۔

میرے لیے بہت مشکل ہے کہ اس سے زیادہ خودنمائی کروں۔ مذکورہ تحریروں کے علاوہ اور بھی بیسیوں تحریریں پیش کرسکتا ہوں۔ انتخابی کمیٹی ملاحظہ فرمالے گی کہ ترجمہ میں میں نے انتہائی امانت داری برتی ہے۔

وہ علمی قدردانی جس کے خیال سے آج سے سترہ سال پیشتر مجھے یہاں بلایا گیا تھا آج بھی جبکہ میں اپنے اور علی گڑھ کے لیے علمی عربی دنیا میں نیک نامی کا باعث بن چکا ہوں اپنی پوری آواز سے آپ کو ادارۂ عربی کی بہبود کی طرف توجہ دلادی ہے کہ انتخاب کے وقت محض اسی اور اسی ایک بات کو ملحوظ رکھا جائے کہ:-

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند　　　آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

ادارۂ عربی کا دیرینہ خادم

عبدالعزیز المیمنی

۲۵راپریل ۴۴ء

............x............x............

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴)

میرے مکرم ومحترم جناب ڈاکٹر صاحب قبلہ حفظکم اللہ

سلام مسنون!

دعا گو کو اجازت دیجئے کہ اپنی بابت چند امور گوش گزار کرے۔

مجھے یہاں آئے ہوئے ڈیڑھ ماہ کا عرصہ ہو چکا اور ہنوز ۱۵ یوم باقی ہیں جن میں بظاہر کوئی توقع نہیں۔ مجھے کچھ معلوم نہیں کہ مجھے کس طرح لیا گیا ہے؟ میں پردیس میں ہوں اس لیے گونہ مشوش بھی ہوں۔ جوبلی کے انہماک کے ایام گزر گئے اس لیے از راہ کرم میرے معاملہ کی طرف توجہ معطوف فرمائیے۔ اور قبل اس کے کہ کوئی فیصلہ ہو میں امید کروں گا کہ میرے مندرجہ ذیل خیالات پر ضرور ایک نظر ڈال لی جائے گی۔

میری درخواست میں یہ لفظ صراحتاً مذکور ہیں ''ریڈری کی جگہ جو مولانا عبدالحق کی وفات سے خالی ہوگئی ہے'' اس کے بعد آپ کے تار کے لفظوں نے مزید توضیح نہیں کی۔ اس لیے میں یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں کہ میں ریڈر ہو کر یہاں آرہا ہوں۔ آپ کا تار ملنے کے بعد میرے ایڈریس میں اور پھر زمیندار میں (۱۹ نومبر ۳۵ء) میں ظاہر کیا گیا ہے کہ میں یہاں ریڈر ہو کر جارہا ہوں۔ مصر سے خط آیا ہے جس میں میرے نام کے ساتھ لفظ ریڈر ہے۔ اس عرصہ کے کوئی ۲۰، ۳۰ بیرونی خطوط پر بھی یہی کلمہ ہے۔ یعنی کہ میں نے آپ کے تار کا یہی مطلب سمجھا کہ میری ریڈری کی درخواست منظور ہوگئی۔

جس چیز نے مجھے درخواست دینے کی ترغیب دی وہ مولانا مرحوم کا وہ طویل خط ہے جس میں انھوں نے اپنے ریڈری پر پہنچنے کا تذکرہ کیا ہے اور کہ وہ از چہار صد تا ہفت صد و پنجاہ ہے۔

Rs: 400-70-750

میں یہ ساری چیزیں بشرط طلب آپ کی خدمت میں بغرض ملاحظہ عرض کر سکتا ہوں۔

میری درخواست اغلباً ۱۹ ستمبر ۱۹۲۴ء کی تحریر شدہ ہے جس سے اغلباً ماہ ڈیڑھ ماہ پہلے آپ نے ریڈری کے لیے درخواستیں مانگی تھیں۔ وہ ۵ رستمبر ۲۴ء کے مبہم اشتہار سے متعلق نہیں ہو سکتی کہ اس میں صاف لفظ ریڈر موجود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں یہ کیسے خیال کروں کہ میری ناچیز درخواست دیکھے بغیر مجھے طلب کر لیا گیا ہے؟ لیکچرری کے لیے میں ہرگز ہرگز لاہور کے قدیم تعلقات کو ترک کرنے کے لیے آمادہ نہیں تھا۔

آخر میں دعا گو کی یہی ناچیز عرضداشت ہے کہ چونکہ میں ہندی نژاد ہوں اس لیے میری کوششوں کا ثمرہ میری قوم ہی اٹھائے گی۔ پھر میرے بھائی اپنے اور اپنے خادم کو جبکہ وہ شاید نا اہل نہ ہو باہر کے لوگوں سے قدر کی نگاہ سے دیکھنے میں کیوں پیچھے رکھیں؟؟

نہ کہوں آپ سے تو کس سے کہوں

مدعائے ضروری الاظہار

نظرِ لطف کا متمنی آپ کا خادم
میمن عبدالعزیز استاذ عربی
مسلم یونیورسٹی علی گڑھ
یکم جنوری ۱۹۲۶ء

(۵)

۱۱رفروری ۱۹۳۶ء

محترم و معظم جناب ڈاکٹر صاحب تسلیم

الحمدللہ میں نے تقریباً پونے پانچ ماہ قاہرہ میں گزارے۔ اس عرصہ میں لآلی ۱۱۵۰صفحہ میں، نہایت اہتمام سے چھپ گئی۔ مصر کے علماء، اخبارات اور رسائل نے میری بہت عزت افزائی کی۔ ایک دعوت میں یہاں کے موجودہ وزیر تعلیم بھی شریک تھے۔ ہندوستان کے علم کا لوہا مان گئے۔ علی گڑھ کی بہت نیک نامی ہوئی اور اس کا نام دور دور پہنچا۔ ڈاکٹر فشر اور نلینو وغیرہ ششدر رہ گئے۔ اخبارات نے لکھا کہ عرب اور غیر عرب میں آج اس کے پایہ کا کوئی محقق نہیں۔ فالحمدللہ علیٰ ذلک۔ میں نے یہاں کے کتب خانہ سے بہت فائدہ اٹھایا اور اب استنبول کے لیے پا بر کاب ہوں۔ میرے لائق جو خدمت ہوگی اس کو بخیر و خوبی انجام دوں گا۔ ضرور عزت افزائی کا موقع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیجئے۔ دمشق کی Arabic Accademy نے مجھے اپنی عضویت کا سرٹیفکیٹ عطا کیا ہے جو مجھ سے پہلے ہندوستان میں بجز حکیم اجمل خاں کے اور کسی کو نہیں ملا۔

عبداللہ بن سلیمان الوزیر ابن سعود سے یہاں قاہرہ میں ملاقات ہوئی۔ آپ کو اور مجھے بھی حج کرنے کی دعوت دی۔

سنتا ہوں کہ گرمائی تعطیلات حسب سابق دو حصوں میں منقسم ہو جائیں گی اس کے معنی یہ ہوئے کہ مجھے تعطیلات میں سے صرف ایک آخری مہینہ کی پوری تنخواہ مل سکے گی۔ یہ صورت ناموافق ہے اس لیے بندہ زادہ محمود شاید آپ کی خدمت میں تقریباً ۱۵ مئی کے مابعد کی چھٹی کی منسوخی کے لیے درخواست پیش کرے جس کے معنی یہ ہوئے کہ میں تقریباً ۱۶/ جولائی کو اپنی خدمات پر واپس آ جاؤں۔ آپ سے امید ہے کہ کر سکیں گے۔

دختر نیک اختر کی تقریب کے فرائض سے سبکدوشی پر تہنیت پیش کرتا ہوں گو بے وقت ہے مگر دل سے بہر حال شریک ہوں۔

والسلام۔ میرا استنبول کا پتہ:

C/o Mr. Omer Riza Bey.
Zeman Gazetesi Muharrialerenden.
Istanbul, Turkey

خادم ناچیز

میمن عبدالعزیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نمبر ۱۶

اردو مکاتیب علامہ عبدالعزیز میمن

علامہ میمن نے عربی اور اردو میں بے شمار مکتوبات لکھے۔ ان کے اردو مکاتیب ہم نے بڑی کوشش سے جمع کیے ہیں جن میں بعض مقامات پر حواشی بھی لکھے۔ علامہ کے نامور شاگرد ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب نے راقم کی درخواست پر علامہ کے بعض مکاتیب اور بعض نادر تحریریں روانہ فرمائیں اور بعض حواشی بھی لکھے۔ اس سے قبل ڈاکٹر صاحب علامہ کے مکاتیب مشمولہ **مجلّة المجمع العلمی الهندی (میمن نمبر)** کے لیے بھی مفید حواشی لکھ چکے تھے۔ اس نمبر میں علامہ کے عربی مکاتیب کے ساتھ اردو مکاتیب کا عربی ترجمہ بھی شائع کیا گیا تھا۔ مزید وضاحت کے لیے ڈاکٹر صاحب نے عربی میں حواشی بھی لکھے۔ ہم نے ڈاکٹر صاحب کی اجازت سے ان عربی میں لکھے گئے حواشی سے ضروری حواشی کا اردو ترجمہ کیا ہے ۔ جہاں مزید وضاحت کی ضرورت محسوس ہوئی وہاں ہم نے اضافے کیے اور آخر میں قوسین میں "ر" لکھا ہے۔

علامہ میمن کی نادر تحریروں کی طرح مکاتیب میں بھی مرکّب الفاظ کا املا مروجہ معیار کے مطابق کر دیا ہے۔ (مؤلف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو

(۱)

یونیورسٹی علی گڑھ

۱۹؍ نومبر ۴۷ء

عزیزی وعلیکم السلام

کرم نامہ مؤرخہ ۱۰؍ ماہ رواں موصول ہوا۔ الحمد للہ علی احسانہ کہ آپ بخیر و خوبی پہنچ گئے۔ (۱)

خمیرہ جو بھی لائیں تھوڑا اور اعلیٰ ہو۔ البتہ سادہ (بلا خمیرہ) کڑوا ایک سیر ضرور لائیں۔ (۲)

والسلام

دعا گو

میمن عبدالعزیز عربی

یونیورسٹی علی گڑھ

۱۹-۱۱-۴۷

---

(۱) یونیورسٹی کی تعطیلات میں اپنے وطن پٹنہ گیا تھا۔ اس زمانے میں علی گڑھ سے ٹرین تقریباً ۲۴ گھنٹے میں پٹنہ پہنچاتی تھی۔ فسادات کا زمانہ تھا، ہر ٹرین میں ایک دو کمپارٹمنٹ مسلمان مسافروں کے لیے مخصوص ہوتے تھے اور ان میں ایک مسلح گارڈ حفاظت کے لیے مامور ہوتا تھا، پھر بھی شر پسندوں کا خطرہ رہتا تھا۔ حضرۃ الاستاذ نے تاکید کی تھی کہ وطن پہنچتے ہی خیریت کا انھیں خط لکھوں۔

(۲) الاستاذ حقہ نوشی کے عادی تھے، تمباکو بہت عمدہ قسم کا استعمال کرتے تھے، رام پور، سنبھل، بریلی وغیرہ سے اعلیٰ قسم کا تمباکو منگواتے رہے تھے۔ صوبۂ بہار کے شہر گیا سے جو اچھے قسم کے تمباکو کے لیے مشہور ہے، ایک بار ایک دو سیر تمباکو تحفے میں لے گیا جو انہیں پسند آیا۔ خط میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ مجھ سے فرماتے تھے کوئی شخص محقق نہیں ہو سکتا جب تک حقہ نہ پیے۔ ان کے ذوق وشوق کو دیکھتے ہوئے ایک بار جب ڈاکٹر سیّد محمد یوسف قاہرہ سے واپس آئے جہاں وہ یونیورسٹی میں لیکچرر تھے تو اپنے ساتھ شیشے کا ایک حقہ الاستاذ کے لیے لیتے آئے۔ انھیں کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پسند نہ آیا فرمایا یہ تو ڈرائنگ روم میں مینٹل پر نمائش کے لیے رکھنے کے لائق ہے۔ پوچھا کس قیمت کو ملا؟ یوسف صاحب نے کچھ تکلف کے بعد بتایا ایک مصری پونڈ کا ہے۔ الاستاذ نے کہا یوسف صاحب کاش آپ اس قیمت کی مصری مطبوعات میں کوئی اچھی نئی کتاب میرے لیے لیتے آتے۔

(۲)

۱۰/جون ۵۰ء

مکرمی وعلیکم السلام

مؤرخہ ۶ موصول ہوا۔ افسوس راستہ میں آپ کو دقتوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ آج کل کے سفر میں خواری ضروری ہے۔ آپ کے والد محترم (۱) کو بہت بہت سلام اور بھانجوں کو دعا۔ حیدر امام کو کامیابی مبارک (۲)۔

عارف (۳) پوچھنے پر کہتے ہیں آرزو صاحب تانگے میں بیٹھ کر پڑھنے گئے ہیں۔ اب پڑھنے کی بجائے پٹنہ کہنے لگے ہیں۔

آپ گاؤں جا رہے ہیں مجھے امید تھی کہ مولوی سیّد احمد (۴) کو ساتھ لے کر رجسٹرار سے میرا ٹی اے کا چیک بھجوائیں گے۔ حیرت ہے دونوں صاحب کوئی جواب نہیں دیتے۔ ٹی اے کی روانگی میں تو کوئی طولانی انتظار نہیں ہوتا۔ پھر اتنی تاخیر کیسی؟

امید ہے کہ آپ اپنی سی کریں گے۔

یہاں گرمی اور بڑھ گئی ہے۔

والسلام

مخلص میمن عبدالعزیز

---

(۱) حضرت مولانا ظفر الدین صاحب قادری (۱۸۸۵-۱۹۶۲ء) جن کے الاستاذ ایک بار دو تین دن کے لیے مہمان رہے تھے اور جن سے مل کر وہ بہت خوش ہوئے تھے۔ میرے بھانجے حسن امام، حسین امام اور حیدر امام جو ہمیشہ الاستاذ کی خدمت میں ان کے دورانِ قیام حاضر اور مستعد رہے اور جنھوں نے انھیں پٹنہ شہر اور خدا بخش لائبریری، مدرسۂ اسلامیہ شمس الہدیٰ وغیرہ کی سیر کرائی۔ حسن امام نسیم الحق، حکومت بہار میں ملازم ہوئے، ایگزیکٹو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انجینئر ہو کر ریٹائر ہوئے۔ حسین امام اور حیدر امام نے امریکہ میں اعلیٰ تعلیم پائی۔ دونوں انجینئر ہوئے، اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ دونوں اب امریکہ کے شہری ہیں اور بہت اچھے عہدوں پر فائز ہیں۔

(۲) حیدر امام اس وقت میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہوئے تھے۔

(۳) عارف، الاستاذ کی صاحبزادی زبیدہ خاتون کے صاحبزادے، اس وقت پانچ چھ سال کے تھے اور میمن منزل علی گڑھ میں اپنی والدہ کے ساتھ مقیم تھے۔

(۴) پروفیسر ڈاکٹر سید احمد صدر شعبہ عربی پٹنہ یونیورسٹی الاستاذ کے شاگرد تھے۔

(۳)

علی گڑھ

۱۶-۷-۵۰

مکرم وعلیکم السلام

جواب میں تاخیر ہوئی۔ رجسٹرار پٹنہ و سید احمد صاحب کو لکھا تھا وہ کہتے ہیں کہ میں ہمیشہ یاد دہانی کرتا رہتا ہوں ولے نتیجہ ندارد۔ یہ ہے جنتا کا راج۔

مجھے تو معظم صاحب (۱) کے جواب کی کبھی کوئی امید نہیں تھی۔

مولانا آزاد نے جواب دیا تھا جو آپ یہاں دیکھیں گے۔

یوسف یہاں کے برتاؤ سے کچھ خوش نہیں معلوم ہوتے۔

ہاں دھوراجی کے میامن کے پچاس لاکھ (واللہ اعلم) کا نقصان بتایا جاتا ہے۔ کہتے ہیں پورے کاٹھیاواڑ میں ہمارے لیے بے اطمینانی ہے۔ مجھے غفار نے وہاں جانے سے منع کیا ہے۔ اگر گھر کرائے پر چڑھاؤں تو خود کہاں جاؤں اس لیے معاملہ معلق ہے۔ مشتاق و شاہد چھٹی منا رہے ہیں ہاں بشیر صاحب نے اس ارادہ کا اظہار کیا تھا کہ مکتبہ مخطوطات کانفرنس میں منتقل کیا جائے گا اور آپ کو اس کا انچارج کیا جائے گا۔ دیگری گزرد۔

عید مبارک ہو۔ آپ کب آرہے ہیں۔

والسلام آپ کا میمن عبدالعزیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) ڈاکٹر سیّد معظم حسین اس وقت شعبہ عربی ڈھاکا یونیورسٹی کے صدر تھے، بعد کو اس یونیورسٹی کے وائس چانسلر مقرر ہوئے۔ پروفیسر مارگولیتھ کی نگرانی میں انھیں کتاب الاختیارین کی ترتیب وتحشیہ اور انگریزی ترجمے پر آکسفورڈ یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ تفویض ہوئی۔ ان کی تصانیف میں نخبة من کتاب الاختیارین (۱۳۵۷ھ)، معرفة علوم الحدیث مصنفہ حاکم نیشاپوری (متوفی ۴۰۵ھ) مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد ۱۹۴۴ء قابل ذکر ہیں۔

(۴)

۲۴ دسمبر ۵۰ء

عربی مثل

زادك ما بلّغك المحلّا

آپ کے پٹنہ پہنچنے کی گنجائش نکالی جا سکتی ہے۔

وبس!

میمن

(۵)

۲۸ر جولائی ۵۱ء

مکرم حضرت آرزو صاحب وعلیکم السلام

بڑی تاخیر سے جواب دے رہا ہوں۔ عدیم الفرصت تو نہیں البتہ بدنصیب ضرور ہوں۔ آپ کے والد صاحب کی یاد فرمائی کا شکریہ! الاشتقاق وفحول الشعراء (۱) کے فلم پہنچ گئے ہیں مگر تکبیر کے بغیر بیکار۔

مصر سے میرے لیے الحیوان والبیان آگئی ہے۔(۲)

حنیف احمد نسیم دہلی اور ضیاء الاسلام (۳) دونوں پی ایچ ڈی لینا چاہتے ہیں مگر میرا اس سے کیا تعلق ہے؟ یہاں گرمی بے حد بڑھ گئی ہے۔

لائبریری میں آپ کے احباب ہمیشہ یاد کرتے رہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والسلام میمن

---

(۱) یعنی کتاب الاشتقاق از ابن درید الازدی اور فحول الشعراء از اصمعی۔ الاستاذ نے ان کی معہد المخطوطات العربیہ، قاہرہ سے مائکروفلم منگائی تھی بذریعہ مرحوم رشاد عبدالمطلب۔

(۲) یہ دونوں کتابیں جاحظ کی ہیں جو استاد عبدالسلام محمد ہارون کی تحقیق سے قاہرہ سے شائع ہوئیں۔

(۳) یہ دونوں حضرات اس وقت استاذ کی زیرنگرانی ڈاکٹریٹ کے لیے کام کررہے تھے لیکن مکمل نہ کرسکے۔ ان میں ضیاء الاسلام نے طویل عرصے کے بعد راقم کی نگرانی میں ڈاکٹریٹ ڈگری حاصل کی۔ ان کا موضوع تھا ''نشأة المقامات و تطورها فی العصر العباسی''۔ انھوں نے سنہ ۱۹۷۲ء میں حاصل کی۔

(۶)

۱۰-۱۲-۵۳

یونیورسٹی علی گڑھ

مکرم آرزو صاحب وعلیکم السلام

کراچی اور آکسفورڈ دونوں ملے۔ ۱۳/اکتوبر سے جس روز آپ نے خط لکھا ہے میں جگر کے ورم میں مبتلا ہوگیا، بہت تکلیف اٹھائی۔ درّانی صاحب (۱) کے علاج سے کچھ افاقہ ہے مگر وہ ایک ماہ کے لیے مدراس چلے گئے۔ ھوپ (۲) کا حال تو یہاں بھی معلوم تھا بیرونی آوازیں پہنچ ہی جاتی ہیں الغرض ہمیں مذہبیت کی تفاصیل کی بجائے آدمیت کی زیادہ ضرورت تھی، لو کانوا یعقلون۔ الورقة (۳) اور جبال تهامة (۴) منگالیں۔ رشاد (۵) بڑا عیار چور نکلا خوب شداس کو تنبیہات کی نقل نہ لینے دی۔ مجلة المجمع العلمی تموز (جولائی) گذشتہ میں حمد الجاسر نے عبدالسلام کی چمڑی ادھیڑ دی ہے ضرور دیکھیے۔ یہ مجھ مظلوم کی غیبی امداد ہوئی۔ تنبیهات (۶) اور ابوالفضل کا قصہ پہلے سے معلوم تھا اور چوکنا رہنے کی کوشش کررہا ہوں اگر میرے ایڈیشن پر اس ڈاکو کی نگاہ نہ پڑسکی فلا اخافه (۷)۔ الفاضل (۸) ہنوز نہیں دیکھی۔ میں نے الوحشیات پر تھوڑا کام کیا مگر اس کی یہ سزا کس قانون میں ہے (اس لیے یہ کتاب ان کے باپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہوگئی) نہ چھاپیں نہ واپس کریں۔ میں نے وار سے ٹکے نہیں گنوائے میں نے علماء کے لیے کام کیا تھا جو اس سے زیادہ کام پر لعنت بھیجتے ہیں با ایں ہمہ اس خوان یغما کا فوٹو لے لیا ہے اور تمام مصری محشی بلا ذکر اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ الشعیر یؤکل ویذمّ۔

معجم البلدان ج او سٹنفیلڈ کی تلاش کا فرض آپ کے کندھوں پر ڈالتا ہوں (۹)۔ لوزک یا حیفر (۱۰) کے ہاں یا جرمنی سے حتماً مل جائے گا کیونکہ اس کا فوٹو بعد کو چھپا تھا۔ ضرور۔ ضرور۔

نفح الطیب جلد ۲ مصر گم ہے وہاں تو کیا ملے گی مگر یاد ضرور رہے۔

مشتبہ النسبة للذھبی لیڈن ، المرصع لابن الاثیر ، دیوان القطامی میرے لیے خرید لیں۔ یاد رکھیے یورپ کی فرمائشیں آپ کو پوری کرنی ہیں۔ ضرور

ٹریٹن (۱۱) کو میرے سلام اور دعائی یاد۔

۳ ر دسمبر کی شب حبیب الرحمٰن پرنسپل (۱۲) کی بیوی کا انتقال شد۔

اپنے کام اور اس کی تفاصیل لکھیے۔ میری فرمائشوں کو پوری توجہ دیجیے۔ حلیم (۱۳) سے تو کیا ذکر آیا ہوگا؟

والسلام

میمن عبدالعزیز

یہاں سے آپ کو سلام لکھاتے ہیں۔ میرے لیے آپ کا خط پڑھنا بڑا مشکل ہے اور صاف لکھیے۔ مجھے مطبوعات عربیہ کی فہارس عربیہ وافرنگیہ اگر بھیجیں تو خوب ہو۔

---

(۱) مسلم یونیورسٹی انجینئرنگ کالج کے بانیوں میں سے ایک جو ہومیوپیتھی طریقہ علاج کے ماہر بھی تھے۔ تقسیم کے بعد درانی صاحب پشاور منتقل ہو گئے تھے جہاں انجینئرنگ کالج قائم کیا۔ بعد میں انہوں نے بونیر (سوات) میں خانقاہ قائم کی جہاں مورخہ ۹ رجون ۱۹۹۰ء کو انتقال ہوا اور تدفین بھی وہیں ہوئی۔ (ر)

(۲) ھ و پ یعنی ہندو پاکستان (ر)۔

(۳) کتاب الورقة از ابن جراح جو استاد عبدالوہاب عزام کی تحقیق سے ۱۹۵۳ء میں قاہرہ سے شائع ہوئی۔

(۴) مراد ہے کتاب ''اسماء جبال تهامة وسكانها'' سے جو عرام بن الاصبغ سلمی کی تالیف ہے۔ اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخطوطہ الاستاذ کو سعید یہ لائبریری حیدر آباد دکن سے ملا تھا۔ ادارۂ معارفِ اسلامیہ لاہور کے اجلاس منعقدہ ۲۶/ دسمبر ۱۹۳۸ء میں الاستاذ نے اس موضوع پر مقالہ پیش کیا تھا۔

(۵) رشاد عبدالمطلب مرحوم مدیر معهد المخطوطات العربيه قاہرہ جو اہم مخطوطات و کتب کے حصول کے لیے ہندوستان آئے اور علی گڑھ میں الاستاذ سے بھی ملے۔

(۶) التنبيهات على اغاليط الرواة از علی بن حمزہ البصری جو الاستاذ کی تحقیق سے ۱۹۶۸ء میں قاہرہ سے شائع ہوئی۔

(۷) اشارہ ہے اس کتاب کی جانب جو ۱۵ سال تک دار الکتب المصر یہ سے شائع نہ ہوئی۔

(۸) الفاضل للمبرد جسے الاستاذ نے ۱۹۳۸ء میں دار الكتب المصرية کو برائے طباعت دی تھی۔ یہ کتاب طویل عرصے بعد ۱۹۵۶ء میں شائع ہوئی۔

(۹) اکتوبر ۱۹۵۳ء میں راقم راکفیلر فاؤنڈیشن کے وظیفے پر اعلیٰ تعلیم (ڈاکٹریٹ) کے حصول کے خاطر آکسفورڈ روانہ ہوا۔ وہاں قیام کے دوران الاستاذ کے خط برابر موصول ہوتے رہے جن میں وہ نادر کتب کے حصول کا ذکر فرماتے تھے۔

(۱۰) یہ دونوں برطانیہ کے معروف کتب فروش تھے جہاں عربی کتب برائے فروخت تھیں۔

(۱۱) آرتھر اسٹنلے ٹریٹن (A.S.Tritton) جو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں شعبۂ عربی میں استاد تھے (۱۹۲۱ء) وہ الاستاذ کے مخلص دوستوں میں تھے۔

(۱۲) حبیب الرحمٰن صاحب جنھوں نے ہندوستان اور برطانیہ میں تعلیم حاصل کی۔ بعد از اں ٹریننگ کالج علی گڑھ یونیورسٹی کے سربراہ بنائے گئے۔ وہ الاستاذ کے دوستوں میں تھے۔ ان کا انتقال ۱۹۶۵ء میں ہوا۔ تدفین مسلم یونیورسٹی کے قبرستان میں ہوئی۔

(۱۳) ابوبکر احمد حلیم شعبۂ تاریخ علی گڑھ یونیورسٹی میں استاد اور پرووائس چانسلر رہے۔ وہ بعد میں کراچی منتقل ہو گئے اور کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر بنائے گئے۔ وہ الاستاذ کے علمی مرتبہ کے قدردان تھے اور خواہش مند کہ الاستاذ کا تقرر کراچی یونیورسٹی میں ہو جائے۔

حلیم صاحب کا انتقال ۲۰/اپریل ۱۹۷۵ء کو کراچی میں ہوا (ر)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷)

۳؍مارچ ۵۴ء

مکرم سلّمکم اللہ وحرسکم

ہوائیہ ۲۶؍فروری ملا جبکہ میں جواب سے مایوس ہو چکا تھا۔آپ کے بعد بھی دیمک نے مزید تباہی مچائی۔آپ کے کاندھوں پر معجم البلدان وسٹنفیلڈ اوّل، مشتبہ النسبة للذهبی ، المرصع لابن الاثیر اور دیوان القطامی طبع لیدن کی فراہمی کا بار ہے۔ برلین کے آٹو ہراسوفیز سے ممکن ہے بلدان مل سکے۔نمبر۲و۴ لیدن کی مطبوعات ہیں۔بلدان کے کچھ نسخے ناقص رہ گئے تھے اس لیے باقی مجلدات کے فوٹو چھاپ دیے گئے تھے۔اس طرح اوّل کا حصول چنداں دشوار نہ ہوگا۔

معجم البلدان مصری کی ۲ جلدیں مساوی ہیں نہ کہ ایک۔

المقتضب (۱) کا نسخہ جس پر سیرافی کی اپنی تحریر ہے کتب خانہ کوپرولوزادہ میں میں نے خود دیکھا ہے ولکنه غیر تام یہی سنہ ۳۴۷ کا ہے۔

الفاضل بخط مبرّد مصری دارالکتب عمداً شائع کرنے میں تاخیر کررہی ہے۔(۲)

دیوان حُمید بک رہا ہے۔

مصر سے انباه الرواة، جبال تهامه، شابشتی وغیرہ آچکی ہیں نیز المعرّب۔(۳)

جگر کی تکلیف کم ہو چکی ہے، ہماری قوم علم اور اس کی قیمت کو نہیں سمجھتی۔ فوق کل ذی علم علیم (۴) ریسرچ کے ڈائریکٹر بن رہے ہیں نیز پروفیسر۔آپ کی یونیورسٹی نے میرے کام پر شکریہ بھی نہ کہا یہ ہے قدردانی! امانا آپ کو کچھ معلوم ہو گیا مگر حاصل چہ! کوئی کیوں سر کھپائے گا۔ فانّا للّه وانّا الیه راجعون۔

انساب ابن الکلبی میوزیم اسکوریال وشام میں ہے۔بہت اہم ہے وقد رأیته۔

یورپ کی مخطوطات پھر کبھی سہی (۵)

ایک الفاضل مبرد کے شاگرد الوشاء کی ہے ورأیته اشتباہ ممکن ہے۔(۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خریدۃ القصر منگاؤں گا(۷)۔کرینکو(۸) کے اعتراف کا پس از مرگ شکریہ۔ یہ مرحوم کی شرافت تھی۔ ہاں یہ مان لیجیے کہ ہمارا ملک بڑا بدنصیب ہے۔ ہادی حسن وحبیب کی ۴،۴ سالہ توسیع ہوئی،(۹) کیوں؟؟؟ بدست ذاکر(۱۰) یا سبحان اللہ! آپ کا خط آپ کے اکثر رفقاء کو دکھایا پڑھا۔ الحمدللہ صبح وشام مجید الدین(۱۱) کے ساتھ سیر ہوتی ہے۔

لینس عربک لیکسیکان، طبری لیڈن، طبقات ابن سعد وغیرہ کی قیمتیں بتائیے۔ ذیل طبری صلة غریب قریباً ۲۰۰ صفحہ کی علیحدہ بھی مل سکے گی؟(۱۲)

کشاف اصطلاحات الفنون(۱۳) کی بھی خبر رکھیے۔ والسلام

من الداعی

عبدالعزیز المیمنی

(۱) المقتضب للمبرد کے بارے میں راقم نے الاستاذ کی رائے طلب کی تھی ڈاکٹریٹ کے مقالے کے لیے۔ بعد میں یہ کتاب استاذ محمد عبدالخالق عظیمہ کی تحقیق سے ۱۳۸۸ھ میں قاہرہ سے شائع ہوئی۔

(۲) یہ کتاب الاستاذ کی تحقیق سے ۱۹۵۶ء میں قاہرہ سے شائع ہوئی۔

(۳) دیوان حمید بن ثور الاستاذ کی تحقیق کے بعد قاہرہ سے ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۱ء میں شائع ہوئی۔ انباہ الرواۃ لابناء النحاۃ از ابن القفطی ۱۳۶۹ھ میں قاہرہ سے شائع ہوئی۔ جبال تہامة ۱۳۷۳ھ میں قاہرہ سے شائع ہوئی۔ الدیارات از شابشتی ۱۹۵۱ء میں بغداد سے کورکیس عواد کی تحقیق سے شائع ہوئی۔ المعرب از جوالیقی علامہ احمد محمد شاکر کی تحقیق سے ۱۹۴۲ء میں قاہرہ سے شائع ہوئی۔

(۴) اشارہ ہے ڈاکٹر عبدالعلیم احراری (وفات ۱۹۷۶ء) کی جانب جو الاستاذ کے ریٹائرمنٹ (۱۹۵۰ء) کے بعد استاد مساعد (Associate Professor) اور صدر شعبۂ عربی بنے۔

(۵) میں نے ڈاکٹریٹ کے حصول کے لیے بعض کتب کے نام الاستاذ کو لکھ بھیجے تھے تاکہ اس بارے میں ان کی رائے حاصل کروں۔

(۶) اس کتاب کا مخطوطہ انڈیا آفس لائبریری لندن میں ہے۔

(۷) ''خریدة القصر وجریدة اهل العصر'' از عماد الدین الاصفہانی جو کئی مجلدات پر مشتمل ہے یہ کتاب استاد احمد امین، شوقی ضیف اور احسان عباس کی تحقیق سے دار التالیف و الترجمة و النشر قاہرہ کی طرف سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲-۱۹۵۱ء میں شائع ہوئی۔

(۸) Fritz Krenkow (۱۸۷۲-۱۹۵۳ء) اسلام قبول کرنے کے بعد محمد سالم الکرنکوی جرمنی سے تعلق رکھنے والے عربی کے عالم۔ یہ اس زمانے میں کیمبرج میں مقیم تھے۔ یہ راقم کے ڈاکٹریٹ کے مقالے کے ممتحن تھے جو علی گڑھ یونیورسٹی میں پیش کیا گیا۔ وہ استاذ کے قریبی دوستوں میں تھے۔

(۹) ڈاکٹر ہادی حسن سابق صدر شعبۂ فارسی علی گڑھ یونیورسٹی اور ڈاکٹر محمد حبیب صدر شعبۂ تاریخ۔ ان دونوں حضرات کو ریٹائرمنٹ کے بعد چار چار سال کی توسیع دی گئی جبکہ استاذ میمن کو یہ سہولت نہ دی گئی۔

(۱۰) ڈاکٹر ذاکر حسین (وفات ۱۹۶۹ء) اس وقت علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر تھے۔

(۱۱) سید مجید الدین شعبہ اقتصادیات کے سربراہ اور استاذ میمن کے دوست اور پڑوسی تھے۔ ۱۹۵۲ء میں ریٹائر ہوئے اور کراچی منتقل ہوگئے۔ وفات ۱۹۶۴ء میں کراچی میں ہوئی۔

(۱۲) غالباً استاذ یہ کتب اپنے ذاتی کتب خانے یا ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کے کتب خانے کے لیے خریدنا چاہتے تھے جس کے وہ اس زمانے میں سربراہ تھے۔

(۱۳) "کشاف الاصطلاحات و الفنون" از قاضی محمد اعلیٰ تھانوی جو اشپرنگر کی کوشش سے ۱۸۶۲ء میں کلکتہ سے چھپی۔ ۱۹۶۳ء میں اس کی طباعت قاہرہ سے بھی ہوئی۔

یہ کتاب بعدازاں سہیل اکیڈمی، لاہور نے بھی شائع کی (ر)۔

(۸)

علی گڑھ

۳۰رنومبر ۵۴ء

مکرم حضرت آرزو   سلام واکرام

دونوں کرم نامے ملے۔ افسوس میں بہت مشغول اور مختل الصحۃ رہا۔ آپ نے معلومات کا انبار لا کھڑا کیا۔ جمھرۃ الاسلام (۱) بہت ضخیم کتاب ہے آپ کے پیش رووں نے بھی دیکھ دیکھ کر منہ پھیر دیا البتہ تراجم واقتباسات چھاپتے رہے۔

معجم البلدان وستنفیلڈ اوّل ڈھونڈ نکالیے۔ برلن آٹو ہراسووٹز بلکہ لیدن میں بھی ڈھونڈیے ملنا یقینی ہے۔ مجھے ان کتب کی اشد ضرورت ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزیزی حفظکم اللہ — ۱۲ راکتوبر ۶۶ء

وعلیکم السلام — ۳/۲۲۱ بہادر آباد کراچی ۔ ۵

طویل تاخیر کے بعد آپکا مورخہ ۶ ر آج ۱۲ رکو ملا۔ میں لاہور سے ۲۹ رجولائی کو لوٹا تھا اور ۳ راکتوبر کو میرا دوسالہ معاہدہ ختم ہوا۔ اب بظاہر قیام یہیں رہیگا۔

مجھے نہ دیوان بشار ملا نہ البصرۃ۔ میں لاہور سے استفسار کر رہا ہوں اور آپ محمد [illegible] سے پوچھئے مجھے اونکا انداز غیر متوقع سا نظر آ رہا ہے۔ مجھے فاروق صاحب نے المنفق نہیں بھیجی تھی

عزیز میاں کا ۵ سالہ کورس تھا شاید میں اونہیں بے نیل مرام واپس بلا لوں۔ کہ ساری مفلسی ہے۔

۲۶ راگست کو شیخ خلیل عرب وفات پاگئے۔

عرب کے علماء ختم ہو رہے ہیں میرے بعد پنجاب کو ضرورت سے کہ کوئی جامع ادب عالم نہیں ملیگا۔ جلد ہم در خواستیں ہیں جو لکچرر سے زیادہ نہیں ہوسکتے۔ یہاں تو لے دیکے ڈاکٹر یوسف ہی ہیں۔ وہاں کی حالت یہاں سے کمتر نہ ہوگی!

جملہ پرسان حال ڈاکٹر علیم مقبول احمد ریاض وغیرہ کو بہت بہت سلام۔ فوری جواب کا انتظار رہیگا

والسلام وعلیکم

نیازمند

میمن [illegible]

[illegible]

علامہ میمن کا مکتوب بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۴ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشتبہ النسبة للذهبی، المرصع لابن الاثیر (شاید آپ ہی نے لیدن کی فہارس بھجوائی ہیں) تاریخ طبری و طبقات ابن سعد کی موجودہ قیمتیں ضرور بتایئے!

آپ نے وہاں کیا کام شروع کیا ہے؟

آپ کو یہاں سے (بلا استحقاق بقول ذاکر صاحب) تنخواہ پر چھٹی تو مل ہی گئی ہے، اب کہیے کب واپسی ہوگی؟

کراچی میں میرا پتہ ۵۹۸ گجرات نگر جمشید کوارٹرس ہے۔ شاید مارچ میں چلا جاؤں۔

والسلام خیر اندیش

میمن عبدالعزیز

(۱) جمهرة الاسلام ڈاکٹر عبدالکریم خلیفہ صدر المجمع اللغة الاردنية اردن کی تحقیق سے ۱۹۷۶ء تا ۱۹۷۹ء تین ضخیم جلدوں میں شائع ہوئی۔

(۹)

۲۶ راگست ۱۹۵۶ء

بہادر آباد۔کراچی ۵

عزیزی رعاکم اللہ السلام علیکم

یہ چوتھا مہینہ ہے ولم تنبس ببنت شفتك ۔کیا دوری اچھی تھی کہ آپ مسلسل یاد کرتے تھے۔ اپنے احوال لکھیے۔علی گڑھ جامع مسجد کے مدرس میرے عزیز مولوی سید سلیمان نوجوان ہیں۔ میں نے دو باران کے ذریعہ علیم صاحب کو مفصل خطوط لکھے اور پھر خود ایک کارڈ یاددہانی کا بھی لکھا مگر ازاں سوصدائے برنخاست۔قصہ یہ ہے کہ میرے مکان کا قبل از فروخت ایک سال کا کرایہ ہنوز یونیورسٹی نے ادا نہیں کیا مکین عبدالرؤف صاحب اسسٹنٹ ٹریژرر ہیں۔ ضرورت ہے کہ آپ علیم صاحب جنھیں میں یہ کیس سونپ آیا ہوں سے ملیں اور ان کے ہاتھوں یہ کام جلد کرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیں۔ٹریژرر صاحب سے بھی ملیے۔میں نے ۷۰ ماہوار کرایہ مقرر کیا تھا۔

مجھے ہند میں کچھ ضرورتیں رہتی ہیں جو مولوی سلیمان پوری کر دیتے ہیں۔وہاں پیسے نہ ہونے کی وجہ سے بڑی دقت ہو رہی ہے آپ علیم صاحب کے ذریعہ جو کلی مجاز مختار کر دیے گئے ہیں اسٹورڈ آفس سے رؤف صاحب کے علاوہ جو کرایہ کی رقم موجود ہے نکلوا کر قبضہ کیجیے اور اطلاع دیجیے تو میرے کام چلیں ضرور،ضرور!اور فوری مجھے ۱۲رستمبر کو مصر جانا تھا مگر موجودہ غیر یقینی حالات میں ۲۸ر کو جانا طے کیا ہے۔وعنوانی هناك سفارة پ بالزمالك بالقاهرة ڈیڑھ ماہ رہوں گا کچھ دلچسپی ہو تو لکھیے۔

جی چاہتا تھا کہ وہاں کے بدلے ہوئے حالات،ادارہ کا رنگ اور آپ کے مستقبل کے متعلق آپ کی زبان سے تفصیلی داستان سنتا۔عزیر صاحب وغیرہ نیز حفیظ صاحب ایڈیٹر میگزین نسیم صاحب مشتاق کو سلام۔کچھ ارزنجانی صاحب کی بھی سنائیے۔بدل و مبدل منہ جمع ہیں یا کیا؟ آپ کے فوری جواب کا سخت انتظار ہے۔

مخلص

میمن عبدالعزیز

میمن منزل۔بہادر آباد،کراچی ۵

شاہد صاحب کو سلام اور کہ وہ اپنے ادھر کے ایجنٹ کا پتہ بتائیں تو ان کو چندہ بھیج دیا جائے۔ضرور

(۱۰)

۱۵رنومبر ۵۶ء

بہادر آباد۔کراچی،۵

عزیزی! وعلیکم السلام

آپ کا مؤرخہ ۵۶/۹/۱۰م ابھی ابھی سیاحت سے لوٹ کر پڑھا۔حیرت ہے کہ آپ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے وقت لکھا جبکہ مجھے ملنا ناممکن تھا کہ غیر ہوائی تھا۔

الغرض میں ۱۶؍ستمبر کی صبح دوش ہوا پر بیٹھ کر سوا ۸ گھنٹے میں قاہرہ پہنچا جہاں سے ۹ صنادیق بھرے اور کیا کچھ۔ پھر ۲۵؍اکتوبر کو بعد دوپہر اڑا اور دو گھنٹے میں بیروت تھا پھر ۲۸؍کی صبح ۱۱ بجے دمشق اور پھر وہاں سے ۲؍نومبر کی شام کو اوتوبیس میں بیٹھا اور ۳؍کو ۱۲ بجے بغداد پہنچا۔ پھر ۷؍کی صبح تہران اور ۸؍کی شام کراچی۔ فالحمد للہ۔

اکتوبر ۲۴؍کی شام ریاض (۱) آئے اور ۲۵ کی صبح خورشید فارق (۲) مع ابوبکر حسنی ندوی (۳) پہنچے۔

رشاد کہہ رہے تھے کہ آپ نے البصریہ نہیں بھیجا ورنہ انھوں نے چھپائی کا انتظام کر رکھا ہے۔ (۴)

اللہ کرے آپ کی بیگم صاحبہ کی صحت اب ٹھیک ہو۔ مجاز القرآن مطبوع لایا ہوں اور معانی الفراء بھی۔

بہت خوب اب تو بحمد اللہ ٹریژرر صاحب بھی روبصحت ہیں اور علیم صاحب وغیرہ بھی۔ آپ علیم صاحب کو روزانہ یاد دلا کر کرایہ کمیٹی کا جلسہ کرا کے کرایہ اور جو دوڈھائی سو ٹریژرر آفس میں موجود ہیں علیم صاحب کے ہاتھ میں پہنچائیں۔

کتاب مطلوب کا نام نہیں بتایا۔ دام کی بے فائدہ فکر کرتے ہیں۔ بتایئے اب بھی کچھ کروں گا۔

آپ......شاہد صاحب کا چندہ دے دیجیے، میں دے دوں گا۔

علیم صاحب کے رسائل اعجاز مصر کے دارالمعارف میں ثلاث رسائل فی الاعجاز کے نام سے چھپ گئے ہیں۔ افسوس میرے صنادیق بظاہر پورٹ سعید میں پھنس گئے ہیں۔ بہت کچھ دیکھا اور لیا بھی۔ کاش پہنچ جائے۔ والسلام

الداعی

میمن عبدالعزیز

مشتاق صاحب، نسیم صاحب ایڈیٹر میگزین کو سلام شوق۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) ڈاکٹر ریاض الرحمن شروانی بھی الاستاذ کے شاگرد اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ شعبۂ عربی کے سابق استاد ہیں۔ آپ نے قاضی معانی النھر وانی کی کتاب الجلیس پر تحقیق کی اور علی گڑھ سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کشمیر یونیورسٹی سری نگر کے صدر شعبۂ عربی بھی رہے۔ اس زمانے میں آپ کا قیام ڈاکٹر نورشید احمد فارق اور ابوبکر حسنی کے ہمراہ بغرض حصول تعلیم قاہرہ میں تھا۔ مزید حالات کے لیے ملاحظہ فرمائیے باب نمبر ۱۳

(۲) تفصیلی حالات کے لیے ملاحظہ فرمائیے باب نمبر ۱۳ (ر)

(۳) ابوبکر حسنی، مولانا ابوالحسن علی ندویؒ کے اقارب میں تھے۔ آپ جواہر لعل نہرو یونیورسٹی دہلی میں عربی کے استاد رہے۔ (ر)

(۴) ''حماسة بصرية'' بہ تحقیق ڈاکٹر مختارالدین احمد ۶۵-۱۹۶۴ء میں دائرۃ المعارف عثمانیہ حیدرآباد دکن سے شائع ہوئی۔

(۱۱)

۴/۱/۵۷م

بہادر آباد۔ کراچی، ۵

عزیزی! السلام علیکم

کارڈ ملا تھا۔ اورینٹل کانفرنس لاہور (۱) میں آپ کا انتظار رہا۔ اب واپسی پر جواب لکھ رہا ہوں۔ ٹریژرر صاحب کے نام کا خط پڑھ لیجیے اور علیم صاحب کو بھی سنا دیجیے۔ ہماری دیانت و امانت کا یہ عالم ہے اللہ اللہ۔ آپ خود ان سے اور رؤف سے خود تبادلہ خیال کیوں نہیں کر لیتے۔ از راہ کرم ان کو معقولیت پر آمادہ کیجیے۔ کیا آپ ان کو مناسب سمجھیں گے کہ اس معاملہ میں میں وائس چانسلر کے دروازہ کو دستک دوں۔ شاید ٹریژرر کو پسند نہ آئے۔ میری ملکیت کے زمانہ میں رؤف صاحب ایسی ناروا توقعات کیسے رکھ سکتے تھے۔ انھوں نے مجھے مرمت (صحیح اضافہ) کے لیے کارڈ لکھا تھا جس پر میں نے صریح انکار لکھ بھیجا تھا۔ باز ایں چہ شد!

ہاں نقوش میں خلیل الرحمن اعظمی صاحب کا ہجویہ قصیدہ میں نے پڑھا ان کا شکریہ۔ (۲) ہاں مگر وہ حبیب وہادی کے غیر تصنیفی رویہ کا ذکر تو کر گئے مگر کوئی قصیدہ تصنیف نہ فرمایا کیوں؟ میں دور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزیزمی! السلام علیکم

بہادر آباد کراچی۔

کارڈ ملا تھا [illegible] اورینٹل کانفرنس لاہور میں آپکا انتظار رہا [illegible]
واپسی پر [illegible] لکھ رہا ہوں [illegible] صاحب کے نام کا خط پڑھ لیجئے اور [illegible]
[illegible] ہماری دیانت و امانت کا یہ عالم ہے [illegible]
آپ خود اندازہ [illegible] خیال کیوں نہیں کر لیتے [illegible]
کرم اونکو معقولیت پر آمادہ کیجئے۔ کیا آپ اسکو مناسب سمجھینگے کہ آپ
[illegible] میں واپس جانے کے [illegible] دمشق [illegible]
[illegible] میری ملکیت کے زمانہ میں [illegible]
[illegible] (صحیح اضافہ) کیلئے کارڈ لکھا تھا
[illegible] صریح انکار لکھ بھیجا تھا [illegible]!

اس نقوش میں خلیل الرحمن اعظمی [illegible] کا جو یہ قصیدہ [illegible]
اونکا شکریہ۔ [illegible] کی غیر تصنیف [illegible] کا ذکر تو کر گئے
مگر کوئی قصیدہ؟ تصنیف نہ فرمایا کیوں؟ [illegible] افسوس [illegible]
[illegible] اوسکو نقوش میں ڈھونڈیں اسلئے [illegible]
کوشش رائگاں جائیگی۔ دنیا کا یہ حال ہے !!!
آپسے اسکا جواب مطلوب ہے۔

یہ آپ [illegible] نہیں ہوا تھا غلط ہے [illegible] لکھدیا تھا
البتہ [illegible] دیا ہے سو اوسکا فرض ہے کہ [illegible]
[illegible] تھا اگر اونکو منظور نہ تھا تو مجھے لکھا جاتا۔

[illegible] دمشق میں مجھسے [illegible]
[illegible] کوئی قدردان نہیں [illegible]
[illegible] امداد کرنے کا [illegible]
کہا تھا

[illegible]
[illegible] ۱۹ [illegible] دمشق کا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

آپکا
[illegible]

[illegible]
[illegible]

علامہ میمن کا مکتوب بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد جس میں خلیل الرحمن اعظمی کا ذکر موجود ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا افسوس! مگران سے کہیے کہ میمن کے متلاشی شاید ہی اس کو نقوش میں ڈھونڈیں اس لیے ان کی کوششیں رائیگاں جائیں گی۔ دنیا کا یہ حال ہے!!!

آپ سے اس کا جواب مطلوب ہے۔

یہ بات کہ کرایہ طے نہیں ہوا تھا غلط ہے۔ میں نے ستر ماہوار لکھ دیا تھا البتہ رؤف کو یونیورسٹی نے دیا ہے سو اس کا فرض ہے کہ ان سے یہ کرایہ لے۔ میں وہاں نہ تھا اگر ان کو منظور نہ تھا تو مجھے لکھا جاتا۔

سبحة المرجان (۳) چھپوائیے مگر بکے گی نہیں۔ دمشق میں مجھ سے احمد عبید الکتبی (۴) نے کہا کہ یہاں اس کا کوئی قدر دان نہیں پھر ہنود پڑھنے سے رہے۔

میرے سامنے ٹریژرر نے رؤف صاحب کو ۶۰ ماہوار ادا کرنے کا حکم کیا تھا۔

میں پھر پوچھتا ہوں آپ کو کونسی مصری کتاب چاہیے، لکھیے۔ بغداد سے ۱۹ پارسل ملے ہیں، دمشق کا بکس ۱۰ر جنوری کو پہنچ رہا ہے اور مصر کے ۹ صنادیق شاید اپریل میں پہنچیں۔ میں نے چند نہایت اعلیٰ مخطوطات کے مصورات حاصل کیے ہیں:

الاضداد لابی الطیب

حماسة الظرفاء

سرّ الصناعة للحاتمی وغیرہ

ہنوز کوئی ریسرچ اسٹوڈنٹ نہیں آیا پہلے کتابیں آجائیں۔

آپ کے خط مفصل نہیں ہیں۔

ڈاکٹر علیم صاحب دیرسندگان کو سلام۔

آپ کا

میمن عبدالعزیز

کہیں کوئی بصریہ چھاپ نہ دے۔

اے زفرصت بے خبر در ہر چہ باشی زود باش

---

(۱) شدید مصروفیات کی وجہ سے میں اس موتمر میں شرکت سے محروم رہا تھا۔

(۲) تفصیل اگلے خط کے حواشی میں ملاحظہ فرمائیں۔ (ر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) ''سبحة المرجان في آثار هندوستان'' تالیف علامہ غلام علی آزاد بلگرامی (وفات ۱۲۳۹ھ)۔ میں اپنے ایک شاگرد کے ذریعے اس اہم کتاب پر تحقیق کرانے کا ارادہ رکھتا تھا اور اسی سلسلے میں استاذ سے مشورہ کیا تھا۔ یہ کتاب بعدازاں راقم کی نگرانی میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن سیوانی کی تحقیق سے ۱۹۷۶ء میں دو جلدوں میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے شائع ہوئی۔

(۴) استاذ احمد عبید استاذ المیمنی کے ذاتی دوست تھے جو عربی مخطوطات کی فروخت کے حوالے سے شہرت رکھتے تھے۔

(۱۲)

۹ رفروری ۵۷ء

بہادر آباد۔ کراچی ۵،

عزیزی! السلام علیکم

آپ کا کارڈ مؤرخہ ۱۱ رجنوری ملا تھا بہت دیر کردی۔ مگر مجھے توقع تھی کہ آپ خود ہی کام ہو جانے کی اطلاع دیں گے۔ افسوس کہ ٹریژرر صاحب و علیم صاحب کوئی جواب نہیں دیتے۔ اب اپریل ۵۷ء سر پر ہے۔ ہماری امانت داری کا یہ عالم ہے؟ اللّٰھم احفظنا۔ ۷۰ روپے کرایہ سراسر معمولی ہے۔ یونیورسٹی تو نصف ولی منزل کا کرایہ ۸۵ روپے لیتی تھی۔ پھر یہ تو یونیورسٹی کا فرض تھا کہ کرایہ دار کو کرایہ بتا دے اور ماہ بہ ماہ وصول کیا کرے۔ مرمت (اضافہ) بلا اجازت نہیں کرایا جا سکتا۔ کیا ساری دنیا کے کرایہ داری کے اصول کے برخلاف مجھ سے برتاؤ کیا جائے گا؟ ویل للمطففین الذين اذا اكتالوا على الناس الآیتین۔ (۱) علیم صاحب اور آپ کی موجودگی سے مجھے توقع تھی کہ ان کو راہِ راست پر لا سکیں گے۔ اعظمی صاحب (۲) کو یہ ہمت تو نہ ہوئی کہ حبیب وہادی پر کچھ خامہ فرسائی فرماتے البتہ میمن کی آبرو اچھی خاصی چراگاہ تھی مگر میمن کجا و اعظمی کجا؟ وہ آپ کے ساتھ سائے کی طرح کیا مقصد لے کر میرے ہاں آتے تھے جو اس کے پورا نہ ہونے پر اتنا لمبا چوڑا ہجو یہ قصیدہ دھر گھسیٹا۔ مارواڑی ڈگری نہیں۔ لاکھوں روپیہ تو تنخواہ بھی نہیں ملی۔ حبیب وغیرہ کی دولت پر کیوں نہ کچھ خامہ فرسائی کی۔ خشخشی ڈاڑھی؟ کرایہ وصول کرنا گناہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی ضروریات خود خریدنا و قالوا ما لھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق (۳) یہ اعتراض تو کفار کا ہے ۔ علم میں بخیل ! باوجودیکہ آپ کو بلا معاوضہ ۳ سال ریسرچ کرائی ۔ آراستہ کمرہ نہیں کیا، کوئی کوٹھا یا دکان سمجھے تھے ۔ ریڈیو خبر کے پروگرام کے علاوہ نہیں سنتے، وہ کسی بھانڈ کو شاید چاہتے تھے ۔ غالباً یہ پہلا نثر قصیدہ ہے جو میرے حینِ حیات میں مجھے پڑھنا پڑا ۔ یا سبحان اللہ ٹوٹی پھوٹی سائیکل ۔ میری مالی حالت ان کے دل میں بہت کھٹکتی ہے ۔ بہر حال میں اعظمی صاحب کو مرتے دم تک تو نہ بھولوں گا ۔ اس وقت دو یہاں اور ایک وہاں تین اعظمی ہیں اور تینوں ایک کثالوث المسیح ۔

آپ نے شاہد کو چندہ نہیں دیا ۔ بمبئی میرے کرایہ میں سے مل جائیں گے چند دن کی بات ہے ۔

استنبول سے ریٹر کے قائم مقام دیتریش (۳) Prof. Dr. A. Dietrich کا خط آیا ہے آپ کا حال پوچھا ہے ۔

کچھ کیجیے اور فوری جواب ۔

آپ کا

میمن عبدالعزیز

---

(۱) سورۃ المطففین کی ابتدائی دو آیات جن کا ترجمہ ہے: ''تباہی ہے ڈنڈی مارنے والوں کے لیے کہ جب لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو انھیں گھاٹا دیتے ہیں'' ۔

(۲) ان سطور میں علامہ میمن نے خلیل الرحمٰن اعظمی کے مضمون بہ عنوان ''علی گڑھ کی چند شخصیتیں'' پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے ۔ یہ مضمون معروف ادبی رسالے نقوش کے شخصیات نمبر ۲ میں شائع ہوا تھا ۔

خلیل الرحمٰن اعظمی مرحوم کی یہ تحریر علامہ میمن کی زندگی اور ان کے انتقال کے بعد ان پر لکھی گئی تحریروں میں سب سے زیادہ غیر ذمہ دارانہ اور مبالغہ آمیز تحریر ہے ۔ اعظمی صاحب نے اس مضمون میں اعتراف کیا ہے کہ علی گڑھ کی شخصیات سے ان کا محض دور سے تعلق رہا اور یہ مضمون انھوں نے مدیر نقوش جناب محمد طفیل کے اصرار پر لکھا ہے ۔ اس مضمون میں اعظمی صاحب نے غیر ضروری مزاح پیدا کرنے کے لیے افسانوی رنگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختیار کیا جس کی وجہ سے حقیقت سے انحراف ہوگیا۔اس زمانے میں وہ خود علی گڑھ کے طالب علم تھے۔ بعد میں وہ ترقی پسند شاعر کی حیثیت سے معروف ہوئے۔علامہ میمن کے علاوہ دیگر محترم شخصیات کے بارے میں بھی انھوں نے غیر ذمہ دارانہ اور غیر محققانہ طرز اختیار کیا مثلاً پروفیسر ضیاء احمد بدایونی جیسے محترم استاد کو ''خلیج فارس کا مگرمچھ'' لکھا۔مختار الدین احمد صاحب ودیگر حضرات کے بارے میں بھی غلط معلومات لکھی ہیں۔راقم الحروف نے علامہ میمن کے بارے میں لکھی گئی باتوں کی مختلف ذرائع (مثلاً ڈاکٹر نبی بخش بلوچ، ڈاکٹر مختار الدین احمد ودیگر تلامذہ واحباب) سے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ تقریباً تمام باتیں خلاف واقعہ ہیں۔ (ر)

(۳) سورۃ الفرقان کی آیت نمبر ے جس کا ترجمہ ہے: ''اور کہتے ہیں کہ یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے''۔

(۴) البرٹ ڈیٹریش (Albert Detrich) ہائیڈلبرگ یونیورسٹی (جرمنی) میں عربی زبان کے استاد تھے۔ان کی کتب میں الکتابات العربیۃ فی مصر، الایوبیون وغیرہ شامل ہیں۔۱۹۷۷ء میں المجمع العلمی الھندی کے رکن بنائے گئے۔گوٹنگن یونیورسٹی (جرمنی) کے شعبۂ عربی میں بحیثیت استاد خدمات انجام دیں۔

(۱۳)

۲۶ رفروری ۵۷ء

بہادر آباد۔کراچی ۵،

عزیزی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

هجوتُ زهيرا ثم اني مدحته　　وما زالت الأشراف تهجىٰ وتُمدح (۱)

یہ میری گت بنی۔خیر اب آپ ڈاکٹر علیم صاحب کا قصیدہ مدحیہ (ہندوستان میں علوم عربیہ) جلد از جلد بھیج دیجیے۔۲،۳ نسخے ضرور۔میں نے ٹریژرر صاحب کو تاکیدی خط لکھا ہے نیز آپ کو بھی لکھا تھا دونوں کے جواب کا اشد انتظار ہے۔میں نے رؤف صاحب کو مکان نہیں دیا یونیورسٹی نے دیا ہے وہ تو اپنے کرایہ داروں سے اپنا حق تنخواہ میں سے وضع کر لیتی ہے۔یہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپریل تا جون تعطیل ہوتی ہے جلدی سے کام کرا دیجیے۔افسوس علیم صاحب میرا کام تو کر دیتے ہیں مگر میرے پاس ان کا کوئی خط نہیں۔ان کو بہت بہت سلام کہیے اور کہ اب بہت تاخیر ہوگئی ہے جلد میری جان بخشوائیں۔پہلے کی رقم کیوں نہیں وصول کر لیتے جو کام نکلیں۔شاید شاہد صاحب کو چندہ بھی نہیں پہنچا جو وہ چندہ خوروں کی فہرست میں میرا نام درج فرماتے رہتے ہیں اور ان کا حق بہرحال واجب الادا ہے۔

دمشق کا بکس آیا ہے۔ مجمع علمی کی مطبوعات وغیرہ ہیں۔

وہاں کی خبریں ضرور لکھیے اور اپنے اور ادارہ کے حالات۔

پھر تاکید ہے کہ علیم صاحب کے رسالہ کے ۲ نسخے جلد بھیجیں۔

والسلام علی الاصدقاء وعلیکم منهم خاصة۔

ناچیز

میمن عبدالعزیز

(۱) ترجمہ:''میں نے زہیر کی ہجو کی پھر میں نے اس کا قصیدہ پڑھا۔شرفا کا ہمیشہ یہ معاملہ رہا ہے کہ ان کی ہجو کی جاتی ہے پھر ان کا قصیدہ پڑھا جاتا ہے''۔

(۱۴)

کراچی

۴/مارچ ۵۷ء

عزیزی آرزو صاحب وعلیکم السلام وسلمک اللہ

علیم صاحب والا جواب آپ ضرور پڑھیے۔پوری فہرست طویل تھی۔

مولوی سلیمان اشرف کو یک صد دلوا دیجیے ان میں سے......نصیب شاہد صاحب ہیں ۔انھوں نے گو تقاضا نہیں کیا مگر چندہ خوروں کی فہرست میں شامل کیا ہے اور ایک سرخ نشان بھی لگا دیا ہے۔باقی سردست ڈاکٹر علیم رکھیں اور جب ڈاکٹر فارق لوٹ آئیں تو یہ امانت ان کو سونپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیں۔

فہرست مطبوع نہیں ڈیڑھ دو ہزار کتابیں ہوں گی۔

وعندی منها مالاعین رأت ولا اذن سمعت الخ (۱)

کبھی آپ ادھر نکل آتے تو دیکھ لیتے۔

حیدر آباد و پونہ و بمبئی کی ڈیڑھ ہزار عربی فارسی وار دو نوادر کتابیں آ گئی ہیں۔ دیدنی ہیں۔

والسلام

الداعی

میمن عبدالعزیز

بہادر آباد، کراچی ۵

---

(۱) ترجمہ ''اور میرے پاس ایسی کہ نہ کسی آنکھ نے کبھی دیکھا نہ کسی کان نے کبھی سنا''۔ (یہ حدیث ہے: نت کی نعمتوں کے بارے میں)۔ اشارہ ان کتب کی جانب ہے جو علامہ میمن نے بڑی کوشش سے ادارہ تحقیقات ا لامی کے لیے حاصل کی تھیں (ر)

(۱۵)

۴ر اپریل ۵۷ء

بہادر آباد۔ کراچی، ۵

مکرم السلام علیکم

بہت دن ہوئے ایک مفصل خط لکھا تھا جس میں ایک رقعہ علیم صاحب کے نام بھی تھا۔ بہت دن ہوئے کوئی جواب نہیں آیا۔ میں نے لکھا تھا کہ مولوی سلیمان اشرف کو یکصد دے دیے جائیں۔ ان کے نام ایک کارڈ میں بھی تصریح کر دی تھی کہ وہ ڈاکٹر علیم صاحب سے وصول کر لیں۔

باقی فارق صاحب کی مصر سے واپسی پر ان کو دے دیں۔ **لعل الله يحدث بعد ذلك امرا**۔ یہاں تو یکم سے تعطیل شروع ہے۔ امید ہے کہ آپ صاحبان بخیر وخوبی ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے ۔

ڈاکٹر صاحب کو بہت بہت سلام کہیے اور کہ مجمع دمشق سے نظریہ اعجاز القرآن (۱) پہنچ گئی ہے البتہ ثلاث رسائل فی الاعجاز (۲) ہنوز مصر سے نہیں پہنچے ۔ میں نے ڈاکٹر علیم صاحب کے رسالہ ہندوستان میں عربی کے دو تین نسخے مانگے تھے !!! انتظار ہے ۔

ابھی ابھی سلیمان صاحب کا کارڈ ملا شاید ان کو روپے دے دیے گئے ہوں گے ؟ ؟ اپنے ادارہ (۳) و رفقاء کے احوال ۔ تعطیلات کہاں گزاریں گے ؟ کیا ہو رہا ہے ؟ ڈاکٹر صاحب کو بہت بہت سلام ۔

والسلام

میمن عبدالعزیز

---

(۱) اشارہ ہے ڈاکٹر عبدالعلیم کی تحقیق بابت نظریہ اعجاز القرآن کی جانب ۔ بعد ازاں یہ مجلۃ مجمع اللغۃ العربیہ میں اشاعت پذیر ہوئی ۔

(۲) مولفہ باقلانی وخطابی درمانی جامعہ اسکندریہ کے ڈاکٹر خلف اللہ اور ڈاکٹر محمد زغلول سلام کی تحقیق سے یہ ۱۹۵۵ء میں قاہرہ سے اشاعت پذیر ہوئی ۔

(۳) ادارۂ علوم اسلامیہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ۔

(۱۶)

یکم اپریل ۱۹۵۸ء

بہادر آباد ۔ کراچی ۵،

مکرم وعلیکم السلام

آپ کا کارڈ ملا تھا ۔ جواب میں تاخیر ہوگئی ۔ میں ۱۰ اپریل کو راجکوٹ ، بمبئی ، پونہ (یہاں سے آپ کو الفاضل بھیجوں گا) جاؤں گا اور پھر عید کر کے مصر ، تیونس ، مراکش ، طرابلس ، شام ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکی، عراق وایران وغیرہ سے آخر جون میں لوٹوں گا۔ کچھ صحت کی اصلاح بھی مقصود ہے۔

بهجة المجالس مصر سے مراد ملا کا یمنی نسخہ ۹۳ے نمبر ۱۰۰ فہرست ادب مخطوطات مصورہ بجامعۃ الدول العربیہ بہتر ہے۔ استنبول اور مراکش میں بھی نسخے ہیں۔ وفقلم اللہ۔(۱)

علیم صاحب نے مبلغ ۴۰۰ روپے بھیج دیے شکریہ۔ مگر مجھے اندیشہ ہے کہ میرے حق سے زیادہ نہ ہوں؟ اگر ان کا حق مجھ پر نکلے تو میں پونہ سے منی آرڈر کر دوں (۲)۔ پتہ

c/o Prof. Ali Mohd. Memon

College of Agriculture Poona

آپ اگر عید تک کچھ لکھوائیں تو مجھے پونہ میں مل سکے گا۔

ضیاءالاسلام، حامد علی، ڈاکٹر علیم، ڈاکٹر مقبول وغیرہم کو سلام۔

المسعودی کی عجائب البحر کے کچھ سراغ مل رہے ہیں۔

والسلام

میمن عبدالعزیز

قاضی عبدالودود (۳) آج کل یہاں ہیں۔

---

(۱) میں کتاب ''بهجة المجالس ''از ابن عبدالبر کے مخطوطات پر تحقیق کر رہا تھا اور اسی سلسلے میں استاذ کو لکھا کہ وہ اس بارے میں کیا معلومات رکھتے ہیں۔ بعد ازاں ڈاکٹر مقتدیٰ حسن الازہری (وفات: ۳۰/اکتوبر ۲۰۰۹ء) اور ڈاکٹر محمد ظہور الحق نے اس موضوع پر راقم کی نگرانی میں تحقیق کی اور پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

(۲) یہ علامہ میمن کی ایمان داری اور دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کی ادنیٰ مثال ہے۔(ر)

(۳) قاضی عبدالودود (۱۹۰۴-۱۹۸۴ء) اردو اور فارسی کے عالم اور نامور محقق تھے۔ وہ اس وقت کراچی گئے ہوئے تھے۔

(۱۷)

بہادر آباد۔ کراچی ۵،

۱۳/نومبر ۵۸ء

مکرم حضرت آرزو صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریڈری کی بڑی خوشی ہوئی (۱)۔ اللّٰھمّ زد فزد ۔ الفاضل کی قیمت! یا سبحان اللہ ہاں مگر یاد آیا کہ جمہور (۲) والے اگر چندہ مانگیں تو تیار رہیے۔

عجائب البحر مسعودی کا کوئی اقتباس دیکھا تھا جس پر دماغ میں یہ رہ گیا کہ یہ مسعودی کی ہو سکتی ہے۔ ڈاکٹر مقبول کا انکار مزید جستجو چاہتا ہے۔ (۳) مجلۃ المجمع میں آئندہ یہ مضمون آئے گا۔

الافصاح عن ابیات مشکلۃ الایضاح للفارقی و لا توجیہ الاعراب للرمّانی یہ ابھی دمشق میں چھپی ہے لسعید الافغانی میری تحقیق بڑی پر مغز ہے۔

یہاں کوئی نہیں ۔ غرض نقشے است کز ما یاد ماند کہ ہستی را نمی بینم بقائے

نہ یوسف کا کوئی ٹھکانہ۔

ابو ہلال (۴) کا رسالہ تو میرے پاس دیکھا ہو گا اس کا اصل نسخہ استنبول میں ہے کاش منگا لیتے ۔ میں نے یہاں بڑی تعداد میں نادر مصورات جمع کر دیے ہیں۔

میں رسالہ کو دیکھنے کی کوشش کروں گا۔ والسلام

آپ کا

میمن عبدالعزیز

دوسرے خطوط لا صحابہا

---

(۱) اپریل ۱۹۵۸ء میں راقم کو شعبۂ عربی جامعہ علیگڑھ میں ریڈر کے عہدے پر ترقی دی گئی۔

(۲) یہ ہفت روزہ جریدہ علی گڑھ سے جناب عبدالشاہد خان شیروانی (وفات ۱۹۸۴ء) کی ادارت میں شائع ہوتا تھا۔

(۳) راقم المسعودی اور اس کی تالیفات پر تحقیقی مقالہ لکھنے میں مصروف تھا۔ اس بارے میں الاستاذ کو کتاب عجائب البحر کے اقتباسات لکھ بھیجے تھے۔ اس بارے میں اپنے شکوک بھی لکھے تھے۔

(۴) اس وقت راقم ابو ہلال العسکری کی کتاب ''مواضع الضبط......'' کی تحقیق میں مصروف تھا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۸)

بہادر آباد۔کراچی ۵،

۳۱ر دسمبر ۵۸ء

آرزو صاحب

السلام علیکم۔شاید میں نے جواب تو لکھا تھا بڑی خوشی ہوئی کہ آپ ریڈر ہو گئے۔فالحمد للّٰہ والشّکر لہ۔المسعودی کی عجائب البحر کا نام کتابوں میں دیکھا ہے پھر کبھی بتاؤں گا۔ مراکش کی مغربی مطبوعات واندلسیات ملی ہیں۔مجلۃ المجمع دمشق کے آئندہ نمبر میں رمانی کی ایک کتاب پر مضمون آئے گا (الافصاح للفارقی ولا توجیہ الاعراب للرمّانی) (۱)۔انسٹیٹیوٹ کے تقررات ملتوی پڑے ہیں شاید آئندہ چل پڑیں۔(۲) ہاں الاشباہ للخالدیین ڈاکٹر یوسف کی پہلی جلد آ گئی ہے۔کاش آپ نے بھی لجنۃ میں چھپوادی ہوتی۔ رسالۃ فی الحماسۃ لابی ھلال کو تبریزی نے بہت کچھ نقل کیا ہے کاش آپ استنبول کا اصل نسخہ حاصل کر لیتے۔(۳)

علیم صاحب کے مذہب میں شاید مکاتبت نہیں۔بہر حال سلام کہیے۔

والسلام

میمن عبدالعزیز

---

(۱) دیکھیے مقالہ مجلہ المجمع العلمی العربی جلد (۳۴:۱۹۲) میں۔

(۲) ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کراچی میں تھا جس کے استاذ اس وقت ڈائریکٹر تھے۔

(۳) استاذ المیمنی کے مشورے پر راقم نے اس مخطوطے کا عکس جامعۃ الدول العربیۃ سے حاصل کیا تا کہ اپنی تحقیق میں اس سے مدد لے سکوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۹)

پونہ ۲۸؍جنوری ۶۰ء

عزیزی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

مؤرخہ ۲۵؍کل شام ملا۔شکریہ! میں کچھ صحت کمانے کے لیے ۱۵ دسمبر کو نکلا تھا مگر گھٹنے کے درد میں سردی اور رطوبت کے باعث کچھ اضافہ ہی رہا۔فروری کی ۳-۴ تک بمبئی سے براہ سمندر روانگی کا ارادہ ہے اگر جواب دیں تو معرفت خلیل شرف الدین الکتبی قیمہ پریس میمن واڑہ بمبئی کے پتہ پر مل سکتا ہے۔ سبط ابن العجمی (۱) کے بعض رسائل میرے پاس بھی تھے آپ کو مولوی عبدالحی کے کتب خانہ میں مل جائیں گے۔آپ نے نام نہیں بتایا الاغتباط بمن رمی بالاختلاط (۲) غالباً چھپ گیا ہے۔ سبحة المرجان (طبع) بمبئی موجود ہے۔ڈاکٹر یوسف بطور ریڈر یونیورسٹی میں رکھ لیے گئے ہیں از ۳۱؍دسمبر۔انسٹیٹیوٹ کے ساتھ آنریری تعلق قائم ہے۔ کتاب الروضة للمبرّد معدوم ہے۔الفاضل پیش نظر نہیں کراچی سے کچھ لکھ سکتا ہوں۔

امید ہے ہمارے احباب ومعارف بخیر وخوبی ہوں گے۔

وزارت معارف سوریہ نے جون میں دمشق اور حلب میں ایک کو لیکچر دینے کی دعوت دی ہے۔وجع الرکبة کا یہ حال ہے۔وفقنی اللہ۔میرے مضمون ابن عنین (۳) کے اور نمبر بھی آئیں گے۔

والسلام

میمن عبدالعزیز

---

(۱) برہان الدین ابراہیم سبط ابن العجمی الحلبی (وفات ۸۴۱ھ) اپنے عہد کے بڑے عالم۔راقم نے ان کے بعض مخطوطات حاصل کیے اور دیگر کے لیے کوشش کی پھر استاذ الیمنی کو ان کے بارے میں لکھا۔بعد ازاں راقم نے رسائل السبط پر تحقیق کی جس کے لیے علی گڑھ یونیورسٹی، مکتبہ سعیدیہ حیدرآباد دکن، خدابخش لائبریری پٹنہ، مکتبہ ظاہریہ دمشق اور جامعہ الدول العربیہ قاہرہ میں موجود مخطوطات کے عکس حاصل کیے۔

(۲) اسے علامہ راغب الطباغ نے ۱۹۳۱ء میں حلب (شام) سے شائع کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) یہ مقالہ مجلّہ المجمع العلمی دمشق (۴۳۴) ۱۹۵۹ء میں شائع ہوا۔

(۲۰)

۲۷ر ستمبر ۶۰ء

بہادر آباد۔کراچی،۵

مکرم دام فضلکم

کارڈ مورخہ ۱۶راگست اور پھر مجلّہ (۱) کے دو نمبر ملے۔ایک ڈاکٹر یوسف کو دے دیا ان کا پتہ کراچی یونیورسٹی صدر عربی ہے۔

مجلّہ کے مضامین ماشاء اللہ خوب ہیں خدا آپ صاحبان کی ہمت میں برکت دے۔ خدا کرے یہ سلسلہ آئندہ اسی طرح جاری رہے۔استنبول میں ابن العلقمی کے کتب خانہ کی اور بھی کتابیں ہیں (۲)۔کتب خانۂ محمودیہ کے متعلق آپ کا مقالہ بڑی کنج کاوی کا پتہ دیتا ہے۔وفقکم اللہ۔(۳)

گھٹنے کے درد نے ناکارہ کر دیا ہے کس سے کہوں اور کیا۔ بہ جبر کتب و رسائل دیکھ لیتا ہوں و بس!

''المفضلیات و صاحبھا'' کو آپ چھاپ سکتے ہیں (۴)۔اب وہ دور ہے کہ جو چاہتا ہوں کر نہیں پاتا البتہ کتب رسائل و مکاتیب کچھ نہ کچھ پڑھ ضرور لیتا ہوں و بس! ولکن یتلوھا حسرات۔

ادارہ ایک اور فاضل کو سونپ دیا گیا میں غیر متعلق ہوں۔کوئی اور حیلہ بھی نہیں خوب شد۔

اذا قلّت فوائدنا جُفینا
بذاك یَذُمّ انیُقَةَ الخلیطُ

خدا کا شکر ہے کوئی گلہ شکوہ نہیں۔

والسلام علیکم وعلی من یذکر العاجز
میمن عبدالعزیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) ششماہی ''مجلّہ علوم اسلامیہ'' عربی و فارسی زبان و ادب اور علوم اسلامیہ سے متعلق مقالات شائع ہوتے تھے۔ اسے راقم نے ''مرکز علوم اسلامیہ'' علی گڑھ سے شائع کیا اور ۱۹۶۰ء تا ۱۹۷۰ء راقم اس کا مدیر رہا۔
(۲) مجلّہ علوم اسلامیہ (۱۹۶۰ء) میں راقم کا مقالہ ''کتب خانہ ابن العلقمی'' کا ایک مخطوطہ شائع ہوا استاذ کا اشارہ اسی جانب ہے۔
(۳) یہ مقالہ محمود بن علی کے حالات زندگی اور ان کے کتب خانے کے بارے میں تھا۔ یہ کتب خانہ محمود بن علی نے دوسری صدی ہجری میں قاہرہ میں قائم کیا تھا۔
(۴) یہ مقالہ مجلّہ علوم اسلامیہ شمارہ نمبر۲ (دسمبر ۱۹۶۰ء) میں شائع ہوا۔

(۲۱)

حیدرآباد

۱-۴-۶۲

عزیزی رعاکم اللہ   سلام و اکرام

کیا یہ واقعہ نہیں کہ میرے نسیًا منسیًا کردیے جانے کا زمانہ اب زیادہ دور نہیں۔ ڈاکٹر بلوچ (۱) مجھ سے کراچی میں ملنے کے بعد روانہ دہلی و علی گڑھ ہوئے ۔ ڈاکٹر مقبول و اقرأ علیہ سلامی نے انہیں ادریسی ہند ترجمہ و شرح و مسعودی دی تھیں۔ میں حیدرآباد آیا تھا اور ۴ ر کو واپسی ہے میں نے دیکھیں۔ ادریسی کا متن تو مجھے ۵۶ء میں ڈاکٹر صاحب نے دیا تھا مگر ان کا اصل کام اس جلد ترجمہ ریسرچ میں ہے۔ اب جب فرصت ملی بہت کچھ دیکھا اور ان کی ریسرچ و تحقیقات کی داد دی۔ میری طرف سے ان کے کارنامہ کی قدر پیش کیجیے۔ دل تو یہی چاہتا ہے کہ میرے پاس بھی اس کا ایک نسخہ ہوا۔ معلوم نہیں گنجائش ہوگی یا نہیں۔

مجلّہ پہنچتا ہے بہت خوب ہے۔ اللہ کرے کہ آپ یہ سلسلہ جاری رکھیں۔ یہاں یہ چیزیں خواب و خیال ہیں۔ اسلام کا دعویٰ ہے لیکن اس کی اصلاح و مرمت ہمارا شیوہ ہے۔ الا انّھم ھم المفسدون۔ آپ نے ابن میمون کا تذکرہ چھاپ دیا، خوب کیا۔ (۲)

کراچی میں گھٹنے کی تکلیف نے اپاہج کر دیا۔ کچھ روز کے لیے حیدرآباد آیا تھا۔ اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں افرغ من حجام ساباط ہوں اور ہونا بھی یہی چاہیے۔ وہاں اب کس کو یاد رہا ہوں گا۔ بہر حال مجھے علیم، مقبول، ریاض وانصاری (۳) یاد آتے رہتے ہیں۔ جواب کا انتظار رہے گا۔

والسلام من الداعی

عبدالعزیز المیمنی

بہادر آباد۔ کراچی، ۵

یکم اپریل ۶۲ء

---

(۱) ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ کے حالات کے لیے ملاحظہ فرمائیے باب نمبر ۱۳ ''تلامذہ'' (ر)۔

(۲) اشارہ ہے راقم کے مقالے کی جانب جو مجلّہ علوم اسلامیہ میں ۱۹۶۱ء میں شائع ہوا تھا۔ ابن میمون کے حالاتِ زندگی کے لیے راقم نے ''الوفی بالوفیات'' از صلاح الدین صفدی کے اس مخطوطے سے استفادہ کیا جو برلن یونیورسٹی کے کتب خانے میں محفوظ ہے۔

(۳) ڈاکٹر محمد اقبال انصاری سابق ڈائریکٹر ادارۂ علوم اسلامیہ علی گڑھ۔

(۲۲)

۲۶/اپریل ۶۲ء

بہادر آباد۔ کراچی، ۵

مکرم اسعدکم اللہ　　　السلام علیکم

مورخہ ۱۴/اور پھر اشباہ کے فرمے ملے، دیکھے۔ احمد راتب النفاخ میرے عزیز شاگرد ہیں۔ ان کا کام انتہا درجے گہرا ہے نیز ڈاکٹر یوسف بھی الاشباہ طباعت کے لیے مصر بھیج چکے ہیں۔ وہ خود بھی نفاخ کے کام پر کوئی قابل ذکر اضافہ نہ کر سکے۔ اس کا مسودہ بھی یہاں نہیں جو مقابلہ کر سکوں۔ بظاہر آپ کا کام بھی خاصا ہے کاش آپ پہلے پوچھ لیتے۔ اب آپ خود ہی سوچیے کہ میرے لیے اب کیا گنجائش رہی ہوگی درآں حالیکہ اب میں ان کاموں کی صلاحیت کھو چکا ہوں۔ معمولی خطوط کے جواب دینا بھی آسان نہیں رہا۔ پڑا پڑا کوئی کتاب لے کر وقت گزار لیتا ہوں و بس!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصر وغیرہ میں نهضت علمیّه ہے آئے دن نوادر نکلتے رہتے ہیں اگر مراتب النحويين لابی الطیب لغوی وغیرہ نکل آئی ہیں تو دیگر اور مخطوطات (جو میں نے خود نقل کی تھیں) بھی تو نہیں بچیں۔ اس لیے بہتر ہوتا کہ آپ البصريه چھاپ ڈالتے مبادا کوئی ادھر متوجہ ہو جائے۔

من نمی گویم زیاں کن یا بفکر سود باش اے زفرصت بے خبر در ہر چہ باشی زود باش

آپ کی کتاب کی چھپائی نہایت اعلیٰ ہے۔ اگر مقبول صاحب ترجمه نزهة المشتاق دیں تو بھیج دیجیے۔ اسی طرح علی گڑھ کی علمی فتوحات کی اطلاع دیتے رہیں۔ یہاں کے تمام ترادارے ریسرچ سے غیر متعلق ہیں فاناللہ۔

والسلام علیکم مخلص

میمن عبدالعزیز

(۲۳)

کراچی

۲۸ر اکتوبر ۶۳ء

مکرمی رعاکم اللہ السلام علیکم

دعا ہے کہ آپ مع جملہ متعلقین بخیر وخوبی رہیں۔ ۶ر اکتوبر کو مولانا ضیاء صاحب (۱) سے آپ و دیگر احباب کی عافیت معلوم کر لی تھی۔ آپ تو بالکل ہی بھول گئے۔ بھولے سے بھی خط نہیں لکھتے۔ مولانا شاہد (۲) جمہور بھی نہیں بھیجتے۔ آخری نمبر میں ''ابن الدمينة من الاشباه'' آیا تھا۔

ڈاکٹر علیم کو تندرستی اور صحت یابی پر مبارکباد دیں۔

عمر میاں (۳) نے اپنے میٹرک کے نمبروں کے لیے مجھے کہا اور مجھے آپ اور محض آپ یاد آئے ان سے کہا کہ وہ خط لکھیں اور میں اس پر آمین لکھ دوں۔ سو یہ میری آمین ہے۔ امید ہے کہ آپ کسی قریبی فرصت میں یہ کام ضرور کر دیں گے۔ والسلام علیکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من الداعی

میمن عبدالعزیز

بہادر آباد۔۳/۲۲۱ کراچی۔۵

۲۸/ اکتوبر ۶۳ء

---

(۱) پروفیسر ضیاء احمد بدایونی (۱۹۸۴-۱۹۷۳ء) سابق صدر شعبۂ فارسی علی گڑھ یونیورسٹی اس وقت پاکستان آئے تھے اور استاذ المیمنی سے ملنے گئے تھے۔ ان کی کتابوں میں تذکرۂ سلف، تجلیات، لمعات، مباحث و مسائل اور مسالک ومنازل شامل ہیں۔

پروفیسر ضیاء احمد بدایونی، حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان (سابق صدر شعبۂ اردو سندھ یونیورسٹی) کے بھی استاد تھے۔(ر)

(۲) عبدالشاہد خان شروانی (ولادت ۱۲/ جنوری ۱۹۱۵ء، وفات ۲۲/ فروری ۱۹۸۴ء) علی گڑھ یونیورسٹی کے کتب خانے میں شعبۂ عربی وفارسی کے نگران اور ہفت روزہ ''جمہور'' کے ایڈیٹر تھے۔

(۳) ڈاکٹر محمد عمر میمن، الاستاذ کے چھوٹے صاحبزادے۔ استاذ المیمنی مزاحاً انھیں امیر المومنین ''عمر بن عبدالعزیز'' کے نام سے مخاطب کرتے تھے۔

(۲۴)

کراچی

۲۴/ دسمبر ۱۹۶۳ء

مکرمی رعاکم اللہ السلام علیکم

مقالہ فی الصیدنہ(۱) ۱۰/ ماہ رواں کو وصول کرتے ہی لاہور اپنے محترم جناب حکیم نیّر واسطی صاحب(۲) کو بھیج دیا تھا۔ استنبول کے ڈاکٹر بدیع (۳) نے انہیں بروصہ کے نسخہ کا فوٹو بھیجا تھا اور اس پر ایک مقالہ بھی لکھا تھا۔ حکیم صاحب انگورہ میں بیٹھ کر اس کو ایڈٹ کرنے کی سوچ رہے تھے، خوب شد! آپ کی عنایت سے وہ اس ناحق پریشانی سے بچ گئے۔ فالحمد للہ ولکم الشکر۔

اب وہ لکھتے ہیں کہ ایک نسخہ اس مقالہ کا اور منگا دیجیے تو ڈاکٹر بدیع کو استنبول بھیج دوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم صاحب میرے محترم ہیں ان کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ اگر چاہیں تو انھیں بلا واسطہ اس پتہ پر بھیج دیں:

حکیم نیّر واسطی صاحب، ۳۱۴ سرکولر روڈ، لاہور

مجھے بھی ایک کارڈ ڈال دیں تو اچھا ہو۔

فارق صاحب دائرۃ المعارف کے لیے منمّق ابن حبیب ایڈٹ کر رہے ہیں۔

وحشیات نکل آئی ہے مجھے ایک نسخہ ملا ہے۔ میں نے دیگر نسخوں کے لیے مدت ہوئی لکھ رکھا ہے مگر دارالمعارف نے ہنوز جواب نہیں دیا۔

الاشباہ کی دوسری جلد شاید عنقریب نکل آئے۔

مجھے التنبیھات کی طباعت کی بڑی فکر رہتی ہے۔

ہاں النمری اور ابوریاش کی مختصر شروح حماسہ کے میکروفلم کبھی کے مجھے مل گئے تھے (۴) مگر وقد حیل بین العیر و النیروان۔ یہاں زیادہ تر اسلام کی مرمت کا فرض انجام دیا جاتا ہے۔ فالی اللہ المشتکیٰ۔

ڈاکٹر علیم تو کبھی یاد نہیں کرتے میرا سلام

خیر سگالی منتظر جواب

میمن عبدالعزیز ۳/۲۲۱، بہادرآباد، کراچی ۔۵

مغربی پاکستان

۲۴ دسمبر ۶۳ء

---

(۱) ابوریحان البیرونی کی کتاب "الصیدنة فی الطب" پر ڈاکٹر نذیر احمد صاحب (سابق صدر شعبۂ فارسی علی گڑھ یونیورسٹی) کا مقالہ جو ایران سوسائٹی کلکتہ کے جریدے Indo-Iranica میں شائع ہوا۔

(۲) حکیم نیّر واسطی (وفات ۲۶ مئی ۱۹۸۲ء) نے کتاب الصیدنة پر تحقیق اور اس کی اشاعت میں دلچسپی رکھتے تھے۔ یہ کتاب بعد ازاں حکیم محمد سعید اور ڈاکٹر رانا احسان الٰہی کی تحقیق کے بعد ۱۹۷۳ء میں ہمدرد فاؤنڈیشن کراچی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے شائع کی۔
(۳) ترکی کے نامور محقق اور عالم جو حکیم نیر واسطی کے دوست تھے۔
(۴) استاذ المیمنی سے راقم نے اس کتاب کے عکس کے لیے گزارش کی تھی۔

(۲۵)

اورینٹل کالج، لاہور
۱۳رمئی ٦٦ء

عزیزی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

گرامی نامہ مؤرخہ ۵رمئی مجھے آج ملا۔ میں آپ کو اور الحماسۃ البصریۃ کو ایک عرصہ سے یاد کررہا تھا۔

الاشباہ للخالدیین پوری چھپ گئی۔ ادھر پہلے البصریۃ نکل چکی ہے فالحمد للہ علی ذلک۔ مگر مجھے نہیں ملی۔ دارالمعارف والے پیشگی قیمت اور خرچ محصول ڈاک مانگا کرتے ہیں پھر کتاب بھیجتے ہیں۔

مجھے ڈاکٹر فارق اور المنمق ہمیشہ یاد رہیں گے۔ اس کتاب کو ہندوستان میں میں نے پہلے پہل دریافت کیا تھا پھر مولانا سلیمان اور ہاشم (۱) نے میرا نام اڑادیا۔ (۲)

نسب قریش پر حذف من نسب قریش المؤرج السدوسی اور جمھرۃ نسب قریش للزبیر نکل چکی ہیں (۳) اور التبیین لابن قدامہ استنبول میں محفوظ ہے (۴)۔ فارق صاحب کو میری طرف سے خط لکھیے اور ایک نسخہ کے لیے تاکید کیجیے ضرور!

کہیے بہت دنوں سے آپ کے مجلّہ کا پتہ نہیں!

میں ۲رجولائی تک یہاں ہوں (۵) پھر کراچی چلا جاؤں گا۔ میری صحت برباد ہوچکی ہے۔ ذیابیطس، وجع فم معدہ، احتباس بول وغیرہ عوارض نے گھیر لیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنتا ہوں یہاں پروفیسر ایمریٹس کے طور پر ۲راکتوبر سے مجھے پھر رکھیں گے۔کراچی کا پتہ یہ ہے:

میمن منزل ۳/۲۲۱، بہادر آباد، کراچی۔۵ اور یہاں کا پروفیسر عربی یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور۔

مجھے علی گڑھ کے احباب اور عزیزان بعد از مرگ بھی یاد رہیں گے۔ سلّمکم اللہ و رعاکم۔

عمر میاں کیلیفورنیا میں ہیں آئندہ سال لوٹیں گے۔والسلام

منتظر جواب

میمن عبدالعزیز

اورینٹل کالج لاہور

مجموعہ دیوان بشار (۲) کے چھپنے کا حال بغداد کی فہرست سے معلوم ہوا ہے ولکن لم اره۔

هذا وقد بلغني خبر وفاة بدر الدين ولا كان۔

---

(۱) سیّد ہاشم ندوی استھاواں (بہار) میں ۱۹۰۴ء میں پیدا ہوئے۔دارالعلوم ندوۃ العلماء میں تعلیم حاصل کی جہاں سے ۱۹۲۴ء میں فارغ ہوئے۔۱۹۲۶ء میں دائرۃ المعارف عثمانیہ حیدرآباد دکن میں بطور رفیق خدمات کا آغاز کیا۔ اس ادارے میں قیام کے دوران آپ نے قدیم کتب کی تحقیق واشاعت کے لیے بیش بہا خدمات انجام دیں۔ اپریل ۱۹۷۲ء میں حیدرآباد دکن میں انتقال ہوا۔آپ کی تالیفات میں ''تذکرۃ النوادر'' شامل ہے۔

(۲) علامہ سیّد سلیمان ندوی نے اپنے ایک مقالے میں اس کتاب کا ذکر کیا۔نیز سیّد ہاشم ندوی اور ''تذکرۃ النوادر'' کا بھی لیکن کہیں یہ ذکر نہ کیا کہ سب سے پہلے اس کا مخطوطہ استاذ المیمنی نے مکتبۂ ناصریہ لکھنؤ میں دریافت کیا تھا۔

(۳) سدوسی کی کتاب 'نسب قريش '' قاہرہ سے شائع ہوئی جبکہ زبیر بن بکار کی 'جمهرة نسب قريش '' محمود محمد شاکر کی تحقیق کے بعد ۱۹۶۱ء میں قاہرہ ہی سے اشاعت پذیر ہوئی۔

(۴) ابن قدامة المقدسي کی کتاب ''التبيين في انساب القرشيين ''استاذ محمد نایف الدلیمی کی تحقیق کے بعد ۱۹۷۶ء میں بغداد سے شائع ہوئی۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) یہ خط لاہور سے لکھا جہاں الاستاذ اورینٹل کالج میں خدمات انجام دے رہے تھے۔

(۶) ''دیوان شعر بشار ''جمع وتحقیق ۔استاذی سید بدرالدین علوی (وفات ۱۹۶۵ء)۔ یہ کتاب دارالثقافة بیروت کی جانب سے ۱۹۶۴ء میں شائع ہوئی۔

(۲۶)

۱۲/اکتوبر ۶۶ء

۲۲۱/۳، بہادرآباد، کراچی ۔۵

عزیزی حفظکم اللہ وعلیکم السلام

طویل تاخیر کے بعد آپ کا مؤرخہ ۶/آج ۱۲/کو ملا۔ میں لاہور سے ۴/جولائی کو لوٹا تھا اور ۲/اکتوبر کو میرا دو سالہ معاہدہ ختم ہوا۔ اب بظاہر قیام یہیں رہے گا۔

مجھے نہ دیوان بشار ملا نہ البصریة۔ لاہور سے استفسار کر رہا ہوں اور آپ معید صاحب (۱) سے پوچھیے ۔ مجھے ان کا اندازہ غیر متوقع سا نظر آرہا ہے۔ مجھے فارق صاحب نے المنمّق نہیں بھیجی۔

عمر میاں (۲) کا ۵ سالہ کورس تھا شاید میں انھیں بے نیل مرام واپس بلالوں کہ ہماری ضعیفی ہے۔

۲۶/اگست کو شیخ خلیل عرب (۳) وفات پاگئے۔

عربی کے علماء ختم ہو رہے ہیں میرے بعد پنجاب کو ضرورت ہے مگر کوئی جاندار عالم نہیں مل رہا۔ جملہ ۴ درخواستیں ہیں جو لیکچرر سے زیادہ نہیں ہو سکتے ۔ یہاں تو لے دے کے ڈاکٹر یوسف ہیں وبس! وہاں کی حالت یہاں سے کمتر تو نہ ہوگی۔

جملہ پرسان حال ڈاکٹر علیم مقبول اور ریاض وغیرہ کو بہت بہت سلام۔ فوری جواب کا انتظار رہے گا۔ والسلام

داعیکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میمن عبدالعزیز

ہم دونوں کی صحت کچھ گر رہی ہے۔
مدتیں ہوئیں مجلہ نہیں ملا، بھیجئے۔

(۱) ڈاکٹر عبدالمعید خان، ڈائریکٹر دائرۃ المعارف عثمانیہ حیدر آباد دکن کی جانب سے دائرہ کی جدید مطبوعات نہ بھیجنے کا ذکر کیا ہے۔

(۲) ڈاکٹر محمد عمر میمن جو اس وقت امریکہ میں مقیم تھے۔

(۳) شیخ خلیل بن محمد بن حسین بن محسن انصاری یمانی ۱۸۸۶ء میں بھوپال میں پیدا ہوئے۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء میں تعلیم حاصل کی۔ بعد ازاں مدرسۂ عالیہ کلکتہ میں استاد عربی مقرر ہوئے۔ نومبر ۱۹۲۳ء تا اکتوبر ۱۹۳۶ء شعبۂ عربی لکھنؤ یونیورسٹی میں خدمات انجام دیں۔ بعد ازاں خرابی صحت کی بنا پر بھوپال منتقل ہو گئے۔ قیام پاکستان کے بعد کراچی منتقل ہو گئے جہاں ۲۲ر اگست ۱۹۶۶ء کو انتقال ہوا۔ شیخ خلیل عرب کی صاحب زادیاں محترمہ رقیہ خلیل عرب اور ڈاکٹر عطیہ خلیل عرب عربی زبان و ادب میں مہارت رکھتی تھیں اور دونوں نے استاذ میمن سے استفادہ کیا تھا۔

نامور عالم دین اور عربی زبان کے ماہر مولانا سید ابوالحسن علی ندوی (وفات ۳۱ر دسمبر ۱۹۹۹ء) شیخ خلیل عرب کے معروف ترین شاگرد تھے۔ شیخ خلیل عرب اور ان کے خانوادے کے بارے میں مولانا کا معلومات افزا مضمون "پرانے چراغ" حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیے۔ عربی زبان کی تدریس کے لیے شیخ خلیل عرب کی مفید کتاب **المطالعة العربية** ڈاکٹر عطیہ خلیل عرب اور محمد راشد شیخ کی کاوش سے ۲۰۰۳ء میں کراچی سے دوبارہ شائع ہوئی ہے۔ شیخ خلیل عرب اور ان کے خانوادے کے بارے میں ان کے صاحبزادے یحییٰ خلیل عرب کی معلومات افزا کتاب "گلزار یمن" ۲۰۰۱ء میں کراچی سے شائع ہوئی۔ عرب صاحب علامہ میمن کے قریبی دوستوں میں تھے۔ (ر)

(۲۷)

کراچی
یکم دسمبر ۶۶ء

عزیزی حرسکم اللہ السلام علیکم
ابھی ابھی البصریۃ کا پارسل ملا۔ شکریہ۔ دیوان بشار مولوی بدرالدین اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المنمّق بھی مل جاتے تو خوب ہوتا!

غلطیاں بہت رہ گئی ہیں۔

وفقکم اللہ۔

مخلص

میمن عبدالعزیز

(۲۸)

۳/۲۲۱، بہادر آباد، کراچی

۹ر جنوری ۶۷ء

عزیزی حرسکم اللہ السلام علیکم

۲۱ر دسمبر کو الحماسة البصرية کے وصول کی اطلاع دی تھی۔ آج مجلّہ کے نمبر اٹھائے تو حسب ذیل نکلے:

جلد۱	۶۰ء	ہر دو حصے	ج ۴ نمبر ۲ مجھے ۲۳ر ستمبر ۶۴ء کو ملا تھا
جلد۲	۶۱ء	"	جس کے ۴ دن بعد میں لاہور منتقل ہو
جلد۳	۶۲ء	"	گیا۔
جلد۴	۶۳ء	"	

اس طرح مجھے اور ۶ نمبر از جون ۶۴ء تا دسمبر ۶۶ء ملنے چاہئیں۔ مجلّہ اچھا ہے۔ آپ کی ہمت اور انتھک محنت کا آئینہ دار ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔

اگر یہ تین سالہ اعداد نکلے ہوں تو بھجوائیں ضرور!

ہاں ابن میمون کا ترجمہ المنذری کی التکملة میں اور تاریخ الذھبی وغیرہ میں موجود ہے و نسخ الکتابین بالاسکندریه و القاهرة، کنیت اور چند اساتذہ معلوم ہوئے ہیں و کان کاتباً۔

مولوی بدرالدین کا دیوان بشار بلك ء شرح المختار من اشعار بشار بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہیے۔ میرا نسخہ کھو گیا ہے۔

مجھے وجع الرکبہ کے علاوہ ذیابیطس اور پیشاب کی تکلیف وغیرہ عوارض نے گھیر لیا ہے۔ عام صحت گزر رہی ہے۔ قمری ۸۰ سال چل رہا ہے۔

بایں ہمہ علمی جنون علی حالہ ہے۔

عبدالکافی کا حماسہ یہاں موجود ہے۔

وہاں کے اعزہ واصحاب کو اگر یاد رہا ہوں تو میری یاد ان کو پہنچا دیں۔

اپنے مشاغل اور علمی کارناموں کا ضرور پتہ دیں۔

والسلام

میمن عبدالعزیز

۳/۲۲۱، بہادر آباد، کراچی۔ ۵

المنمّق بھی نہیں ملی فارق کو کہئے!

کُلَّ عام وانتم بخیر!

(۱) مراد ہے کتاب "حماسة الظرفاء" تالیف ابو محمد عبداللہ بن محمد العبدالکافی الزوزنی۔ راقم نے استاذ سے اس کتاب کے بارے میں معلوم کیا تھا۔ اس کتاب کا پہلا حصہ محمد جبار المعیبد کی تحقیق سے ۱۹۷۳ء میں بغداد سے شائع ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنام ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ

(۱)

مکرمی ! وعلیکم السلام 23-7-43

کرمنامہ مورخہ ۱۹؍جولائی موصول ہوا۔ گھی کھا بھی لیا گیا یعنی کہ بطون نے شکریہ بلکہ فاتحہ پڑھ دیا (۱)۔ اگر آپ کا دل علی گڑھ میں اٹکا ہے تو آ جایئے میں ۲۷؍اگست کو پہنچوں گا۔ دیکھیے علی گڑھ میں لیکچرر عربک کے اشتہار میں ایم اے کی قید لگا دی گئی اس طرح مولوی بدرالدین (۲) درخواست بھی نہیں دے سکتے۔ یہ اس ادارہ کا حال ہے جس کا صدر بھی ایم اے نہیں (۳) پھر یہ اعمال مہمہ اس وقت کیے جا رہے ہیں جبکہ صدر رخصت پر ہے اور اس سے پوچھا تک نہیں جاتا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ فلاں لیا جائے مگر ایک مستحق کے لیے دروازہ ہی بند کر دینا کوئی انصاف نہیں۔ جہاں ایسے ایسے کام ہو سکتے ہوں وہاں ناموزوں ریڈر کو لے کر صدر کی مشکلات میں اضافہ کرنا معمولی کھیل ہے۔ علی گڑھ میں میرا ہونا العجب العاجب ہے۔ میرے بعد یہاں لیلة لیلاء و طخية طخياء (۴) کا دور دورہ رہے گا۔ میں نے آج ۷ سال سے کوئی رخصت نہیں لی ورنہ عابد صاحب پروفیسر بنے دھرے ہوتے۔ یاروں نے بہت انتظار کیا مگر یہ پرانا کھونٹا ہل کر نہ دیا۔ جونا گڑھ میں پرنسپل صاحب کا مہمانِ رہا۔ طاہر علی صاحب (۵) نے بھی دعوت دی تھی پھر اختر صاحب لے گئے اب کی مرتبہ میں کچھ گیا مانڈوی اور بھوج دیکھا مسلمانوں کو ہر کہیں خوابیدہ پایا ان سے تو ان کے اجداد کہیں اچھے تھے۔ یہ تو ہنوز پتلون کے بھنور میں سے نہیں نکلے۔ ڈاکٹران داؤد پوتہ (۶) و امیر حسن (۷) کو بہت بہت سلام۔ آپ کے لئے مضمون سوچوں گا مگر غیر سندھی ہوگا۔ پرنسپل صاحب نے تو کہا تھا کہ امیر حسن صاحب کو پوری مرحوم کی جگہ علیگڑھ میں لے لیا گیا۔ یہاں گرانی اشد ہے علی الخصوص سبزی گھی وغیرہ کی۔ کپڑا تقریباً چالیس فیصدی تک سستا ہو رہا ہے۔ اگر آپ علیگڑھ آئیں اور اگر آپ کے ہاں گھی پانچ چھٹانک روپیہ سے ارزاں ہو تو ۱۵ سیر لیتے آئیں۔ ہدیہ اب قبول نہ کروں گا ورنہ نہ لائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والسلام۔مخلص

میمن عبدالعزیز

۴۳۔۷۔۲۳

(۱)علامہ میمن کی عادت تھی کہ ہمیشہ خالص گھی استعمال کرتے اور اس سلسلے میں اپنے احباب اور خاص تلامذہ کو زحمت دیتے لیکن قیمت با اصرار ادا کرتے۔ان مخصوص تلامذہ میں ڈاکٹر بلوچ صاحب بھی شامل تھے۔

(۲)مولوی بدرالدین علوی سابق لیکچرر شعبۂ عربی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی۔وفات ۱۶رمئی ۱۹۶۵ء،علی گڑھ۔

(۳)علامہ میمن کا اشارہ اپنی جانب ہے یعنی ایم اے ہونا کوئی قابلیت کی نشانی نہیں اصل چیز علم ہے۔

(۴)یعنی کوئی قابل استاذ نہیں ہوگا۔

(۵)پروفیسر وائی ایس طاہر علی سابق استاد شعبۂ عربی بہاء الدین کالج جونا گڑھ۔تقسیم کے بعد حیدر آباد (سندھ) میں منتقل ہو گئے۔انتقال ۵رمارچ ۱۹۹۰ء کو حیدر آباد میں ہوا۔

(۶)ڈاکٹر عمر بن محمد داؤد پوتہ،عربی زبان کے ماہر،سابق استاد اسماعیل یوسف کالج بمبئی،وفات ۲۲رنومبر ۱۹۵۹ء۔

(۷)ڈاکٹر امیر حسن صدیقی،سابق پرنسپل سندھ مسلم کالج کراچی وصدر شعبۂ تاریخ اسلام کراچی یونیورسٹی،وفات ۱۷ردسمبر ۱۹۷۱ء،کراچی۔

(۲)

عزیزی

السلام علیکم

مولوی خورشید (۱) عربک کالج دہلی میں ۱۵۰-۲۵۰ پر لیکچرر ہو گئے۔ڈاکٹر یوسف (۲) و مولوی بدرالدین صاحب کا علی گڑھ میں مقابلہ ہے۔علی گڑھ میں گیہوں روپیہ کا اڑھائی سیر ہے العیاذ باللہ۔درخواست بھیج دیجیے۔ڈریے نہیں وقت ہے۔میں ۲۶راگست کو مارواڑ جنکشن پر میل میں جاتا ہوا دو پہر کو مل سکتا ہوں۔آپ بھی حیدر آباد سے آتے ہوئے ساتھ کیوں نہیں ہو جاتے خوب رفاقت رہے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے پورا پتہ نہیں لکھا اس لیے ڈاکٹر صاحب کی معرفت بھیجتا ہوں۔ ان کو اور ڈاکٹر امیر حسن صاحب کو سلام۔ والسلام

مخلص

میمن عبدالعزیز

۴۳-۸-۷

(۱) ڈاکٹر خورشید احمد فارق، سابق صدر شعبۂ عربی دہلی یونیورسٹی علامہ میمن کے خاص تلامذہ میں شامل تھے۔ حالات وخدمات کے لیے ملاحظہ فرمائیں باب نمبر ۱۳ ''تلامذہ''

(۲) ڈاکٹر سید محمد یوسف علامہ میمن کے خاص شاگرد۔ حالات کے لیے ملاحظہ فرمائیں باب نمبر ۱۳ ''تلامذہ''

(۳)

عزیزی! سلمکم اللہ علیگڑھ ۲۹ رجون ۴۴ء

آپ کا خط ملا الحمد للہ آپ کو کامیابی ہوئی مگر آپ نے یہ نہ لکھا کہ کب تک آپ کا قیام وہاں رہے گا۔ میں ۱۵ یا ۱۶ کی صبح راجکوٹ پہنچنے کی کوشش کروں گا۔ روانگی ۱۳ ر یا ۱۴ رکو ہوگی انشاء اللہ۔ ۳ رجولائی کو ڈاکٹر برکت علی صاحب (۱) کو یہاں آنا ہے اگر آئیں اور مطلوبہ کتابوں میں سے کوئی لا سکیں تو فبھا و نعمت۔ ڈاکٹر نیاز مجھے خوب یاد ہیں میرے سلام کہیے۔ آپ نے یہ نہ بتایا کہ وہ کہاں ہیں اور کیا؟ مخطوطات سندھ میں سے کوئی (۲) کی ایک آدھ نقل لینا شاید آپ کے لیے ضروری ہو۔ ڈاکٹر زاہد علی (۳) کا جواب ملا ہے۔ یوسف صاحب کو آپ کے اقتباسات دے دیے خوش ہوئے۔ طلبہ اورینٹل کالج سے میگزین کے اعداد میں سے مجمع الالقاب و فهارس لسان العرب کا جمع کر لینا جبکہ آپ طلبہ میں موجود ہیں شاید بہت آسان ہو۔ بشیر صاحب کو آپ کا پیغام کہہ دیا جواب میں تاخیر ہوگئی۔ سفر سر پر ہے کام سمیٹنا ہے میں نے ۱۶ رنومبر تک کی چھٹی کی درخواست دے دی ہے۔ میرے لیے اقلید الخزانة کے دو تین مجلد نسخے خرید کر ڈاکٹر برکت علی صاحب کو دے دیجیے وہ جب کبھی علیگڑھ آئیں ساتھ لیتے آئیں کوئی جلدی نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز تتمة صوان الحكمة اور میگزین کے جملہ عربی رسائل وفہارس کی پوری پوری تلاش کیجیے ایسا موقع پھر نہ ملے گا۔لائبریری میں سنہ ۱۹۳۰-۴۴ تک کی کوئی یورپ کی ادبی یا تاریخی مطبوعات نظر پڑیں تو ضرور بتائیں وہاں کے اور مفصل احوال واخبار لکھیے۔آپ کی صحت کیسی ہے؟ ڈاکٹر اقبال (۴) سے اگر ملیں تو پوچھیں کہ ادارۂ معارف اسلامیہ اجلاس دہلی کی روداد میں میری اسماء جبال تهامه جو چھپی تھی اس کے چند نسخے اور مل سکیں تو وصول کر لیں۔

والسّلام والاكرام

عبدالعزيز الميمنى

جامعة عليگره

ہاں محمد العربی المراکشی (۵) کو میرے سلام کہیے۔

---

(۱) ڈاکٹر برکت علی قریشی سابق پرنسپل و پروفیسر شعبۂ عربی اورینٹل کالج لاہور، وفات ۳۰رمئی ۱۹۶۰ء برلن (جرمنی)

(۲) مراد ہے علی کوفی کی معروف کتاب ''فتح نامۂ سندھ عرف چچ نامہ''

(۳) ڈاکٹر زاہد علی (پیدائش: ۱۸۸۸ء۔وفات: ۲۲رجون ۱۹۵۸ء) سابق صدر شعبۂ عربی نظام کالج حیدرآباد (دکن)۔ان کی کتب میں ''تاریخ فاطمیینِ مصر'' اور ''ہمارے اسماعیلی مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام'' معروف ہیں۔

(۴) ڈاکٹر شیخ محمد اقبال سابق پرنسپل و پروفیسر فارسی، اورینٹل کالج لاہور، وفات ۲۱رمئی ۱۹۴۸ء۔

(۵) محمد العربی المراکشی سابق استاد شعبۂ عربی اورینٹل کالج لاہور، شیخ تقی الدین الہلالی المراکشی کے چھوٹے بھائی تھے۔

(۴)

مکرمی! وعلیکم السلام　　　　　۴۵۔۶۔۱۱

زخم ہنوز چل رہا ہے شاید ۱۰-۱۵ روز اور لے۔ڈاکٹر یوسف کے عقد کا دعوت نامہ شاید پہنچا ہوگا۔۲۷ جون کو اجمیر میں محمود میاں (۱) کا نکاح ہے کیا آپ کی امید کروں؟

Teachers Training Cell

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی کتاب مفت بلا قیمت آئی مبارک ہو۔آپ نے قریشی صاحب کو ڈیپارٹمنٹ کی چابی دی جنہوں نے نہ مجھے پہنچائی نہ منہ دکھایا۔ یہ بے انتہا غیر ذمہ دارانہ بات ہے آپ کا ہر بے تکلف دوست آپ کا ہے وبس!

میں غالباً ۲۰-۳۰ جون اجمیر میں رہوں گا۔

والسلام

مخلص

میمن عبدالعزیز،علیگڑھ

---

(۱) یعنی محمد محمود میمن صاحب، علامہ میمن کے بڑے صاحب زادے۔

(۵)

عزیزی! السلام علیکم   علیگڑھ ۴۶-۱-۱۷

عرصہ ہوا آپ کے خط کا جواب دیا تھا۔ پرسوں استاذ امیر احمد صاحب نے سمط اللآلی کی قیمت پندرہ روپے بھیج دیے۔ ڈاکٹر یوسف کو پانچ سو ماہوار پر مصر بلایا گیا ہے۔ آپ کی اور خورشید صاحب کی درخواستیں شاید دریا (دفتر) بُرد ہو گئیں۔ ممکن ہے بجائے ۱۲۵ روپیہ کے ۱۵۰-۲۵۰ تنخواہ ہو جائے۔ آپ آئیں تو بہت اچھا بہت جلد ضرورت ہوگی ہنوز اشتہار نہیں دیا گیا۔(۱)

یونیورسٹی کی گرمائی تعطیلات ۱۰ر جون-۳۱ اگست ہیں۔

مارچ کی یکم تک شاید یوسف صاحب کی روانگی ہو۔اشتہار شاید فروری کے دوسرے ہفتہ تک نکل آئے۔انتخاب تمام تر میرے ہاتھ میں ہوگا۔

علیگڑھ کراچی سے بدرجہا بہتر ہے۔زندگی بن جائے گی ترقی کی راہیں کھل جائیں گی۔کام کے مواقع ہیں اگر ضرورت ہو تو ڈاکٹر ضیاء الدین ڈاکٹر امیر حسن کو ہمراہ کر لیں گے۔

والسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میمن عبدالعزیز علیگڑھ

چہار مقالہ گب کی قیمت ولایت میں ۵۰ ہے۔ایک نسخہ بمبئی یونیورسٹی لائبریری مانگ رہی ہے۔ایک اور ہے نیز مرزبان نامہ المعجم فی معاییر اشعار العجم۔

(۱) علامہ میمن خواہش مند تھے کہ ڈاکٹر بلوچ علی گڑھ یونیورسٹی میں ملازمت اختیار کریں۔

(۶)

عزیزی اکرمکم اللہ بتقواہ، السلام علیکم علیگڑھ ۲۵-۲-۴۶

کرمنامہ ۱۳ر ماہِ رواں پیش نظر ہے۔یوسف صاحب کی روانگی کے متعلقہ باتوں کا منتظر تھا مگر ہنوز کچھ نہیں ہوا اس لیے جواب میں مزید تاخیر نہیں کی۔اگر کوئی انتظام نہ ہو سکے تو میرا مہمان خانہ آپ کے لیے حاضر ہے فکر نہ کریں۔گھی یہاں اچھا نہیں مل سکے گا بھاؤ ۴ چھٹانک ہے لیتے آئیں۔ملازم کی رفاقت مزید خرچ کا باعث ہوگی، خیر اس کو آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں۔یہاں گیہوں فی کس روزانہ ۲ چھٹانک ہے چاول، چنا، جو، باجرہ وغیرہ بافراط مل سکتا ہے۔آپ کا خط یوسف صاحب کو دکھا دیا ہے۔

میرے لیے دو سیر تمباکو ۵ سیر کھجور اور کچھ اور چیزیں جو علیگڑھ کے مقابلہ اچھی یا ارزاں ہوں لیتے آئیں۔کپڑے کا رنگ وہی ہے جو آپ کے سامنے تھا۔

چہار مقالہ وغیرہ کا آپ کے سامنے دیکھا جائے گا۔

آغا خاں نہیں آئے۔عابد صاحب عرق النساء میں مبتلا پڑے ہیں فروری بھر گھر پڑھاتے رہے آئندہ کیا ہو؟ دیکھیے! ڈیپارٹمنٹ کی حالت ابتر ہے۔مصر کی حالت غیر مطمئن ہے اس لیے ممکن ہے یوسف صاحب کی روانگی میں تاخیر ہو جائے۔اور الحمد اللہ ہر طرح خیریت ہے۔والسلام

مخلص

میمن عبدالعزیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷)

عزیزی! سلام مسنون　　　　صدر بازار، راجکوٹ

۱۷ر جون ۴۶ء

ہم بعد از خرابی بسیار ۱۴ر کی صبح راجکوٹ پہنچے:

فلا تسئل عما جری　　　　واستغفر اللہ ونم(۱)

امید کہ آپ بھی بخیر و خوبی ہوں گے۔ المعجم کا منی آرڈر اب بھیج سکتے ہیں۔ یہاں مجھے تمباکو اور گھی کے سلسلہ میں سوا پریشانی کے کچھ نظر نہیں آتا۔ اگر تمباکو اور گھی کسی بہاء الدین کالج (۲) کے طالب علم کے ہاتھ بھیجیں تو اس سے بہتر اور کیا ہو؟ ذرا دیکھیے تمباکو میں ڈنھل کم ہوں محض پتیاں ہوں۔ محمد صالح علی بخش، محمد بخش کو سلام، انشاء اللہ کچھ بارش کے بعد جونا گڑھ جاؤں گا ۔یہاں سے راشن کا انتظام غنیمت ہے۔ گھی اور ایندھن کے علاوہ دیگر اجناس بسہولت تھوڑے سے فرق سے مل جاتی ہیں۔

والسلام

Prof. A.A. Memon
(of Aligarh)
Sadar Bazar
Rajkot. C.S

(۱) یعنی یہ مت پوچھو کہ کیا گزری اور اللہ سے استغفار کرو اور سو جاؤ (یعنی صبر کرو اور خاموش رہو)

(۲) جونا گڑھ کا مشہور کالج جس کے ڈاکٹر بلوچ صاحب طالب علم رہ چکے تھے۔

(۸)

مکرم! وعلیکم السلام　　　　۲۶-۶-۴۶

میں نے یہاں آتے ہی آپ کو خط لکھا تھا ملا ہوگا۔ یہاں راشننگ میں قریباً یکساں حساب ہے البتہ گھی ایندھن اور تمباکو بہت گراں ہے۔ اگر ہو سکے تو کسی آتے جاتے کے ہاتھ ساڑھے ۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیر کے دو گھی کے کنستر (کل ۹ سیر) اور دو سیر تمباکو جس میں زیادہ ڈنٹھل نہ ہوں میرے لیے بھیج دیں۔ یہاں کپڑا اعنقا ہو رہا ہے بلیک مارکیٹ میں تین گنے دام پر ملتا ہے۔ یہاں ۴؍جون سے مسلسل ۳،۴ روز بارش رہی گرمی بہت کم ہو گئی ہے۔ گھر کے انتظام سے فارغ ہو گیا اور کوئی خاص زحمت نہ ہوئی۔ ۹؍کو علیگڑھ سے روانہ ہوا ۱۰؍کی صبح اجمیر پہنچا۔ عرس کی وجہ سے بھیڑ تھی ۱۲؍کی صبح کو وہاں سے روانہ ہو کر شام کو اڑھائی گھنٹہ لیٹ مہسانہ(۱) پہنچے کاٹھیاواڑ کی گاڑی روانہ ہو چکی تھی اس لیے اسٹیشن پر ۲۴ گھنٹہ قیام رہا۔ ۱۳؍کی شام روانہ ہو کر ۱۴؍کی صبح پہنچے۔

بہاءالدین کالج (۲) کے کسی سندھی طالب علم کے ہاتھ بھیج دیں اگر مجھے راجکوٹ جنکشن پر پہنچنے کی تاریخ لکھ بھیجی تو یہاں سے لے لوں گا ورنہ جوناگڑھ میں میرے بھائی ماسٹر (مہابت مدرسہ) عبداللہ سوداگر یا حکیم عبدالسلام دوخانہ فیض عام یا قاضی اختر قاضی واڑہ میں دے دیں۔

گیہوں من پختہ ساڑھے ۱۲ روپیہ، چاول ۲۵، ۱۴ روپیہ ہے گھی ساڑھے ۵ و ۶ روپیہ سیر ہے۔

محمد صالح، علی بخش، محمد بخش کو سلام۔ ان کے نتیجہ کی اطلاع دیں یہاں سے آپ کو دعا و سلام لکھواتے ہیں۔

والسلام

میمن عبدالعزیز (علیگڑھ)

Sadar Bazar

Rajkot c.s

(Kathiawar)

---

(۱) مہسانہ گجرات کا ایک قصبہ ہے۔

(۲) بہاءالدین کالج جوناگڑھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۹)

مکرمی جناب مولوی نبی بخش صاحب بلوچ کرمہ اللہ ۲۰، نومبر ۴۶ء

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

آپ کا کرمنامہ بروقت مل گیا تھا۔ میں نے افادہ کے خیال سے اس کو مسلم یونیورسٹی گزٹ ۸ نومبر ۴۶ء میں بطور لیڈنگ آرٹیکل چھپوا دیا ہے۔ آپ کا جانا بالکل ناگہانی ہوا مجھے کچھ نہیں معلوم کہ آپ نے المعجم في معايير اشعار العجم پیر حسام الدین صاحب کو دی یا بھول گئے، اس سے پیشتر مجھے راجکوٹ میں نزهة القلوب کی قیمت مل گئی تھی۔ پیر صاحب کا پتہ مل گیا ہے ان کو بھی کارڈ لکھ رہا ہوں۔

ہندوستان میں ہندو مسلم فسادات کی گرم بازاری ہے انھیں کی وجہ سے یونیورسٹی بجائے یکم ستمبر کے یکم اکتوبر کو کھلی۔ میں ۱۹-۲۱ اکتوبر اورینٹل کانفرنس کے اجلاس ناگپور میں شریک ہوا تھا۔ میں نے ڈاکٹر یوسف کو آپ کا پتہ بھیج دیا ہے وہ مصر کا ویزہ نہ پہنچنے کے باعث ہنوز بھوپال میں ہیں ان کی جگہ یہاں اپوائنٹمنٹ کمیٹی (ا) نے قمر الدین کے نام کی سفارش کی ہے دیکھیے ایگزیکٹو میں کیا ہوتا ہے۔ ہمارے تین کمروں پر کامرس نے قبضہ کرلیا ہے فانّا للّٰه ۔ پریویس میں شمیم افزا نامی مولوی فاضل لڑکی نے داخلہ لیا ہے۔

آپ امریکہ کے عربی مطبوعات مرآة الزمان ، اعيان الأعيان حتّي وغیرہ کے نسخے ڈھونڈیئے سستی مل سکیں تو میرے لیے لے لیں۔ نیز دیگر مطبوعات کا پتہ دیں۔

یہاں آپ کے حلقہ کے اکثر آدمی آپ کو یاد کرتے رہتے ہیں۔

میں نے ۲۸ رستمبر کو راجکوٹ میں منجھلی لڑکی بانو کا نکاح ڈاکٹر حبیب گوڈیل (ایئر فیلڈ کراچی) ایم بی بی ایس کے ساتھ کر کے فراغت پائی۔ یہاں گرانی اور راشن کی وبا روبہ ترقی ہے اور خوف و ہراس قائدہ میں۔

فتوح البلدان یعقوبی شمیم صاحب نے پہنچادی تھی داخل کر دی گئی۔

امسال پروفیسروں کو سو روپیہ ماہانہ بطور گرانی کے الاؤنس کے مل رہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالعزیز المیمنی
(Member Arabic Academy, Damascus.)
PROF. & CHAIRMAN.

DEPARTMENT OF ARABIC.
MUSLIM UNIVERSITY.
ALIGARH (INDIA).

Dated 20 — 11 — 1946

مکرم جناب مولوی نبی بخش صاحب بلوچ کرمہ اللہ

[illegible]

... مرآۃ الزمان ... أعیان الأعیان ...

[illegible]

فتوح البلدان ...

[illegible]

... النجوم الزاهرة ...

[illegible]

مخلص
میمن عبدالعزیز

علامہ میمن کا مکتوب بنام ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۴۶ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریوائزڈ گریڈس کا قصہ بھی چل رہا ہے جس کا حقیقی فائدہ ڈاکٹر عابد کو پہنچے گا۔ سینٹرل گورنمنٹ نے اس کے لیے دو لاکھ دیے ہیں۔ ۵۰ لاکھ میڈیکل کالج کے لیے اور ۷۰ لاکھ یونیورسٹی کی اصلاح کے لیے۔

۱۸-۲۰ نومبر جامعہ ملیہ کی جوبلی ہوئی۔ گورنمنٹ نے ۷ لاکھ نظام نے ۵ لاکھ اور رامپور بہاولپور اور بھوپال نے لاکھ لاکھ دیے۔ ڈاکٹر ذاکر کے ایثار کو سراہا گیا۔

علیگڑھ کے اطراف میں خلفشار پھیلا ہوا ہے۔ کأنّا في مسعان الحروب (۲)

ڈاکٹر پامر کو میرا اسلام کہیں اور کہہ میں ان کے ایڈیشن النجوم الزاهرة سے باخبر ہوں۔ بڑی خدمت کی ہے۔ مبارک باد دیں۔ مصری حکومت نے مجھے اپنے ایڈیشن کی ۲ جلدیں ۳۶ء میں دی تھیں۔

ابن خلدون کے متعلق کونسے معلومات چاہیے ہیں بتائیں۔

سیّد بشیر الدین لائبریرین صاحب آپ کو سلام لکھواتے ہیں۔

مخلص

میمن عبدالعزیز

---

(۱) Appointment Committee

(۲) ترجمہ: گویا ہم میدانِ جنگ میں تھے۔

(۱۰)

علیگڑھ ۴۷-۹-۲۲

عزیزی! السلام علیکم۔ جملہ خطوط بروقت مل گئے تھے۔ جون۔ اگست راجکوٹ تلاش راشن میں رہا۔ دونوں لڑکیاں آ گئی تھیں (علی محمد میمن پونہ امریکہ پہنچے ہیں c/o Prof. R. Delman Division of Agriculture Engineering College of Agriculture Urbana Illinois University. U.S.A علیگڑھ پہنچا دونوا سے پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے ۔ بیوی راجکوٹ میں علیل تھیں ۔ رک گئیں تا ایں دم (شیر علی لیکچرر انجینئرنگ کالج کے لڑکے عبدالصمد بھی وہیں ہیں) اب سنیے! ہندوستان کرہ نار بنا ہوا ہے والفتنہ عندنا ممساء طعان بالمران و رباء ہندوؤں نے ۵-۶ کروڑ مسلمانوں کو فنا کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے ۔ ریلوں میں سکھ مسلمانوں کو چن چن کر مار ڈالتے ہیں ۔ سکندرہ میں اوسی ایکسپریس کے ۳-۴ سو مسلمانوں کو مار کر پھینک دیا جس میں میں خود ۸ روز پیشتر آیا تھا ۔ راتیں جاگتے گزرتی ہیں ۔ علیگڑھ کے مضافات کے گاؤں کے مسلمانوں کو ختم کر دیا بچے کھچے شہروں میں بھاگ آئے ۔ ہندو گورنمنٹ پولیس، فوج یہ مناظر بلا چون و چرا پوری دلی خوشی سے دیکھتے ہیں ۔ علیگڑھ اجمیر آمد و رفت محال ہے ۔ بیوی راجکوٹ میں پھنس گئیں ۔ جونا گڑھ پاکستان میں آ گیا ہے انڈین یونین نے اس کو بری طرح گھیرا اور دبایا ہے ۔ کل نواب اسمٰعیل وائس چانسلر ہو گئے ۔ یو پی اور دہلی کی گرانٹ بند ہے ۔ علیگڑھ انڈین یونیورسٹی ہوگی مسلم نہیں رہے گی، نصف ہندو ہوں گے، پنجابی اور سرحدی طلبہ وہیں لاہور میں داخل ہوں گے ۔ متعدد طلبہ اور طالبات مار دیے گئے ۔ آپ کب لوٹیں گے لکھیے؟ عابد کشمیر گئے تھے لاپتہ ہیں ۔ مستطیع عموماً کراچی جا رہے ہیں ۔ دہلی میں ہزاروں مسلمان ختم کر دیے گئے اور لاکھوں بے خان و مان ہیں لوٹ لیے گئے، ہزاروں پاکستان بھاگ رہے ہیں اب علیگڑھ وغیرہ کی باری ہے ۔ مولوی ثناء اللہ اور ان کا خاندان ختم کر دیے گئے ۔ اطراف دہلی میں تا ۴ - ۵ سو میل امید نہیں کہ کوئی مسلمان رہنے دیا جائے ۔ مشرقی پنجاب اسلام سے خالی ہو گیا ۔

اسرار البلاھا الدوسی وغیرہ کا پارسل مل گیا ۔ ایم اے ایجوکیشن مبارک ہو ۔ دبستان مذاہب معلوم و معروف ہے ۔ طراز النقوش فی محاسن الحبوش نامی کتاب میرے پاس تھی غالباً سیوطی کی بھی کوئی کتاب دیکھی ہے کل ڈھونڈی نہیں ملی دیکھوں گا ۔ سردست دماغ بیکار ہے ۔ مولانا آزاد سبحانی (ا) میرے دوست ہیں راجکوٹ اور علیگڑھ میں ملے تھے میرے بہت بہت سلام کہیے ۔ حتی کی اعیان الاعیان للسیوطی و مرآۃ الزمان (اگر سونک مل جائے) کی ضرورت ہے ۔ مصر سے یوسف صاحب کے خط آتے رہتے ہیں ۔ آپ کا وطن قلب پاکستان بنا ہے خواہی نخواہی اب نصیب میں سندھی بننا ہی لکھا ہے ہندوؤں کی اندرونی ذہنیت بے نقاب ہو گئی ہے ۔ پاکستان کے تصور سے ۳۰ برس پیشتر سے یہ لوگ رام راج قائم کرنا چاہتے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگے پیچھے مسلمانوں کے نصیب میں جلاء تھا پاکستان کی تحریک محض بہانہ بنی ہے۔ التاریخ یعید نفسہ

حثوا رواحلکم یا اهل اندلس　　فما المقام بها الا من الغلط (۲)

العقد ینثر من اطرافه و أری　　عقد الجزیزة مفصوما من الوسط دہلی (۳)

یاد نہیں رہا　　کیف الحیاة مع الحیّات فی سفط پٹارا (۴)

آپ کبھی یہ خیال نہ کریں کہ میں آپ کو بھولوں گا۔ میرے دل میں آپ کے لیے بڑی جگہ ہے۔ والسلام

ناچیز　میمن عبدالعزیز علیگڑھ

۲۲ر ستمبر ۴۷ء

---

(۱) مولانا آزاد سبحانی (وفات ۲۴ر جون ۱۹۵۷ء) تحریک آزادی کے مقتدر رہنما جن سے ڈاکٹر بلوچ کا امریکہ میں دورانِ قیام قریبی تعلق رہا اور بعد میں انھوں نے مولانا کی سوانح بھی لکھی جو لاہور سے شایع ہوئی۔

(۲) ترجمہ: اے اہلِ اندلس: اپنے قافلے والوں کو روانگی پر ابھارو۔ یہ کیا جگہ ہے جہاں ''امن'' حرفِ غلط ہو گیا ہے۔

(۳) ترجمہ: ہار کنارے سے بکھرتا ہے جب کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ جزیرے کا ہار درمیان سے توڑا گیا ہے (یعنی تباہی درمیان میں ہو رہی ہے)

(۴) ترجمہ: پٹاری میں سانپوں کے ساتھ زندگی کیسے گزر سکتی ہے۔

(۱۱)

عزیزی! وعلیکم السلام　　۴۷-۱۲-۲۶

آپ کا مورخہ ۲۸ نومبر سامنے ہے۔ بہت تاخیر ہوگئی۔ گھر والے راجکوٹ سے گونڈل جوناگڑھ (مرحوم! ہاں ظہور الدین ۹ر نومبر کو یوم دخول عساکر المشرکین ہارٹ فیل ہو گئے) اوکھا پورٹ کراچی ہوتے ہوئے اب حیدر آباد سندھ میں ہیں، میں ان کو ۱۵ر جنوری تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بذریعہ ہوا بلانا چاہتا ہوں۔کل ظلام الدین لا أنار الله قبرهٗ نورًا کی خبر آئی۔بعد اوسحقا لك من هالك ابھی ابھی اسمٰعیل حسن زبیری (جغرافیہ) پاکستان میں سپرد خاک شد۔ہاں دہلی کے بعد اجمیر کی باری آئی۔محمود کے خسر کی دکان لوٹ لی گئی اور پھر نذر آتش، ۵ لاکھ کا نقصان ہوا(۱)، دونوں لڑکے بے روزگار۔حیدرآباد سندھ میں پڑے ہیں۔ظلام کو یہاں سپرد خاک کیا جائے گا۔برخلاف حدیث المرء مع من احبّ۔(۲) سردست یہاں پتہ نہیں مگر نہ معلوم کب تک! خیرتن بتقدیر پڑے ہیں۔شریف خواجہ منظور، سید ولی محمد واپس آ گئے۔عابد کو تا آخر دسمبر جوائن کر لینے کا نوٹس دے دیا گیا ہے ورنہ دوسرا انتظام کر لیا جائے گا۔ڈاکٹر خورشید احمد کو تمرالدین کی جگہ لگا لیا ہے۔سکستھ ایئر میں فضل محمد بہاولپور ہوائی جہاز سے آ گئے باقی طلبہ لاہور ہی میں داخل ہو گئے۔۲رنومبر کو قاضی اختر (۳) جونا گڑھ سے فرار ہوئے۔مشرکین نے اسمٰعیل بر بانی کو سیل میں ٹھونس دیا۔بمشورۂ خبیث (جاری) محمود غزنوی کا بدلہ جونا گڑھ کے موحدین سے لے رہے ہیں اور سومناتھ کے دن ہزار سال کے بعد پھرے ہیں۔واما دار العلم دهلی فلا تسئل عما جرى واستغفر الله ونم فلم يبق للاسلام بها اثر وقد قبض الاسياخ على مساجدها ولم يرسخ للمسلمين بها قدم ولا يمرّ يوم الا ويبقرون بطون المارّة ويذبحون الركاب ويطرحون جثثهم من شبابيك القطار، ولم يبق في شرقي پنجاب احد من الموحدين وكانوا يزيدون على ٦ ملايين نسمة. وهم بين طاحن وساحق من السيخ والوثني (۴)۔یاد رہے کہ ۵رمئی ۴۹ء کو میں ریٹائر ہو رہا ہوں۔آپ کب لوٹیں گے لکھیے! سنتا ہوں اجمیر بھی دہلی کے راستہ پر جا رہا ہے۔قد تزعزعت اقدام الموحدين وهدّت اركانهم لمثل هذا يموت القلب من كد ان كان في القلب اسلام و ايمان (۵)۔علی محمد سے کہیے کہ ان کا مورخہ ۴۷۔۱۱۔۲۹ مل گیا ہے ان کے بچے حیدرآباد سندھ میں ہیں۔ c/o Ishaq Saith Ajmeri c/o Dewan Ghansham dus Sheo Karm das Malkhani Mohalla Hirabad Haiderabad, Sind. یہاں آج کل لکھنؤ وغیرہ میں بڑی مسلم کانفرنسیں ہو رہی ہیں اور ان غداران ازلی (یعنی مسلمین) کی وفاداری کا اطمینان دلایا جا رہا ہے حالانکہ بلا غداری غداروں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سزا بھگت رہے ہیں ۔ وقد مُنُوا بانشقاق الکلمة والتخاذل والتواکل ۔ آج کل طاغیہ (غاندی) کے مواعظ بھی رقت انگیز ہوتے ہیں پڑھا کیجیے ۔ یہ ملازمت پیشہ قوم نوکری سے محروم بھوکی مرجائے گی ۔ روزی کے جملہ ابواب قد سدّت فی وجوھھم . سموا للاسیاخ بحمل الحروب والسیوف ومنعوا الموحدین میں استصحاب المظالم فما ظنك بالسکاکین (۲) ۔ یوسف صاحب (۷) کے خطوط آتے رہتے ہیں مگر ہنوز میرا کوئی کام نہیں کیا ۔ خیال ہے کہ مئی میں جب تعطیلات ہوں گی بھوپال بڑودہ احمد آباد کے راستہ راجکوٹ جاؤں پھر ایک آدھ مہینہ کے لیے کراچی کا رنگ بھی دیکھوں پھر یا علی گڑھ آؤں یا کیا؟ اللہ کو معلوم ۔ بہت کچھ انحصار اس وقت کے احوال جاریہ پر ہے ۔ سندھ یونیورسٹی کا کچھ ٹھکانا نہیں معلوم ہوتا ۔ علی بخش نے ہنوز کراچی سے آپ کی کتابیں واپس نہیں کیں ۔

Prof. A.A. Memon M.University

Aligarh, India. 26-12-47

---

(۱) اجمیر میں محمد محمود میمن صاحب کا سسرال تھا ۔

(۲) آدمی اس کے ساتھ ہوتا ہے جسے وہ پسند کرتا ہے ۔

(۳) قاضی احمد میاں اختر جونا گڑھی، وفات ۶ / اگست ۱۹۵۵ء حیدر آباد سندھ

(۴) ترجمہ: جہاں تک گہوارۂ علم دہلی کا تعلق ہے! سو اس کے متعلق کچھ نہ پوچھو بس اللہ سے مغفرت طلب کرو اور صبر کرو ۔ یہاں اسلام کا کوئی نشان تک باقی نہ رہا ۔ سکھوں نے اس کی مسجدوں پر قبضہ کرلیا اور مسلمانوں کے لیے قدم رکھنے کی جگہ تک نہ رہی ۔ کوئی دن ایسا نہ گزرتا تھا کہ پیدل چلنے والوں کے پیٹ نہ چیرے جاتے ہوں اور سواروں کو ذبح نہ کیا جاتا ہو اور ان کی لاشیں ٹرینوں کی کھڑکیوں سے نہ پھینکی جاتی ہوں ۔ مشرقی پنجاب میں کوئی توحید کا نام لیوا تک نہ رہا حالانکہ وہاں ساٹھ لاکھ سے زائد مسلمان تھے، وہ سب کے سب سکھوں اور بت پرستوں کے درمیان پس کررہ گئے ۔

(۵) ترجمہ: مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے، ان کے سرکردہ افراد اس انجام سے خوفزدہ کردیے گئے ۔ ان کا اسلام اور ایمان ان کے دلوں میں مردہ ہوکررہ گیا ۔

(۶) اور ان کے سارے دروازے ان کے سامنے مسدود کردیے گئے ۔ سکھوں کو سامانِ صرف رکھنے کی کھلی اجازت ہے جب کہ مسلمانوں کے ہتھیار رکھنا تو کجا اپنی حفاظت کرنا بھی ممنوع تھا ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷) ڈاکٹر سیّد محمد یوسف علامہ میمن کے عزیز شاگرد۔

(۱۲)

عزیزی اسعدکم اللہ بتقواہ

Memon Store
Tilak Incline
Hyderabad (Sind)
13-7-48

مورخہ ۲۴ رجون پیش نظر ہے۔ میانی روڈ حیدرآباد کے ایک چھوٹے مکان میں جو لب سڑک ہے مقیم ہوں۔ جامعہ عربیہ کے مولوی امیر احمد (۱) سے ملا ہوں۔ یہاں علمی ادبی اور تاریخی مذاق کے آدمیوں کا فقدان ہے۔ ابھی تو یکم نومبر کو علیگڑھ میں حاضری ہے پھر آئندہ یہاں یا کراچی میں راجکوٹ یا علیگڑھ کے مکان کے مبادلہ کی سوچوں گا۔ کلکتہ کے پرچہ کے لیے تاریخ ابن الاثیر و ابن خلدون کی ضرورت تھی جو یہاں اور کراچی میں بھی نہ ملیں اس لیے پرچہ ہاتھ سے گیا۔ حکومتِ ہند پاکستان میں تنخواہیں نہیں بھیجنا چاہتی یہاں ہندوستانی مہاجروں کی کثرت سے اردو مادری سی بنی جارہی ہے۔ ضروریاتِ زندگی بمقابلہ ہند بہت اچھی ملتی ہیں صحت بھی نسبتاً بہت بہتر رہتی ہے۔ الغرض علیگڑھ کے مقابلہ میں بہت بہتر ہے۔ التاریخ یعید نفسہ (۲) پہلے بھی تو الھند و السند کہتے تھے اور اب ہندوستان و پاکستان ہے کوئی نئی بات نہیں البتہ محمد علی جینا کے بعد کوئی لیڈر نظر نہیں آتا خدا خیر کرے (۳)۔ ۲۴-۲۷ رجون کراچی گیا تھا داؤد پوتہ و حلیم صاحب سے ملا آج کل عربی سفراء کی وجہ سے افسروں میں عربی بولنے کا معمولی چرچا ہے۔ حسن اعظمی (۴) ہر کہیں ترجمانی کرتے پھرتے ہیں۔ اعلیٰ عربی تحقیقات کی طرف ابھی میلان نہیں کہ سیاسی مسائل درپیش ہیں۔ ہجرت نے بحر سندھ میں تموج پیدا کردیا ہے جو ایک عرصہ بعد بیٹھے گا۔ شاید اس عرصہ میں پرانے علماء ختم بھی ہوجائیں۔ ڈان ۲۰ رجون میں بسلسلہ کانفرنس آزادی مطابع آپ کی تصویر چھپی تھی۔ کراچی کی علیحدگی کا قصہ قضی الامر الذی فیہ تستفتیان (۵) خبر کان میں داخل ہوا۔ آخر پاکستان ہوا میں تو معلق کیا ہوتا؟ البتہ اس سلسلہ میں اگر کوئی بیہودگی ہوئی ہے تو افسوس ضرور ہے۔ سیّد غلام مصطفیٰ ابھی نہیں پہنچے آپ کی موجودگی بہت دلچسپی پیدا کرتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر گر ۴۹ء میں سہی۔مفضلیات لایل کی قیمت ۱۱۷ روپیہ گراں نہیں پہلے بھی ۶-۷ پونڈ کی تھی۔ ڈاکٹر یوسف کے خط میں میں نے آپ کا تذکرہ کیا ہے وہ بھی شاید ۴۹ء میں واپس آسکیں۔یہاں کے گورنمنٹ کالج میں بدرالدین خیر پور لیکچرر ہیں۔پروفیسر طاہر علی (۶) جونا گڑھ سے اسی میں لیکچرر ہو کر آئے ہیں آپ کو بہت یاد کرتے ہیں۔اب تو کچھ ہنود بھی لوٹ رہے ہیں آخر وطن کی کشش ہے۔۴ر جولائی کو افسوس آپ کا مکالمہ ریڈیو سننا رہ گیا۔ہندوستان میں ضروریات زیادہ گریاں ہیں اور نایاب۔چاہتا ہوں علیگڑھ کے قیام کے لیے اتنی مدت ملے کہ وہاں کے سامان وغیرہ کا تیا پانچہ کر سکوں اسی طرح راجکوٹ کا۔مگر پہلے سندھ کے قیام کا سامان ضروری ہے۔القصہ ابھی ۴ مہینہ تک کچھ نہ ہو سکے گا۔حکومتِ ہند مسلمانوں کو نہ عزت سے ادھر آنے دیتی ہے نہ وہاں خیریت سے رہنے دیتی۔اب تو آنے جانے پر بھی پابندیاں بڑھتی جارہی ہیں اور حیدر آباد کے سلسلہ میں جملہ مسلمان موردِ تہمت بنے جارہے ہیں اب سمجھ میں آیا **اطعمھم من جوع وامنھم من خوف** (۷) کی تفسیر۔مرآۃ الزمان، اعیان الاعیان مل جائیں تو میرے لیے لے لیں۔ ابھی مصر سے **الشعر والشعراء المفضلیات، معجم ما استعجم** وغیرہ کے نئے تجارتی ایڈیشن آئے ہیں وہاں بھی کتابیں بے حد گراں ہوئی جارہی ہیں۔وفد کشمیر آیا ہوا ہے نگاہیں ادھر ہی اٹھی ہیں۔محمد سعید (۸) نے تلک چاڑھی میں ''میمن اسٹورس'' دکان لگالی ہے۔محمود مئی سے منٹگمری گورنمنٹ کالج میں لیکچرر جغرافیہ ہیں ان دنوں چھٹی ہے۔الغرض: کچھ دنوں گر زندگانی اور ہے ہم نے اپنے جی میں ٹھانی اور ہے۔رمضان نے **صفدت الشیاطین** کی بجائے ہمیں پابستہ کر دیا ہے شاید کراچی لاہور وغیرہ کی سوچوں مگر اب یہ عمر نئی مہم لے کر ہر کہیں گھومنے کے لیے موزوں نہیں اور الحمد للہ گزر رہی ہے۔کوئی خاص بات قابلِ ذکر یاد نہیں پڑتی۔ہاں یہ جانیے حیدر آباد میں میمن مہاجر ۸ ہزار ہیں اور کراچی میں اور زیادہ۔

والسلام

میمن عبدالعزیز

---

(۱) مخدوم امیر احمد (مترجم چچ نامہ) عربی زبان کے عالم، جن کا قیام حیدر آباد (سندھ) میں تھا۔ان کا انتقال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مورخہ ۲۶ رفروری ۱۹۷۱ء کو ہوا۔

(۲) یعنی تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔

(۳) علامہ میمن کی یہ پیشین گوئی کافی حد تک پوری ہوئی۔

(۴) پروفیسر حسن الاعظمی ماڈرن عربک کالج کراچی کے بانی تھے جنھوں نے عربی زبان میں تقریباً سو کتب لکھیں۔ ان کی زیادہ تر کتب مصر سے شائع ہوئیں۔ ان کا تعلق اعظم گڑھ سے تھا۔

(۵) ترجمہ: فیصلہ ہوگیا اس بات کا جو تم پوچھ رہے تھے (یوسف:۴۱)

(۶) پروفیسر وائی ایس طاہر علی کا ذکر گزشتہ صفحات میں گزر چکا۔

(۷) ترجمہ: انھیں بھوک سے بچا کر کھانے کو دیا اور خوف سے بچا کر امن دیا (قریش:۴)

(۸) علامہ میمن کے منجھلے صاحبزادے۔

(۱۳)

عزیزی وعلیکم السلام ۸-۱-۵۱

کرم نامہ ملا۔ یادفرمائی کا ممنون ہوں۔ فی الواقع آپ کے گزشتہ خط کا جواب دینا رہ گیا ولے، دسواں مہینہ گزر رہا ہے۔ ۱۹ رجنوری سے نمائش ہو رہی ہے۔ مختار الدین آرزو بسلسلۂ ریسرچ مصروف۔ باقی کھاتے پیتے ہیں، افکار کا انبار ہے زمیں جنبد نہ جنبد گل محمد۔ دل میں اب نوکری کا کوئی خیال نہیں، گزشتہ ۳۷ سال (از نومبر ۱۳ء) کا خدا کو حساب دینا ہے۔ چند سال اس کے بھی چاہئیں۔ آخر یہ ہائے ہائے کب تک؟

آپ کی تحقیق دیبل (۱) نے دلوں کو گرما دیا۔ کاش میں بھی اخوان الصفا کی اس جماعت میں ہوتا فافوز فوزاً عظیما۔ نام بردہ حضرات کعقد الثریا سب میرے کرم فرما ہیں اور علم و ادب کے درخشاں ستارے۔

تَباشَرَ قلبي في قدومي عليهم وبالسير روحي يوم تسرى اليهم

وفي حِلتي يعصفو مقامي وحُبذا مقامٌ به حطّ الرجال لديهم

استغفر اللّٰه باسراع ما اثبتّ ما نقضتُ آنفا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر داؤد پوتہ، اختر، ناظم، ہاشمی صاحبان، مولوی قمر الدین کہاں ہیں ـ سیّد اختر امام (۲) سیلون بڑے زندہ دل ادیب ہیں ـ ہاں میں نے دیکھا تھا وہ لے ـ ڈاکٹر عبدالمعید خان نے مجھے اس کا کوئی نسخہ نہیں بھیجا ـ درانی سے میری کل ہی ملاقات ہوئی (۳) ـ متوفاۃ سکینہ بانو منجھلی لڑکی ہے (۴) رحمہا اللّٰہ ـ

اردو کالج کے سلسلہ میں میں اپنے اختر کا بڑا شکر گزار ہوں کہ یحبّ لاخیہ مایحبّ لنفسہ ـ (۵) بدنصیبی ہے کہ میں اس سے مستفید نہیں ہوسکتا ـ مع الاسف

هل لعذری الی الهمام ابی الفضل قبولٌ سَوادُ عینی مداوه

اپنے جملہ معاذیر میں نے ان کو لکھ بھیجے تھے ـ مجھے بہ ہر حال آئندہ دو تین ماہ میں سوراشٹر اور پھرج کا خیال دامن گیر ہے وفقنی اللّٰہ ـ خدا آپ سے و دیگر اصدقاء سے ملائے گا ضرور ـ میں نے محمود کو بلایا تھا مگر اس نے یوپی کے فرسودہ حِیَل چلنے شروع کیے ـ آپ اس سے ارادۃً ملیے اور اس کو والدین کا حق اور ان کی آواز پر لبیک کہنا سکھائیے ـ آج کل اولاد کا یہ حال ہے ـ بدستِ خسر فروخت شد ـ

خط ضرور لکھا کیجیے ـ یہاں کی عربی ختم شد فانّا للّٰہ

والسلام

میمن

آپ صاحبان کا زمانہ یاد رہے گا ـ

---

(۱) ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ کا دیبل سے متعلق مضمون حیدر آباد دکن کے معروف علمی رسالے Islamic Culture بابت جولائی ۱۹۵۲ء میں شائع ہوا ـ

(۲) ڈاکٹر سیّد اختر امام، علامہ میمن کے شاگرد اور سابق صدر شعبۂ عربی سیلون یونیورسٹی ـ حالات کے لیے ملاحظہ فرمائیں باب نمبر ۱۳ "تلامذہ" ـ

(۳) عبید اللہ درانی، علی گڑھ انجینئرنگ کالج کے بانیوں میں تھے ـ تقسیم کے بعد پشاور منتقل ہو گئے اور وہاں انجینئرنگ کالج قائم کیا ـ ہومیو پیتھک طریقۂ علاج کے ماہر تھے اور تصوف کی جانب رجحان تھا ـ آخری عمر میں سوات منتقل ہو گئے جہاں ایک خانقاہ بھی قائم کی ـ انتقال ۹ رجون ۱۹۹۰ء کو بونیر (سوات) میں ہوا ـ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) یعنی علامہ میمن کی صاحبزادی سکینہ بانو۔

(۵) ترجمہ ''مسلمان وہی ہے جو اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند کرے جو خود اپنے لیے پسند کرتا ہے۔(حدیث)

(۱۴)

عزیزی! السلام علیکم ۵۲-۱۱-۱۸

دعا ہے آپ مع متعلقین بخیر و خوبی ہوں۔اختر صاحب کے خط سے آپ کی یاد تازہ ہوگئی۔

آج التنبیہات (۱) برائے طبع مصر بھیج رہا ہوں۔مختار الدین احمد آرزو کو آج کل الحماسة البصرية پر ڈاکٹریٹ ملنے والی ہے۔افسوس یہاں سے آپ کی درخواست کا کوئی جواب نہ ملا۔ یہاں کا دفتری نظام کیسا ڈھیلا ہے!!!

میں نے بارہا ڈاکٹر ہالی پوتہ صاحب (۲) کو عبدالغفور ٹرسٹ سیلون کے بل (Rs.221/-) کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی مگر کوئی جواب نہ دیا۔اپنے مورخہ ۲۱ راگست میں لکھتے ہیں (سیلون میں عبدالغفور والوں سے اب تک کہا ہے ان کو لکھتا ہوں) مگر اس مراسلت کا نتیجہ نہ معلوم ہوا۔

اس واقعہ کو ایک برس ہوا چاہتا ہے میں نے ۱۶ راکتوبر کو ڈاکٹر صاحب کو خط لکھا تھا اس کا جواب بھی گول۔

اب آپ کو تکلیف دے رہا ہوں۔

میں نے خود بھی عبدالغفور ٹرسٹ کو ایک کارڈ لکھا تھا جس کا کوئی جواب نہ ملا۔

ہاں یہ تو لکھیے کہ وہاں آپ کے پاس کوئی مکان تو ہوگا؟ میں وہاں چند روز کے لیے آنا چاہتا ہوں۔وہ شہر سے کتنا دور ہوگا میں اپنے لوگوں کو زحمت دینا نہیں چاہتا۔اس کارڈ کا فوری جواب عنایت ہو۔والسلام علیکم وعلی زمیلکم

الداعی

میمن عبدالعزیز

یونیورسٹی علیگڑھ (بھارت)

اشد تاکید ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱)یعنی التنبیهات علی اغالیط الرواۃ جوعلامہ میمن کی تحقیق کے بعد ۱۹۶۷ء میں قاہرہ سے شائع ہوئی۔

(۲)ڈاکٹر عبدالواحد ہالیپوتہ سابق ڈائریکٹر ادارۂ تحقیقات اسلامی اسلام آباد، جو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے طالب علم رہے۔وفات ۵؍فروری ۲۰۰۱ء۔

(۱۵)

مکرم !وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ ۵۴/۲/۲۴م

پرسوں آپ کا خط ملا غنیمت ہے کہ آپ نے یاد تو کر لیا۔اپنے اعزہ کثرت سے فراموش کرتے جارہے ہیں۔الا من عصمهم الله۔زندگی سراسر غیر دلچسپ اور برباد ہے۔آپ کی علمی فتوحات کا حال پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی۔شاید ہم مئی میں دہاں ہوں۔اختر صاحب کے کرم نامہ کا جواب لکھ چکا ہوں۔یہ معلوم کر کے بڑی خوش ہوئی کہ آپ کی یونیورسٹی کی تعمیر کا اچھا سامان ہو رہا ہے۔یقین مانیے میں آپ کے قرب ہی کا متمنی تھا کہ علی ان قرب الدار خیر من البعد۔(۱)

خود آپ ہی سوچیے کہ ابتدائی گریڈ نوعمروں کے لیے ہوسکتا تھا میں نے یہاں ہالی پوتہ صاحب کو اچھی طرح سمجھا دیا تھا کہ ہزار پر ممکن ہے۔ممکن تھا اس طرح دو تین سال گزر جاتے وبس ! کراچی کا قصہ تو مارچ پر ٹالا گیا تھا وما هو ببعید (۲)۔یہ کام تو آپ صاحبان کا تھا کہ ح (۳) سے ملتے تو ان کے ہوش ٹھکانے لگتے کہ ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے۔

کچھ پتہ چلائیے کہ اب ان کا انتخاب ہو سکے گا یا نہیں نیز یہ کہ عربی کا قصہ وہ خود اسی ٹرم میں یعنی اپریل سے پہلے طے کریں گے یا کیا؟ نیز ہمارے لیے کہاں تک گنجائش ہے۔غالباً کمیٹی ہنوز نہیں بلائی گئی۔آپ کو یہ سب کچھ کراچی یونیورسٹی کے لائبریرین عبدالمعید سے معلوم ہو سکے گا۔

یہاں لین کی عربک انگلش لیکسیکان (۱۰۰۰ اروپیہ) ۸ مجلد کامل اور تاریخ طبری لیدن کامل ۱۵ جلد فروختنی ہیں۔بے حد نایاب ہیں۔طبری ۵۰ روپیہ پر میں اپنے ساتھ (۱۱۰۰) لا سکتا ہوں یعنی کل ۱۱۵۰۔بے حد نایاب ہے اور اس کی یہ قیمت زیادہ نہیں۔لین میں خفیف غبار الا رمنہ ہے اس لیے قیمت کچھ کم ہو سکے گی۔جواب دیجیے۔کلیات حمل یعنی چہ؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۴/۲/۵۴ء

مکرم! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

برسوں تک آپکا خط ملا۔ غنیمت ہے کہ آپ نے یاد تو کر لیا۔ ورنہ دوست [illegible] فراموش کرتے جا رہے ہیں۔ الا من عصمہم اللہ۔ زندگی سراسر غیر دلچسپ اور بے مزہ ہے۔ آپکی علمی فتوحات کا حال پڑھکر بڑی خوشی ہوئی۔ [illegible] ہوں۔ اختر صاحب کے رسالہ کا جواب لکھ چکا ہوں۔ یہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی کہ آپکی [illegible] کا اچھا سا بندوبست ہو گیا ہے۔ یقین مانئے میں آپکے قرب ہی کا متمنی تھا کہ علی ان قرب الدار خیر من البعد

خود آپ ہی سوچئے کہ ابتدائی [illegible] کیلئے ہو سکتا تھا [illegible] تو اچھی طرح سمجھا رہا تھا کہ [illegible] ممکن ہے۔ ممکن تھا اسطرح دو تین سال گذر جاتے [illegible]! کراچی کا قصہ تو مارچ میں [illegible] گیا تھا [illegible] یہ کام تو آپ صاحبان کا تھا [illegible] سے ملئے تو اونکے [illegible] ٹھکانے لگے کہ [illegible] ہمارے بس میں یہاں کیسے

کچھ پتہ چلا ہے کہ اب [illegible] کا انتخاب ہو سکیگا یا نہیں [illegible] خود وہ اسی ٹرم میں [illegible] اپریل سے پہلے [illegible] کرینگے یا [illegible] غالباً کسی نتیجہ پر نہیں پہنچی [illegible] آپکو سب کچھ کراچی یونیورسٹی کے [illegible] سے معلوم ہو سکیگا۔

یہاں لین کی عربک انگلش لیکسیکن ۸ جلد کامل اور تاریخ طبری لیدن کامل ۱۵ جلد فروختنی ہیں۔ [illegible] 1050 روپیہ [illegible] طبری ۵۰ روپیہ [illegible] 1100 [illegible] یعنی کل 1150۔ [illegible] قیمت زیادہ نہیں۔ [illegible] خفیف غبار آلود ہے اسلئے قیمت کچھ کم ہو سکیگی۔ جواب دیجئے۔

کلیات [illegible] بھیجی ہے؟

سلامتی [illegible] باری [illegible]

ابھی ابھی اختر صاحب کا [illegible] ملا۔ [illegible] دیکھ لیجئے

[illegible]

علامہ میمن کا مکتوب بنام ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۵۴ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلاطین سمہ بارک اللہ

ابھی ابھی اختر صاحب کا ہوائیہ ملا۔ اس کا جواب دیکھ لیجیے۔

والسلام

میمن

---

(۱) ترجمہ: گھر کی قربت دوری سے بہتر ہے۔

(۲) ترجمہ: وہ کوئی ایسا دور نہیں۔

(۳) اشارہ غالباً پروفیسر ابوبکر حلیم کی جانب ہے۔

(۱۶)

29-4-54

عزیزی اسعدکم اللہ وکرّم وعلیکم السلام

مورخہ ۲۲ کل ملا۔ آپ کی ایکسکریشن کا کچھ مستور حال اختر صاحب نے لکھا تھا افسوس! یـالیتنی کنتُ معهُم فافوزُ فوزاً عظیما۔ اس عمر پر میرا مستقبل کی امیدیں لگانا خیالِ خام تو نہیں؟ عزائم کی عزیمت کا حال انھوں نے ڈاکٹر یوسف سیلون کو بھی لکھا تھا، وہ خط بعینہٖ مجھے بھیج دیا تھا۔ کمیٹی کی تاریخ کا ہنوز کسی نے کچھ نہیں لکھا۔ پیر جھنڈا کے مکتبے میں زیادہ تر مصر و ظاہریہ دمشق کی کتب کی نقلیں ہیں و قد طبع بعضها الّا انها علیٰ علاّقها و نفس ذخر بالسند انّك خیر من تفاریق العصا

میں ایڈورڈز کالج پشاور میں ساڑھے سات سال سنہ ۱۳ تا ۲۰ء رہا تھا۔ مولوی عبدالرحیم کے کیٹولاگ کے آخر میں دو تین صفحے تصحیحات کے بقلم بندہ چھپے ہیں، مجھے عبدالعزیز خان لکھا ہے آخر خوانین ہمارے بھائی تو ہیں (۱)!

امّالی القالی قرن رابع دیکھنے کو جی چاہتا ہے۔ عجائب الاشعار للشیزری کے سلسلہ میں لائبریرین سے طویل مکاتبت رہی تھی وہ علی گڑھ میں آکر کام کرنا چاہتے تھے مگر پھر آں قدح بشکست وآں ساقی نماند بساط ہی الٹ گئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حُمل مخففانہ مشہور حُمل بن منذر الفرازی اخو حذیفة صاحب حرب واحسن والغبراء بہت مشہور ہے۔
پارسال آتے ہوئے نذیر احمد لائبریرین کے ساتھ چند گھنٹے گزارے تھے۔

اختر صاحب کے لیے تاریخ الطبری لیدن ۱۵ جلد بقیمت 1150 مخصوص ہے مگر لین کی لیکسیکان ۸ جلد وفیھا غبار الّا رقته خفیف غیر مضر کا گاہک ڈھونڈیے و ثمنه من الالف الیٰ ۸۰۵ علی الاقل و یکونان معی اذ اصل الیك فی نحو ۲۳ مایو فهل تکون هناك اذ ذاك حتّی تووینی فی ماواك و اشكرك سلفا.

کراچی میں کوئی حاجی انیس الرحمٰن میموریل سوسائٹی P.B.No.7230 صدر مجھ سے مکاتبت کر رہے ہیں، ان سے جلد ملیے و اخبرنی حالهم و مبلغ ماجمعوه من المال للجنّتهم ولا تَعِدهم من قبلی بشیء غیر ان تستخبرهم و توقفهم بجایة امری و مبلغ مجهو داتی فی العلم. انتظار رہے گا۔ اگر ہو سکے تو اس کے قریب ہی میرے بہنوئی یوسف قاسم مارفانی جمشید روڈ قریب مزار مولوی شبیر احمد عثمانی سے بھی مل لیجیے۔

و اهنّئك علیٰ فتوحك العلمیّة و وفقك اللّٰه لامثالها

لمثل هذا کنت اُحسیك الحُسا

والسلام من الداعی بالسعادة

---

(۱) فہرست مخطوطات اسلامیہ کالج پشاور کے آخر میں علامہ میمن کے قلم سے تصحیحات و اضافات کے لیے ملاحظہ فرمائیں باب نمبر ۴۔

(۱۷)

مکرم جناب ڈاکٹر صاحب

السلام علیکم

اسٹیشن کی مختصر ملاقات سے سیری نہیں ہوئی۔ کراچی آنا ہو تو وقت نکالیے۔ یہاں صحت فاسد رہتی ہے پھر مکان کے لا ینحل مسئلہ نے کہیں کا نہ رکھا۔ ہمارا ارادہ یعنی لے دے کر (المیمنی) دیگر پیچ ہے۔ کمیٹی کے جلسہ پر سب کچھ موقوف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتح نامہ سندھ کا حقیقی معنوں میں یہی علمی ایڈیشن ہے(۱) ویـــا لیـــت کـــان بالفارسیة او الاردو وانّما قلل من فائدته لو انّه بالسندية فتفهم (۲) ۔پھر کمر ہمت کسیے اور ایک اور ایڈیشن نکالیے وفقکم اللّٰہ۔

ہاں اب وقت ہے۔۱۵-۲۰ روز میں گھی کا ایک کنستر منگا دیجیے ضرور! پہنچانے کی دردِسری بھی اپنے سر ہی لیجیے۔میں چچ نامہ اور معصومی کے فروختنی نسخے لایا ہوں ولم تصل بُعد۔

سعید کی والدہ کو چند چیزیں بھیجنے کی ہدایت کی ہے۔اگر آپ یا اختر صاحب (۳) آرہے ہوں تو ساتھ لیتے آئیں۔

کیا آپ یا اختر کسی قریبی زمانے میں آرہے ہیں؟

میاں شریف (۴) کو ابویت اور آپ کو جدیت مبارک۔

دیگر احباب کو سلام

میمن عبدالعزیز

گجرات نگر ۵۹۸ جمشید کوارٹرس کراچی ۵

۲۶/مارچ ۵۵ء

---

(۱) فتح نامۂ سندھ (چچ نامہ) کے سندھی ترجمہ کی جانب اشارہ ہے جسے ڈاکٹر بلوچ نے بڑی محنت سے مرتب کیا اور اسے سندھی ادبی بورڈ حیدرآباد نے ۱۹۵۴ء میں شائع کیا۔

(۲) یعنی ''کاش یہ فارسی یا اردو میں ہوتا کیونکہ سندھی نسخہ سے بہت کم فائدہ اٹھانا ممکن ہے،اب خود سمجھ لیں''۔

(۳) قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی (وفات ۶/اگست ۱۹۵۵ء) جو حیدرآباد میں مقیم تھے اور شعبۂ تاریخ اسلامی سندھ یونیورسٹی کے سربراہ تھے۔(۴) ڈاکٹر بلوچ کے سب سے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر محمد شریف بلوچ۔

(۱۸)

عزیز مکرم السلام علیکم

مدتیں گزریں آپ کو سندھی چچ نامہ کی تعلیقات پر مبارکباد دی تھی۔اختر صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ کارڈ آپ کو مل گیا تھا۔یہ بھی معلوم ہوا کہ میری کتابوں کا بکس آپ کے حوالے کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا ہے میں نے آپ سے ایفائے عہد کی امید رکھی تھی۔اب سنیے ہم بہادر آباد (بہادر یار جنگ ہاؤسنگ سوسائٹی بلاک ۳ مکان نمبر ۲۲۱ کراچی ۔۵) میں منتقل ہو گئے ہیں۔صدر سے بس نمبر ۴ ے ہمارے ہاں پہنچاتی ہے۔میرے پاس ہی ٹھہرا کیجیے مگر یاد رکھیے والدا (۱) نہ کھاتا ہوں نہ کھلاؤں گا۔ایک کنستر کا جلد سامان کیجیے۔

میرا مکتبہ نصف پہنچا ہے اور نصف راستے میں ہے (۲)۔میرا ابھی وہاں آنا ممکن نہیں حالانکہ وہاں کے سامان کی اشد ضرورت ہے۔

والسلام علیکم وعلی شریفکم

الداعی

میمن عبدالعزیز

۲۲۱/۳ بہادر آباد

کراچی ۔۵

---

(۱) علامہ میمن ہمیشہ ڈالڈا کو والدا لکھتے تھے۔

(۲) علامہ میمن کا کتب خانہ کئی قسطوں میں علی گڑھ سے کراچی پہنچا۔

(۱۹)

مکرم حضرت بلوچ صاحب

السلام علیکم

سعید (۱) کے سامنے آپ کا خط ۱۲ر مئی ملا تھا۔جواب لکھا کہ سعید دستی دے دے گا لیکن اس کو دینا رہ گیا۔

آج خالد صاحب کے خط نے یاد تازہ کر دی۔ہندوستان بیاد نیل افتاد قاضی صاحب (۲) کے ہاں آپ نے جو ۳۸ کتابیں رکھی ہیں وہ شاید کل اٹھوا لوں۔پونے پانچ سیر گھی ختم شد قیمت سعید کو دے دی تھی۔یہاں ساڑھے ۴ روپیہ سیر کا بھاؤ ہے حنان احمد (۳) انبالہ وغیرہ۔امید تو یہی تھی کہ باہر سے کچھ ارزاں آئے۔خیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاضی صاحب سے معلوم ہوا کہ آپ نے میرے لیے کنستر منگوایا ہے۔ مجھے بھی اشد ضرورت ہے۔ اللہ کرے کوئی لانے والا مل جائے۔ ہاں مگر آپ یہ کیا کرتے ہیں کہ کبـــــرقِ خَاطِفٍ آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔

آنا ہے تو کیا آنا جانا ہے تو کیا جانا

اگر کبھی آیا تو شاید آپ ہی کے پاس ٹھہروں گا۔ کتابیں الماریوں میں لگا دیں۔

ہاں بھائی خالد صاحب (۴) نے تو دہشت انگیز ترقی کی ہے۔ کاش وہ نثر کو نظم پر مقدم رکھتے۔ اگر وہ دکھائیں تو میرا خط دیکھ لیں۔ و الباقی عند الملاقی

آپ کا

میمن عبدالعزیز

بہادر آباد ۲۲۱/۳

کراچی۔ ۵

---

(۱) علامہ میمن کے منجھلے صاحب زادے محمد سعید میمن جن کا حیدر آباد (سندھ) میں "میمن اسٹور" تھا۔

(۲) قاضی احمد میاں اختر جونا گڑھی۔

(۳) عبدالحنان، احمد اور انبالہ کراچی کے معروف مٹھائی فروش ہیں۔

(۴) معروف شاعر عبدالعزیز خالد (وفات: ۲۸ر جنوری ۲۰۱۰ء لاہور) جنھوں نے علامہ میمن سے عربی زبان و ادب کے حوالے سے استفادہ کیا تھا۔ عبدالعزیز خالد کی علامہ میمن کی یاد میں نظم کے لیے ملاحظہ فرمائیں باب نمبر ۱۴۔

(۲۰)

مکرم جناب ڈاکٹر نبی بخش صاحب

السلام علیکم مزاج شریف

یہاں آکر مجھے وہی فکر لاحق رہی جس کا زبانی تذکرہ کر دیا تھا اور آپ نے پوری امداد کا وعدہ بھی کیا تھا۔ سنا ہے لیکچرار کا ڈان (۱) میں اشتہار آنے والا ہے۔ کیا اس صورت میں دقت بڑھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ جائے گی؟ جبکہ قرشیہ کا انتخاب بلا سابق اعلان کیا گیا تھا۔

یہ سطریں یاد دہانی کے لیے لکھ رہا ہوں اور کہ کراچی کی ہوا میں عمر (۲) کی والدہ کا برا حال ہو گیا ہے اور میرا بھی۔ اب کراچی سے ہجرت کرنا لازم ہو گیا ہے ورنہ عمر کے لیے یہاں بھی کچھ نہ کچھ ہونا ممکن تھا۔ والسلام

خیر سگال

میمن عبدالعزیز

کراچی

۷-۱۰-۶۱

---

(۱) کراچی سے شائع ہونے والا معروف انگریزی روزنامہ DAWN

(۲) علامہ میمن کی اہلیہ محترمہ۔

(۲۱)

عزیزی حرسکم اللہ ۲۴-۵-۷۲

۶ رمئی سے تا ایں دم کتاب الھند وغیرہ سرہانے پڑی ہیں۔ عضد الدولہ کی کتاب کا اس میں تو کہیں پتہ نہ چلا مگر مجلة معهدالمخطوطات جامعة الدول العربية مصر مئی ۱۹۵۷ء ص ۴۶ میں ہے کہ فخر الدین النصیری طہران کے کتب خانے میں (۱۰۲) كتاب في الهند صنّف لعضو الدولة الديلمي سنة ۱۰۸۲ (تاریخ نسخہ)۔ آپ کے لیے اس کو طہران سے حاصل کرنا ممکن ہو گا۔

كتاب الهند الايران شهری ص ٤، ٦٦، ۲۷۲

ابو يعقوب السجربایء ص ٤٩

يعقوب بن طارق ص ۳٦۱، ۲۹۸ راجع الفهرست

ابو سهل التفلسی ص ۳، ٥

تین مرتبہ ہند کو الٹ چکا۔ حافظہ نے بے وفائی کی۔ الحمد للہ اب کچھ ٹھیک ہوں مگر ضعیفی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناتوانی بڑھتی جارہی ہے۔ یہاں گرمی اور ہوا بھی ہے۔سنتا ہوں حیدرآباد میں سخت گرمی ہے۔

والسلام

آپ کا دعا گو

میمن عبدالعزیز

(۲۲)

مکرمی! کرمکم اللہ السلام علیکم

میں ۱۷ر ستمبر بروز پیر کے قریب آ سکتا ہوں اگر ۱۹ر کی شب گاڑی یہاں آ جائے تو صبح ساڑھے ۸ بجے حیدرآباد کو روانہ ہوسکیں گے۔فون میرے پڑوسی قدیر مدراسی کے گھر کیا جائے کہ میمن صاحب کو بتا دیجیے کہ فلاں وقت گاڑی آئے گی ان کو بتا دیں۔۱۲ بجے دوپہر سے ۴ بجے تک میں خود بھی فون سن سکوں گا۔

محمود کا فون نمبر ۲۴۴۳۶ ہے کہہ دیا جائے کہ یہ پیغام ان کو پہنچا دیا جائے یا ان کے گھر والوں کو۔

۱۷ر کی تاریخ میں کمی بیشی ہوسکتی ہے مگر مجھے اطلاع فوراً دی جائے۔شکریہ

والسلام

الداعی

میمن عبدالعزیز

۳/۲۲۱ بہادرآباد، کراچی

۱۳ر ستمبر ۷۳ء

(۲۳)

صدیقی دعاکم اللہ

۲۴ر اپریل ۷۴ء

۱۷ر اپریل کو والدہ محمود کو حیدرآباد پہنچایا گیا ہے۔ یہاں میں تنہا ہوں شاید آئندہ حیدرآباد پہنچوں۔

آپ کے خط کا انتظار رہا۔ دعا ہے سب بخیر و خوبی ہوں۔ آپ نے کرن تلک کا ذکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوالریحان کی کسی تالیف میں پایا ہے؟ضرور بتائیے!
میں نے کچھ پتہ لگایا ہے۔
والسلام

منتظر
میمن عبدالعزیز

(۲۴)

صدیقی !السلام علیکم ۱۰۔۵۔۷۴

ایک ہفتہ سے زیادہ ہوا کہ آپ کو کارڈ لکھا تھا پھر ۶رمئی کو آپ کے رجسٹرار صاحب کا رجسٹرڈ خط آیا۔ برائے طلب فہرست مکتبہ(۱)۔

ادھر میں نے بھی فہرست پر نظر ڈالنی شروع کی۔ دو تین دن میں دیکھ لوں گا اور پھر خود دستی پیش کروں گا۔

۱۷راپریل سے بیوی وہاں ہیں(۲)۔ یہاں میں تنہا ہوں۔ جون میں وہاں آؤں گا ان شاءاللہ۔

کتاب الھند پر نظر دوڑائی پانچ جگہ کرن تلک کا ذکر نوٹ کیا جو آپ کے لیے فائدہ سے خالی نہیں۔ضرور مقابلہ کیجیے۔صفحات کتاب الھند کرن تلک

۱۲۱

۳۶۶

۳۸۴

۴۱۰

۵۱۳

والسلام

جواب کا منتظر
میمن عبدالعزیز
بہادر آباد ۲۲۱/۳، کراچی ۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) علامہ میمن سے ان کا کتب خانہ سندھ یونیورسٹی خریدنا چاہتی تھی۔ اشارہ اسی جانب ہے۔

(۲) علامہ میمن کی اہلیہ عمر کے آخر دور میں بیٹوں کے پاس حیدرآباد میں قیام کرتی تھیں۔ اشارہ اسی جانب ہے۔

(۲۵)

صدیقی الکریم حرسکم اللہ

السلام علیکم

امید ہے کہ آپ بخیر و عافیت ۱۱ تک آسٹریلیا سے لوٹ آئے ہوں گے۔ آپ کے جانے کے بعد حافظ صاحب لائبریرین ۲۹/ جولائی کو آئے۔ ۲-۳ گھنٹے کام کیا اور شام کو لوٹ گئے۔ ان کو کوئی ہدایت نہ کی گئی تھی اور نہ ان کے ساتھ کوئی مددگار تھا۔

کام طویل ہے۔ دو تین آدمی لگے رہیں اور وہ بھی ایک مدت تک۔ یوں نظر آیا کہ ۳-۴ قسطوں میں کتابیں وہاں طرفین کی دیانت کے سہارے پہنچائی جائیں۔ حافظ صاحب وغیرہ کتابیں چیک کرتے رہیں اور اپنی فہرست بنائیں پھر میری فہرست سے مقابلہ کیا جائے اگر ضرورت ہو۔ اگر چیک کا معاملہ فوری ہو تو نصف کتابیں پہنچنے پر ادا کیا جا سکتا ہے۔ کتابیں پوری کرنے کی تحریر میں پیش کر سکتا ہوں۔ الغرض میری طرف سے کوئی تاخیر نہیں ہو گی۔ میں بہت نڈھال اور ناتواں ہوں۔ کام طویل معلوم ہوتا ہے، باہمت جوانوں کا کام ہے۔

میں یہاں بالکل تنہا ہوں۔ خدا کے سوا کوئی مددگار نہیں۔ آپ یکطرفہ رائے قائم کر کے اطلاع بخشیے۔ انتظار رہے گا۔

والسلام

الداعی

میمن عبدالعزیز

۲۲۱/۳ بہادر آباد

کراچی۔ ۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۶)

صدیقی الکریم۔رعاکم اللہ   ۲۹رمئی ۷۵ء

السلام علیکم

میں نے مورخہ ۲۷رمئی کے کارڈ میں لکھا تھا کہ میں کل پرسوں پھر چیکنگ شروع کروں گا۔ چنانچہ کل ۲۸ کو گھنٹہ بھر کام کیا مگر فہرست مرسلہ میں نمبر۲امعجم البلدان لپز یگ مطبوعہ کو غیر موجود ظاہر کیا ہے۔ ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ ایک صدی پیشتر چھپی تھی پہلے ہزار میں ملنا محال تھا اور اب تو ۲،ڈھائی ہزار پر ملنا بھی غنیمت ہے۔ تفتیش اشد ضروری ہے۔ مجھے چند اور معدومات کا بھی پتہ چلا جو موجود تھیں۔ کوشش کر رہا ہوں کہ وسط جون تک فارغ ہو جاؤں گا۔ اطلاعاً عرض ہے۔

والسلام

معجم البلدان سے ڈاکٹر یوسف ہمیشہ فائدہ اٹھاتے تھے۔

اصل فہرست میں غیر مندرجہ قیمت کتابوں پر بھی مطالبہ کیا ہے۔ میں نے تو اکثر مکررات بھی دیدی ہیں۔ ان چیزوں پر کوئی دعویٰ نہ تھا۔

عبدالعزیز میمن

۳/۲۲۱بہادرآباد، کراچی

(۲۷)

عزیزی   السلام علیکم

امید ہے کہ آپ بخیر وخوبی ہوں گے۔ میں نے بارہا حافظ محمد حارثی لائبریرین یونیورسٹی کو اپنی مُہر کی واپسی کے لیے تاکید کی اور آپ کو بھی زبانی اور تحریری کہا مگر ایک سال سے نہ کوئی جواب آیا، نہ مُہر پہنچی۔

مُہر اوروں کو بخش نہیں دی جایا کرتی۔ از راہِ کرم سخت تاکید سے بھجوایئے یا محمود یا محمد سعید (۱) کو دے دی جائے۔ سخت تاکید ہے۔

اشد ضروری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والسلام

الداعی

آپ کا
میمن عبدالعزیز
۲/۳۳۱ بہادر آباد
کراچی ۔۵

(۱) محمد محمود میمن اور محمد سعید میمن علامہ میمن کے صاحب زادے جوان دنوں حیدر آباد (سندھ) میں مقیم تھے۔

بنام ڈاکٹر زاہد علی (حیدر آباد دکن)

مکرم و معظم ڈاکٹر زاہد علی صاحب
پروفیسر نظام کالج حیدر آباد

صدیقی الکریم   السلام علیکم

ایک عرصے سے خیریت مزاج معلوم نہیں ہوئی رعاکم اللہ۔اس وقت ضرورت یہ پیش آئی ہے کہ ہمارے ہاں ریسرچ میں نبی بخش بلوچ ایک محنتی طالب العلم ہیں۔وہ السند والعرب پر اپنا مقالہ طیار کریں گے۔اس سلسلے میں جہاں بیسیوں مصادر سے کام لیا گیا ہے وہاں فاطمی داؤدی ادبیات میں جہاں جہاں ان کی الدعوت بالسند والدعاۃ و تاریخ السند و جغرافیتھا کے سلسلے میں چھوٹے بڑے جو حوالے آپ کی نظر میں ہوں، ازراہ کرم ان کے اقتباسات احوالات بھیج کر ممنون فرمائیں۔

ان کے طرق دعوت اور ابتدائی مراکز وغیرہ کے سلسلے میں بھی کچھ روشنی ڈالیں۔

آپ کے شکریے کے ساتھ ذکر کیا جائے گا۔والسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخلص

عبدالعزیز المیمنی

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

۱۲/مئی ۱۹۴۵ء

بنام ڈاکٹر عبدالواحد ہالی پوتہ

16-10-1952

صدیقی المکرم الدکتور عبدالواحد ہالی پوتہ حرسہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ورضوانہ مزاج شریف

۲۹ اگست ۱۹۵۲ء کو آپ نے سعید کا حق ادا کیا اور مجھے رسید بھیجی۔ میں نے سعید کو آپ کے لیے ایک خط بھیجا تھا، معلوم نہیں ان سے آپ تک پہنچا یا نہیں؟ ان سے مجھے فرض شناسی کی امید نہیں۔ اس میں عبدالغفور والوں سے مطالبہ کی تاکیدی درخواست تھی۔

الغرض کچھ عرصہ بعد آپ کا جواب نہ ملنے پر میں نے ۲۰/ستمبر کو انھیں براہ راست کارڈ لکھا جس کا انھوں نے آج تک کوئی جواب نہیں دیا۔

ان باتوں کو دو ماہ ہوا چاہتے ہیں، مجبوراً پھر آپ کو یاد دہانی کرتا ہوں۔ از راہ کرم بلا تاخیر آپ ان سے حسب ذیل بل کا مطالبہ کیجیے اور مجھے اطلاع بخشیے ضرور بالضرور

میں آئندہ کچھ ماہ میں آپ احباب کی ملاقات سے مشرف ہوں شاید

بل از اوقاف عبدالغفور ٹرسٹ کولمبو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالعزیز المیمنی
(Member Arabic Academy, Damascus)
PROF. & CHAIRMAN.

DEPARTMENT OF ARABIC,
MUSLIM UNIVERSITY,
ALIGARH (INDIA)

Dated 16-10-1952.

صدیقی الکرم الدکتور عبدالواحد ہالی پوتہ حرسہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ورضوانہ — مزاج شریف!

۲۹ راگست سنہ ۵۲ کو جب آپنے سیٹھ کو حق ادا کیا اور مجھے رسید بھیجی تبھی سعید کو آپکے لیے ایک خط بھیجا تھا معلوم نہیں اسے وہ آپ تک پہنچا بھی یا نہیں؟ اوسے مجھے فرض شناسی کی امید نہیں۔ اور میں عبدالغفور والوں سے مطالبہ کی تاکیدی درخواست تھی۔

الغرض کچھ عرصہ بعد آپکا جواب نہ ملنے پر چیف ۲۰ ستمبر کو اونہیں براہ راست کارڈ لکھا جسکا دونوں نے آجتک کوئی جواب نہیں دیا۔

ان باتوں کو دو ماہ ہوا جاتے ہیں۔ مجبوراً پھر آپکو یاد دہانی کرتا ہوں۔ ازراہ کرم بلا تاخیر آپ ان سے حسب ذیل بل کا مطالبہ کیجئے اور مجھے اطلاع بخشئے ضرور بالضرور!

ہیں آئندہ کچھ ماہ میں آپ احباب کی ملاقات سے مشرف ہوں شاید!

بل از اوقاف عبدالغفور ٹرسٹ کولمبو
کتب مرسلہ بدست ڈاکٹر ہالی پوتہ صاحب
تاریخ 4-1-51

فتح الباری	روپیہ 200-0-
مونس العشاق	10-
تلخیص ادب الکاتب	8-
تحفۃ المجاہدین	3-
میزان	221-0-0

مبلغ دو صد اکیس روپیہ فقط

میمن عبدالعزیز پروفیسر (اعزازی) مسلم یونیورسٹی علیگڑھ ۱۶ اکتوبر سنہ ۵۲

علامہ میمن کا مکتوب بنام ڈاکٹر عبدالواحد ہالیپوتہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتب مرسلہ بدست عبدالواحد ہالی پوتہ صاحب

بتاریخ 4-1-52

فتح الباری	200 روپیہ
مونس العشّاق	10
تلخیص الادب	8
تحفة المجاهدين	3
میزان مبلغ	221 دوصد اکیس روپیہ فقط

میمن عبدالعزیز پروفیسر (اعزازی) مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۲ء

بلوچ صاحب کو دکھا دیں

دعا ہے ڈاکٹر بلوچ خوش وخرم رہیں۔ان کا انھی دنوں ایک خط آیا تھا پھر سنّاٹا ہے۔میرے بہت بہت سلام کہیے اور کہ وہ فراموش نہ کریں وقتاً فوقتاً یاد کرتے رہیں۔

آج کل ان کے مشاغل کیا ہیں؟

یہاں کا کیا حال لکھوں

وغرفة تخرقها الرياح

لا صخبٌ ولا صياح

محض یہی اور پھر اپنی بدنصیبی اور اور ....

ڈاکٹر یوسف مصر کا تعلق ختم کرنے پر مجبور ہیں اور اپنے ہاں ان کے لیے کوئی راستہ نکالیے

والسلام من الداعی عبدالعزیز المیمنی بعلیگڑھ الہند

۵۲/۱۰/۱۶م

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنام پیر الٰہی بخش، سابق وزیر تعلیم سندھ

۱۹/مئی ۱۹۴۵ء

معظم ومحترم جناب والا القاب پیر الٰہی بخش صاحب

وزیر تعلیم سندھ، زاد فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بغیر سابقہ تعارف کے، میں آپ کو تصدیع دینے کی جسارت کر رہا ہوں۔

آج عزیزی مولوی نبی بخش بلوچ ایم اے ایل ایل بی، ریسرچ اسکالر نے مجھے آپ کا کرم نامہ اور مکرم ڈاکٹر امیر حسن صاحب پرنسپل کا خط بیک وقت دکھائے۔ اس لیے میں نے ضروری سمجھا کہ بلوچ صاحب کے مضمون پر قدرے روشنی ڈالی جائے۔

"سندھ زیرِ عرب" پر انتہائی عرق ریزی سے یہ ریسرچ سوا دو سال سے جاری ہے، کوئی آٹھ ماہ اور رہتے ہیں۔ میں جانتا ہوں ہندوستان میں آج تک گو سندھ وعرب پر متعدد کتابیں مسلمانوں اور غیر مسلموں نے لکھی ہیں مگر کسی نے اتنی جاں فشانی سے عربی ادبیات کے پوشیدہ گوشوں سے یہ مواد نہیں نکالا جس کا کھوج لگانا بلوچ کے نصیب میں تھا۔ میں کاٹھیاواڑی میمن ہوں، مگر اس کام کی تکمیل کے لیے بے تاب ہوں، مگر آپ کا ،بلوچ صاحب کا تو سب کچھ سندھ ہے ز فِیھا تَموتون و مِنھا تُخرجون۔ اگر اسی طرح آپ کی توجہ شاملِ حال رہی تو ملازمت تو پھر بھی مل رہے گی مگر یہ کام روزمرّہ نہیں ہوا کرتے۔

محض سندھ اور سندھ کے لیے میری آپ سے التماس ہے کہ آٹھ ماہ کے لیے کوئی عارضی انتظام کر لیجیے، پھر بلوچ کو میں آپ کے حوالے کر دوں گا۔ اس سلسلے میں آپ کو عارضی ضرورت پوری کرنے کے لیے بہت سے آدمی مل جائیں گے۔

آپ کو سندھ کا واسطہ دلا کر پھر ملتمس ہوں کہ ڈاکٹر امیر حسن صاحب کو آپ خود سمجھائیے۔ اگر ممکن ہو تو ڈاکٹر داؤد پوتہ صاحب کو میرا نیاز نامہ دکھا کر استصواب کیجیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر میں، میں آپ سے اپنی جسارت پر طالبِ عفو ہوں۔

والسلام

ناچیز میمن عبدالعزیز

بنام شاداں بلگرامی

۱۳؍مارچ ۱۹۱۷ء

اڈورڈس کالج پشاور

الاستاذ المحترم دام مجدکم، تسلیم مسنون

فروری ۲۱؍کو پروفیسر مارگولیوتھ صاحب کی موجودگی میں ایک عربی میٹنگ ہوئی تھی جس میں مَیں بھی شریک ہوا تھا اور ان سے عربی میں قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک گفتگو کی۔ آخر میں میرے التماس سے انھوں نے مجھے ایک بہت اچھا سرٹیفکیٹ دیا۔ ایف اے کا فارسی و عربی اور بی اے کا عربی کورس اس سال کے لیے بدلنے والا ہے۔

مجھے اس سرٹیفکیٹ کے ملنے سے خیال ہوا کہ ''جناب'' اور پرنسپل صاحب کا سرٹیفکیٹ اگر میرے پاس ہو تو یقیناً مجھے اس بلدة الکفر سے نکالنے میں بہت کچھ معین ہوگا بنا بریں تصدیع دہ ہوں کہ آپ خود ایک سرٹیفکیٹ فارسی میں تحریر فرمائیں جس میں میری فارسی دانی ہر علمی کام کی استعداد، علمی ذوق وشوق، ریسرچ وغیرہ کے اشتیاق، آپ کو اپنے کاموں میں مجھ سے مدد ملنے وغیرہ کا ذکر ہو۔ گو میں خود اچھی طرح جانتا ہوں کہ مطابق ''صاحب الوریٰ ادریٰ بما فیھا ''میں اجہل الخلق ہوں مگر غالباً یہ تو آپ بھی جانتے ہوں گے کہ اس احمق زمانہ میں ''کسرِ نفسی'' کچھ کام نہیں دیتی۔ ہاں متوسط ہو نہ طویل نہ مختصر۔ الفاظ مبالغہ آمیز نہ ہوں۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہوں آپ کا خادم
ناچیز عبدالعزیز ۔ استاد عربی مشن کالج
پشاور

آئندہ سے کوئی کورس پانچ سال سے زیادہ نہ رہے گا۔
نقل سرٹیفکیٹ جو میں لفافہ ہذا میں بھیجتا ہوں امید ہے کہ واپس فرما دیں گے۔

بنام خوشتر منگرولی مدیر ماہنامہ زبان، مانگرول

(۱)

مکرم بندہ زاد لطفکم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔ ماشاء اللہ، بارک اللہ بہت خوب رسالہ نکالا مگر افسوس کاٹھیاواڑ بہت نااہل ہے۔ اگر حضرت شیخ صاحب (نواب شیخ جہانگیر میاں صاحب بالقابہ) یا ولی عہد صاحب (بہادر) کی امداد شامل حال رہی تو ان شاء اللہ رسالہ چلے گا۔ محض خریداروں کے بھروسے پر یہ ضروری کام نہیں چل سکتا...... عنوان کا بیت یوں چاہیے

لقد وجدت مكان القول ذا سعةٍ
فإن وجدت لساناً قائلاً فقل

اور یہ کہ یہ بیت متنبّی کا ہے نہ کہ اعشیٰ کا۔

صفحۂ ادارت پڑھ کر میں بہت خجل ہوا۔ میں ہرگز اتنا کام کا نہ تھا جتنا آپ نے جذبۂ ہم وطنی سے متاثر ہو کر ظاہر کیا ہے' بہر کیف آپ کے حسنِ ظن کا مرہونِ احسان ہوں اللہ آپ کو اپنے بلند اور نیک ارادوں میں کامیابی بخشے۔ میں بہت غیر مطمئن ہوں، ان شاء اللہ اکتوبر کے آخر تک کوئی قلمی خدمت کرسکوں۔ امید کہ آپ میرے ہجومِ اشغال پر نظر کر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معذور تصور فرمائیں گے۔

(مولانا) میمن عبدالعزیز پروفیسر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ از راجکوٹ)

(۲)

۲۸ر اگست ۱۹۲۶ء

مکرمی خوشتر صاحب، خوش باش یعنی کہ

ترقی باشد از پائیں ببالا　　　من از بالا بپائیں می ترقم

کہ آخر خوشتر خوش کی تفصیل ہے۔گرامی نامہ مع ہدیہء مرضیہ ملا۔اپنی عنایت کا شکریہ قبول کیجیے۔بارہویں صدی کے وسط کے ایک سیاح کے سفرنامہ کا وہ حصہ جو گجرات سے متعلق تھا، زیر ترجمہ ہے۔تمام ہوجائے تو بھیج دوں گا۔

دوسرا مضمون اور دونئی کتابیں جناب سیّد حسین صاحب ترمذی کے لیے ہیں۔میں عنقریب علی گڑھ کو سدھارنے والا ہوں، اس لیے آپ کے بذل ما صفت کا بہت بہت شکریہ۔

والسلام　　آپ کا

میمن عبدالعزیز راجکوٹی

(۳)

مکرمی تسلیم

گرامی نامہ ملا۔بہت محظوظ ہوا۔رشید صاحب ضرور مضمون دیں گے کہ انھوں نے پختہ وعدہ کیا ہے۔میں گھر سے چلتے وقت والد صاحب کو ایک بکس دے آیا ہوں، وہ ہنوز نہیں ملا۔اسی میں وہ مضمون اور اصل کتاب ہے۔

مولانا ترمذی کا نوٹ پرامیسری نوٹ ہے، ضرور چھاپیے۔میں نے بھی کچھ سطریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاہ کردی ہیں۔ از راہ کرم ان کو بھی رسالے میں جگہ دے دیجیے گا۔

خط کے فوٹو کو دیکھنے کا سخت اشتیاق ہے، بارک اللہ۔ آپ نے اچھی چیز ڈھونڈ نکالی۔ افسوس میرے پاس اتنا وقت نہیں کہ میں بروقت آپ کی فرمائشوں کو پورا کر سکوں۔ سو امید ہے آپ اس کو میری تقصیر سے نسبت دیں گے۔

والسلام

میمن عبدالعزیز، مسلم یونیورسٹی

(۴)

۸ر فروری ۱۹۲۷ء

خوشتر صاحب سلام مسنون

یہ مضمون اگست میں تیار کر کے ''معارف'' کو بھیجا تھا۔ اس وقت یہ اپنے اندر پوری ندرت رکھتا تھا، اب ہر چند کہ اس کا وقت گزر گیا ہے مگر بہر کیف فائدے سے خالی نہیں۔ اگر چھاپنا چاہیں تو ایک سرسری نظر ڈال لیں، مجھے اتنی فرصت نہ مل سکی۔

والسلام عبدالعزیز میمن

(۵)

مکرمی خوشتر صاحب

تسلیم

علالت کے بعد والدین تشریف لے آئے جو وسط جنوری میں راجکوٹ واپس ہوئے۔ اب کہیں جا کر اپنا کام پورا کر سکا ہوں اور سچ پوچھیے تو بہت نامکمل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والسلام

پروفیسر عبدالعزیز میمن

بنام مولانا محمد ظفر الدین قادری (۱)

سیدی محترم، السلام علیکم ۲۲؍اپریل ۵۰ء

مزاج گرامی! میں آپ کی دعا سے سوا ۱٦ گھنٹے لیٹ علی گڑھ پہنچا۔ ۱۸؍کا دن الہ آباد میں گزارا۔ فی الواقع آپ کے کرم بے پایاں کا میں بے حد ممنون ہوں اور شکر گزار۔ آپ نے میری ضرورت سے کہیں بڑھ چڑھ کر زحمت فرمائی۔ شکر اللہ مساعیکم۔

بچوں کو بہت بہت دعا و سلام۔

مخلص

میمن عبدالعزیز، علی گڑھ

۱۲؍مارچ ۱۹۴۹ء

---

(۱) استاذ مرحوم، وسط اپریل ۱۹۵۰ء میں ایک علمی و تعلیمی کام سے مولانا سعید احمد اکبر آبادی کی دعوت پر کلکتہ گئے تھے اور ان کے ساتھ مدرسۂ عالیہ کے کوارٹر میں چند دن مقیم ہوئے تھے۔ واپسی میں ان کی خواہش پٹنہ میں قیام کر کے کتب خانہ خدا بخش کے بعض مخطوطات کے مطالعہ اور عظیم آباد کے بعض علماء کرام و اساتذۂ عظام سے ملنا تھا۔ والد علیہ الرحمۃ (مولانا ظفر الدین قادری رضوی (۱۸۸۵-۱۹٦۲) نے مجھے لکھا کہ وہ پٹنہ میں میرے گھر قیام کریں چنانچہ کلکتہ سے واپسی پر وہ ظفر منزل، شاہ گنج پٹنہ میں چند دن مقیم رہ کر علی گڑھ واپس تشریف لے گئے۔

حضرت الاستاذ نے کارڈ کے ایک حصے پر والد صاحب کے نام خط لکھ کر میرے حوالے کیا کہ میں چاہوں تو اس پر کچھ لکھ کر ڈاک کے سپرد کردوں۔ کارڈ پر ۲؍مئی ۵۰ء کی لکھی ہوئی یہ سطریں ملتی ہیں:

حضرۃ الاستاذ تشریف لائے وہ آپ کی عنایت و محبت کے مدح خواں بن کر آئے ہیں۔ گھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والوں کی تعریف میں رطب اللسان رہے۔ ہفتہ سے زائد ہوا چند سطریں کارڈ پر لکھ کر مجھے دیں کہ آپ بھی کچھ لکھنا چاہیں تو لکھ کر ڈاک کے سپرد کردیں۔ یہ کارڈ یہیں کاغذات میں گم ہوگیا تھا ابھی ملا ہے"۔

الاستاذ کا یہ کارڈ بالآخر ۳رمئی کو روانہ ہو کر ۵رمئی کو پٹنہ پہنچا۔ (مختار الدین احمد)

بنام ڈاکٹر ذاکر حسین خان صاحب

وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

محترم جناب ذاکر صاحب، حرسہ اللہ سلام مسنون!

آرزو صاحب کے مقالے کی جانچ کے لیے تین ممتحنین میں سے ایک ممتحن کا نام متبادل تھا:

ڈاکٹر کرینکو، کیمبرج

عبدالمعید خان، جامعہ عثمانیہ

کرینکو کی صحت بلکہ زندگی تک کا یقین نہ تھا اس لیے ایسا کیا گیا اور انھیں ایک ہوائی خط مؤرخہ ۴راگست کے ذریعہ اطلاع دے دی گئی۔

تاخیر سے مایوسی ہوئی اس لیے آج سے ۵ روز پیشتر رجسٹرار کو کہہ دیا گیا کہ وہ ممتحن دوم کو اطلاع دے دیں۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ انھوں نے کیا کیا؟

میں بجائے رجسٹرار کے آپ کو زحمت دیتا ہوں کہ عربی شاعری پر کرینکو کے برابر آج کسی کی نظر نہیں اور یہ ہماری خوش نصیبی ہوگی۔

ہندوستان کے قحط الرجال کو دیکھتے ہوئے دوسرا نام تجویز کیا گیا تھا۔

یوں بھی ماوراء البحار کے ممتحن کو اہمیت دی جاتی تھی۔

معید خانصاحب کو معذرت کا خط لکھ دیا جاسکتا ہے (اگر بالفرض ان کو کوئی اطلاع جاچکی ہو)

ازراہ کرم رجسٹرار صاحب سے اس باب میں گفتگو فرمالی جائے۔ والسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخلص

ناچیز میمن عبدالعزیز

بنام پروفیسر مسعود حسن

(۱)

مکرم تسلیم سندھی نسخہ میں نے نہیں دیکھا۔ اکثر نسخ سندھ تازہ نقلیں ہیں وہاں اصول و...... نہیں۔ اس کا ایک نسخہ تیموریہ مصرو استنبول و مغرب میں بھی ہے مگر بانکی پور اور پھر رامپور کے نسخے اچھے ہیں۔ مزمل حسین مرحوم سے میں نے اس پر تھیس لکھوایا تھا۔ بانکی پور رامپور و استنبول کے نسخوں کی بنا پر۔ مگر ۳۶ء میں میری عدم موجودگی پر ڈاکٹر آٹو اشپیز نسخہ استنبول کا آٹوگراف اور نسخہ مزمل مقابلہ بالنسخ الثلاث کو اپنے ساتھ جرمنی لے گئے۔ فیا للناس ویا للدواھی!

محمد سورتی آنجہانی نے رامپور سے نقل کرا کے بانکی پور سے مقابلہ کیا ہے اور ڈاکٹر عظیم پٹنہ نے برعکس۔ ھذا ما فی ذاکرتی۔ والسلام

مخلص

میمن عبدالعزیز عربی

یونیورسٹی علی گڑھ

۴۵-۶-۱۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲)

علی گڑھ

۲۵-۲-۴۶

مکرم وعلیکم السلام

علیہ بنت المہدی کے متعلق کیا بتاؤں۔ نہایۃ الارب للنویری میں اغانی کے علاوہ بہت کچھ ملے گا۔ اگر ابن عساکر کی ۸ ویں جلد آ جاتی تو اس میں ہوتی۔ بانکی پور کی فہرست میں ابن عساکر دیکھیے۔اسی طرح انساب الاشراف میں ہوتی مگر...... مجھے تو یاد ہے:

اعلی ما ماء الحیاۃ وطیبہ   منی لحماء لحماء و برد شراب

ازامالی قالی ولآلی وغیرہ بس۔

والسلام

میمن عبدالعزیز

یونیورسٹی علی گڑھ

(۳)

علی گڑھ

۵۱/۱۲/۳۱ء

مکرمی سلام مسنون

دیوان العباس بن الأحنف مع دیوان ابن مطروح مصری ۲۲۴ صفحوں میں الجوائب قسطنطنیہ ۱۲۹۸ میں چھپا تھا۔

اس میں ۱۶۷ تک عباس کا دیوان ہے، ازاں بعد مصر میں چند سال بعد ایک اور ایڈیشن نکلا ہے۔

مراتب الاجماع کے متعلق فی الحال کچھ کہہ نہیں سکتا۔ ہر چند یہ دماغ میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیدہ باید۔

والسلام
میمن عبدالعزیز

بنام ڈاکٹر ریاض الرحمٰن خان شروانی

(۱)

صدر بازار، راجکوٹ (کاٹھیاوار)

۱۶/۷/۱۹۴۷

عزیزی کرمکم اللہ السلام علیکم

امریکہ آپ نے یہ زمانہ بخیر وخوبی گزارا ہو میں یہاں وطن میں ہوں۔
عید کے بعد علی گڑھ آنا ہے اور پھر وہی دشت نوردی ہوگی۔ آٹے دال کی فکر کھائے جارہی ہے اس سلسلہ میں روغن زرد کی فراہمی آپ کے ذمہ ہے۔ میری تمنا ہے کہ آپ اور ایک کنستر گھی خالص دونوں بیک وقت علی گڑھ میں وارد ہوں تا کہ میں پہنچتے ہی اس سے مستفید ہوسکوں۔ وقت بہت کافی ہے اور بر کریماں کارہا دشوار نیست۔ اپنے والد وجد امجد صاحبان کی خدمت اقدس میں سلام۔ مجھے ہنوز وہاں کے نتیجہ کی خبر نہیں۔
جواب ضرور دیجیے تا کہ اطمینان ہو۔

مخلص
میمن عبدالعزیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲)

راجکوٹ

۱۵/۸/۱۹۴۷ء

عزیز سلمکم اللہ وعلیکم السلام

کرم نامہ موصول ہوا۔آپ بلا تکلف ۱۸ سیر گھی کا ایک کنستر قیمتی ۹۶ روپیہ میرے لیے حاصل کر لیجیے۔بحساب تین چھٹانک۔کیا یہ ممکن ہوسکتا ہے کہ گھی یونیورسٹی کھلتے ہی مجھے مل سکے؟ یہ اس لیے کہ پہنچتے ہی اس کی ضرورت ہوگی۔

گھی بہت تھوڑا تھوڑا ہی جمع ہوسکتا ہے اتنی مقدار میں اصلی گھی نہیں ملا کرتا ایک مدت ہی میں جمع ہوگا۔قیمت فوراً حاضر کر دی جائے گی۔

گھر میں سخت علالت رہی۔مجھے بھی پیچش رہی میں پوری کوشش کر رہا ہوں کہ بروقت علی گڑھ پہنچوں۔

والسلام

Prof.A.A. Memon

Sadar Bazar, Rajkot

Kathiawar

(۳)

صدر بازار،راجکوٹ

۱۴/۸/۱۹۴۹ء

عزیزی! السلام علیکم

میں ۱۴/جون کو یہاں پہنچا۔تا ایں دم ہزار جتن کیے مگر گھر نہ ملنا تھا اور نہ ملا الٹا کرایہ بھی بند کر دیا گیا۔ فالی اللہ المشتکیٰ۔

امید کہ آپ مع بزرگان بخیر وخوبی ہوں گے۔آپ نے کوئی خط نہ لکھا آخر الامر یہ کارڈ لکھنے بیٹھا۔خان صاحب قبلہ (۱) نے کتابوں کی قیمت نہیں بھیجی یعنی مبلغ ۲۴۴ روپیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر آپ وصول کر لیں تو کتنا اچھا ہو!!!

''نیا ایشیا'' (۲) سے بعض موٹی موٹی خبریں ملتی رہیں۔

یہ خط اس لیے لکھ رہا ہوں کہ آپ ذرا تکلیف کر کے دس سیر خالص اور اطمینانی گھی جلد حاصل فرما کر حلیم چپراسی کو دے دیں تاکہ وہ نابینا ماسٹر (۳) کے پاس رکھ دے۔ اس طرح ہمیں علی گڑھ کا پہلا کھانا دالدا کا کھانا نہیں پڑے گا۔ یاد رکھیے دالدا میری جان کا دشمن ہے۔ آپ کی تھوڑی سی توجہ اور مستعدی سے میں مصیبت سے چھوٹ جاؤں گا۔

منجھلے میاں (۴) اور خان صاحب کو بہت بہت سلام۔

ملا جی (۵) تو جزء لاینفک ہیں اس طرح خان صاحب کا سلام تو انھیں خود بخود (آٹومیٹیکلی) پہنچ ہی جائے گا۔

بظاہر مجھے ۳۱/اگست ۱۲ بجے اپنے گھر میں پہنچ جانا چاہئے۔ والامر بید اللہ۔

عبدالعزیز میمن

---

(۱) نواب صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمٰن خان شروانی حسرت (۱۲۸۵-۱۳۷۰ھ=۱۹۵۱ء)

(۲) ''نیا ایشیا'' علی گڑھ کا ہفتہ وار اخبار تھا۔ اس کے اصل مہتمم مولوی عبدالشاہد خان شروانی (۱۹۱۵-۱۹۸۴ء) تھے۔ نیا ہندوستان ۱۹۴۷ء میں شائع ہونا شروع ہوا۔ ''جمہور'' ہفتہ وار تو عرصے تک علی گڑھ سے شائع ہوتا رہا۔ عبدالشاہد خان صاحب یونیورسٹی لائبریری میں ملازم تھے اس لیے اس پر بحیثیت ایڈیٹر محمد عمر خاں ثمر کا نام چھپتا تھا۔

(۳) ماسٹر سعید احمد مدتوں علیگڑھ کے احمدی نابینا اسکول کے ہیڈ ماسٹر اور اس کے منصرم رہے۔ ۱۹۶۸ء کے بعد وفات پائی۔ الاستاذ عبدالعزیز المیمنی عام طور پر روزانہ شام کو کچھ دیر ان کے پاس ضرور بیٹھتے تھے، وہیں ان کا حقہ پیتے تھے۔

(۴) صدر یار جنگ کے صاحبزادے خان بہادر عبیدالرحمٰن خان شروانی۔

(۵) حاجی ملا احمد صاحب کو میں نے بارہا دیکھا۔ یہ قبائلی علاقے کے ملا عبدالغفور کے بیٹے تھے۔ ملا صاحب نے صدر یار جنگ کے پاس رہ کر زندگی کا بیشتر حصہ گزارا۔ ملا عبدالغفور نے شادی یہیں کی اور یہیں ان کی وفات ہوئی۔ ملا احمد کا انتقال ۱۹۵۷ میں ۹۵ سال کی عمر میں علی گڑھ ہی میں ہوا۔ (مختار الدین احمد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنام راز یزدانی، رام پور

۱۴ر دسمبر ۱۹۶۲ء

بہادر آباد، کراچی

عزیز مکرم   وعلیکم السلام

عرشی صاحب اور ان کے علمی مشاغل اوروں کے لیے مشعل ہدایت ہیں اور میرے لیے باعث فخر ومباہات (۱) اللہ ان کی عمر میں برکت دے۔ میں ۷۴ سال کا ہو رہا ہوں، اپنے روزمرہ کے ضروری فرائض ادا کرنے سے بھی عاجز ہوں۔ کہیں وہ مجھے تلك امة قد خلت میں سمجھ نہ لیں جس سے ان کی علمی مراسلت جو میرے لیے دنیا کی واحد دلچسپی رہ گئی ہے منقطع نہ ہو جائے اور اس طرح کہیں کا نہ رہوں۔ بایں ہمہ اس امر کا اظہار اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ جناب عرشی صاحب نے اردو، فارسی اور عربی بلکہ پشتو کی بھی جو علمی خدمت کی ہے وہ اس آخری دور میں اپنی مثال نہیں رکھتی۔ اگر مادر ہندوسند ایسے دو چار فرزند اور جن ڈالتی تو آج ہماری بے مائیگی کا یہ عالم نہ ہوتا۔ ان کی زندگی ہمارے ملک کے لیے نمونۂ عبرت ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

میری زندگی کی تین چار پیداواروں میں ان کی ذات صفِ اوّل میں ہے اس لیے میرا سر بلند ہے اور رہے گا۔ مگر فی الواقع منقبت انھیں کی ہے کہ اپنی مسلسل کوشش اور ایثار سے اس مقام کو پہنچے۔ اللّٰھم زد فزد۔ والسلام

عاجز ناچیز

میمن عبدالعزیز

---

(۱) احمد علی خاں راز یزدانی رام پوری (۱۹۰۸-۱۹۶۳) ۱۹۶۲ء میں مولانا امتیاز علی عرشی کو ان کی علمی وادبی خدمات کے سلسلے میں نذر عقیدت پیش کرنے کے لیے ایک مجموعۂ مضامین پیش کرنا چاہتے تھے۔ اس سلسلے میں انھوں نے مجھے بھی لکھا تھا لیکن ان کی کوششیں بارآور نہ ہوسکیں۔ ۱۹۶۳ء میں راز یزدانی نے سفرِ آخرت کیا۔ بالآخر ۱۹۶۵ء میں مالک رام صاحب کی توجہ سے عرشی صاحب کی خدمت میں ان کی ۶۱ ویں سالگرہ کے موقع پر کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''نذرِ عرشی'' مرتبہ مالک رام و مختار الدین احمد مجلس نذرِ عرشی کی طرف سے دہلی میں انھیں پیش کی گئی۔ جلسے کی صدارت ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب نے کی تھی۔ ''نذرِ عرشی'' (دہلی ۱۹۶۵ء) اب کمیاب ہے۔

الاستاذ المیمنی کی مندرجہ بالا تحریر راز یزدانی کی زیرِ ترتیب کتاب کے لیے تھی۔ مجھے اکبر علی خاں عرشی زادہ مرحوم سے حاصل ہوئی۔ (مختار الدین احمد)

بنام مولوی سلیمان اشرف مدرّس جامع مسجد علی گڑھ

(۱)

عزیزی وعلیکم السلام

۳۱/دسمبر ۵۸ء

بہادر آباد، کراچی۔ ۵

مؤرخہ ۶/اکتوبر کا جواب دینے بیٹھا ہوں۔ معلوم نہیں زبیدہ کو آپ نے چیک واپس کیا یا نہیں؟ الغرض میں نے ان کو ہدایت کر دی ہے کہ آپ کو منی آرڈر بھیج دیں۔

کل صلاح الدین یوسف آئے اور **الطرائف الادبیہ** کا نسخہ لے گئے۔ آئندہ میرا ٹیلیفون نمبر یاد رکھیے بہت کام آئے گا۔ یہ کراچی ہے مسافتیں بہت طویل ہیں۔ ۴۱۳۳۹ (41339)

الطرائف آوٹ آف پرنٹ ہے اور کراچی کے ایم اے میں بھی داخل ہے۔ جلد بنوا لیجیے۔ انور معظم صاحب کا کام چل رہا ہوگا۔ اگلی سطریں آرزو صاحب کو دکھا دیجیے۔

والسلام

میمن عبدالعزیز

(۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزیزی سلمکم اللہ ودعاکم ۸رمئی ۵۶ء

السلام علیکم بہادر آباد، کراچی ۔۵

میں پرسوں رات یہاں پہنچا۔سمندر کے قرب نے جہنم کو جنت بنا دیا۔راستے میں نہ پوچھیے کیا کیا گزری۔

فَكَانَ مَا كَانَ مِمَّا لَسْتُ أَذْكُرُهُ

فَظُنَّ خَيْرًا وَلَا تَسْأَلْ عَنِ الْخَبَرِ

اسٹیشن پر وقار بن محمد علی اپنے ابا کو لینے آئے تھے مگر وہ تو

زمیں جنبد نہ جنبد گل محمد

شلواریں تو کٹوالی ہوں گی اب سلوا لیجیے۔علی حسین کی کوئی قید نہیں بھئی مجھے آپ کی سوغات یاد نہیں رہی۔شاید دو پیکٹ اگربتی، ایک ٹکڑا کپڑا اور ممکن ہے ایک ململ کا پرانا کرتہ ہو یا نہ ہوں۔الغرض ۶رکی شام کو آپ کے بہنوئی یہاں پہنچے تھے جبکہ میرے پہنچنے میں ہنوز ۲، ڈھائی گھنٹے باقی تھے۔خیر دو ایک روز میں وہ آئے تو خیر ورنہ عمر کے ہاتھ بھیج دوں گا۔

افسوس میں نے آپ کو روپیہ امانت نہ دیے۔آئندہ موارد کے راستے مسدود ہیں الا کرایہ۔کبھی عید کے بعد ڈاکٹر علیم صاحب سے ملیے ضرور اور کہ میمن کی تاکید پر ملا ہوں وہ سلام کہتا ہے اور کہ آپ کرایہ کا مسئلہ ضرور طے کر دیں گے تاکہ اس کی ضروریات خریدنے میں آسانی ہو۔کاش آپ بی اے کر کے یہاں آجاتے۔

میرا حج کا قرعہ نہیں نکلا۔اب ہوائی حج ہی ہو سکتا ہے، سوچوں گا۔

اکتوبر یا ۱۵رستمبر کے قریب مصر جانا ہے۔کیا اگر مصارف کا بوجھ ہلکا کر دیا جائے تو آپ رفاقت کر سکیں گے؟ ضرور لکھیے ۔ڈیڑھ ماہ کے لیے۔

والسلام

میمن عبدالعزیز

(۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزیزی اسعدکم اللہ بطاعتہ ۱۸رجون ۵۶ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ میمن منزل، بہادر آباد، کراچی ۔ ۵

مؤرخہ ۹رکل ۱۷رکو ملا ۔ شام عمر کو بھیجا ۔ مولوی عبدالقیوم نے کل شلواریں دینے کا وعدہ کیا ہے ۔ دیدہ باید

عطر کی شیشیوں کا پیکٹ تالوں کے درمیان کأنہ احدُھا پڑا تھا ہاں مگر اگربتیوں کا ایک ہمارا پیکٹ بھی مجید صاحب کے ہاں پہنچ گیا ۔ وہ دو پیکٹوں کے مدعی ہیں ۔

عزیزی پورے ہند میں لے دے کر آپ تنہا میرے رہ گئے ہیں فوا اسفا !

المعرّی: فَبِئسَ البَدِیلُ السّنْدُ مِنکُمْ وَاَھْلُہٗ

عَلٰی اَنَّھُمْ قَوْمِی وَبَینَھُمْ رَبْعِی

قاضی صاحب سے بقایا لے لیجیے، یہ نہ معلوم ہوا کہ وہ کیا ہے ۔

آپ گھبرائیے نہیں میں یہاں رفیع اللہ صاحب کی شیشیوں کے دام اگر وہ تلف ہوگئی ہوتیں بسہولت ادا کر سکتا تھا ۔ آپ میری طرف سے عیدی کے دس روپے قبول کیجیے ۔ میری آئندہ کرایہ کی رقم میں سے یک صدیا کچھ کم آپ رکھیں اور باقی میں نے علیم صاحب کو لکھ دیا ہے ۔ ڈاکٹر خورشید احمد فارق پروفیسر عربی متصل یونیورسٹی پریس دہلی یونیورسٹی کو بھیج دیں ۔

میں ۱۰رستمبر کے قریب مصر جاؤں گا اور یکم نومبر سے پہلے لوٹوں گا ان شاء اللہ ۔

یہ خط ایک اشد ضرورت سے لکھ رہا ہوں ۔ آپ بلا تاخیر کچہری سے دو اسٹامپ ٹکٹ قیمتی ایک روپیہ و آٹھ آنے فوراً میرے نام پر خرید کر بلا تاخیر ہوائی ڈاک سے مجھے بھیج دیجیے ۔

فوراً جلد بلا تاخیر دیکھتا ہوں کتنی جلدی بھیجتے ہیں ۔

آج سے دس ماہ پہلے آپ نے جو اچکنیں بھیجی تھیں ان میں کی ایک پیازی سلکن چکن کا کپڑا بے جان نکلا ۔ آئندہ سلک نہ لیا کریں ۔ یہاں کپڑا ارزاں ہوگیا ہے البتہ سلائی بہت گراں ہے ۔

کتبہ اعلیٰ

سیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاہ مرچ	سیر
الا ئچی خورد	نیم سیر
لونگ	پاؤ
پاپڑ مخصوص	سیر دو سیر

ڈاکٹر علیم میرے کرایہ کی رقم میں سے آپ کو پچاس روپیہ پیشگی دلوا سکتے ہیں یہ تحریر دکھا کر آپ لے سکتے ہیں۔ میں نے آپ کو ان سے خوب روشناس کرا دیا ہے۔

رؤف صاحب نے بغیر میری رضامندی کے کچھ مرمت کرائی ہے اس کا خرچ میں کسی طرح ادا کرنا نہیں چاہتا میں نے ان کو لکھ دیا تھا۔

ظاہر ہے ایک فروختنی مکان پر روپیہ نہیں چڑھایا جا سکتا۔

یہ بات علیم صاحب سے ملاقات کے وقت ضرور کہہ دیں۔

والسلام

میمن عبدالعزیز

(۴)

عزیزی کرمکم اللہ وعلیکم السلام

بہادر آباد، کراچی ۔ ۵

۲۵ر جولائی ۱۹۵۹ء

کرم نامہ مؤرخہ ۱۷ر ماہ رواں مجھے کل ۲۴ کو ملا۔ میں نے عمر میاں کو مجید صاحب کے بھیجا۔ اچکنیں پہنچ گئیں یعنی کہ سکھر کی طغیانی کا منہ نہ دیکھنا پڑا۔ مؤرخہ ۱۶ر جولائی آپ کو ملا ہو گا۔ افسوس اس سے پیشتر مجھے آپ کا خط متعلق ارسال اچکن نہیں ملا۔

علی حسین میری گردن (جو گویا کہ ہے ہی نہیں) اپنی صراحی دار گردن کی طرح سمجھتے ہیں۔ مجھے پتلا اور گاؤ دم کالر چاہیے دیگر یہ کہ آپ کوئی اعلیٰ ریشمی کپڑے کی قیمتی اچکن بنوائیے مگر مضبوط۔ خیر شد

مؤرخہ ۱۶ر مئی میں نے لکھا تھا کہ تین ململ کے کرتے بنوا لیتے اور ایک دو پتلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضائیاں۔اگر دام کی کچھ کمی پڑ جائے تو میں لڑکی کو ہدایت کر دوں گا۔

یہاں تباہی بارش سے کہیں زیادہ ہوئی ہے گویا سندھ کے واضع اوّل (سبحانہ) نے دریائے سندھ کے ہوتے ہوئے اس کے نصیب میں بارش رکھی ہی نہ تھی۔نکاسی آب کا کوئی سوال ہی نہ تھا۔

گرمی یہاں بھی بے پناہ ہے۔مجلة المجمع العلمی دمشق میں کبھی کچھ لکھتا ہوں یہاں کی مرطوب ہوا اور کچھ عمر کی شکایت ہے۔گھٹنوں کا درد موجود۔یکم اپریل سے یونیورسٹی کا تعلق ختم ہے یعنی بلا تنخواہ ہو گیا اور اب یہی حال رہے گا۔بااین ہمہ اچھا ہوں۔فالحمدللہ۔ہمارے ادارۂ اسلامیات کا چلنا مشکل نظر آتا ہے۔یہاں اس چیز سے کسی کو دلچسپی نہیں۔اشتہاری لوگ پیش پیش ہیں۔عمر میاں آنرز کے کمپلسری مضامین میں پاس ہو گئے۔کاش آپ اس کی عربی سنبھال لیتے۔آرزو صاحب کو سلام اور بے مہری کی شکایت۔سعید احمد اکبر آبادی صاحب کو سلام۔وہ کلکتہ مدرسہ کیوں چھوڑ آئے۔یہاں کیا پوزیشن ہے؟تفصیل لکھیے۔والسلام

مخلص

میمن عبدالعزیز

(۵)

عزیزی السلام علیکم ۳۰ ردسمبر ۱۹۵۹ء

عمر کے کارڈ سے معلوم ہوا کہ آپ نے کراچی خط اور رضائی بھیجی ہے۔شکریہ

میں ۲۰ رکو راجکوٹ پہنچا تھا مگر تین دن گھٹنے کا درد سخت بڑھ گیا اور حرکت کے قابل نہ چھوڑا۔آیا تھا کہ صحت ترقی کرے گی مگر......اب شاید ۱۰ جنوری یا کچھ پہلے پونہ جاؤں گا۔پتہ

Prof. A.A. Memon of Aligarh

Block No:2 Pudamji Compound

Bhawani Peth, Poona

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راجکوٹ کا پتہ

Prof. A.A. Memon of Aligarh

C/o Ahmad Cycle Walla

Sadar Bazar

Rajkot. C.S.

(Saurashtra)

والسلام مع الاکرام

میمن عبدالعزیز

میں نے دہلی اور علی گڑھ کا ویزا لیا ہے مگر وہاں کی سردی سے ڈرتا ہوں۔

(۲)

عزیزی اکرمک اللہ — ۲۳/اپریل ۶۰ء

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ — بہادر آباد، کراچی۔۵

کرم نامہ مؤرخہ ۱۸/کل ملا۔ یہ گویا پونا کے خط کا جواب تھا بہر حال شکریہ۔ ۲۰/دسمبر کو راجکوٹ پہنچا تھا۔ ۲۳/کو گھٹنے کا درد بڑھ گیا حتیٰ کہ پونا و بمبئی ہوتا ہوا ۲۳ فروری کو لوٹا مگر درد بحالہ رہا اس لیے دہلی اور علی گڑھ کا جہاں سردی اشد ہوگی خیال ہی نہ کر سکا پھر سفر میں ضروری آرام مشکل نظر آیا۔

رضائی پہنچ گئی تھی خوب ہے اور آپ کی عنایت پر دال۔ جزاکم اللہ

یہاں مئی کے آخر میں امتحانات ہوں گے میری جگہ ڈاکٹر یوسف لیے گئے ہیں۔ خدا آپ کو کامیاب کرے۔ آمین

کوئی خاص کام نہیں کر رہا۔ مجلة المجمع کے مضمون ''نسخة تاسعة من دیوان ابن عنین'' کی ایک قسط اور آئے گی۔

۲۰/جون تا ۲۰/جولائی دمشق رہوں گا وہاں کی وزارتِ معارف نے بلایا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا سعید احمد صاحب کو وعلیکم السلام۔

دو دن ہوئے ہمارے بے وفا شاگرد اقبال احمد انصاری (ریسرچ علی گڑھ) ملنے آئے تھے علی گڑھ کی کچھ خبریں سنا گئے۔حضرت آرزو کی آرزو تو پوری ہو گئی کیوں یاد کرتے۔

عمر، آنرز کا امتحان دیں گے۔آپ کو سلام کہتے ہیں۔

کوئی اعلیٰ ۵ روپیہ گز یا کچھ زیادہ کا اچکن کا کپڑا مضبوط لے لیجیے۔اور قیمت بتائیے تو پونا لکھ دوں۔

اگر کوئی یاد کرتا ہو تو میرا سلام پہنچا دیں۔والسلام

الداعی

عبدالعزیز المیمنی

اب تو ویزا کی سہولت نے بجز آپ کے ہر کسی کو یہاں آنے کی دعوت دے دی ہے۔

بنام عبدالعزیز خالد

میمن منزل، کراچی

۳۰ مئی ۵۵ء

عزیز العزیز!

السلام علیکم

بلوچ صاحب کے مورخہ ۱۲ ر کے ساتھ آپ کا کلام بھی ملا تھا۔بدحواسی اور بدذوقی کہیے کہ رکھ کر بھول گیا تا آنکہ آپ کو کل تقاضا کرنا پڑا۔

آپ اور آپ کا کرم ہمیشہ یاد رہے گا۔بڑی مسرت ہوئی کہ آپ نے ۶ ماہ میں اتنی حیرت انگیز ترقی کر لی۔اللّٰھم زد فزد۔

میری شعر و سخن کی قابلیت ہمیشہ کالعدم تھی اور اب تو ان باتوں کا چرچا ہے نہ میری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے بضاعتی نے کہیں کا رکھا۔ اگر یہ کہوں کہ آپ سے جدا ہو کر تا ایں دم کھڑے پاؤں رہا ہوں، تو کسی طرح بے جا نہ ہوگا۔

فعفوا یا صدیقی و غضًا

آپ سے ملنے کو بہت جی چاہتا ہے۔ اللہ میسر کرے۔

مفردات تو بحمد اللہ آپ نے کافی یاد کر لیے ہیں مگر ضرورت اس کی معلوم ہوتی ہے کہ ان کو بار بار استعمال کیا جائے۔ کچھ عروضی خامیاں بھی ہیں اور کچھ نحوی بھی۔ ترکیب جملہ اور عربی نظم بہت کچھ ممارست چاہتی ہے ورنہ مضمون کی شوخی میں جذبات کی فراوانی اور زبان کی روانی میں

اس نغز گو کا ہوگا مشکل سے کوئی ثانی

یا یوں کہیے: معدوم ہے جہاں میں اس نغز گو کا ثانی

افسوس آپ سامنے نہیں ہیں ورنہ عربی الفاظ کے استعمال کے متعلق کچھ مشورے پیش کرتا اور لکھنے میں بہت سست ہوں۔ اللہ وقت لائے کہ آپ سامنے ہوں۔ مگر بخدا عربی کے بہت سے پروفیسروں کو بھی اتنے مفردات یاد نہ ہوں گے۔ کچھ نثر کی طرف بھی توجہ دیجیے۔

مخلص

عبدالعزیز میمن

بنام رجسٹرار سندھ یونیورسٹی

۲۲۔۵۔۷۴

مکرم جناب رجسٹرار صاحب، سندھ یونیورسٹی حیدر آباد

تسلیم!

بجواب آپ کے مورخہ ۳۰ راپریل نمبر

عرض ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ میں آج قریباً ستر سال سے عربی زبان، ادب، تاریخ رجال وغیرہ نیز فارسی و اردو نوادر جمع کرنے کے لئے سرگرداں رہا۔ میں نہیں جانتا کہ ہمارے ملک میں کسی عالم نے اتنی زحمت اٹھائی ہو۔

علی گڑھ کے بعد مجھے ۵۶ء، ۵۷ء، ۵۸ء، ۶۰ء میں عربی ممالک کی سیاحت کا موقع ملا اور علی گڑھ سے ۳۔۴ گنا زیادہ کتابیں فراہم کرلیں۔

بعض کتابیں میرے پاس ۷۰ سال سے ہیں۔ عموماً پہلے طبعات از یکصد تا یکصد و پنجاہ سال وزیادہ کی مطبوعات۔ آج یہ چیزیں بازاروں میں کہیں نہیں۔

اب جبکہ میں عمر کے ۸۴ سال کو پہنچ رہا ہوں اس قابل نہیں رہا کہ ان سے واقعی فائدہ اٹھا سکوں۔

پچھلے دنوں لیاقت نیشنل لائبریری نے جناب ممتاز حسن کی ترغیب سے ان کو حاصل کرنا چاہا تھا نیز کراچی یونیورسٹی اور پنجاب یونیورسٹی وغیرہ نے ان کی قیمت تین لاکھ روپیہ لگائی گئی تھی مگر یہ لوگ اس کا نصف دینا چاہتے تھے۔

اب جبکہ میرے قویٰ جواب دے چکے ہیں میں کم از کم ڈیڑھ لاکھ میں دے دوں گا۔ اس سے کم کا امکان نہیں۔

میں نہیں جانتا کہ ہمارے کسی پرائیویٹ کتب خانہ میں یہ کتابیں پائی جائیں۔

ناچیز

میمن عبدالعزیز۔ ۳/۲۲۱ بہادر آباد، کراچی ۔۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنام ڈاکٹر غلام جیلانی برق

بہادر آباد کراچی

۲۵؍جون ۱۹۶۹ء

صدیقی الکریم ......وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

کرم نامہ ۴؍جون کا ملا بڑی تاخیر سے جواب لکھ رہا ہوں۔ایں ہم غنیمت است۔ مجھے آپ کی گذشتہ ملاقات اور مکاتبت یاد ہے خوش باش۔استفسار کا جواب حاضر ہے:

کتاب اسماء جبال تھامہ۔لعزام ابن الاصبغ الاعرابی۔یہ عہد مامون یعنی آخر قرن دوم کا آدمی ہے۔مصر میں ایک پبلشر عبدالسلام ہارون نے میرے اڈیشن پر ہاتھ صاف کر کے دو مرتبہ چھاپ دی ہے۔

کسی اور نسخے کا ہمیں پتہ نہیں غیر التی بحیدر آباد الدکن۔میری اقلید الخزانۃ پنجاب یونیورسٹی نے ۱۹۲۶ء میں چھاپی تھی پھر قریباً چھوٹی بڑی ۲۴ کتابیں مصر وشام سے نکلیں۔

۱۔ابو العلاء وما الیہ

۲۔سمط اللآلی

۳۔الفاضل للمَبرد

۴۔الوحشیات لابی تمام

۵۔التنبیھات علی اغالیط الرواۃ

میرے تین لڑکے ہیں۔محمود، پروفیسر جغرافیہ حیدر آباد سندھ، محمد سعید تجارت، محمد عمر لاس اینجلز سے ڈاکٹریٹ لی۔میں اب کہیں بھی نوکر نہیں ہوں نہ پنشن ہے گذارہ چل رہا ہے۔۶۵ء میں صدر ایوب نے دس ہزار نقد اور ایک تمغہ دیا تھا۔

دعا گو: میمن عبدالعزیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنام ڈاکٹر مولانا عبدالحلیم چشتی

مکرم چشتی صاحب! سلام

۱۹/اکتوبر کی صبح آیا آپ نہ تھے۔زحمت دیتا ہوں کہ امام صاغانی لاہور (حسن ابن محمد) کے سوانح کی تلاش میں مدد فرمائیں۔

یہ کتابیں دیکھ چکا ہوں:

معجم الادباء، تاریخ الاسلام للذھبی، بغیۃ الوعاۃ، الجواھر المضیۃ وغیرہ۔طبقات حنفیہ، فوائد الفواد الی غیرھا۔

والسلام

میمن عبدالعزیز

بہادر آباد، ٹیلیفون نمبر ۴۱۳۳۹

۱۹/اکتوبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنام حکیم نیّر واسطی

26-11-1965

محترم جناب حکیم نیّر واسطی صاحب زادفضلہ

السلام علیکم

مجھے ۴ روز کی دوا استعمال کرنے سے معمولی فائدہ ہوا ہے۔پھر بھی یہ عوارض موجود ہیں:

۱۔کھانے کے بعد اکثر ڈکار آتی ہے،جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانا دیر میں نیچے اترتا ہے۔

۲۔دوتین روز میں ایک رات فم معدہ پر ریاح کا دباؤ رہتا ہے،جس سے نیند برباد ہوجاتی ہے،پھر نصف شب کے بعد کچھ کم ہوجاتا ہے۔

۳۔منہ کا مزہ عموماً میٹھا یا پھیکا رہتا ہے،معلوم ہوتا ہے کہ ہضم کا فعل صحیح نہیں۔

۴۔خوراک بہر حال معمولی اور خفیف ہے اور مخالف صحت نہیں۔

یہ عارضہ ممکن ہے زیادہ بیٹھنے کا نتیجہ ہو کہ گھٹنوں کے درد کے بعد چلنا پھرنا کم ہوگیا چکا ہے۔

۴۔۵ روز سے زکام ہے۔

والسلام

آپ کا دعا گو

میمن عبدالعزیز

دھوپ کے بعد یعنی ۴۔۵ بجے سے جگر کی تکلیف عموماً بڑھ جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

UNIVERSITY OF THE PANJAB

ARABIC DEPARTMENT

ORIENTAL COLLEGE
LAHORE

Dated 26-11-1965

محترم جناب حکیم نیر واسطی صاحب زاد فضلہ

السلام علیکم

مجھے ۴ روز کی دوا استعمال کرنے سے معمولی فائدہ ہوا ہے۔

پھر بھی یہ عوارض موجود ہیں:-

۱- کھانے کے بعد اکثر ڈکار آتی رہتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانا دیر میں نیچے اترتا ہے۔

۲- دو تین روز میں ایک رات [illegible] معدے پر رباح کا دباؤ رہتا ہے جس سے نیند برباد ہو جاتی ہے پھر نصف شب کے بعد کچھ کم ہو جاتا ہے۔

۳- منہ کا مزہ عموماً میٹھا یا پھیکا رہتا ہے معلوم ہوتا ہے ہضم کا فعل صحیح نہیں۔

۴- خوراک بہرحال معمولی اور خفیف ہے اور مخالف صحت نہیں۔

یہ عارضہ ممکن ہے زیادہ بیٹھنے کا نتیجہ ہو کہ گھٹنوں کے درد کے بعد چلنا پھرنا کم ہو چکا ہے۔

۵- [illegible] روز سے زکام ہے۔

والسلام

آپ کا دعاگو

محمد یحییٰ

[illegible]

علامہ میمن کا مکتوب بنام حکیم نیر واسطی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۷

مکاتیبِ مشاہیر بنام علامہ میمن

علامہ میمن کے علمی روابط اس عہد کے مشاہیر علم و تحقیق سے قائم تھے۔ان مشاہیر میں نہ صرف بر صغیر پاك و هند،عالمِ عرب کے حضرات بلکہ مستشرقین بھی شامل تھے۔یہ حضرات علامہ کی وسیع اور انسائیکلو پیڈیائی معلومات سے استفادہ کرتے بلکہ تحقیقی معاملات میں جہاں کہیں رکاوٹ آتی،علامہ سے رهنمائی کی درخواست کرتے۔علامہ میمن اپنی عادت کے مطابق ان حضرات کی بھر پور مدد کرتے۔علامہ میمن سے جن اصحاب نے علمی رهنمائی حاصل کی یا جنھوں نے علمی روابط رکھے،اب ان کو شمار کرنا یا تمام روابط پر روشنی ڈالنا ممکن نہیں۔البتہ خوش قسمتی سے مجلّة المجمع العلمی الهندی(میمن نمبر حصہ اوّل) میں ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب کی کوشش سے ان مشاہیر کے ایسے ٤٥ خطوط محفوظ ہوگئے هیں جن سے ان حضرات کے علامہ میمن سے علمی روابط پر روشنی پڑتی هے۔ڈاکٹر مختار الدین صاحب نے ان خطوط کے همراہ مفید وضاحتی حواشی بھی تحریر فرما کر ساتھ هی شایع کیے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس باب میں ہم اردو داں قارئین کی سہولت کی خاطر مکتوب نگاروں کا مختصر تعارف اور خطوط کے اہم مضامین کی تلخیص پیش کر رہے ہیں۔اس کے بعد مکاتیب کے عکس مجلّة المجمع العلمي الهندی کے شکریے کے ساتھ بعینہ پیش کیے گئے ہیں۔(مولف)

مکتوب نمبر ۱

یہ خط مصر کے نامور عالم اور قاضی امور شرعیہ شیخ احمد محمد شاکر (۱۸۹۲ء-۱۹۵۸ء) کا تحریر کردہ ہے۔اس خط میں شیخ نے علامہ میمن کی معروف کتاب ابوالعلاء و ما الیہ کی بلند الفاظ میں تعریف کی ہے اور بعض معاصرین (طٰہٰ حسین) نے ابوالعلاء کی شخصیت کے پردے میں اپنے الحاد کو رواج دینے کی جو مذموم کوشش کی ہے مولانا کے اس پر ریمارک کو بہت سراہا ہے۔آخر میں علامہ میمن کے لیے دعائیہ الفاظ لکھے ہیں اور دعا کی ہے کہ آنے والے وقت میں ان کے علم سے مسلمانانِ عالم، اسلام اور عربی زبان کو فائدہ پہنچے۔

مکتوب نمبر ۲

یہ خط مصر کے نامور عالم استاد احمد بن علی عمر الاسکندری (۱۸۷۵ء-۱۹۴۵ء) کا تحریر کردہ ہے۔اس خط میں مکتوب نگار نے مصر کے علمی رسالے الزہراء میں علامہ میمن کے مضامین کا ذکر کیا ہے اور ان کی کتاب ابو العلاء و ما الیہ کی بلند الفاظ میں تعریف کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکتوب نمبر ۳

یہ خط مصر کے نامور عالم اور محقق استاد احمد ابراہیم (۱۸۸۳ء-۱۹۴۵ء) کا تحریر کردہ ہے۔اس خط میں شیخ ابراہیم نے مصر کے علمی رسالے الزھراء میں علامہ میمن کے مضامین کی تعریف کی ہے۔اس کے بعد علامہ کی کتاب ابو العلاء و ما الیہ میں ان کے طریقۂ تحقیق، سلامتی نظر اور استنباطِ نتائج کی بلند الفاظ میں تعریف کی ہے۔اس کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ علامہ نے اپنی کتاب میں ابوالعلاء المعرّی کی بالکل صحیح تصویر پیش کی ہے۔

مکتوب نمبر ۴

یہ خط شام کے نامور عالم، محقق اور شام کی مشہور علمی اکیڈمی، المجمع العلمی العربی دمشق کے بانی علامہ ڈاکٹر کرد علی (۱۸۷۶ء-۱۹۵۳ء) کا تحریر کردہ ہے۔اس خط میں علامہ کرد علی نے المجمع العلمی العربی کا مختصر تعارف اور شام اور ہندوستانی علماء کے درمیان روابط اور خاص طور پر علامہ میمن سے رابطے کی خواہش کا اظہار کیا ہے اور علامہ میمن کی تحقیقات کے مطالعے اور ان سے اپنے تاثر کا اظہار کرتے ہوئے المجمع العلمی کے مجلّے میں اشاعت کے لیے علمی مقالات بھیجنے کی درخواست کی ہے۔

مکتوب نمبر ۵

یہ خط ڈاکٹر کرد علی نے علامہ میمن کو یہ اطلاع دینے کی خاطر لکھا کہ المجمع العلمی العربی کے اجلاس مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۲۸ء کو یہ فیصلہ کیا گیا کہ علامہ میمن کو اس اکیڈمی کی اعزازی رکنیت عطا کی جائے۔اور اپنا مختصر تعارف مع تصویر کے ارسال کرنے کی درخواست کی ہے۔نیز ارکان کی موجودگی میں جلسہ میں پیش کرنے کے لیے پھر اس کی مجلہ میں اشاعت کے لیے ایک مقالہ تیار کرنے کی درخواست کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکتوب نمبر ۶

المجمع العلمی نے ۱۹۴۴ء میں عربی زبان کے نامور شاعر ابوالعلاء المعرّی کی پیدائش کے ہزار سالہ جشن کا انعقاد کیا تھا۔اس خط میں ڈاکٹر کرد علی نے علامہ میمن سے مع مقالہ اس میں شرکت کی گزارش کی ہے۔

مکتوب نمبر ۷

یہ خط مصر کے نامور ادیب، محقق اور لجنة التالیف والترجمة کے سربراہ ڈاکٹر احمد امین (۱۸۷۸ء-۱۹۵۴ء) کا تحریر کردہ ہے۔اس خط میں موصوف نے علامہ کی کتاب سمط اللآلی کی اشاعت کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنے ادارے کے قوانین اور ادارے کی مالی مشکلات کا ذکر کیا ہے اور کچھ کتابوں کے بھیجنے اور کچھ کتابوں کے وصول ہونے کا تذکرہ کیا ہے۔

مکتوب نمبر ۸

یہ خط شام کے نامور محقق ڈاکٹر یوسف بن رشید العش (۱۹۱۱ء-۱۹۶۷ء) کا تحریر کردہ ہے۔
اس میں انھوں نے چند امور کا تذکرہ کیا ہے۔

۱-علامہ کی وفات کے سلسلے میں کسی ہندوستانی عالم کی طرف سے عربوں کو غلط اطلاع پہنچ گئی تھی۔اس کے غلط ہونے پر مسرت کا اظہار کیا ہے۔

۲-علامہ میمن کی کتاب مصنفہ عرام بن الاصبغ کی تحقیق وتدقیق پر مبارکباد دی ہے۔

۳-اپنی چند کتابیں مولانا کی خدمت میں ارسال کرنے کی اطلاع دی ہے۔

۴-اپنی بعض زیر تالیف کتابوں کا تذکرہ کرتے ہوئے خاص طور پر زیر تالیف کتاب نشأة التدوین فی الاسلام کے سلسلے میں مراجع یا معلومات کے ذریعے تعاون کی گزارش کی ہے۔

۵-علامہ سے درخواست کی ہے کہ استنبول، نجف اور خاص طور پر ہندوستان کے کتب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خانوں میں محفوظ قیمتی مخطوطات سے مطلع کریں۔

مکتوب نمبر ۹

یہ خط شام کے نامور محقق اور شاعر ڈاکٹر زکی المحاسنی (۱۹۰۹ء۔۱۹۷۲ء) نے بڑے محبت اور احترام آمیز الفاظ میں لکھا۔اس کی ابتدا میں علامہ میمن کے علم وفضل کا اعتراف اشعار کی صورت میں کیا ہے جن میں وہ لکھتے ہیں: اے عبدالعزیز تم اہلِ علم ودانش کے لیے سرچشمہ فیض اور میدانِ علم میں تابندہ سورج کی طرح ہو۔میں تمنا کرتا ہوں کہ بادلوں کے دوش پر اڑتا ہوا اور تمھاری نغمہ سرائی کرتا ہوا لاہور پہنچ جاؤں (اس وقت علامہ میمن کا قیام لاہور میں تھا)۔آگے لکھتے ہیں کہ علامہ میمن سے علم وادب نے اپنی معراج کو پالیا اور ادبی وسعتوں کے میدان میں ان کی تخلیق گنگناتی رہتی ہے۔مجھے علامہ میمنی راجکوٹی کی شخصیت سے متعارف ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے جن کا ابوالعلاء المعرّی بھی مشتاق ہے۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ معرّی کی روح علامہ میمنی کی شکل میں دوسرا جسم پا گئی ہے اور وہ دوبارہ ہمارے درمیان آکر دنیا کو دیکھ رہا ہے اور خوشیاں منا رہا ہے۔

اس کے بعد علامہ میمن کی تعریف میں لکھتے ہیں کہ جاحظ نے کسی شخص کے بارے میں لکھا تھا کہ دنیا میں عربی زبان کا اس سے بڑا کوئی عالم نہیں اور میں کہتا ہوں کہ صرف دنیا ہی نہیں بلکہ اب تک جتنے ستارے اور سیارے انسان نے دریافت کیے ہیں، ان سب میں ہندوستانی ادب وتاریخ ہی نہیں، بلکہ دین، ادب اور تاریخ اسلام کا کوئی عالم علامہ عبدالعزیز میمنی سے بڑا نہیں۔اس کے بعد علامہ میمن کی کتاب ابوالعلاء کی تعریف کی ہے اور اپنی کتاب ابو العلاء ناقد المجتمع کا تذکرہ و تعارف کرایا ہے اور اس پر تبصرہ کی درخواست کی ہے نیز اپنی کتاب شعر الحرب فی أدب العرب کے عنقریب بھیجنے کی اطلاع دی ہے۔آخر میں علامہ کے لیے دعائیہ الفاظ تحریر کیے ہیں۔

مکتوب نمبر ۱۰

یہ خط شام کے نامور محقق ڈاکٹر محمد اسعد طلس (وفات ۱۹۵۹ء) نے بڑے احترام آمیز الفاظ میں علامہ میمن کو لکھا ہے جس میں ان کو عربوں کے لیے حجت قرار دیا ہے۔علامہ نے ۱۹۳۵ء میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالمِ اسلام کا طویل علمی سفر کیا تھا' اس سفر میں شام بھی جانا ہوا تھا' اس سفر سے واپسی پر ڈاکٹر محمد اسعد طلس نے آپ کی خدمت میں یہ خط لکھا تھا۔ وہ لکھتے ہیں کہ علامہ کی جدائی کا انھیں سب سے زیادہ غم ہے۔ پھر انھوں نے اپنے والد کی وفات کی وجہ سے خط لکھنے کی تاخیر پر معذرت کی ہے۔ پھر اپنی کتاب سرّ الفصاحۃ کی تنقیح کے سلسلے میں مشورہ طلب کیا ہے' اور ہندوستان میں نظامِ دکن' مدرسۂ نظامیہ' ابتدائی مدارس اور تعلیم کے سلسلے میں مسلمانوں کی کوششوں سے متعلق معلومات طلب کرتے ہوئے ذکر کیا ہے کہ یہ سب معلومات اسلام اور تعلیم سے متعلق میری زیرِ تألیف کتاب کے لیے نہایت ضروری ہیں۔

مکتوبات نمبر۱۱ تا ۱۵

یہ خطوط شام کے نامور عالم اور عربی زبان کے محقق عزّ الدین تنوخی (۱۸۸۹ء-۱۹۶۶) کا تحریر کردہ ہیں۔

مکتوب نمبر۱۱

اس خط کی ابتدا چند تأثراتی اشعار سے کی ہے جن میں اپنے دل کے جذبات اور علامہ سے اپنی بے پناہ محبت کا اظہار کیا ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں: یہ خط میں علامہ عبدالعزیز میمنی کو لکھ رہا ہوں جن کا خط میرے دل میں محبت پیدا کرتا ہے۔ جب دل میں محبت راسخ ہو تو دوری کوئی چیز نہیں۔ ممکن ہے ہم دونوں شام یا سندھ میں اکھٹے ہوں۔

پھر چند مخطوطات کے سلسلے میں تفصیل سے گفتگو کی ہے، اور بعض عربی الفاظ کی تحقیق میں علامہ میمن کی رائے طلب کی ہے۔

مکتوب نمبر۱۲

خط کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ میمن نے ان سے دمشق کے سفر اور کچھ دن وہاں کے قیام کا اظہار کیا تھا (غالبًا یہ سفر ادارہ تحقیقاتِ اسلامی کے لیے حصولِ کتب کی خاطر ہونے والے سفر کے ضمیمے کے طور پر تھا' علامہ میمن وہاں قیام کر کے مزید کتابیں حاصل کرنا چاہتے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

)اس سلسلے میں حکومتی سطح پر اپنی کوششوں کا تنوخی صاحب نے تذکرہ کیا ہے، پھر علامہ کی منقبت میں چند اشعار پیش کیے ہیں اور اپنی زیر تحقیق کتاب الأبدال کے سلسلے میں پیش رفت کا تذکرہ کیا ہے ،اور اس کے لیے علامہ میمن کی معاونت کا تذکرہ کیا ہے،اور کتاب پر پیش لفظ کے لیے مولانا سے ان کا وعدہ یاد دلایا ہے۔

مکتوب نمبر ۱۳

یہ مکتوب اشعار کی صورت میں ہے۔جس میں دمشق کے سفر کے لیے حکومتی طور پر منظوری اور علامہ میمن کے سفر پر اپنی بے پناہ خوشی کا اظہار کیا ہے، اور علامہ میمن کے والد کے انتقال پر تعزیت کی ہے۔اور علامہ کے لیے دعائیہ اشعار بھی لکھے ہیں جن میں کہتے ہیں کہ اللہ آپ کو نوے سال تک صحت وعافیت اور طاقت اور دین وسلامتی کے ساتھ قائم رکھے۔

مکتوب نمبر ۱۴

اس خط میں علامہ کے دمشق کے قیام کا تذکرہ اور اہل عرب کی قدردانی اور آپ کے فضل وتفوق کا عربوں کی طرف سے اعتراف کیا ہے۔

مکتوب نمبر ۱۵

خط کی ابتدا نہایت بے تکلفانہ انداز میں شکایت سے کی ہے کہ ہمیں آپ سے اتنی محبت اور ایسا تعلق ہے تو کیا ہم ہی خط لکھتے رہے اور ادھر سے جواب نہ آئے ! پھر اپنی تین زیر تحقیق کتابوں کا تذکرہ کیا ہے اور محبت بھرے اشعار پر خط کو ختم کیا ہے۔

مکتوب نمبر ۱۶

اس خط میں محمد بن عمر العلوی تحریر کرتے ہیں کہ انھوں نے علامہ کے مقالات مـــجـلّة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الـــــزهـــــراء میں پڑھے اور وہ علامہ کی دقتِ نظر اور تحقیق سے متاثر ہوئے۔ خاص طور پر عبدالقادر بغدادی کی کتاب خزانة الادب پر علامہ کی تعلیقات اور حواشی کی تعریف کی ہے۔

مکتوب نمبر ۱۷

یہ خط مصر کے محقق اور ماہرِ مخطوطات فؤاد بن سیّد عمارہ (۱۹۱۶ء-۱۹۶۷ء) کا تحریر کردہ ہے۔اس خط میں مکتوب نگار نے علامہ کی صحبت میں گزارے ہوئے پر کیف لمحوں کا تذکرہ کیا ہے اور علامہ کی خدمت میں کچھ کتابوں کے بھیجنے کی اطلاع دی ہے۔

مکتوب نمبر ۱۸

یہ خط ترکی کے بین الاقوامی شہرت یافتہ محقق ڈاکٹر فواد سیزگین (پیدائش:۱۹۲۴ء) کا تحریر کردہ ہے۔اس خط میں انھوں نے علامہ میمن کو شرح الحماسة لابی ریاش اور شرح الکامل کی مائیکروفلمیں بھیجنے کا ذکر کیا ہے۔

مکتوب نمبر ۱۹

یہ خط شام کے محقق اور شاعر ڈاکٹر عدنان الخطیب (۱۹۱۵ء-۱۹۹۵ء) کا تحریر کردہ ہے۔اس خط میں علامہ کو دعوت دی گئی ہے کہ مجمع اللغة العربية دمشق کے بانی ڈاکٹر کرد علی کی پیدائش کی صد سالہ تقریبات میں شرکت کریں جو ۱۹۷۶ء کے موسمِ گرما میں منعقد ہونے والی تھی۔ساتھ ہی یہ بھی درخواست کی کہ اس موقع پر ڈاکٹر کرد علی سے متعلق زیرِ طبع کتاب کے لیے اپنا مقالہ روانہ فرمائیں۔

مکتوب نمبر ۲۰

یہ خط عراقی ادیب و شاعر ڈاکٹر حسین علی محفوظ (پیدائش ۱۹۲۶ء) نے علامہ کے نام اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درخواست کے ساتھ لکھا کہ مشاہیر ادباء کے حالات سے متعلق ان کی زیر تکمیل کتاب سدنة العلم والأدب کے لیے اپنے حالاتِ زندگی اور تصویر روانہ فرمائیں۔

مکتوبات نمبر ۲۱ تا ۳۴

یہ خطوط عربی زبان کے نامور محقق اور علامہ میمن کے علی گڑھ کے قریبی دوست ڈاکٹر محمد سالم کرینکو (۱۸۷۶ء-۱۹۵۳ء) کے تحریر کردہ ہیں۔ڈاکٹر کرینکو کا تعلق جرمنی سے تھا اور اسلام قبول کرنے سے قبل ان کا نام فریٹز کرینکوف تھا۔ان خطوط میں کئی علمی وتحقیق موضوعات کا ذکر کیا ہے ،جن میں عربی زبان کے مشہور لغت لسان العرب میں موجود اغلاط کی تصحیح بقلم علامہ میمن ،علامہ میمن کی تحقیق کے بعد شایع شدہ کتاب زیادات شعر المتنبّی، کتاب التصحیف کی تصحیح ،کتاب النوادر ،علامہ میمن کی جانب سے بھیجی گئی ان کی کتاب سمط اللالی کا شکریہ، دیگر کتب کی تحقیق سے متعلق استفسارات اور بعض تحقیقات سے اپنے اختلاف کا اظہار بڑے احترام وادب سے کیا ہے ،اس کے علاوہ علامہ میمن کی جانب سے بھیجے گئے تحائف کا شکریہ، اپنی اور اپنی اہلیہ کی علالت کا ذکر اور کئی تحقیقی موضوعات کا ذکر کیا ہے۔مکتوب نمبر ۳۴ کے بعد ڈاکٹر کرینکو کے تین انگریزی خطوط بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد بھی پیش کیے جارہے ہیں۔یہ خطوط اس زمانے کے ہیں جب ڈاکٹر مختار صاحب علامہ میمن کی زیرنگرانی الحماسة البصريّة پر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے ڈاکٹریٹ کا مقالہ لکھ چکے تھے اور یونیورسٹی نے ڈاکٹر کرینکو کو بیرونی ممتحن مقرر کیا تھا۔وہ اس وقت کیمبرج میں مقیم تھے۔ان خطوط میں انھوں نے ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب کی محنت کی تعریف کی اور بعض مفید مشورے بھی تحریر فرمائے۔

مکتوب نمبر ۳۵

یہ خط ہالینڈ سے تعلق رکھنے والے نامور مستشرق فان آرندونک (۱۸۸۱ء-۱۹۴۶ء) کا تحریر کردہ ہے۔اس میں مکتوب نگار نے اپنے پاس موجود کتاب اصلاح المنطق کے مخطوطے کا پورا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارف کرایا ہے، اور ڈاکٹر عابد احمد علی اس کتاب پر جو تحقیقی کام کر رہے تھے اس تحقیق کے مسودے کے اپنے مخطوطے سے مقابلے کی خواہش اور اس کے لیے اپنی آمادگی ظاہر کی ہے اور آخر میں اپنے دوست مشہور مستشرق وینسنک کی بیماری کا تذکرہ کیا ہے۔

مکتوب نمبر ۳۶

یہ خط جرمنی سے تعلق رکھنے والے ادبِ عربی کے فاضل جوزف فیوک نے لکھا۔ انھوں نے ابن ندیم کی مشہور کتاب الفهرست پر تحقیق کی۔ علامہ نے الفهرست کے مخطوطے کا کچھ حصہ ان کو عاریتاً بھیجا تھا اس پر شکریہ ادا کیا ہے اور جے پور اور ٹونک میں موجود الفهرست کے نسخوں کا تذکرہ کیا ہے۔

مکتوب نمبر ۳۷

یہ خط جرمنی سے تعلق رکھنے والے نامور مستشرق اور ماہر عربی زبان و ادب ہیلمٹ رٹر (۱۸۹۲ء-۱۹۷۱ء) کا تحریر کردہ ہے۔ علامہ نے نوادر أبی مسحل کے قلمی نسخے کے ذریعے مکتوب نگار کا تعاون کیا تھا جس پر وہ بے انتہا مشکور ہیں اور علامہ کی صحت اور عمر درازی کے لیے دعا گو ہیں۔ اخیر میں ترکی سے نئی شایع ہونے والی کتابوں کا تذکرہ کیا ہے، اور بہت سی معلومات دیگر ممالک کے نوادرات کے متعلق موجود ہیں۔

مکتوبات نمبر ۳۸، ۳۹

یہ خطوط پولینڈ سے تعلق رکھنے والے نامور مستشرق روڈولف گائر (۱۸۶۱ء-۱۹۲۹ء) نے لکھے تھے۔ مکتوب نگار اس زمانے میں دیوان الاعشیٰ پر تحقیق کر رہے تھے۔ اس بارے میں انھوں نے علامہ میمن سے معاونت کی درخواست کی جس پر علامہ نے الاعشیٰ کے کلام مخزونہ رامپور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضا لائبریری سے مقابلہ کرنے کا مشورہ دیا۔مکتوب نگار کی درخواست پر یہ کام بھی علامہ میمن نے علمی معاونت کے طور پر انجام دیا جس کا مکتوب نگار نے شکریہ ادا کیا ہے۔بعد میں انھوں نے دیوان الاعشیٰ کے مقدمے میں بھی علامہ کا بلند الفاظ میں شکریہ ادا کیا۔

مکتوب نمبر۴۰

یہ خط جرمنی سے تعلق رکھنے والے نامور مستشرق البرٹ ڈیٹریچ (پیدائش۱۹۱۲ء) نے لکھا جو ہیلمٹ رٹر کے شاگرد تھے۔مکتوب نگار نے اپنی زیر تحقیق کتاب الجلیس الصالح الکافی والانیس الناصح الشافی کے سلسلے میں مخطوطہ مخزونہ شروانی کلکشن،علی گڑھ اور خدا بخش لائبریری کے مخطوطے کے بارے میں معلومات طلب کی ہیں،اوراس سلسلے میں تعاون کی درخواست کی ہے۔

مکتوب نمبر۴۱

یہ خط شیخ خلیل عرب (۱۸۸۶ء-۱۹۶۶ء) کا تحریر کردہ ہے جو عربی زبان وادب کے نامور استاد اور علامہ میمن کے قریبی دوست تھے۔اس خط میں انھوں نے علامہ میمن کی جانب سے بھیجے گئے اجازت نامے کا بہت شکریہ ادا کیا ہے۔علامہ کی عربی تحریر کی بلند الفاظ میں تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ علامہ میمن ان کی نظر میں نادرۃ الزمان فخر الاوان،زینۃ المتاخرین اور ذکری المتقدمین ہیں۔

مکتوب نمبر۴۲

یہ خط مولانا محمود حسن ٹونکی (۱۸۶۴ء-۱۹۴۷ء) کا تحریر کردہ ہے جو اس زمانے میں اپنی معروف کتاب معجم المصنفین پر کام کررہے تھے۔اس مکتوب میں انھوں نے زیر تصنیف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب معجم المصنّفین کے سلسلے میں بعض کتابوں کے روانہ کرنے اور بعض صحیح اطلاعات دینے پر علامہ میمن کا شکریہ ادا کیا ہے اور الفہرست کے نسخہ ٹونک کا علامہ نے تقاضا کیا تھا اس سلسلے میں تفصیل سے عرض کیا ہے۔

مکتوب نمبر ۴۳

یہ خط عربی زبان کے ادیب اور شاعر مولانا عبدالرحمٰن کاشغری ندوی (۱۹۱۲ء-۱۹۷۱ء) کا تحریر کردہ ہے۔خط کے جواب میں تاخیر پر معذرت کرتے ہوئے اپنے علمی کاموں میں مشورہ اور تعاون طلب کیا ہے۔

مکتوب نمبر ۴۴

یہ خط عربی زبان کے عالم اور محقق شمس العلماء ڈاکٹر عمر بن محمد داؤد پوتہ (۱۸۹۷ء-۱۹۵۸ء) نے بمبئی سے لکھا، جو اس زمانے میں سندھ کی فتح سے متعلق مستند اور قدیم ترین کتاب فتحنامہء سند عرف چچنامہ پر تحقیق کر رہے تھے۔ابتدا میں انھوں نے علامہ کے اخلاق، مہمان نوازی، علمی گہرائی کی بلند الفاظ میں تعریف کی ہے۔اسکے بعد علامہ سے چچنامہ سے متعلق تحقیق میں معاونت کی درخواست کی ہے اور لکھا ہے کہ سندھ و مکران سے متعلق چچنامہ میں لکھے اشعار ملاحظہ فرمائیں اور اگر اغلاط نظر آئیں تو ان کی تصحیح فرمائیں۔

مکتوبات نمبر ۴۵ تا ۴۹

یہ خطوط نامور عالم دین اور مورخ علامہ سیّد سلیمان ندویؒ (۱۸۸۴ء-۱۹۵۳ء) کے تحریر کردہ ہیں۔ابتدا میں انھوں نے علامہ میمن کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کیا ہے اور اس کے بعد علامہ کی کتاب ابو العلاء وما الیہ کی اشاعت کے لیے مفید مشورے دیے ہیں۔اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد دارالمصنفین اعظم گڑھ کے کتب خانے میں محفوظ امثال پر تین کتب کا ذکر کیا ہے۔ اگلے خطوط میں علامہ میمن کی کتاب ابو العلاء وما الیہ کی دارالمصنفین سے طبع ہونے کی صورت میں طباعت ، اخراجات، تقسیم اور قیمت وغیرہ کی تفصیلات تحریر کی ہیں۔ آخر میں علامہ میمن کو شام کی نامور علمی اکیڈمی المجمع العلمی العربی کی جانب سے رکنیت عطا کیے جانے پر مبارک باد دی ہے۔

مکتوبات نمبر ۵۰ تا ۵۲

یہ خطوط شمس العلماء کمال الدین احمد کے تحریر کردہ ہیں۔ ان خطوط میں زیادہ تر علامہ میمن کی مدرسہ عالیہ کلکتہ میں تقرری کے سلسلے میں اپنی کوششوں کا تذکرہ کیا ہے، اور وہاں کس طرح عربی ادب سے بے اعتنائی برتی جارہی ہے اس کا بھی ضمناً تذکرہ کیا ہے۔ اور علامہ میمن سے ان کی کتب طلب فرمائی ہیں اور جو کتب پہنچ گئیں ان کا شکریہ ادا کیا ہے۔

مکتوب نمبر ۵۳

یہ خط عربی زبان کے محقق اور سابق صدر شعبہء عربی الہ آباد یونیورسٹی، ڈاکٹر زبید احمد (وفات ۱۹۶۲ء کراچی) کا تحریر کردہ ہے۔ اس خط کے ساتھ انھوں نے اپنے ڈاکٹریٹ کا مقالہ *The Contribution of India to Arabic Literature* بھی روانہ کیا اور درخواست کی کہ اگر اس میں کوئی غلطی نظر آئے تو مطلع فرمائیں۔ یہ مقالہ ڈاکٹر زبید احمد نے لندن یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے حصول کی خاطر لکھا تھا جس پر انھیں یہ ڈگری ۱۹۲۹ء میں لندن یونیورسٹی نے عطا کی تھی۔ اس معلومات افزا مقالے کا اردو ترجمہ ادارۂ ثقافت اسلامیہ لاہور کی جانب سے شائع ہو چکا ہے۔ بعد ازاں اس کتاب کا عربی ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکتوب نمبر ۵۴

یہ خط سابق صدر شعبہء عربی عثمانیہ یونیورسٹی (حیدر آباد دکن) و ڈائریکٹر دائرۃ المعارف عثمانیہ حیدر آباد ڈاکٹر عبدالمعید خان (۱۹۱۰ء-۱۹۷۳ء) کا تحریر کردہ ہے۔ اس خط میں انھوں نے علامہ میمن کے خط کا شکریہ اور قاہرہ یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد اپنی زیر تحقیق کتاب التشبیہات المشرقیة کا ذکر کیا ہے اور اس کے کسی مخطوطے کا علم ہونے پر مطلع کرنے کی درخواست کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسائل التى وردت إلى الأستاذ الميمنى

— (١) —

من الأستاذ أحمد محمد شاكر

مصر

١٠ جمادى الأولى ١٣٤٦

إلى الأخ العالم الباحث المنقب السيد عبد العزيز الراجكوتى الميمنى

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

قرأت كتابكم « أبو العلاء وما إليه » وما اعتدت تقريظ كتاب ، فلم أملك قلمى عن الكتابة إليكم . وجدتكم أوفيتم البحث حقه واستوعبتم كل ما يستحقه موضوعه عن الأدلة والحجاج. مع دقة نظر وحسن ترتيب .

ولقد أخذ بلبى انصافكم القول فى شأن « أبى العلاء » فانّ رجلاً من أهل عصرنا يريد أن ينشر بين المسلمين إلحاده حاول أن يأخذ على « أبى العلاء » كلمات — لعله لم يحسن فهمها — ليذيع بين الناس أنّ له إماماً يتبع طريقه فأجهد نفسه و أتعب كاتبه وأخرج للقراء كتاباً يزعم به انه نحو جديد من التأليف . وما هو بجديد ولا بقديم .

و أرجو أن تقبل تهنئتى على ما أوتيت من بسطة فى العلم و من سعة فى الاطلاع ومن قدرة على امتلاك ناصية القول و أسئال الله أن يزيدك من فضله . وأن ينفع بك العرب و اللغة العربية ، و المسلمين و الاسلام . والسلام

كتبه

أحمد محمد شاكر

— (٢) —

من الأستاذ أحمد الاسكندرى

مصر

١٥ صفر ١٣٤٦

إلى أخى الأستاذ الكبير والعلامة الجليل الشيخ عبد العزيز الميمنى الراجكوتى — حفظه الله —

أخى كنت أقرأ بسرور كثير و إعجاب عظيم تلك الرسائل الجليلة ذوات البحوث الدقيقة التى كنت تتحف بها قرّاء مجلة « الزهراء » . وكنت أحرص على اقتنائها بعد جمعها كتباً . وما كدت أسمع بأن المطبعة السلفية

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تطبع لك كتاباً فى حياة أبى العلاء و أدبه حتى بادرت إلى قراءة الجزء الأول منه قبل أن يتمّ طبع ما ألحق به .

والحق أقول إنى قلما قرأت لأديب معاصر بحثاً فى أدب القدماء وشؤون حياتهم بمثل ما قرأت فى كتابك الكريم من استقامة مذهب ونصفة حكم و نزاهة جدل و تأويل متشابه و تفتيح بحث وتزييف باطل وجيه مغرور .

ولقد استفدت منه فى نفسى و درسى واقتبست منه وعزوت إليه فلله أنت و لله بلاد أنجبت مثالك . والله ما أعنت طلاب العربية وما زدت فى ثروة آدابها .

فجزاك الله عن الأدب العربى و أهله خيراً وأكثر فى حماة العربية من أمثالك و مدّ فى أجلك و أمتع بأدبك والسلام عليكم ورحمة الله .

أحمد الاسكندرى

مدرس تاريخ الأدب وفقه اللغة بدارالعلوم بمصر

— (٣) —

الشيخ أحمد إبراهيم

[القاهرة
[١٣٤٦

إلى الأخ الفاضل رب العلم والأدب الأستاذ عبد العزيز الراجكوتى

أشكر لمجلة « الزهراء » أن عرّفتنا بمحقق فذٍّ مثلك معرفة أحلتك منا محل المحب المكرم ، و لقد كنتُ أترقب صدور أجزاء هذه المجلة الممتعة بفروغ صبر حتى إذا ظفرت منها ببحث من أبحاثك القيمة المتينة أكون كأنى قد عثرت على كنز ثمين . و ما زلت كذلك حتى زفت إلينا البشرى بطبع كتابك « أبو العلاء و ما إليه » فما كان أشوقنى إليه لما أعلمه من سابق فضل مؤلفه و دقة بحثه و غزارة علمه . و لقد ظفرت من ذلك بأمنيتى إذ وجدت الكتاب على ما كنت أتوقع : استيعاب للبحث و إحاطة كلية بما يتطلبه المقام وسلامة نظر ونقد يقظ بصير وانصاف فى الحكم بحسب ما تؤدّى إليه المقدمات واحتياط فى كل ما يحكيه عن أبى العلاء سواء أكان له أم عليه مما لا يصدر إلا عن المؤرخ الخبير المنصف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولقد كنت أيها الأستاذ الجليل موفقاً في كل ما كتبت حتى كأنك لشدة مخالطتك لكل ما أثر عن هذ الرجل و قوة اتصالك به و بكل ما كان يحيط به واستنباطك — بفضل الله تعالى ونعمته — ما استنبطته مما حدثتنا به عنه قد تغلغلت إلى أعماق نفسه ونفذت ببصيرتك إلى ما انطوت عليه جوانحه فلم يغادر قلمك صغيرة و لا كبيرة من شؤونه الا أحصاها . فلقد تناولته من جميع نواحيه و حللته أيما تحليل فكنت في صنيعك هذا كأمهر المصورين إذ أخرجت للناس صورة صحيحة جلية لأبي العلاء صورتها يد الأمانة تصوير من أحاط بصاحبها خبراً نفع الله بك الأدب والعلم، و بارك فيك وكان لك ناصراً و معيناً .

كتبه

أحمد إبراهيم إبراهيم

أستاذ الشريعة الاسلامية بكلية الحقوق بالجامعة المصرية

— (٤) —

الأستاذ محمد كرد علي

دولة سورية

وزارة المعارف

المجمع العلمي العربي

دمشق ٢ كانون الأول ٩٢٧

حضرة العلامة الأستاذ السيد عبدالعزيز الراجكوتي في كلية عليگڑھ المحترم

يود المجمع العلمي العربي في دمشق صلة علمية مع علماء بلادك لاسيما حضرتك لما علمنا من شدة ولوعك بالآداب العربية تلك غاية المجمع وأمانيه التي يسعى إلى تحقيقها. وقد أرسلت إلى حضرتك في البريد العددين الأخيرين من المجلة ط و نسخة من تقريرنا بأعمال المجمع خلال السنة الماضية فمنها تدركون الغاية التي نحن بصددها. ولا يخفى عليك ما يكون من الفوائد العلمية في تقوية من علماء بلادنا و علماء القطر الهندي

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المبارك . ولما قرأنا شيئاً كثيراً من مباحثك و ما نشرته من المؤلفات فى العربية نرجـوا أن تتحفنا بنبذة من آثارك فننشرها فى المجلة الشهرية و أن تتفضل بإرسال مجموعة من آثارك فيكون ذلك سبيلاً للتعارف و التألف ، حفظك الله و أدام نفعك .

ريئس المجمع العلمى العربى
محمد كرد على

— (٥) —

دولـة سورية
وزارة المعارف
المجمـع العلمى العربـى
دمشق ٢٧ كانون الثانى ٩٢٨ ا

إلى حضرة العلامة الأستاذ السيد عبد العزيز الراجكوتى المحترم

بالنظر لما يعلم المجمع العلمى العربى فى دمشق من غزارة فضلك وسعة اطلاعك وتفانيك فى خدمة اللغة العربية وآدابها... فى جلسته المنعقدة فى ٢٦ كانون الثانى سنة ١٩٢٨ باجماع الآراء انتخابك عضواً مؤازراً فيه... وتكون له عوناً على القيام بمهمته فى إعلاء شان اللغة و رفع قدرها ورجائى أن تتفضل بارسال ترجمة حياتك الشريفة وصورة من صورك الشمسية لضمها إلى تراجم الاعضاء. وأن تتحفنا بمقالة أو موضوع تختاره من قلمك «أطروحة» تتلى فى جلسة عامة بحضور الأعضاء يوم يعلن قبولك عضوية المجمع. ثم ننشره فى المجلة إظـهاراً لفضلك ، و السلام عليك .

ريئس المجمع العلمى العربى
محمد كرد على

— (٦) —

الجمهورية السورية
المجمع العلمى العربـى
دمشق فى ٢٤ اذار ١٩٤٤

حضرة الأستاذ السيد عبد العزيز الراجكـوتى المحترم

قرّر المجمع العلمى العربى بدمشق إقامة مهرجان لمرور ألف سنة على

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولد أبى العلاء المعرى، يفتتح فى دمشق يوم الاثنين الثامن من شوال سنة ١٣٦٣ الموافق للخامس و العشرين من شهر ايلول سنة ١٩٤٤ ويستمر أسبوعاً. ويسرّ المجمع أن تلقوا كلمة فى هذا المهرجان. فالرجاء أن تتفضلوا باعلامنا عن مؤافقتكم بالاجابة وعن عنوان كلمتكم بأسرع مايمكن لنتمكن من ترتيب البرنامج العام و رسم هيكل الكتاب الذى سيشتمل على جميع ما سيلقى فى المهرجان. وها نحن أولاء بانتظار جوابكم، ودمتم بسلام واحترام.

— (٧) · رئيس المجمع العلمى العربى
الأستاذ أحمد أمين محمد كرد على

Association of Authorship
Translation & Publication
Tel. : 4 2 9 9 2

9, Sharh EL-Kirdassi Abdina
Cairo

[١٩٣٧]

حضرة الفاضل الأستاذ عبد العزيز الميمنى
سلام عليكم ورحمة الله

وصلنى خطابكم وأنا آسف أشد الأسف لتأخرى فى الردّ عليكم إذ كنت مسافراً لأداء فريضة الحج، وأحب أن أردّ عليكم فى النقط التى سألتم عنها:

١. تقضى الشروط التى بيننا أن ترد إليكم اللجنة ما دفعتموه فى تكاليف «سمط اللآلى» ، ثم تسترد اللجنة ما دفعت ثم يأتى الربح بعد ذلك فيكون بين الطرفين على النسبة المبينة فى الشروط. والآن قد استوفيتم كل ما دفعتم و لم تستوف اللجنة ما دفعت. وقد عرضت المسألة على مجلس الادارة فرأى أن تنفذ الشروط بالدقة خصوصاً و أن حالة اللجنة المالية لاتسمح باجابة طلبكم مع الأسف، و إذا وجد مشتر يشترى الكتاب صفقة واحدة لانتأخر من بيعه له ثم نعطيكم بعد ذلك نصيبكم منه و لكن أين هو؟

٢. وقد أرسلت إليكم اليوم نسخة من كتاب «الطرائف الأدبية» فى البريد الجوى لاطلاعكم عليها سريعاً.

٣ وصلتنى دواوين الشعراء الثلاثة كعب و حميد و سحيم وكتاب الفاضل والمفضول للمبرد ومع الأسف لا أرى طبع «ديوان كعب بن زهير» لأنّ دار الكتب المصرية طبعته على نفقتها و سيتم قريباً فاذا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

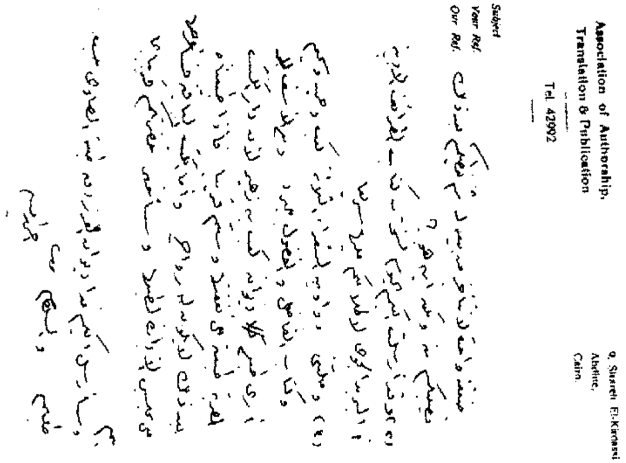
Association of Authorship,
Translation & Publication
Tel. 42092
9, Shareh El-Kirdassi
Abdine,
Cairo.
Subject
Your Ref.
Our Ref.

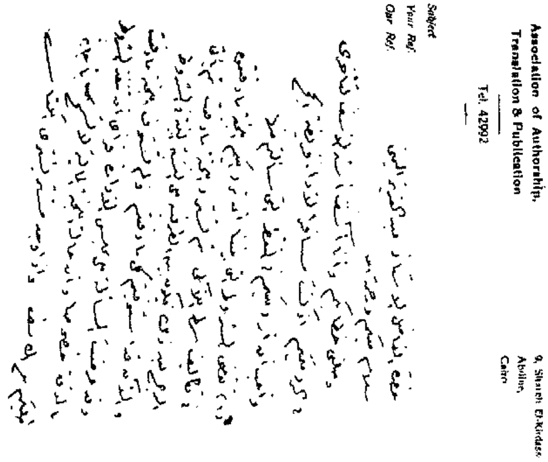
Association of Authorship,
Translation & Publication
Tel. 42092
9, Shareh El-Kirdassi
Abdine,
Cairo.
Subject
Your Ref.
Our Ref.

مصر کے نامور محقق ومصنف ڈاکٹر احمد امین کا خط بنام علامہ میمن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبعناه بعد ذلك لايكون له رواج . و أما الكتب الباقية فسأعرضها على مجلس الادارة لطبعها وسأخبر حضرتكم قريباً بما يتم
وسأرسل إليكم غداً «ديوان الفرزدق» طبعة الصاوى حسب طلبكم والسلام
أحمد أمين

— (٨) —

القاهرة — الدكتور يوسف العش
٩٤٧/٢/٢٥

حضرة الصديق العلامة الأستاذ عبد العزيز الميمنى أبقاه الله و أطال عمره .

كم سررت بكتابكم الرقيق الممتع وحمدت الله على بقائكم فى الحياة ذخراً للعربية و الاسلام . و بُعداً لذلك الأستاذ الهندى الذى نغص علينا بخبر فزعنا فيه إلى الكذب و سحقاً للخبر شاع وانتشر حتى ظنناه أمراً واقعاً فبعثنا بدعوات الرحمة إلى حىٍّ يرزق وعسى أن يكون الله عزوجل تقبل الدعوة على أنها دعاء بالبقاء وطول العمر و نفذ سابق علمه فطالت حياتكم أجيالاً أخرى .

و بعد فقد بلغت تحياتكم إلى من اجتمعت بهم ممن حييتموهم فسرّوا بالتحية و أكثر من التحية بوجودكم . ورحم الله الأستاذ الاكبر الشيخ مصطفى عبد الرزاق توفى إلى رحمة الله قبل أن يبلغه خبر بقائكم بين الأحياء ، توفى من نحو من أسبوع فبكى عليه الناس بكاءً شديداً .

إن كتاب عر ّام ٢ آية فى التحقيق وتحفة فى المعرفة . بارك الله فيكم إذا اخرجتموه ومدّ فى عمركم لتخرجوا آياتكم الأخرى .

أرسل اليكم مع البريد كتباً ثلاثةً أخرجتها منذ افترقنا وهى :
١ — تصنيف العلوم و المعارف [لدارالكتب الأهلية الظاهرية]
٢ — الخطيب البغدادى — مؤرخ بغداد ومحدثها .
٣ — قصة عبقرى (وهى قصة الخليل بن أحمد الفراهيدى) .

وقد أخرجت كتابين آخرين لم ينشرا بعد بين الناس واحدهما فهرس دارالكتب الظاهرية (قسم التاريخ) ، و فهارس هذا الفهرس تطبع الآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد أن ثم طبع وصف الكتب منه ، و الآخر كتاب « تقييد العلم للخطيب البغدادي » وهو منجز مطبوع طبعه المعهد الفرنسي بدمشق ولم يرد أن ينشره الا بعد أن يعود إلى دمشق وقد كان أخرج منها مع الافرنسيين. وعندي تآليف أخرى لم تطبع . وعسى أن أفيد من علمكم الجم بشأن أحدها وهو « نشأة التدوين في الاسلام » وقد وجدت شواهد عديدة تدل على أن التدوين ابتدأ من أول عصر للاسلام بل ألفت بعض الكتب في أواخر العصر الأموي. وكم أكون ممتناً لكم لو اسعفتموني بما تيسر لكم من دلائل عن هذا الأمر في غير الكتب المروفة المتداولة التي هي مظنة فيه وقد رجعت إليها جميعاً و أظن أني أفيد من أسماء الكتب التي رأيتموها أو سمعتم بها مما ألف في العصر الأموي . ومن واجبي الا استفيد مما تفضلون بذكره الا بعد أن أنسب الفضل إلى ذويه .

إن لكم الفضل الكبير باظهار استعدادكم لاعانتنا في ما يسهل عليكم ذكره من المخطوطات التي اطلعتم عليها . والذي أعتقد أننا بحاجة خاصة إلى الاطلاع على أسماء المخطوطات القيمة في الخزائن التي لم تنشر فهارسها وأخص بالذكر منها خزائن طوبقبو سراي بالآستانه والنجف والخزائن الهندية الخاصة . ولو استطعتم أن تكلفوا أحد تلامذتكم بنقل ما عندكم من أسماء وأرقام المخطوطات القيمة التي اطلعتم عليها في هذه الخزائن خاصة أعنتمونا في مهمتنا إعانة تبقى لكم مخلدة في الكتاب الذهبي الذي سينشر عن معهد إحياء المخطوطات ، وسرنا أن ترسل ما ترتأونه من أجر لمن تكلفونه بالنقل .

وأكون شاكراً غاية الشكر تفضلكم بذكر النسخ التي عثرتم عليها من كتاب « الكمال » لبشر المريسي أو من كتبه الأخرى إن كان .

مع غاية السلام وأخلص التمنيات

المخلص

يوسف العش

— (۹) —

دمشق

الدكتور زكي المحاسني

۱۰ تشرين ۱۹٦٤

أيا عبد العزيز تفيض يمنا و تطالع في مجال العلم حسنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كتبت و نغمةٌ ملءَ الليالي تهفُّ عليَّ تطريباً و لحنا
أيا هنديّة رقصت عليها كأنَّ بها لدى اللفتات جِنّا
أحاورها وصوفيٌّ مرامي أجوزُ إليك صحداءاً و حزنا
أرفّ على السحاب لعلّ يوماً أجيء به " بلاهور " مفنّا
تعلّق كوكباً بين الدرادى و من نهر المجرّة عبّ دنّا
به الآداب قد لقيت مناماً فملء رباعه الالهام غنى
هداة الهند أعلام ثقات حماة الضّاد شدوا فيه ركنا
و للاسلام تمكين و دينٌ لديه يزيدهُ مجداً و أمنا
عرفت (الراجكوتيَّ) المعلى و كان أبو العلاء إليه حنّا
إذا أهل المعرّة خلدوه فمن تاليفه قد عزَّ مغنى
أرى فيه المعرى عاد فينا بعين تبصر الدنيا و تهنا
المحاسنى

عزيزى الأستاذ الأعظم عبد العزيز الميمنى الراجكوتى كلل الله عمره السعيد بالاقبال و الصحة .

كان الجاحظ يعدّد أسماء رجال فيقول فى أحدهم :

ليس على وجه الأرض أعلم باللغة منه .

و أنا أقول :

ليس على وجه الأرض ولا فى الكواكب التى سيكتشفها الانسان أعلم من الأستاذ العظيم عبد العزيز الميمنى الراجكوتى بالدين و الأدب و تاريخ الاسلام بله علمه العميم بأدب الهند و تاريخها الكبير .

عزيزنا و أستاذنا ، إنى منذ ألفت كتابى « أبو العلاء ناقد المجتمع » انتجعت رياض كتابك « أبو العلاء و ما إليه » و ما زلت حتى الآن أرد موارده لأصدر عن مصادره ، و من لمحات الحظ فى عمرى أننى التقيت بك فى شارع السنجقدار بدمشق سنة ١٩٦١ وكان معك صديقى العلاّمة التنوخى . لقد كان لقاءونا سانحة عابرة كاطلالة شمس من خلال غمام،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و قد صدق فی مثله قول المتنبی :

وانتظرنا دهراً و لما التقينا كان تسليمه علىّ وداعا

كنتَ تلبس جبة سابغةً بلون رمادی داكن شدت عليها أزرار متناسقة فوق قامتك الفرعاء ، متلألئاً بالبشر و الابتسام ، وأما العينان فنبعان فياضان بالعبقرية الالٓهية التی أودعت فی إنسان لايجود بمثله الزمان .

كتابی « أبو العلاء ناقد المجتمع » أرسله اليك بالبريد الجوی المضمون مع رسالتی هذه المضمونة الجوية ، و هو فی طبعة دار المعارف بيروت ، و قد ظهر هذا الشهر للمرة الثانية مزيداً و منقحاً . و كان ظهوره فی الأولی بطبعة دار الفكر العربی بالقاهرة سنة ١٩٤٥ و لعل الأستاذ الأجلّ — زان الله مجالس العلم بنواضر فكره — يتفضل بالنظرة ، و يری كيف جلدت ! ذلك المكابر العاثر المعاصر الشرير الداثر ، و المفتری المقامر ، الذی زعم بكتابه الحقير فی رأی رآه ، أن الشيخ الأشرف أبا العلاء المعری قعد عن النساء لعجزه الجنسی — قاتله الله من رأی قائل ، لايقول به الا التعس الخسيس — و والله ثم الله ، لو أن كتابك قد طُبع . و رأيه ذاك ، من قبل قد ظهر ، لأباده قلمك الذی يغلّ الجديد ، و يفری الجلاميد ، وما أری كافياً ما نهضتُ به من القول فيه .

و أستاذ نا الراجكوتی — صان الله تآليفه عن الغوائل — قد دفع شروراً عن أبی العلاء و نوازل ، كالتی نبذه بها ابن الهبارية ، و منّ أستاذنا بالستر علی مثالبه و فرياته و مرآته . فكان شانه شأن ذلك الشيخ المأفون ، الذی كان صديقنا العظيم الأستاذ عباس محمود العقاد — نضر الله عظامه — يسمی صحبه الذين تسموا بالأمناء نسبةً الی الأمين ، الامناء بكسر الهمزة . و لا و الله ما كان أميناً علی خُلق ولا عِرض ، ولا علی مروءة و علم

علی أن الهبارية امرأة نسب ذلك المرذول القديم إليها ، و كان من دأبه الهبر وهو — كما علم مولانا الأستاذ الحبر العظيم — البتك و الفتك ، و أذهبُ إلی التحقيق باسمه لأزيده هوناً وضعةً علی ضعفٍ وهونٍ فيكون من معانيه ما تغالی المرأة بستره من عورات جنسها . فاذا خُففت الهاء كان ريحاً صرصراً عاتيةً ذات غبار ، أسفاها الله علی عظامه النخرة حيث لا قرّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

له ضريح ولا مرّت عليه ريح .

زارني الأستاذ الكريم الدكتور محمد اقبال الانصاري منذ شهور فجعلت أسأله عنك. وعشت معه سانحة جامعية ردّتني إلى عهدي بالدكتوراه سنة ١٩٤٧ من الجامعة المصرية ، و إلى كرسي الأستاذية الذي شغلته في كلية الآداب بالجامعة السورية إذ مارست تدريس الأدب ثلاث سنين فيها قبل أن أغدو مستشاراً ثقافياً في السفارة السورية بمصر.

سأرسل إلى سيدي كتابي الكبير « شعر الحرب في أدب العرب » المطبوع بدار المعارف بمصر سنة ١٩٦١ وهو مقرر في جامعتنا و جامعتي القاهرة و بغداد ، و قد كتب عنه مقالاً ضافياً المرحوم الأستاذ العقاد في كتابه « أشتات مجتمعات في اللغة و الأدب » الذي ظهر قبيل مغادرته عالمنا، ومن الغريب أنّ الأستاذ العقاد، لم يسطر مثله عن أحد في مجموعة كتبه ، فرحت أزهو بهذا التوفيق ، و لعلي أخجل أن أذكر بين يدي أستاذنا الذي يعدل كتاب منه واحد كتب مجمع بأجمعه . أنّ لي من الكتب بضعة عشر كتاباً .

عزيزي ، إنك برهان الٰهي على كلمة سيدنا محمد ﷺ التي بلغت بلادك وما وراءها اضفى الله عليك سوابغ الصحة والعمر المديد. و حفظك و أهلك و بلدك .

معي قرينتي الكاتبة الاسلامية المشهورة السيدة وداد سكاكيني ١ تشاركني تقديم التحية إليك ملتمسين منك الدعاء، أدامك الرحمان.

المخلص
محمد زكي المحاسني

— (١٠) —

حلب   الدكتور محمد أسعد طلس

المدرسة الثانوية

٨ ذو الحجة ١٣٥٥

إلى مولانا العلامة الأكبر حجة العرب السيد الجليل الأستاذ عبد العزيز الميمني الراجكوتي أدام الله عزّه و يحيى ذكره أما بعد فسلام عليكم و رحمة الله و بركاته .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سيدى إننى انتهز فرصة هذا العيد المبارك عيدالنحر السعيد وأهنئكم به وأسأل الله سبحانه أن يطيل عمركم ويحفظكم مناراً للعربية وحجة لقرآنها المجيد. وأسئال سبحانه أن يحفظ لكم الأنجال الأنجاب وأن يريكم فيهم ما يسرّكم آمين.

سيدى فارقتمونا وفضلكم الوافر لايزال مثائلا بيننا ، والله يعلم أنا كنا أشد الناس حزناً لسفركم فالله الكريم نسأل أن يجمعنا بكم فى وقت ثان حتى نفيد من علمكم وفضلكم.

يا سيدى لاتؤاخذونى على إهمالى أمر الكتابة إلى سيادتكم فاننى قد أصبت بفقد أبى تغمده الله برحمته منذ أشهر فترك لى أعباأ ثقيلةً و إخوة سبعة أنا أكبرهم ولامعين ابهم الا الله سبحانه فالله أسئال العون و به سبحانه أتمسك.

يا سيدى إنا لا أزال عاكفاً على تقبيح «سرّ الفصاحة» ، وقد نقحت الجزء الثانى منه أى إلى الميم و لكنى لم أجد بعد نسخة صحيحة يمكننى الاعتماد عليها فماذا تشيرون على أن أعمل.

أما قضية النظام والمدرسة النظامية فأنا أنتظر وعدكم لارسال الرسالة التى ألفها أحد الأفاضل الهنود عن النظام وأثاره.

كما أرجو أن تتفضلوا فترسلوا إلىّ بما تعرفون عن هذا المعهد و عن هذا الوزير وعن المدارس الاسلامية الأولى وعن التعليم عند المسلمين و عن الرحلات فى طلب العلم لأنّ كلّ هذه الأمور تهمنى فىّ عمل كتابى عن التعليم عن المسلمين.

الأستاذ خليل بك بخير يقدّم لكم سلامه وكذلك الصديق التنوخى وكافة الأخوان المعجبون بسيدنا الأستاذ يسلمون عليه.

وختاماً أقبل يديكم و أرجو دوام عطفكم و مساعدتكم لهذا الحقير الذى يرجوكم أن تكلفوه بكل ما يحتاج إليه فى هذه البلاد، والله يحفظكم لتلميذكم المطيع المحب. محمد أسعد طلس

— (١١) —

دمشق الأستاذ عزالدين التنوخى

٦ شعبان المبارك

٥٩/٢/١٥

إلى شيخنا عبد العزيز ألوكةً تعبر عما فى الفؤاد من الوجد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إذا كان حب القلب بالطبع راسخاً فليس عليه أيّ ضيم من البعد
وإن لم يكن للحب تخم يصدهُ فنحن جميع فى الشآم أو السند

أخذت رسالتك الأخيرة و تلوتها مرارا ؛ و بلغت سلامك لاصحابك. و تلوت على الشيخ حمدى السفرجلانى ما يخصه . و نصحته و حملت بعض أصدقائه على نصحه بأن لا يضيع الفرصة . ولكن قلوب بعض المشيرخاء مجبولة على الطمع . فلم يقبل الشيخ حمدى بالعشرة الآلاف ، و أصرّ على الخمسة عشر ألفاً قائلاً بأن هذه المخطوطات جنى عمره لم يجمعها فى سنة أو سنتين : مع أن بعضها مطبوع لامقطوع و لاممنوع . و قد أكدت له بأن هذا المبلغ المدفوع له يشمل جميع الكتب المدونة فى القوائم لا الكتب الأربعين وحدها . ولدىّ قائمتان أظلك أخذتهما منه : الكبرى مؤلفة من ١٢٢ كتاباً أولها : حاشية السعد على كشاف الزمخشرى كتبت سنة ٨٠٢ فى مجلد ينقص منه الكراس الأول . وآخرها القرآن بخط فارسى مجدول بالذهب ؛ والقائمة الثانية ٤١ كتاباً . أولها : الجزء الأول من الفتوحات المكية فى نحو ٤٠٠ صفحة و بآخرها خط المصنف بالاقراء، وآخرها قطعة من مسودة ابن تيمية على المحرر لجده المجد من كتاب النكاح إلى آخر الصداق نحو ٥٠٠ صفحة وبآخره طبقات ذكر فيها البرزالى وغيره . فمجموع الكتب فى القائمتين (١٦٣) كتاباً فقط . فهل هى هذه الكتب كلها التى تدفعون فيها عشرة آلاف ليره . أم هناك كتب أخرىٰ فى غيرهاتين القائمتين .

إن هاتين القائمتين عندى ، وقد كتبها الشيخ حمدى بيده وجعلته يوقع على كل صفحة من صفحاتها وقد طلبها منى مراراً واحتفظت بها لحين الحاجة الماسة .

أما الشواهد التى تعتذرون عنها فيسرنى جداً أن تبحثوا عنها . ولعل لديكم من مراجع الهند المخطوطة مايساعد على عزوها ، وسأزين الحواشى بعثوركم عليها إن شاء الله .

جاء فى «سرالليالى» للشدياق ص ٦١ ٢ : (والبند أمة اخوة السند) و البند بالكسر فما رأيكم ؟

و علمت أخيراً أن فى كتب معهد المخطوطات رسالة فى الابدال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

للزجاجي، أنا عازم على تصويرها فهل لكم بها من علم أو بغيرها من كتب الابدال ورسائله لنستعين بها في التحقيق .

هذا. وأحب أن لاتدرجوا رسائلكم إليّ في رسائل الناس، واجماوها كالطيارة القاصدة لاالمعرّجة على كثير من البلدان والله يصون مهجتك و يبقيك لأخيك .

التنوخي

حاشية . وجاء في شفاء الغليل: الأوج معرب أود وهي كلمة هندية معناها العلو؟

حاشية جديدة : هذا و أخبرني الأمير جعفر الحسيني أمين المجمع أن الشيخ حمدي راجع المجمع ليرسل من يقدّر ثمن كتبه واختار مدير دار الكتب الظاهرية ، الأستاذ كحالة . وسيذهب هذا لرؤية الكتب وتقدير أثمانها ، وكان أخبرني أن أكثرها مطبوع وأن ثمنها لايزيد عن خمسة آلاف ليره بل أقل فالرأي أن ننتظر حتى نعرف المبلغ الذي تؤدّيه دار الكتب للشيخ حمدي . هنالك يخف من غلوائه ورأيكم الموفق إن شاء الله .

التنوخي

— (١٢) —

[دمشق — ١٩٦٠]

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

أما بعد فاني قد أبطأت عليك قصداً . فقد اتصلت بتلميذ لي يعاون الوزير فحدثته بالأمر وأخبرته بما لوجود كم بيننا بدمشق من النفع العميم (لوزارة الثقافة والارشاد القومي) واطلعته على رسالتكم ، فأخذها مني ليطلع الوزير عليها . وقد سافر تلميذي (عبد الله عبد الدائم) إلى مصر و أنا أنتظر عودته ليردّ لي الرسالة و يبشرني بالموافقة إن شاء الله ، وقد تأخرت بالجواب إلى اليوم حتى أزفّ لك البشرى .

واليوم كنت أبحث في أوراق مبعثرة لي فعثرت على ورقة كتبت عليها بضع أبيات في مجوك ، فأعجبني أن أكتبها إليكم . ولا أدري إن كنت اطلعتكم عليها أم لا . وهي :

لئن كانت الدنيا عليّ كما ترى تباريح من ذكراك للموت أروح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ألم تعلمن . يا ميمنى ، وبيننا | مهادٍ لطرف العين فيهن مطرح
بأنى فى صنعاء جلق كلما | ذكرتك من فرط الجوى أترنح
لأنك أسمى الناس فى العين منزلاً | وللقلب أدناهم وللصدر أشرح
وانك أعلى من بنى جزم لهجة | لعمرى، ومن مضّاغة الشيخ أفصح
الكم فى البوادى و الأبارق ملعب | وفى بطن خبت والشربة أبطح
أللعرب تنمى و الأعاريب نسبة | فانك أحمى بعد منهم و أسمح
وما أنت إلا فى بنى سعد نا شىء | وفى أجإٍ والمنحنى لك مسرح
و أنت بعقمىّ الكلام مولعٌ | ولهجتك الفصحى من الفجر أوضح

وكأنى تركتها بين الأوراق لأنها لم تعجبنى و أنت أهل الخير منها ، فاقبلها هدية قلبية صغيرة .

الابدال . لقد شرعنا فى طبعه ، وتمّ به ملازم ثلاث وحتى صارت خمسة أرسلتها إليك لتبدى رائك ونفيد منه فى بقية ملازم الكتاب ، واسمك يمرّ فى الحواشى كثيراً، وسيكون فى المقدمة لأنك رافقتنى فى الاطلاع على مخطوطته ، وقد وعدتنى بكتابة تصدير له بعد إتمام طبعه فيهتز و يعتز بك وبتقديرك .

و لعلى مرسل الك بعد أيام كتاباً آخر فى قضية إقامتك بين ظهيراتينا فما أسعدنا بعبد العزيز و حق لدمشق أن تعتز بمن قضى حياته فى إعزاز لغتها و نشر مآثر قومها ، فالله يحييك و يبقيك لأخيك .

التنوخى

معارضة الكتاب :

لقد صورنا المخطوطة لتساعدنا فى النشر ، ثم أنى أذهب بكل ملزمة لاصلاح تجربتها بمعارضة المخطوطة عينها ، و أبو اليسر عابدين يساعدنى فى معارضتها ، و بذلك تكون أقرب مايكون إلى الصحة إن شاء الله . وكذالك صوّرنا من معهد المخطوطات العربية بالقاهرة نسخة «إبدال» الزجاجى ولعلها النسخة الوحيدة مصورة من الآستانة فى نحو عشر ورقات و سننشرها فى «مجلة المجمع العلمى» بعد تحقيقها والتعليق عليها ، و هى مع «إبدال» أبى الطيب من دار واحد ، لم ترسل لى الكشف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن بعض شواهد أبي الطيب وقد دعوت بعزوها إلى أصحابها و هي تفيدنا اليوم في نشر « الابدال » . ما لي أرى همتك قد فترت فهل فثأتها الأيام ، و عهدي بك أبو الهمم العلياء والنخوة العلمية القعساء ؟ !

حاشية . أخي عبد العزيز . اتصلت الآن بالهاتف بصديقي عبد الهادي هاشم؟ ، وهو من أركان الوزير و أعوانه، وأخبرني أن الرسالة التي بعثتم بها إليّ عنده. وأن الوزير يعتزّ بأمثالكم، وذكر لي أن الموازنة المالية الجديدة لم تصدّق بعد ، وقد وضعوا فيها نفقات للموازنين من العلماء أمثالكم ، و متى تمّ تصديقها من وزير المالية يكون هنا الك انجاح الطلبة ونيل الأمنية وهكذا نرى الوزير وأعوانه من معين على الاستعانة بكم و ان غداً لناظره قريب .

— (١٣) —

دمشق في ٢٢ ذي القعدة ١٢٧٩
١٩ أيار ١٩٦٠

٣١ بيتاً

بسم الآله الراحم الرحيم — المحسن المهيمن الكريم
للشيخ في علومه و المؤمن — بربه عبد العزيز الميمني
من الصديق المخلص الأمين — يُدعى التنوخيّ عز الدين
و بعده : إنّ الكتاب قد وصل — إليّ منكم ، وهو لي كلّ الأمل
لأنه مبشر بالقرب — ممن يحب القلب أيّ حب
وصال إخوان الصفا روحاني — وهو الذي يبقى على الزمان
ما كان للرحمن فهو المتصل — و ما سواه المضمحلّ المنفصل
متى أراكم في رُبى الفيحاء — و قاسيون الطود ذي العلاء
يسفحه مجتمع الأحباب — و مربع الفنون و الآداب
أراك لم تخلق من الهنود — و ان تك الهنديّ بالجدود
إن كان بالروح الفتى و للأدب — نسبة ، فأنت من أصفى العرب
و أنت لاتهوى سوى دمشق — و تعشق الغوطة أيّ عشق
و جلّق تهوى الذي يهواها — و أن تحلّوا ربعها : مناها

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قد أرسلت إليك نول السفر	فطر إليها كضواري الأنسر
والفضل فى هذا لعبد الهادى	العضو فى وزارة الارشاد
وصنوه فى الفضل عبد الدائم	قريعه فى حلبة المكارم
و إن سألتنى عن « الابدال »	فطبعه جار على التوالى
لقد طبعنا منه خمس عشره	ملزمة واضحة كالغره
لو كنتم بجلق فى جانبى	كانت إليكم نظرة « التجارب »
«سمط اللآلى» كان لى ثميناً	فى بعض ما أشكل لى معيناً
إليه كم عزوت فى الحواشى	ذكركم الطيب فيها (فاشى)

التعزية بالوالد المرحوم :

كما عزوت إننى أعزى	عبد العزيز بالأب الأعز !
من جاوز التسعين عاماً فى الهدى	عليه رحمة الآله أبداً
ورثت منه عمره العالى الأتم	و من يشابه أبه فما ظلم
« مجلة المجمع » سوف ترسل	أعدادكم ، وهى بها ستكمل
مقالكم فى ابن عنين طبعا	فهل كتبت غيره لتنفعا
لا باس أن تزورنا فى الصيف	كما وعدتم ، مرحباً بالضيف !
ففى حزيران يجود المشمش	وهو اللذيذ و شراب منعش
و شهر تموز ترى التفاحا	وعرفه الطيب منه فاحا
وكل ما قد تشتهيه عندى	ينسى « كراشى » و ثمار السند
فلا تطل بربك المغيبا	فالعيش فى بعدك لن يطيبا

ملاحظة . هذا القدر من الرجز كنت كتبته إليك قبل أن تسافر إلى عليكر لزيارة الأهل، أى قبل نحو أربعة أشهر ، و أخرت إرساله إليك و قد تغير عنوانك و خشيت أن لايصل إليك فانتظرت ريثما يردك الله إلى معاد — كراشى — و اليوم الخميس فى ١٩/٥/٦٠ أخذت رسالتك فهتفت إلى أخينا عبد الهادى . وتلوت عليه بالهاتف حسب طلبه ما يتعلق به من الرسالة فطلب منى أن أكتب إليك مايلى :

المصلحة تقضى أن تسرعوا بزيارة دمشق فى النصف الأول من شهر حزيران (يونيه) المقبل، و سبب ذلك مالىٌ أو إدارىٌ محض، ذلك أن السنة المالية فى بلادنا تبدأ فى اليوم الأول من تموز و تنتهى فى اليوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الأخير من حزيران . فمعاملتك المالية تمت في هذه السنة المالية التي ابدأت في ١ تموز (يوليه) ١٩٥٩ و تنتهى فى آخر يوم من يونيه (حزيران) من سنة ١٩٦٠ أى آخر يوم من الشهر الآتى وهو شهر حزيران . و لذلك ينبغي أن يكون وصولك إلى دمشق فى النصف الأول من الشهر المقبل وهو شهر يونيه (حزيرن) لكيلا تضيع من الموازنة الجديدة (بدرجه ما كان خصص لموازنة ١٩٦٠ ، و متى شرعت فى العمل فى شهر يونيه يثبت المال المخصص فى الموازنة الجديدة أيضاً .

الخلاصة : أرجو من الأخ أن يسافر فى الأسبوع أو فى العشر الأول من الشهر الآتى (حزيران) حتى يكون فى منتصفه عندنا إن شاءالله !

هذا ما يرجوه الأخ عبد الهادى فعسى أن يشاء الله و يسرلك كل عسير:

فعجلوا إلى دمشق الأوبه	و لاتقل لى : بى داء الركبه !
و الله يبقيكم إلى التسعين	و مثلها ، بصحة و دين
و أنت فى التسعين كالكهول	بسيف عزم ليس بالمغلول
و الله من كل الأذى يقيكا	و الله يبقيك إلى أخيكا

التنوخى

— (١٤) —

[دمشق — ١٩٦٠]

أخى القديم و وليى الحميم

أما بعد فقد حمدنا الله على سلامة الوصول إلى كراشى ، وقد لبثت أنا و صديقى عبد الهادى نتحدث عنك فى السيارة الراجعة ، و مازال الأوفياء من الأصدقاء يذكرونك و يحنون إلى مجالسك . وما زالت الغوطة و الأشرفية أو بردى المصفق بالرحيق يسألني كل من الثلاثة عن الصديق الميمونى .

أما قائمة الأسماء من الأصدقاء فقد بلغت أكثرهم سلامك وهم يلهجون أبداً باسمك و يشيدون بعلمك و يتذكرون تلك الشويعات التى أنسوا بك فيها فى الغوطة الفيحاء و مغانيها ، و قرأت لمحبى الأدب و الشعر منهم أبياتك الأربعة البليغة التى تذكر برقتها و حسن سبكها بأسلوب الأبيناء من الشعراء . حتى أنى تلوتها للصديق الأفغانى . فعلى الرغم مما جرى ، طرب لها ، وقرأتها لأحمد عبيد ٢. وكان بعض المحدثين من الشعراء حاضراً فأعجبا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بها الاعجاب كله، و قلت لهم : هذا هو الشعر العربى الذى يتذوّقه العرب الصرحاء لا الشعر المستعجم الحديث، فصدّقا قولى و امتلأت قلوب سامعيها حباً للأخ الميمنى : لأبى عمر المبرّز وارث علم أبى عمر المطرّز !

أنت تحب العربية والعرب وبلاد العرب ونحن نحب السند و بلاد أبى عمر و نتشوّق إليها لوجوده فيها فكل رياض فيها أريجة وكل ماء من مياهها عين الفيجة لوجودك فيها :

لعمرى لماء السند أنقع للصدى	و أنجع من سلسال فيجة والنبع
و أرض كراشى، و هى جدّ قصية	لأدنى من الفيحاء للقلب والطبع
فما «الشرف الأعلى» كمغناك مربعاً	حللتَ به أكرم بمغناك من ربع
و لا نجد يرضينى إذا لم تكن به	ولا جنة بالرّقمتين ولا سلع
أبو عمر إن حلّ فى القفر خلته	من الأنس مهوىّ للنواظر والسمع
وأصبح كالوادى المقدس من طوىّ	يتيه على وادى منىّ وعلى الجمع

أما حديث الزيتون، فهو شهوتك التى لا مطمع فى تحويلها إلى غيرها، و لوددت أنها كانت لثمرة ألذّ من الزيتون لنقوم بتقديمها. ولعمرى إن مغرس الزيتون الذى أقسم الله به هو أطيب منبتاً من مكناسة الزيتون، وشتان ما التنوخى و المنونى، وليتك يوم تأتى على آخر زيتونة تخبرنا لنرسل إليك بالبريد من الوزن ما يجوز له أن يحمله إليك. فانه إذا أتحدث الأرواح، سقطت الأرباح والاشباح، وارتفعت الغواشى والأسدال عن عيون الأقطاب والأبدال، وانكشف عن القلوب كل رين. وثلج الصدر و قرّت العين. فاياك إياك أن تحجم عن طلب زيتونك أو حلواك، و أذكر أبداً كل مساء و صباح :

(أخاك أخاك) أنّ من لا أخا له	كساع إلى الهيجا بغير سلاح

ومن كان عنده من العلم اللدنى أثاره، أغنته الاشارة عن العبارة ...

أما التى عددتها أختك أم البنين والمومنين وعاهدت الله أن لن تنغص عليها حياتها فقد قرأت كلمتك هذه اللطيفة و سألتنى أن أكتب إليك : أنك أنت خاصةً لو لبثتَ فينا من عمرك الطويل سنين، ما نغصت لها عيشاً وما كنت إلا من المقربين ». ولقد نسرّنا جميعاً نبأ نجاح السيد عمر فى شهادة الاجازة (ليسانس) وفقه الله لأمته و ملته أبداً.

ملاحظة. — ليس يجمل بى و لا بك أن اقرأ على وزير الثقافة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كتابك الذى به سلامك . فالأجدر بك أن تكتب له كتاباً خاصاً، ومثله لأمين العام و للسيد عبد الهادى ، و قد أخبرت الأخير بأنك ستكتب لكل منهم على حدة . ورسالتى هذه عجالة ذات إجمال، و التفصيل سيأتى قريباً و الله يحفظك و يبقيك لأخيك .

عزالدين التنوخى

— (١٥) —

دمشق فى ٢٢/٦/٦٢

أخى و خالصتى أبا عمر رزقه الله أبرك العمر

تحية خالصة طيبة مباركة

إسمع يا أخى أريد أن أكلمك الآن كما كنت أحدثك بدمشق انى لأراك ماثلاً بجمالك و جلالك أمامى فأخاطبك بقولى :

لست و الله بعارف . أنا البخيل فى مراسلتك أم أنت ؟ كتبت لك ولم أفز برجع الجواب . أ من طبع الهند البخل فى الحب ؟ تبخل علىّ بمبادلة المحبة و مقارضة المودة . و تبخل علىّ بايناسى بعد وحشة الفراق . و تبخل علىّ بورقة تنمقها وكلمة بلسانك تزوقها ، و أنت تعلم أني أشغل أعمالى بذكرك وأقضى أوقاتى بالحسرة على فرقتك . ويطرب أذني ويثلج صدرى يبهج روحى ويهز بالمسرة قلبى حين يلوح باسمك لسانى اليس يا أبا عمر كذلك؟ سل فؤادك فمن القلب إلى القلب سبيل، و سؤال القلوب أفصح دليل .

أريد لأنسى ذكرها فكأنما تمثل لى ليلى بكل سبيل ١

تلقيت رسالتك إلى الأمير جعفر وهى مذيلة برسالتى ، وأردت أن أقصها لأحتفظ بها و أضمها إلى إخواتها من رسائلك ، فآثر جعفر بها نفسه ، ونسخها لى بخطه ، فقلت فى نفسى : لعل الورق غالى الثمن فى كراتشى ! وخطر ببالى أن أبعث لك بما عونٍ من الورق بالبريد ولكننى ضحكت من هذا الخاطر العابر و قلت : لعل له عذراً و أنت تلوم .

أما الشابّ الشادى راتب النفّاخ٢ فانه يقول لقد تمّ طبع «الوحشيات»

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و لكنهم لم يوزّعوه بعد ، لأن هنالك بعض المشكلات يريد الأستاذ محمود شاكر أن يسألك عنها . و أخبرت أن النفاخ سيكتب إليك التفصيل المطلوب ، و بعد أيام يرجع إلى القاهرة و يلتقي بالأستاذ شاكر .

تقرأون في مجلتنا المقالة الافتتاحية في وصف ثلاثة كتب ألحّ عليّ في وصفها الأمير الشهابي وأنا قائم بتحقيقها وقد ذكرتكم في الكلام على كتاب « الدلائل » لقاسم بن ثابت السرقسطي ، وكتاب «صفة السحاب والمطر والروّاد» سينشر في المجلة و في فسيلة منها على حيدة ، فهل عندكم في الهند نسخ جليلة من هذا الكتاب ؟ و أما كتاب «منتهى الطلب» فأنا مهتم بتحقيقه٣ و تمحيص رواياته و شرح الغامض من أبياته أليس في نشره خدمة للأدب ولغة العرب ؟ و سأرجع إليك وأعوّل بعد الله عليك في ما يعرض لي من المشكلات إن شاءالله و أنوّه بفضلك وجميل صفتك على عادتي لأني أذكركم بهذا التنويه و أطرب لذكراكم و إن كنت كما قال الشاعر :

أعد ذكر من تهوى و لو بملام

بعد أن كتبت لك هذه الكلمة التي أقسم عليك بأن تأخذ القلم و القرطاس لتكتب لي كلمة وجيزة تؤكد لي بأنك ذاكر أحبابك و غير ناس ، خطرت ببالي هذه الأبيات المرتجلة التي نظمتها على عجلة :

١٩ بيتاً

ضننتَ بقرطاس علينا ولم يكن أبو عمرٍ ممن يضنُّ بقرطاس

فديتك لا أفدي بروحي سواكم وأهلي و إخواني و قلبي وأنفاس

أأنساكم جوّ الهنادك غوطة غدت جنة الدنيا بماء و اغراس

عنادلها صدّاحة ؟ في رياضها تقيم لنا الألحان حفلة أعراس

وكيف نسيتم حبّنا و عهودنا وما خلت يوماً أنّ قلبكم قاسي

إذا نسي الناس الأحبة لم أكن لمثلك ياعبد العزيز بناسي

فقد طاب عيشي في هواكم صبابةً ولكنه قد شاب من حبكم راسي!

أتسقونني كأس الجفاء مريرةً و أسقيكم خمر الوفاء بكاسي

يقول لك الناس المضلون : أنني بعيد . و بُعد الدار من حيلة الناس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سومكة لاتنأى على من يحبُّها | ولو كان فى كشمير أو كان فى فاس
أبا عمرٍ ، لو كان حبك صادقاً | شددت عرى حبى الصحيح بأمراس
لذوّقتنى من صدق حبك طيّباً | و ألبستنى من حسنه أىّ إلباس
وأقبستنى من نار روحك جذوة | أنير بها قلبى بأسطع مقياس
و مهما تجر إنى لجورك حامل | وليس على حمال جورك من باس
أرى الناس فحماً باختبارى فى الهوى | وخالصتى عبدالعزيز من الماس
ذكرتك حيث المشمش الحلو يافع | فهاج يستانى التذكر وسواسى
وما لحياتى لذة بعد نأيكم | أما كنت لى فى الشام باعث إيناسى
سقى الله شهراً فى دمشق قضيته | وأنت معى فى غوطة الورد و الآس
سنبهج ذكراه حياتىّ كلها | وتنعش ذكراه صداى بأرماس

— (١٦) —

الأستاذ محمد بن أحمد بن عمر العلوى

٢٤ رمضان ١٣٤٩ﻫ

الحمد لله و الصلاة والسلام على سيدنا محمد و آله .

حضرة العلامة الجليل النابغة و المحقق الكبير الأستاذ عبد العزيز الميمنى الراجكوتى حفظه الله و مدّ فى أجله و نفع به .

أما بعد السلام عليكم و رحمة الله فأشكر لمجلة « الزهراء » لصاحبها الأديب محب الدين الخطيب[١] أن عرّفتنى بمحقق فذّ مثلكم . ولقد كنت فى الماضى و إلى الآن حريصاً على مطالعة تلك المجلة المفيدة وكنت أجد من نفسى ارتياحاً وسروراً جمّاً وإعجاباً عظيماً لما ينشر بين أعطافها من بحوثكم القيمة الممتعة فصرت كأنى قد عثرت على كنز ثمين — والحق أقول — إنى قد استفدت منها كثيراً و استفاد غيرى فجزاكم الله عن الأدب والعلم خيراً .

و مما قرأته واغتبطت به جداً تعليقاتكم النفيسة على « خزانة » البغدادى المطبوعة بدار السلفية قريباً و قد أرسلها إلىّ هدية صديقى العلامة البحاثة فقيد العلم و العربية صاحب السعادة الأستاذ أحمد تيمور باشا[٢] تغمده الله برحمته الواسعة وهو بصنيعه هذا مضافاً إلى غيره من سوابق ارشاداته و علمه علىّ لا يكافئه الشكر ولا يعد له الثناء . وهو الوحيد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الذى عرفته بالقاهرة المعزية من أولى الشأن والتحقيق العلمى و الكمال و لم يعوّضنى الله بمن يساعدنى ويرشدنى فى عويصات المسائل التى تنتابنى الآونة بعد الأخرى بواسطة البحث والمراجعة رغم عوادى الدهر سوى ما لمحت من كتاباتكم الدقيقة أنكم نعم العون والظهير — لذا — بادرت بتحرير هذه الجمل مباشرة رجاء لأن يأتينى منكم الرّد والأفادة بما فيه مقنع عن الأسئلة الآتية وأصفحوا و أعذروا سيدى الأستاذ و ودمتم بخير والسلام عليكم و على من يأتنى بكم و يطمئن إليكم من الطلبة وأساتيذهم .

من الفقير إلى الله تعالى

محمد بن أحمد بن عمر بن يحى العلوى

— (١٧) —

القاهرة — الأستاذ فؤاد سيد

١٩٦٦/١١/٢٠

أستاذنا الجليل العلامة الأستاذ الميمنى حفظه الله ورعاه ومدّ فى عمره

أسعدتنى الظروف الطيبة بتلقى رسالتك الكريمة صحبة الاخ الأستاذ محمد سليمان أشرف و استعدت معها ذكرى أيام جميلة تمتعت بها فى صحبتك و فى رحابك كما جدّدت فى نفسى معانى البيان العالى و الأدب الرفيع و اللغة السليمة و إنى لأدعو الله أن يشملك بموفور الصحة و تمام العافية و كثرة الانتاج .

لقد سبق منذ فترة طويلة أن أرسلت إليك بعض الكتب و منها أجزاء من «العبر» للذهبى عن طريق الشيخ لقمان شيخ رواق الهنود بالأزهر و لعلها وصلتك ، و هاأنذا أرسل لكم قائمة مطبوعات دار الكتب لمراجعتك و اختيار ما لم يرسل لكم منها .

أكرر دعواتى الخالصة و الصادقة مع أطيب التمنيات . حفظك الله و صانك و رعاك و السلام .

التلميذ المخلص

فؤاد سيد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

— (١٨) —
الأستاذ فؤاد سزگين

T.C
Istanbul Universitesi
EDEBIYAT FAKULTESI
Islam Arastirmalari Enstitusu

حضرة المحترم العلامة عبد العزيز الميمنى تحية و احتراماً و بعد
أتأسف على تأخرى فى الاجابة إلى رسالتكم الكريمة لكثرة المشاغل و العوادى تحول بين المرء و رجائه .

و الحمد لله على أننى استطعت أن أرسل إلى حضرتكم تصوير «شرح الحماسة» لأبى رياش وشرح الكامل فحينما كنت أجرى وراء تصوير هذين الكتابين عرفت أنهما قد صوّرا بواسطة الأستاذ محمد بن تاويت الطنجى ١ بكلية الالٓهيات هناك وتفضل هو أن يهدى لحضرتكم. أرجو أن يصلكم هذان الفيلمان بعد عدة الايام بعد وصول الأستاذ عبدالله چغتائى الذى يرجع من سفره . تقبلوا فائق تحياتى و احتراماتى .

المخلص
فؤاد سزگين

— (١٩) —
الأستاذ عدنان الخطيب

الجمهورية العربية السورية
مجمع اللغة العربية بدمشق

Republique Arabe Syrienne
Academie
Damas

١٣ آذار (مارس) ١٩٧٦

إلى الأستاذ عبد العزيز الميمنى المحترم

يعتزم مجمع اللغة العربية بدمشق الاحتفال خلال أصيف عام ١٩٧٦م بذكرى مرور مئة عام على مولد مؤرخ الشام الكبير المغفور له الأستاذ محمد كرد على الرئيس الأول للمجمع العلمى .

كما يعتزم ، بمناسبة هذه الذكرى ، إصدار كتاب عن حياة الفقيد و مؤلفاته و أثره فى النهضة العربية و السورية ، ولجنة الاحتفال تدعوكم إلى المشاركة فى هذا الكتاب ، راجية التكرم بارسال كلمتكم فى موعد لايتجاوز شهر حزيران (يونيو) القادم .

و تفضلوا بقبول خالص التحية مع الاحترام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لجنة الاحتفال بالذكرى المئوية لميلاد
الأستاذ الرئيس محمد كرد علي
عدنان الخطيب

توجه الخطابات إلى لجنة الاحتفال باسم الدكتور عدنان الخطيب دمشق ص . ب (٣٥٧٠) .

— (٢٠) —

الدكتور حسين علي محفوظ

تهران
٧ صفر الخير ١٣٧١

عيبة الكمال و غدة أهل الفضل العالم الباحث الأديب الجليل الأخ الأعزّ الشيخ عبد العزيز الميمني دام علاه .

سلام عليكم و رحمة الله و بركاته أما بعد فقد حملني الإعجاب بك على مراسلتك وحرّضني الشوق إليك على مكاتبتك وقد أتيح لي أن أطلع على كثير مما أخرجت من نوادر الأعلاق و أحاسن الآثار فعرفت مرتبتك العالية و مقامك الجليل و تمنّيت ملاقاتك ولكن آه من بعد السفر و شطوط الدار .

و إني لأظنك تمني عليّ بسيرتك و صورتك أزين بها كتابي « سدنة العلم والأدب » الذي يحتوي على سير أكابر الفضلاء و مشاهير الأدباء وهو من آثاري الكثيرة في اللغة و الأدب والتاريخ و النسب و السلام عليك .

www.KitaboSunnat.com

حسين علي محفوظ
ضيف جامعة طهران بإيران

— (٢١) —

الدكتور سالم الكرنكوي

50 Kingshed Road,
Birkimhan,
21 August, 1929

Dear Professor

I hear from Mr. Muhib ad Din al - Khatib, the proprieter of the

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

لجنة الاحتفال بالذكرى المئوية لميلاد
الأستاذ الرئيس محمد كرد علي
عدنان الخطيب

توجه الخطابات إلى لجنة الاحتفال باسم الدكتور عدنان الخطيب دمشق ص . ب (٣٥٧٠) .

— (٢٠) —

الدكتور حسين علي محفوظ

تهران

٧ صفر الخير ١٣٧١

عيبة الكمال و غدة أهل الفضل العالم الباحث الأديب الجليل الأخ الأعز الشيخ عبد العزيز الميمني دام علاه .

سلام عليكم و رحمة الله و بركاته أما بعد فقد حملني الإعجاب بك على مراسلتك وحرضني الشوق إليك على مكاتبتك وقد أتيح لي أن أطلع على كثير مما أخرجت من نوادر الأعلاق و أحاسن الآثار فعرفت مرتبتك العالية و مقامك الجليل و تمنيت ملاقاتك ولكن آه من بعد السفر و شطوط الدار .

و إني لأظنك تمني علي بسيرتك و صورتك أزين بها كتابي « مدينة العلم والأدب » الذي يحتوي على سير أكابر الفضلاء و مشاهير الأدباء وهو من آثاري الكثيرة في اللغة و الأدب والتاريخ و النسب و السلام عليك .

حسين علي محفوظ

ضيف جامعة طهران بإيران

www.KitaboSunnat.com

— (٢١) —

الدكتور سالم الكرنكوي

50 Kingshed Road,
Birkimhan,
21 August, 1929

Dear Professor

I hear from Mr. Muhib ad Din al-Khatib, the proprieter of the

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Salafiah Press in Cairo, thet you have supplied him with your corrections for the new edition of the Lisan al - Arab. As I also am sending him my notes I am happy that we in this manner, though far apart, can work together to this end.

The Sadr as Sudur war kind enough to the send me some time ago a copy of the additions the Diwan of Mutanabbi which you have published. I must congratulate you upon your work and would have written to you before this.

Please convey my greeting to Professor Hadi Hasan and compliments to Mrs. Hadi Hasan...

Yours Sincerely
F. Krenkow

— (٢٢) —

١٧ اكتوبر ١٩٢٩

الأستاذ الجليل عبد العزيز الميمنى الراجكوتى حفظك الله

طيه هذه الرسالة قائمة بملاحظاتى على الجزء السابع من «إرشاد» التى سجلتها أولاً على حواشى الكتاب نفسه.

ذكرت بأنك ترغب فى نشر «كتاب التصحيف»، و إنى أعرف من مخطوطات هذا الكتاب تلك التى أحطنى بها علما و حسب. و أود أن تصبح نسخة من هذا الكتاب فى حوزتى بعد أن يتم تحقيقه ونشره. هذا، و بلغنى أن بروناله٢ يرغب فى نشره. مع جزيل الاحترام.

المخلص

ف. كرينكو

إرشاد لياقوت الحموى المجلد : ٧

ص ٤ س ٣ أبى خليفة : كنية فضل بن الحباب.

٤ : ١٠ . سنة ٥٥٤هـ ليس بصحيح و لعل الصواب سنة ٤٠٠

٩ : ٢ فقعس بالسين قبيلة من الأزد.

١٠ : ٢ لو كنت ؟

١٣ : ١٥ طبقات الشعراء : حماد بن سلمة

—

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٤ : ١٠ الصواب قطزمش بالزاء .
١٦٠ : ٩ الصواب الرؤاسى مع الهمزة كما فى مواضع أخرى .
١٧ : ١٤ . وجزء من ... ابن نجيد . « حديث » أو « مسموعات »
ابن : نجيد .
١٩ : ١٨ مختصر المزنى .
٢٠ : ٤ خطيباً بالرى
٢٨ : ٩ ذكر أبو عمر
٣٩ : ١٨ مسيح . الصواب إن شاء الله مسبّح .
٣٩ : ١٤ الصواب الرؤاسى كما ذكرت .
٦٢ : ١٨ الحافظ الصواب الجاحظ كما أثبت الصفدى فى نكت العميان.
١٢٧ : ٣ كتاب الورقة ، هو كتاب الاوراق للصولى .
١٢٧ : ٦ غسان .
٩٣ : ١٣ ابن أبى الازهر هو من تلاميذ المبرد .
٢٢٢ : ٨ شبيب بن شيبة .
٢٣٦ : ٨ أخذ عن أهل تلك البلاد . ما نجد ذكر أىّ بلد

— (٢٣) —

1, Trinity Avenue
Westcliff - on - Sea
10, June 1931

صديقى العزيز حفظك الله تعالى

السلام عليكم ورحمة الله و بعد فقد وصلنى منذ يومين كتابك الشريف المؤرخ ١٣ من الشهر الماضى فرأيت أن كتابى و التصاوير لم تصل إليك بعد و ليكن لبعد المسافة التى بيننا .

اليوم قد قابلت كثيراً من التصاوير نسختك أما أنا فلم أر من نسخة الأصل إلا ورقة واحدة فوجدت قراءتها صعبة لقبح خط الكاتب و أملى أنك تستفيد منها بحسب النفقة .

أما وظيفه أستاذ العربية فى الجامعة فقد ذكرتك بكل خير للنواب مسعود جنگ٢ وإنى لا أعرف فى بلاد الهند من هو أعرف منك بآداب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

57 De Freville Avenue
Cambridge
٨ ابريل ١٩٣٧

صديقي الفضال   ابقاك الله تعالى للاخوان

بعد السلام و جزيل الاحترام فقد وصلني كتابك وكان سبب تاخر جوابه اني كنت مريضا منذ اول هذه السنة , انا اتالم آلاما ليلا ونهارا ولم اجد طبيبا له معرفة في شغلها وانت ايضا كما تقول في كتابك المؤرخ السادس من دسمبر السنة الماضية عليل فدعائي ان الله تعالى برحمته يردك الى العافية اذ انت في تمام الكهولة ونحن نرجو منك البقاء في خدمة العلوم العربية

انا اتأسف من كثرة الاغلاط في كتاب اخبار النحويين وهذا لاسباب اولها اني وجدت التصاوير في خزانة برلين فنقلتها في ايام قلائل قبل ارتحالي الى بون ثم كنت سافرت من بلد الى بلد لاجل مرض زوجتي فلم تكن عندي الكتب اللازمة لمقابلة الاخبار وايضا بعد مكان المطبعة من دار مقري والملل من تكرير قراءة الملازم لكثرة الاغلاط من مرتبي المطبعة الكاثوليقية ثم لما كمل الطبع تفضل السيد عز الدين التنوخي بارسال تصاوير النسخة المحفوظة في الظاهرية بدمشق فلم يمكن زيادة جدول الاختلاف بين النسختين ولو وجدت الفرصة من علق لنشرت ما صححته وايضا ما وجدت الا بعد الطبع

انت لا تقول كلمة في امر ديوان كعب بن زهير وبودي رجائي انك تسمح باعارة نسختك او تشير الى اي موضع اصلك اذ صديق كوالسكي يعزم في عزمه و اذ انت تشتغل عنه منذ عشرين سنة او اكثر وقد جاهدت في جمع الابيات المعزوفة لكونه رجائي انك تترك نشر هذا الديوان له وهذا اول شيء سالتك بان تفاديه لي وله

ودعائي انك في العافية وان كل امورك تجري مجراها فيها تأمل وتسبب وفي الختام ابقى مع جزيل الاحترام   المخلص لك
سالم الكرنكوي

ڈاکٹر محمد سالم کرینکو کا خط بنام علامہ میمن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العرب القدماء و لا أرى مانعاً لى فى أن لا تحسن اللغة الانكليزية حيث أكثر التلاميذ أبناء وطنك يعرفون اللغة الهندستانية وكما تعلم هم يدرسون العلوم كلها فى الجامعة العثمانية فى حيدرآباد الدكن وكما تعلم ليس لى حيلة فى حاجتك إلا أن أكتب إلى النواب المذكور أنصحه فقد فعلت ولكن المقادير عند الله تعالى .

لا أزال أتألم من ضيق الصدر فقد ألزمنى اليوم النهوض فى الظلام الساعة الثالثة فكنت كالحوت المطروح على ساحل البحر و رجائى أنى أجد الشفاء فى انكلترا .

أنا أكتب هذا المكتوب من ألمانية ونعزم الارتحال بعد العشرين من هذا الشهر وسيكون عنوانى كما هو على رأس هذا الكتاب .

قد حصلت تصاوير « كتاب النوادر » لأبى عبد الله محمد بن العباس اليزيدى عن نسخة منقولة من أصل ابن مقلة سنة ٣٨٠ وهى فى غاية السن و إن كانت فيها أغلاط غير منتظرة فى نسخة مثل هذه ...

أنا أحمد الله أن زوجتى فى العافية بعد ما وجدنا دواء جديراً نافعاً لمرضها ورجائى أنك و عيالك فى أحسن حال . وفى الختام أقبل جزيل إكرامى و التحية والسلام . المخلص لك .

سالم الكرنكوى

— (٢٤) —

Cambridge

١٢ مارس ١٩٣٦

حضرة العلامة عبد العزيز ميمن الراجكوتى

صديقى العزيز حفظك الله تعالى

بعد السلام والاحترام فقد وصلنى منذ أيام هديتك الجليلة أعنى المجلدان من كتاب « اللآلى » فأشكرك من صميم قلبى عن همتك العالية فى إهدائهما إلىّ بعد أن [كنت...] أخاف أنك نسيتنى ، و أهنئك أنك أتممت هذا العمل المفيد و [طبع؟] ... الكتاب فى هذا الزىّ الجميل زينة لكل خزانة كتب .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و قد وجدت أشياء ... أخالفك فيها فأذكر بعضها هامنا :

ص ٨١٥ ذكر « أبوزيد » . ولكن صحّحته إلى « ابن دريد » و لكن ممكن أن أبا زيد هذا [مو؟] ... الذي صنف كتاباً فى النسب . أنظر إرشاد ياقوت (٦ : ٤٨) .

ص٥٥٠ ، ٥٥١ بيتان للنمر بن تولب . لاشك أنهما مرفوعتان عند القالى و أيضاً [فى كتاب] المعانى لابن قتيبة ولكن هما من قصيدة مجرورة أولها فى كتاب الأغانى (١٩ : ١٦٠) ... فى الحواشى والذى سبق بالخطأ هو ابن قتيبة و الصيحح فى القافية : مقلَّبِ ... مطنبِ .

ثم وجدت فى موضع آخر كلمة « قيد » التى لم نجدها فى معاجم اللغة أظنه تصحيفاً من « فيد » و إن لم تخنى خاطرى رأيت « الفيود » فى أشعار هذيل بمعنى الحيود وهى العقد فى قرون الوعل والله أعلم .

تفكرت هل طالعت النسخة الوحيدة من كتاب « منتهى الطلب فى أشعار العرب » لابن ميمون البغدادى التى ذخيرة كثير من أشعار قدماء العرب وقد أفادنى حديثاً الأب انستاس . بارسال تصاوير شمسية للقصائد الأربع للنمر بن تولب فوجدته فى عنوان قصيدة عبدالله بن سلمة أنه قرأها فى « المفضليات » عند أبى الخشاب . ألك معرفة لابن ميمون وهل يوجد له ترجمة فى أىّ كتاب ؟ .

رجائى أنك فى العافية و أن الوقت الذى كنت فى مصر كان طيباً . هل رأيت السيد محب الدين الخطيب و يريد إتمام طبعة « الخزانة » فانى كتبت إليه منذ شهور لما سمعت أنه نشر المجلد الثالث فلم يجب ، ولهذ أخاف أنه خسر فى طبع الجزء الأول من « لسان العرب » . لعله يظن أن الذنب لى فى سوء الذكر له من الأب انستاس ولكن كان عزمى فى إرساله نسخة إليه بأن يذكره بالجميل .

و فى الختام رجائى أن زيارتك الآستانة ستكون طيبة مفيدة لأبحاثك و مع ترديد الشكر و الدعاء لك وجزيل الاحترام أبقى

المخلص لك

سالم الكرنكوى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

= يا للأسف زوجتي لا تزال مريضة تشتكي الآلام في أعضائها ولا يمكن ...
السبب الرحيل من كامبرج الا نادراً إلى لندن مرة أو مرتين في السنة ...

— (٢٥) —

كامبرج
١٧ آغست ١٩٣٦

صديقي العزيز حفظك الله تعالى في العافية

السلام عليك و رحمة الله أما بعد تقديم الاكرام والتحية فقد وصلني كتابك الجليل بعد ان كنت أخاف أنك نسيتني إذ مكاتيبك نادرة مثل عنقاء المغرب و منذ فارقت بلادك صرت بالضرورة محدثاً و مؤرخاً بعد ان كنت مشتغلاً بالأدب و اللغة .

قد كتبت إلى محب الدين الخطيب قبل سنتين هل طبع المجلدات الباقية من « الخزانة » فلم يحر جواباً ثم أخبرني حسام الدين القدسي بأنه مشغول بأمور غير ذلك .

كيف أحب أني كنت أرى الكتب التي استنسختها في سفرك إذ كنت مغرماً بجمع أشعار القدماء من شعراء العرب ولكن لم أزد منذ رجوعي إلى هذه البلاد على ما جمعت من قبل مع كثرة الكتب المنشورة في هذا الزمان .

أما طبقات نحاة البصرة للسيرافي فقد أرسلني عزالدين التنوخي بعد إتمام الطبع تصاوير شمسية من النسخة المحفوظة في خزانة الظاهرية بدمشق وإن كانت دون أصلي وقعت على غلط فاحش فاتت عيني ورجائي أنه يمكن التنبيه عليه في جدول الأغلاط في أخر المقدمة الفرنساوية ، وسأرسل إليك نسخة وقت ما ترد إليّ .

سأرسل إليك ما جمعت من شعر الأفوه الأودي ولا أظن أن عندي شيئاً من شعر الشنفرى سوى الطائية في « المفضليات » واللامية التي أعتقد أنها منحولة . فما رأيك في ذلك؟ أهي مضبوطة في ديوانه .

أما « منتهى الطلب في أشعار العرب » لابن ميمون البغدادي ففي الخزانة العمومية بالقاهرة نسخة كاملة فيما أظن ، وعند الأستاذ معظم حسين

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدكّة فهرسة أسماء الشعراء و القوافي وقد أفادني بارسال مختصر هذه الفهرسة ولكن لا أدري هل استنسختها بكمالها . و عندي تصاوير صفحات تشتمل على ثلاث قصائد للنمر بن تولب سأرسلها إليك إعارة" لأنى كنت أعزم نشر مابقى من شعره إذ ذكر فيه لقمان و غيره من رجال الجاهلية .

أما [ديوان] كعب بن زهير فقد نقلت نسختين عن لأصل المحفوظ في خزانة المجمع الآسوى الألماني و لكن أعرتهما سنة ١٩١٢ قبل الحرب العظمى للأستاذ كوالسكى (Kowalski) لأنه عزم نشر هذ االديوان بعد أن نشر « ديوان قيس بن الخطيم » وإذ أنت وجدت نسخة ثانية في رواية مختلفة سأطلب منه ردّ إحدى النسختين لأعيرها لك و إنما نشر القصيدة الثانية من الديوان وهى الرائية في مدح الأنصار عن نسختى نفسها. ونسخة الأصل قديمة كتبت قبل الستمئة ولكن فيها خرم في أخر النونية إن لم يخنني خاطرى ، لأنى ما رأيت هذه النسخة منذ ٣٤ سنة .

أما كتاب « التنبيهات » لعلى بن حمزة البصري فلا أشك بأن يمكن أستعارتها إلى كامبرج للمقابلة او طلبتها من مدير خزانة استراسبرغ أم في إمكان الامتناع أخذ تصاوير شمسية وسأخبرك فى المستقبل عن قدر صفحاتها .

أما كتاب « التصحيف » لأبى أحمد العسكرى فالنسخة الوحيدة في المتحفة البريطانية وإذ هى منقولة عن النسخة المصرية فلا فائدة فى نظرها. قد نظرت فيها سنة ١٩٢٠ فوجدتها كثيرة الأغلاط مكتوبة بخط كاتب جاهل مصرى

« ديوان ابراهيم بن العباس الصولى » لا أعرف نسخة منه و قد جمعت شيئاً من شعره .

« ديوان عبد بنى الحسحاس » فمنه نسخة جيدة بخط العلامة خميس بن على الحوزى المتوفى سنة ٥١٠ وقدنشر نبذة منه فقط نولدكة (Noldeke) منذ خمسين سنة ثم عزم الأستاذ ريشر نشر الديوان بكماله فلم يفعل .

« ديوان العرجى » فقد سألنى الأب انستاس قبل سنة هل أعرف نسخة ثانية من هذا الديوان ولا أظن أنه تكون فى العالم نسخة ثانية

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بل أشك أن يكون ... إذ الأشعار المنسوبة إليه في كتب الأدب يسيرة أكثرها مأخوذة من «كتاب الأغاني».

لم أكمل إلى الآن مطالعة «اللآلي»، وكنت أحبّ أنك زدت فهرساً للقوافي ولأسماء الشعراء. وقد وقفت على أشياء طفيفة فاتت عينك وقت الطبع سأكتب إليك مرة أخرى بعد تكميل قراءتها.

قد نسيت أ أعطاك القدسي نسخة من «معجم المرزباني» أم لا. لم يطبعه كما كنت أحبّ لأني كنت أضبط الأسماء والأشعار بالشكل التام مع فهرس للأسماء كلها ولكن كتب إليّ أنه سيزيد في حجم وثمن الكتاب!!

أما «ديوان أبي كبير» الذي نشر في جزيتن في مجلة باريس سأطلب من صديقي الناشر هدية نسخة لو بقيت عنده.

وأما أنا فمثل طائر في قفص ماهنا لأجل المرض العضال و الآلام التي تشتكي منها زوجتي وما دخلت مكتبة الجامعة منذ فبروري هذه السنة وآخر مرة رحلت إلى لندن كان في خريف السنة الماضية بعد رجوعي من رومية.

رجائي أنك وأولادك في العافية وكمال الصحة ومع جزيل الاحترام و تصديق الصداقة أبقى

المخلص لك

سالم الكرنكوي

وأنا أيضاً أتالم من القلب لاأدري ما تكون الحصول فتوكلي على الله.

— (٢٦) —

كامبرج

٧ تشرين الأول ١٩٣٦

صديقي العزيز حفظك الله تعالى في السعادة

بعد السلام و التحية فقد وصلني كتابك الجليل في الأسبوع الماضي و لولا أني كنت منتظراً جواباً من الأستاذ كوالسكي لكتبت إليك برجوع البريد و الآن وصل كتابه مع فهرسة القوافي الموجودة في نسختي من ديوان كعب بن ز[هير] فأخبرني أنه كاد يفرغ من تهذيب الديوان للطبع وهو يزعم نشره في [السنين] الآتية ولهذا السبب لم يرد إحدى من النسختين

محكم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التين كتبتهما و هما [عنده من] سنة ١٩١٢ يعنى ٢٤ سنة وهو يطلب منى أن أسئالك بأن تسمح بتر[ك ... طبع ؟] الديوان له وأيضاً أن تفيده بخبر أنى يوجد الديوا[ن برواية] الأحول ليقابلها بأصله . وقد أرسلت إليه مع النسختين نسخة للقصيد[تين] أعنى بانت سعاد ومدح الأنصار اللتين وجدتهما فى نسخة قديمة بخط خمي[س بن على] الحوزى فى خزانة ليبسيك و هذه النسخة كتبها خميس نحو سنة ٥٠٠ وقد أنسيت تاريخها لقدم العهد .

كتبت أيضاً إلى استرا سبرك أطلب ثمن تصاوير شمسية من «التنبيهات» و لكن لم يصل جوابهم إلى اليوم .

أما شعر إبراهيم بن العباس الصولى فما كنت أظن شعره لائقاً لأجمع كل وجدت فى المجامع لسهولة ألفاظه وقلة غريبه و إذ لم توجد الا مقطعات لا تزيد على خمسة أبيات وأنا مرسل اليك مع هذا البريد ما عندى و لا أظن أنك تجد شيئاً ليس عندك فلاترد الجزء إذ لافائدة فى حفظه بعد نشرك للديوان بكماله

أما عندى نسخة من « ديوان المثقب العبدى » منقولة عن نسخة فى إحدى خزائن الأستانة زدت فى آخرها نبذة من الديوان فى رواية ابن دريد منقولة عن النسخة فى المتحفة البريطانية .

وأيضاً فى المتحفة المذكورة نسخة جيدة قديمة من « ديوان المتلمس » كانت فى ملك خاص فى هذه البلاد منذ ثلاث مئة سنة و ليس يبعيد أن النسخة المحفوظة فى القاهرة منقولة منها قبل جلب الأصل إلى إنكلترا .

كتبت أيضاً لأجلك إلى صديقى فيهم البركتاروج وهو مسلم بوسنوى و أستاذ اللغات الاسلامية فى جامعة بلغراد هل بقيت عنده نسخة من شعر أبى كبير و أنا منتظر جوابه .

أما «ديوان طفيل» و«ديوان الطرماح» فليست عندى الا النسخة الواحدة التى أنظر فيها مرة فى السنتين إذ لست براض من عملى قبل ثلاثين سنة ولكن أرجو أنه يمكننى أن أهدى إليك نسخة قريباً .

أتاسف كل أسف أنك تشتكى الآلام و أنت شاب فى الخمسين ـــ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[من ...] و دعائي أن الله تعالى يبقيك سنين عديدة في العافية للاد[اب ...]
في بلادك ، و أما أنا فزوجتي لاتزال مريضة تتألم بالآلام المضنية ...
وهمومي و غمومي تكثر مع كل شهر حتى صرت شيخاً هرماً أتشوق
إلى ... التي لاتدنو أبداً .

والعجب كل العجب بعد أن طبعت كتاب الآمدي. وجدت أن في
خزا[نة] جامعة كامبرج نسختين كاملتين من الكتاب لم أقف على معرفتهما
الا بعد إرسال الكتاب إلى مصر.

نسخت « كتاب الجيم » لأبي عمرو الشيباني عن النسخة المحفوظة
في الاسكوريال بالأندلس وهي في ٢٦٧ ورقة كبيرة قديمة العهد صحيحة النقل
عن نسختي أبي موسى الحامض ! والسكرى الذين أخذا كلاهما عن أصل
المؤلف ، وهل ينشر كتاب كبير؟ .

و في الختام يا صديقي اقبل جزيل احترامي و أزكى التحية والسلام

المخلص

سالم الكرنكوي

— (٢٧) —

كامبرج

٢٥ تشرين الثاني ١٩٣٦

صديقي العزيز حفظك الله في السعادة

السلام عليك ورحمة الله فقد كتبت إلى البروفسور كوالسكي وقت ورود
كتابك و أخبرته أنك تعزم على نشر « ديوان كعب بن زهير » فتطلب
منه إرسال نسختي في رواية السكري فوصل اليوم جوابه يقول فيه أنه منذ
زمان طويل جمع ما أمكن من الشواهد و الزيادات ليكمل ما نقص
في هذه الرواية و إذ لك جملة من الكتب النادرة التي تريد طبعها
يسئالك هو أنك تسمح له باعارة نسختك ليتم مراده وهو شاكرك إلى
الأبد فانه يريد أن يزيد ترجمة ألمانية وإذ هو معلوم عند علماء اوروبا
أنه شرع في تهذيب هذا الديوان يعتقد أنه أحق بهذا العمل وأنا أيضاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أمثالك أنك بكرمك المعهود تترك هذا العمل له وتتفضل باعارة نسختك من رواية الأحول وهو يذكر خدمتك للعلوم العربية فى مقدمة المطبوعة و إن شئت تخبره أين وجدت نسخة الأصل ليحصله التصاوير الشمسية .

و اليوم ورد كتاب آخر من بلغراد من الأستاذ بيرقتاروج وهو يعدنى إهداء نسخة من « ديوان أبى كبير » سائلاً هل يرسلها إلى أم إليك قصداً فاكتب إليه اليوم ليرسلها إليك إلى الهند رجاء أن هذا يكون سبباً للمكاتبة بينكما .

أما ما أرسلت إلى صديقى المرحوم كائر [R.Geyer] فأخاف أن كتبه ضاعت و بآخر خبر وصلنى أن أحد تلامذه وهو قسّيس فى إحدى صوامع اوستريا أخذها برمتها إلى تلك الصومعة فلم يمكن لأحد الوصول إلى الكتب بل لم يعرف هل ضاعت بتّاً وقد كان كاير مريضاً سنين قبل موته وليس له وارث إذ ولداه ماتا قبل وفاته. وكان هو فى حياته رجلاً كريماً دائم المساعدة للأصدقاء . وكان الأستاذ كوالسكى أنجب تلامذه ولكن بعد الحرب العظمى صار هو پولونيا لأجل قسم الدولة الاوسترية فى بلاد شتى ولعله عالم حيث توجد أو توصل إلى كتب كاير وسأسئله مرة أخرى بعد وصول جوابك عن مطلوبه .

و فى الختام أقبل أرعى إكرامى وجزيل الشاكر .

المخلص
سالم الكرنكوى

ما نظن وجدت نسختين من « كتاب المؤتلف و المختلف » للآمدى فى خزانة جامعتنا هاهنا . هذه غفلة عجيبة منى .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كامبرج
٨ ابريل ١٩٣٧

صديقى المفضال أبقاك الله تعالى للاخوان

بعد السلام وجزيل الاحترام فقد وصلنى كتاباك وكان سبب تأخر جواب أنى كنت مريضاً منذ أول هذه السنة و أنا أتالم آلاماً ليلاً ونهاراً و لم أجد طبيباً له معرفة فى ثفنها و أنت أيضاً كما تقول فى كتابك المؤرخ السادس من ديسمبر السنة الماضية عليل فدعائى أنّ الله تعالى برحمته يرمك إلى العافية إذ أنت فى تمام الكهوله و نحن نرجو منك البقاء فى خدمة العلوم العربية .

أنا أتاسف من كثرة الأغلاط فى كتاب « أخبار النحويين » وهذا الأسباب أولها أنى وجدت التصاوير فى خزانة برلين فنقلتها فى أيام قلائل قبل ارتحالى إلى بون ثم كنت مسافراً من بلد إلى بلد لأجل مرض زوجتى فلم تكن عندى الكتب اللازمة لمقابلة الأخبار وأيضاً بُعد مكان المطبعة من دار مقرى و إكمال من تكرير قراءة الملازم لكثرة الأغلاط من مركبى المطبعة الكاثوليقية ثم لما كمل الطبع تفضل السيد عزالدين التنوخى بارسال تصاوير النسخة المحفوظة فى الظاهرية بدمشق فلم يمكن زيادة جدول الاختلاف بين النسختين ولو وجدت الفرصة من علتى لنشرت ما صححته ، وأيضاً ما وجدت أنا بعد الطبع .

أنت لاتقول كلمة فى أمر « ديوان كعب بن زهير » و يدوم رجائى أنك تسمح باعارة نسختك أو تشير إلى أين موضع أصلك إذ صديقى كوالسكى يصر فى عزمه ، وإذ كانت نسختى عنده منذ عشرين سنة أو أكثر وقد جاهد فى جمع الأبيات المفرقة ، يكون رجائى أنك تترك نشر هذا الديوان له وهذا أول شيىء سئالتك بأن تغادره لى و له :.

و دعائى أنك فى العافية و ان كل أمورك تجرى مجراها فيها تأمل و تحب ، وفى الختام أبقى مع جزيل الاحترام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المخلص لك

سالم الكرنكوى

— (٢٩) —

كامبرج

٢٩ جولائى ١٩٣٧

صديقى العزيز حفظك الله فى السعادة والعافية

السلام عليك ورحمة الله لقد وصلنى بيريد هذا الأسبوع هديتك أعنى فهارس « سمط اللآلى » فأشكرك أحسن شكراً . أهنئك عن إكمال فائدة هذا الكتاب المهم الذى بذات جهدك فى تهذيبه وجعلته من أصح مطبوعات أدبية وأنا أتأسف أن آلامى فى مرضى منذ ستة أشهر و أكثر منعتنى فى قراءة الكتاب بكماله ولكن كتبت تصحيحات قليلة فى الهوامش ومنها :

ص ٧٣٩ سطر ٦ مشدوه المصام .

ص ٥٥٠ فى شعر النمر بن تولب ، الصواب فقتلب ... مطنب إذ هذا الشعر مجرور الروى

ص٥٣٥ سطر١١ فصتفت " كما فى القالى وفى لسان العرب (١٣٧:٧) وصتفت ثم فى سطر [الصواب صفحة] ٥٣٥ العصام . وكذا فى التفسير .

و لوكنت فى العافية لطالعت كلّ سطر ولكن الآن أتالم بتداول القلم .

و رجائى أنك فى العافية وكمال الصحة و إنك برئت فى الداء الذى ذكرته فى كتابك فى أول هذه السنة . و أنا متشوق إلى أخبارك ومعتذر بأنى لم أكتب أكثر من هذا فى هذا الكتاب .

ودعائى أن الله تعالى يعافيك ، و مع جزيل الاحترام أبقى .

المخلص لك

سالم الكرنكوى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كامبرج
مايو ١٩٣٨

صديقى العزيز حفظك الله فى العافية والسعادة

السلام عليك و رحمة الله و بركاته و بعد

فقد وصلنى أمس هديتك الجليلة فلا أدرى كيف أشكرك واجب الشكر و اشتاق أنه يمكننى أنى أصافحك لأهنئك عن أعمالك الصالحة فى ترقى الآداب العربية وكم مرة كنت أحب انك ... فى مطرح العين و المسمع حتى نتذاكر الأشياء التى نشارك فيها و لوكنت أعرف أنك وجدت نسخة ثانية من قصيدة عمارة بن عقيل لأرسلت إليك نسختى التى أخذت عن التصاوير الشمسية قبل أن طبع صديقى المرحوم غائر « كتاب المكاثرة » مأخوذة عن النسخة المحفوظة فى خزانة سلطان فاتح بالآستانة لأنى قرأت فى مواضع خلافاً مما طبع لكن أكابد المرض ومع هذا لم تزل زوجتى مريضة بمرض عضال عصبى وهى تحتاج دائماً مساعدتى فى الحركات فى البيت وليس لى إلا ساعات الليل لمطالعة الكتاب و مكاتبة الأقارب و الأصدقاء ، ثم لما جنح الظلام أجد ضعفاً فى عظامى يقارب الكسل وكم مرة كنت أخاف بأنى انتهيت إلى مده رحيلى فى الدنيا الفانية حتى أقول كما قال أبو النجم فى شطرين لم أجدهما فى اللامية ا .

كلنا يأمل مدّاً فى الأجل
و المنايا هى آفات الأمل

و عندى أشطار من هذه الأرجوزة استّ ذاكرها وهى :

سنانها مثل القدامى منجل
يلمن من كلّ غميس معقل
كأنه بالصحصحان الأنجل
قطن سخام بأيادى غزّل

ولم تذكر أن السيوطى فى الشواهد (ص١٥٤) ومع الشطر الأول شطرين وكذا العينى (٤ : ٥٩٥) وتبعهما صاحب الخزانة (١ : ٤٠١) .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عجيب أنك نشرت ثلاث قصائد لعدى بن الرقاع إذ صديقنا خليل مردم بيك طبع فى « مجلة المجمع » الدمشقى نبذ من شعره وكنت أنا أرسلت إليه شعرين وجدتهما فى « كتاب الخيل » لأبى عبيدة معمر بن المثنى لينشرهما زيادة إذ هما غير مشهورين

أنت تعرف أنه ليس بممكن قراءة كتابك فى يوم واحد ولكن هذه هنيئات أخالفك فيها فى قصيدة عمارة :

بيت ١١ فى المكاثرة : كرمان (تثنية وهو أجود عندى) .

ب ١٣ فى أصل المكاثرة : الصنع والغرض (الضبع غلط من غاير) .

ب ٣٦ فى أصل المكاثرة : غوجٍ بالمعجمة وهو أصح من أجل الهاء فى بناء

ب ٤٣ فى أصل المكاثرة : يغتنمون

لم تذكر بيتا للأفوه فى « كتاب المعانى » لابن قتيبة (ورقة ١٥٠) بغير عزو وهو :

و أقبل القوم نعاميّةً فينا و فتنا بالنهاب الخميس

قال فى الشرح : نعاميّة ضرب فى المشى و فتنا الثانية من الفوء والخميس المخموس أى مأخوذ منه الخميس هـ .

ثم لم تذكر أن الشعرهى... أخذه الراغب [الاصفهانى] من كتاب الحيوان (٥ : ١٧٥). وفى البيت الثانى « فى دروغ وفى برس » لا أعرف ما الدرغ . و فى كتاب الحيوان « ذرع » ولعله « زرع » .

وهذا ما وجدت اليوم . و عزمى أن أكتب تقريظاً لكتابك هذا و « للآلى » إن شاء الله لكن الهموم تمنعنى — كما قلت — عن العمل حسب الحاجة .

وقد طال منذ وصلتنى أخبارك و لو لا صديقنا السيد بدرالدين لكنت جاهلاً عن أمور جامعتكم ولكن أسئالك أن تصدقنى أنى لم أنسك و إن طالت الأيام منذ كما نكاتب .

وفى الختام أقبل جزيل شكرى عن همتك العالية و أوفر احترامى .

أنت تذكر « ديوان حميد بن ثور » فأين نشرتها حتى أحصله .

المخلص الك

سالم الكرنكوى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كامبرج

٧ تشرين الأول ١٩٣٨

صديقى العزيز المحترم حفظك الله تعالى

السلام عليك ورحمة الله وبركاته و بعد فقد وصلنى كتابك الكريم و أيضاً كتاب من صديقنا السيد بدرالدين فأجبته أمس فى مسألة عداوة أبى عبد الله السورتى لنا جميعاً و أنا لا أبالى ما يقول ولكن أعرف أنك تعفو كثيراً و فضلك معروف شرقا وغرباً و من ذا يعرفه وإن كان عالماً بالعربية ولو عرفت أنى لست قوياً كما كنت إذ الهموم المختلفة شغلتنى منذ غادرت بلاد الهند لعرفت أنى أميم إلى السنين الماضية و مع هذا زوجتى لا تزال تألم بالمرض العضال الذى يقتضى مساعدتى فى كل ساعة و لهذا قلّت أعمالى و لكن رجائى أكون أنه يمكننى العمل فى المستقبل .

أما طبع « معانى » إبن قتيبة فلايزال عندى فى حزمة مكتومة و لكن كلمت الأستاذ أحمد أمين فى بروسل فالمانع إلى الآن حصول الدنانير للطبع و السيد أحمد أمين وعدنى نصف النفقات لو وجدت من يدفع الباقى ليتمّ المراد و قد كنت كتبت إلى حيدرآباد أطالب هذه المساعدة فلم يحيروا جواباً .

أما كتابك . «السمط» و الظرف » فقد كتبت تقريظهما ولكن لم أرسله إلى اليوم إلى مدير المجلة الآسوية و سأرسله فى هذه الأيام .

أما « كتاب المقصور و الممدود » فلامعرفة عند علماء أوروبا إلا النسخة المحفوظة فى خزانة أولو جامع بمدينة بروسة و قد كان الأستاذ ريشر (Rescher) ذكر هذه النسخة فى المجلة الألمانية فى سنة ١٩١٤ إلا أن النسخة كانت مفقودة لما أراد النظر إليها .

أما كتاب « أسماء جبال تهامة » لعرام بن الأصبغ السلمى فلست أعرف إلا ما يورده ياقوت فى معجمه و لم يذكر بروكلمن هذا الكتاب فى الزيادات لتاريخ الآداب العربية .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أما « شرح مايقع فيها التصحيف » لأبى أحمد العسكرى لم يذكره بروكلمن فى الزيادات إلا النسخ المصرية و نسخة فى خزانة داماد زاده التى عنوانها « أخبار المصحفين » . و أما النسخة المحفوظة فى المتحفة البريطانية فليست إلا منقولة رديئة عن نسخة مصرية فلا فائدة فى مقابلتها ليس أيضاً فى بلاد أوروبا نسخة من « كتاب التنبيهات » . لعلى بن حمزة، و بروكلمن فى الزيادات يذكر النسخة فى خزانة أحمد تيمور باشا و فى دار الكتب فقط

أما « ديوان كعب بن زهير » فقد شافهت الأستاذ كرالسكى فى بروسل فأخبرنى أنه قد تمّ تهذيبه و الترجمة الألمانية و لكن تبقى مسئالة نفقات الطبع [1] . ثم أخبرنى فى بروسل بعض من حضر — وأنسيت من كان — أنّ ديوان كعب فى رواية الأحول قد طبع فى مصر طبعة غير جيدة .

أما الأطروحة التى كتبها الأستاذ ديروف (Dyroff) لتحصيل الدرجة الدكتورية فى سنة ١٨٩٢ فلا رجاء فى سراءها والنسخة التى فى ملكى أهدانيها ديروف فى سنة ١٩١٠ لما بحثت عن تحصيلها ، و كذلك الرسالة كتبها الآنسة مارية نلّينو (Maria Nallino) فانها طبعت منها نسخ يسيرة على الحجر و التى عندى أيضاً هدية منها .

لا أدرى أنه طبع فى هذه البلاد شىء مهم والسبب الفقر العام و غلو نفقات الطبع ولكن أرانى الأستاذ كرامرس (Kramers) الطبعة الجديدة لكتاب «المسالك» لابن حوقل مع خرائط قديمة التى هذّبها[1] ثم أخبرنى أحد اليهود من القدس بأنه سينشر قريباً مجلد ثان من كتاب «الأشراف» للبلاذرى فقد رأيت من هذا المجلد عدة ملازم فيها نبذ من الشعر القديم أرسلوا إلىّ هذه الملازم لأجل شكوك وقعت . لعلك رأيت كتاب « أخبار أبى تمام » للصولى الذى طبع حديثاً فى مصر .

و ما أفرح منه هو الخبر أنك فى أحسن حال مما كنت فيها فى السنين الماضية و أن الألم فى ظهرك قد زال وأنا أحمد الله معك الذى ردّك إلى العافية فدعائى أن الله يبقيك سنين عديدة لأصدقائك و للعلوم العربية التى أنت أحد أركانها .

زوجتى تقول قبل أن أختم هذا الكتاب بأن أقرأ إليك سلامها

محكم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و شكرك لاهداء الفاكهات وقت ارتحالنا من على كره .

و مع هذا اقبل جزيل احترامى وتصديق صداقتى الخالصة .

المخلص

سالم الكرنكوى

— (٣٢) —

57, De Freville Avenue
Cambridge

٢٠ ايّار ١٩٣٩

صديقي العزيز حفظك الله فى العافية

السلام عليك ورحمة الله وبركاته بعد فقد وصلنى اليوم كتاب من خازن الكتب العربية فى جامعة ليدن فتجده فى ضمن هذا المكتوب لتطالعه بنفسك و رجائى أنك ترده مع جوابك هل تريد أخذ تصاوير الصفحات التى يذكرها فى كتابه .

أشكرك عن التنبيهات إلى الأغلاط فى كتاب « الجماهر ا » و قد وجدت أكثر منها وأنت تعرف أنى لم أر المسودات قبل إتمام الطبع و أيضاً أنى كتبت فى نسختى الحركات اللازمة ولكن صديقى المولوى هاشم ربما ظن غير هذا و وجد طبع الأشكال صعباً والله أعلم .

قد كنت بحثت عن الأبيات التى ذكرتها فى كتابك المؤرخ العشرين فى الشهر الماضى فلم أعثر عليها فى الكتب التى فى خزانة كتبى وليس فى خزانة جامعتنا كثير شيء سوى ما أملكه أنا ، ولوكان عندى نسخة من « كتاب الجيم » لأبى عمرو الشيبانى كان ممكناً أنه أوردها فى شواهده ولكن أهديت نسختى لخزانة جامعة ليبسك يئساً من أن تكن لى الفرصة فيما يبقى من حياتى لأنشر هذا الكتاب المهمّ و أنا أتأسف الآن من فعلى زوجتى لاتزال مريضة وهى تشكى دائماً الآلام العصبية ولهذا السبب زال عنى كل حاجة للعمل .

رجائى أنك و أملك فى العافية ومع جزيل احترامى أبقى .

المخلص لك

سالم الكرنكوى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

57, De Freville Avenue
Cambridge
٢٥ آب ١٩٣٩

صديقى المحترم   حفظك الله تعالى

السلام عليك ورحمة الله وبركاته و بعد ، اليوم أهديت لى كتاب «أخبار الشعراء المحدثين» لابن المعتزّ الذى نشر على نفقة لجنة جبّ [Gibb] فوجدت فيه ص٥٣ نقلاً عن مختارهذا الكتاب الذى محفوظ فى خزانة الاسكوريال . ص ٤٠ أخبار خالد القناص :

قال مما يستحسن من شعر خالد القناص كلمته التى هى سائرة فى الناس :

عوجوا على طلل بالقفص خلاّنى   أقوى فقطّانه أرآل هيقان
قد غيّرت آيه ريح شآمية   و وبل منعجر بالسيل مرنان
أمسى خلاءً وأمسى أهلها شحطوا   نواهم حيث أمّوا أرض نجران

ص ٤١ ومنها :

دار لجارية بيضاء لامية   كالشمس ضاحية فى خلق جنّان
بيضاء خرعبة خرد مطيّبة   للعين معجبة نفى لأحزان

ثم طرد أبياته كلها على هذا النمط ، وقال فى آخرها :

حتى إذا ثملوا من طول ما نهلوا   مالوا وما عقلوا تميال وسنان
قتلى و ما قتلوا جهلى وما جهلوا   سكرى و ما انقلبوا من حكم لقمان
دارت قزاقزهم ٢ لانت مغامزهم   ذاتت غرائزهم من نقر عيدان

قال زعم مرداس بن محمد أن من رواها ثم لم يقل الشعر فلا ترج خيره . قال ابن المعتز ، وأنا أقول أيضاً [إن] من روى هذا٣ ثم لم يقل الشعر فأبعده الله وأسحقه .

قال الناسخ لها : ما قرأت لأحد أبرد منها ولا أشدّ تفاوتاً ولست أدرى ما هذا الوصف من ابن المعتز مع براعته وتقدّمه ولعل نُحل هذا الكلام و الله أعلم .

قال المبارك بن أحمد ٥ :

صدق و الله الناسخ — غفر الله له — ليس فى هذه القصيدة بيت واحد إلا ردىء النظم ، متباين الرصف مستكره٦ الألفاظ قلق المعانى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سيما مطلعها إلى قول :

دار لجارية بيضاء لاميـة

فانه كثير الحشو قبيح النسيج لا طـائل تحته .

ثم ذكر الناشر الأستاذ عباس إقبال الطبرانى كتاب الحيوان (٧ : ٥٢)
و معجم ياقوت (٣ : ٢٥٢) .

كتبت هذا إليك ظناً أن هذا الكتاب لم يصل إليك وهو مطبوع بالعكوس الشمسية ولكن الناشر يورد فى التعليقات الاختلاف بين النسخة الكاملة و المختصر ، و فى الكتابين ١٣٢ ترجمة مع نبذ من أشعارهم .

رجائى أنك بالخير و العافية وفى الختام اقبل خالص صداقتى والاحترام.

المخلص

سالم الكرنكوى

— (٣٤) —

57, De Freville Avenue
Cambridge

١٥ نيسان ١٩٥٢

صديقى العزيز المحترم حفظك الله تعالى

السلام عليك ورحمة الله أما بعد فقد وصلنى كتابك الجليل وسعدت لأنك فى صحة جيدة ولأنك منشغل كالعادة بأعمالك العلمية . و يسرنى أن أقرأ الرسالة العلمية ، الحماسة البصرية ، لصدر الدين على بن أبى الفرج البصرى التى قدّمها تلميذك السيد مختار الدين أحمد للحصول على شهادة الدكتوراه من جامعة عليكره على الرغم من أنى مريض و أرقد فى المستشفى و من أنى رفضت تمحيص الرسائل من عدة جامعات وحتى رفضت الأعمال التى كلفتنى دائرة المعارف العثمانية بها ، ولكن ولانى مشغوف بهذا الكتاب فانه يسرّنى أن أصير خبيراً على عمل تلميذ كم السعيد .

رجائى أنك فى كمال الصحة ومع جزيل الاحترام أبقى .

المخلص لك

سالم الكرنكوى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

* نسرد هنا بعض رسائل الاستاذ سالم الكرنكوى التي تعلق بالحماسة البصرية فلعل فائدتها تكون أعم .

Professor F. Krenkow, Ph. D.

57, De Freville Avenue
Camdridge
12 May 1952

Dear Mr. Mukhtar-ud-Din

I received last week from the Registrar your work on the Bisrian Hamasa and am pleased with the competent manner in which you have done your work. I must however protest against your naming the work the Bisrian (with Kasra). After all the work has been known for centuries as the Basrian Hamasa (with Fath) and I am convinced that this is the better title. Accordiog to the *Lisan al-'Arab* Bisrian is Shadh شاذ and these pronunciations should be avoided. We have in Arabic literature quite a number of wrong readings, the most common is, I believe, the Nisba of the geographer al-Maqdisi (which arose in Europe quite early driving it from the form البيت المقدّس while the correct name for Jerusalem is بيت المقدِس .

Though I am not in the best of health I will examine your work with the utmost speed so that the bestowal of the degree is not unnecesarily delayed.

I hope that in your future life you will remain true to your present studies and wish you every success.

Yours sincerely,
F. Krenkow

57, De Freville Avenue
Cambrigde
14 June 1952

Dear Mr. Mukhtaruddin Arzu

Though it unusual for an examiner to communicate with the candidate I believe, considering the impossibility of meeting you personally, I may be excused to take this step.

I am very pleased with your work and only regret that you did not have photographs of the original manuscripts from Istanbul as it would undoutably saved you much trouble in establishing correct readings which have been spoiled by ignorant copyists. I have read every word of your thesis and made some pencil noting where I believe I can suggest better readings. Unfortunately I presented most of my Arabic and Persian books to the Hamburg University who lost every book through air-raid in 1941 and had to rely upon my memory entirely. I believe a number of the lullabies are found in one of the printed works of Al-Jahiz. You would do well to compare again some of the poems found in the *Mufaddaliyat*. As regards the little book on the poets with the name of 'Amr by Ibn al-Jarrah this was done very badly by the Austrian Brau and I had send a correct copy to Qudsy

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

to publish it together with Marzubani and Amidi, but be wrote me that to include it would make the book commercially too expensive. I have photos of this little treatise. I had arranged with Qudsi that the three works should be printed with at least some vocalisation but he pleased himself. Several of the fragments you have been unble to identify I certainly knew, but my books, together with valuable notes being gone, I was unable to give you any help in that way. Against this you were fortunate that my valued friend, Abdul Aziz granted you access to his treasures collected on his journey to Istanbul and Egypt and I want you to give him my assurance of unduving friendship.

I am now a very old man and all I can do is to wish you a very happy and successful carrer. والسلام

I I can be of use to you do not hasitate to write to me.

Yours Sincerely
F. Krenkow

57, De Freville Avenue
Cambridge
25 August 1952

Dear Dr. Mukhtaruddin,

I have been recently, end of july, to attend the Oriental German Congress at Bonn and there met Miss (Signorina) Maria Nallino, daughter of the great Italian scholar, and she told me that she is preparing an edition of the poems of an - Nabigha al - Ja'di to be printed in Cairo. You would do me and her a great service if you could send me (or her direct) particulars of the fragments found in the Basrian *Hamasa* to make her work more complete and this service would bring you also into contact with other European scholars.

Thanking you in anticipation and with kindest regards to you and my old friend professor Abdul Aziz belive me.

Her address is : I 11, Dottore Maria Nallino Via Jacope Ruffini 2
Roma, Italy

Yours Sincerely,
F. Krenkow

— (٣٥) —

الأستاذ فان آرندونك

Legatum Warnerianum
Leiden

ليدن

١٨ — ٥ — ١٩٣٩

الأستاذ الكريم

إن مخطوطتنا الكتاب « إصلاح المنطق » المرقمة : ٤٤٦ شرقية (أنظر فهرس مخطوطاتنا العربية ١/٣٣، رقم ٤٦) هى الوحيدة التى تتضمن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقتباسات من كتاب « التنبيهات » لعلى بن حمزة البصرى . و بروكلمان واهم حين كتب الرقم ٤٤٥ فى تاريخ الأدب العربى (١ : ١١٤)، والرقم٤٦ هو الرقم التسلسل الذى وصف تحته المخطوط المرقم ٤٤٦ شرقية .

الاقتباسات من «التنبيهات» تقع فى الأوراق الآتية :

٢أ — ٨ب تتعلق باصلاح المنطق لابن السكيت

٨أ السطر ٢٤ — ٨ب السطر ٣٩ تتعلق بالكامل للمبرد

٨ب — ٩أ السطر ٢٤ حول أغاليط أبى عمرو اسحاق بن مرار الشيبانى (عن الشيبانى انظر بروكلمان ١/١١٦)

٩ ب فى اثنى عشر سطراً كتاب اختيار فصيح الكلام لثعلب .

و يبدو أن هذه الاقتباسات كتبت عام ٩٦٦هـ من قبل محمد بن الحسن الشارنقاشى الذى قابل مخطوطة «إصلاح المنطق» التى كتبها سعد الخير الأنصارى ا تلميذ التبريزى سنة ٤٩٥هـ — ٤٩٦هـ بنسخة قديمة . و يتراءى أن النص إلى حد ما صحيح . و التنبيهات على الكامل (ورقة ٨أ السطر ٤ — ٨ب السطر ٢٩) ضمنها دى خويه ملاحظاته النقدية عن « الكامل » للمبرد الذى حققه وليم رايط وذلك فى الصفحة ١٥٧ - ١٥٩، و تعقب هذا النص قطعة من التنبيهات على «إصلاح المنطق» . و ذلك فى الصفحة ١٥٧ السطر ١٣ - ٢٢ التى تقابل الورقة ٧ب السطر ٢٢ وما بعده من المطبوطة . وقد ارتكب دى خويه خطأ فى الصفحة ١٥٧ السطر ١٨ من النسخة المخطوطة حيث كتب « فأفتح » فى حين أنها فى الأصل المخطوط « فافتح » . وكذلك الحال بالنسبة إلى « ماوه » إذ اتبعها بـ « كذا » ، و ذلك فى الصفحة ١٥٨ السطر السادس فى حين أنها فى المخطوط « ماه » أى « ماءه » .

هل السيد عابد أحمد على (أهو فى عليكره الآن ؟) الذى يحقق «إصلاح المنطق» لابن السكيت وراجع النسخة المخطوطة المحفوظة فى مكتبتنا أيضاً ، يرغب أن يضمن هذه التنبيهات المتعلقة بكتاب «إصلاح المنطق» فى تحقيقه ؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرات بامعان القائمة التى بعثتها عن بعض الشعراء الذين ذكروا فى «ذيل الأمالى» للقالى، و يسرنى أن أرسل إليكم بعض الملاحظات عن أولئك الشعراء منهم الذين عرفت شيئاً من مصادر أخرى . وسأكون سعيداً إذا كانت مفيدة لك۱ . لقد سرّنى أن أسمع بأنك حصلت على مصورة لمخطوطة « تيوبنجن۲ » ، و بأنّ كتاب « اللآلى » ينشر عما قريب .

لقد أخبرت بأنّ درجة أستاذ فى قسم اللغة العربية قد شغرت بعليكره ، و أعتقد أنها منصب الدكتور تريتون. وليس الدكتور كرنكو. من الطبيعى أن أرغب جداً فى هذه الدرجة التى تمتع بها «ورووتس لمدة طويلة وسأكون شاكراً أن أسمع منكم أخطأ مسئولو الجامعة أية خطوط لتعيين شخص ما فى هذا المنصب إلى جانب إعلانهم .

المخلص

جوزيف فيوك

— (۳۷) —

الأستاذ هيلمت ريتر

Belick' Istanbul
Turkey

بيلك — تركيه
۱۹٤۷/۲/٦

حضرة الفاضل الكريم الأستاذ العلامة عبد العزيز الميمنى سلمه الله .

بعد السلام و التحية والاحترام فكيف أشكر تلك الورقة النادرة عن نوارد أبى مسحل فانها أصبحت سبباً اوصل مراسلة الصديق المنقطعة من دهر وبشرتنا بسلامة الأستاذ الفاضل . فاعلم أيها الأستاذ أنه قد جاءت من مصر ارجافات فيما نعوذ بالله منه ولما وصلتنا رسالتكم انجلى الغم عن قلبنا وتقشع الغمام عن خاطرنا وحمدنا الله على دوام صحتكم وسلامتكم و ندعوه أن يسبغ عليكم أفضاله وسرّنا أيضاً أن إفاضاتكم لاتزال تفيض فى « الوحشيات ۲ » (و الانسيات إن شاء الله) و غيرها مما سنستفيد منه كل الاستفادة إنّ شاء الله . و أما أخبار هذا البلدة و أهل العلم فيها فقد صار شرف الدين بك رئيس الامور الدينية ۱ فى أنقرة ولم أراجهه من مدة مديدة وهو ورفعت بك۲ مشغول بطبع « ذيل كشف الظنون » ، و إذا راسلتموه

محكم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لابد من وجود إعتراض على إخراج المخطوطة من المكتبة لكونها نسخة قديمة و نادرة . و لكن يمكن تصوير نص التنبيهات على «إصلاح المنطق» على سبعة ألواح، وهذا يكلف ما يعادل أربع گلدرات إضافة إلى أجرة البريد . وأما إذا أرسلت مسودة تحقيقك فأكون سعيداً أن أجرى مقابلة بينها و بين الملاحظات الموجودة هنا ، وأن أثبت اختلافاتهما .

صديقنا وينسنك كان قبل أسابيع مريضاً على نحو سيىء، فقد أصيب قلبه وكليتاه بعد أن شكى من ورم فى حنجرته مصحوب بحمّى شديدة وهذا ما هدّ من قواه كثيراً. أما الآن فيسعدنى أن أقول أن صحته تتقدّم نحو الأحسن ، وإن كان تقدمها بطيئاً وكان هو لفراشه ملازماً .

آمل أنك تعمل بجد . مع أجمل الامنيات .

المخلص لك

فان أرندونك

— (٣٦) —

الأستاذ جوزيف فيوك

رمنا — داكا

١٩٢١/٨/٢٥

حضرة الأستاذ عبد العزيز الميمنى

أشكرك دائماً وكثيراً لرسالتك الكريمة وللمادة التى بعثت بها عن جزء من «الفهرست» وهو مهمة لى وسأعيدها حال انتهائى من قراءتها . و فى الوقت نفسه أخبرت بأن هناك مصوراً ممتازاً فى «جيپور» ، و لعله يصور النسخة المحفوظة فى «تونك» . وانى أسف لأنى لم يتح لى الوقت حتى الآن لكى أكتب إلى «جيپور» عنها لانى جد مشغول خلال هذا العام الدراسى ، ولشعورى بأنى معوق جداً بسبب من جوّ «دكا» الرطب الذى يجعلنى أشعر ، غالباً ، بأنى عليل . وهذا هو السبب أيضاً لم أكتب جواب رسالتك الكريمة حتى الآن .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلا اشك ان يرسل لكم منه نسخة ، و ريشر [O.Rescher] صار حافظ كتب متحف الآثار العتيقة وهو يشتغل بديوان حسان لا يبرح يشتكى من كثرة أغلاط المطبوعات على عادته وغموض الكثير من الأبيات، و تخرج تلميذى أحمدآتش و صحح «سندبادنامه» الكاتب السمرقندى مع عزو أبياته العربية وطبعه يتم عن قريب إن شاء الله. ثم يريد طبع ديوان النابغة . ونشريات جمعيتنا[5] تدوم والحمد لله مع كثرة المشكلات. و الجزء الثالث من ديوان ابن المعتز يحضّر للطبع ، و المجلدة الثانية من الوافى للصفدى حاضرة للطبع[1] وكذلك أسرار البلاغة[2] ولم نوفق إلى طبعها لضيق المطبعة وكثرة مشاغلها الرسمية (منها ذيل كشف الظنون الذى لا انتهاء له) . و من العوائق أيضاً أن أكثر المخطوطات المهمة وضعت فى الصناديق ونقلت إلى داخل اناطولو و لم تعد إلى مواضعها إلى الآن . ثم طلبتم « المختصر من بديع ابن خالويه[2] » و « التنبيه » للملطى[5] و الأسف ثم الأسف أن نشرياتنا القديمة احترقت و تلفت كلها عند بعض الغارات الجوية على مدينة لايبجيغ [Leipzig] التى كانت مركزاً لتجارة الكتب فأصبحت خرابة و إلى الله المشتكى من زمان يتقاتل فيه الناس ويخرب بعضهم ما بنى بعض و يفسدون فى الارض إفساداً شنيعاً !

و قبل شهر زارنا الشاب الفاضل محمد داويت الطنجى[6] (البربرى الاصل أظن) ريئس البعثة المغربية فى جامعة مصر وله قدم راسخة فى الآداب العربية وأعجبتنى سعة علمه وهو لا يبرح يدور فى المكاتب يكشف عن كتب مهمة وهو خصوصاً معنىٌّ بمقابلة نسخ المقدمة لابن خلدون التى عليها خط المؤلف يريد استخراج تطور تصنيفه وهو رجل نشيط الطبع أنيس مؤنس يحبه من كل لقيه . و أولئك المغاربة صمموا نشر كتب أدباء الأندلس و المغرب و مما نشروه « ازهار الرياض فى أخبار عياض»[1] لأحمد بن محمد المقرى التلمسانى فى ٣ مجلدة و يريدون نشر « الاحاطة لأخبار غرناطة » وغيره من الكتب المغربية كالحماسة المغربية[2] وغيرها . وكتب إسماعيل آفندى المرحوم بيعت للحكومة وهى الآن فى أنقره[2] وصوّرت منها الحواشى على الكامل للمبرد التى لم أرها

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الا بعد وفاة صاحبه وانتشر الجزء الثالث والرابع من العقد والامتاع والمؤانسة لأبی حیان ۱ وغیره مما علمتم . هذا مایحضرنی من الجواب ودمتم سالمین.

الدعی المخلص

هیلمت رتر

— (۳۸) —

الأستاذ رودولف کایر

Prof. Dr. Rud Geyer
Wien.

January 25, 1928

My dear Sir,

I am very obliged to your advertency for having communicated to me your discovery of the manuscript Adab No 70 in the State Library of Rampur containing Thirty three poems of al-'A'sha, and for your proposal. that you would be so kind as to collate the text of my edition with that of the Rampur manuscript. For this purpose I send you the desired Arabic text by bookpost and shall be very thankfull to you for retuning it to me after collation.

Yours very truely
R. Geyer

— (۳۹) —

Wien, 24 Mai 1928

Dear Sir,

I am very thankfull for your having executed a very well, as carefully and zealously my desires relating to the Rampoor manuscript of Al-'A'sha's Diwan; [1] your notice shall be brought in the Apparatus criticus of my editon as an appenix, when the secund valume will come out, the first beeing ready for publication for some time past. The manuscripts are corrected also in the first volume, but these noticed by your self may be annexed in the second volume,[2] if you will be so fair, as to send methe Arabian text with your corrections. A copy of the first volume shall be sent to your address immediatey after publication.

Yours truely
R. Geyer

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الأستاذ البرت ديتريش

Deutsches Archaologisches Institute
Abteilung Istanbul

Taksim, Sira Selvi 123

استانبول فى ١٩٥٦/١٢/٢٩

حضرة الأستاذ عبد العزيز الميمنى المحترم

السلام عليكم و رحمة الله وبركاته .

أرجو يا أستاذ أن تغضو الظر عن كتابتى إليكم بدون معرفة سابقة ، ولكن الذى شجعنى على ذلك هو الأستاذ ريتر المستشرق لألمانى.

و لهذا يسرّنى إعلامكم أنى أعمل منذ مدة على نشر كتاب «المجلس الصالح الكافى والأنيس الناصح الشافي» للمعافى بن زكريا النهروانى و سيظهر هذه النشرة فى النشريات المتسلسلة التى أصدرها مع صاحبى الأستاذ ريتر بالنيابة عن جمعية المستشرقين الألمانية١ .

ولقد علمت من فهرس المصادر الموجود فى آخر كتاب « أخبار أبى تمام » للصولى (طبع القاهرة ١٣٥٦) أن الناشرين استفادوا بمخطوطة لكتاب « المجلس و الأنيس » محفوظة بالمكتبة الشيروانية بعليكره ، ولابد من أن أعرف هذه المخطوطة قبل إتمام عملى ، وعلى هذا أطلب منكم التفضل بتحصيلكم التفصيلات و الملاحظات من جهة هذه المخطوطة وتعريفها إياى ، ولو سنحت لكم الفرصة للارسال إلى (ميكروفيلم) أو بعض الصور المكبرة عن المخطوطة المذكورة لكنت لكم من الشاكرين جداً .

و علمت أيضاً من الأستاذ صلاح الدين المنجد أن مخطوطة قديمة من « كتاب الجليس » محفوظة فى مكتبة خدابخش ، ولم أستطع أن أتاول صفتها ولأصوّرها بالرغم من أن استخبرت عنها كثيراً ، واو ساعدتمونى فى هذه القضية أيضاً لزاد هذا فى شكرى

لم تجئنى أخبار تلميذكم وصاحبى مختار الدين أحمد من مدة طويلة ولا أعرف أهو مقيم فى إنكلترا ام رجع إلى الهند و إذا تلاقوه إقرءوا عليه منى السلام كثيراً .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و أخيراً أطلب منكم العذر فى كثرة تلك السؤالات ، وتفضلوا بقبول الاحترام .

المخلص

البرت ديتريش

وها كم عنوانى :

Professor Dr. Albrt Dietrich
Istanbul-Arnarutkoy
Arnarut Cesme Sok. 6
Turky.

— (٤١) —

الشيخ خليل بن محمد اليمانى

[بهوپال
٢٢/١٠/١٩٤]

إلى العلامة المفضل العزيز الميمنى حفظه الله تحية وسلاماً

و بعد ، فقد وصلت الاجازة . بأىّ لسان أشكرك سيدى إذ ما طوقتنى به من منتك فقد نوهت بشأنها ورفعت قدرها بكلمات منك وأنت مثلك لو كتب كلمة لأحد لعدّت كلمات ورفعت له بها درجات .

قرأت عبارة الاجازة لا مرة بل مراراً و الله لوكان الجرجانى لاعترف بفضلك ، أو الهمذانى تبجيج بك كيف لا و أنت نادرة الزمان وفخر الأوان ، زينة المتأخرين وذكرى المتقدمين ارانى بل من ينطق بالضاد سعداء لأننا وجدنا زمانك .

أما بنتك! فهى منذ شهر بحيدرآباد وتقرىء البنات العربية والنساء تلقى عليهن دروساً فى القرآن والحديث و لاتصل بهوفال إلا فى ذى الحجة . فان عزم سيدى على إرسال البنت العزيزة صفية٢ إلى حيدرآباد قامت بواجبها حق القيام ، و أنا أيضاً إن شاء الله أرسل بعض بناتى معها ، والسلام .

رهين فضلك

خليل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الأستاذ محمود حسن التونكى

ترب بازار
بنگله نواب يارجنگ بهادر
حيدرآباد
١٧ رجب

حبى ومحبى سيدى العزيز مولاى عبد العزيز الميمنى ـحفظه الله المهيمن ـ

بعد الحمد و الصلوة والسلام جاءنى كتابكم الكريم يبشرنى بما كنا نتشوق له — فنحمد الله على ذلك — و نسئال الله التوفيق لشكره ومزيد فضله و هو المستعان . وما أخبرتم ياسيدى من عناية الشيخ محب الدين المصرى بجماعته بجمع المؤلفين وغيرهم فقد أعلمنى المكرم الشروانى ا أكرمه الله من قبل باعلامكم له وظنى أن هذا الأمر يكون عوناً لى إن شاء الله تعالى — أتمه الله —

وأما مسند عمر الأموى فقد كان عندى هنا فى حيدرآباد ولكن ضاع منى . وقد اقترب سفرى إلى تونك باقتراب شهر رمضان أرسله إلى جنابكم العزيز إن شاء الله تعالى من تونك .

وما كتبتم بخبر كتاب « تحقيق الظنون فى الشروح والمتون » لأبى الفتوح كمال الدين محمد بن مصطفى البكرى الصديقى الدمشقى فانى ناشره ؟ من زمان منذ سودت ترجمة مصنفه المذكور التى تحتوى خبر تصنيف هذا الكتاب وقد نقبت و نقرت كثيراً ولكن لم يقرع أحد سمعى باسماع اسم الكتاب و قد سمح لى سيدى العزيز بخبره والحق أن الكتاب ضالتى ، ولكن لاسبيل لى إلى الوصول إليه فلا حول ولا قوة إلا بالله .

إلا أنى وجدت فى كتب التراجم اسم هذا الكتاب « كشف الظنون فى أسماء الشروح والمتون » و أن مصنفه هو أبو الفتوح المذكور محمد بن مصطفى بن كمال الدين على بن كمال الدين بن عبدالقادر بن حسن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

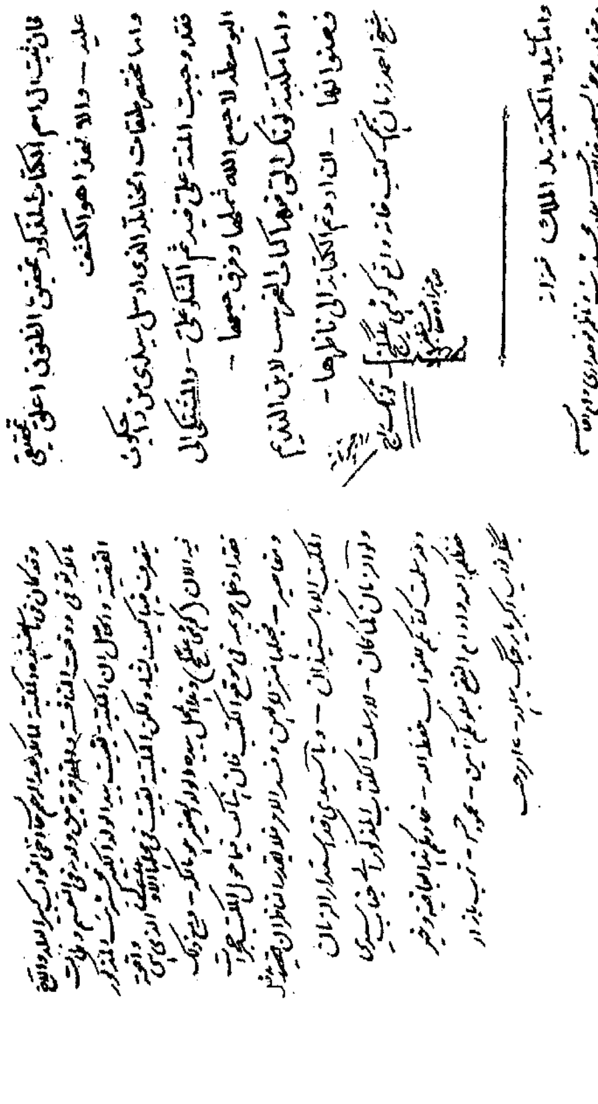

مولانا محمود حسن ٹونکی کا خط بنام علامہ میمن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن بدر الدين محمد بن ناصر الدين محمد بن شهاب الدين أحمد بن ناصر الدين محمد البكرى الصديقى الدمشقى الغزى . كان من بيت العلم و الفضل . ولد سنة ١١٤٣ و توفى سنة ١١٩٦ بغزة و بها دفن، وله غير هذا الكتاب المذكور تصانيف و مجاميع عديدة . وجمع ديوان شعر سماه « نبراس الأفكار من مختار الأشعار » . فان ثبت أنّ اسم الكتاب المذكور « تحقيق الظنون » أعلق تحقيقى عليه و إلا فهذا هو «الكشف».

و أما « مختصر طبقات الحنابلة » الذى أرسل سيدى من راجكوٹ فقد وجبت المنة علىّ فيه ثم الشكر علىّ ، و المشتكى إلى البوسطة، لا جمع الله شملها و فرّق جمعها .

وأما مكتبة تونك التى فيها نسخة « كتاب الفهرست » لابن النديم فعنوانها — إن أردتم الكتابة إلى ناظرها — : شيخ أحمد زمان مهتمم كتب خانه واقع كوٹهى على گنج صاحب زاده صاحب مظفر جنگ مرحوم ، ٹونك راج ، راجپوتانه .

و أما مَن بيده المكتبة يدالملك فعنوانه : صاحب زاده محمد عبدالسميع خان صاحب بهادر مجستريت و ناظم فوجدارى دام إقبالهم محله قافله ، ٹونك راج . وقد كان فى ما سلف هذه المكتبة لمالكه عبد الرحيم خان أخى النواب الكبير البلد و الأخ مالكه توفى و وقعت المنافسة و المنافرة بين ولديه فى التقسيم و طالت القضية . والحاصل أن المكتبة بقيت بيد الولد الكبير مجستريت المذكور يتصرف فيها كيف يشاء . ولكن المكتبة بقيت فى محلها الأول ، الذى هى واقعة فيه الآن (كوٹهى على گنج) ، و هذا المحل بيد الولد الصغير وهو مالكه . ومع ذلك فقد أدخل حريمه فى موقع الكتب فان هناك فيما حول المكتب حجرات ومقاصير ، فجعلها نزلاً لهنّ وفسد الامر فلا يقدر الناظر أن يدخل المكتب الا باستيذان .

و ياسيدى قد استدار الزمان ولوالزمان كما كان لأرسلت الكتاب المذكور إلى جناب سيدى وقد سلمت كتابكم للنواب — حفظه الله — فارمكم ؟ هذا بعافية وخير حفظكم الله و أدام النفع بعلومكم آمين .

محمود حسن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

— (٤٣) —

الشيخ عبد الرحمن الكاشغرى

[لكهنؤ]

٢٧ فبرائر ١٩٣٧

شيخى وسيدى الأفخم حرسكم الله و أبقاكم ذخراً لنا

كنت أردت أن أقدم لحضرته إجابة كتاب جاءنى منه بأول فبرائر، ولكننى لم أجد له فرصة وافية، كما أود

والأسبوع الذى جاء فيه كتابه كنا جداً مشغولين فى أمر الوفد المصرى من استقبال وترحيب، ومن توديع وترجيع.

وهذا الأسبوع كنت سافرت إلى «نانپاره» و أبتُ عنها مساء أمس، و لاغرو فان الأستاذ يعفو عن كثير من زلاتى، و سقطاتى، كما جرّبته مسامحاً باراً لايغتاظ ولايضجر ولا يسأم. وجرّبنى متكاسلاً متغافلاً مذنباً. فنعم السند المعوّل إذن أنت أيها الأستاذ الأرأم!

سأردّه إليك بديوان امرىء القيس، فى القريب العاجل. اولا أنى ما أتيت به لكان خيراً لى، و هو إلى الآن رهن الصندوق، بقى مهملاً لا يفيد و لايستفاد. لعدم سنوح الفرصة و قلة مساعدة البخت المنكود.

ما وصلت فى فهرست «اللسان» إلى الجزء ٢٠ ولكننى فرغت عن هذا الجزء و عدة أجزاء أخرى بلا ترتيب.

و الرجاء من سماحة الشيخ أن يساعد مثلى فى أشغاله العلمية، كما هو دأبه، فالرأى رأيه والمختار عندى هو الذى اختار وارتضى لى فى أمر شعر ابن مقبل، إن شاء حضرت داره المعمورة ولثمت اخمصيه، و إن شاء أرسله بيد رسول البريد. و أيّاً ما شاء فعلت و أتمرت.

عليك بتلك الكتب التى وصلتنى، بأعيانها، و بأثمانها التى قدّرتها فى كتابك عقيب رجوعى من عليكره، بعد رد بعضها إليك.

والتى بعتها بيد جامعة لكهنؤ هى نسختى من «اللآلى»، بعد ما أهدى الينا الشروانى نسخة منها، ولم أر أحداً فى دارالعلوم يراجعها غيرى.

و رائى فى باقى الثمن أن ترساه إلىّ و أنفقه فى بعض حوائجى،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متى تيسر لك إرساله . والسلام مشفوعاً بالتجلة والإكرام

خادمك المخلص

أبوالزبرقان عبد الرحمن

— (٤٤) —

الدكتور عمر بن محمد داؤد پوته

عمر بن محمد داؤد پوته

Dr. U. M. Daudpota
M.A. (Bom) PHD (Cantab)

Bandra (Bombay)
16 Sep: 1938

إلى حضرة العلامة الأجمل و الأستاذ الأكمل عبد العزيز الميمني أعزه الله تعالى

السلام عليك و على من لديك ورحمة الله وبركاته . وبعد فطالما اشتاقت نفسي أن أكتب إلى سعادتك ولكن الظروف قد عاقتني عن ذلك . فها أنا لا أزال و لن أزال أتذكر ذكرياتك الحلوة في الخلوة و الجلوة بكرة وعشياً ، وكيف أنسى حسن أخلاقك ، وكرم ما ترك ماعدا علمك و فضلك الذي لا يسبر غوره، وقلما يوجد أحد يماثلك ويضارعك في هذا الأمر . و جلّ تبحرك ان أثنى عليه أو أبدى رائي فيه . فلازال ينبوعاً معيناً يفيض على كل مرتاد يريد أن يشفي غلته منه . اللهم زد فزد .

وقد أخبرتني يا أستاذ في المدة التي أراد القدر أن نكون فيها معاً ، أنّ لديك أخباراً وأشعاراً تتعلق بفتح بلاد السند ومكران وغيرها على يدي العرب . فهل لك أن تسعفني بها لأجل مسمى . و إني أرسل إليك الأشعار العربية المندرجة في تاريخ السند المعروف باسم « چچنامه » التي صعبت عليّ قراءتها و تصويبها، و أرجو من فضلك أن تصحّح هذه الأشعار مهما أمكنك و تردّها إليّ بأسرع وقت ما فتجعلني رهين إمتنانك و إحسانك ! .

و امّا دغبو غبد الله،٢ فقد أصبح صاحب مدرسة يريد أن يعلّم الأولاد و يلقنهم مجاناً وله مطامع أخرى ، وقد وقع موقعاً حسناً من بعض الناس الذين يجهلون سوابق أحواله ، ومهما يكن من الأمر فيرجى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر بن محمد داؤد پوته
DR. U. M. DAUDPOTA
M.A. (BOM.), PH.D. (CANTAB)

بسم الله الرحمن الرحيم

Bandra (Bombay)
19th Oct: 1938

لحضرة العلامة الأجل والأستاذ الأكمل عبد العزيز الميمني أعزه الله تعالى.

السلام عليكم وعلى من لديكم ورحمة الله وبركاته - وبعد فطالما اشتاقت نفسي أن أكتب إلى سعادتك ولكن الظروف قد حالت بيني وبين ذلك - هذا وأنا لا أزال ولن أزال أتذكر ذكريات تلك الحلقة من الخلق والبلغ بكرة وعشيا، وكيف أنسى حسن أخلاقك وكرم مآثرك ما عدا علمك وفضلك الذي لا يسبر غوره و فإذا يرجو أحد مثلك ويضارعك في هذا القطر - وحق لعمري أن أثني عليه أو أبدي رأيي فيه فلا زال ينبوعا معينا يفيض على كل مستفاد يريد أن يشفي غلته منه، اللهم زد فزد.

وقد أخبرتني يا أستاذ في الجامعة التي أراد القدر أن نكون فيها معا أن لديك أخبارا وأشعارا تتعلق بفتح بلاد السند ومكران وغيرها على يد العرب - فهل لك أن تتفضل بها لأجل مسيتي - ولأني أرسل إليك الأشعار العربية المندرجة في تاريخ السند المعروف باسم "چچنامه" التي صعبت علي قراءتها وتصحيحها! وأرجو من فضلك أن تصحح هذه الأشعار بما أمكنك وتردها إلي بأسرع وقت ما فتجعلني رهين امتنانك وإحسانك.

وأما عبد الله فقد أصبح صاحب مدرسة يريد أن يعلم الأولاد ويلقنهم مجانا وله مطامع أخرى، وقد وقع مرضا جسيما من بعض الناس الذين يجهلون سوابق أحواله، فربما يكون من الأمر خير فيرجى أنه يلقي عصا التسيار في بومباي و يتيسر له أسباب المعاش لأن المسكين في أزمة مالية، ليس عنده قطمير.

وفي الختام تقبل مني فائق الاحترام، وأرجو أن تكون مستظلا بظلال العافية والسلام

المخلص
عمر بن محمد داؤد پوته

شمس العلماء عمر بن محمد داؤد پوتہ کا خط بنام علامہ میمن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أنه يلقى عصا التسيار فى بومباى ويتيسر له أسباب المعاش لأن المسكين فى أزمة مالية ليس عنده قطمير .

و فى الختام تقبل منى فائق الاحترام ، وأرجو أن تكون مستظلاً بظلال العافية . والسلام .

المخلص

عمر بن محمد داود پوته

— (٤٥) —

العلامة السيد سليمان الندوى

شبلى اكيدمى
دار المصنفين أعظم گڑه
٢١/١/٢٦م

أطال الله بقاء صديقى العزيز عبد العزيز وأدام سعده السلام عليه ورحمة الله .

بعد ، فقد أتانى منك كتابان ملأهما الحبّ وحسن الظن ، جعلنى الله أهلاً له ، فأشكرك أيها العزيز على إحسانك الظن بى ، ثم أشكرك على ما أوليتنى من حسن صحبتك و أكرمتنى بمادبة . و احسنت وفادتى ، و إن كانت صحبتنا قصيرة ولكننى تزوّدت منها بما يكفينى إلى اللقاء آت ، وكل آت قريب . أما ماكتبت عن طبع كتاب المعرى ا فالأمر منوط بلجنة دارالمصنفين الأدارية ، وهى ستنعقد فى ٢٦ من الشهر الجارى ، فأعرض عليها هذا الأمر وأويد عن ما دعواك بما عرفت وعلمت ، ولكن قطع الأمر لها ، تجيب أو تردّ . فان طاش سهمى و فات غرضى ، فلا تلمنى و لاتعتبنى ، فانى منقاد لما تأمر وتنهى .

ثم إنى لا أحب أن أخفى ما فى نفسى أنّ طبع الكتب العربية بهذا البلاد الزاهدة فى العربية لايجدى نفعاً ولايرجع بفائدة . لامن جهة المال ولا من جهة العلم ، وقد دلتنا عليه التجارب مرّة بعد أخرى ، فالطريقة المثلى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دار المصنفين
اعظم گڈھ - (یو پی)

Azamgarh (U. P.)..............................192

أطال الله بقاء صديقي العزيز عبد العزيز وأدام سعده

السلام عليكم ورحمة الله، بعد تقديم الشكر لكم بأن ... الحب و... حسن الظن، جعلني الله أهلا له، فأشكرك أيها العزيز على حسن الظن بي، ثم أشكرك على ما أرسلتني من حسن صنيعك ... بالرسالة، واستفدت ... كانت صحيفة ... ولكني تزودت منها بما يكفيني ... وكل آت قريب،

أما ما كتبت من طبع كتاب ... [illegible] ... المصنفين الأدبية ... ٢٢ من ... [illegible] ... ولكن ... [illegible]

... [illegible] ...

ثم إني لا أحب أن أخفي ما في نفسي أن طبع الكتب العربية ... [illegible] ... لا يرجع ... [illegible] ... فالطريقة التي ... [illegible] ... ثم أعلم ... [illegible] ... لا يبلغ ... [illegible]

... [illegible] ...

... [illegible] ... دار المصنفين ... [illegible] ... الأمثال ... [illegible] ... مطبوعة بالمطبعة الخيرية ... [illegible] ... المستقصى للزمخشري ... [illegible]

... [illegible] ...

مخلصك

سليمان الندوي

٢١ - ١ - ٢٩ء

علامہ سید سلیمان ندویؒ کا خط بنام علامہ میمن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أن تبعث بكتابك إلى أحبائك بمصر ، ليطبعوه و ينشروه . فيصل إلى الذين هم أولى به ، فينتفعوا به ، ثم اعلم يا أخى و ما رائد هذا الرأى إلا النصح لمن أحبه . إن كتابك طبع بالهند لايبلغ مبلغاً من القدر فى النفوس ما يبلغ إن طبع بمصر . فالناس يكبرون ما يرونه من بُعد .

أما كتب الأمثال[١] التى طلبتها فان بمكتبة دار المصنفين ثلاثة كتب فى هذا الفن : جمهرة الأمثال للعسكرى، ومجمع الأمثال للميدانى، و كتاب الأمثال للكرمانى، و للاول نسختان، إحداهما خطية ناقصة الآخر . و الأخرى مطبوعة بالمطبعة الخيرية . وليس فى ندوة العلماء إلا كتاب الميدانى و المستقصى للزمخشرى ، وأمثال الضبى لايوجدان عندنا .

قد اشتركت فى مجلة « الزهراء » وقرأت مقالتك الزهراء فلاحاجة إلى إرسالها .

مخلصك

سليمان الندوى

— (٤٦) —

شبلى اكديمى

دار المصنفين أعظم كڑه

٨ فبراير سنة ١٩٢٦

أدام الله مجد صديقى العزيز تحيةً وسلاماً ، بعد

فقد كان أتانى كتابك ، ولكنى كنت مصاباً بقرح أقلقنى وأرقنى ليالى ، فمنعنى عن تلبية دعوتكم ، والآن الحمد لله الذى عافانى و أرتنى .

عرضت أمر كتابك على لجنتنا الادارية فرضيت بالاتفاق على طبعه ، ولكنها سألتنى عن أشياء جهلتها ، فأتيتك مستفهماً :

ماذا يكون عدد النسخ المطبوعة ،

من يملك النسخ ،

من يقوم ببيعها ،

كم يطلب صاحب الكتاب من النسخ ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هل يدفع شيء من النقد إلى صاحب الكتاب ،
وما هي شروط أخرى .
و ذلك لئلا يلتبس الأمر ، ويحدث سوء التفاهم بيننا .
و إني سأقدم بلدتكم ليلة الحادي عشر من الشهر الجاري بقطار البريد لأشهد مجلس نصاب العلوم الشرقية للجامعة .

والسلام
السيد سليمان

— (٤٧) —

دار المصنفين أعظم گڑہ
٤ رمضان ١٣٤٥هـ
٩ مارس ١٩٢٧

صديقي العزيز الشيخ عبد العزيز وعليكم السلام ورحمة الله
قد كان ... بي المرض منذ شهر كنت أمرض يوماً و أبرأ آخر حتى أظلني الشهر المبارك ، وبرءت من كل ما أصابني .
و قد كانت وافتني الملازم المذكورة اثناء مرضي فعاقني عن رد الجواب . وقد وصلني كتاب من صاحب المطبعة السلفية الشيخ فلان ينبئني أن الكتاب سيتم طبعه في مدة أسبوعين ، أي في أوائل شعبان ، وبعد تمام الطبع هو يخبرني بما أنفق عليه لأتمكن من تقدير ثمن كل نسخة منه . وقد كان استأذنني أن يبعث بعدة نسخ إلى المجلات والجرائد للتقريظ و الاعلان ، فأذنته أن يهدي ١٥ نسخة منه إلى العلماء و الأدباء بمصر والعراق والشام وتونس ، و إن مست الحاجة إلى أكثر منها فله الخيار .

و إني أوافق ما كتبتم من توزيع النسخ بحيث يبقى ٦٠٠ نسخة بمصر عند الخطيب و ١٥٠ بالهند عند شرف الدين و ١٥٠ في مكتبة دار المصنفين فاكتبوا أنتم أن هذه الأمور تتعلق بادارة دار المصنفين ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و له الحق كله . بيع الكتاب مجلداً أحب إلى - فيكون النصف مجلداً ، و الآخر مخاطاً . و لكن لا يزيد الخصم عن ٢٥ فى المئة ، فالثلاثون كثير . ويكون الحساب و يسدّد فى آخر كل سنة حسب دأب المكاتب التجارية .

أنا على أهمية تامة لدفع الدين و وفائه ، ليت شعرى ما هو .

إنكم كنتم طلبتم الخريطة منى ، وانى أتذكر أنه [أننى ؟] رددتها عليكم فى تضاعيف الكتب المرسلة إليكم ، وانى فحصتها عندى فما وجدت .

وكم يلزم لكم من النسخ ؟

سليمان

— (٤٨) —

دار المصنفين أعظم گڑھ

٩ فبرائر سنة ١٩٢٨

صديقى الأعز الأغر أدام الله مجده ، السلام عليكم ورحمة الله

و بعد فقد تلقيت بطاقتكم ، و علمت ما احتوته ، لم يصل إلى إدارة دار المصنفين إلا ١٦ نسخة من كتابكم ، و قد وصلت إلى مكتبة شرف الدين ٤٠٠ نسخة ، و النصف منها مجلد، ولم أدر، أو لم أحفظ عدد ما طبع من النسخ، فان كان فى علمكم فأخبرونى، لكى يحفظ الحساب فى سجل الادارة

وقد سئالنى شرف الدين أن يخفف عن ثمن الكتاب ليروّج فى الناس . فكتبته أن يكون الثمن للمجلد ٣/٥٠ . وللمغلف -/٣ وسأكتب إليه أن ينفذ إليكم بخمس وعشرين نسخة، عشرة مجلدة وخمسة عشر مغلفة.

أما ما ذكرتمونى من الشرط المعقود فلا أحفظه . فعفواً ياسيدى إن لم أقم بما وعدت كما تذكرون . نعم أبعث إلى السيد كرد على نسختين من الكتاب كما ذكرتم . و أنا أكتب إلى الخطيب بذلك

أما ترجمة الطبيب النطاسى أجمل خان[1] فقد نشرته [نشرتها ؟] الجرائد والمجلات فى الهند، ويمكن لى جمعها إن سئالنى السيد كرد على رأساً، فان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التطفل على المائدة لايجوز .

أما نفقة طبع كتابكم فهى كما فى الآتى :

ما أرسل إليه حتى الآن ١٠٣٦ روبية

و ما له علينا ، و سيرسل إليه ٣٥٠ "

١٣٨٦ روبيه

نعم قد ذكرتم فى كتابكم الأول أنكم تأخذون ٥٠ نسخة ، فاطلبوا البقية من مصر ، والسلام.

مخلصكم

سليمان

— (٤٩) —

دار المصنفين أعظم كره

١٩ فبرائر سنة ١٩٢٨

حضرة الصديق العلامة أدام الله مجدكم السلام عليكم ورحمة الله

بعد ، تلقيت كتابكم و علمت ما احتواه . النسخ المطلوبة تصل إليكم إن شاء الله من بمبائى .

تخفيف الثمن أمر منوط ياسيدى برب المال ، لا برب العلم ، و ترفيكم أن تعود هذه الكتب بالنفع ضرم فى غير نار ، فأنا لا أرجو أن يكون ثم منافع تقسم ، أو فوائد تفرق ، و إنى لمقتنع بأن يعود إلينا ما ذهب منا ، فان كنتم مستيقنين بالفوائد العوائد فلنتبادل بيننا الكتب و رأس مالها ، فان وجدتم أحداً يعطينا ما أنفقنا عليه ، نحن مهدون إليه نسخ الكتاب كلها ليبيعها و ينتفع بها ، وكتاب شروطكم عندنا ، وابسر فيه ذلك .

ولما كان العلماء من مصر مشغوفين بحب العلم فليترك لهم ثمن الكتاب كما أعلن فى مصر، ولما كان الهنود زاهدين فيه فليخفف عنهم وطا الثمن الباهض .

إنى مسافر غداً إلى وطنى لأقضى فيه أيام الشهر المبارك وعنوانه : ديسنه ، بوستة استهاوان ، پٹنة .

الحاجة غير ماسة إلى تكليفكم أن تعرّفوا نفسى الحقيرة إلى الشيخ كرد على فأنا عرفته منذ سنة ١٩٠٨ ، وهو كان منشئاً لمجلة « المقتبس » وأنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كنت منشئ مجلة « الندوة » ثم تداولت الرسائل بيننا وهو كان وزيراً للمعارف و أنا منشئ « معارف » بالهند

إنى قد أمرت بعض أصحابى بتعريب ما نشرته الجرائد من ترجمة الطبيب ا المغفور له .

أهنئكم بعضويتكم فى المجلس العربى . والسلام

سليمان

— (٥٠) —

الأستاذ كمال الدين أحمد

المدرسة العالية . كلكته

فى ٢٢ ابريل سنة ١٩٢٧

إلى حضرة الشيخ عبد العزيز الميمنى الأستاذ المساعد فى قسم العربية بجامعة عليكره السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

لقد تلقيت رسائلكم وكتاباتكم الأخرى وبعض المصنفات .

إن ما كتبته إلى الدكتور ضياء الدين أحمد لم يكن إلا رأياً أراه فان هنالك مراحل صعبة كثيرة للانتخاب لذلك المنصب ، و الآن هذا الأمر فى المرحلة الثانية . ولقد بقى بعدها مرحلتان أو ثلاث . كما أنه هناك آثار تدل أن لا يعين أحد فى السنة الجارية بل يعين فى السنة القارمة أو لعلها فى سنة ٢٩ . ولكنى لا أستطيع أن أقول شيئاً بالتأكيد .

يحسن ان تأتى إلى هنا مرة فى الشتاء إن استطعت ، المتاعب كثيرة هنا ، فالناس يميلون كثيراً إلى الحديث و التفسير ، و يتصورون ذكر الادب العربى قلة سوء أدب كما أن كلمة « غيرالمقلد » يعتبر مرادنا الكلمة « وهابى » و لذلك وضعت رسالة الدكتور المحترم موضع السر ، فانه استعمل هذه الكلمة

أرسل إلىّ مصنفاتك التى تصل إليها يدك وخاصة المتصلة بالمسائل الجزئية الصغيرة ، أرسلها بالثمن عن طريق البريد ، فانها تكون أكثر أثراً من الادعاء أو شهادات الآخرين .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إننى أسعى لاجلك ، فقد قلت لك هذا فى إلـہآباد . ولكن التعيين ليس فى يدى ، فالسعى منى و الاتمام من الله . إننى أسعى أن يعرف أهمية الأدب العربى و التاريخ الاسلامى ، اعتبر هذه الرسالة سراً ، فان الحكومة غير مقيدة لهذه الكتابة ، والسلام .

الحقير

كمال الدين أحمد عفى عنه

— (٥١) —

المدرسة العالية ، كلكته

فى ٥ ديسمبر سنة ١٩٢٧

الى حضرة الشيخ عبد العزيز الميمنى السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

إننى متأسف على عدم إرسال رد على رسالتك المؤرخة ٩ اكتوبر و ذلك لان الأمر كان تحت النظار ، و لقد قاموا الآن بوضع نظم آخر لسنة ونصف السنة ، أعنى لمنصب المدرس الأول و سوف يشغر المناصب الأخرى ، إلى جانب المناصب الجديدة ، ولكن بمرتب أقل . أرسل إلىّ نسخة لمصنفاتك إن لم يكن ذلك هدية ، فبالثمن عن طريق البريد ، فانني سوف أقرؤها بتقدير ، و أعرضها عند ما يحين أمر تعيينك . انه ليس أمراً عاجلاً . أرجو أنه وصلتك مكاوبة إختبار الامتحان . والسلام

كمال الدين أحمد عفى عنه

— (٥٢) —

المدرسة العالية ، كلكته

١١ مايو سنة ١٩٢٨

الأستاذ المكرم ، سلاماً وتحية

وصلت رسائلك ، أرجو أن تراعى فى المستقبل أن تكتب فى الأمور الرسمية على حدة من الأمور الذاتية ، فانه يناسب أن يكون رسالة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متصلة بالأمور الخاصة منفصلة عن الرسالة الرسمية ، وإلا فان الأمور الذاتية يتصرف النظر عنها ، بالاضافة إلى أن هناك أموراً خاصة لايعرفها الموظفون فى المكتب ولايجب أن يعرفوها .

وصلنى كتاب «أبو العلاء وما إليه» ، وأنه على مكتبى ، أراها ليلاً ونهاراً وأرجو أن تعفو عن تقصيرى فى عدم إرسال الوصل والشكر للآن . و اننى أشك فى صلاحيتى فى الثناء عليه كما يجب ، فانه لايوجد فى الهند من يفهم أبا العلاء حق معرفته ، و يقدّر عمالك الا قليلاً . ماذا أقول أكثر من ذلك ، فاننى طالب للعلم ، ولم تنته مدة تعلمى بعد .

سوف أطلب مؤلفاتك الاخرى من لاهور ، فاننى مقدّر المتنبى أيضاً. واننى أرى أنه ينبغى نشر شعره الصالح منفرداً من غيره على حدة التدريس.

لقد سعيت كثيراً فى أن تأتى إلى هنا ، ولكن أسفرت النتيجة بأننى أيضاً ذاهب ، فقد وصل أمر نقلى من هنا ، و سوف أغادر فى أواخر يونيو أو أوائل يوليو ، لقد عينت عميداً لكلية «كرشنكر» حيث التدريس متوسط لمرحلة ليسانس الآداب و بكالوريوس العلوم، وليست هناك العربية و الفارسية كمادة فخرية . والعربية غير موجودة إطلاقاً . أما الفارسية فانها كمادة عادية . سوف تبقى سيطرة الشيوخ القدامى فى مدرسة كلكتا لعشر سنوات أخرى .

إننى مشغول كثيراً فى هذه الأيام ، سوف أسافر إلى «رانچى» فى يومين أو أربعة أيام ، و فى الغالب أذهب من هناك مباشرة لعمل آخر ، فاذا كتبت رسالة ، أرسلها على عنوان المدرسة العالية بكلكته . والسلام

كمال الدين أحمد

— (٥٣) —

الدكتور زبيد أحمد

٢ بنك رود ، الــه آباد

٢٣ مارس [١٩٤٦]

الأستاذ المحترم زاد مجدكم السلام عليكم ورحمة الله

أرسلت إليكم رسالة شكر وعرفان ، و أما الآن فأبعث إليكم ثمرة جهودى المتواضعة١ ، أرجو أن تنال منكم قبولاً . وقد ذكرت فى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمة الكتاب ما لقيت من صعوبات و مشاكل . وإني موقن بأن هذا الكتاب ملىء بالأخطاء ولكنني أطمع في شفقتكم ولطفكم لتكتبوا عنه خيراً على سبيل التعرض والتعريف ، عساى أعرض ما تكتبونه على مجلس الخبراء . و السلام . زبيد أحمد

الأستاذ عبد المعيد خان

— (٥٤) —

١٦٣ ويكتوريا روڈ

كيمبردج

٣٠ دسمبر ١٩٣٦

إلى حضرة الأستاذ عبد العزيز الميمنى المحترم السلام عليكم ورحمة الله

تلقيت في مصر رسالتك الودية التي بعثت بها إليّ على الرغم من إنشغالك كثيراً ، ولكنني لم أستطع أن أكتب إليكم لأني كنت منهمكاً في الاعداد للمناقشة؟ و مهيئاً نفسي للسفر إلى إنكلترا ، و ما من شك فان باحثاً مثلكم يكون مشغولاً دائماً بعمل علمي ، وانى آمل أن أجد منكم إجابة عن كل مسئالة علمية تعن لى .

لقد حزت على شهادة الدكتوراه من مصر ، وها أنا الآن في إنكلترا أعمل على التشبيهات المشرقية ، ولئن تعرف أية نسخة مخطوطة لهذا الكتاب سواء في تركيا أو في الأقطار العربية فأرجو منكم أن تخبروني عنها كما وعدتموني ، وأنى سأكون لكم شاكراً .

الدكتور كرينكو في كيمبردج وكثيراً ما نتحادث معاً ويأتى ذكرك في ثنايا أحاديثنا . أرجو أن تكون أنت وأصدقاؤك وأهلك في خير و عافية والسلام . المخلص

محمد عبد المعيد خان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشاریہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشاریہ رجال (شخصیات)

آٹواشپیز، ڈاکٹر (دیکھئے اوٹو اشپیز)
آدم 259
آدم جی 34
آر۔اے۔نکلسن 338,276,275,100
آرزو ,425,423,420,401 .494,492,488,481
آزاد بگرامی 224
آزاد سبحانی، مولانا 450,306
آزاد، مولانا محمد حسین 275
آغا خاں 444
آغا طاہر 275
آفتاب احمد خان 112,110
آفندی 156
آئی آئی قاضی، علامہ 306
ابن ابی ثابت 229
ابن بشکوال 224
ابن تیمیہ 226
ابن جبیر 359
ابن جریر 359
ابن جنی متنبی 353,350
ابن حبیب 228
ابن حجر عسقلانی 253,97
ابن حزم 307,283,174
ابن خالویہ 353
ابن خلدون، علامہ 163,449,217,198
ابن درّاج القسطلی 283
ابن درید 226
ابن رشیق 372,357,198
ابن سعید 411
ابن سکیت 111
ابن سلام 229
ابن سیرین 347
ابن شحنہ 228
ابن حاجب 197
ابن صاعد 224
ابن طیفور 226
ابن عباسؓ 347
ابن عبدربہ 224
ابن عرب شاہ 224
ابن عساکر 483,269
ابن عقیل 197
ابن فارس، علامہ 228,224,127
ابن قتیبہ 224
ابن قدامہ الدمشقی 318
ابن قطلوبغا 229
ابن قوطیہ 226
ابن کمال پاشا 229

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن الساعاتی 201
ابن السکیت 134
ابن الشجری 226
ابن العلقمی 427
ابن العمید (کاتب) 354
ابن الفارض 229
ابن القیم، امام 259,258
ابن الندیم 510,337
ابن مالک 228
ابن مقلہ 124
ابن منظور 282,281,225,215
ابن میمون 437,428,307
ابن ھشام 198
ابن ھشام الانصاری 224
ابواسحاق عبداللہ الحضرمی 349
ابوبکر احمد حلیم 394,150,123, 454,406.
ابوبکر المالکی 222
ابوبکر حسنی ندوی 413
ابوبکر دمامینی 282
ابوبکر محمد بن الحسن الزبیدی 351
ابوتمام طائی 247,219,217, 356,264.
ابوجبرہ 350
ابوریاش 432
ابوزہرہ، شیخ 158
ابوسعید الرستمی 353
ابوعالی قالی 271
ابوعبداللہ السورتی 138,133,130, 157,156.
ابوعبید البکری 271,217,130,122
ابوعبید قاسم بن سلام 268
ابوعبیدہ 348
ابوعمر 351
ابوعمرو بن العلاء 350
ابوعلی الفارسی 353,230
ابوفراس تسری 353
ابوالاسود الدوئلی 348,347
ابوالحسن جعفر بن عثمان المصحفی 351
ابوالحسن علی ندوی، مولانا 126,98,50,49, 204,196,151, 327,323,285,284.
ابوالریحان 468
ابوالعباس محمد بن مبرد 215
ابوالعباس الضبی 353
ابوالعرب 224
ابوالعلاء المعری 282,213,211,57, 394,391,339, 505,504,503.
ابوالفتح جنی 228
ابوالفرج 226
ابوالفضل 230,227
ابوالفضل بخت رواں، ڈاکٹر 331,329
ابوالقاسم علی بن حمزہ البصری 219

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوالکلام آزاد، مولانا 402,205,163
ابوالمہدی 351
ابومحمد الخازن 353
ابونصر فارابی 353
ابونواس 356,355
ابوہلال 424
ابوحنیفہ، امام 357
ابی عمر الزاہد 215
اجتباء ندوی، محمد 327,153
اجمل اصلاحی، محمد 294
اجمل خاں، حکیم 398,124
احسان حسین، سیّد 295
احمد ابراہیم، استاد 503
احمد الاسکندری، علامہ 391
احمد الدوری 442
احمد امین، ڈاکٹر 505,328,324
احمد بریلوی، سیّد 310,299,252
احمد بن علی عمر الاسکندری 502
احمد بھائی، مرحوم 157
احمد تیمور پاشا 372,273,226,127
احمد حسن، ڈاکٹر 258
احمد حسن محدث امروہی 69,68,67
احمد خاں، سرسیّد 378,312,111
احمد خاں، ڈاکٹر 199,173,138,60، 313,294,293,272، 319,318,315۔
احمد راتب نفاخ، استاد 153
احمد سائیکل والا 493
احمد سعید کاظمی، مولانا 162
احمد صافی النجفی 245
احمد عبید المکتبی 416
احمد محمد شاکر، شیخ 502
احمد، مولوی سیّد 402,401
احمد میاں اختر، قاضی 41
اختر امام، ڈاکٹر سیّد 456,393,318,317
اختر 458,457,439، 463,461,459۔
اخطل 355
اختر جوناگڑھی 465,464,453,452
ادریس، مفتی محمد 320
ادریسی 428
ارباب محمد عباس 81
ارزنجانی 412
اسامۃ بن منقذ 225
اسپرنگر، ڈاکٹر 359
اسحاق اجمیری 452
اسحاق رامپوری، مولوی محمد 58
اسحاق شاہ، محمد 52
اسعد 461
اسعد طلس، ڈاکٹر محمد 506,505
اسفرائنی 59
اسکندر بیگ ترکمان 227
اسماعیل ابراہنی 41

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسماعیل میرٹھی 96
اسمٰعیل بن عباد 353
اسمٰعیل حسن زبیری 452
اسمٰعیل، کیپٹن محمد 393
اسیف (تخلص) 377
اشتیاق حسین قریشی، ڈاکٹر 161,148,34
اصغر حسین بہاری، مولانا 299
اصغر علی روحی، مولانا 93,71
اصفہانی، عماد الدین 277,226
اصمعی 350,83
اطہر مبارک پوری، قاضی 156
اعزاز علی، مولانا 157
اعشیٰ 282,477,348
اعظمی 418,417
اغانی 483
اقبال احمد انصاری 494
اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ 172
اقبال، ڈاکٹر شیخ محمد علامہ 104,101,96,81،
383,275,193,111،
442,390,387۔
اکبر (مغل بادشاہ) 33
اگناطیوس کراتشقوفسکی 391
الازدی 225
الاسد، حافظ 327
الآمدی 225
الانباری 225
الباخرزی 306
البرٹ ڈیٹریش 337
511
البستانی 225
البصری 229,228
البطلیوس 226
البلاذری 226
التفتازانی 229
التنوخی 225
الثعالبی 229,226
الجاحظ 326,229
الجرجانی 247
الحلمی 228
الدینوری 226
الذہبی 224
الزنجانی 228
الزوزنی 224
السجستانی 230,229
السویدی 222
السید اڈی شیر 226
الشروانی، محمد بن احمد یمینی 282
الصغدی 230
الصنوبری 317
الصولی 306
الطاف حسین حالی 96
الطاف علی بریلوی، سید 122
العربی المراکشی، محمد 442

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الکلاعی البلنسی 298
المعری 226
النابلسی 229
النحاس 224
الواحدی 224
الواقدی 225
الوشاء 407
الهباری 224
الیگزینڈر ھلمٹ ھارے 338
امتیاز علی عرشی، مولانا 309,308,260,99
امروہی، رئیس 341
ام کلثوم 328
امیر احمد، مولوی 454,443
امیر حبیب اللہ خاں 57,56
امیر حسن صدیقی، ڈاکٹر ,439,261,260
475,443,441
امیر حسین 439
امیر معاویہ 274
انشا 227
انور پاشا 393
انور معظم 488
اوٹو اشپیز، ڈاکٹر پروفیسر ,307,121,117
.482,338,317
اوحد الدین بلگرامی 282
اوغست ھیفر 225
اولاد حسین شاداں بلگرامی، سید 101
ایڈورڈ براؤن 338

ایس ٹریٹن 337,117
ایم ایم حسن 240
اے بی اے حلیم، ڈاکٹر 148
اے سی وولنر، ڈاکٹر 74
اے۔ دیٹرچ، ڈاکٹر 418
ایوب خان 497,173
بابو عبداللہ 97
بحتری 356,217
بداوی، پروفیسر سید 333
بدر الدین، مولوی ,439,437,436
.445,440
بدیع، ڈاکٹر 431
براؤن، پروفیسر 389,276
برکت علی، ڈاکٹر 442,441
بزرگ بن شھریار 224
بشار 355,282
بشیر 441,402
بشیر الدین، سید 449
بشیر الدین احمد صدیقی 114
بشیر حسین زیدی، سید 260
بشیر سہسوانی، مولانا محمد 385,258,51
بغدادی 507
بکر الدیلقی 220
بلگرامی، مولوی سید علی 358
بنوری، حضرت شیخ 258
بن ھشام 228

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاشافکری،علی 392
پاشا،محمد 73
پال کالے 392,338,111
پیرالٰہی بخش 475,260
تاج،محمد 34
تاجورنجیب آبادی،علامہ 345,84
تبریزی 425,54
ترمذی،مولانا 478,198
تمناعمادی،پھلواری،مولانا 137
ٹریٹن،پروفیسر 384
ٹی ڈبلیوآرنلڈ 312,33
ٹیپوسلطان 353,170
ثعلب،امام 356
ثناءاللہ،مولوی 450
جاحظ 505,217
جامی،مولوی 361
جاویدسعید،میمن 185,184
جریر 355
جرجانی،قاضی 353
جی۔ریسچر 393
جعفرالحسنی 327
جعفرخان لغاری 303
جمال الحسینی 230
جمال الدین افغانی،سیّد 159
جمیل الدین عالی 332
جناح،محمدعلی 454,327,240
جوادطاہر،ڈاکٹرعلی 196
جوزف فیوک 510,338,337
جوزف ہارویز 117
جہانگیرمیاں،نواب شیخ 477
جیلانی،قادری 33
حارثی،حافظ محمد 472
حافظ 469,204
حامدرمضان،المدنی 175,174
حامدعلی 423
حبیب الرحمٰن 405
حبیب الرحمٰن خاں شروانی 113,112,111,110, 486,485,308,217.
ہارون الرشید 318
حبیب اللہ خاں 155
حبیب اللہ غضنفر،پروفیسر 318
حبیب گوڈل،ڈاکٹر 447,191
حجاج بن یوسف 355,351,348
حسام الدین،پیر 447
حسان بن ثابتؓ 379,355,158
حسن ابن محمد 498
حسن اعظمی 454
حسن بصریؒ 349
حسن مثنیٰ 61
حسن،ڈاکٹرپیرمحمد 313,282
حسین احمدمدنی،مولانا 297
حسین الھمدانی 222

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسین بن محسن انصاری، شیخ 372,60,56
حسین انصاری یمانی، شیخ 389,385
حسین شجرہ 227
حسین ترمذی، سید 478
حسین عرب شیخ 251
حسین علی 491,489
حسین علی محفوظ، ڈاکٹر 508
حسین نینار، ڈاکٹر محمد 393
حطیئہ 355
حفیظ 412
حقی 384
حمد الجاسر، شیخ 406,404,326
حمزۃ اصفہانی 229
حمل بن منذر الفرازی 462
حمید احمد خان، پروفیسر 267,169,168,167
حمید اللہ، محمد 226
حمید بن ثور الھلالی 219
حنان احمد 464
حنیف احمد نسیم 403
حیفر 405
خان عبید الحق ندوی 170
خجندی 359
خلدون 205
خلیل احمد اسرائیلی، مولوی 109
خلیل الرحمٰن اعظمی 414
خلیل الرحمٰن منشی 227

خلیل بن احمد الفراہیدی 359
خلیل شرف الدین 426
خلیل عرب، علامہ ,372,309,69
.511,435
خنساء 275
خواجہ شہاب الدین 332,331
خورشید احمد فارق (دیکھیے فارق، خورشید احمد)
خورشید رضوی، ڈاکٹر ,266,245,69,68
.279,278,277
خوشتر منگرولی 479,477
داؤد پوتہ، ڈاکٹر ,454,439,154
.475,456
درّانی 457,404
ڈی ایس مارگولیتھ 338
ڈریپر، ڈاکٹر 358
ذاکر حسین خان، ڈاکٹر ,411,408,117
.481,449
ذوالفقار علی 225
راز یزدانی 487
راشد شیخ محمد 306,303
راغب مراد آبادی 342
ربعی 138
رحمت اللہ 48
رشاد، عبدالمطلب 413,406,404
رشید احمد ارشد 246
رضی الدین، الحسن بن محمد 360
رفیع اللہ 490

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رفیع الدین، پروفیسر سیّد 316,276,197,196، 256,255,254,186، 293,262,257۔

روڈولف گائر 510,338

ریاض الرحمٰن شروانی 294,268,253، 484,307۔

زاہد علی، ڈاکٹر 471,441

زبید احمد، ڈاکٹر 513

زبیدہ 488,191

زبیدی 352,308

زمخشری، علامہ 230,97

زکی المحاسنی، ڈاکٹر 505,336

زہیر 285,229

زیاد ابن ابیہ 356,297

زیڈ۔اے۔بخاری 99

زینب بائی 183,82

سالم کرینکو، پروفیسر 337,280,279,215، 509,481,408۔

سبا 365

سرحدی 450

سریشی 356

سعدی 205

سعید احمد، محمد 486,37

سعید احمد اکبرآبادی 494,492

سعید احمد خان 74

سعید الافغانی، علامہ 424,326

سعداللہ رامپوری، مفتی 49

سعید بن سلم الباہلی 347

سعید حسن ڈاکٹر محمد 393

سعید میمن محمد 190,184,182,161، 470,464,463,455، 497,472۔

سکینہ الشہابیہ 269

سکینہ بانو 457,191

سلامی 353

سلمٰی شروانی 268

سلیمان اشرف، مولانا سیّد 220,196,137,113، 422,421,420,294، 488,433۔

سلیمان بن عبدالملک 246

سلیمان پوری، مولوی 412

سلیمان جوناگڑھی، مولوی 45,38

سلیمان 390

سلیمان ندوی، مولانا سیّد 114,111,100,99، 512,411,151,138۔

سلیم، پروفیسر سیّد محمد 110,79,59,54، 242,241,197، 276,275,256، 316,315,285۔

سندر جی 34

سورتی، مولانا 136,134,132,131، 482,139,138,137۔

سہول عثمانی، مولانا محمد 299

سیّد احمد 393

سیرافی 407

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیف الدولہ 353
سیوطی 450,224
شاداں بلگرامی 476,377,84,73
شادیہ 328
شاکر فہام، ڈاکٹر ,294,203,194
.324,323
شامی 158
شان الحق حقی 121
شاہد 420,413,412
شاہ عبدالعزیزؒ 227
شبیب بن شبّہ 356,349
شبیبی، علامہ 332
شبیر احمد خان غوری 306
شبیر احمد عثمانی، مولوی 462
شبلی، مولانا 375,124
شریف، پروفیسر محمد 332,123,117
شریف خواجہ منظور 452
شریف مرتضیٰ 226
شعبی، امام 355
شفیع، پروفیسر ڈاکٹر محمد 102,101,79
,104,101,93,81
,346,213,105
.390,389
شلتوت، شیخ محمد 333
شماخ 355
شمس الدین مولوی 173 تا 205,176.
شمس اللہ، حکیم 228,227

شمس الہدیٰ محمد 319
شمیم افزا 447
شمیم صبائی متھراوی 342
شہاب الدین دسنوی 156
شیر علی 450
شیر علی افسوس 227
صابر، ڈاکٹر محمد 156,155
صارم 69
صاغانی، امام 498
صالح ضامن، ڈاکٹر 331
صالح علی بخش، محمد 446,445
صدر الدین آزردہ، مفتی 282
صدر الدین القونوی 230
صدر الدین علی بن ابی الفرج البصری 300
صدر الدین فضا شمسی، ڈاکٹر سید 319
صدر یار جنگ، نواب 392,133,123
صدیق اکبرؓ، سیدنا 346,173
صدیق حسن خاں، نواب 389,222,171,170
صدیقی الکریم 470,469,468
صغانی، علامہ ,313,228,201
.382,360
صفیہ میمن 185,183
صلاح الدین 488
صلاح الدین سلجوقی 393
ضیا احمد بدایونی 431,430
ضیاء الاسلام 423,403

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضیاءالحق،صوفی،ڈاکٹر	173,71
ضیاءالدین احمد،ڈاکٹر	383,111,104, 443,393,384.
ضیاءالدین برنی	58
ضیاءاللہ	253,97
طاہر الفتنی،محمد	226
طاہر بن عاشور	171
طاہر جزائری،شیخ	226,116
طاہر علی	455,439
طفیل احمد،مولانا	122
طلحہ حسنی،مولانا سیّد	98,97,96,93, 253,252,101, 310,308.
طٰہٰ حسین،ڈاکٹر	245,213,211, 502,276.
طٰہٰ عبدالخالق	47,45,42
طیب عرب مکی،علامہ شیخ	130,129,73,70, 385,217,194,157.
ظفر الاسلام اصلاحی،ڈاکٹر	112
ظفر الدین قادری،مولانا محمد	480,229
ظفر علی خاں	358
ظفر محمود	191
ظہور احمد اظہر،ڈاکٹر	257,249,204,168, 277,266,265,264, 333,313,293,284.
ظہور الدین	451,41
عابد احمد علی،ڈاکٹر	449,444,393,111, 509,452,450.
عالم مختار حق،محمد	308,204,174
عبادت بریلوی،ڈاکٹر	298
عبداول جونپوری،مولوی	364
عبدالباری،پروفیسر	203
عبدالباسط	394,393,319
عبدالجبار عمرپوری،مولوی	51
عبدالرحیم،قاضی	278,277
عبدالحلیم چشتی،ڈاکٹر	160,159,98,60, 498,381.
عبدالحلیم ندوی،ڈاکٹر	294
عبدالحق حقی بغدادی،شیخ	114,112,109, 383,338.
عبدالحق،مولانا	396
عبدالحئی،حکیم سیّد	426,228,98
عبدالحئی فرنگی محلی،مولانا	38
عبدالحئی حسنی	226
عبدالخالق کشمیری،مولانا	258
عبدالخالق،مولوی	393,45,39,38
عبدالرب نشتر،سردار	81
عبدالرحمٰن آخوندکار	393,307
عبدالرحمٰن ملتانی	175,51
عبدالرحمٰن جامی	227
عبدالرحمٰن عزام	276
عبدالرحمٰن کاشغری	512,222
عبدالرحمٰن،مولوی	258,175
عبدالرحیم معرفانی	41
عبدالرحیم،مولوی	461,84,83

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالرزاق، حافظ 45,42
عبدالرزاق، مصطفیٰ 393
عبدالرزاق معرفانی 251,248
عبدالرشید، مولانا سید 299
عبدالرؤف 411
عبدالسبحان دیسوی 299
عبدالسلام، حکیم 446
عبدالسلام ہارون 497,404,217,215
عبدالشاہد خان شروانی 431,430
عبدالشکور مظفر پور، مولانا 299
عبدالصمد 450
عبدالعزیز خالد ,379,339,193
.494,465,464
عبدالعزیز خان 461
عبدالعلیم، پروفیسر 138
عبدالغفار خان 81
عبدالفتاح گلشن آبادی 157
عبدالقادر بغدادی 215,213,104,101
عبدالقادر جرجانی 217
عبدالقادر، جسٹس شیخ 111,110
عبدالقادر، خان بہادر شیخ 390
عبدالقادر جیلانی، شیخ 33
عبدالقادر، مولوی 490
عبدالکافی الزوزنی محمد 264
438
عبدالکریم ابانی 35
عبدالکریم، الحاج 45,38
عبدالکریم، شیخ 39,37,35
عبداللہ ابانی، شیخ 35,34
عبداللہ المزروع، الشیخ 151
عبداللہ بن المبارک 347
عبداللہ بن سلیمان 398
عبداللہ بن قیس الرقیات 356
عبداللہ چغتائی، ڈاکٹر محمد ,252,99,96
.310,253
عبداللہ، ڈاکٹر سیّد ,167,158,99,95
,252,170,169,168
.312,311,310
عبداللہ الحضرمی (ابواسحاق) 349
عبداللہ سوداگر 446
عبداللہ عباس ندوی، ڈاکٹر 196
عبدالماجد 228
عبدالمعید خاں، ڈاکٹر ,459,457,435
.514,481
عبدالملک 356,355
عبدالملک بن مروان 356,348
عبدالواحد اللغوی 230
عبدالواحد ہالی پوتہ، ڈاکٹر 474,472
عبدالودود، قاضی 423,139
عبدالوہاب، مولوی 51,48,47
عبدالوہاب عزام، ڈاکٹر ,175,158,148,147
.328,326,258
عبیداللہ قدسی 248

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عثمان آفندی 393

عثمانؓ، حضرت 346

عثمان محمد 393

عدنان خطیب، ڈاکٹر 508,326

عرام بن الاصبغ اسلمی 504,129

عرشی، مولانا 487,309

عز الدین تنوخی، ڈاکٹر 228,199,153، 506,334,327۔

عزیر شمس، محمد 202,187,101، 232,231,209۔

عضد الدولہ 466

عطار 227

عطیہ خلیل عرب، ڈاکٹر 251,69

عظمت الٰہی زبیری 112

عظیم الدین احمد، ڈاکٹر 482,295

علویہ باشا محمد علی 393

علی المرتضیٰؓ، حضرت 358,349,346,173

علی برہان الدین 228

علی ترمذی، سید محمد 41

علی کوفی 442,441

علی متقی 224

علی محمود طہ 318

علیم 411,407 تا 425، 435,432,430,429، 491,490,489۔

علیہ بنت المہدی 483

عماد الدین 123

عماد اصفہانی 278

عماد الملک 389,220,133

عماد الکلابی 348

عمر بن ابی ربیعہ 364

عمر بن محمد داؤد پوتہ، ڈاکٹر 512

عمر خیام 317,124

عمر رضا بے 398

عمر فاروقؓ، حضرت 346,173

عمر میمن، محمد 231,190,182,81، 435,434,430,250، 492,491,490,489، 497,496,494۔

عمرو بن العاص 128

عمرو لی سیٹھ جیوا بھائی 41

عنایت احمد کاکوروی، مفتی 282

عنایت اللہ، ڈاکٹر شیخ 312,99

عنایت علی عظیم آبادی، مولانا 82

عیسیٰ الہمذانی 226

عیسیٰ بن عمر الثقفی النحوی 351

غالب 227,81

غزالی، امام 225

غلام احمد حریری، پروفیسر 263,157

غلام جیلانی برق، ڈاکٹر 497

غلام حسین ذوالفقار 95

غلام علی آزاد بلگرامی 55

غلام محمد، مولوی 97

غلام مرسلین، ڈاکٹر 262

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام مصطفیٰ خاں، ڈاکٹر 454,316,306
غلام نبی عارف، پروفیسر 201,195,105
فارق، خورشید احمد ڈاکٹر 294,293,262,261، 299,298,297,295، 420,413,394,303، 435,433,432,421، 443,441,440,438، 452,490
فاضل ملتانی 362
فان آرندونک 509,337
فتح الرحمٰن، پروفیسر ڈاکٹر شیخ 81
فخر الدولہ 353
فخر الدین النصیری 466
فرٹز کرینکو 509,337
فرزدق 364,355,350,349
فرعون 171
فرید احمد 163,161
فرید الاطرش 328
فشر، ڈاکٹر 397
فضل حق رامپوری، علامہ 282,73
فضل محمد 452
فقیر اللہ 253,97
فلوگل 275
فواد بن سید عمارہ 508
فواد سیزگن، ڈاکٹر 508
فیصل احمد بھٹکلی ندوی 187
فیضی 227
قاسم بن سلاّم 231
قاسم فرشتہ، محمد 227
قاضی اختر جونا گڑھی (دیکھیے اختر جونا گڑھی)
قدرت اللہ فاطمی، پروفیسر 82
قدیر مدراسی 467
قریش 433
قطب الدین الحنفی 226
قمر الدین 456,452,447
قمقام حسین 393
کاظم، محمد 171
کاظم، مرزا محمد 227
کچنر، لارڈ 54
کرتشکوفسکی 337
کرد علی 326,126,124,105، 508,504,503,393
کریم قاسم، جنرل 332
کعب بن زہیرؓ 355,220
کمال الدین احمد 513
ک۔م۔میترا 102
کنہیا لال 227
گل محمد مولوی 97
گولڈزیہر 102
لطف اللہ خاں 251
لوزک 405
لولیس شیخو 224,222

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیہان، ڈاکٹر 358

لیسن، مسٹر 52

لین 462,459

مارٹن 81,79

مارغیولوث (دیکھیے مارگولیوتھ)

مارگولی 276

مارگولیوتھ ,270,213,100
.476,389,276

مامون 497

مبارک کریم، مولانا محمد 320

مبرد 407,247,225,219

متنبی ,239,217,213,54
,353,283,255,247
.477,356

مجید الدین، پروفیسر 408,117

محب الدین الخطیب 392,390,106

محمد بن حسن شیبانی، امام 357

محمد بن علی شوکانی، امام 60

محمد بن عمر العلوی 507

محمد بن قاسم 246

محمد حبیب، ڈاکٹر 408,275,139,117

محمد سعید میمن 147

محمد سلیم، سید 138

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ,276,219,172,121
,363,359,347,346
.379,364

محمد طاہر الفتنی 225

محمد علی 452

محمد علی بک عابد 393

محمد قاسم نانوتوی، مولانا 68

محمود میاں ,455,452,442,398
.497,470,467,457

محمود احمد برکاتی، حکیم سیّد 250

محمود احمد عباسی 68

محمود الشنقیطی، الشیخ محمد 353

محمود حسن ٹونکی، مولانا 511

محمود حسن زناتی 392

محمود حسن، مولانا (شیخ الہند) 299,297

محمود محمد شاکر 326,203

محمود میمن، پروفیسر ,71,67,41,35,34
,120,119,95,82,75
,159,154,149,147
,190,183,182,161
,246,244,230,191
423,300,296,286

مختار الدین احمد آرزو، ڈاکٹر ,220,187,139,137
,261,258,247,243
,293,286,272,269
,300,299,295,294
,319,317,309,302
,338,337,328,327
,456,400,399,378
.509,501,458

مراد ملا 423

مرتضی زبیدی بلگرامی 201

مرزا غالب 283

مریم بائی 39

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزمل حسین 482,394,307

مسعود حسن، پروفیسر 482

مسعود عالم ندوی، مولانا 171

مسعودی 425,424,423

مسیّب بن علس 354

مظفر شاہ 33

مظہر الحق 293

معافی النہروانی، قاضی 308

معاویہؓ 356

معری 225

معصومی 463

معظم حسین، ڈاکٹر 402,392,261,248

معین الدین، حاجی سید 299

مفضل بن محمد الضبی 354,271

مقبول، ڈاکٹر ,428,424,423
.435,430,429

ملا حسین میبذی 230

ممتاز حسن ,182,179,148
,281,280,221
.496,332,331

ممتاز منگلوری، ڈاکٹر 169

منصور مہدی 354

مودودی، سید ابوالاعلیٰ 329,151

موسیٰ 135

مہر چند کھنہ 81

میاں شریف 463

میرؔ 340

میر خلیل الرحمٰن 332

نارائن پرشاد 227

ناصر الدین الاسد، ڈاکٹر 324,203

ناصر خسرو 227

ناصیف الیازجی 225

ناظم ندوی، مولانا محمد 161

نافع بن الازرق 347

نبی بخش بلوچ، ڈاکٹر ,122,121,60,53
,222,205,161,137
,267,260,242,240
,275,274,271,269
,306,303,294,283
,447,446,439,428
,471,465,464,453
.494,475,474

نثار احمد فاروقی، ڈاکٹر 294

نذیر احمد ڈپٹی 51 تا 58,67,95,
,384,302,282,194
.462,385

نذیر الاسلام، ڈاکٹر 394,393

نذیر حسین محدث دہلوی 253,97,52,45,38

نذیر حسین شیخ 198,170,115,70

نسیم مشتاق 413,412

نشوان الحمیری 224

نصر اللہ خاں 247,68

نظیر الاسلام کاشمیری، محمد 307,306

نعمان بن بشیر 220

نفاخ، استاد 154

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نلینو 397

نواب اسمعیل 450

نورالدین بھیروی، حکیم 59

نووی، امام 198

نیاز، ڈاکٹر 441

نیر واسطی، حکیم 432,431

وان ارنڈوک (دیکھیے فان آرندونک)

وسٹنفیلڈ (جرمن مستشرق) 405,225,176

وقار احمد رضوی، ڈاکٹر 69,68,67

وقار بن محمد علی 489

وولنر، پروفیسر 105,104,102,81,75

ولی محمد، سید 452,37

ولیم بن الورو 225

ویئسنک 510

ہادی حسن، ڈاکٹر 408,139

ہارلے، ڈاکٹر 392

ہاشم (چچا) 61

ہاشم ندوی، سید 434,433

ہاشم تتوی، مولانا 157

ہالی پوتہ، ڈاکٹر 458

ہٹی 158,156

ہنس راج، سید 34

ھیل 222

ھیلمٹ ریٹر ,206,205,128
.511,510,338

ہملٹن گب، پروفیسر 300

یاقوت حموی 365,364,226

یحیٰی الیزیدی 351

یعقوب ابانی 35,34

یحیٰی ہاشم باوانی 374

یوسف الدین، سید 34.33

یوسف السورتی، مولانا ابوعبداللہ محمد 129

یوسف بن رشید العش، ڈاکٹر 504

یوسف بنوری، مولانا 258

یوسف قاسم معرفانی 462

یوسف کھنڈکھٹے، مولانا محمد 113

یوسف، محمد 39

یوسف، ڈاکٹر سید محمد ,264,244,231,180
,297,296,295,293
,401,394,303,300
,426,425,424,402
440,435,429 تا
,453,450,447,444
,474,470,461,454
.493,488

یونس، خان محمد 81

0

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشاریہ اماکن (مقامات)

آسام 319
آسٹریلیا 469
آکسفورڈ ,328,296,100 .404,338
آگرہ 84,83
اٹلی 359
اٹاوہ 297
اجمیر ,442,190,147 ,450,446,443 .452
احمد آباد 33
اردن 324,315
اڑیسہ 299
استنبول ,154,132,127 ,245,219,205 ,307,282,273 ,397,384,324 ,423,418,398 ,427,425,424 ,482,433,431 .504
اسکندریہ 450,437,127
اسلام آباد ,180,161,82 .315,306
اعظم گڑھ 236,213,111
افریقہ 374
افغانستان 393,70,47
الجزائر 224
امرتسر 312,74,71
امروہہ 67 تا 318,277,71.
امریکہ ,190,182,158 ,447,333,231 .449
انبالہ 464
اندلس ,278,171,162 ,353,351,283 .451,358
انگلستان 358,312
انگورہ 431,273
ایران ,224,179,154 ,358,346,317 .423,359
ایشیاء 247
بابل 123,122
باڑدولی (ضلع گجرات) 34
بانکی پور 483,482,201
بخارا 52
برسلز 317
برصغیر ,126,124,99,70 ,197,193,129 ,273,272,203 ,293,286,284 ,315,302,294 .501,323

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برما 347

بروصہ 431

بریلی 400,372,297

بریلی لائن (علی گڑھ) 116

بڑودہ، 453

38

بصرہ 358,349

بغداد ,222,148,127,33
,318,317,315
,359,358,331
.416,413

بمبئی ,156,154,150,53
,224,222,201
,298,227,226
,422,421,384
.512,426

بنگال 205,163,47

بوڈلین، (انگلینڈ) 256

بون، (جرمنی) 338

بہادر آباد، کراچی ,184 تا 182,64
,379,243,201
,419,417,414
,424,423,421
,431,429,427
,435,434,432
,464,438,437
,471 تا 467,465
,491,489 تا 487
498 تا 496,493

بہار ,318,317,299
.400,320

بہاولپور 452,449,161

بھارت 150,148,147

بھاٹی دروازہ لاہور 97

بھوپال ,353,295,225
.449,447,389

بھوج 439

بیت المقدس 127

بیروت ,222,202,187
,226,225,224
.413,302,236

پاکستان ,150,148,147
,156,155,154
,173,170,168
,190,180,175
,257,247,191
,281,271,258
,306,298,294
,320,317,315
,329,327,326
,450,332,331
.454,452,451

پاک وہند 296,199

پٹنہ ,318,299,243
,393,319
482,403 تا 400

پرتگال 359

پڑدھڑی، کاٹھیاواڑ 35,34

پشاور ,83,82,81,79,75
,252,245,130
.389

پنجاب 435,360,47

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پورٹ سعید 413

پولینڈ 510

پونہ ,421,190,154 ,426,423,422 .449

پھاٹک حبش خاں 55

پیرس 310,226,225,222

تاج محل 310

تاشقند 52

تبریز 365

تجارہ (الور) 315

ترکستان 70

ترکی ,171,154,151 ,240,217,206 ,276,273,264 ,398,394,338 .510,423,408

تلک چاڑھی، حیدرآباد 455,190

تیونس 422,171,162,154

تہران 413

ٹونک 512,510,133

جام نگر 34

جدّہ 332,259

جزیرۃ العرب 346

جکارتہ 317

جمہوریہ بخارا 393

جوناگڑھ ,304,41,39,38 ,450,446,445

.455,452,451

جے پور 510

چاوڑی بازار، دہلی 47

چین 358

حبیب گنج 372,308,111

حبیب منزل علی گڑھ 308

حجاز 327

حضوری باغ، لاہور 253,96

حلب 426,353,127

حیدرآباد، دکن ,113,112,110 ,176,150,129 ,227,226,201 ,421,298,228 ,471,455,441 .497

حیدرآباد سندھ ,182,179,161,41 ,190,184,183 ,428,306,271 ,454,452,451 .497,467

خیرپور 455

خیوہ 52

دریائے سندھ 492

دریائے نیل 328

دلّی (دیکھئے دہلی)

دمشق (شام) ,153,127,105 ,205,194,170 ,259,258,226 ,296,294,268

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

,326,324,315 ,413,398,392 ,422,420,416 ,426 تا 424 ,494,461 .508 تا 506

دہلی ,49,48,47,45,42 ,58,56,54,52,51 ,71,70,67,60,59 ,150,136,133,97 ,196,175,163 ,253,241,227 ,298,295,258 ,319,303,302 ,403,390,364 ,451,450,428 .493,452

دیبل 456

ڈھاکہ 394,393,392,338

راجکوٹ (کاٹھیاواڑ) ,42,41,39 تا 34 ,114,96,93,48,45 ,241,190,156,130 ,377,374,332,262 تا 446,441,422 ,455 تا 453,451 ,479,478,485,484 .505,492,492

رامپور ,73,71,70,69,67 ,201,194,120,74 ,708,260,217 ,482,449,400 .487

رباط 296,170

روس 391,337

ریاض (سعودی عرب) ,315,196,151 .429,413,333 .435

سانگھڑ 304

سری لنکا 317

سری نگر (کشمیر) 393

سسلی 359

سعودی عرب ,250,179,175,151 .332,331,326

سکھر 491

سلفیہ، قاہرہ 390,215,211

سمرقند 52

سندھ ,240,182,41,34 ,441,304,246 ,463,455,454 ,492,482,475 .512,506

سومناتھ 452

سیلون 461,458,457,317

شام ,150,132,126 ,171,154,151 ,259,201,196 ,326,324,323 ,346,336,327 ,393,391,365 ,413,407,394 ,497,426,422 .508,506 تا 503

شکارپور 316

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمالی افریقہ 171

شملہ 279,110

صنادقیہ (قاہرہ) 175,174

صوبہ سرحد 320

طرابلس 422

طہران 466,427

عراق ,154,150,132 ,297,201,196 ,332,329,324 .508,423

عرب ,171,126,110,47 ,201,199,196 ,221,213,209 ,243,239,231 ,250,247,245 ,318,317,282 .342,332

علی گڑھ ,106,82,79,74,37 112,110,109 تا ,147,139,136,124 ,213,191,190,148 ,227,221 219 تا 242,240,228 تا ,261,257,256,245 ,275,274,272,262 ,285,284,280,279 ,302,299,298,297 ,309,307,304,303 ,319,318,316,311 ,338,337,329,320 ,372,370,369,368 ,397,395,392,391 ,417,409,402,400 ,434,430,428 ,446 439 تا ,461,455 449 تا ,484,483,480,478 ,496,494,493,486 .511,509

فتح پوری (دہلی) 47

فلسطین 132

قاہرہ ,213,170,129,127 ,224,222,220,217 ,276,244,226,225 ,327,308,307,296 ,390,384,372,329 ,413,401,398,397 .437

قرول باغ (دہلی) 47

قسطنطنیہ ,226,171,170 .483,293,273

قطر 196

قونیہ 54

کاٹھیاواڑ ,376,374,49,37,33 ,475,446,402 .485,484,477

کاشغر 47

کانپور 364

کچھ 34

کراچی ,139,137,117,41 ,161,157,150,147 ,179,174,167 ,190,185 180 تا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

,244,243,201,191
,261,251,250,248
.317,316,296,281
,404,381,329,318
,426,420,412,411
,433,431,430,428
,453,450,443,436
462,455,454 تا
.492,488,468

کرائے پر سرائے، (بہار) 317

کشمیر 450,45,38

کلکتہ ,205,201,163
.454,393,225

کوالالمپور 296

کوفہ 358,349

کویت 315

کھاری باؤلی () 52

کیلیفورنیا 434

کیمبرج 509,481,337

گجرات 478,34

گوتنگن 226,224

گوجرانوالہ 71

گونڈل 451,185,39

گلی بتاشوں والی، 55

گھنٹہ گھر، 51,47

گیا 243

لاس اینجلز، (امریکا) 497

لاہور ,83,73,71,69,39
,101,97,96,95,93
,109,106,105,102
,129,126,114,110
,170,167,158,139
,179,174,173,172
,213,211,205,190
,251,236,227,224
,277,266,264,263
,310,308,303,295
,320,316,313,312
,390,387,377,360
,437,435,432,397
,455,452,450
.505,498

لائل پور (فیصل آباد) 263

لائیڈن (ہالینڈ) 441,409,256,224

لبنان 158,154

لداخ 47

لکھنو ,100,99,45,38
,227,157,123
.452,284,228

لندن 296

لوشہ، اندلس 278

لیپزک 226,225,224,222

لیدن (دیکھیے لائیڈن)

مارواڑ جنکشن 440

مانسہرہ 320

مانگرول 477

مجریط 224

مدینہ 349

مرادآباد 227

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراکش ,358,333,245,154
.425,423,422
مشرق وسطیٰ 126,120
مصر ,128,127,114,83
,150,148,147,132
,171,157,154,151
,217,196,179,175
,307,244,243,226
,328,326,324,318
390,346,342 تا
,403,397,396,393
,413,412,407,405
,423 تا 421,416
,447,444,443,429
,458,455,450,449
,482,474,466,461
,497,490,489,483
.508,504 تا 502
مغرب 482
مغربی پاکستان 432,281
مکران 512
مکہ مکرمہ ,204,202,151,121
.232,231,217
ملائیشیا 332
منبج (شام) 365
منگلور (ضلع ہزارہ) 310
مہسانہ (گجرات) 446
میرپور، سندھ 201
میمن منزل (بہادرآباد، کراچی) ,122,120,117
,184,183,182,139
,412,248,244

.494,490,451,434
نجف 504,127
ناسک 157
ناگپور 447,316,262
نواب شاہ 316
نولکشور، لکھنو 227,225
نیروبی 317
ولی منزل (علی گڑھ) 417,139
ویانا 256,83
ہالینڈ 509,337
ہندوستان ,110,70,55,37,34
,127,126,117,115
,139,138,136,134
,196,190,170,151
,245,213,206,201
390,328,316 تا
,447,433,419,398
,464,455,454,450
,481,475,466
.544,506 تا 503
ہمالیہ 252
یمن 423,365,116
یوپی ,306,136,121
.457,450
یورپ ,247,138,100,99
,383,381,365,270
,394,393,390,384
.442,407,405,395

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشاریہ کتب ورسائل رمخطوطات

آپ بیتی 312

آثار البلاد 225

آداب العربیہ 236,204,83

آمدنامہ 39

ابن خلدون 354

ابن رشیق القیروانی 211

ابن رشیق وابوالعلاء 111

ابن عقیل شرح الفیہ 360

ابواب مختارۃ من کتاب ابی یوسف یعقوب۔

بن اسحاق الاصبھانی 235,215

ابوالقاسم الحسن لامدی 229

ابوالعلاء معری 100

ابوالعلاء ناقد المجتمع 505

ابوالعلاء وماالیہ ,211,196,117,98
,502,497,282,265
.513,512,503

ابوداؤد 47

ابوسھل التفلسی 466

ابویعقوب السجر بای 466

احمد راتب النفاخ 429

احوال غالب 302

اخبار ابی تمام 307,306

اخبار الطوال 226

اخبار العباد 225

اختصار سیرۃ 224

ادب الکاتب 217,198,116,50

ادب الکامل (للمبرد) 256

ادب لطیف 313

ادبیات فارسی میں ہندوؤں کا حصہ 312

اردو ادب و جنگ عظیم 312

اردو اور افغان 309

اردو دائرۂ معارف اسلامیہ 313,310

اردو سندھی لغت 306

اردو کا عروض 318

اردو لینگویج 318

اردو میں نعت گوئی 316

اردو نامہ 180

ارشاد لاریب 365

اسٹڈیز ان اسلامک پوئٹری 100

اسرار البلاھا الدوسی 450

اسرار خودی 338

اسلامی دنیا دسویں صدی عیسوی میں 298

أسماء الرجال 359

اسماء المغتالین 228

اسماء جبال تھامۃ وسکانھا 442,129

الشعر والشعراء المفضلیات 455

أصلاح المنطق 509,111,50

اعیان الأعیان حتی 447

اعیان الاعیان 455,450

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افعال ابن قوطیۃ 226

اقبال العرب علی دراسات اقبال 313

اقدم کتاب فی العالم علی رأی او 'جاویدان خرد' 213,235

اقسام المجاز 229

اقلید الخزانہ 101,102,105,106، 213,442,497۔

اکبرنامہ 230

الأبدال 507

الابدال والمزاوجۃ والمعاقبۃ والنظائر 199

الآثار النبویۃ 227

الاختیار 112,372

الاشباہ والنظائر 351,358,360، 429,432۔

الاشباہ والنظائر للخالدیین 296,425,433

الاشتاق وفحول الشعراء 403

الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ 359

الاضداد 416

الطرائف الادبیۃ 217

الاعجاز والایجاز 226

الاعلام 231

الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام 226

الاغتباط بمن رمی الی بالاختلاط 426

الافصاح عن ابیات مشکلۃ الایضاح للفارقی ولاتوجیہ۔

الاعراب 234,424,425

الاقتضاب 226

الالفاظ الفارسیۃ المعربۃ 226

الالفاظ الکتابیۃ 50

الالفاظ الھندیۃ المعربۃ 296

الامثال السائرۃ من شعر المتنبی 309

الانساب معجم البکری 365

الآیات الکبری 228

البصریۃ 413,416,433، 435,436۔

البیان والتبیین 50,198,217

البینۃ لابی اسحق الشیرازی 365

التاریخ 361

التبیین لابن قدامہ 433

التحریر والتنویر فی التفسیر 71

التنبیھات المشرقیۃ 514

التقریب والتعجیم 229

التکملۃ 437

التنبیھات 432,458

التنبیھات علی اغالیط الرواۃ 219,231,497

التنبیھات علی ما فی غریب 231

التنبیھات لعلی بن حمزۃ البصری 265

التوضیح لابن ھشام ومغنی اللبیب 361

الثقافۃ الاسلامیۃ فی الھند 226

الجلیس 308

الجلیس الصالح الکافی والانیس ولناصح الشافی 511

الجواب الصحیح 226

الجواہر المضیۃ 498

الحماسۃ البصریۃ 228,229,300,302،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحیوان البیان 403
الدرۃ الفاخرۃ 229
الدرالمختار 361
الرسالۃ الی احمد بن واثق للمبرد 302
الرسائل الرسمیۃ لعمر بن الخطاب 298
الروضۃ للمبرد معدوم 426
الزبیدۃ الفائدۃ 229
الزہراء 98
الزاہرات 222
الزہرالجنی من ریاض الیمنی 209,98
السبائک للذھبی 222
السمط 134,133
السند العرب 471
الشعر والشعراء 224
الشمائل النبویۃ 224
الشہاب الثاقب 228
الشہاب فی الشیب والشباب 226
الصاحبی 224
الصادح والباغم 224
الصلۃ 224
العباب الزاخر واللباب الفاخر 313,282
الغریب المصنف 229,198
الفاضل ,422,407,404,219
.497,426,424
الفاظ الکتابیۃ 226
الفرج بعد الشدۃ 225

الفصول المختارہ 229
الف لیلۃ ولیلۃ 364,226
الفہرست 510
الفیۃ السیرۃ النبویۃ 313
الفیہ 198
القسطاس المستقیم 225
القصیدۃ الدالیہ للاعشی الکبیر مع شرح الشیرزی 302
الکامل (للمبرد) ,217,198,115,50
,247,225,219
.347,264,255
الکنایہ والمجاز (مخطوطات) 229
الکنز اللغوی فی اللسن العربی 225
اللطائف اُلخس 229
اللآلی 194,122
اللآلی المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ 231
المامون 228
المبتکر فی بیان ما یتعلق بالمؤنث والمذکر 225
المختار من شعر ابن الدمینۃ 302
المرتجل فی شرح القلادۃ السمطیۃ فی توشیح الدریدیۃ۔
للصغانی 315
المرصع لابن الاثیر 411,407,405
المسائل الحلبیۃ 230
المستجاد من فعلات الاجواد للتنوخی 220
المسک بالنصب 351
المعجم فی معاھیر اشعار العجم 447,444
المعرب 407
المقتضب 407

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المقصور والممدود للفراء 265-219
المنتخب فی محاسن اشعار العرب 230
المنمق 433,432,298, 438,436,435.
النتف من شعر ابن رشیق وزمیلہ ابن اشرف۔
القیروانیین 390,235,211
النظر علی دیوان شعری النعمان بن بشیر الانصاری۔
وبکر الدلفی 389
النکت علی خزانۃ الادب 234
الوثائق السیاسیۃ 226
الوحشیات 265,264.219, 497,432,405.
الورقۃ 404
الھیکل المحسوس 229
امراؤالقیس 252
اماری صقلیہ 226
امالی القالی 157,136,130,122, 461,356,198.
امالی ابن درید 266
انباہ الرواۃ 407
اندلس تاریخ وادب 296
انساب الاشراف 483,226
انساب بن الکلبی 407
انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون 228
انشائی ابوالفضل 227
انقلاب بمبئی 156
اوراق البردی 128
اھم المخطوطات العربیۃ بمکتبۃ جامعۃ پنجاب 315
اے لٹریری ہسٹری آف دی عرب 338
بادشاہی مسجد 310
باغ اردو ترجمہ گلستان 227
بالنسخ الثلاث 482
بانت سعاد 252
بائیبل 115
بحوث وتحقیقات 232,209,202,187, 238,236,235.
بخاری 134
برگ نخیل 296
بغیۃ الوعاۃ 498
بھجۃ المجالس 423
بہارستان جامی 227
بیاض 230
پاک وہند میں مسلمانوں کا نظام تعلیم وتربیت 316
پنج گنج 48
تاج محل آگرہ 310
تاریخ ابن الاثیر 454
تاریخ ابن جریر وفھارسہ 365
تاریخ ابن خلدون 454,312
تاریخ اسلام 312,298
تاریخ الاسلام (للذھبی) 498,437
تاریخ التاریخ 296
تاریخ الردۃ 298

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ بغاوت ہند 227
تاریخ خط وخطاطین 316
تاریخ خطیب بغدادی 281
تاریخ دمشق 269
تاریخ طبری 462,459,411
تاریخ عالم آرای عباسی 227
تاریخ فرشتہ 227
تاریخ کچھ ومکران 227
تاریخ نقش ونگار 310
تاریخ ہند پرنئی روشنی 298
تاریخ یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور 95,93
تتمۃ صوان الحکمۃ 442
تجارب الامم 365
تحفۃ المجاھدین 474,226
تحفۃ المجد الصریح فی شرح الکتاب الفصیح 202
تحفہ اثنا عشریہ 227
تحقیق اللغات 312
تحقیق در رباعیات خیام 227
تذکرہ آزردہ 302
تذکرۃ الموضوعات 226
تذکرہ شعرائے فرخ آباد 302
تذکرہ گلشن ہند 302
تذکرہ نگاری کا فن 312
ترمذی شریف 51
تسہیل الفوائد 50
تصحیحات وتعلیقات علی خزانۃ الادب 215
تصحیحات وتعلیقات علی لسان العرب 234
تعلیقات علی ''لسان العرب'' 215
تفسیر جلالین 198
تفسیر کشاف 97
تلخیص الادب 474
تنبیہات 404
تنقیح مختصر الصحاح 228
توجیہ النظر 226
تھذیب الالفاظ 50
تھذیب الاخلاق 313,74,71
ثقافت 313
ثلاث رسائل 211
ثلاث رسائل فی الاعجاز 422,413
ثلاثی مجرد 50
جامع البیان 198
جامع التعلیلات 361
جامع سندھی لغت 306
جاویدان خرد 126
جائزے 298
جبال تہامۃ 407,404
جذوۃ المقتبس 351
جغرافیکل فیکٹرس ان عربین لائف اینڈ ہسٹری 312
جمع دیوان النابغۃ 390
جمہرۃ اشعار العرب 50
جمہرۃ الاسلام 409

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواھر التفسیر 230

چچ نامہ 512,463

جمھرۃ نسب قریش (للزبیر) 433

حاشیۃ ابن برّی وابن ظفر الصقلی علی درۃ الغواص 220

حجاز وتہامہ 217

حدیث 340,204,203,187

حذف بن نسب قریش المؤرج السدوسی 433

حسامی 361

حل الرموز ومفاتح الکنوز 228

حماسۃ الخالدیین 229

حماسۃ الظرفاء من اشعار المحدثین والقدماء 416,264

حمد وصلوٰۃ 364

حی بن یقظان 296

خاص الخاص 229

خریدۃ القصر 408,123

خزانۃ الادب 508,213,101

خطوط اکبر 302

خلاصۃ السیر لمحب الدین الطبری 211

خلافت راشدہ کا اقتصادی جائزہ 298

خلق الانسان 229

خلق الانسان فی اللغۃ 315

دخول ولد لا بنت فی الوقف 229

دریائے لطافت 227

دعوت اسلام 312

دمیۃ القصر 306

دواوین شعریہ 50

دی پوئمز آف سراقہ 392

دین عمل 313

دی کنٹری بیوشن آف انڈیا ٹو عربک لٹریچر 513

دیوان ابن الدمینہ 154

دیوان ابن مطروح 483

دیوان ابن ھانی 222

دیوان ابی العتاھیہ 128,56

دیوان ابی تمام 222

دیوان ابی محجن 309

دیوان الاعشیٰ 511,510,392,338

دیوان الحاورۃ 309

دیوان الحماسہ ,257,198,53,50 ,432,361,264 .508,438

دیوان الخنساء 222

دیوان الرومی 313

دیوان الشنفری الازدی 217

دیوان العباس بن الاحنف 483

دیوان الخرنق 225

دیوان الافوہ الاودی 217

دیوان الفرزدق 222

دیوان الفیض 313

دیوان القطامی 407,222

دیوان المتنبی 392,224

دیوان النقطانی 405

دیوان الھزلیین 309

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیوان بشار	437,436,435
دیوان توبۃ من الحمیر ولیلی الأخلیۃ	220
دیوان حسانؓ	158
دیوان حضرت علیؓ	230
دیوانِ حضور عظیم آبادی	302
دیوانِ حمید	407
دیوان حُمَید بن ثور الھلالی	219
دیوان زھیر	229
دیوان سحیم بن عبد الحسحاس	219
دیوان شوق افزا	306
دیوان سقط الزند	57,53
دیوان غالب (نسخہ عرشی)	309
دیوان کعب بن زھیر	220
دیوان گھن شام	452
دیوان لبید	226
دیوان ماتم	306
دیوان متنبی	361,257,128,53,50
دیوان مسلم الانصاری	222
دیوان مسلم بن ولید	128
دیوان نابغۃ الذبیانی	222
دیوان نعمان وبکر	134,133
ذکری ابی العلاء	211
ذیل طبری صلۃ غریب	408
ریاض الادب فی مراثی اسواء العرب	222
رباعیات خیام	245
رجال السند والھند	156

رجال الصحیحین والموطا	365
رسائل ابو العلاء المعری	222
رسائل اخوان الصفا	222
رسائل معری	100
رسالۃ الملائکہ	391,235,213
رسالۃ فی الحماسۃ لابی ھلال	425
رسالۃ فی نسبۃ الجمع	229
رسالہ المقتطف	390
رسالہ ثقافۃ الھند	294
رسالے الزھراء	502,392,83
رمانی	425
روضۃ الاحباب	230
رہنمایانِ ہند	227
ریاض الصالحین	198
ریاض النفوس	222
ریاضی	58
زرتشت نامہ	227
زیاد ابن ابیہ	298,262
زیادات شعر المتنبی	,235,213,112 .509,392,372
سبحۃ المرجان	426,224
سبط ابن العجمی	426
سدرۃ العلم والأدب	509
سر الصناعۃ للحاتمی	416
سر الفصاحۃ	506
سرکاری خطوط، حضرت ابوبکرؓ	298

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرکاری خطوط، حضرت عمرؓ کے 298

سرگزشت، خطِ نستعلیق 310

سفرنامہ حکیم ناصر خسرو 227

سقط الزند 282

سلاطین معبر 228

سمط اللآلی 117,127,128,129,130,131,132,136,194,196,203,217,231,282,326,327,341,394,397,443,497,504,509.

سندھ زیر عرب 260,475

سندھ میں اردو شاعری 306

سندھی اردو لغت 306

سندھی فارسی لغت 306

سندھی لوک ادب 306

سنسکرت ادب 318

سنن ابو داؤد 198

سیارہ (عبدالعزیز خالد نمبر) 379

سیبویہ 50

سیرت بلالؓ 310

سیر دہلی 302

سیر اعلام النبلاء 224

شاہ بہشتی 407

شاعر ابن الدمینہ 153

شافیہ 49

شاہ جور سالو 306

شرح الزھر الجنی من ریاض الیمنی 84

شرح السبع الطوال 224

شرح الکامل 508

شرح المختار من اشعار بشار 437

شرح الف اے کورس عربی، مروجہ 390

شرح الف اے کورس فارسی، مروجہ 390

شرح بانت سعاد 224

شرح بی اے کورس عربی، جدید 390

شرح بی اے کورس عربی، قدیم 390

شرح جامی 48,49,197,198,361

شرح خمریۃ 229

شرح سبعہ معلقہ از ابن کیسان 176

شرح فصیح ثعلب 229

شرح کشاف 229

شرح ما یقع فیہ التصحیف والتحریف 202,296

شرح معلقۃ امری القیس 224

شرح مسعودی 428

شروح الفیہ 50

شروح شافیہ 50

شعر ابی خراش الھذلی 229

شعر اسامہ بن الحارث الھذلی 229

شعر الاخطل 224

شعر العجم 124

شعر الحرب فی أدب العرب 505

شعر النصرانیۃ 224

شعر المتنخل الھذلی 229

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعرائے اردو کے تذکرے 312

شعر ساعدہ بن جوئیۃ الھذلی 229

شعر سحیم 230

شمس العلوم 224

صاغانی 135

صحاح ستہ 309

صحیح بخاری 365,131,51,47,37

صحیح مسلم 51,47

صدرا 361

صرف میر 48

طبقات ابن سعد 411,408,365

طبقات الامم 224

طبقات الحنفیۃ 498,229

طبقات النحویین 308

طبقات علماء افریقیۃ 224

طراز النقوش فی محاسن الحبوش 450

عبد الحق 302

عجائب الاشعار 461

عجائب البحر 425,424,423

عجائب المقدور فی اخبار تیمور 224

عربی لٹریچر میں قدیم ہندوستان 298

عربی لغت نگاری 280,180,116,83

عروض و بلاغت 319

عظمت رفتہ 58

عقد الفرید 263,224

علم آداب البحث 229

علم العروض والقوافی 359

عمدۃ الطالب فی انساب آلِ ابی طالب 224

عمر خیام 317

غرر الحکم و درر الکلم 225

غنیۃ الطالبین 230

فارس کی ادبی تاریخ 338

فائت شعر ابی العلاء 235,213

فیہا نعمت 441

فتح الباری 474

فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث 364

فتحنامہ سند (دیکھئے چچ نامہ)

فتوح الاسلام لبلاد العجم 225

فتوح البلدان 447,246,231

فتوح الحبشہ 225

فتوح الشام 225

فتیا فقیہ العرب 356

فرہنگ غالب 309

فصاحتِ نبویؐ 313

فصولِ اکبری 194,49

فضائل من اسمہ احمد و محمد 302

فقہ اللغۃ ثعالبی 50

فلسفہ اجتماع 228

فنونِ لطیفہ بعہد اورنگ زیب 310

فوائد اللغۃ فی الفروق 225

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد الفوائد الی غیرھا 498
فہارس سمط اللآلی 217
فہرس المخطوطات العربیۃ الاسلامیۃ بباکستان 315
فہرست ابی بکر بن خیر الاشبلی 225
فہرست الخزانہ 389,102
قاضی 361
قاضی شریح اور دیگر مضامین 298
قرآن ,171,135,123,37 ,203,197,187,180 ,346,278,248,204 ,363,359,356,347
قرن اوّل کا ایک مدبر 298
قطر الندا ء باشذور الذھب 361
قطر الندی 224
قصیدہ لامیۃ العرب 225
کافیہ 198,197
کتاب آراء اھل المدینۃ الفاضلۃ 225
کتاب الاتباع والمزاوجۃ 199
کتاب الاجناس 309
کتاب الادعیہ 198
کتاب الاشفاق 226
کتاب الاضداد 228,225
کتاب الاغانی 365,281,234,226
کتاب الام 318
کتاب الانفعال 315
کتاب الانوار ومحاسن الاشعار 296
کتاب البخلاء 248
کتاب التصحیف 509
کتاب التیجان 535,234,228
کتاب الزھد والرقاق 198
کتاب الزھرۃ 159
کتاب العصاء 225
کتاب العمدہ 263,198,115
کتاب الفاضل (للمبرد) 219
کتاب القرط علی الکامل 313
کتاب المختار من المؤتلف والمختلف 229
کتاب المداخل 215
کتاب المذکر والمؤنث 228
کتاب المعاریض 315
کتاب الملاحن 356
کتاب النوادر 509
کتاب الوحوش 83
کتاب الوصیۃ 318
کتاب الھند 468,466
کتاب بغداد 226
کتاب تمام فصیح الکلام 228
کتاب اسماء جبال تھامۃ 217,215
کتاب اسماء رجال تھامہ 497
کتاب العباب الزاخر واللباب الفاخر 235
کتاب فعلت وافعلت 230,229
کتاب فی اللغۃ 230
کتاب فی الھند صنف العضد الدولۃ الدیلمی 466

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب ماتفق لفظہ واختلاف معناہ من۔

القرآن مجید 215

کتاب مایونث ویذکر 228

کتاب نقعۃ الصدیان 315

کتب اسامی شیوخ البخاری 315

کتب شرح 104

کربل کتھا 302

کشاف اصطلاحات الفنون 408

کشف المعضلات 377

کلیات نثر غالب (فارسی کتب) 227

کفایۃ المتحفظ 50

لامیۃ الافعال 361

لامیۃ الہند 309

لباب المعارف العلمیۃ 84

لب الالباب فی علم الاعراب 59,50

لزوم مالا یلزم 225

لسان العرب ,282,225,215 .509,441,393

لغت عربی 360,186

لوامع الدین 228

لینس عربک 408

ماذا رایت بخزائن البلاد الاسلامیہ 127

ماجاء بالواو والیاء من الافعال 228

مثنوی مولانا روم 48

مجاز القرآن 413

مجالس رنگین 309

مجامع الادبیہ 50

مجمع بحار الانوار 225

مجمل اللغۃ 127

مجموع اشعار العرب 225

مجموع الادب 225

مجموعہ دیوان بشار 434

محاورات بیگمات 309

محیط المحیط 225

مختارات من ادب العرب 248

مختار نامہ 302

مختصر السیرۃ للمحب الطبری 390

مختصر العین 351

مختصر طبقات الحفاظ للذھبی 224

مرآۃ الزمان 455,447

مرآۃ الزمان 455,450

مراتب الاجماع 483

مراتب النحویین 429,230

مساجد عالم 310

مستطیع 450

مستقصی الامثال 230

مسلمانوں کے فنون 312

مشارق الانوار 350

مشتبہ النسبۃ 411,407,405,365

مشکلات الحدیث 268

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشکوٰۃ 176,51,47
مشیر ساکن الغرام 222
معانی الفراء 413
معجم الادباء 498,360,351
معجم الامثال السائرہ والایام الدائرۃ والبنین والبنات و الآباء والامھات والذوین والدوات 220
معجم البلدان ,405,365,226 ,470,409,407
معجم المصنفین 512,511
معجم المطبوعات العربیۃ فی شبہ القارۃ۔ الھندیہ الباکستانیۃ 315
معجم ما استعجم 455
معرکۂ مذہب وسائنس 358
معلقات 257-50
معماتِ جامی 318
مغربی زبانوں کے ماہر علماء ۱۸۵۷ء سے قبل 316
مغربی فلسفۂ تعلیم کا تنقیدی مطالعہ 316
مفتاح غیب الجمع 230
مفصل الاشباہ والنظائر 50
مفضلیات ,234,232,54,50 ,427,354,257 .454
مقامات حریری ,253,97,53 .365,361,356
مقدمہ ابن خلدون 154
مقدمہ الفعل والغایات 392
مقدمۃ النحو العربی الفلسفی 313
مکاتیب اختر امام 318,317
مکاتیب غالب 309
ملّا جلال 361
ملیبار 228
ملیبار سے عربوں کے تعلقات 228
منتھی الطلب فی اشعار العرب 307
منطق الطیر 227
مونس العشاق 474
مھلب ابن صفرہ 295
میبذی 361
میر زاھد 361
میر کارواں 196
میری محسن کتابیں 284
میرے شیخ 297
میزان منشعب 49
نبذہ فی تاریخ الحراء الغصوی 226
نجوم الزھراۃ 365
نخبۃ الفکر فی مصطلح اھل الاثر 253,97
نذر شمس 174
نزھۃ الخواطر 99,98
نزھۃ القلوب 447
نسب عدنان وقحطان 215
نشاۃ التدوین فی الاسلام 504
نصرۃ الثائر علی المثل السائر 230
نظام الغریب 116
نظرۃ علی دیوان شعری النعمان بن بشیر وبکر الدلفی 220

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظرۃ فی النجوم من ''اللزوم'' 220

نظریۂ اعجاز القرآن 422

نفح الطیب 405,231

نفحۃ الیمن 361

نقدِ غالب 302

نقدمیر 312

نل دمن 227

نوادرابی زید 50

نوادرالوصول 49

نوادرقلیوبی 361

نھایۃ الادب للنویری 483

نھضت علمیہ 429

نیاایشیا 486

واقعات عالمگیری 310

وائے وی لرن دی عربک لینگویج 312

ورائیہ اشتباہ 407

وصایا اساطین الدین والادب والسیاسۃ للشبان 151

ہسٹری آف عربک لٹریچر 100

ہندوان فلوینس آف بغداد آف ہارون الرشید 318

ہندی ادب 318

یادایام 228

پرتگیزان مالابار 227

یعقوب بن طارق 466

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشاریہ (ادارے)

آزاد لائبریری 138
آفتاب ہوسٹل 268
آکسفورڈ یونیورسٹی 389,338,300,111
آگرہ یونیورسٹی 295
ادارۂ تحقیقات اسلامی ،اسلام آباد ,149,82 313,161,150
ادارۂ تعلیمی تحقیق، لاہور 316
ادارۂ ثقافت اسلامیہ، لاہور 513
ادارۂ احیائے علم ودعوت، لکھنو 187
ادارۂ علوم اسلامیہ علی گڑھ 300
ادارۂ معارف اسلامیہ، دہلی 442
ادارۂ معارف اسلامیہ لاہور 129
اردو ڈکشنری بورڈ 331
اردو کالج 457
استنبول یونیورسٹی 206,155
اسلامیہ کالج، پشاور 84,83,81
اسلامیہ کالج، لاہور 393,320,310
اسلامیہ یونیورسٹی ،اسلام آباد 304
المجمع العلمی العربی، دمشق ,213,194,153,124 ,294,287,286,273 ,326,324,315,300 .513,504,503,492
المجمع العلمی الهندی 300
المکتبۃ العلمیۃ، لیک روڈ 205,171,170
انجیئرنگ یونیورسٹی، لاہور 310
انڈین یونیورسٹی 450
انگورہ کتب خانہ 273
اورینٹل کالج، لاہور ,93,81,79,75 ,100,99,98,96,95 ,167,109,102,101 ,194,179,173,169 ,257,253,252,215 ,312,311,310,308 ,389,385,383,313 ,434,433,414,391 .447,441
اوقاف عبد الغفور ٹرسٹ کولمبو 472
ایڈورڈز مشن کالج، پشاور ,82,81,79,75,74 ,194,96,93,84 ,345,310,252 .477,461,354
476,391,389
اسکوریال لائبریری (ہسپانیہ) 407,256
ایشیاٹک سوسائٹی 201
اینگلو عربک کالج، دہلی 315,298
ایم اے او کالج 115
بادشاہی مسجد 96
برلن یونیورسٹی 392
بغداد یونیورسٹی 332,329
بمبئی یونیورسٹی 444,304
بون یونیورسٹی 317
بہاؤ الدین کالج، جونا گڑھ 446,445,304

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد 294
پاکستان سینٹرل انسٹیٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز۔
(اسلام آباد) 148
پٹنہ یونیورسٹی 319,318,295,394,293
پشاور یونیورسٹی 81
پنجاب یونیورسٹی ,97,84,74,71,70
,167,159,157,101
,209,194,171,168
,286,277,263,249
,313,312,308,293
,391,389,387,382
.497,496
ٹریننگ کالج، اجمیر 190
جاس (Jos) یونیورسٹی، نائجیریا 296
جامع مسجد، دہلی 175
جامع مسجد علی گڑھ 488-411
جامع مسجد، گوجرانوالہ 71
جامع مسجد نیوٹاؤن، کراچی 258
جامعہ اردو، علی گڑھ 293
جامعہ اسلامیہ، بہاولپور 163,162
جامعہ اسلامیہ، علی گڑھ 328
جامعہ ام القریٰ، مکہ مکرمہ 187
جامعہ زیتونہ 171
جامعہ عباسیہ، بہاولپور 161
جامعہ عثمانیہ 514-481-317
جامعہ عربیہ 454
جامعہ علی گڑھ 442,382
جامعہ کراچی (کراچی یونیورسٹی) ,149,148
,160,159,155,150
,257,246,219,185
,293,286,264,258
,427,382,296
.496,459
جامعہ ملیہ اسلامیہ 449,311,310
حاجی انیس الرحمٰن میموریل سوسائٹی، کراچی 462
خدابخش لائبریری، پٹنہ 511,307,306,215
دارالعلوم دیوبند 297
دارالغرب الاسلامی، بیروت 232
دارالکتب العربی، قاہرہ 220
دارالکتب المصریۃ ,234,219,202
.328,273
دارالمصنفین، اعظم گڑھ 513
دارالمعارف، مصر 432-413-219
دائرۃ المعارف، عثمانیہ، حیدرآباد 302
داؤد کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، کراچی 184
دتی یونیورسٹی 293
دمشق یونیورسٹی 153
دہلی کالج 319
دہلی یونیورسٹی 490,294,298,220,196
ڈھاکہ یونیورسٹی 337,307,248,261,111
رامپور رضا لائبریری 510-308,307
رامپور کتب خانہ 260
راولپنڈی کالج 393
زرعی، کالج، پونا 191
سندھ مسلم کالج، کراچی 304,260

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سندھ یونیورسٹی 222,221,191,53،
304,294,228،
453,306۔
495,190
سیلون یونیورسٹی 317,296
سینٹ اسٹیفنز کالج، دہلی 56
شاہ فیصل فاؤنڈیشن 333
شاہ ولی اللہ اورینٹل کالج، ہالا 316
شمس یونیورسٹی، مصر 318
صابو صدیق انسٹیٹیوٹ، بمبئی 156
طبیہ کالج 267
عالمی عربک اکیڈمی 398,392
عجائب گھر، قسطنطنیہ 170
عربک کالج، دہلی 440,393
علی گڑھ یونیورسٹی (دیکھئے مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ)
فرگوسن کالج، پونہ 310
فرینکفرٹ یونیورسٹی 338
فؤاد اول یونیورسٹی، قاہرہ 296
فیصل مسجد، اسلام آباد 161
قاہرہ یونیورسٹی 514,153
قومی کمیشن تاریخ وثقافت، اسلام آباد 304
کالج آف ایگری کلچر، پونہ 423
کتب خانہ اسماعیل صاحب 127
کتب خانہ الازھر، اسکندریہ 273
کتب خانہ اوقاف، بغداد 273
کتب خانہ بیت الحکمت، ہمدرد لائبریری 297,231
کتب خانہ جامع مسجد، بمبئی 219
کتب خانہ جامع القرویین (فاس) 236
کتب خانہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ 230
کتب خانہ جامعہ سندھ، جام شورو 221
کتب خانہ، حبیب گنج 213
کتب خانہ خلدیہ بیت المقدس 273
کتب خانہ سعدیہ، حیدر آباد دکن 215,217,129
کتب خانہ صادقیہ، تیونس 273
کتب خانہ عمومیہ 127
کتب خانہ طاہر ابن عاشور، تیونس 273
کتب خانہ ظاہریہ، دمشق 273
کتب خانہ کاظمیہ، بغداد 273
کتب خانہ کوپرولو احمد پاشا 273-127
کتب خانہ کوپرولو محمد پاشا 127
کتب خانہ ولی الدین 127
کتب خانہ کوپرولو زادہ 407
کتب خانہ نورس، لاہور 310
کتب خانہ نور عثمانیہ 127
کتب خانہ محمودیہ 427
کشمیر یونیورسٹی، سری نگر 308,294
کلکتہ مدرسہ 492
کلکتہ یونیورسٹی 317
کولمبیا یونیورسٹی، امریکا 304
کیمبرج یونیورسٹی 338
گورنمنٹ کالج، جھنگ 312
گورنمنٹ کالج، لاہور 312
لٹن لائبریری، علی گڑھ 300

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لجنۃ التالیف والترجمہ
والنشر (قاہرہ)215-217,504
لندن یونیورسٹی 513,312
لیاقت نیشنل لائبریری 159
مارس کالج ناگپور 316
مدراس یونیورسٹی 393
مدرسۂ احمدیہ 295
مدرسۂ پنج پیر صوابی 286
مدرسۂ جامع العلوم، کانپور 364
مدرسۂ جہانگیریہ 295
مدرسۂ شمس الہدیٰ، پٹنہ 299
مدرسۂ طبیہ، دہلی 175
مدرسۂ عالیہ، رامپور 308,157,73,70
مدرسۂ عالیہ، کلکتہ 513,338
مدرسۂ عربیہ جامع مسجد امروہہ 68
مدرسۂ نظامیہ 506
مدرسۂ نعمانیہ، لاہور 97
مسجد نبوی ﷺ 327,172
مسلم مسجد بیرون لوہاری گیٹ 205,173
مسلم یونیورسٹی علی گڑھ 95-104,109 تا
,147,139,117,115
,194,190,187,159
,269,253,242,220
293 تا 300,298,
,308,304,303,302
317,315 تا 320,
,371,368,338,337
,384,383,377,373
,397,394,387
,453,447,400-404
,478,474,472,458
,483,482,481,479
.509
منٹگمری گورنمنٹ کالج 455
مہابت مدرسہ، جوناگڑھ 39
مینارہ مسجد 156
ناگپور یونیورسٹی 316,293
ندوۃ العلماء، لکھنؤ 299,286,285,99
نظام کالج، حیدرآباد 471
نوشہرو فیروز مدرسہ 304
نیشنل لائبریری 496
نیشنل یونیورسٹی، ملائیشیا 296
دارالعلم، دھلی 452
وسکانسن یونیورسٹی 190
ہجرہ کونسل، اسلام آباد 313
ہائڈلبرگ یونیورسٹی، جرمنی 337
یونیورسٹی آف لائیڈن 337

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مآخذ ومصادر

تصنیفات وتالیفات علامہ عبدالعزیز میمن

ملاحظہ فرمایئے پیشِ نظر کتاب کا باب نمبر ۱۱

عربی کتب

.**بحوث و تحقیقات**،العلامة عبدالعزیز المیمنی،جمع و ترتیب : محمّدعزیر شمس

،دارالغرب الاسلامی، بیروت ۱۹۹۵م

.**وصایا اساطین الدّین والادب والسّیاسة للشبّان**،الشیخ عبداللّٰه المزروع،دارالمنارة

جدّه،۱۹۹۲م

اللغة العربیة فی باکستان،الدکتور محمّد عبداللّٰه المصری،وزارت التعلیم

اسلام آباد،۱۹۸۴م

اردو کتب

۔ابوالحسن علی ندوی،مولانا سیّد: **پرانے چراغ** حصہ دوم مجلسِ نشریاتِ اسلام کراچی،۱۹۸۱ء

۔ابویحییٰ امام خاں نوشہروی، **تراجم علمائے حدیث ہند**، دہلی،۱۳۵۶ھ(عکسی ایڈیشن مطبوعہ مکتبہء اہل حدیث کراچی

۔احمد علی خان شوق رامپوری: **تذکرہ کاملانِ رامپور**، خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ،۱۹۸۶ء

۔اسماعیل گوہر: **تحریک پاکستان سے تکمیل پاکستان تک۔ مفتی محمد ادریس کی خدمات**،ادارۂ علم وادب ،بفہ (ہزارہ)

۔اشتیاق حسین قریشی: **برِعظیم پاک وہند کی ملّتِ اسلامیہ**،شعبہء تصنیف وتالیف وترجمہ، کراچی یونیورسٹی کراچی،

۱۹۹۹ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔اصغر علی شادانی: **حیاتِ شاداں بلگرامی**، کراچی، ۱۹۸۶ء

۔برق، ڈاکٹر غلام جیلانی: **میری داستانِ حیات**، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور، ۱۹۸۲ء

۔حبیب الحق ندوی: **پاکستان میں فروغ عربی**، جامعہ کراچی ۱۹۷۵ء

۔حمزہ فاروقی، محمد: **یادوں کے دیے**، مکتبہء دانیال کراچی، ۲۰۰۱ء

۔خلیق احمد نظامی، پروفیسر: **علی گڑھ کی علمی خدمات**، انجمن ترقیء اردو ہند دہلی، ۱۹۹۴ء

۔خورشید رضوی، ڈاکٹر: **تالیف**، شہ تاج مطبوعات لاہور، ۱۹۹۵ء

۔خوشتر منگرولی، عبدالرحمٰن: **میرے نام** (مجموعہء مکاتیب)، ڈھاکہ، ۱۹۸۸ء

۔**رپورٹ کاٹھیاواڑ مسلم ایجوکیشنل کانفرنس** بابت ۱۹۱۷ء

۔رفیع الدین ہاشمی: **اورینٹل کالج کے موجودہ اساتذہ۔کوائف اور علمی خدمات**، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور، ۱۹۹۷ء

۔رفیق ڈوگر: **ادبی ملاقاتیں**، سنگِ میل پبلی کیشنز لاہور، ۱۹۹۲ء

۔رئیس احمد جعفری: **دیدوشنید**، رئیس احمد جعفری اکیڈمی کراچی، ۱۹۸۷ء

سیّد فیاض محمود و پروفیسر عبدالقیوم (مدیران): **تاریخِ ادبیات مسلمانانِ پاکستان وہند**، دوسری جلد۔**عربی ادب**، پنجاب یونیورسٹی لاہور، ۱۹۷۲ء

۔شاہد ماہلی (مرتّب): **پروفیسر مختارالدین احمد (محقق اور دانشور)**، غالب انسٹیٹیوٹ نئی دہلی، ۲۰۰۵ء

۔عبادت بریلوی: **غزالانِ رعنا**، ادارۂ ادب وتنقید لاہور، ۱۹۹۰ء

۔عبداللہ عباس ندوی: **میر کارواں**، مجلسِ علمی دہلی، ۱۹۹۹

۔عطاء الرحمٰن قاسمی: **دلّی میں دفن خزینے**، طیب پبلشرز لاہور، ۲۰۰۲ء

۔عمر عبدالرحمٰن: **میمن شخصیات**، میمن یوتھ آرگنائزیشن کراچی، ۱۹۸۵ء

۔عنایت اللہ، ڈاکٹر شیخ: **دعوتِ اسلام** (اردو ترجمہ ***The Preaching of Islam*** by T.W.Arnold)، محکمہء اوقاف حکومتِ پنجاب لاہور، ۱۹۷۲ء

۔غلام محمد، شیخ: **مرآتِ محمدی یا مختصر تاریخِ گجرات**، بمبئی، س ن

۔غلام محمد، شیخ: **مرآتِ مصطفیٰ آباد**، کریمی پریس بمبئی، ۱۹۳۱ء

۔غلام حسین، ڈاکٹر: **تاریخِ یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور**، لاہور، ۱۹۶۲ء

۔فرحت اللہ بیگ، مرزا: **نذیر احمد کی کہانی کچھ ان کی کچھ اپنی زبانی**، اردو اکیڈمی سندھ کراچی، ۱۹۷۹ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔قیصر امام، ڈاکٹر سیّد: **مکتوباتِ اختر امام**، ادب نما کراچی، ۲۰۰۱ء

۔فرزانہ لطیف: **مولانا محمد سورتی**، ندوۃ المحدّثین گوجرانوالہ، ۱۹۸۸ء

۔مالک رام (مرتّب): **نذرِ عرشی**، مجلسِ نذرِ عرشی، نئی دلّی، ۱۹۷۴ء

۔مالک رام (مرتّب): **نذرِ مختار**، مجلسِ نذرِ مختار، نئی دلّی، ۱۹۸۸ء

۔محمد اسلم، پروفیسر: **خفتگانِ کراچی**، ادارۂ تحقیقاتِ پاکستان، دانشگاہِ پنجاب لاہور، ۱۹۹۱ء

۔محمد ایّوب قادری (مترجم): **تذکرہ علمائے ہند**، پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی کراچی، ۱۹۶۱ء

۔محمد حنیف شاہد: **شمس العلماء**، مغربی پاکستان اردو اکیڈمی لاہور، ۲۰۰۶ء

۔محمد راشد شیخ: **ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ۔شخصیت اور فن**، اکادمی ادبیاتِ پاکستان، اسلام آباد، ۲۰۰۷ء

۔محمد راشد شیخ: **گلشن اردو۔اردو مقالات نبی بخش خان بلوچ**، پاکستان اسٹڈی سینٹر سندھ یونیورسٹی جام شورو، ۲۰۰۹ء

۔محمد عالم مختار حق: **نذرِ شمس**، بیکن بکس لاہور، ۲۰۰۸ء

۔محمد عمران خان ندوی (مرتّب): **مشاہیرِ اہلِ علم کی محسن کتابیں** (ترتیب جدید و حواشی از فیصل احمد بھٹکلی ندوی)، ادارہ احیائے علم و دعوت لکھنو، ۲۰۰۴ء

۔محمد یوسف، ڈاکٹر سیّد: **برگِ نخیل**، مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی، ۱۹۸۲ء

۔محمود الحسن عارف، ڈاکٹر (مرتّب): **مقالاتِ عبدالقیوم**، المکتبۃ السلفیہ لاہور، ۱۹۹۷ء

۔ممتاز منگلوری (مرتّب): **سوغات** (شخصیہ)، مجلسِ ارادت مندانِ سیّد لاہور، ۱۹۶۷ء

۔نجم الاسلام، **مطالعات**، ادارۂ اردو حیدر آباد، ۱۹۹۰ء

۔نصر اللہ خاں: **کیا قافلہ جاتا ہے**، مکتبۂ تہذیب و فن کراچی، ۱۹۸۴ء

۔یحیٰ خلیل عرب انصاری: **گلزارِ یمن**، کراچی، ۲۰۰۱ء

عربی رسائل و جرائد

۔**مجلة المجمع العلمي الهندي العدد الممتاز عن الاستاذ العلامة عبدالعزيز الميمني** المجلّدالاوّل ،قسم اللغة العربية جامعة علي كره الاسلاميه ، ۱۹۸۵م

۔**مجلة المجمع العلمي الهندي العدد الممتاز عن الاستاذ العلامة عبدالعزيز الميمني** المجلّدالثاني ،قسم اللغة العربية جامعة علي كره الاسلاميه ، ۱۹۸٦م

۔**مجلة قافلة الادب الاسلامي** لاهور، اغسطس ۲۰۰۰م .يناير ۲۰۰۱م

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

.مجلة الضياء لكنو،شعبان ١٣٥١ ھ

.مجلة الفيصل الرياض ، يناير ١٩٨٥م

اردو اخبارات، رسائل، جرائد

۔مجلّہ آگہی کراچی، جون ۱۹۹۲ء

۔ہفت روزہ اخبارِ جہاں کراچی، ۳۰ ستمبر ۱۹۷۰ء

۔دو ماہی اردو بک ریویو دہلی، دسمبر ۲۰۰۱ء

۔سہ ماہی اردو بک ریویو دہلی، اکتوبر، نومبر، دسمبر ۲۰۱۰ء

۔ہفت روزہ الاعتصام لاہور، ۳ نومبر ۱۹۷۸ء، ۲۳ مارچ ۱۹۷۹ء

۔ماہنامہ اردو نامہ کراچی، شمارہ نمبر ۳۱ تا ۴۱ (۱۹۶۹ء تا ۱۹۷۰ء)، شمارہ نمبر ۴۳ (۱۹۷۳ء)

۔ماہنامہ افکارِ معلّم لاہور، اکتوبر ۲۰۰۱ء

۔اورینٹل کالج میگزین لاہور "سید عبداللہ نمبر" ۱۹۸۷ء

۔ماہنامہ برہان دہلی، دسمبر ۱۹۳۸ء تا اپریل ۱۹۳۹ء، ستمبر ۱۹۷۹ء

تحقیق جامعہ سندھ، شمارہ نمبر ۲ (۱۹۸۸ء)، ۳ (۱۹۸۹ء)، ۷ (۱۹۹۳ء)، ۹-۸ (۹۵-۱۹۹۴ء)،

۱۰-۱۱ (۹۷-۱۹۹۶ء)، ۱۲-۱۳ (۹۹-۱۹۹۸ء)

ماہنامہ تہذیب الاخلاق لاہور، مئی ۱۹۹۷ء

۔ہفت روزہ جمہور علی گڑھ "صدر یار جنگ نمبر" ۲۶ ستمبر ۱۹۵۱ء

۔ماہنامہ جہانِ رضا لاہور، ستمبر ۱۹۹۵ء

۔روزنامہ جنگ کراچی، ۷ نومبر ۱۹۷۸ء

۔روزنامہ حریت کراچی، ۱۱ اگست ۱۹۷۵ء، ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۸ء ، ۲۲ دسمبر ۱۹۷۸ء

۔ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک، اپریل ۱۹۸۳ء

۔خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری جرنل نمبر ۶۳، ۶۸

۔ماہنامہ خدام الدین لاہور "علامہ بنوری نمبر" س ن

۔ماہنامہ زبان مانگرول (مکمل فائل ۱۹۲۶ء تا ۱۹۲۸ء)، خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ، ۱۹۸۷ء

۔ماہنامہ ساقی کراچی "شاہد احمد دہلوی نمبر" ۱۹۷۰ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ماہنامہ سب رس کراچی ''یادِ رفتگاں نمبر حصہ دوم''، اپریل ۱۹۸۲ء

۔ماہنامہ سپوتنک لاہور (بمبئی کے مسلمانوں کی تاریخ از خالد لطیف)، جولائی ۲۰۰۶ء

۔ماہنامہ سیارہ لاہور ''عبدالعزیز خالد نمبر'' ۱۹۶۹ء

۔سہ ماہی صحیفہ لاہور، جنوری۔ مارچ ۱۹۷۱ء، جنوری۔ مارچ ۱۹۸۷ء

۔ماہنامہ ضیاء الاسلام شیخوپور (اعظم گڑھ)''قاضی اطہر نمبر''، اگست۔ دسمبر ۲۰۰۳ء

۔مجلّہ علم وآگہی کراچی، خصوصی شمارہ ، برصغیر پاک وہند کے علمی، ادبی اور تعلیمی ادارے، گورنمنٹ نیشنل کالج کراچی، ۷۴ ۱۹ء۔ ۱۹۷۵ء

۔مجلّہ علوم اسلامیہ علی گڑھ، جلد ۲۲ نمبر ۲ بابت ۱۹۹۷ء

۔علی گڑھ میگزین ''جوبلی نمبر'' ۱۹۲۵ء

۔رسالہ علیگ علی گڑھ ''خاص نمبر''، ۱۰ فروری ۱۹۵۷ء

۔علی گڑھ میگزین ''خصوصی شمارہ۔علی گڑھ آئینہ ایام میں''، ۹۷۔۱۹۹۵ء

۔ماہنامہ فکر ونظر اسلام آباد، دسمبر ۱۹۷۸ء، جون ۱۹۷۹ء، مئی ۱۹۸۰ء، جون ۱۹۸۰ء، ستمبر ۱۹۸۰ء، فروری ۱۹۸۱ء، جون ۱۹۸۲ء، مارچ ۱۹۸۳ء، جون ۱۹۸۳ء، جون ۱۹۸۲ء، مارچ اپریل ۱۹۸۳ء

۔ماہنامہ فکر ونظر اسلام آباد، ''ڈاکٹر محمد حمید اللہ نمبر''، اپریل تا ستمبر ۲۰۰۳ء

۔سہ ماہی فکر ونظر علی گڑھ، ستمبر ۱۹۸۵ء، جون ۲۰۰۱ء

۔سہ ماہی فکر ونظر علی گڑھ، نامورانِ علی گڑھ۔تیسرا کارواں جلد اوّل، جنوری ۱۹۸۷ء تا جولائی ۱۹۸۸ء

۔ماہنامہ قومی ڈائجسٹ لاہور، نومبر ۱۹۸۶ء

۔ماہنامہ قومی زبان کراچی، جولائی ۱۹۹۶ء، جنوری ۱۹۸۲ء، ستمبر ۲۰۰۲ء

۔مجلّہ کاوشِ میمن کراچی، ۱۹۹۷ء

۔ماہنامہ محدّث لاہور، صفر ۱۳۹۹ھ

۔ماہنامہ مخزن لاہور، جون، جولائی، اگست ۱۹۲۰ء

۔ماہنامہ معارف اعظم گڑھ: جولائی ۱۹۲۴ء، فروری ۱۹۲۵ء، مئی ۱۹۲۵ء، جون ۱۹۲۵ء، ستمبر ۱۹۲۵ء، اکتوبر ۱۹۲۵ء، نومبر ۱۹۲۵ء، دسمبر ۱۹۲۵ء، مئی ۱۹۲۸ء، جولائی ۱۹۲۹ء، مارچ ۱۹۳۰ء، اپریل ۱۹۳۸ء، مئی ۱۹۳۸ء، جون ۱۹۳۸ء، جنوری ۱۹۷۹ء، جون ۱۹۷۹ء، جنوری ۲۰۰۲ء

۔رسالہ المعارف لاہور خصوصی شمارہ نمبر ۴، مارچ اپریل ۱۹۸۶ء، شمارہ نمبر ۹ بابت ۱۳۹۹ھ، مئی ۱۹۷۹ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔سہ ماہی *مُصنف* علی گڑھ، فروری ۱۹۴۲ء

۔ماہنامہ **منہاج القرآن** لاہور، اکتوبر ۲۰۰۶ء

۔**نقوش** لاہور ''ادب عالیہ نمبر''، اپریل ۱۹۶۰ء

۔**نقوش** لاہور ''مکاتیب نمبر حصہ اوّل'' نومبر ۱۹۵۷ء

۔**نقوش** لاہور ''شخصیات نمبر حصہ دوم'' اکتوبر ۱۹۵۶ء

۔روز نامہ **نوائے وقت** لاہور، ٦ نومبر ۱۹۷۸ء، ۲۴، اکتوبر ۱۹۸۰ء، ۲۵، اکتوبر ۲۰۰٦ء

آڈیو کیسٹ

۔علامہ عبدالعزیز میمن پر پاکستان ٹیلی وژن کراچی سینٹر کا نشر کردہ پروگرام مورخہ ۲۹، اکتوبر ۱۹۷۸ء

۔علامہ میمن کی ریکارڈ شدہ یادداشتیں۔ یہ اندازاً ۱۹۷۰ میں ریکارڈ کرائی گئیں۔

انٹرویو

پیش نظر کتاب کے لیے ۱۹۹۳ء تا ایں دم مختلف اوقات میں جن جن حضرات سے انٹرویو لیے گئے انکے اسمائے گرامی یہ ہیں:

۱۔ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ

۲۔ڈاکٹر احمد خان

۳۔پروفیسر سید محمد سلیم

۴۔ڈاکٹر ظہور احمد اظہر

۵۔مولانا عبدالحلیم چشتی

٦۔ڈاکٹر محمد صابر

۷۔محمد محمود میمن

۸۔محمد عمر میمن

۹۔جاوید سعید میمن

LIBRARY
Lahore
Islamic
University
Book No. 1351
97 Sahar Block, Garden Town, Lahore

انگریزی اخبار

Daily DAWN Karachi, Books & Authors, 12th February 2002

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

علامہ میمن ۔ علماء و محققین کی نظر میں

★ ہزاروں پڑھنے والوں میں سے چند ہی کو اس کا اندازہ ہوا ہوگا کہ یہ برصغیر ہی نہیں، یہ عہد اور عالم عرب کیسے عظیم المرتبت ادیب اور عربی زبان کے مبصر و محقق سے محروم ہو گیا۔ زمانے کے حالات، تعلیمی نظام اور قدیم و جدید مدارس کی جو کیفیت اس وقت دیکھنے میں آ رہی ہے اس سے کیا امید کی جا سکتی ہے کہ ان (علامہ میمن) جیسا متبحر، مستند اور صاحب نظر عربی زبان و ادب کا عالم پیدا ہوگا۔

(مولانا سید ابوالحسن علی ندوی)

★ علوم اسلامیہ و عربیہ کے اس انحطاط والے تشویشناک ماحول میں اس برصغیر میں استاذ عبدالعزیز میمن جیسے جبل العلم کا پیدا ہونا اور پنپنا ایک معجزے سے کم نہیں۔ (ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ)

★ شیخ میمن کو اللہ تعالیٰ نے عجیب اور زبردست حافظہ سے نوازا ہے۔ ان کو کتابوں کے نام، مصنفین اور شہروں کے نام اور مخطوطات کے خصائص سب یاد رہ جاتے ہیں۔ میں متحیر رہ گیا ان کے علم کو دیکھ کر۔ (علامہ سعید الافغانی۔ مصر)

★ تحقیق میں علامہ میمن کی کتاب سمط اللآلی سے بڑھ کر کوئی دوسری کتاب نہیں۔ (علامہ محمد محمود شاکر، مصر)

★ عربی ادب کے کسی محقق کے لیے مناسب نہیں کہ وہ علامہ میمن کے عظیم احسانات کا ذکر نہ کرے جو بہت سی ادبی کتابوں کو تحقیق و تعلیق کے ساتھ شایع کر چکے ہیں۔ (شیخ حمد الجاسر، سعودی عرب)

★ علامہ میمن سے زیادہ قدر و منزلت کا حقدار کون ہو سکتا ہے، وہی تھے جنھوں نے عربی زبان کو بام عروج پر پہنچایا اور اسے روشن مینار بنا کر پیش کیا۔ انھوں نے محققین کے لیے راہ ہموار کر دی، شاندار تصنیفات سے نوازا۔ وہ تحقیق کے اس بلند مقام تک پہنچے جہاں ہر کسی کے لیے پہنچنا آسان نہ تھا۔

(ڈاکٹر شاکر الفحام، شام)

★ مجھے اپنی زندگی میں ایشیا، عالم عرب اور یورپ میں کسی ایسے شخص سے اب تک ملنے کا اتفاق نہیں ہوا جس کے مستحضرات علامہ میمن سے زائد ہوں اور جس کا حافظہ ان سے بہتر اور قوت یادداشت ان سے زیادہ مضبوط ہو۔

(ڈاکٹر مختار الدین احمد، سابق صدر شعبہ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ)